

سنن نسائی شریف مترجم

تالیف

امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

جلد اول

مکتبہ اسلامیہ
اردو بازار لاہور پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُنَنُ نِسَائِي شَرِيفٌ مُتَرَجِمٌ

مَا أَتَيْكُمْ مِنْ رَسُولٍ مِنْ خِزَانَةِ رَبِّكُمْ عَنْهُ فَأَنْتُمْ يَوَّسِعُونَ

اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اس کو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آ جاؤ

سُنَنِ انِسانی شریف

جلد اول

تالیف: امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسانی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

نظر ثانی: حافظ محبوب احمد خان
[مولانا حکیم محمد عبدالرحمن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)]



ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان

Ph: 7231788- 7211788

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: _____ سنن نسائی شریف مہم
 تالیف: _____ امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی
 مترجم: _____ مولانا خورشید حسن قاسمی
 فطرتانی: _____ حافظ محبوب احمد خان
 طابع: _____ [مولانا حکیم محمد عبدالرحمن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)]
 مطبع: _____ خالد مقبول
 لعل شار پرنٹرز

ملنے کے پتے

❖ مکتبہ رحمانیہ اقرء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقرء سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان۔ 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 'انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت' طباعت صحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔
 بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔
 (ادارہ)

اللہ

عزوجل نے امت

کا منبع و ماخذ اور اس کی اساس

کما ورد فی الحدیث

تمسکتہما بہما

۱) میں نے تم میں

ہیں جب تک

تھامے رہو گے ہرگز

ہو گے اور وہ دو چیزیں ہیں کتاب

رسول اور یہ دونوں چیزیں آپس میں مضبوط

معنی کہ قرآن متن ہے اور حدیث اس کی شرح ہے یا

حدیث اس کی تفصیل ہے۔ پھر ان میں قرآن کی حفاظت تو اللہ تعالیٰ

محمدیہ علی صاحبہا الف الف تحیہ کو جو مبارک دین عطا فرمایا ہے اس

و بنیاد دو چیزیں ہیں ایک قرآن اور دوسری حدیث:

((ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما

کتاب اللہ و سنتہ رسولہ

دو چیزیں چھوڑی

انہیں مضبوط

گمراہ نہ

اللہ اور سنت

تعلق رکھتی ہیں بایں

قرآن اجمال ہے اور

نے اپنے ذمہ لی ہے: کما

قال فی کلامہ المجید: ﴿اَنَا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاَنَا لَهُ لِحَافِظُونَ﴾ ”ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا اور ہم

ہی اس کے محافظ ہیں“۔ جبکہ حدیث کی حفاظت و صیانت اور اس کی بیش از بیش کافریشہ با حسن وجہ سرانجام دیتے چلے

آئے ہیں۔

زیر نظر تالیف سنن نسائی شریف (جو امام ابو عبد الرحمن احمد بن علی بن شعیب النسائی رحمہ اللہ کی بہترین کاوشوں کا ثمرہ

ہے) بھی اس خدمت حدیث کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے اس کتاب میں صحیح احادیث کے ذخیرہ کو

بہت خوبصورت انداز میں جمع کیا ہے۔

ماضی قریب میں خصوصاً پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد عربی کتب کے اردو تراجم کا ایک مفید سلسلہ شروع

ہوا اور اس کے ساتھ ہی کمپیوٹر ٹیکنالوجی کی آمد بھی اس سلسلہ میں مددگار ثابت ہوئی جس کی وجہ سے ناشران حضرات نے

اس سلسلہ تراجم میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اکثر پرانے تراجم ہی کو کمپیوٹر پر بیعتہ نقل کر لیا گیا اور ان کے معیار کو مزید

سے مزید تر بہتر انداز میں شائع کرنے کی کوشش نہیں کی۔ **مکتبۃ السلام** لاہور (جو عرصہ دراز سے علوم دینیہ کی

اشاعت و ترویج کی خدمت سرانجام دے رہا ہے اور دینی کتب کو بہترین معیار کے ساتھ شائع کرنے میں اللہ تعالیٰ کے

فضل و کرم سے قارئین میں ایک منفرد مقام کا حامل ہے) نے اس کمی کو شدت کے ساتھ محسوس کیا اور اس کمی کے ازالہ

کرنے کے لئے برصغیر کے نامور عالم دین حضرت مولانا خورشید حسن قاسمی رحمہ اللہ (استاذ دارالعلوم دیوبند) سے درخواست

کی کہ سنن نسائی شریف کا ایسا ترجمہ کر دیجئے جو دور حاضر کے تقاضوں سے بھی ہم آہنگ ہو اور احناف کا نقطہ نظر بھی انتہائی

احسن طریقے سے پیش کرتا ہو۔ موصوف نے ہماری اس درخواست کو خلعت قبولیت سے نوازتے ہوئے نہ صرف یہ کہ اس

کتاب کا ترجمہ کیا بلکہ اکثر مقامات پر احادیث کے مفاہیم کو فقہاء کے اقوال کی روشنی میں تشریحات کے ذریعے واضح بھی

کیا۔ ہم (ارباب مکتبۃ السلام - لاہور) نے سنن نسائی شریف کی تیاری میں پہلے سے بہت زیادہ جانفشانی اور احتیاط سے کام لیا ہے اور اب یہ کتاب مندرجہ ذیل خوبیوں سے آراستہ و پیراستہ ہو کر منصفہ شہود پر جلوہ گر ہو رہی ہے۔

- ① پرانے تراجم پر اعتماد و اکتفا کرنے کی بجائے از سر نو ترجمہ کروایا گیا۔
- ② پرانے نسخوں میں جو کابت کی اغلاط تھیں ان کا ازالہ کیا گیا۔
- ③ جن مقامات پر احادیث غلطی سے لکھنے سے رہ گئی تھیں یا ان کے نمبر درست نہیں تھے ان کو عربی نسخہ سے تلاش کر کے کتاب میں شامل کیا گیا۔

- ④ کتاب کو مارکیٹ میں موجود سب سے بہتر اردو پروگرام پر شائع کرنے کی کوشش کی گئی۔
- ⑤ کمپیوٹرز کا کتابت کروانے سے قبل نامور عالم دین (مولانا جامی رحمہ اللہ) سے نظر ثانی کروائی گئی تاکہ اگر کوئی کمی کوتاہی رہ گئی ہو تو اس کا ازالہ کیا جاسکے۔

- ⑥ پروف ریڈنگ کے سلسلہ میں حتی المقدور انتہائی احتیاط سے کام لیا گیا۔
- ⑦ کتابت کی کمپوزنگ سے لے کر طباعت تک کے مرحلے میں معیار پہ بالکل کمپروماز (Compromise) نہیں کیا گیا۔

بندہ پُر حقیر احادیث کی اتنی ضخیم کتابوں کا ترجمہ شائع کرنے پر اللہ عز و جل کا شکر گزار ہے اور اپنی اس بے بضاعتی کا بھی کما حقہ اعتراف ہے کہ اگر مجھے میرے والدین کی پُر خلوص دعائیں اور قدم قدم پر راہنمائی میسر نہ آئے تو شاید احادیث کی اتنی ضخیم کتابوں کا شائع کرنا ممکن نہ ہو۔

اس لیے جہاں اس کتاب کے مطالعہ کے بعد ناشر اور دیگر معاونین کے لیے دعا کی درخواست ہے وہاں میرے والد محترم رحمہ اللہ کی صحت و وعافیت کی اور میری والدہ مرحومہ (اللہ عز و جل ان کو جنت الفردوس میں بلند کی درجات سے نوازے) کیلئے بھی دعا کی استدعاء خاص ہے۔

طالب دعا: خالد مقبول

تذکرہ امام نسائی رحمہ اللہ

ولدیت اور نام و نسب

امام موصوف رحمہ اللہ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے: نام احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار النسائی الخراسانی ابو عبد الرحمن کنیت ہے، لقب حافظ الحدیث ہے۔ سن ولادت ۲۱۳ھ (اور کچھ کی رائے میں ۲۱۵ھ) مذکور ہے۔ امام رحمہ اللہ کی ولادت نسا، شہر میں ہوئی، اسی وجہ سے نسائی مشہور ہیں۔

زبردست قوتِ حافظہ

امام نسائی رحمہ اللہ کو اللہ عز و جل نے غیر معمولی قوتِ حافظہ سے مالا مال کیا تھا۔ حضرت امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شیخ سے دریافت کیا کہ امام مسلم رحمہ اللہ اور امام نسائی رحمہ اللہ میں سے حدیث کا زیادہ حافظ کون ہے؟ تو فرمایا: امام نسائی رحمہ اللہ۔

اساتذہ اور اشتیاقِ طلبِ حدیث

امام نسائی رحمہ اللہ نے طلبِ حدیث کے لیے حجاز، عراق، شام، مصر وغیرہ کا سفر کیا اور اپنے دور کے مشائخِ عظام سے استفادہ فرمایا۔ آپ رحمہ اللہ کے حالاتِ زندگی میں لکھا ہے کہ آپ نے ۱۵ برس کی عمر ہی سے تحصیلِ علم کے لیے دور دراز علاقوں کا سفر کرنا شروع کر دیا تھا۔ آپ کے نامور اساتذہ کرام رحمہ اللہ میں سے امام بخاری، امام ابو داؤد، امام احمد، امام قسیمیہ بن سعید رحمہ اللہ وغیرہ معروف ہیں۔

اس کے علاوہ امام بخاری رحمہ اللہ کے توسط سے آپ کے اساتذہ کا سلسلہ سراج الائمہ، امام اعظم، سرتاج الاولیاء، ابو حنیفہ بن نعمان بن ثابت رحمہ اللہ سے بھی جاملتا ہے، جس کا تذکرہ یہاں باعثِ طوالت ہوگا۔

تصانیف

امام نسائی رحمہ اللہ نے مجاہدہ و ریاضت اور زہد و ورع کے ساتھ ساتھ جہادِ ایسی مصروفیات کے باوجود متعدد کتب تصنیف کیں، جن کا اجمالی ذکر یوں ہے: السنن الکبریٰ، المجتبیٰ، خصائص علی، مسند علی، مسند مالک، کتاب التمیز، کتاب المدلسین،

کتاب الضعفاء، کتاب الاخوة، مسند منصور، مسند التمار، اسماء الرواة، مناسک حج۔

اہمیت و خصوصیت ”سنن نسائی“

علامہ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ذخیرۂ احادیث میں یہ بہترین تصنیف ہے۔ اس سے قبل ایسی کتاب موجود نہ تھی۔ علامہ سخاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض علماء سنن نسائی کو روایت و درایت کے اعتبار سے صحیح بخاری سے افضل گردانتے ہیں۔ ابن رشید تحریر کرتے ہیں: جس قدر کتب حدیث سنن کے انداز پر مرتب کی گئی ہیں ان میں سے سنن نسائی صفات کے اعتبار سے جامع تر تصنیف ہے کیونکہ امام نسائی رحمہ اللہ نے امام بخاری رحمہ اللہ اور امام مسلم رحمہ اللہ کے انداز کو مجتمع کر دیا ہے۔

وفات حسرت آیات

امام نسائی رحمہ اللہ کی وفات حسرت آیات کا واقعہ یہ ہے کہ جس وقت امام رحمہ اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور دیگر حضرات اہل بیت رضی اللہ عنہم کے فضائل و مناقب تحریر فرما کر فارغ ہو گئے تو امام رحمہ اللہ نے چاہا کہ میں یہ فضائل و مناقب (دمشق کی جامع مسجد میں) پڑھ کر سناؤں تاکہ لوگ فضائل اہل بیت سے واقف ہوں۔ چنانچہ ابھی اپنی تحریر کا کچھ حصہ ہی پڑھا تھا کہ مجمع میں سے ایک شخص نے دریافت کیا: آپ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی کچھ تحریر فرمایا ہے؟ امام نسائی رحمہ اللہ نے جواباً فرمایا: وہ اگر برابر ہی چھوٹ جائیں جب بھی غنیمت ہے۔ (یعنی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کی ضرورت نہیں)۔ یہ بات پہنچتے ہی لوگ اُن پر ٹوٹ پڑے اور ان کو شیعہ شیعہ کہہ کر مارنا شروع کر دیا اور اس قدر مارا کہ بے ہوش ہو گئے۔ لوگ اُن کو گھر لے آئے جب ہوش آیا تو فرمایا: مجھ کو تم لوگ مکہ مکرمہ پہنچا دو چنانچہ مکہ معظمہ پہنچا دیا گیا اور وہیں امام موصوف رحمہ اللہ کی وفات ہوئی اور صفا اور مروہ کے درمیان تدفین ہوئی۔ سنہ وفات ماہ صفر ۳۰۳ھ ہے۔

بہر حال امام موصوف رحمہ اللہ کی یہ عظیم تصنیف آج عالم اسلام کی ہر ایک دینی درسگاہ میں دورۂ حدیث میں داخل شامل نصاب ہے اور اپنی انفرادی اور امتیازی خصوصیت اور طرز نگارش کے اعتبار سے بلاشبہ بخاری و مسلم کی طرح اہمیت سے پڑھائی جانے کے درجہ میں ہے۔

اگر قارئین امام موصوف رحمہ اللہ کے مزید حالات جاننے کے مشتاق ہوں تو ”بتان المحمدین“ نزہۃ الخواطر، مبادیات حدیث، کشف الظنون، وغیرہ کتب کا مطالعہ بے حد نافع رہے گا۔

سنن نسائی شریف جلد ①

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۴۸	پاخانہ کے لیے جاتے وقت کی دُعا	۴۱	① کتاب الطہارۃ
۴۹	قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی جانب چہرہ کرنے کی ممانعت		پاکی کا بیان
	پیشاب پاخانہ کے وقت بیت اللہ کی جانب پشت کرنے کی ممانعت		اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”اے لوگو! جب تم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو تو اپنا چہرہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھوؤ“ کی تفسیر
	پیشاب پاخانہ کے وقت مشرق یا مغرب کی جانب چہرہ کرنے کا حکم	۴۲	رات کو بیدار ہونے کے بعد مسواک کرنا
	مکانات میں پیشاب پاخانہ کے وقت بیت اللہ کی جانب چہرہ یا پشت کرنا		طریقہ مسواک
۵۰	قضائے حاجت کے وقت شرم گاہ کو دائیں ہاتھ سے چھونے کی ممانعت	۴۳	کیا حاکم اپنی رعایا کی موجودگی میں مسواک کر سکتا ہے؟
۵۱	صحرا میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا بیان		فضیلت مسواک
۵۲	مکان میں بیٹھ کر پیشاب کرنا		کثرت کے ساتھ مسواک کرنے کی ہدایت
	کسی شے کی آڑ میں پیشاب کرنا	۴۴	روزہ دار شخص کے لیے تیسرے پہر تک مسواک ہر وقت مسواک کرنا
۵۳	پیشاب سے بچنے کا بیان		پیدائشی سنتیں جیسے ختنہ وغیرہ کرنے کا بیان
۵۴	برتن میں پیشاب کرنا	۴۵	ناخن کاٹنے کا بیان
	طشت میں پیشاب کرنا		بغل کے بال اکھڑنے کا بیان
	سوراخ میں پیشاب کرنے کی ممانعت سے متعلق	۴۷	ناف کے نیچے کے بال کاٹنے کا بیان
	ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت کا بیان		مونچھ کترنا
۵۵	غسل خانہ میں پیشاب کرنا منع ہے		مذکورہ اشیاء کی مدت سے متعلق
۵۶	پیشاب کرنے والے شخص کو سلام کرنا	۴۸	مونچھ کے بال کترنے اور ڈاڑھی کے چھوڑنے کا بیان
			پیشاب پاخانہ کے لیے دُور جانا
			قضائے حاجت کے لیے دُور نہ جانا

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۶۹	سے مانجھنے کے بارے میں	۵۶	وضو کرنے کے بعد سلام کا جواب دینا
	بلی کے جھوٹے سے متعلق		بڈی سے استنجاء کرنے کی ممانعت
۷۰	گدھے کے جھوٹے سے متعلق		لید سے استنجاء کرنے کی ممانعت
	مرد اور عورت کے ایک ساتھ وضو کرنے کا بیان		استنجاء میں تین ڈھیلے سے کم ڈھیلے استعمال کرنے
۷۱	جنبی کے غسل سے جو پانی بچ جائے اُس کا حکم	۵۷	سے متعلق
	وضو کے لیے کس قدر پانی کافی ہے؟		دو ڈھیلوں سے استنجاء کرنے کی رخصت
۷۲	وضو میں نیت کا بیان		ایک پتھر سے استنجاء کرنے کی رخصت و
۷۳	برتن سے وضو کے متعلق فرمان نبوی ﷺ		اجازت کا بیان
۷۴	بوقت وضو بسم اللہ پڑھنا		اگر صرف مٹی یا ڈھیلوں ہی سے استنجاء کر لیا
	اگر خادم وضو کرنے والے شخص کے اعضاء پر	۵۸	جائے؟
	وضو کا پانی ڈالتا جائے؟		پانی سے استنجاء کا حکم
۷۵	وضو کرتے وقت اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھونا		دائیں ہاتھ سے استنجاء کرنے کی ممانعت
	وضو میں اعضاء کو تین تین مرتبہ دھونا	۶۰	استنجاء کرنے کے بعد زمین پر ہاتھ رگڑنا
	وضو کا طریقہ دونوں ہاتھ دھونا		پانی میں کتنی ناپاکی کے گرنے سے وہ پانی
۷۶	وضو میں کتنی مرتبہ اعضاء کو دھونا چاہیے؟	۶۱	ناپاک نہیں ہوتا اُس کی حد کا بیان
	وضو میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا	۶۲	پانی سے متعلق کسی حد کو مقرر کرنے کا بیان
	دونوں ہاتھوں میں سے کون سے ہاتھ میں پانی	۶۳	تھہرے ہوئے پانی سے متعلق
	لے کر کلی کرے؟		سمندری پانی کا بیان
	ایک ہی مرتبہ ناک صاف کرنے کا بیان و احکام	۶۵	برف سے وضو کرنے کا بیان
	وضو کرتے وقت ناک میں پانی زور سے ڈالنے	۶۶	برف کے پانی سے وضو
	کا بیان		اولوں کے پانی سے وضو
۷۸	ناک میں پانی ڈالنے اور صاف کرنے کا بیان		کتے کے جھوٹے کا حکم
	بیدار ہونے کے بعد ناک صاف کرنے کا بیان		جب کتا کسی کے برتن میں منہ ڈال کر چپ
	کیسے ناک شکے		چپ کر کے پانی پی لے تو برتن میں جو کچھ ہے
۷۹	وضو میں چہرہ دھونا	۶۸	اُس کو بہا دینا چاہیے
	چہرہ کتنی مرتبہ دھونا چاہیے؟		جس برتن میں کتا منہ ڈال کر پی لے تو اُس کو مٹی

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۹۳	مقیم کے واسطے موزوں پر مسح کرنے کی مدت با وضو شخص کس طریقہ سے نیا وضو کرے؟	۸۰	وضو میں دونوں ہاتھ دھونے کا بیان ترکیب وضو
۹۴	ہر نماز کے لیے وضو بنانا	۸۱	(وضو میں) ہاتھوں کو کتنی مرتبہ دھونا چاہیے؟
۹۵	پانی کے چھڑکنے کا بیان وضو کا بچا ہوا پانی کا رآمد کرنا	۸۲	ہاتھوں کو دھونے کی حد کا بیان سر پر مسح کی کیفیت کا بیان
۹۶	وضو کی فرضیت		سر پر کتنی مرتبہ مسح کرنا چاہیے؟
۹۷	وضو میں اضافہ کرنے کی ممانعت وضو پورا کرنا	۸۳	عورت کے مسح کرنے کا بیان کانوں کے مسح سے متعلق
۹۸	وضو مکمل کرنے کی فضیلت حکم الہی کے مطابق وضو کرنا		کانوں کا سر کے ساتھ مسح کرنا اور ان کے سر کے حکم میں شامل ہونے سے متعلق
۱۰۰	وضو سے فراغت کے بعد کیا کہنا چاہیے؟ وضو کے زیور سے متعلق ارشاد رسول ﷺ	۸۴	عمامہ پر مسح سے متعلق
	بہترین طریقہ سے وضو کر کے دو رکعات ادا کرنے والے کا اجر	۸۵	پیشانی اور عمامے پر مسح کرنے کے متعلق
۱۰۲	مذی نکلنے سے وضو ٹوٹ جانے سے متعلق پاخانہ پیشاب نکلنے سے وضو ٹوٹ جانے سے متعلق	۸۶	عمامہ پر مسح کرنے کی کیفیت پاؤں دھونے کے واجب ہونے سے متعلق
۱۰۳	پاخانہ نکلنے کی صورت میں وضو ٹوٹ جانے کا بیان	۸۷	وضو میں کون سے پاؤں کو پہلے دھونا چاہیے؟ دونوں پاؤں کو ہاتھوں سے دھونے سے متعلق
۱۰۵	رتح خارج ہونے پر وضو کا ٹوٹ جانا سونے سے وضو ٹوٹ جانے سے متعلق	۸۸	انگلیوں کے درمیان خلال کرنے سے متعلق کتنی مرتبہ پاؤں دھونا چاہیے؟ دھونے کی حد سے متعلق
	اونگھ آنے کا بیان شرم گاہ کو چھونے سے وضو ٹوٹ جانے سے متعلق	۸۹	جوتوں میں وضو سے متعلق (یعنی جوتے پہن کر وضو کرنا)
۱۰۶	شرم گاہ چھونے سے وضو نہ ٹوٹنے سے متعلق اس کا بیان کہ اگر مرد شہوت کے بغیر عورت کو	۹۱	موزوں پر مسح کرنے سے متعلق جراب اور جوتوں پر مسح سے متعلق
			دوران سفر موزوں پر مسح مسافر کے لیے موزوں پر مسح کرنے کی مدت کا بیان
		۹۲	

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۲۱	متعلق	۱۰۷	چھوئے تو وضو نہیں ٹوٹتا
۱۲۲	جنبی شخص کو ٹھہرے ہوئے پانی میں گھس کر غسل کرنے کی ممانعت	۱۰۸	بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا
۱۲۳	ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کے بعد اس سے غسل کرنا ممنوع ہے	۱۰۹	آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنا
۱۲۴	رات کے شروع حصہ میں غسل کرنا	۱۱۱	آگ سے پکی ہوئی اشیاء کھا کر وضو نہ کرنے سے متعلق
۱۲۵	رات کے ابتدائی یا آخری حصہ میں غسل کیا جا سکتا ہے؟	۱۱۲	ستو کھانے کے بعد کلی کرنا
۱۲۶	غسل کے وقت پردہ یا آڑ کرنے سے متعلق	۱۱۳	دودھ پی کر کلی کرنے کا بیان
۱۲۷	پانی کی کس قدر مقدار سے غسل کیا جا سکتا ہے؟	۱۱۴	کوئی باتوں سے غسل کرنا لازم ہے اور کن سے نہیں؟
۱۲۸	غسل کے واسطے پانی کی کوئی خاص مقدار مقرر نہیں	۱۱۵	جس وقت کافر مسلمان ہونے کا ارادہ کرے تو وہ غسل کرے
۱۲۹	شوہر اپنی بیوی کے ساتھ ایک ہی برتن سے غسل کر سکتا ہے	۱۱۶	کافر مشرک کو زمین میں دبانے سے غسل لازم ہے
۱۳۰	جنبی شخص کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی ممانعت	۱۱۷	ختانوں کے مل جانے (دخول صحیحہ) پر غسل کا واجب ہونا
۱۳۱	ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے غسل کی اجازت	۱۱۸	جس وقت منی نکل جائے تو غسل کرنا ضروری ہے
۱۳۲	پیالے سے غسل کرنے کا بیان	۱۱۹	عورت کے لیے احتلام کا حکم
۱۳۳	جس وقت کوئی خاتون غسل جناب کرے تو اُس کو اپنے سر کی چوٹی کھولنا لازم نہیں	۱۲۰	اگر کسی کو احتلام تو ہو لیکن (جسم یا کپڑے پر) تری نہ دیکھے؟
۱۳۴	اگر حائضہ عورت احرام باندھنے کا ارادہ کرے اور اس کے لیے وہ غسل کرے	۱۲۱	مرد اور عورت کی منی سے متعلق
۱۳۵	جنبی شخص برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل ہاتھ کو پاک کر لے	۱۲۲	حیض کے بعد غسل کرنا
۱۳۶		۱۲۳	لفظ "اقراء" کی شرعی تعریف و حکم
۱۳۷		۱۲۴	استحاضہ کے غسل کے متعلق
۱۳۸		۱۲۵	نفاس کے بعد غسل کرنے سے متعلق
۱۳۹		۱۲۶	استحاضہ اور حیض کے خون کے درمیان فرق سے

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۳۵	جس وقت جنبی شخص وضو نہ کرے تو کیا حکم ہے؟	۱۳۰	برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھ کو کتنی بار دھونا چاہیے؟
۱۳۶	اگر جنبی شخص دوبارہ بمبستری کا ارادہ کرے تو کیا حکم ہے؟		دونوں ہاتھوں کو دھونے کے بعد جسم کی ناپاکی کو زائل کرنے کا بیان
	ایک سے زیادہ عورتوں سے جماع کر کے ایک ہی غسل کرنا		نجاست کو دھونے کے بعد ہاتھوں کو دھونے سے متعلق
	جنبی شخص کے واسطے تلاوت قرآن جائز نہیں	۱۳۱	غسل سے قبل وضو کرنے سے متعلق
	جنبی شخص کے ساتھ بیٹھ جانا اور اس کو چھونے وغیرہ سے متعلق فرمان رسول ﷺ		جنبی شخص کے سر کے بالوں میں خلال کرنے سے متعلق
۱۳۷	حائضہ سے خدمت لینا		جنبی کے واسطے کس قدر پانی غسل کے لیے بہانا کافی ہے؟
۱۳۸	حائضہ کا مسجد میں چٹائی بچھانا		(عورت) حیض سے فراغت کے بعد کس طریقہ سے غسل کرے؟
۱۳۹	اگر کوئی شخص اپنی حائضہ بیوی کی گود میں سر رکھ کر تلاوت قرآن کرے؟	۱۳۲	غسل سے فراغت کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں
	جس خاتون کو حیض آ رہا ہو اُس کو شوہر کا سر دھونا کیسا ہے؟		جس جگہ غسل جنابت کرے تو پاؤں جگہ بدل کر دوسری جگہ دھوئے
	جس عورت کو حیض آ رہا ہو اُس کے ساتھ کھانا کھانا اور اس کا جوٹھا کھانا پینا		غسل سے فارغ ہونے کے بعد اعضاء کو کپڑے سے نہ خشک کرنا
۱۴۰	جس عورت کو حیض آ رہا ہو اُس کا جوٹھا پانی پینا	۱۳۳	جنبی شخص اگر کھانا کھانے کا ارادہ کرے اور غسل نہ کر سکے تو وضو کر لینا چاہیے
	حائضہ عورت کو اپنے ساتھ لٹانے سے متعلق احادیث		اگر جنبی شخص کھانا کھانا چاہے اور صرف اُس وقت ہاتھ ہی دھو لے تو کافی ہے اس کا بیان
۱۴۱	حائضہ خاتون کے ساتھ آرام کرنا اور اُس کو چھونا	۱۳۴	جنبی اگر سونے لگے تو وضو کرے
	ارشاد باری تعالیٰ : "وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ" کا مفہوم		جس وقت جنبی شخص سونے کا قصد کرے تو اُس کو چاہیے کہ وضو کرے اور عضو مخصوص دھو لے
۱۴۲	نبی الہی اور ممانعت کے علم کے باوجود جو شخص بیوی سے حالت حیض میں بمبستری کر لے اُس کا کیا کفارہ ہے؟	۱۳۵	
۱۴۳			

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۵۹	جو شخص وضو کے لیے پانی اور تیمم کرنے کے لیے مٹی نہ پاسکے	۱۴۳	جو خاتون احرام باندھے اور اُس کو حیض شروع ہو جائے؟
۱۶۰	② کتاب المیاء	۱۴۴	نفاس والی خواتین احرام کیسے باندھیں؟
	سنن مجتبیٰ سے منقول پانی سے متعلق احکام		اگر کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟
	بر بضاء سے متعلق	۱۴۵	منی کپڑے میں لگ جانے کا حکم
۱۶۱	پانی کا ایک اندازہ جو کہ ناپاکی کے گرنے سے ناپاک نہ ہو		کپڑے پر سے منی دھونے کا حکم
	ٹھہرے ہوئے پانی میں جنبی شخص کو غسل کرنے کی ممانعت سے متعلق	۱۴۶	کپڑے سے منی کھرپنے سے متعلق
۱۶۲	سمندر کے پانی سے وضو سے متعلق	۱۴۷	کھانا نہ کھانے والے بچے کے پیشاب کا حکم
	برف اور ازلے کے پانی سے وضو کا بیان	۱۴۸	لڑکی کے پیشاب سے متعلق
۱۶۳	کتے کا جوٹھا		جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کے پیشاب کا حکم
	کتے کے جھوٹے برتن کو مٹی سے مانجنے سے متعلق		حلال جانور کا پاخانہ اگر کپڑے پر لگ جائے تو کیا حکم ہے؟
۱۶۴	بلی کے جوٹھے سے متعلق	۱۴۹	اگر تھوک کپڑے کو لگ جائے تو اُس کا حکم
۱۶۵	حائضہ عورت کے جوٹھے کا حکم	۱۵۰	تیمم کے شروع ہونے سے متعلق
	عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کی اجازت	۱۵۱	سفر کے بغیر تیمم
	عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع سے متعلق	۱۵۲	مقیم ہونے کی حالت میں تیمم
	جنبی کے غسل سے جو پانی بچ جائے اُس سے غسل کرنے سے ممانعت کا بیان	۱۵۳	سفر میں تیمم کرنا
	وضو اور غسل کے واسطے کتنا پانی کافی ہے؟	۱۵۴	کیفیت تیمم میں اختلاف کا بیان
۱۶۶	③ کتاب الحيض	۱۵۵	تیمم کا دوسرا طریقہ کہ جس میں ہاتھ مار کر گردو غبار کا تذکرہ ہے
۱۶۷	سنن مجتبیٰ سے ماخوذ حیض اور استحاضہ کی کتاب	۱۵۶	تیمم کا ایک دوسرا طریقہ
	حیض کی ابتداء اور یہ کہ کیا حیض کو نفاس بھی کہتے	۱۵۷	یک اور دوسری قسم کا تیمم
		۱۵۸	بہی شخص کو تیمم کرنا درست ہے
			نئی سے تیمم کے متعلق حدیث

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۷۶	حائضہ عورت کو اپنے ساتھ کھانا اور اُس کا جوٹھا پانی پینا	۱۶۷	ہیں؟
	حائضہ عورت کا جوٹھا استعمال کرنا		استحاضہ سے متعلق خون شروع اور ختم ہونے کا تذکرہ
۱۷۷	اگر کوئی شخص اپنی بیوی کی گود میں سر رکھ کر تلاوت قرآن کرے تو کیا حکم ہے؟	۱۶۸	جس خاتون کے حیض کے دن ہر ماہ مقرر ہوں اور اُس کو (مرض) استحاضہ لاحق ہو جائے
	حالت حیض میں عورت سے نماز معاف ہو جاتی ہے	۱۶۹	”اقراء“ کے متعلق
۱۷۸	حائضہ خاتون سے خدمت لینا کیسا ہے؟		جب استحاضہ والی عورت دو وقت کی نماز ایک وقت ہی میں ادا کرے تو (دونوں وقت کیلئے) ایک غسل کرے
	اگر حائضہ عورت مسجد میں بوریہ بچھائے	۱۷۰	استحاضہ اور حیض کے درمیان فرق
	اگر کوئی خاتون بحالت حیض شوہر کے سر میں کنگھا کرے اور شوہر مسجد میں معتکف ہو	۱۷۱	زردی یا خالی رنگ ہونا ماہواری میں داخل نہ ہونے سے متعلق
۱۷۹	حائضہ کا اپنے خاوند کے سر کو دھونا	۱۷۲	جس عورت کو حیض آ رہا ہو تو اُس سے فائدہ اٹھانا اور ارشاد باری: وَ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ کی تشریح کا بیان
	اگر حائضہ خواتین عید گاہ میں داخل ہوں اور مسلمانوں کی دعائیں شرکت کرنا چاہیں؟	۱۷۵	بیوی کو حالت حیض میں بتلا ہونے کے علم کے باوجود ہمبستری کرنے کا گناہ اور اُس کا کفارہ
۱۸۰	اگر کسی خاتون کو طواف زیارت کے بعد ماہواری آجائے تو کیا حکم ہے؟		حائضہ کو اُس کے حیض کے کپڑوں میں اپنے ساتھ لٹانا درست ہونے سے متعلق
	جس خاتون کو نفاس آ رہا ہو اُس کی نماز جنازہ	۱۷۵	کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایک ہی لحاف میں آرام کرے اور اُس کی بیوی کو حیض آ رہا ہو حائضہ عورت کے ساتھ آرام کرنا اور اُس کا بوسہ لینا
۱۸۱	اگر ماہواری کا خون کپڑے میں لگ جائے؟		جس وقت حضرت رسول کریم ﷺ کی کسی زوجہ مطہرہ کو حیض آتا تو آپ ﷺ اُس وقت کیا کرتے؟
۱۸۲	کتاب الغسل والتیمم من المجتبیٰ کتاب مجتبیٰ سے منقول غسل اور تیمم سے متعلق احکام		
	جنبی شخص کو تھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنا ممنوع ہے		
	حمام (غسل خانہ) میں جانے کی اجازت سے متعلق		
۱۸۳	برف اور ازلے سے غسل		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۹۰	جبھی شخص کو سر پر کس قدر پانی ڈالنا چاہیے؟	۱۸۳	سونے سے قبل غسل کے متعلق
	ماہواری سے غسل کرنے کے وقت کیا کرنا		رات کے شروع میں غسل کرنا
۱۹۱	چاہیے؟		غسل کے وقت پردہ کرنا
	غسل میں اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھونا		پانی میں کسی قسم کی حد کے مقرر نہ ہونے سے
	جس خاتون کے بچہ پیدا ہوا ہو وہ کس طریقہ	۱۸۵	متعلق
۱۹۲	سے احرام باندھے؟		مرد اور عورت اگر ایک ساتھ اکٹھا غسل کریں
	غسل سے فارغ ہونے کے بعد وضو نہ کرنے		مرد و عورت دونوں کو ایک ہی برتن سے غسل
	سے متعلق	۱۸۶	کرنے کی اجازت
	ایک سے زیادہ بیویوں سے جماع کر کے ایک		ایسے پیالے سے غسل کرنا جس میں آٹے کا اثر
	ہی غسل فرمانا		باقی ہو
۱۹۳	مٹی سے تیمم کرنا		جس وقت عورتوں کے سر کی مینڈھیاں گندھی
	ایک شخص تیمم کر کے نماز ادا کر لے پھر اُس کو	۱۸۷	ہوئی ہوں تو سر کا کھولنا لازمی نہیں ہے
	انروہ وقت پانی مل جائے؟		اگر کسی شخص نے احرام کے واسطے غسل کیا اور
۱۹۴	مذی خارج ہونے پر وضو کا بیان		اُس نے احرام کے بعد پھر خوشبو لگائی اور اُس
	جس وقت کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو اُس کو		خوشبو کا اثر باقی رہ گیا تو کیا حکم ہے؟
۱۹۶	وضو کرنا چاہیے		جبھی شخص اپنے تمام جسم پر پانی ڈالنے سے قبل
۱۹۷	شرم گاہ چھونے سے وضو ٹوٹ جانے سے متعلق		دیکھ لے کہ اگر ناپاکی اُس کے جسم پر لگی ہو تو
۱۹۸	۵ کتاب الصلاة		اُس کو زائل کرے
	نماز کس طریقہ سے فرض قرار دی گئی؟		شرم گاہ کو دھونے کے بعد زمین پر ہاتھ مارنے کا
۲۰۳	نماز کس جگہ فرض ہوئی؟	۱۸۸	بیان
	کس طریقہ سے نماز فرض ہوئی؟		وضو سے غسل جنابت کا آغاز کرنا
	دن اور رات میں نمازیں کتنی تعداد میں فرض		طہارت حاصل کرنے میں دائیں جانب سے
۲۰۶	قرار دی گئیں؟		ابتداء کرنا
	نماز پنجگانہ کے لیے بیعت کرنا		غسل جنابت کے وضو میں سر کے مسح کرنے کی
۲۰۷	نماز پنجگانہ کی حفاظت	۱۸۹	ضرورت نہیں ہے
۲۰۸	نماز پنجگانہ کی فضیلت کے بیان	۱۹۰	غسل جنابت میں جسم صاف کرنے سے متعلق

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۱۹	بحالت سفر نمازِ ظہر میں جلدی کرنے کا حکم	۲۰۹	نماز چھوڑنے والے سے متعلق حکم
	سرودی کے موسم میں نمازِ ظہر میں جلدی کرنا		نماز سے متعلق گرفت ہونے سے متعلق
	جس وقت گرمی کی شدت ہو تو نمازِ ظہر ٹھنڈے	۲۱۰	نماز کی فضیلت
۲۲۰	وقت ادا کرنے کا حکم		حالت قیام یعنی مقیم ہونے کی حالت میں کس
۲۲۱	نمازِ ظہر کا آخر وقت کیا ہے؟		قدر رکعات پڑھنا چاہیے؟
۲۲۲	نمازِ عصر کے اول وقت سے متعلق		بحالت سفر نمازِ ظہر کی کتنی رکعات پڑھنا
	نمازِ عصر میں جلدی کرنے سے متعلق		چاہیے؟
۲۲۳	نمازِ عصر میں تاخیر کرنا	۲۱۱	فضیلت نمازِ عصر
۲۲۵	نمازِ عصر کے آخر وقت سے متعلق		عصر کی نماز کی حفاظت کی تاکید
	جس شخص نے سورج غروب ہونے سے قبل دو	۲۱۲	جو شخص نمازِ عصر ترک کرے اُس کا حکم
	رکعات ادا کر لیں اُس نے نمازِ عصر میں شرکت		مقیم ہونے کی حالت میں نمازِ عصر کتنی ادا
۲۲۶	کر لی		کرے؟
۲۲۸	نمازِ مغرب کا اول وقت کب سے ہے؟		سفر میں نمازِ عصر کتنی رکعت ادا کرے؟
	نمازِ مغرب میں جلدی کا حکم	۲۱۳	نمازِ مغرب سے متعلق
۲۲۹	نمازِ مغرب میں تاخیر سے متعلق		نمازِ عشاء کے فضائل
	مغرب کی نماز کے آخری وقت کا بیان		بحالت سفر نمازِ عشاء
۲۳۱	نمازِ مغرب ادا کر کے سونے کی کراہت	۲۱۵	فضیلت جماعت
۲۳۲	نمازِ عشاء کے اول وقت کا بیان	۲۱۶	بیت اللہ شریف کی جانب رخ کرنا فرض ہے
۲۳۳	نمازِ عشاء میں جلدی کا حکم		کوئی صورت میں بیت اللہ شریف کے علاوہ
	غروب شفق کا وقت		کسی دوسری جانب رخ کر سکتا ہے؟
	نمازِ عشاء میں تاخیر کرنا مستحب ہے		اگر کسی شخص نے قصد ایک جانب چہرہ کیا پھر علم
۲۳۶	نمازِ عشاء کے آخر وقت سے متعلق		ہو گیا کہ قبلہ اس رخ پر نہیں ہے تو نماز درست
۲۳۷	نمازِ عشاء کو عتمہ کہنے کی اجازت	۲۱۷	ہو جائے گی
۲۳۸	نمازِ عشاء کو عتمہ کہنا	۲۱۸	کتاب المواقیت
	نمازِ فجر کا اول وقت کونسا ہے؟		نماز کے اوقات
	اگر سفر نہ ہو تو نمازِ فجر کس طرح اندھیرے میں		ظہر کا اول وقت

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۵۱	احادیث	۲۳۹	ادا کرے؟
۲۵۲	دو وقت کی نماز جمع کرنا		دوران سفر نماز فجر اندھیرے میں ادا کرنا کیسا ہے؟
۲۵۳	جس وقت میں کوئی مقیم آدمی دو وقت کی نماز ایک ساتھ پڑھ سکتا ہے؟		نماز فجر روشنی میں ادا کرنے سے متعلق جس شخص نے نماز فجر کا ایک سجدہ سورج نکلنے سے پہلے حاصل کر لیا تو اس کا کیا حکم ہے؟
۲۵۴	مسافر مغرب کی نماز اور نماز عشاء کو نئے وقت جمع کر کے پڑھے؟	۲۴۰	نماز فجر کا آخری وقت کونسا ہے؟
۲۵۷	نمازوں کو کوئی حالت میں اکٹھا پڑھے؟	۲۴۱	جس شخص نے کسی نماز کی ایک رکعت پائی وہ اوقات جن میں نماز پڑھنے کی ممانعت آئی ہے؟
۲۵۸	مقام عرفات میں نماز ظہر اور نماز عصر ایک ساتھ پڑھنا	۲۴۳	فجر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت
	مقام مزدلفہ میں نماز مغرب اور نماز عشاء ایک ساتھ پڑھنا	۲۴۴	سورج طلوع ہونے کے وقت نماز کے ممنوع ہونے کا بیان
۲۵۹	نمازوں کو کس طریقہ سے جمع کیا جائے؟	۲۴۵	دوپہر کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان
۲۶۰	وقت پر نماز ادا کرنے کی فضیلت		نماز عصر کے بعد نماز کے ممنوع ہونے کا بیان
۲۶۱	جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے اس کا بیان	۲۴۷	نماز عصر کے بعد نماز کی اجازت کا بیان
	اگر کوئی شخص نماز کے وقت سوتا رہ جائے تو کیا کرے؟		سورج غروب ہونے سے قبل نماز پڑھنے کی اجازت سے متعلق
	جو نماز نیند کی حالت میں قضا ہو جائے تو اس کو اگلے دن وقت پر پڑھ لے	۲۴۹	نماز مغرب سے قبل نماز ادا کرنا کیسا ہے؟
۲۶۲	قضاء نماز کو کس طریقہ سے پڑھا جائے		نماز فجر کے بعد نماز سے متعلق
۲۶۳	بکتاب الاذان		فجر کی نماز کے بعد نماز (نفل) پڑھنے سے متعلق
۲۶۶	اذان کی کتاب	۲۵۰	مکہ مکرمہ میں ہر ایک وقت نماز کے درست ہونے کا بیان
	اذان کی ابتداء اور تاریخ اذان	۲۵۱	مسافر آدمی نماز ظہر اور نماز عصر کو کون سے وقت میں ایک ساتھ جمع کرے اس سے متعلقہ
۲۶۷	کلمات اذان دو مرتبہ کہنے سے متعلق		
	اذان میں دونوں کلمے شہادت کو بلکی آواز سے		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۷۸	اذان تمام حضرات کے لیے کافی ہے لیکن تکبیر ہر ایک نماز کے لیے الگ الگ ہے	۲۶۸	کہنے سے متعلق
۲۷۹	ہر ایک وقت کی نماز کے واسطے صرف تکبیر پڑھنا بھی کافی ہے	۲۷۰	اذان کس طریقہ سے دی جائے؟
۲۸۰	جو شخص ایک رکعت پڑھنا بھول گیا اور سلام پھیر کر چل دیا	۲۷۱	دوران سفر اذان دینے سے متعلق احادیث
۲۸۱	چرواہے کا اذان دینا	۲۷۱	دوران سفر جو لوگ تنہا نماز پڑھیں اُن کے لیے
۲۸۱	جو شخص تنہا نماز پڑھے اور وہ شخص اذان دے	۲۷۱	اذان دینا چاہیے
۲۸۱	جو شخص تنہا نماز ادا کرے اور تکبیر پڑھے	۲۷۱	دوسرے شخص کی اذان پر قناعت کرنے کا بیان
۲۸۱	تکبیر کس طریقہ سے پڑھنا چاہیے؟	۲۷۲	ایک مسجد کے واسطے دو مؤذنوں کا بیان
۲۸۱	ہر شخص کا اپنے لیے تکبیر کہنا	۲۷۲	اگر دو مؤذن ہوں تو ایک ساتھ اذان دیں یا
۲۸۱	فضیلت اذان سے متعلق	۲۷۲	الگ الگ؟
۲۸۲	اذان کہنے پر قرعہ ڈالنے کا بیان	۲۷۳	اذان فجر کے وقت کا بیان
۲۸۲	مؤذن ایسے شخص کو بنانا چاہیے کہ جو اذان پر معاوضہ وصول نہ کرے	۲۷۳	مؤذن کو اذان دینے کے وقت کیا کرنا چاہیے؟
۲۸۲	اذان کے کلمات مؤذن کے ساتھ دہرانا	۲۷۴	اذان دینے کے وقت آواز کو اونچا کرنا
۲۸۲	اذان دینے کا اجر و ثواب	۲۷۵	نماز فجر میں غویب سے متعلق
۲۸۳	جو کلمات مؤذن کہے وہی کلمات سننے والے شخص کو بھی کہنا چاہیے	۲۷۵	کلمات اذان کے آخری جملے
۲۸۳	جس وقت مؤذن ”حی علی الصلوٰۃ“ و ”حی الفلاح“ کہے تو سننے والا شخص کیا کہے؟	۲۷۶	اگر رات کے وقت بارش برس رہی ہو تو
۲۸۵	اذان کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجنا	۲۷۶	جماعت میں حاضر ہونا لازم نہیں ہے
۲۸۵	اذان کے وقت کی دعا	۲۷۷	جو شخص دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھے پہلی نماز کے وقت میں تو اُس کو چاہیے کہ اذان دے
۲۸۵	اذان اور اقامت کے درمیان نماز ادا کرنے سے متعلق	۲۷۷	جو شخص دو وقت کی نماز ایک ساتھ پڑھے پہلی نماز کے وقت ختم ہونے کے بعد تو اُس کو اذان دینا چاہیے؟
۲۸۵	مسجد میں اذان ہونے کے بعد بغیر نماز ادا کیے	۲۷۷	جو شخص دو نمازیں ایک ساتھ پڑھے اُسے کتنی
		۲۷۷	مرتبہ تکبیر کہنی چاہیے؟
		۲۷۷	قضاء نمازوں کے لیے اذان دینا
		۲۷۷	اگر کئی وقت کی نمازیں قضا ہو جائیں تو ایک ہی

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۸۵	نکل جانا کیسا ہے؟	۲۸۵	مسجد کے اندر خیمہ لگانے اور خیمہ نصب کرنے سے متعلق
۲۸۶	اذان دینے والا شخص امام کو اطلاع دے کہ جس وقت نماز شروع ہونے لگے	۲۸۶	بچوں کو مسجد میں لانا
	امام نکلے تو مؤذن تکبیر کہے		قیدی شخص کو مسجد کے اندر باندھنے سے متعلق
۲۸۸	۸ کتاب المساجد	۲۸۸	اؤٹ کو مسجد میں لے جانے سے متعلق
	مسجدوں کے متعلق کتاب		مسجد کے اندر خرید و فروخت کے ممنوع ہونے اور نماز جمعہ سے قبل حلقہ باندھ کر بیٹھنا
	مساجد تعمیر کرنے کی فضیلت کا بیان		مسجد کے اندر اشعار پڑھنے کے ممنوع ہونے کا بیان
	مساجد تعمیر کرنے میں فخر کرنا		مسجد کے اندر عمدہ شعر پڑھنے کی اجازت
	کونسی مسجد پہلے بنائی گئی		گم شدہ شے مسجد میں تلاش کرنے کی ممانعت کا بیان
۲۸۹	بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنے کی فضیلت	۲۸۹	مسجد کے اندر ہتھیار رکالنے سے متعلق
	بیت اللہ شریف میں نماز ادا کرنا		مسجد کے اندر انگلیوں کو انگلیوں کے اندر داخل کرنا
	بیت المقدس کی مسجد کا اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت کا بیان	۲۹۰	مسجد کے اندر رچت لیٹ جانا کیسا ہے؟
	مسجد نبوی (ﷺ) کی فضیلت اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت		مسجد کے اندر سونے سے متعلق
	اس مسجد کا تذکرہ جو کہ تقویٰ پر تعمیر کی گئی	۲۹۲	مسجد کے اندر تھوکنے سے متعلق
	مسجد قباء میں نماز ادا کرنے کی فضیلت کا بیان		مسجد کے اندر قبلہ کی جانب تھوکنا منع ہے
	کون کونسی مساجد کی جانب سفر درست ہے؟	۲۹۳	بحالت نماز سامنے کی جانب یا دائیں جانب تھوکنے کی ممانعت
	عیسائیوں کے گر جا گھر کو مسجد میں تبدیل کرنا		نمازی کو پیچھے یا بائیں طرف تھوکنے کی اجازت
	قبروں کو کھود کر اس جگہ پر مساجد تعمیر کرنا کیسا ہے؟	۲۹۴	کون سے پاؤں سے تھوک ملنا چاہیے؟
	قبر کو مساجد بنانا ممنوع ہے	۲۹۵	جو شخص کسی مسجد کے پاس سے گزرے اس کے متعلق
	مسجد میں حاضری کا اجر و ثواب		مسجد میں بیٹھ کر نماز کا منتظر رہنا
	خواتین کو مسجد میں داخلہ سے منع نہیں کرنا چاہیے	۲۹۶	
	مسجد میں داخلہ کس حالت میں ممنوع ہے؟		
	مسجد سے کون شخص باہر نکال دیا جائے؟		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۱۰	نمازی شخص کو سترہ سے کس قدر فاصلہ پر کھڑا ہونا چاہیے؟	۳۰۲	مساجد میں خوشبو لگانا کیسا ہے؟
۳۱۲	بحالت نماز کونسی شے کے سامنے سے گزرنے سے نماز فاسد ہوتی ہے اور کونسی شے سے نہیں سترہ کے اور نمازی کے درمیان سے نکل جانے کی وعید	۳۰۳	مسجد کے اندر داخل ہونے اور باہر آنے کے وقت کیا کہے؟
۳۱۳	مذکورہ مسئلہ کی اجازت سے متعلق	۳۰۴	جس وقت مسجد کے اندر داخل ہو تو مسجد میں بیٹھنے سے قبل دو رکعت ادا کرے
۳۱۴	سوتے ہوئے شخص کی اقتداء میں نماز ادا کرنا	۳۰۵	بغیر نماز پڑھے ہوئے مسجد میں بیٹھنا اور مسجد سے باہر نکلنا
۳۱۵	قبر کی جانب نماز ادا کرنے کی ممانعت سے متعلق	۳۰۶	جو شخص کسی مسجد کے پاس سے گزرے اُس کے متعلق
۳۱۶	تصویر والے کپڑے پر نماز نہ پڑھنے سے متعلق	۳۰۷	جس جگہ پر اونٹ پانی پیتے ہو اُس جگہ پر نماز ادا کرنا ممنوع ہے
۳۱۷	نمازی اور امام کے درمیان سترہ کا حکم	۳۰۸	ہر جگہ نماز پڑھنے کی اجازت
۳۱۸	ایک کپڑے میں نماز پڑھنا	۳۰۹	بورے پر نماز ادا کرنے سے متعلق
۳۱۹	صرف گرتے میں نماز ادا کرنے کے متعلق	۳۱۰	جائے نماز پر نماز ادا کرنے کا بیان
۳۲۰	تہہ بند لنگی میں نماز ادا کرنا	۳۱۱	گدھے پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا بیان
۳۲۱	اگر ایک کپڑے کا کچھ حصہ نمازی کے جسم پر ہو اور ایک حصہ اُس کی بیوی کے جسم پر ہو؟	۳۱۲	کتاب القبلة
۳۲۲	ایک ہی کپڑے کے اندر نماز پڑھنا جبکہ کاندھوں پر کچھ نہ ہو	۳۱۳	قبلہ کے متعلق احادیث
۳۲۳	ریشمی کپڑے میں نماز ادا کرنا	۳۱۴	بیت اللہ شریف کی طرف چہرہ کرنا
۳۲۴	نقشین چادر کو اوڑھ کر نماز ادا کرنا	۳۱۵	کون سے وقت بیت اللہ کی جانب چہرہ کرنا لازم نہیں ہے؟
۳۲۵	سرخ رنگ کے کپڑے میں نماز ادا کرنا	۳۱۶	اگر ایک آدمی نے غور کر کے بیت اللہ شریف کی جانب نماز ادا کی اور پھر علم ہوا کہ قبلہ اُس جانب نہیں تھا
۳۲۶	ایسے کپڑے میں نماز ادا کرنا جو کہ جسم سے لگا ہوا رہے	۳۱۷	نمازی شخص کے سترہ سے متعلق
۳۲۷	موزے پہن کر نماز ادا کرنے سے متعلق	۳۱۸	نمازی کو سترہ کے قریب کھڑے ہو کر نماز پڑھنا چاہیے
۳۲۸	جوتہ پہن کر نماز ادا کرنا		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۲۵	کھڑا ہو جائے پھر اُس کو علم ہو کہ اس کا وضو نہیں ہے	۳۱۸	جس وقت امام نماز پڑھائے تو اپنے جوتے کس جگہ رکھے؟
۳۲۶	جس وقت امام کسی جگہ جانے لگے تو کسی کو خلیفہ مقرر کرنا چاہیے	۳۱۹	کتاب الامامة
	امام کی اتباع کا حکم		امامت کے متعلق احادیث
	اُس شخص کی پیروی کرنا جو امام کی اتباع کر رہا ہو		امامت صاحب علم و فضل کو کرنا چاہیے
	جس وقت تین آدمی موجود ہوں تو مقتدی اور امام کس طرف کھڑے ہوں؟	۳۲۰	ظالم حکمرانوں کی اقتداء میں نماز ادا کرنا
	اگر تین اشخاص اور ایک عورت ہو تو کس طرح کھڑے ہوں؟		امامت کا زیادہ حقدار کون؟
۳۲۹	جس وقت ایک لڑکا اور ایک خاتون موجود ہو تو امام کو کس جگہ کھڑا ہونا چاہیے؟	۳۲۱	جو شخص عمر رسیدہ ہو تو اُس کو امامت کرنا چاہیے
۳۳۰	امام کے قریب کون لوگ کھڑے ہوں اور اُن کے قریب کون ہوں؟		جس وقت کچھ لوگ اکٹھے ہوں تو کس شخص کو امامت کرنا چاہیے؟
۳۳۱	امام کے نکلنے سے پہلے صفیں سیدھی کر لینا		جس وقت کچھ آدمی اکٹھے ہوں اور ان میں وہ شخص بھی شامل ہو جو کہ تمام کا حکمران ہو
۳۳۲	امام کس طریقہ سے صفوں کو درست کرے؟	۳۲۲	جس وقت رعایا میں سے کوئی شخص امامت کرتا ہو اسی دوران حاکم وقت آجائے تو وہ امام پیچھے چلا جائے
	جس وقت امام آگے کی جانب بڑھے تو صف کو برابر کرنے کے واسطے کیا کہنا چاہیے؟	۳۲۳	اگر امام اپنی رعایا میں سے کسی کی اقتداء میں نماز ادا کرے؟
۳۳۳	امام کتنی مرتبہ یہ کہے کہ تم لوگ برابر ہو جاؤ؟		جو شخص کسی قوم سے ملنے جائے تو اُن کی اجازت کے بغیر اُن کی امامت نہ کرے
	امام لوگوں کو صفیں درست کرنے کی توجہ دلائے اور لوگوں کو مل کر کھڑے ہونے کی ہدایت دے	۳۲۴	نا بینا شخص کی امامت
۳۳۴	پہلی صف کی دوسری صف پر فضیلت پیچھے والی صف سے متعلق		نابالغ لڑکا امامت کر سکتا ہے یا نہیں؟
	جو شخص صفوں کو ملائے	۳۲۵	جس وقت امام نماز پڑھانے کے واسطے باہر کی جانب نکلے تو اُس وقت لوگ کھڑے ہوں
	مردوں کی صف میں کوئی صف بُری ہے اور خواتین کی کوئی صف بہتر ہے؟		اگر تکبیر پوری ہونے کے بعد امام کو کوئی کام پیش آجائے؟
۳۳۵			جس وقت امام نماز کی امامت کے لیے اپنی جگہ

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۳۸	عذر کی وجہ سے جماعت چھوڑنا	۳۳۵	ستون کے درمیان صف بندی
۳۳۹	بغیر جماعت کے جماعت کا اجر کب ہے؟		صف میں کس جگہ کھڑا ہونا افضل ہے؟
	اگر کوئی شخص نماز تنہا پڑھ چکا ہو پھر جماعت		امام نماز پڑھانے میں کس قدر تخفیف سے کام
	سے نماز ہونے لگے تو دوبارہ نماز پڑھے	۳۳۶	لے؟
	جو شخص نماز فجر تنہا پڑھ چکا ہو پھر جماعت ہو تو		امام کے لیے طویل قرأت کے بارے میں
۳۵۰	نماز دوبارہ پڑھ لے		امام کو نماز کے دوران کون کونسا کام کرنا درست
	اگر نماز کا افضل وقت گزرنے کے بعد جماعت	۳۳۷	ہے؟
	ہو جب بھی شرکت کر لے		امام سے آگے رکوع اور سجدہ کرنا
	جو شخص امام کے ساتھ مسجد میں جماعت سے		کوئی شخص امام کی اقتداء توڑ کر مسجد کے کونہ میں
	نماز ادا کر چکا ہو اُس کو دوسری جماعت میں	۳۳۸	علیحدہ نماز ادا کرے
۳۵۱	شرکت کرنا لازم نہیں ہے		اگر امام بیٹھ کر نماز ادا کرے تو مقتدی بھی نماز
	نماز کے لیے کس طریقہ سے جانا چاہیے؟	۳۳۹	بیٹھ کر ادا کریں
۳۵۲	نماز کے واسطے جلدی چلنا بغیر دوڑے ہوئے	۳۳۲	اگر مقتدی اور امام کی نیت میں اختلاف ہو؟
	نماز پڑھنے کے واسطے اول اور افضل وقت نکلنے		فضیلت جماعت
	سے متعلق		جس وقت تین آدمی ہوں تو نماز جماعت سے
	جس وقت جماعت کے واسطے تکبیر ہو جائے تو	۳۳۳	پڑھیں
۳۵۳	نفل یا سنت نماز پڑھنا منع ہے		اگر تین اشخاص ہوں ایک مرد ایک بچہ اور ایک
	اگر کوئی شخص نماز فجر کی سنت میں مشغول ہو اور	۳۳۴	عورت تو جماعت کرائیں
۳۵۴	امام نماز فرض پڑھائے		جب دو آدمی ہوں تو جماعت کرائیں
	جو شخص صف کے پیچھے تنہا نماز ادا کرے	۳۳۵	نماز نفل کے واسطے جماعت کرنا
	صف میں شامل ہونے سے قبل رکوع کرنے		جو نماز قضا ہو جائے اُس کے واسطے جماعت
۳۵۵	سے متعلق		کرنے سے متعلق
	ظہر کی نماز کے بعد سنت کتنی پڑھے؟	۳۳۶	نماز باجماعت میں حاضر نہ ہونے کی وعید
	نماز عصر سے قبل کی سنت		جماعت میں شرکت نہ کرنے کی وعید
۳۵۷	۱۱ کتاب الافتتاح		جس جگہ پر اذان ہوتی ہے وہاں پر جماعت
	نماز شروع کرنے سے متعلق احادیث	۳۳۷	میں شرکت کرنا لازم ہے

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۶۷	پہلے سورۃ فاتحہ اور پھر دوسری سورت تلاوت کرے	۳۵۷	نماز کے آغاز میں کیا کرنا چاہیے؟
۳۶۸	(بسم اللہ الرحمن الرحیم) پڑھنا		جس وقت تکبیر پڑھے تو پہلے دونوں ہاتھ اٹھائے
	”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ آہستہ پڑھنا	۳۵۸	مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانے کا بیان
	سورۃ فاتحہ میں ”بسم اللہ“ نہ پڑھنا		کان تک ہاتھ اٹھانے سے متعلق
۳۶۹	نماز کے دوران الحمد شریف کی تلاوت لازمی ہے	۳۵۹	جس وقت ہاتھ اٹھائے تو دونوں ہاتھ کے انگوٹھوں کو کس جگہ تک لے جائے؟
۳۷۰	فضیلت سورۃ فاتحہ		دونوں ہاتھ بڑھا کر ہاتھ کا اٹھانا
	تفسیر آیت کریمہ: وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِ وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ آخر تک		نماز شروع کرنے کے وقت تکبیر پڑھنا لازم ہے (یعنی تکبیر اولیٰ اور تکبیر تحریمہ)
۳۷۱	امام کی اقتداء میں سری نماز میں (سوا سورۃ فاتحہ کے) قرأت نہ کرے	۳۶۰	نماز کے آغاز میں کیا پڑھنا ضروری ہے؟
	جہری نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے کا بیان	۳۶۱	نماز کے دوران ہاتھ باندھنے سے متعلق
۳۷۲	جس وقت امام جہری نماز میں قرأت کرے تو مقتدی کچھ نہ پڑھیں لیکن سورۃ فاتحہ پڑھیں		اگر امام کسی شخص کو بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر باندھے ہوئے دیکھے؟
	آیت کریمہ: وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ کی تفسیر		دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر کس جگہ رکھے؟
۳۷۳	مقتدی کی قرأت امام کے واسطے کافی ہے جو کوئی تلاوت قرآن نہ کر سکے تو اس کے واسطے اس کا کیا بدل ہے؟	۳۶۲	دوران نماز دونوں پاؤں ملا کر کھڑا ہونا کیسا ہے؟
۳۷۴	امام آمین بلند آواز سے پکارے	۳۶۳	تکبیر تحریمہ کے بعد کچھ وقت خاموش رہنا
۳۷۵	امام کی اقتداء میں آمین کہنا اس کا حکم		تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان میں کوئی دعا مانگنا چاہیے؟
	فضیلت آمین		ایک اور دعا
	اگر مقتدی کو نماز میں چھینک آجائے تو کیا کہنا چاہیے؟	۳۶۴	دوسری دعا، تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان
		۳۶۵	تکبیر اور قرأت کے درمیان چوتھی ثناء
		۳۶۶	تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان ایک ذکر الہی

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۹۰	جائے	۳۷۷	فضائل قرآن کریم
۳۹۲	نمازِ ظہر کی دوسری رکعت میں پہلی رکعت سے کم قرأت کرنا	۳۸۳	سنت فجر میں کیا پڑھنا چاہیے؟
	نمازِ ظہر کی شروع کی دو رکعت میں قرأت		سنت فجر میں سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھنے سے متعلق
	نمازِ عصر کی شروع والی دو رکعت میں قرأت	۳۸۴	فجر کی سنتیں خفیف پڑھنا
	قیام اور قرأت کو مختصر کرنے سے متعلق		نمازِ فجر میں سورہ روم کی تلاوت کرنا
۳۹۳	نمازِ مغرب میں مفصل کی چھوٹی سورت پڑھنا		نمازِ فجر میں ساٹھ آیات کریمہ سے لے کر ایک سو آیات کریمہ تک تلاوت کرنا
	نمازِ مغرب میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰی کی تلاوت کرنا		نمازِ فجر میں سورہ "ق" کی تلاوت سے متعلق
	نمازِ مغرب میں سورہ والمرسلات کی تلاوت		نمازِ فجر میں سورہ: إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ تلاوت کرنا
۳۹۴	نمازِ مغرب میں سورہ والطور کی تلاوت کرنا	۳۸۵	فجر میں سورہ الفلق اور سورہ الناس پڑھنا
	نمازِ مغرب میں سورہ "حم دھان" کی تلاوت		بروز جمعہ نمازِ فجر میں کوئی سورت تلاوت کی جائے؟
۳۹۵	نمازِ مغرب میں سورہ "المص" کی تلاوت کرنا	۳۸۶	قرآن کریم کے سجدوں سے متعلق
	نمازِ مغرب میں کوئی سورت تلاوت کی جائے؟		سورہ نجم کے سجدہ سے متعلق
۳۹۶	سورہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کی فضیلت سے متعلق	۳۸۷	سورہ نجم میں سجدہ نہ کرنے سے متعلق
۳۹۷	نمازِ عشاء میں سورہ اعلیٰ کی تلاوت		سورہ إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ میں سجدہ کرنے سے متعلق
	نمازِ عشاء میں سورہ شمس پڑھنا		نمازِ فرض میں سجدہ تلاوت سے متعلق
	سورہ والتین نمازِ عشاء میں تلاوت کرنا	۳۸۹	ون کے وقت نماز میں قرأت آہستہ کرنا چاہیے
	نمازِ عشاء کی پہلی رکعت میں کوئی سورت پڑھی جائے؟		نمازِ ظہر میں قرأت سے متعلق
۳۹۸	شروع کی دو رکعت کو طویل کرنا		نمازِ ظہر میں قرأت سے متعلق
۳۹۹	ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا		نمازِ ظہر کی پہلی رکعت میں سورت پڑھنے سے متعلق
	سورت کا کوئی حصہ نماز میں پڑھنا		نمازِ ظہر میں امام کا آیت کریمہ پڑھنا اگر سنا
۴۰۰	جس وقت دوران نماز عذاب الہی سے متعلق	۳۹۰	
	آیت کریمہ تلاوت کرے تو اللہ سے پناہ مانگے		
۴۰۱	رحمت کی آیت پڑھنے پر رحمت کی دعا کرنا		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۱۲	رکوع میں دوسرا کلمہ پڑھنا	۳۰۱	ایک ہی آیت کریمہ کو متعدد مرتبہ تلاوت کرنا
	رکوع میں تیسرا کلمہ پڑھنا		آیت کریمہ: ﴿وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَوَاتِكَ وَلَا تُخَافُتُ بِهَا﴾ کی تفسیر
	رکوع کے درمیان چوتھا کلمہ پڑھنا	۳۰۲	قرآن کریم کو بلند آواز سے تلاوت کرنا
۳۱۳	دوران رکوع پانچویں قسم کا کلمہ پڑھنا		بلند آواز سے قرآن کریم پڑھنا
	رکوع کے دوران ایک دوسری قسم کا کلمہ	۳۰۳	قرآن کریم عمدہ آواز سے تلاوت کرنا
	دوران رکوع کچھ نہ پڑھنے کے متعلق	۳۰۴	بوقت رکوع تکبیر پڑھنا
	عمدہ طریقہ سے رکوع پورا کرنا	۳۰۵	بوقت رکوع کانوں تک ہاتھ اٹھانے سے متعلق
۳۱۴	رکوع سے سر اٹھانے کے وقت ہاتھوں کو اٹھانا		دونوں مونڈھے تک ہاتھ اٹھانے سے متعلق
	رکوع سے اٹھتے وقت کانوں کی لوتک ہاتھ		مونڈھوں تک ہاتھ نہ اٹھانا
۳۱۵	اٹھانا		رکوع میں پشت برابر رکھنا
	جس وقت رکوع سے سر اٹھائے تو ہاتھوں کا	۳۰۶	کس طریقہ سے رکوع کیا جائے؟
	دونوں مونڈھے تک اٹھانا کیسا ہے؟	۳۰۷	﴿۱۲﴾ کتاب التطبيق
	رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ نہ اٹھانے کی		دونوں ہاتھوں کو ملا کر دونوں گھٹنوں کے درمیان
	اجازت		رکھ لینا
	جس وقت امام رکوع سے سر اٹھائے تو اس	۳۰۸	اس حکم کا منسوخ ہونا
۳۱۶	وقت کیا پڑھنا چاہیے؟		دوران رکوع دونوں گھٹنوں کو پکڑنا
	مقتدی جس وقت رکوع سے سر اٹھائے تو اس		اس حکم کا منسوخ ہونا
۳۱۷	وقت کیا کہنا چاہیے؟		دوران رکوع دونوں ہتھیلیاں کس جگہ رکھے؟
	”ربنا لک الحمد“ پڑھنا		دوران رکوع دونوں ہاتھ کی انگلیاں کس جگہ
	رکوع اور سجود کے درمیان کتنی دیر کھڑا ہوا	۳۰۹	رہیں؟
۳۱۸	جائے؟		دوران رکوع بغلوں کو کشادہ رکھنے سے متعلق
۳۱۹	جس وقت رکوع سے کھڑا ہو تو کیا کہنا چاہیے؟		بحالت رکوع اعتدال اختیار کرنے سے متعلق
۳۲۰	رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھنا	۳۱۰	بحالت رکوع تلاوت قرآن کا ممنوع ہونا
	نماز فجر میں دعائے قنوت پڑھنا	۳۱۱	دوران رکوع پروردگار کی عظمت کرنا
۳۲۱	نماز ظہر میں قنوت پڑھنے سے متعلق		بوقت رکوع کیا پڑھے؟
۳۲۲	نماز مغرب میں قنوت پڑھنے سے متعلق		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۴۳۱	سجدے میں دونوں ہاتھوں کو کھلا رکھنا	۴۲۲	قنوت میں کفار اور مشرکین پر لعنت بھیجنا
	سجدہ میں میانہ روی رکھنے سے متعلق		دُعائے قنوت کے دوران منافقین پر لعنت بھیجنا
	بحالت سجدہ پشت برابر رکھنے کے بارے میں	۴۲۳	دُعائے قنوت نہ پڑھنے کے بارے میں
	کوڑے کی طرح سے (نماز میں) چوٹ مارتا		کنکریوں کو سجدہ کرنے کی غرض سے ٹھنڈا کرنا
	ممنوع ہے		بوقت سجدہ تکبیر کہنا کیسا ہے؟
۴۳۲	بال جوڑنے کے ممنوع ہونے سے متعلق		سجدہ کے دوران کس طریقہ سے کرنا چاہیے؟
	جس شخص کا جوڑا نہ بندھا ہو اگر وہ نماز ادا	۴۲۴	سجدہ کرنے کے وقت ہاتھ اٹھانا
	کرے؟	۴۲۵	بوقت سجدہ ہاتھ نہ اٹھانے سے متعلق
	کپڑوں کو جوڑنے کی ممانعت سے متعلق		سجدہ کرنے کے وقت پہلے زمین پر کونسا عضو
	کپڑے پر سجدہ کرنے سے متعلق		رکھے؟
	سجدہ کے مکمل طریقہ سے ادا کرنے سے متعلق	۴۲۶	دونوں ہاتھ پیشانی کے ساتھ زمین پر رکھنا
	سجدہ کی حالت میں قرآن کریم پڑھنے کے		سجدہ کتنے اعضاء پر کرنا چاہیے؟
	ممنوع ہونے سے متعلق		مذکورہ سات اعضاء کی تشریح
۴۳۳	سجدہ کے دوران کوشش سے دُعا کرنا	۴۲۷	پیشانی زمین پر رکھنا
۴۳۴	بحالت سجدہ دُعا کرنے سے متعلق		بحالت سجدہ زمین پر ناک رکھنا
۴۳۵	دوران سجدہ دوسری قسم کی دُعا پڑھنا		دونوں ہاتھوں پر سجدہ کرنے سے متعلق
۴۳۶	دوران سجدہ دوسری قسم کی دُعا		بحالت سجدہ دونوں گھٹنے زمین پر لگانے سے
	ایک دوسری قسم کی دُعا	۴۲۸	متعلق
۴۳۷	دوران سجدہ ایک دوسری دُعا پڑھنا		سجدہ کی حالت میں دونوں پاؤں کھڑے رکھنے
	دُعا کا ایک اور طریقہ		سے متعلق
	دوران سجدہ ایک دوسری دُعا		بحالت سجدہ دونوں پاؤں کی انگلیاں کھڑی رکھنا
	دوران سجدہ ایک دوسری دُعا		جس وقت سجدہ میں جائے تو دونوں ہاتھ کس
۴۳۸	ایک اور دُعا	۴۲۹	جگہ رکھے؟
	دوران سجدہ ایک اور قسم کی دُعا		دوران سجدہ دونوں بازو زمین پر نہ رکھنے سے
	دوران سجدہ ایک دوسری قسم کی دُعا	۴۳۰	متعلق
۴۳۹	دوران سجدہ کتنی مرتبہ تسبیح کہنا چاہیے؟		ترکیب اور کیفیت سجدہ

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۴۴۹	قعدہ اولیٰ میں بیٹھنے کا طریقہ	۴۴۰	اگر دورانِ سجدہ کچھ نہ پڑھے تو سجدہ جب بھی ادا ہو جائے گا
	تشہد میں بیٹھنے کے وقت پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی جانب رکھنا چاہیے		بندہ اللہ عزوجل سے کب نزدیک ہوتا ہے؟
	بیٹھ جانے کے وقت ہاتھ کس جگہ رکھنا چاہیے؟		خداوند قدوس کے واسطے جو شخص ایک سجدہ کرے تو اس کو کس قدر اجر ملے گا؟
۴۵۰	بحالت نماز جس وقت بیٹھ جائے تو کس جانب نگاہ رکھنا چاہیے؟		دورانِ سجدہ زمین پر لگنے والے اعضاء کی فضیلت کا بیان
	انگلی سے اشارہ کرنے سے متعلق حدیث	۴۴۲	کیا ایک سجدہ دوسرے سے طویل کرنا جائز ہے؟
	پہلا تشہد کونسا ہے؟		جس وقت سجدہ سے سر اٹھائے تو تکبیر پڑھنا چاہیے
۴۵۲	دوسری قسم کا تشہد	۴۴۳	پہلے سجدے سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنا
۴۵۵	ایک دوسری قسم کے تشہد سے متعلق		دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ کے نہ اٹھانے سے متعلق
	ایک دوسری نوعیت کے تشہد کا بیان	۴۴۴	دونوں سجدوں کے درمیان دُعا کرنا
	ایک اور نوعیت کے تشہد سے متعلق		چہرہ کے سامنے دونوں ہاتھ اٹھانے سے متعلق
۴۵۶	پہلے قعدہ کو ہلکا کرنے کا بیان		دونوں سجدوں کے درمیان کس قدر دیر تک بیٹھنا چاہیے؟
	اگر قعدہ اولیٰ یاد نہ رہے تو کیا کرنا ہوگا؟	۴۴۵	دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا طریقہ
۴۵۷	۱۳ کتاب السہو		سجدہ کے واسطے تکبیر پڑھنا
	جس وقت درمیان کے قعدہ سے فراغت ہو جائے اور پچھلی دو رکعت کے واسطے اٹھنا چاہے تو تکبیر پڑھے	۴۴۶	جس وقت دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر اٹھنے لگے تو پہلے سیدھا کھڑا ہو کر بیٹھ جائے پھر اٹھ جائے
	جس وقت پچھلی دو رکعت کے واسطے اٹھے تو دونوں ہاتھ اٹھائے		کھڑے ہوتے وقت ہاتھ زمین پر نہ لگانا
۴۵۸	قعدہ اولیٰ کے بعد دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھانا	۴۴۷	ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے اٹھانا
	دونوں ہاتھوں کا اوپر اٹھانا اور بحالت نماز خداوند قدوس کی تعریف کرنا	۴۴۸	سجدے سے اٹھتے وقت تکبیر کہنا
۴۵۹	بحالت نماز ہاتھ اٹھا کر سلام کرنے سے متعلق		
	نماز کی حالت میں سلام کا جواب اشارہ سے		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۷۶	شک ہو جانے کی صورت میں سوچ میں پڑ جانے سے متعلق	۳۶۰	دینا کیسا ہے؟
۳۸۰	جو کوئی شخص نماز کی پانچ رکعات پڑھے تو اس کو کیا کرنا چاہیے؟	۳۶۱	نماز کے دوران کنکریوں کو ہٹانا منع ہے
۳۸۲	جو کوئی شخص اپنی نماز میں کچھ بھول جائے تو وہ شخص کیا کرے اس کے متعلق		ایک مرتبہ کنکریوں کو ہٹانے کی اجازت سے متعلق
۳۸۳	سجدہ سہو کے دوران تکبیر کہنا آخر جلسہ میں کس طریقہ سے بیٹھنا چاہیے؟	۳۶۲	بحالت نماز آسمان کی جانب دیکھنے کی ممانعت سے متعلق
	دونوں بازو کس جگہ رکھے؟		نماز کی حالت میں ادھر ادھر دیکھنا ممنوع ہے
	دونوں کبیاں بیٹھنے کے وقت کس طریقہ سے رکھنی چاہیں؟	۳۶۳	نماز میں ادھر ادھر دیکھنے کی اجازت
۳۸۴	دونوں ہتھیلیاں بیٹھنے کے وقت میں کس جگہ رکھنا چاہیے؟		بحالت نماز سانپ اور بچھو قتل کر ڈالنا درست ہے
	شہادت کی انگلی کے علاوہ دائیں ہاتھ کی تمام انگلیوں کو بند کرنے سے متعلق	۳۶۴	نماز میں چند قدم قبلہ کی طرف چلنا
	انگلیوں کو بند کرنا اور درمیان کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ باندھنے سے متعلق	۳۶۵	نماز کی حالت میں دستک دینے سے متعلق
۳۸۵	بائیں ہاتھ کو گھٹنے پر رکھنے سے متعلق		بحالت نماز "سبحان اللہ" کہنا
	تشہد کے درمیان انگلی سے اشارہ کرنے سے متعلق	۳۶۶	نماز کی حالت میں کھنکارنا
	دو انگلی سے اشارہ کرنے کی ممانعت اور کوئی انگلی سے اشارہ کرے؟		نماز کے دوران رونے سے متعلق
۳۸۶	شہادت کی انگلی کو اشارہ کے دوران جھکانے سے متعلق	۳۶۷	بحالت نماز شیطان پر لعنت کرنے سے متعلق
	بوقت اشارہ نگاہ کس جگہ رکھی جائے؟		دوران نماز گفتگو کرنے سے متعلق
	نماز کے دوران دُعا مانگتے وقت آسمان کی	۳۷۱	جو شخص دو رکعات ادا کر کے بھول کر کھڑا ہو جائے اور درمیان میں وہ قعدہ نہ کرے
			جس شخص نے دو رکعات ادا کر کے بھول کر سلام پھیر دیا اور گفتگو بھی کر لی تو اب وہ شخص کیا کرے؟
			حضرت ابو ہریرہؓ سے روایات کا اختلاف کہ آپ ﷺ نے سہو کے سجدے فرمائے یا نہیں؟
		۳۷۲	جس وقت نماز کے دوران کسی قسم کا شک ہو جائے (تو کتنی رکعت پڑھے)؟
		۳۷۶	

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۴۹۹	نماز کے دوران پناہ مانگنے سے متعلق	۴۸۷	جانب نظر نہ اٹھائے
۵۰۰	ایک دوسری قسم کی پناہ سے متعلق		تشہد پڑھنے کے وجوب سے متعلق
۵۰۱	ایک دوسری نوعیت کی دعا سے متعلق		تشہد ایسے طریقہ سے سکھانا کہ جس طریقہ سے قرآنی سورت سکھاتے ہیں کیا ہے؟
۵۰۳	نماز کو گھٹانے کے بارے میں سلام سے متعلق		تشہد سے متعلق احادیث
	سلام پھیرتے وقت ہاتھ کہاں رکھے جائیں؟	۴۸۸	ایک دوسری قسم کے تشہد سے متعلق
۵۰۴	سلام میں دائیں جانب کیا کہنا چاہیے؟		حضرت رسول کریم ﷺ پر سلام سے متعلق
	بائیں جانب سلام میں کیا کہنا چاہیے؟		حضرت رسول کریم ﷺ پر سلام کرنے کے فضائل
۵۰۵	سلام کے وقت ہاتھوں سے اشارہ کرنا	۴۹۰	نماز کے دوران عظمت خداوندی بیان کرنا
	جس وقت امام سلام کرے تو اس وقت مقتدی کو بھی کرنا چاہیے		درود شریف بھیجنے کی تاکید سے متعلق
۵۰۶	نماز سے فراغت کے بعد سجدہ کرنے سے متعلق		رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کا طریقہ
	سلام پھیرنے اور گفتگو کرنے کے بعد سجدہ سہو	۴۹۲	ایک دوسری قسم کا درود
۵۰۷	سجدہ سہو کے بعد سلام		ایک دوسری قسم کے درود شریف سے متعلق
	سلام پھیرنے کے بعد امام کس قدر دیر بیٹھے		ایک دوسری قسم کا درود شریف
۵۰۸	سلام پھیرتے ہی اٹھ جانا	۴۹۳	ایک دوسری قسم کا درود شریف
	امام کے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنے کے بارے میں	۴۹۴	فضیلت درود سے متعلق
	نماز سے فراغت کے بعد معوذتین (سورہ فلق و سورہ ناس) کی تلاوت	۴۹۵	درود شریف پڑھنے کے بعد نماز میں جو دل چاہے دعا مانگ سکتا ہے
۵۰۹	سلام کے بعد استغفار پڑھنا		نماز میں تشہد کے پڑھنے کے بعد کیا پڑھنا چاہیے؟
	استغفار کے بعد ذکر الہی میں مشغول ہونا	۴۹۶	دُعائے ماثورہ سے متعلق
	سلام کے بعد کیا دعا پڑھنی چاہیے؟	۴۹۷	ایک دوسری قسم کی دعا سے متعلق
۵۱۰	سلام کے بعد تسبیح پڑھنا اور ذکر کرنا	۴۹۸	ایک دوسری قسم کی دعا سے متعلق
	نماز کے بعد کی ایک اور دعا		ایک دوسری قسم کی دعا سے متعلق
۵۱۱	یہ دعا کتنی مرتبہ پڑھی جائے؟		ایک دوسری قسم کی دعا کے بارے میں

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۲۲	۱۳ کتاب الجمعہ جمعہ کے متعلق احادیث کی کتاب نماز جمعہ کے وجوب سے متعلق یہودی لوگ ایک روز ہم لوگوں کے بعد ہیں اور نصاری ہم سے دو دن کے بعد نماز جمعہ چھوڑنے کی وعید بغیر عذر جمعہ چھوڑنے کا کفارہ فضیلت جمعہ سے متعلق احادیث جمعے کے دن رسول اللہ ﷺ پر بکثرت درود بھیجنا جمعے کے دن مسواک کرنے کا حکم جمعہ کے دن غسل کرنے سے متعلق غسل جمعہ واجب ہے جمعے کے روز اگر نہ غسل کرے تو کیا کرنا چاہیے؟ غسل جمعہ کی فضیلت جمعے کے لیے کیسا لباس ہونا چاہیے؟ نماز جمعہ کے لیے جانے کی فضیلت کے متعلق جمعہ کے دن مسجد جلدی جانے کے فضائل جمعہ کے دن کس وقت نماز کے لیے جانا افضل ہے؟ اذان جمعہ سے متعلق احادیث امام جب خطبہ کے واسطے نکل چکا ہو تو اس وقت مسجد میں آجائے تو سنت پڑھے یا نہیں؟ امام خطبہ کے لیے کس چیز پر کھڑا ہو؟ امام کے قریب بیٹھنے کی فضیلت جس وقت امام منبر پر خطبہ دے رہا ہو تو لوگوں	۵۱۱	سلام کے بعد کا ایک اور ذکر سلام کے بعد ایک دوسری قسم کی دُعا ایک دوسری قسم کی دُعا کے بارے میں نماز کے بعد پناہ مانگنے کے بارے میں سلام کے بعد تسبیح کتنی مرتبہ پڑھنا چاہیے ایک دوسری قسم کی تسبیح سے متعلق ایک دوسری قسم کی تسبیح سے متعلق احادیث ایک دوسری قسم کی تسبیح کے بارے میں ایک دوسری قسم کی دُعا کے بارے میں تسبیح کے شمار کرنے کے بارے میں احادیث سلام کے بعد چہرہ خشک نہ کرنے کے بارے میں نماز کے بعد کے بعد جس جگہ نماز پڑھی ہے اس جگہ پر امام کا بیٹھنا رہنا نماز سے فارغ ہو کر کس طرف گھوما جائے؟ خواتین نماز سے کس وقت فراغت حاصل کریں؟ اُٹھنے میں امام سے جلدی کرنا ممنوع ہے جو شخص امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو اور اس کی فراغت تک ساتھ رہے تو کیا ثواب ہے؟ لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر امام کو نماز پڑھانے کے لیے جانا درست ہے جس وقت کسی شخص سے دریافت کیا جائے کہ تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ تو وہ شخص کہہ سکتا ہے کہ میں نے نماز نہیں پڑھی
۵۲۳		۵۱۲	
۵۲۴		۵۱۳	
۵۲۵		۵۱۴	
۵۲۶		۵۱۵	
۵۲۷		۵۱۶	
۵۲۸		۵۱۷	
۵۲۹		۵۱۸	
۵۳۰		۵۱۹	
۵۳۱		۵۲۰	

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۳۱	نعمان بن بشیر <small>رضی اللہ عنہ</small> سے جمعہ میں قرأت سے متعلق احادیث	۵۳۳	کی گردنیں پھلانگنا ممنوع ہے
	جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی اُس کا جمعہ ادا ہو گیا		اگر امام خطبہ دے رہا ہو اور اُس وقت کوئی شخص آ جائے تو نماز پڑھے یا نہیں؟
۵۳۲	بعد جمعہ مسجد میں کتنی سنتیں ادا کرے؟	۵۳۳	جس وقت خطبہ ہو رہا ہو تو خاموش رہنا چاہیے
	امام کا بعد جمعہ نماز ادا کرنا		خاموش رہنے کے فضائل سے متعلق
	بروز جمعہ قبولیت کی گھڑی کا بیان		خطبہ کس طریقہ سے پڑھے؟
۵۳۵	۱۵ کتاب تقصیر الصلاة	۵۳۵	خطبہ جمعہ میں غسل کی ترغیب سے متعلق احادیث
	نماز قصر سے متعلقہ احادیث		جمعہ کے روز امام کو خیرات کرنے کی ترغیب دینا چاہیے
۵۳۷	مکہ معظمہ میں نماز پڑھنا	۵۳۶	امام کا منبر پر بیٹھ کر اپنی رعایا سے خطاب کرنا
	منیٰ میں نماز قصر ادا کرنا	۵۳۷	خطبہ میں قرآن پڑھنا
۵۳۹	کتنے دن ٹھہرنے تک قصر کرنا جائز ہے؟		دوران خطبہ اشارہ کرنا
۵۵۰	دوران سفر نوافل ادا کرنا		خطبہ ختم کرنے سے پہلے منبر سے اترنا اور پھر واپس جانا
۵۵۱	۱۶ کتاب الکسوف	۵۳۸	خطبہ مختصر دینا مستحب ہے
	گرہن کے متعلق احادیث		بروز جمعہ کتنے خطبے دیئے جائیں؟
	چاند گرہن اور سورج گرہن کا بیان		دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا
	بوقت سورج گرہن تسبیح و تکبیر پڑھنا اور دُعا کرنا		خطبوں کے درمیان خاموش بیٹھنا
۵۵۲	سورج گرہن کے وقت نماز ادا کرنا	۵۳۹	دوسرے خطبہ میں قرأت کرنا اور اللہ عز و جل کا ذکر کرنا
	چاند گرہن کے وقت نماز پڑھنے کا حکم		منبر سے نیچے اتر کر کھڑا ہونا یا کسی سے گفتگو کرنا
	ابتداءً گرہن سے گرہن ختم ہو جانے تک نماز میں مصروف رہنا	۵۴۰	نماز جمعہ کی رکعات
۵۵۳	صلوۃ کسوف (گرہن کی نماز) کے لیے اذان دینا		نماز جمعہ میں سورۃ جمعہ اور سورۃ منافقون پڑھنا
	گرہن کی نماز میں صفیں بنانا		نماز جمعہ میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ غاشیہ کی تلاوت کرنا
	نماز گرہن کا طریقہ		
	سیدنا ابن عباس <small>رضی اللہ عنہ</small> سے نماز گرہن سے متعلق		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۷۵	بوقت استسقاء امام کا چادر کو اُلٹ دینا	۵۵۳	ایک اور روایت
	کس وقت امام اپنی چادر کو اُلٹے		سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت کیا گیا ایک اور طریقہ
۵۷۶	امام کا بوقت استسقاء بغرض دُعا ہاتھوں کا اٹھانا	۵۵۷	ایک اور قسم
	ہاتھ کہاں تک بلند کیے جائیں؟	۵۵۹	ایک اور (طریقہ) نماز گریہ
۵۷۷	دُعا کے متعلق		ایک اور (طریقہ) نماز
۵۷۸	دُعا مانگنے کے بعد نماز ادا کرنا		ایک اور (طریقہ) نماز
۵۷۹	نماز استسقاء کی رکعتیں		ایک اور (طریقہ) نماز
	نماز استسقاء ادا کرنے کا طریقہ	۵۶۶	نماز گریہ میں کتنی قرأت کرے؟
	نماز استسقاء میں آواز بلند قرأت کرنا	۵۶۷	نماز گریہ میں آواز بلند قرأت کرنا
	بارش کے وقت کیا دُعا کی جائے؟		(صلوٰۃ کسوف) میں بغیر آواز کے قرأت
	ستاروں کی وجہ سے مینہ برسنے کے عقیدہ کا رد		نماز گریہ میں بحالت سجدہ کیا پڑھا جائے؟
	اگر نقصان کا خطرہ ہو تو امام بارش کے تھمنے کے لیے دُعا کرے	۵۶۸	نماز گریہ میں تشہد پڑھنا اور سلام پھیرنا
۵۸۱	بارش کی دُعا کرنے کے لیے ہاتھوں کو بلند کرنا	۵۷۰	صلوٰۃ کسوف کے بعد منبر پر بیٹھنا
۵۸۴	۱۸ کتاب صلوٰۃ الخوف		نماز گریہ کے بعد کیسے خطبہ دیا جائے؟
	خوف کی نماز کا بیان	۵۷۱	گریہ کے موقع پر حکم دُعا
۵۹۳	۱۹ کتاب صلوٰۃ العیدین		سورج گریہ کے موقع پر استغفار کرنے کا حکم
	عیدین سے متعلقہ احادیث	۵۷۳	۲۰ کتاب الاستسقاء
	عیدین (کی نماز) کے لیے دوسرے دن نکلنا		بارش طلبی کی نماز سے متعلقہ احادیث
	بالغ اور باپردہ خواتین کا نماز عید کے لیے جانا		امام نماز استسقاء کی امامت کب کرے؟
۵۹۵	حائضہ خواتین کا نماز کی جگہ سے علیحدہ رہنا		امام کا بارش کی نماز کے لیے باہر نکلنا
	عید کے دن آرائش کرنا		امام کے لیے (نماز استسقاء میں) کس طریقہ سے نکلنا بہتر ہے؟
	نماز عید سے پہلے نماز (نفل) ادا کرنا	۵۷۴	استسقاء میں امام کا منبر پر تشریف رکھنا
	عیدین کے لیے اذان نہ دینے کا بیان		بوقت استسقاء امام دُعا مانگے اور پشت کو لوگوں کی طرف پھیر لے
۵۹۶	عید کے روز خطبہ دینا	۵۷۵	
	نماز عیدین خطبہ سے پہلے ادا کرنا		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۶۰۳	امام کا قربانی کرنا اور یہ کہ کتنی تعداد میں قربانی کرے؟	۵۹۷	برچھی کا ذکر (بطور سترہ) اس کے پیچھے نماز ادا کرنا
	اگر جمعہ کے روز عید ہو تو کیا کرنا چاہیے؟		رکعات عیدین
	اگر عید اور جمعہ ایک ہی روز ہوں تو جس شخص نے نماز عید پڑھی ہو اُسے جمعہ پڑھنے یا نہ پڑھنے کا اختیار ہے		عیدین میں سورہ "ق" اور سورہ "قمر" تلاوت کرنا
۶۰۵	عید کے دن امام کے سامنے کھیلنا		عیدین میں سورہ اعلیٰ اور سورہ غاشیہ تلاوت کرنا
	عید کے دن مسجد میں کھیلنا اور خواتین کا کھیل دیکھنا	۵۹۸	عیدین میں نماز کے بعد خطبہ دینا
	عید کے روز گانے اور دف بجانے کی اجازت کا بیان		عیدین (کے روز) خطبہ کے لیے بیٹھنے یا کھڑے ہونے دونوں کا اختیار ہے
۶۰۶	۲۰ کتاب قیام اللیل	۵۹۹	خطبہ کے لیے بہترین لباس زیب تن کرنا
	رات اور دن کے نوافل کے متعلق احادیث گھروں میں نوافل ادا کرنے کی ترغیب اور اس کی فضیلت کا بیان		آؤٹ پر بیٹھ کر خطبہ دینا
۶۰۷	تہجد کا بیان		کھڑے ہو کر خطبہ دینا
۶۰۸	رمضان المبارک کی راتوں میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ عبادت کرنے کے ثواب کا بیان	۶۰۰	خطبہ پڑھتے وقت امام کا کسی شخص سے ٹیک لگانا
۶۱۰	ماہ رمضان میں نفلی عبادت کرنا		خطبہ دیتے وقت امام کا منہ لوگوں کی طرف ہو
۶۱۲	رات کو نماز پڑھنے کی ترغیب کا بیان		دوران خطبہ دوسرے کو کہنا خاموش رہو
	سفر میں نماز تہجد پڑھنے کی فضیلت کا بیان	۶۰۱	خطبہ کیسے پڑھا جائے؟
۶۱۳	رات میں نوافل پڑھنے کا وقت	۶۰۲	امام کا دوران خطبہ صدقہ دینے کی تلقین کرنا
	شب میں بیدار ہونے پر سب سے پہلے کیا پڑھا جائے؟		متوسط خطبہ دینا
			دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا اور سکوت اختیار کرنا
			دوسرے خطبہ میں قرآن کی تلاوت کرنا اور اللہ عزوجل کا ذکر کرنا
		۶۰۳	خطبہ ختم ہونے سے پہلے امام کا منبر سے نیچے آنا
			خطبہ کے بعد خواتین کو نصیحت کرنا اور انہیں صدقے کی ترغیب دینا
			نماز عید سے قبل یا بعد نماز کا پڑھنا!

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۶۳۱	سونے سے قبل وتر پڑھنے کی ترغیب کا بیان	۶۱۷	رات کو سو کر اٹھ کے مسواک کرنا
۶۳۲	ایک رات میں دو دفعہ وتر پڑھنے کی ممانعت کا بیان	۶۱۸	رات کی نماز کی کس دعا سے ابتداء کی جائے؟
۶۳۳	وتر کے وقت کا بیان	۶۱۹	رسول اللہ ﷺ کی (تہجد) نماز کا بیان
۶۳۴	صبح سے پہلے وتر پڑھنے کا بیان	۶۲۰	حضرت داؤد علیہ السلام کی رات کی نماز کا بیان
۶۳۵	فجر کی اذان کے بعد وتر پڑھنا	۶۲۱	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا طریقہ نماز کا بیان
۶۳۶	سواری پر وتر پڑھنے کا بیان	۶۲۲	شب میں عبادت کرنے کا بیان
۶۳۷	رکعات وتر کا بیان	۶۲۳	سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے (رسول اللہ ﷺ کی رات میں عبادت سے متعلق مختلف روایات کا بیان
۶۳۸	ایک رکعت وتر پڑھنے کے طریقے کا بیان	۶۲۴	نماز کے لیے کھڑا ہونے پر کیا کرے اور اس سلسلے میں راویان حدیث کا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرنے میں اختلاف کا بیان
۶۳۹	تین رکعات وتر پڑھنے کے طریقہ کا بیان	۶۲۵	نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا
۶۴۰	حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی وتر کے متعلق حدیث میں اختلاف راویان	۶۲۶	نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی بیٹھ کر (نماز) پڑھنے والے پر فضیلت کا بیان
۶۴۱	سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں راویان حدیث کا اختلاف	۶۲۷	نماز بیٹھ کر پڑھنے والے کی لیٹ کر پڑھنے والے پر فضیلت کا بیان
۶۴۲	حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حضرت حبیب بن ابی ثابت سے مروی روایت کے متعلق اختلاف	۶۲۸	بیٹھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ
۶۴۳	حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے متعلق زہری پر اختلاف کا بیان	۶۲۹	رات کو قرأت کرنے کے طریقہ کا بیان
۶۴۴	پانچ رکعات وتر پڑھنے کا طریقہ اور حکم کے متعلق وتر کی حدیث میں راویوں کے اختلاف کا بیان	۶۳۰	آہستہ (آواز سے) پڑھنے والے کی فضیلت کا بیان
۶۴۵	وتر کی سات رکعات پڑھنے کے طریقہ کا بیان	۶۳۱	نماز تہجد میں قیام رکوع سجود بعد از سجدہ بیٹھنا اور رکوع کے بعد کھڑا ہونا سب برابر برابر کرنے کا بیان
۶۴۶	نور رکعات وتر پڑھنے کے طریقہ کا بیان	۶۳۲	رات کو نماز کس طریقہ پر ادا کی جائے؟
۶۴۷	وتر کی گیارہ رکعات پڑھنے کے طریقہ کا بیان	۶۳۳	وتر پڑھنے کے حکم کا بیان
۶۴۸	تیرہ رکعات وتر پڑھنے کا بیان		
۶۴۹	وتر میں قرأت کرنے کا بیان		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۶۵۹	اگر کوئی شخص نیند یا مرض کی وجہ سے رات میں نماز میں مشغول نہ رہ سکا تو وہ شخص دن میں کس قدر رکعت ادا کرے؟	۶۴۳	وتر میں ایک اور طریقہ سے قرأت کرنے کا بیان
	جو کوئی اپنا وظیفہ وغیرہ رات میں نہ پڑھ سکے تو وہ دن میں کب وہ وظیفہ پڑھے؟	۶۴۵	مندرجہ بالا احادیث میں شعبہ کے متعلق اختلافِ راویان
۶۶۰	نمازِ فرض کے علاوہ رات دن میں بارہ رکعات پڑھنے کے اجر سے متعلق احادیث	۶۴۷	حدیث ذیل میں مالک بن مغول کے متعلق اختلاف کا بیان
۶۶۱	۲۱ کتاب الجنائز جنائز کے متعلق احادیث	۶۴۸	حدیث ذیل میں قتادہ سے شعبہ پر راویوں کے اختلاف کا بیان
	تمنائے موت سے متعلق احادیث	۶۴۹	وتر میں دعا کا بیان
۶۶۷	موت کی دُعا مانگنے سے متعلق	۶۵۰	وتر میں بوقت دُعاے قنوت ہاتھ نہ اٹھانا
	موت کو بہت زیادہ یاد کرنے سے متعلق		وتر کے بعد سجدہ کی طوالت کا بیان
۶۶۸	میت کو موت کے وقت سکھانا		وتر سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح پڑھنا
	مؤمن کی موت کی علامت	۶۵۲	وتر (کے بعد) اور فجر کی سنتوں سے پہلے نوافل پڑھنا جائز ہے
۶۶۹	موت کی سختی سے متعلق		فجر کی سنتوں کی حفاظت کا بیان
	سوموار کے روز موت آنے سے متعلق احادیث		فجر کی سنتیں ادا کرنے کے بعد دائیں کروٹ پر لیٹنا
	وطن کے علاوہ دوسری جگہ موت آنے سے متعلق		جو شخص رات کو عبادت میں مصروف رہتا ہو پھر چھوڑ دے
۶۷۰	روح نکلتے وقت مؤمن کا اکرام	۶۵۳	فجر کی رکعات کا وقت
۶۷۱	جو شخص خداوند قدوس کی ملاقات چاہے		اگر کوئی شخص (بلا ناغہ) تہجد پڑھتا ہو لیکن نیند کے غالب ہو جانے کی وجہ سے (کسی رات) نہ پڑھ سکے
۶۷۳	میت کو بوسہ دینے سے متعلق	۶۵۷	رضی (نامی شخص) کے متعلق
	میت کو ڈھانکنے سے متعلق	۶۵۸	کوئی شخص اپنے بستر پر رات میں بیدار ہونے کی نیت سے آیا لیکن نیند آگئی اور بیدار نہ ہو سکا
۶۷۴	مرنے والے پر رونے سے متعلق		
۶۷۵	کس قسم کا رونا ممنوع ہے؟		
۶۷۷	مردہ پر نوحہ کرنا؟		
۶۷۹	میت پر رونے کی اجازت		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۶۹۰	اندر ایک کپڑا ڈالنا کیسا ہے؟	۶۸۰	زمانہ جاہلیت کی طرح زور سے رونا اور پکارنا
۶۹۱	عمدہ کفن دینے کی تاکید		چنچ کر رونے کی ممانعت
	کفن کو کسی قسم کا بہتر ہے؟		رخسار پر مارنے کی ممانعت سے متعلق
	نبی کریم ﷺ کو کفن کتنے کپڑے میں دیا گیا؟		مصیبت میں سر منڈانا ممنوع ہے
۶۹۲	کفن میں قمیص ہونے سے متعلق		گریبان چاک کرنا ممنوع ہے
	جس وقت احرام باندھا ہوا شخص فوت ہو جائے		مصیبت کے وقت صبر اور اللہ تعالیٰ سے ہی
۶۹۳	تو اس کو کس طریقہ سے کفن دینا چاہیے؟	۶۸۲	مانگنے کا حکم
	مشک سے متعلق احادیث		مصیبت پر جو شخص صبر کرے اور خداوند قدوس
	مشک سے متعلق احادیث	۶۸۳	سے اجر مانگے اُس کا ثواب
۶۹۴	جنازہ کی اطلاع دینے سے متعلق	۶۸۴	جس کے تین بچے فوت ہو جائیں اُس کا ثواب
۶۹۵	جنازہ جلدی لے جانے سے متعلق		جس کسی کی تین اولاد کی اُس کی زندگی میں
۶۹۷	جنازہ کے لیے کھڑے ہونے کا حکم		وفات ہو جائے اُس کا ثواب
۶۹۸	مشرکین کے جنازہ کے واسطے کھڑے رہنا		جس شخص کی اُس کی زندگی میں تین اولاد کی
	جنازہ کے واسطے کھڑے نہ ہونے سے متعلق	۶۸۵	وفات ہو جائے؟
	مومن کے موت سے آرام حاصل کرنے سے		موت کی اطلاع پہنچانے سے متعلق
	متعلق		مردہ کو پانی اور بیری کے پتے سے غسل سے
۷۰۱	مردے کی تعریف کرنا	۶۸۶	متعلق
	مرنے والے کا تذکرہ بہتر طریقہ سے کرنا	۶۸۷	گرم پانی سے غسل سے متعلق
	چاہیے		میت کا سردھونا
۷۰۲	مردوں کو بُرا کہنے کی ممانعت سے متعلق		مردے کو دائیں جانب سے غسل شروع کرنا اور
۷۰۳	جنازوں کے پیچھے چلنے کے حکم سے متعلق		مقامات وضو کو پہلے دھونا
	جنازہ کے ساتھ جانے کی فضیلت		مردے کو طاق مرتبہ غسل سے متعلق
	کسی چیز پر سوار شخص جنازے کے ساتھ کہاں		مردہ کو پانچ مرتبہ سے زیادہ غسل دینے سے
	چلے؟	۶۸۸	متعلق
۷۰۴	پیدل شخص جنازے کے ساتھ کس جگہ پر چلے؟		میت کو سات سے زیادہ مرتبہ غسل دینا
۷۰۵	مردہ پر نماز پڑھنے کا حکم	۶۸۹	میت کے غسل میں کافور کی آمیزش

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۷۱۸	دعا جنازہ کے بیان سے متعلق	۷۰۵	بچوں پر نماز پڑھنے سے متعلق
۷۲۰	جس کسی پر ایک سو آدمی نماز ادا کریں	۷۰۶	بچوں پر نماز (جنازہ) پڑھنا چاہیے؟
۷۲۱	جو کوئی نماز جنازہ ادا کرے تو اس کا کیا ثواب ہے؟	۷۰۷	مشرکین کی اولاد
۷۲۲	جنازہ رکھنے سے قبل بیٹھنا کیسا ہے؟	۷۰۸	حضرات شہداء کرام پر نماز کا حکم
۷۲۳	جنازہ کے واسطے کھڑے ہونے سے متعلق	۷۰۹	شہداء پر نماز جنازہ
۷۲۴	شہید کو خون میں لت پت دفن کرنا	۷۱۰	جس شخص کو سنگسار کیا گیا ہو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھنا
۷۲۵	شہید کو کس جگہ دفن کیا جائے؟	۷۱۱	حد زنا میں جو شخص پتھروں سے مارا جائے اس پر نماز جنازہ پڑھنا
۷۲۶	مشرک کی تدفین سے متعلق	۷۱۲	جو آدمی وصیت کرنے میں ظلم سے کام لے (یعنی جائز حق سے زیادہ کی وصیت کرے) اس کی نماز جنازہ
۷۲۷	بغلی اور صندوقی قبر سے متعلق	۷۱۳	جس کسی نے مال غنیمت میں چوری کی ہو اس پر نماز نہ پڑھنا
۷۲۸	قبر گہری کھودنا بہتر ہے	۷۱۴	مقروض شخص کی جنازہ کی نماز
۷۲۹	قبر کو کشادہ رکھنا مستحب ہے	۷۱۵	جو شخص خود کو ہلاک کرے اس کی نماز جنازہ سے متعلق احادیث
۷۳۰	قبر میں ایک کپڑا بچانے سے متعلق	۷۱۶	منافقین پر نماز نہ پڑھنے سے متعلق
۷۳۱	جن اوقات میں میت کی تدفین ممنوع ہے	۷۱۷	مسجد میں نماز جنازہ
۷۳۲	چند لوگوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرنا	۷۱۸	رات میں نماز جنازہ ادا کرنا
۷۳۳	قبر میں تدفین کے وقت کس کو آگے کیا جائے؟	۷۱۹	جنازہ پر صفیں باندھنے سے متعلق
۷۳۴	تدفین کے بعد مردہ کو قبر سے باہر نکالنے سے متعلق	۷۲۰	جنازہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا
۷۳۵	مردہ کو تدفین کے بعد قبر سے نکالنے سے متعلق	۷۲۱	لڑکے اور عورت کو جنازہ کو ایک ساتھ رکھ کر نماز
۷۳۶	قبر پر نماز پڑھنے سے متعلق احادیث	۷۲۲	جنازہ ادا کرنے کا بیان
۷۳۷	جنازہ سے فراغت کے بعد سوار ہونے سے متعلق	۷۲۳	خواتین اور مردوں کے جنازہ کو ایک جگہ رکھنا
۷۳۸	قبر کو بلند کرنے سے متعلق	۷۲۴	جنازہ پر کس قدر تکبیریں پڑھنا چاہیے؟
۷۳۹	قبر پر عمارت تعمیر کرنا		
۷۴۰	قبروں پر کانچ لگانے سے متعلق		
۷۴۱	اگر قبر اونچی ہو تو اس کو منہدم کر کے برابر کرنا		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۷۳۹	جو شخص پیٹ کی تکلیف میں فوت ہو جائے؟	۷۳۰	کیسا ہے؟
۷۴۰	شہید کے متعلق	۷۳۱	زیارت قبور سے متعلق احادیث
	قبر کے میت کو دبانے سے متعلق	۷۳۲	کافر اور مشرک کی قبر کی زیارت سے متعلق
۷۴۱	عذاب قبر سے پناہ سے متعلق		اہل شرک کے لیے دُعا مانگنے کی ممانعت سے متعلق
	قبر پر درخت کی شاخ لگانے سے متعلق	۷۳۳	مسلمانوں کے واسطے دُعا مانگنے کا حکم
۷۴۲	احادیث	۷۳۶	قبور پر چراغ جلانے کی وعید سے متعلق
	اہل ایمان کی روحوں سے متعلق احادیث		قبور پر بیٹھنے کی بُرائی سے متعلق
۷۴۵	مبارکہ میں وارد بیان	۷۳۷	قبور کو مسجد بنانے سے متعلق
	قیامت کے دن دوسری مرتبہ زندہ ہونے سے متعلق		سبت کے بنے ہوئے جوتے قبرستان پہن کر جانے کی کراہت
۷۵۰	سب سے پہلے کسے کپڑے پہنائے جائیں گے؟		سہتی کے علاوہ دوسری قسم کے جوتوں کی اجازت
۷۵۱	مرنے والے پر اظہار غم سے متعلق	۷۳۸	قبر کے سوال سے متعلق
	ایک دوسری قسم کی تعزیت سے متعلق فرمان نبوی ﷺ		کافر سے قبر میں سوال و جواب
۷۵۲			

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْعَالِمُ الرَّبَّانِيُّ الرَّحْلَةُ الْحَافِظُ الْحُجَّةُ الصَّمَدَانِيُّ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ
بْنِ عَلِيٍّ بْنِ بَحْرِ النَّسَائِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى

شیخ امام خدائے عالم امام و مقتدا حافظ حجتہ اللہ ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی (رحمۃ اللہ تعالیٰ
اُن پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے

①

کتاب الطہارۃ

پاکی کا بیان

طہارت سے کتاب شروع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ طہارت کو اسلامی تعلیمات میں "الطہور نصف الايمان" کی حیثیت حاصل ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ تَنْظِفُوا فَإِنَّ الْإِسْلَامَ تَنْظِيفٌ "نظافت اختیار کرو کیونکہ اسلام نظافت والا دین ہے" (ابن حبان) اور "نظافت ایمان کی داعی ہے اور ایمان اپنے ساتھی کو جنت میں لے کر جائے گا"۔ اہل عرب دیہات اور صحرا میں رہتے تھے جس کے زیر اثر اکثر لوگ صفائی اور زیبائش کے معاملہ میں بے اعتنائی برتتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کی اس طرح تربیت کی کہ وہ ترقی کر کے متمدن قوم بن گئے اور انہوں نے طہارت و پاکیزگی کی تعلیم کو زندگی کے تمام شعبوں میں اپنالیا۔ اس لئے اکثر محدثین رحمہم اللہ کی طرح امام نسائی رحمہم اللہ نے اپنی کتاب کا آغاز طہارت سے متعلق احادیث سے کیا ہے۔

باب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد: "اے لوگو! جب تم نماز پڑھنے

کیلئے کھڑے ہو تو اپنا چہرہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھوؤ"

کی تفسیر

۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگوں میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ وضو کے پانی (برتن) میں نہ ڈالے جب تک کہ اس کو تین مرتبہ نہ دھو لے اس لئے کہ اس کو معلوم نہیں کہ تمہارا ہاتھ کس کس جگہ پڑا۔

تَاوِيلُ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى

الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى

الْمَرَافِقِ

۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي وَضُوئِهِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنْ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔

بَابُ السَّوَالِ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

۲. أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَفَيْيَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ قَدًا بِالسَّوَالِ-

بَابُ كَيْفَ يَسْتَاكُ

۳. أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عِيلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَسْتَاكُ وَطَرَفَ السَّوَالِ عَلَى لِسَانِهِ وَهُوَ يَقُولُ غَاغَا-

نماز سے پہلے وضو کا حکم:

مندرجہ بالا احادیث میں پہلی حدیث کے سلسلہ میں یہ بات پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ نماز کے لئے کھڑے ہو تو پہلے وضو کرو چاہے پہلے سے وضو ہو یا نہ ہو حالانکہ حکم خداوندی یہ نہیں ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جب نماز پڑھنے لگو تو تمہارا وضو ہونا چاہئے اگر پہلے سے وضو ہے تو اس وضو سے دوسری نماز پڑھ سکتے ہو دوبارہ وضو کی ضرورت نہیں ہے۔

بَابُ ۴ بَابُ هَلْ يَسْتَاكُ الْإِمَامُ

بِحَضْرَةِ رَعِيَّتِهِ

۱۰. أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يُحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فِكَلَامُهُمَا يَسْنُ الْعَمَلُ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثْتَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا أَطْلَعَانِي عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمَا وَمَا سَعَرْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى سَوَاحِبِهِ نَحْتُ سَفْتِهِ فَنَصَّتْ فَقَالَ إِنَّا لَا أَوَّلَ نَسْعِينَ عَلَى

باب: رات کو بیدار ہونے کے بعد مسواک کرنا

۲: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات میں جب بیدار ہوتے تو اپنا منہ مسواک سے صاف کرتے۔

باب: طریقہ مسواک

۳: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ مسواک کر رہے تھے مسواک کا کونہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر تھا۔ اس وقت ”غَاغَا“ کی آواز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلق سے نکل رہی تھی۔

باب: کیا حاکم اپنی رعایا کی موجودگی میں

مسواک کر سکتا ہے؟

۴: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اُس وقت میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے دو حضرات بھی تھے۔ اُن میں سے ایک میرے دائیں جانب جبکہ دوسرا شخص بائیں جانب تھا۔ آپ مسواک کر رہے تھے۔ دونوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے لئے نوکری دیئے جانے کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے کہا اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر بھیجا ہے۔ مجھ سے ان میں سے کسی نے اپنے ارادہ کا اظہار نہیں کیا اور نہ ہی مجھ کو اس بات کا کوئی علم تھا کہ یہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نوکری مانگنا چاہتے ہیں۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نوکری کا خواہش مند ہو ہم اس کو نوکری نہیں دیتے۔ لیکن ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ

العَلِيَّ مِنْ اَرَادَهُ وَلَيْكِي اَذْهَبُ اَنْتَ فَكَعْنَهُ اِلَى اَيْمَنٍ ثُمَّ
اَرَادَهُ مُعَاذُ بْنُ حَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔
تم جاؤ ہم تم کو نوکری دیتے ہیں پھر آپ ﷺ نے ابو موسیٰ کو ملک یمن
کا حاکم بنا کر بھیجا اور ان کو معاذ بن جبلؓ کا مددگار مقرر فرمایا۔

حاکم کا رعایا کے سامنے مسواک کرنا:

مذکورہ بالا حدیث میں رسول کریم ﷺ کے قبیلہ اشعر کے حضرات اور دوسرے حضرات (رضی اللہ عنہم) کے سامنے مسواک کرنے کا تذکرہ ہے جس سے یہ بات واضح طور سے ثابت ہوتی ہے کہ امام اور حاکم اپنی رعیت کے سامنے مسواک کر سکتا ہے۔ حدیث میں دوسری تعلیم ہمیں یہ ملتی ہے کہ عبادوں کی طلب سخت ناپسندیدہ ہے۔ چنانچہ کتاب صبح الاغشیٰ میں بیان ہے:

حضرت ابو بکر صدیقؓ سے ماثور ہے کہ آپؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے امارت کے بارے میں دریافت کیا تو حضور ﷺ نے جواب دیا: اے ابو بکر! وہ اس کے لئے ہے جو اس سے بے رغبت ہو نہ کہ اس کے لئے جو اس پر نونا پڑتا ہو۔ وہ اس کے لئے ہے جو اس سے بچنے کی کوشش کرے نہ کہ اس کے لئے جو اس پر جھپٹے۔ وہ اس کے لئے ہے جس کے لئے کہا جائے کہ یہ تیرا حق ہے نہ کہ اس کے لئے جو خود کہے کہ یہ میرا حق ہے۔

حضرت ابو بکرؓ کا یہی قول ہے کہ جو شخص حکمران ہو اس کو سب سے زیادہ بھاری حساب دینا ہوگا اور جو حکمران نہ ہو اس کو ہلکا حساب دینا ہوگا اور اس کے لئے ہلکے عذاب کا خطرہ ہے۔ کیونکہ حکام کے لئے سب سے بڑھ کر اس بات کے مواقع ہیں کہ ان کے ہاتھوں مسلمانوں پر ظلم ہو اور جو مسلمانوں پر ظلم کرے وہ خدا سے غداری کرتا ہے۔ (کنز العمال ج ۶ ص ۳۴۶)

اس سے معلوم ہوا کہ یہ بہت بھاری ذمہ داری ہے جو انسان اللہ کی مدد کے بغیر ادا نہیں کر سکتا۔ یہ حدیث موجودہ دور کے مسلمانوں کے لئے خاص رہنمائی کا سامان رکھتی ہے۔ اگر انسان کا دل سمجھنے والا، آنکھ بصیرت والی ہو تو وہ اس ذمہ داری کو کبھی بھی طلب نہ کرے۔

باب: فضیلت مسواک

۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسواک (کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ) منہ کو پاک صاف کرنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی رہتا ہے۔

بَابُ: التَّرْغِيبِ فِي السَّوَاكِ

۵: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَتِيقٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ السَّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ۔

باب: کثرت مسواک کی ہدایت

۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے مسواک سے متعلق تم لوگوں کے سامنے کافی باتیں بیان کر دی ہیں (یعنی فضیلت بیان کر دی ہے)۔

بَابُ: الْإِكْتِثَارِ فِي السَّوَاكِ

۶: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَعِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبَّابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السَّوَاكِ۔

بَابُ ۷: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي السَّوَالِ بِالْعَشِيِّ لِلصَّائِمِ
 ۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ
 عَنِ الْأَعْوَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَالِ
 عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ۔

باب: روزہ دار کے لئے تیسرے پہر تک مسواک
 ۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں امت کے لئے دشواری نہ سمجھتا تو
 میں اُن کو ہر ایک نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم (لازم قرار)
 دیتا۔

مسواک کا ثواب:

واضح رہے کہ اب بھی مسنون یہ ہے کہ ہر ایک وضو کے لئے مسواک کرے اور مسواک کرنے سے معلوم ہوا کہ نماز ادا کرنے
 کے لئے بھی مسواک کرنا سنت ہے اور ہر ایک نماز میں ظہر اور عصر بھی شامل ہے۔ اس لئے روزہ دار کو تیسرے پہر تک بھی مسواک
 کرنا مسنون ہوا۔

امت کے لئے آسانی:

نبی اکرم ﷺ کی یہ شان سورۃ التوبہ، آیت ۱۲۸ میں بیان ہوئی ہے۔ ”بے شک تشریف لاتے ہیں تمہارے پاس ایک
 برگزیدہ رسول تم میں سے گراں گزرتا ہے ان پر تمہارے مشقت میں پڑنا بہت ہی خواہش مند ہیں تمہاری بھلائی کے مومنوں کے
 ساتھ بڑی مہربانی فرمانے والے بہت رحم فرمانے والے ہیں۔“ ان بہت سی مشقتوں میں سے ایک مشقت کا ذکر اس حدیث
 مبارکہ میں موجود ہے۔ بے شک آپ رحمۃ العالمین ہیں اور آپ کی ذات انسانوں پر رحمت ہی رحمت ہے۔

بَابُ ۸: السَّوَالِ فِي كُلِّ حِينٍ

۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى وَهُوَ
 ابْنُ يُونُسَ عَنْ قِسْعَرٍ عَنِ الْمَقْدَامِ وَهُوَ ابْنُ شُرَيْحٍ
 عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بَاتِيَ شَيْءٌ ؕ كَانَ يَبْدَأُ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ
 بِالسَّوَالِ۔

باب: ہر وقت مسواک کرنا
 ۸: حضرت شریح بن جہان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت
 عائشہ صدیقہ سے دریافت کیا کہ جب رسول کریم ﷺ مکان میں
 تشریف لے جاتے تو گھر میں سب سے پہلے کس کام سے شروع
 فرماتے؟ حضرت عائشہ نے فرمایا: آپ مسواک سے شروعات
 فرماتے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے مروی مسواک کی بابت تین اقوال:

سنت مسواک میں تین اقوال ہیں: (۱) مسواک سنت ہے۔ (۲) مسواک سنت نماز ہے۔ (۳) مسواک سنت دین ہے یہ قول
 اقویٰ ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے بھی منقول ہے۔

باب: ۹ بَابُ ذِكْرِ الْفِطْرَةِ الْاِخْتَتَانِ

۹: أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْاِخْتَتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأُظْفَارِ وَتَنْفُ الْاِِبِطِ-

باب: ۱۰ بَابُ تَقْلِيمِ الْأُظْفَارِ

۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرِ قَصُّ الشَّارِبِ وَتَنْفُ الْاِِبِطِ وَتَقْلِيمُ الْأُظْفَارِ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَالْاِخْتَانُ-

باب: ۱۱ بَابُ تَنْفِ الْاِِبِطِ

۱۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرِ الْاِخْتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَتَنْفُ الْاِِبِطِ وَتَقْلِيمُ الْأُظْفَارِ وَآخِذُ الشَّارِبِ-

موںچھوں کے بال کترنا:

مذکورہ بالا سنتیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف نسبت کرتے ہوئے سنت ابراہیمی کہلاتی ہیں اور ان سنتوں میں موںچھ کے بالوں کے بارے میں بھی مذکور ہے تو اس سلسلہ میں یہ بات پیش نظر رہنی چاہئے کہ موںچھ کے بال کترنا بہتر ہے اگرچہ ان کا منڈوانا بھی جائز ہے۔

باب: ۱۲ بَابُ حَلْقِ الْعَانَةِ

۱۲: أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْفِطْرَةُ قَصُّ الْأُظْفَارِ وَآخِذُ الشَّارِبِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ-

باب: فطری سنتوں کا بیان

۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ اشیاء فطری سنتیں ہیں: (۱) ختنہ کرنا، (۲) ناف کے نیچے کے بال کاٹنا، (۳) موںچھوں کے بال کاٹنا، (۴) ناخن کاٹنا، (۵) بغلوں کے بال کاٹنا، (ان سنتوں کو سنت ابراہیمی بھی کہا جاتا ہے)۔

باب: ناخن کاٹنے کا بیان

۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پانچ چیزیں فطری سنتیں ہیں: (۱) موںچھوں کا کترنا، (۲) بغل کے بال صاف کرنا، (۳) ناخن کاٹنا، (۴) ناف کے نیچے کے بال صاف کرنا، (۵) ختنہ کرنا۔

باب: بغل کے بال اکھاڑنے کا بیان

۱۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (۱) ختنہ کرنا، (۲) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا، (۳) بغل کے بال اکھاڑنا، (۴) ناخن تراشنا اور (۵) موںچھ کے بال کترنا فطری سنتیں ہیں۔

باب: زیر ناف بال کاٹنے کا بیان

۱۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ناخن کاٹنا، موںچھ کترنا اور ناف کے نیچے کے بال کاٹنا (اُن کا مونڈنا) فطری سنت ہے۔

داڑھی اور مونچھ کے متعلق مفصل حکم مذکورہ بالا حدیث میں مونچھوں کو کم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مونچھیں بالکل صاف کر دو اکثر حضرات کی یہی رائے ہے اور بعض علما، کرام نے یہ فرمایا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ لب سے جس قدر زیادہ مونچھوں کے بال ہو جائیں ان کو کتر دینا چاہئے۔

① ایک دوسری روایت میں تو خیر وَفَرُّوا کا لفظ استعمال ہوا ہے دونوں کا معنی ایک ہے یعنی داڑھی کو چھوڑ دینا اور باقی رہنے دینا۔ اس کی علت بھی بعض احادیث میں واضح کر دی گئی ہے یعنی شریکین کی مخالفت۔ شریکین سے مراد آتش پرست نبوی ہیں۔ یہ لوگ داڑھی کترواتے تھے البتہ کچھ لوگ منڈواتے بھی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی مخالفت کا حکم دے کر مسلمانوں کی تربیت اس طرح کرنا چاہی ہے کہ وہ اپنا تشخص قائم رکھ سکیں اور صوری، معنوی، ظاہری اور باطنی ہر لحاظ سے دوسروں کے مقابلہ میں ممتاز ہوں۔ علاوہ ازیں اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ داڑھی منڈانا ایک ایسا فعل ہے جو فطرت کے خلاف ہے اور اس میں عورتوں سے مشابہت کا پہلو بھی ہے۔ دراصل داڑھی رجولیت (مردانگی) کی تکمیل ہے اور اس سے مرد کا امتیاز قائم رہتا ہے۔ داڑھی کو چھوڑ دینے کا مطلب یہ نہیں کہ سرے سے بال کم نہ کئے جائیں۔ ایسی صورت میں داڑھی اس قدر لمبی ہو جائے گی کہ بے ڈھنگا پن ظاہر ہونے لگے گا۔ اس لئے یہ مطلب لینا درست نہیں بلکہ اس کے طول و عرض سے کچھ بال کم کئے جاسکتے ہیں جیسا کہ ترمذی (ابواب الآداب) کی حدیث میں ہے "نبی کریم ﷺ اپنی داڑھی کے طول و عرض سے بال کتر لیا کرتے تھے۔"

② جیسے کتان روئی وغیرہ کا ٹکڑا ایسی پاک چیز جسے گندگی کے ازالہ میں استعمال کرنا اس کے احترام کے خلاف ہے جیسے حائضہ کی اشیاء وغیرہ اس لئے کہ منافع ضائع کرنا اور مصالح کو خراب کرنا شرعاً حرام ہے۔

③ مؤمن جب وضو کرتا ہے اور چہرہ دھوتا ہے تو آخری قطرہ پانی کے ساتھ اس کے چہرے سے سارے گناہ ساقط ہو جاتے ہیں جن کی طرف اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور جب ہاتھ دھوتا ہے تو آخری قطرہ پانی کے ساتھ اس کے ہاتھوں کے گناہ گرجاتے ہیں جن کو اس کے ہاتھوں نے پکڑا تھا حتیٰ کہ (وضو کے بعد) وہ گناہوں سے صاف ہو کر نکلتا ہے۔

④ اسلام دین فطرت ہے۔ لہذا انسان کی ہر ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اس نے ایک فطری تعلیم اپنے پیروکاروں کو سکھائی ہے۔ موسموں کے تغیر و تبدل میں یہ تعلیم کس قدر مؤثر ہے اس کا اندازہ ہر وہ شخص جو ملکوں ملکوں گھومتا ہے اس کی غرض خواہ تجارتی ہو یا سیر و سیاحت یا اللہ کی راہ میں جہاد۔

⑤ یہودی اپنی عورتوں کو حائضہ ہونے کی حالت میں معاشرتی زندگی سے علیحدہ کر دیا کرتے تھے مگر اسلام نے اس معاملے میں اپنی تمام تعلیمات کی طرح ایک معتدل تصور پیش کیا ہے۔ حائضہ ساتھ کھانا بھی کھا سکتی ہے۔ سوائے مباشرتی کے شوہر کے ساتھ مباشرت بھی کر سکتی ہے۔ غرض یہ اسلام کا بہت بڑا احسان ہے عورتوں پر اگر وہ احسان کی خواہنا ہیں۔

⑥ حالت جنابت میں تلاوت قرآن کی ممانعت ہے۔ حدیث بالا سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ سوائے جنابت کے کثرت سے تلاوت فرماتے۔ اے کاش! آج امت مسلمہ آنحضور ﷺ کے اس اسوہ کو بھی سامنے رکھے شاید کہ اللہ قرآن سے درست تعلق قائم رکھنے پر ہی ان آزمائشوں سے نکال دے جن میں امت مسلمہ اس وقت گھر چکی ہے جس کی بڑی وجہ اعراض عن القرآن ہے۔

⑦ اور عمدہ طرز عمل تو یہ ہونا چاہئے کہ مسلمان ایسی حالت میں عورت سے مباشرت سے گریز کریں۔ (جائی)

باب: ۱۳ قص الشارب

۱۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ عَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَأْخُذْ شَارِبَةً فَلَيْسَ مِنَّا.

باب: ۱۴ التَّوَقُّيْتُ فِي ذَلِكَ

۱۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقَفْتُ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَخَلْقِ الْعَانَةِ وَتَبِ الْأَبْطِ أَنْ لَا تُتْرَكَ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.

باب: ۱۵ إِحْفَاءِ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءِ

اللِّحْيِ

۱۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللَّحْيَ.

باب: ۱۶ الْإِبْعَادُ عِنْدَ إِرَادَةِ الْحَاجَةِ

۱۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْخَطِمِيُّ عُمَيْرُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَرِثُ بْنُ فَضِيلٍ وَعُمَارَةُ بْنُ خُرَيْمَةَ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قُرَادٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْخَلَاءِ وَكَانَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ.

۱۷: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبُ أَبْعَدَ قَالَ فَذَهَبَ

باب: مونچھ کترنا

۱۳: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مونچھ کے بال نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

باب: مذکورہ اشیاء کی مدت سے متعلق

۱۴: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کے لئے حد مقرر فرمادی ہے یہ کہ مونچھ کے کترنے اور ناخن کاٹنے اور ناف کے نیچے کے بال اور بغل کے بال صاف کرنے میں کہ ہم نہ چھوڑیں ان کو چالیس دن سے زیادہ۔ ایک مرتبہ فرمایا چالیس راتوں سے زیادہ۔

باب: مونچھ کے بال کترنے

اور داڑھی کے چھوڑنے کا بیان

۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مونچھوں کو کم کرو اور داڑھیوں کو چھوڑو (یعنی بڑھاؤ)۔

باب: پیشاب پاخانہ کے لئے دور جانا

۱۶: حضرت عبدالرحمن بن ابی قراہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قضائے حاجت کے لئے گیا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو دور چلے جاتے (اس کی وجہ یہ ہے کہ ستر پر لوگوں کی نگاہ نہ پڑے)۔

۱۷: حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو دور تشریف لے جاتے، کسی سفر میں ایک دن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے

لِحَاجَتِهِ وَهُوَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَقَالَ إِنِّي بَوْضُوهُ
فَاتَيْتُهُ بَوْضُوهُ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْحَقَنِ قَالَ الشَّيْخُ
إِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ الْقَارِيْ-

لئے تشریف لے گئے تو مجھ سے فرمایا تم میرے لئے وضو کا پانی لے کر
آؤ چنانچہ میں وضو کا پانی لے کر حاضر ہوا آپ ﷺ نے وضو کیا اور
موزوں پر مسح کیا۔

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی وجہ:

آنحضرت ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا اس کے بارے میں محدثین اور علماء محققین کے مختلف اقوال ہیں۔ ایک
قول یہ ہے کہ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب اس وجہ سے کیا کہ آپ ﷺ کی کمر مبارک میں درد تھا لیکن ان اقوال میں بظاہر
راجح قول یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے گھٹنوں میں کسی مرض کا اثر تھا جس کے باعث بیٹھنا مشکل تھا جیسا کہ بعض امراض میں
اس طرح کا عذر ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ تیسرا قول اس سلسلہ میں یہ ہے کہ اس جگہ بیٹھنے
کی جگہ نہ تھی اس مجبوری میں آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا کیونکہ کوزا کرکٹ ڈالنے کی جگہ سامنے سے اونچی ہوگی اس
جگہ بیٹھ کر پیشاب کرنے کی صورت میں پیشاب کے قطرات واپس آپ ﷺ کی طرف آتے اور بعض حضرات نے یہ فرمایا ہے
کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا عمل منسوخ ہے۔ تفصیل کے لئے ”فتح الملہم شرح مسلم شریف“ بذل المجہود
اوجز المسائل شرح مؤطا امام مالک“ ملاحظہ فرمائیں۔

باب: ۱۷ الرُّخْصَةُ فِي تَرْكِ ذَلِكَ

۱۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ
يُونُسَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَفِيقٍ عَنْ حَذِيفَةَ
قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَنْتَهَى إِلَى سُبَّاطَةِ قَوْمٍ قَالَ قَانِمًا
فَتَحَيَّنْتُهُ فَدَعَانِي فُكُنْتُ عِنْدَ عَقْبِهِ حَتَّى فَرَعُ
نَمْ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ-

باب: قضائے حاجت کے لئے دُور نہ جانا

۱۸: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ جا رہا
تھا یہاں تک کہ آپ ﷺ قوم کے کوزا کرکٹ پر پہنچے۔ آپ ﷺ
نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا میں آپ ﷺ کے پاس سے ہٹ گیا۔
آپ ﷺ نے مجھے بلایا اور میں آپ کے پیچھے کھڑا تھا یہاں تک کہ
آپ پیشاب سے فارغ ہو گئے پھر آپ نے وضو کیا اور موزوں پر
مسح کیا۔

باب: ۱۸ الْقَوْلُ عِنْدَ دُخُولِ الْخَلَاءِ

۱۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللَّهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْحُبِّ وَالْحَبَائِثِ-

باب: پاخانہ کے لئے جاتے وقت کی دُعا

۱۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو
فرماتے: یا اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بھوتوں اور چڑیلوں
(اقسامِ شیطان) سے۔

بَابُ ۱۹ النَّهْيُ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

عِنْدَ الْحَاجَةِ

۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ بِمَضَرَ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي كَيْفَ أَصْنَعُ بِهَذِهِ الْكُرَايِسِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ أَوْ الْبَوْلِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا۔

باب: قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی جانب چہرہ

کرنے کی ممانعت

۲۰: حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ ملک مصر میں رہتے تھے تو اس طرح سے فرماتے خدا کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں ان بیت الخلاؤں کے ساتھ کیا کروں؟ (ان کا رخ بیت اللہ کی جانب تھا) حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب یا خانہ کرنے کیلئے جائے تو قبلہ کی جانب نہ تو چہرہ کرے اور نہ پشت کرے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب رخ کیا کرو۔

قضائے حاجت کے وقت چہرے کا رخ کس طرف کرنا چاہئے؟

پیشاب یا خانہ کرنے کے وقت قبلہ کی جانب چہرہ یا رخ (پشت) کرنا جائز نہیں ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ اور بہت سے علماء کرام کی یہی رائے ہے۔ شروحات حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیل ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے۔

بَابُ ۲۰ النَّهْيُ عَنِ اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ

عِنْدَ الْحَاجَةِ

۲۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا۔

باب: پیشاب یا خانہ کرنے کے وقت بیت اللہ کی جانب

پشت کرنے کی ممانعت

۲۱: حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت کے لئے جائے تو چہرہ قبلہ کی جانب کر کے نہ بیٹھے بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف کر کے بیٹھے۔

مدینہ منورہ کا قبلہ:

واضح رہے کہ مدینہ منورہ کا قبلہ مذکورہ بالا سمت کی جانب نہیں ہے اس وجہ سے یہ حکم ہے اور جس جگہ کا قبلہ مغرب کی جانب ہو اس جگہ شمال جنوب کی جانب قضائے حاجت کے وقت بیٹھنا چاہئے۔ جیسا کہ پاک و ہند وغیرہ میں قبلہ مغرب کی جانب ہے۔ اس وجہ سے ہمارے جہاں کے لئے حکم یہ ہے کہ بیت الخلاء کا رخ شمال جنوب کی جانب ہونا چاہئے۔

بَابُ: ۲۱ الْأَمْرُ بِاسْتِقْبَالِ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

باب: پیشاب پاخانہ کے وقت مشرق یا مغرب کی

عِنْدَ الْحَاجَةِ

جانب چہرہ کرنے کا حکم

۲۲: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا غُنْدَرٌ قَالَ أَبَانَا مَعْمَرٌ قَالَ أَبَانَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَكِنْ لِيَشْرِقْ أَوْ لِيَغْرِبْ۔

۲۲: حضرت ابویوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب پاخانہ کرنے کے لئے جائے تو بیت اللہ کی جانب چہرہ کر کے نہ بیٹھے بلکہ مشرق یا مغرب کی جانب رخ کر کے بیٹھے۔

ایسی جگہوں کا بیان جہاں قبلہ مغرب کی جانب نہیں:

مذکورہ بالا حدیث میں مشرق یا مغرب کی طرف قضائے حاجت کا جو حکم ہے وہ اس جگہ کے بارے میں ہے کہ جہاں پر قبلہ مغرب کی جانب نہیں ہے جیسے کہ مدینہ منورہ وغیرہ میں کہ وہاں کا قبلہ جنوب کی جانب ہے۔ باقی ہمارے اطراف میں مغرب کی جانب قبلہ ہے اس لئے ہمارے ہاں اس حکم کا اطلاق نہیں ہوتا۔

بَابُ: ۲۲ الرُّخْصَةُ فِي ذَلِكَ

باب: مکانات میں پیشاب پاخانہ کے وقت بیت اللہ کی

فِي الْبُيُوتِ

جانب چہرہ یا پشت کرنا

۲۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى لَبَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ۔

۲۳: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ (ایک روز) میں اپنے مکان کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو اینٹوں پر قضائے حاجت کے لئے بیٹھے ہوئے تھے اور اس وقت آپ کا چہرہ بیت المقدس کی جانب تھا۔

قضائے حاجت کے وقت بیت المقدس کی جانب رخ کرنا:

مذکورہ بالا حدیث میں آپ ﷺ کے بوقت قضائے حاجت چہرہ مبارک بیت المقدس کی جانب ہونا مذکور ہے تو ظاہر ہے کہ اس وقت آپ ﷺ کی پشت کعبہ کی جانب ہوگی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مدینہ منورہ سے بیت المقدس شمال کی جانب ہے اور قبلہ جنوب کی جانب ہے اور ہمارے یہاں ایسا نہیں ہے اس وجہ سے ہمارے یہاں بیت المقدس یا قبلہ کی جانب قضائے حاجت کے وقت رخ کرنا جائز نہیں چاہے مکان ہو یا جنگل ہو دونوں جگہ کے لئے یہی حکم ہے اور اس مسئلہ میں اختلاف ائمہ اور تفصیل بحث ”اوجزء المسالك شرح مؤطا امام مالک“ میں ملاحظہ فرمائیں۔

بَابُ: ۲۳ النَّهْيُ عَنْ مَسِّ الذِّكْرِ بِالْيَمِينِ

باب: قضائے حاجت کے وقت شرم گاہ کو دائیں ماتھ

عِنْدَ الْحَاجَةِ

سے چھونے کی ممانعت

۲۴: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُوسٍ قَالَ أُنْبَأَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ الْقَتَادُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَأْخُذْ ذِكْرَهُ بِمِمْنِهِ۔

۲۴: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو اس کو چاہئے کہ عضو مخصوص کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے (یہ حکم دائیں ہاتھ کے احترام کی وجہ سے ہے)۔

۲۵: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْخِلَاءَ فَلَا يَمَسُّ ذِكْرَهُ بِمِمْنِهِ۔

۲۵: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو اپنا عضو مخصوص دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے۔

شرم گاہ کو دائیں ہاتھ سے چھونا: مذکورہ مضمون کی روایت دوسری جگہ ان الفاظ سے مذکور ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو اپنا عضو مخصوص دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے۔

باب: ۲۴ الرُّخَصَةُ فِي الْبَوْلِ فِي الصَّحَرَاءِ قَائِمًا
۲۶: أَخْبَرَنَا مُوَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ أُنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى سَبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔

باب: صحرا میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا بیان
۲۶: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک قوم کے کوڑا (پھینکنے کی جگہ) پر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت:

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ناجائز اور منع ہے۔ آپ ﷺ نے جو کھڑے ہو کر پیشاب کیا اس کی تفصیل سابق میں گزر چکی ہے۔ اس حدیث میں اگرچہ آپ کے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا تذکرہ ہے لیکن حدیث قولی میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت ہے اور مذکورہ بالا حدیث ۲۷ میں آپ ﷺ کے فعل کا تذکرہ ہے جو کہ کسی مرض یا عذر کی وجہ سے بھی ہو سکتا ہے اور قاعدہ ہے کہ جب حدیث قولی اور فعلی میں تعارض ہو تو حدیث قولی کو ترجیح ہوتی ہے اس وجہ سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت ہے جبکہ دیگر احادیث سے ثابت ہے اور پیشاب کی ممانعت میں شدت سے بھی یہی قریب ہے۔

۲۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ أُنْبَأَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أُنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى سَبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا۔
۲۸: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ قَالَ أُنْبَأَنَا بِهِزُّ

۲۷: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک قوم کے کوڑے دان پر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں پر کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔
۲۸: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک قوم کے

قَالَ أَنبَانَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ أَبِي
وَأَنبَلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَشَى إِلَى سُبَاطَةِ
قَوْمٍ فَقَالَ قَائِمًا قَالَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ وَمَسَحَ
عَلَى خُصْيِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَنْصُورُ الْمَسْحَ.

باب: ۲۵: الْبَوْلُ فِي الْبَيْتِ جَالِسًا

۲۹: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنبَانَا شَرِيكَ عَنْ
الْمُقَدَّامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ
حَدَّثَكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ
قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا جَالِسًا.

نبی کریم ﷺ کا اس بابت مستقل عمل:

کوڑے پر تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب
کیا۔ سلیمان نے اس قدر اضافہ کیا کہ آپ ﷺ نے اپنے موزوں پر
مسح کیا۔ لیکن منصور نے اپنی روایت میں مسح کرنے کے بارے میں
مذکر نہیں کیا۔

باب: مکان میں بیٹھ کر پیشاب کرنا

۲۹: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے متعلق جو
شخص تم لوگوں سے یہ بیان کرے کہ آپ ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب
کیا کرتے تھے تو تم اس کے اس قول کو سچا نہ ماننا کیونکہ
آپ ﷺ بیٹھے بغیر پیشاب نہیں کیا کرتے تھے۔

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا ناجائز ہے لیکن رسول کریم ﷺ کا اصل (مستقل) عمل مبارک یہی ہے کہ آپ ﷺ بیٹھ کر
پیشاب کیا کرتے تھے جیسا کہ مذکورہ بالا روایت میں مذکور ہے یہی وجہ ہے کہ امام ترمذی بیہودہ نے یہ فرمایا کہ اس سلسلہ میں سب
سے بہتر اور صحیح روایت یہی ہے۔

باب: کسی شے کی آڑ میں پیشاب کرنا

۳۰: حضرت عبدالرحمن بن حنظلہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ تم
لوگوں کے پاس تشریف لائے اور اس وقت آپ کے ہاتھ مبارک
میں ڈھال جیسی ایک شے تھی تو آپ نے اس کو اپنے سامنے رکھا اور
اس کی آڑ میں بیٹھ کر اس کی طرف پیشاب کیا۔ تو قوم کے بعض
مشرکین (ایک روایت کے مطابق یہود) نے کہا کہ ان کو دیکھو کہ یہ
نبی کس طریقہ سے خواتین کی طرح سے پیشاب کرتے ہیں۔ جناب
رسول کریم ﷺ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات سے واقف
نہیں ہو جو کہ قوم بنی اسرائیل کے ایک شخص کو پہنچی اور قوم بنی اسرائیل
کے لئے یہ ہدایت تھی کہ جب ان کے کپڑے پر ناپاکی لگ جاتی تھی
تو ان کو وہ کپڑا ناپاکی کی جگہ سے کاٹ ڈالنے کا حکم ہوتا۔ پس ایک
شخص نے ان کو ایسا کرنے اور کپڑا کاٹ ڈالنے سے منع کیا تو اس وجہ
سے وہ شخص عذاب قبر میں مبتلا ہوا۔

باب: ۲۶: الْبَوْلُ إِلَى سُرَّةٍ يَسْتَتِرُهَا

۳۰: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
حَسَنَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ كَهَيْئَةِ الدَّرَقَةِ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ
خَلْفَهَا فَقَالَ إِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ انْظُرُوا يَبُولُ
كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ فَسَمِعَهُ فَقَالَ أَوْ مَا عَلِمْتُ مَا
أَصَابَ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا إِذَا أَصَابَهُمْ
شَيْءٌ مِنَ الْبَوْلِ قَرَضُوهُ بِالْمَقَارِيطِ فَهَذَا هُمْ
صَاحِبُهُمْ فَعَذَّبَ فِي قَبْرِهِ.

عذاب میں مبتلا اسرائیلی شخص:

مذکورہ بالا حدیث میں قوم بنی اسرائیل کے ایک شخص کے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ اس قوم کے ایک شخص نے دوسرے شخص کو اپنی شریعت کے حکم پر عمل کرنے اور ناپاکی کی جگہ سے کپڑا کاٹ ڈالنے سے منع فرمایا تو اس حرکت کی وجہ سے وہ شخص مستحق عذاب ہوا۔ واضح رہے کہ قوم بنی اسرائیل میں یہ حکم تھا کہ اگر جسم کے کسی حصہ میں ناپاکی لگ جاتی تو اس جگہ سے گوشت چھیل ڈالتے اور اگر کپڑے میں ناپاکی لگ جاتی تو اس جگہ سے اسی قدر کپڑا کتر ڈالتے اگرچہ یہ حکم ان کی شریعت میں پسندیدہ تھا لیکن بظاہر یہ حکم خلاف عقل معلوم ہوتا تھا اس وجہ سے کہ اس حکم پر عمل کرنے میں جان اور مال دونوں کا نقصان تھا پس جب ایسے حکم پر عمل کرنے سے روکنے پر بنی اسرائیل کے اس شخص کو عذاب دیا گیا تو یہ لوگ جب جناب رسول کریم ﷺ کو کسی درخت وغیرہ کی آڑ میں پیشاب کرنے کو خواتین کی طرح سے پیشاب کرنے سے تشبیہ دے رہے ہیں تو یہ لوگ اور زیادہ لائق عذاب ہیں۔

باب: ۲۷ التَّنْزُّهُ عَنِ الْبَوْلِ

باب: پیشاب سے بچنے کا بیان

۳۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم ایک مرتبہ دو قبروں کے پاس سے گزرے اور آپؐ نے فرمایا ان دونوں قبروں کے مردے عذاب دیئے جا رہے ہیں اور یہ لوگ کسی بڑی وجہ کے سبب عذاب نہیں دیئے جا رہے ہیں بلکہ ان میں سے ایک شخص پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا شخص چغل خوری میں مبتلا رہتا تھا۔ اس کے بعد آپؐ نے کھجور کی تازہ شاخ منگائی اور اس کو درمیان سے دو ٹکڑے کئے اور ہر ایک مردہ کی قبر پر ایک ایک شاخ گاڑ دی اور فرمایا کہ ہو سکتا ہے کہ جب تک یہ دونوں شاخیں خشک نہ ہوں اس وقت تک ان دونوں شخصوں کے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔

۳۱: أَخْبَرَنَا هَذَا بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا هَذَا فَإِنَّهُ كَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِأَنَاسٍ فَعَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَعَلَى هَذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَبْسَا خَالَفَهُ مَنُورٌ رَوَاهُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ طَاوُسًا۔

آپ ﷺ کی ایک خصوصیت:

اس حدیث کی تشریح میں علماء کرام نے فرمایا ہے کہ یہ آنحضرت ﷺ کی خصوصیت تھی اور ہو سکتا ہے کہ آپ ﷺ کو بذریعہ وحی اس کا علم ہو گیا ہو اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ جس وقت تک کوئی درخت ہرا بھرا رہتا ہے تو اس وقت تک وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا رہتا ہے تو اس کے تسبیح کرنے کی وجہ سے عذاب قبر میں کمی واقع ہو جائے گی۔ باقی مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں شروحات حدیث۔

باب: ۲۸ البَوْلُ فِي الْأَنَاءِ

۳۲: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرْتَنِي حَكِيمَةُ بِنْتُ أُمِّمَةَ عَنْ أُمِّهَا أُمِّمَةَ بِنْتِ رُفَيْقَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْحٌ مِنْ عِيدَانٍ يَبُولُ فِيهِ وَيَصْعُقُهُ تَحْتَ السَّرِيرِ -

باب: برتن میں پیشاب کرنا

۳۲: حضرت امیمہ بنت حضرت رقیقہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لکڑی کا ایک پیالہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پیالہ میں پیشاب کیا کرتے اور اس کو اپنے تحت کے نیچے رکھ لیتے۔

برتن میں پیشاب کرنا:

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ مکان میں کسی برتن کے اندر پیشاب کرنا درست ہے لیکن پیشاب کو زیادہ دیر تک برتن میں نہ رکھا جائے بلکہ بہتر یہ ہے کہ اس کو جلدی پھینک دیا جائے۔

نوٹ: اب تو مکانوں کے اندر ہی بیت الخلاء بن چکے ہیں اس لئے ایسی صورتحال کم ہی درپیش آتی ہے اور اگر آتی بھی ہے تو وہ فقط بیمار یا معذور حضرات کو پیش آ سکتی ہے اس کے لئے بھی مخصوص برتن ملتے ہیں جو کہ پاکی کے لئے بہترین ہوتے ہیں۔ (جائی)

باب: ۲۹ البَوْلُ فِي الطَّسْتِ

۳۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا أَزْهَرُ أَنْبَاءِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَيَّ عَلَيَّ لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُولَ فِيهَا فَاتَّحَسْتُ نَفْسُهُ وَمَا أَشْعُرُ قَالِي مَنْ أَوْصَى قَالَ الشَّيْخُ أَزْهَرُ هُوَ ابْنُ سَعْدِ السَّمَّانِ -

باب: طشت میں پیشاب کرنا

۳۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو وصیت فرمائی حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طشت پیشاب کرنے کے لئے طلب فرمایا تو آپ کا جسم مبارک دوہرا ہو گیا اور آپ کو احساس نہ ہوا پھر معلوم نہیں کہ آپ نے کس کو وصیت فرمائی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی بنانے کے متعلق:

حاصل حدیث یہ ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا وصی بنایا اور مرض الموت میں بیماری کی سختی کی وجہ سے وصیت کرنے کا ہوش نہ رہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وصیت نہیں فرما سکے۔

باب: ۳۰ كَرَاهِيَةُ الْبَوْلِ فِي الْحُجْرِ

۳۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا مُعَاذُ ابْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

باب: سوراخ میں پیشاب کی ممانعت

۳۴: حضرت عبد اللہ بن سرجس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کسی سوراخ میں

ابْنِ سَرِّجٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي جُحْرٍ قَالُوا لِقَتَادَةَ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ قَالَ يَقَالُ إِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ۔

پیشاب نہ کرے لوگوں نے کہا کہ سوراخ کے اندر پیشاب کرنا کس وجہ سے مکروہ ہوا۔ فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ سوراخوں میں جنات رہتے ہیں۔

بَابُ ۳۱: النَّهْيُ عَنِ الْبَوْلِ فِي

الْمَاءِ الرَّائِكِدِ

۳۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّائِكِدِ۔

۳۵: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے رکے ہوئے پانی (جو ایک جگہ پر ٹھہر جائے) میں پیشاب کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

ایک کبیرہ گناہ:

مطلب یہ ہے کہ ایسا پانی جو کہ بہتا ہوا نہ ہو اس میں پیشاب کرنا منع ہے۔ اس حدیث کے فوائد معلوم کرنے کے لئے کوئی بڑی لمبی چوڑی تفصیل یا عقلی دلائل کی ضرورت نہیں۔ ایک سطحی سی عقل و فکر والا شخص بھی سمجھ سکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان مبارک میں ہمارے لئے کتنے فوائد پنہاں ہیں۔ اسی وجہ سے فرمایا گیا کہ یہ عمل (کھڑے پانی میں پیشاب کرنا) گناہ کبیرہ ہے۔

بَابُ ۳۲: مَكْرَاهِيَةُ الْبَوْلِ فِي الْمُسْتَحَمِّ

۳۶: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الْمُبَارَكُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْوُسَاوِسِ مِنْهُ۔

بَابُ ۳۲: غَسْلُ خَانِهِ فِي الْمُسْتَحَمِّ

۳۶: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص (کسی) غسل خانہ میں (ہرگز) پیشاب نہ کرے کیونکہ اس عمل سے اکثر وساوس پیدا ہوتے ہیں۔

غسل خانہ اور بیت الخلاء علیحدہ بنایا جانا زیادہ بہتر ہے:

غسل خانہ میں پیشاب پاخانہ کرنا منع ہے۔ ایک حدیث مبارکہ میں ((ست تودث النسيان)) میں ایک عمل غسل خانہ میں پیشاب کرنے کو بھی بیان فرمایا ہے یعنی غسل خانہ میں پیشاب کرنا دماغ میں بھول پیدا کرتا ہے اور اس حرکت سے یہ وسوسہ ہوتا ہے کہ ہم نے اسی جگہ پیشاب کیا ہے۔ اب غسل کرنے میں جسم پر چھینٹ آئے گی وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں پھل دار درختوں کے نیچے سایہ کی جگہوں پانی کے گھاٹ پر پیشاب کی ممانعت فرمائی۔

باب: ۳۳ السَّلَامُ عَلَى مَنْ يَبُولُ

۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ وَفَيْصَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

باب: ۳۴ رَدُّ السَّلَامِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ أَنْبَأَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُصَيْنِ أَبِي سَاسَانَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُفَيْدٍ أَنَّهُ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى تَوَضَّأَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَدَّ عَلَيْهِ.

باب: ۳۵ رَدُّ السَّلَامِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

۳۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ بْنِ سَنَةَ الْخَزَائِعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَسْتَطِيبَ أَحَدُكُمْ بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثٍ.

بُذِي سَے استنجا:

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ گوبر اور ہڈی سے استنجانہ کرو کیونکہ وہ جنات کی خوراک ہے یعنی ہڈی جنات کی خوراک اور گوبر جنات کے جانوروں کی غذا ہے۔ اور ایسی چیز بھی استعمال نہ کرے جو دوسروں کے کام آسکتی ہو جیسے روٹی وغیرہ۔

باب: ۳۶ النَّهْيُ عَنِ الْإِسْطِطَابَةِ بِالرَّوْثِ

۴۰: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْنَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْقَعْقَاعُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: پیشاب کرنے والے شخص کو سلام کرنا

۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ کے نزدیک سے ایک شخص کا گزر ہوا۔ اس وقت آپ ﷺ پیشاب کر رہے تھے اس شخص نے آپ کو اسی حالت میں سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے سلام کا جواب نہ دیا (فراغت کے بعد جواب دیا)۔

باب: وضو کے بعد سلام کا جواب دینا

۳۸: حضرت مہاجر بن قنفذ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو سلام کیا آپ ﷺ اس وقت پیشاب کر رہے تھے آپ ﷺ نے ان کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے (پہلے) وضو کیا جب وضو سے فراغت ہو گئی تو ان کے سلام کا جواب دیا۔

باب: ہڈی سے استنجا کی ممانعت

۳۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی اور لید سے استنجا کی ممانعت ارشاد فرمائی ہے۔

باب: لید سے استنجا کرنے کی ممانعت

۴۰: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں تم سب کیلئے باپ کے درجہ میں ہوں (تعلیم و تربیت اور خیر خواہی کے اعتبار سے) اس وجہ سے میں تم کو یہ بات سکھاتا ہوں

کہ جب تم میں سے کوئی شخص قضاء حاجت کیلئے جائے تو بیت اللہ کی طرف چہرہ نہ کرے اور نہ اس طرف پشت کرے اور نہ وہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرے اور آپ نے ہم کو تین پتھروں سے استنجا کرنے کا حکم فرمایا نیز پرانی ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

باب: استنجا میں تین سے کم ڈھیلے استعمال کرنے سے

متعلق

۳۱: حضرت سلیمانؑ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ تمہارے نبی ﷺ نے تم کو تمام چیزوں کی تعلیم دی یہاں تک کہ پاخانہ کرنا بھی سکھلایا۔ حضرت سلیمانؑ نے جواب دیا کہ بلاشبہ ہم کو پاخانہ کرنا بھی سکھلایا اور آپ ﷺ نے تم لوگوں کو پاخانہ پیشاب کے وقت قبلہ کی جانب چہرہ کرنے اور دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت فرمائی۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ أَعَلَّمَكُمْ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْخَلَاءِ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا وَلَا يَسْتَنْجِي بِيَمِينِهِ وَكَانَ يَأْمُرُ..... بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَنَهَى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ۔

بَابُ: ۳۷ النَّهْيُ عَنِ الْاِكْتِفَاءِ فِي الْاِسْتِطَابَةِ

بِأَقْلٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ

۳۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنَّ صَاحِبَكُمْ لَيُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِزْيَاءَةُ قَالَ أَجَلُ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بَغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا أَوْ نَكْتَفِيَ بِأَقْلٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ۔

یہود کا اعتراض:

واضح رہے کہ ایک کافر نے اور بعض روایات کے مطابق کسی یہودی نے بطور اعتراض بلکہ حقارت آمیز طرز سے کہا تھا کہ تمہارے صاحب یعنی نبی نے تم کو معمولی معمولی بات پیشاب پاخانہ تک کی ہدایت دی گویا اس طرح اس کافر نے اسلام کا مذاق اڑایا تھا جس کا حضرت سلیمانؑ نے حکیمانہ جواب دے دیا۔

باب: دو ڈھیلوں سے استنجا کرنے کی رخصت

۳۲: حضرت عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ پاخانہ کے لئے تشریف لے گئے اور آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تم تین پتھر لے آؤ۔ (باوجود تلاش کے) مجھ کو صرف دو پتھر ہی مل سکے تو میں گوبر کا ایک ٹکڑا ان دو پتھروں کے ساتھ لے آیا۔ رسول کریم ﷺ نے وہ دونوں پتھر تولے لئے جبکہ گوبر کا ٹکڑا پھینک دیا اور فرمایا: یہ تو ’رکس‘ ہے (پہلے تو پاک تھا اب یہ ناپاک ہو گیا) کیونکہ پہلے یہ (گوبر) کھانا تھا لیکن اب یہ گوبر ہو گیا۔ امام نسائیؒ فرماتے ہیں کہ ’رکس‘ سے مراد جنات کی غذا ہے۔

بَابُ: ۳۸ الرُّخْصَةُ فِي الْاِسْتِطَابَةِ بِحَجَرَيْنِ

۳۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ زَهِيرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ لَيْسَ أَبُو عُبَيْدَةَ ذَكَرَهُ وَلَكِنْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ الْغَائِطُ وَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَالتَّمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ أَجِدْهُ فَاخَذْتُ رَوْثَةً فَآتَيْتُ بِهِنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَاخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَالْقَى الرَّوْثَةَ قَالَ هَذِهِ رِكْسٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرِّكْسُ طَعَامُ الْحِجْرِ۔

بَابُ ۳۹: الرُّخْصَةُ فِي الْإِسْتِطَابَةِ بِحَجَرٍ

وَاحِدٍ

۳۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَجَمَرْتَ فَأَوْتِرْ-

طاق ڈھیلے سے مراؤ:

باب: پتھر سے استنجا کرنے کی رخصت

واجازت کا بیان

۳۳: حضرت سلمہ بن قیسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص استنجا کرے تو اس کو چاہئے کہ طاق ڈھیلے لے۔

یہ ہے کہ استنجا طاق عدد یعنی ایک، تین یا پانچ عدد سے کرے اگرچہ ایک ڈھیلہ بھی استنجا کے لئے کفایت کرتا ہے۔

بَابُ ۴۰: الْإِجْتِزَاءُ فِي الْإِسْتِطَابَةِ بِالْحِجَارَةِ

دُونِ غَيْرِهَا

۴۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فَلْيَسْتَطِبْ بِهَا فَإِنَّهَا تَجْزِي عَنْهُ-

بَابُ ۴۱: الْإِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ

۴۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْحُلَاءَ أَحْمِلُ آتَا وَغُلَامٌ مَعِيَ نَحْوِي إِذَاوَةً مِنْ مَاءٍ فَيَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ-

۴۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَرُنَ أَزْوَاجُكَنَّ أَنْ يَسْتَطِيبُوا بِالْمَاءِ فَإِنِّي اسْتَحْبَبْتُهُمْ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ-

باب: اگر صرف مٹی یا ڈھیلوں سے استنجا

کر لیا جائے؟

۴۴: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب یا خانہ کے لئے جائے تو چاہئے کہ وہ استنجا کے لئے اپنے ساتھ تین پتھر (یا مٹی کے ڈھیلے) لے جائے اس لئے کہ پہلے تین پتھر اس کو استنجا کے لئے کافی ہیں۔

باب: پانی سے استنجا کا حکم

۴۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانہ کرنے جاتے تو میں اور میرا ایک ساتھی لڑکا پانی کا ڈول اٹھا کر (ساتھ) چلتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی سے استنجا کرتے۔

۴۶: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے خواتین سے کہا کہ تم اپنے اپنے خاوندوں کو پانی سے استنجا کرنے کا حکم دو کیونکہ مجھے اس طرح کی بات بتلانے میں شرم و حیا محسوس ہوتی ہے اور رسول کریم ﷺ پانی سے استنجا کیا کرتے تھے۔

استنجا کے لئے عمل نبوی ﷺ

جناب رسول کریم ﷺ جب پیشاب پاخانہ سے فارغ ہوتے تو پہلے مٹی کے ڈھیلے (یا پتھر) لیتے اس کے بعد پانی سے استنجا کرتے کہ یہ عمل افضل ہے۔ اگرچہ استنجا میں صرف ڈھیلے یا پانی پر قناعت کافی ہے۔

باب: دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت

۴۷: حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص پانی پیئے تو اس کو چاہئے کہ وہ پانی کے برتن میں سانس نہ لے اور جب کوئی شخص پاخانہ کرنے جائے تو اس کو چاہئے کہ اپنے عضو مخصوص کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ دائیں ہاتھ سے اس کو صاف کرے یا سونے (جھاڑے)۔

باب: ۴۲: النَّهْيُ عَنِ الْإِسْتِجَاءِ بِالْيَمِينِ
۴۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي يَمِينِهِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسُّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّحُ بِيَمِينِهِ۔

مسائل استنجا:

مذکور بالا حدیث ۴۷ سے معلوم ہوا کہ ڈھیلے سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے استنجا کرنا اور نجاست نکلنے کی جگہ پانی بہانا بہتر ہے لیکن اگر پانی نہ لے سکے تو یہ بھی کافی ہے بشرطیکہ ناپاکی اپنی جگہ سے نہ بڑھی ہو ورنہ پانی کا استعمال کرنا لازم ہے اور مذکور بالا حدیث ۴۷ سے معلوم ہوا کہ پیشاب پاخانہ کے وقت شرم گاہ کو دائیں سے چھونا منع ہے اسی طرح سے شرم گاہ کو بعد میں بھی دائیں ہاتھ سے چھونا منع ہے۔ اسی حدیث سے پانی لینے کے آداب بھی معلوم ہوتے ہیں۔ برتن کے اندر سانس لینے کے بے شمار نقصانات جبکہ منہ برتن سے باہر نکال کر سانس لینے کے بے شمار فوائد ہیں۔ نیز پانی کو ایک گھونٹ میں پینے سے بھی منع کیا گیا ہے۔

۴۸: حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں پھونک مارنے اور دائیں ہاتھ سے عضو مخصوص کو چھونے اور دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی (شدید) ممانعت بیان فرمائی ہے۔

۴۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَنَفَّسَ فِي الْأَنْفَاءِ وَأَنْ يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَأَنْ يَسْتَطِيبَ بِيَمِينِهِ۔

استنجا کے ڈھیلوں کی مقدار:

مذکورہ بالا حدیث کی تشریح کے بارے میں علامہ ابن حزم فرماتے ہیں کہ استنجا تین ڈھیلوں سے ہی ضروری ہے اور اس عدد میں کمی زیادتی جائز نہیں ہے یعنی نہ تو تین پتھر سے کم میں استنجا جائز ہے اور نہ زیادہ میں اور حدیث مبارکہ کے جملے ”دون“ بمعنی

غریب ہے اس سلسلہ میں صاحب نسائی فرماتے ہیں: "قال الزر کشی فی التخریج وقع لابن حزم الی ان قال فقال لا یحزی احد ان یتسجی مستقل القبلة الی انه لا تجوز الزیادة علی ثلاثة احجار وقال لان دون تستعمل فی کلام

العرب بمعنی غیر الخ (زهر الربی عملی حاشیہ سنن نسائی ص: ۹۰)

۴۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَشُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ الْمُشَرِّكُونَ إِنَّا لَنَرَى صَاحِبَكُمْ يَعْلَمُكُمُ الْجَزَاءُ قَالَ أَجَلُ نَهَانَا أَنْ يَسْتَسْجِيَ أَحَدُنَا بِيَمِينِهِ وَيَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَقَالَ لَا يَسْتَسْجِيَ أَحَدُكُمْ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ۔

۴۹: حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ مشرکین نے حضرت سلمانؓ سے کہا کہ ہم تمہارے صاحب یعنی رسول کریم ﷺ کو دیکھتے ہیں کہ وہ تم کو (پیشاب) پاخانہ تک کرنا سکھلاتے ہیں۔ حضرت سلمان فارسیؓ نے کہا کہ بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع فرمایا ہے کہ تم لوگ دائیں ہاتھ سے استنجا کریں اور استنجا کے وقت قبلہ کی جانب چہرہ کرنے سے منع فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں میں سے کوئی شخص تین ڈھیلوں سے کم میں استنجا نہ کرے۔

بَابُ: ۴۳: ذَلِكَ الْيَدِ بِالْأَرْضِ بَعْدَ لِاسْتِنْجَاءِ ۵۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَلَمَّا اسْتَسْجَى ذَلِكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ۔

باب: استنجا کرنے کے بعد زمین پر ہاتھ رگڑنا

۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب استنجا کیا تو اپنے ہاتھ کو زمین سے رگڑا۔

زمین سے ہاتھ رگڑنے کی وجہ:

آپ ﷺ نے ہاتھ مبارک اس وجہ سے رگڑا تھا تا کہ ہاتھ بالکل پاک و صاف ہو جائے اور ناپاکی کا اثر بالکل زائل ہو جائے۔ طبرانی نے نقل کیا ہے کہ مذکور بالا حدیث کو حضرت ابو زرعہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے حضرت ابراہیم بن جریر کے علاوہ روایت نہیں کیا اور حضرت شریک کے علاوہ کسی نے اس روایت کو نقل نہیں کیا۔ حضرت ابن قطان فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں دو علتیں ہیں ایک تو شریک کی روایت دوسرے حضرت ابراہیم بن جریر کہ جس کا حال نہ معلوم۔ بہر حال امام نسائی رحمہ اللہ نے بھی اس روایت کے ضعیف ہونے کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ حاشیہ نسائی میں ہے: قال الطبرانی لم يروه حسن ابى زرعة الا ابراهيم بن جرير تفرد به شريك وقال ابن قطان بهذا الحديث علتان احدهما شريك فهو سيئ الحفظ ومشهورة بالله ليس والثانية ابراهيم بن جرير فانه لا يعرف حاله الخ۔ زهر الربی عملی حاشیہ النسائی ص: ۹۰

۵۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجَعْلِيُّ قَالَ ۵۱: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ صلی اللہ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَاتَى الْخَلَاءَ فَقَضَى الْحَاجَةَ ثُمَّ قَالَ يَا جَرِيرُ هَاتِ طَهُورًا فَاتَيْتُ بِالْمَاءِ فَاسْتَنْجَى بِالْمَاءِ وَقَالَ بِيَدِهِ فَذَاكَ بِهَا الْأَرْضُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ شَرِيكَ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ۔

علیہ وسلم بیت الخلاء تشریف لے گئے اور پاخانہ سے فارغ ہوئے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا: اے جریر! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پانی لاؤ۔ میں (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے) پانی لے گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی سے استنجا کیا اور زمین پر ہاتھ رگڑے۔

بَابُ ۴۴ التَّوَقُّيْتُ فِي الْمَاءِ

۵۲: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يُنَوِّهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسَّبَاعِ فَقَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَلْتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ۔

باب: پانی میں ناپاکی کی حد کا بیان

۵۲: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے اُس پانی کے بارے میں دریافت فرمایا کہ جس پر درندے اور چوپائے آتے ہیں (یعنی وہ پانی پیا کرتے ہیں اور اس پانی میں پیشاب کر جاتے ہیں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلعہ ہو جائے تو پانی ناپاکی کے لائق نہیں رہتا۔

پانی کب ناپاک ہوگا؟

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں پانی کے دو قلعہ مقدار ہونے کی صورت میں اس میں ناپاکی کے مؤثر نہ ہونے کے بارے میں فرمایا گیا ہے۔ اس حدیث مبارکہ پر حضرات علماء کرام نے تفصیل بحث فرمائی ہے اور یہ حدیث کتاب الطہارت کی ان احادیث مبارکہ میں سے ہے کہ جس کے بارے میں علمائے کرام اور حضرات محدثین نے تفصیل اور تحقیقی کلام فرمایا ہے۔ اور اس مسئلہ کی تفصیلی بحث جو کہ بذل المجہود شرح ابوداؤد اور فتح الملہم شرح مسلم اور اردو میں درس ترمذی از حضرت مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم اور تقریر ترمذی از حضرت شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ میں جو بحث مذکور ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اس مسئلہ میں تحقیق یہ ہے کہ مذکورہ بالا پانی سے مراد سرزمین عرب کا وہ پانی ہے جو کہ مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کے درمیان عام طور سے پایا جاتا ہے جو کہ پہاڑوں اور چشموں سے بہتا ہوا نکلتا ہے اور وہ چھوٹے چھوٹے گڑھوں میں اکٹھا ہو جاتا ہے اور وہ پانی عام طریقہ سے دو قلعے سے زیادہ نہیں ہوتا ہے اور یہ چلتا ہوا پانی ہوتا ہے اور جس میں نجاست اثر انداز نہیں ہوتی کیونکہ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں ایسے پانی سے متعلق سوال کیا گیا ہے کہ جس کو درندے اور چوپائے آکر پیتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس طرح آزادانہ طریقہ سے جنگل اور وادی ہی میں جانور آکر پانی پیتے ہیں اور عام طور سے مکانات میں آزادانہ طریقہ سے درندے اور چوپائے دوسری جگہ سے آکر پانی نہیں پیتے۔

اس جگہ زیادہ سے زیادہ معمولی طریقہ سے یہ اشکال کیا جاسکتا ہے کہ اگر مراد جاری پانی تھا تو قلعین ہی کس وجہ سے فرمایا گیا؟ اور قلعین ہی کی کیوں تحدید فرمائی گئی تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس جگہ پر لفظ دو قلعے کی تحدید نہیں بلکہ واقعہ کا بیان ہے اور غالباً اس

سے مقصود یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قلعتین سے کم پانی میں جاری پانی ہونے کے باوجود پانی کے اوصاف میں تبدیلی کا زیادہ امکان رہتا ہے۔ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے امام مالکؒ نے یہ دلیل بیان فرمائی ہے کہ جس وقت تک پانی کے تین اوصاف (رنگ، بو، مزہ) میں سے کسی وصف میں تبدیلی نہ ہو تو اس وقت تک وہ پانی ناپاکی کرنے کے باوجود نجس نہیں ہوگا چاہے وہ پانی کم ہو یا زیادہ۔ لیکن امام مالکؒ کا عمل اس حدیث مبارکہ پر علی الاطلاق نہیں ہے۔ اور مذکورہ بالا حدیث کا سیاق و سباق اس کو ظاہر کرتا ہے کہ یہ حدیث مبارکہ اپنے ظاہر پر محمول نہیں ہے کیونکہ اگر حدیث مبارکہ کا ظاہر مرد الیا جائے تو حدیث کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ وہ کنواں کوڑی کے طور پر مستعمل ہوتا ہے اس وجہ سے احناف نے اس حدیث کی تاویل کی ہے جس میں سے رائج تاویل یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرامؓ نے یہ سوال کیا تھا کہ اس کنویں کے چاروں طرف جو ناپاک اشیاء پڑی رہتی ہیں اس لئے ایسا تو نہیں کہ ہوا سے اڑ کر اس کنویں میں کوئی چیز نہ گرتی ہو اور یہ سوال بطور وہم کے تھا اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ پانی پاک ہے اس کو کوئی شے ناپاک نہیں کرتی۔ تفصیل کے لئے شروحات حدیث مطالعہ فرمائیں۔ (قاسمی)

باب ۵۳ تَرَكِ التَّوَقُّفَ فِي الْمَاءِ

باب: پانی سے متعلق کسی حد کو مقرر کرنا

۵۳: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّقِضْ مِنْ بَنَرٍ بُضَاعَةً وَهِيَ بَنَرٌ بُلْفَى فِيهِ الْحَيْضُ وَلُحُومُ الْكَلَابِ وَالْتَنُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يَنْجَسُهُ شَيْءٌ۔

۵۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ (عہد نبوی میں) ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ یہ دیکھ کر لوگ اس کی جانب (مارنے کے لئے) دوڑے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو چھوڑ دو اور تم اس کو پیشاب سے نہ روکو۔ جب وہ شخص فارغ ہو گیا تو آپ نے پانی کا ایک ڈول منگایا اور وہاں بہا دیا۔

۵۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةٌ لَا تُزِيدُوهُ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ۔ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَعْضِي لَا تَقْطَعُوا عَلَيْهِ۔

۵۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے ایک ڈول پانی (لانے کے لئے) حکم فرمایا چنانچہ ایک ڈول پانی اس جگہ بہا دیا گیا۔

خلاصہ الباب ۵۳: آپ ﷺ نے اس شخص کو بلانے سے منع فرمایا اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اگر اس شخص کو صحابہؓ مارتے تو وہ شخص اسی طرح سے مسجد سے پیشاب کرتا ہوا تھا اور اس طرح سے ناپاکی مسجد میں اور زیادہ بڑھ جاتی۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر وہ شخص خوف زدہ ہو کر پیشاب روک لیتا تو ممکن ہے کہ کسی شدید درد یا تکلیف (مثلاً آج کل کی جدید تحقیق کے مطابق (Prostate Gland) نامی بیماری) میں مبتلا ہو جاتا اس وجہ سے آپ ﷺ نے اس شخص کی غلط حرکت دیکھنے کے باوجود ازراہ شفقت منع نہیں فرمایا۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص نو مسلم تھا اگر صحابہؓ اس کے ساتھ مار پیٹ کرتے تو ممکن تھا کہ وہ اسلام سے ہی منحرف ہو جاتا۔ محدثین نے اس مسئلہ پر تفصیلی کلام فرمایا ہے تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں بذل الحجو ذبح المسلم شرح مسلم زہرا ربی حاشیہ نسائی شریف۔

۵۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عُيَيْدَةُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ بَالٌ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ.

۵۵: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم لوگ بر بضاء (مدینہ منورہ میں ایک کنویں کا نام) کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں اور بر بضاء ایک ایسا کنواں ہے جس میں حیض کے کپڑے اور مرے ہوئے کتے اور بدبودار اشیاء ڈالی جاتی ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پانی پاک ہے اور اس کو کوئی شے ناپاک نہیں کرتی۔

پانی کب ناپاک ہوگا؟

مذکورہ بالا حدیث سے حنفیہ نے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ پانی کے کم یا زیادہ ہونے کی کوئی حد مقرر نہیں ہے بلکہ دراصل اعتبار رائے مہتممی بہ پر ہے البتہ بعد کے فقہائے کرام نے فرمایا ہے کہ جو پانی دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑے حوض میں ہو تو اس میں ناپاکی کرنے سے پانی ناپاک نہ ہوگا۔ ان حضرات کی دلیل وہ حدیث مبارکہ بھی ہے کہ جس میں فرمایا گیا ہے کہ تم میں سے جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو اپنے ہاتھ پانی میں نہ ڈالے کیونکہ تم کو معلوم نہیں کہ تمہارا ہاتھ نیند کی حالت میں کہاں کہاں پڑا؟ مذکورہ حدیث اور اس جیسی دیگر احادیث سے واضح ہے کہ اگر پانی زیادہ مقدار میں ہو تو وہ ناپاکی کرنے سے ناپاک نہیں ہوتا اور اگر مقدار میں کمی ہو تو ناپاکی کے کرنے سے ناپاک ہو جائے گا۔ واللہ اعلم

۵۶: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّأُكَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ فَصَّاحَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتْرُكُوهُ فَتَرَكُوهُ حَتَّى بَالَ ثُمَّ أَمَرَ بِدَلْوٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ.

۵۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ اس پر لوگ چیخ پڑے۔ رسول کریمؐ نے اس ماحول کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کو چھوڑ دو۔ لوگوں نے اس کو چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ وہ شخص پیشاب سے فارغ ہو گیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ایک ڈول پانی اس جگہ بہانے کا حکم فرمایا۔

۵۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَّا وَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعُوهُ وَاهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا يُعِثُّكُمْ مَيْسِرِينَ وَلَمْ تَبْعَثُوا مَعْسِرِينَ.

۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی کھڑا ہو گیا اور اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگوں نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اور اس نے جس جگہ پیشاب کیا ہے وہاں پر پانی کا ایک ڈول ڈال دو۔ کیونکہ تم لوگ دنیا میں سہولت اور آسانی کے لئے بھیجے گئے ہو۔

دین میں آسانی:

مطلب یہ ہے کہ دین میں جہاں تک ہو سکے دائرہ شرع میں رہتے ہوئے آسانی دو۔ جناب رسول کریم ﷺ بھی بنی

نوع انسان کی آسانی کے لئے بھیجے گئے اور یہی حال حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ہے۔ نیز الدین یسوی کی تعلیمات زندگی کے تمام شعبوں میں آپؐ نے ہمیں عطا فرمائی ہیں۔ حدیث میں روایت کردہ واقعہ بھی اس کا مظہر ہے۔

باب ۴۶ الماء الدائم

باب: ٹھہرے ہوئے پانی سے متعلق

۵۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ قَالَ عَوْفٌ وَ قَالَ خَلَّاسٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ۔

۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کہ پھر (بعد میں) اس پانی سے وضو (بھی) کرے۔

۵۹: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيقٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَانَ يَعْقُوبُ لَا تُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ إِلَّا بِدِينَارٍ۔

۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسری روایت اس طرح ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پھر اس پانی سے غسل کرے کیونکہ احتمال ہے کہ پھر پیشاب (ہی) ہاتھ میں آجائے (البتہ) جو پانی بہہ رہا ہو اس میں پیشاب کرنا درست ہے کیونکہ اس میں ناپاکی نہیں ٹھہر سکتی۔

باب ۴۷ فِي مَاءِ الْبَحْرِ

باب: سمندری پانی کا بیان

۶۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّ الْمُهَيَّرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرَكِبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَتَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الطَّهُّورُ مَاءُهُ الْحِلُّ مِيتَتُهُ۔

۶۰: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! تم لوگ سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور اپنے ساتھ کچھ پانی رکھ لیتے ہیں اگر ہم لوگ اس پانی سے وضو کریں تو پیاسے رہ جائیں اس وجہ سے کیا ہم لوگ سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سمندری پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔

سمندری پانی:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں سوال کرنے والے صحابی نے صرف سمندری پانی کا حکم دریافت کیا تھا لیکن آپ ﷺ نے ساتھ ساتھ سمندر کی غذا سے متعلق اور اس کے اندر رہنے والے جانور اور اس کے مردے کے بارے میں حکم ارشاد فرمادیا کہ اس کا مردہ حلال ہے۔ یعنی سمندر کے اندر جس قدر جانور رہتے ہیں وہ تمام کے تمام حلال ہیں۔ علاوہ اس مچھلی کے کہ جو سمندر میں مرنے کے بعد پانی کی سطح پر الٹا ہو کر تیرنے لگ جائے جس کو اصطلاح شریعت میں سمک طانی کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

واضح رہے کہ مندرجہ بالا حدیث دو بڑے بڑے ائمہ نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث بنی نوح انسان کے لئے اسلام کی طرف سے دی گئی ایک بہت بڑی سہولت کی رہنمائی کرتی ہے اور حدیث کی بیشتر کتب میں یہ حدیث بیان فرمائی گئی ہے اور امام بخاریؒ نے بھی اس حدیث کو نقل فرمایا ہے اور اس حدیث میں اگرچہ سوال صرف پانی سے متعلق تھا لیکن جواب میں آپ ﷺ نے پانی کے پینے کا حال اس وجہ سے ارشاد فرمادیا کیونکہ سمندر کا پانی نمکین اور کھارا ہونے کی وجہ سے سائل کو اشکال تھا۔ اس وجہ سے ہو سکتا ہے کہ سمندر کے اندر جانور کے مرجانے اور اس کا رنگ بدلا ہوا محسوس ہونے کی وجہ سے سائل کے ذہن میں شک ہوا ہو۔ آپ ﷺ نے اس وجہ سے اس کے مردے کے بارے میں بھی فرمادیا۔ اس کا مردہ بھی حلال ہے اور اس کا حکم زمین اور خشکی کے مردے سے بالکل مختلف ہے۔ یہی امام ابو حنیفہؒ اور دوسرے علماء کا قول ہے۔

باب ۲۸ الوضوء بالثلج

باب: برف سے وضو کرنے کا بیان

۶۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ سَكَتَ هَنِيئَةً فَقُلْتُ يَا أَبِیْ أُمَّتٍ وَأُمِّیْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِی سَكُوتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ أَقُولُ اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَاىَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِیْ مِنْ خَطَايَاىَ كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَايَاىَ بِالْثَلَجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ۔

۶۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو آپ ﷺ کچھ دیر تک خاموش رہتے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والدین آپ ﷺ پر فدا! آپ ﷺ اس خاموش رہنے کے وقفہ کے دوران کیا پڑھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دُعا پڑھتا ہوں: ”اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ“ یعنی: ”اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان ایسا فاصلہ کر دے کہ جیسا مشرق اور مغرب کے درمیان ہے۔ اے اللہ! مجھ کو میرے گناہوں سے ایسے پاک و صاف کر دے کہ جیسے سفید کپڑا۔ اے اللہ! مجھ کو دھو ڈال میرے گناہوں سے برف اور پانی اور اولوں سے۔“

برف سے وضو:

حضرت امام نسائی نے مذکورہ بالا دعا سے استدلال فرمایا ہے کہ برف سے وضو کرنا درست ہے کیونکہ جناب نبی کریم ﷺ نے برف سے گناہوں کے دھونے کی دعا مانگی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ برف سے وضو کرنا جائز ہے لیکن برف جما ہوا نہیں بلکہ بہنے والا ہونا چاہئے۔ جیسا کہ حاشیہ نسائی میں ہے: ”یَمُكِنُ اَنْ یَّکُوْنَ الْمَرَادُ بِالْوَضُوْءِ بِالْثَلَجِ الْمَاءُ الْهَزَابُ بِحِیْثُ بَقِیْ فِیْهِ قِطْعَاتُ الْجَمُودِ الْخَص: ۱۰“ سنن نسائی مطبوعہ دیوبند۔ اور برف سے وضو کی بحث کے سلسلہ میں صاحب نسائی نے زہر الرازی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ ”حضرت امام نوویؒ فرماتے ہیں برف سے جو مثال مندرجہ بالا حدیث میں دی گئی ہے یہ دراصل مبالغہ کا کنایہ ہے یعنی مبالغہ کے طور پر فرمایا گیا ہے ورنہ گرم پانی، میل اور گندگی کو زیادہ پاک و صاف کرتا ہے اور برف اور ٹھنڈا پانی میل کو اس قدر صاف نہیں کرتا۔ اور صاحب نسائی نے حضرت علامہ خطابی کے حوالہ سے مزید تحریر فرمایا ہے کہ

اصل میں یہ مثالیں ہیں اور حضرت علامہ کرمانی شارح بخاری فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے گناہوں کو دوزخ کی آگ فرمایا یہی وجہ ہے گناہ انسان کو دوزخ میں لے جاتے ہیں اور حدیث بالا میں گناہ کو ان کے مٹ جانے سے تعبیر کیا۔ واللہ اعلم۔

باب: برف کے پانی سے وضو

۶۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ فرماتے تھے: اے اللہ میرے گناہوں کو دھو ڈال برف اور اولوں کے پانی سے اور میرا دل گناہوں سے اس طرح سے صاف کر دے کہ جیسے تو نے صاف کیا سفید کپڑے سے میل کو۔

باب: اولوں کے پانی سے وضو

۶۳: حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا۔ آپ ایک جنازہ کی نماز ادا فرما رہے تھے کہ آپ نے دُعا مانگی: اے اللہ! اس شخص کی مغفرت فرما دے اور اس پر رحم فرما اس کو عافیت عطا فرما اس کے گناہوں سے درگزر فرما دے اچھی طرح اس کی مہمانی فرما اور اس کی جگہ (قبر) کو وسیع فرما دے اور اس کے گناہوں کو دھو ڈال برف اور اولوں سے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کر دیا جاتا ہے۔

باب: کتے کے جوٹھے کا حکم

۶۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کتا تمہارے کسی برتن سے پی لے تو اس کو سات مرتبہ دھونا چاہئے۔

باب ۴۹ الوضوء بماء الثلج

۶۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلَجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ۔

باب ۵۰ الوضوء بماء البرد

۶۳: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ قَالَ شَهِدْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى مَيِّتٍ فَسَمِعْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاکْرِمْ نُزْلَهُ وَارْزُقْهُ مَدْخَلَهُ وَاعْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلَجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يَنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ۔

باب ۵۱ سَوْرُ الْكَلْبِ

۶۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

کتے کے جوٹھے کے متعلق مسائل:

کتے کے جوٹھے کے بارے میں حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ کتا نجس العین ہے اور اس کے برتن وغیرہ کو سات مرتبہ دھونا ضروری ہے اور دوسری نجاسات کی طرح تین مرتبہ دھونا کافی نہیں ہے اور چھ مرتبہ پانی سے دھو کر ساتویں مرتبہ مٹی لگا

کر دھونا چاہئے اور منی سے مانجھنا چاہئے لیکن امام ابو حنیفہ کا مسلک اس سلسلہ میں یہ ہے کہ کتا نجس ہے اور اس کا جوٹھا بھی اسی طرح سے ناپاک اور نجس ہے لیکن اس کا جوٹھا تین مرتبہ پاک کرنے سے پاک ہو جائے گا اور اس کی دلیل حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول دوسری روایت ہے کہ جس میں ثلاث مراتب کے الفاظ بیان فرمائے گئے ہیں۔ اور امام طحاویؒ نے بھی ان کے قول کو نقل فرما لیا ہے۔ بہر حال کتے کے معنوی خباثت اور اس کے نجس ہونے اور یہاں تک کہ جس مکان میں کتا موجود ہو وہاں پر رحمت کے فرشتے تک داخل نہ ہونے والی روایات وغیرہ کی بنا پر امام ابو حنیفہؒ کتے کے جوٹھے کو سات مرتبہ دھونا مستحب فرماتے ہیں اور تین مرتبہ دھونا فرض قرار دیتے ہیں۔

مسلم معاشروں میں گزشتہ چند برسوں میں لوگوں کے اندر کتے پالنے کا شوق کافی بڑھ گیا ہے جس کے پیش نظر ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ لوگوں کی توجہ ان احادیث مبارکہ کی طرف دلائی جائے اور ان خطرات کی طرف مبذول کرائی جائے جو اس سے پیدا ہوتے ہیں خصوصاً جبکہ لوگ کتا پالنے ہی پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ اس کے ساتھ خوش طبعی بھی کرنے لگتے ہیں اور اس کو چومتے بھی ہیں نیز اس کو اس طرح چھوڑ دیا جاتا ہے کہ وہ چھوٹوں اور بڑوں کے ہاتھ چاٹ لے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بچا ہوا کھانا کتوں کے آگے اپنے کھانے کی پلیٹوں میں رکھ دیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ عادتیں ایسی معیوب ہیں کہ ذوق سلیم ان کو قبول نہیں کرتا اور یہ شائستگی کے خلاف ہیں۔ مزید برآں یہ صحت و نظافت کے اصول کے بھی منافی ہیں۔

طبی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو کتے کو پالنے اور اس کے ساتھ خوش طبعی کرنے سے جو خطرات انسان کی صحت اور اس کی زندگی کو لاحق ہوتے ہیں ان کو معمولی خیال کرنا صحیح نہیں ہے۔ بہت سے لوگوں کو اپنی نادانی کی بھاری قیمت ادا کرنا پڑی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کتوں کے جسم پر ایسے جراثیم ہوتے ہیں جو دائمی اور لاعلاج امراض کا سبب بنتے ہیں بلکہ کتنے ہی لوگ اس مرض میں مبتلا ہو کر اپنی جان سے ہاتھ دھو چکے ہیں۔

اس جراثیم کی شکل فیتہ کی ہوتی ہے اور یہ انسان کے جسم پر پھنسی کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ گو اس قسم کے جراثیم موشیوں اور خاص طور سے سوروں کے جسم پر بھی پائے جاتے ہیں لیکن نشوونما کی پوری صلاحیت رکھنے والے جراثیم صرف کتوں کے جسم پر ہوتے ہیں۔

انسان اگر اپنی صحت کو محفوظ اور اپنی زندگی کو باقی رکھنا چاہتا ہے تو اسے کتوں کے ساتھ خوش طبعی نہیں کرنا چاہئے، انہیں قریب آنے سے روکنا چاہئے، بچوں کو ان کے ساتھ گھل مل جانے سے باز رکھنا چاہئے۔ کتوں کو ہاتھ چاٹنے کے لئے چھوڑ نہیں دینا چاہئے اور نہ ان کو بچوں کے کھیل کود اور تفریح کے مقامات میں رہنے اور وہاں گندگی پھیلانے کا موقع دینا چاہئے۔ لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کتوں کی بڑی تعداد بچوں کی ورزش گاہوں میں پائی جاتی ہے۔

اسی طرح ان کے کھانے کے برتن الگ ہونا چاہئیں۔ انسان اپنے کھانے کے لئے جو پلیٹیں وغیرہ استعمال کرتا ہے ان کو کتوں کے آگے چاٹنے کے لئے نہ ڈال دیا جائے اور نہ ان کو بازاروں اور ہونٹوں وغیرہ میں داخل ہونے دیا جائے۔ غرضیکہ پوری احتیاط سے کام لے کر ان کو کھانے پینے کی تمام چیزوں سے دور رکھا جائے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ آج کل جدید سائنس نے بھی ثابت کر دیا ہے کہ کتے کے جھوٹے میں زہریلے جراثیم ہوتے ہیں جب

تک سات مرتبہ ان کو نہ دھویا جائے اور ایک مرتبہ مٹی سے صاف نہ کیا جائے تو وہ زہریلے جراثیم ختم نہیں ہوتے اس وجہ سے تین مرتبہ دھونے سے اگرچہ طہارت تو حاصل ہو جاتی ہے لیکن اطمینان اور شفاء سات مرتبہ دھونے میں ہے اس طرح سے سات مرتبہ دھونے والی اور تین مرتبہ دھونے والی دونوں قسم کی روایات میں تطبیق بھی ہو جائے گی اور امام ابو حنیفہؒ والی دلیل جو کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے اس کو حضرت ابن عدیؒ نے مرفوع قرار دیا ہے البتہ دارقطنی نے اس کو کمزور کہا ہے۔ حاشیہ نسائی شریف میں ہے: قال ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ قد ورد الامر بالا راقۃ ایضاً من طریق عطاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ مرفوعاً اخرجہ ابن عدی لکن فی رفعہ نظر زہر الربی علی نسائی ص: ۱۰۱ یہ بات بھی ذہن نشین رہنا ضروری ہے کہ امام ابو حنیفہؒ نے کتے کے جوٹھے برتن کو تین مرتبہ پاک کرنے سے متعلق جو فرمایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے اس کھانے یا پانی وغیرہ کو پھینک دو اور بہا دو پھر صاف کر کے تین مرتبہ پاک کرو۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث کا یہی حاصل ہے۔

۶۵: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کے برتن میں جب کتا منہ ڈال کر چپ چپ کر کے پئے تو اس برتن کو سات مرتبہ (پاک کرنے کے لیے) دھوئے۔

۶۶: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هِلَالُ بْنُ أُسَامَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ۔

۶۶: اس حدیث کا ترجمہ بھی مندرجہ بالا حدیث کی طرح ہے۔

باب ۵۲: الْأُمْرِبَارَاقَةِ مَا فِي الْإِنَاءِ إِذَا وَقَعَ فِيهِ الْكَلْبُ

باب: جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو برتن میں جو کچھ ہو اس کو بہا دینا چاہئے

۶۷: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَرْفُقْهُ ثُمَّ لْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ (قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ عَلِيَّ بْنَ مُسْهِرٍ عَلَى قَوْلِهِ فَلْيَرْفُقْهُ)۔

۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال کر چپ چپ کر کے پانی پی لے تو جو کچھ اس برتن میں موجود ہو وہ بہا دو اس کے بعد سات مرتبہ اس برتن کو دھو لو۔

ایک مستحب حکم:

اس حدیث سے حضرات شوافع نے استدلال فرمایا ہے کہ کتے کے جوٹھے برتن کو سات مرتبہ دھونا چاہئے لیکن احناف کا مسلک اس سلسلہ میں یہ ہے کہ جس طریقہ سے دیگر نجاسات تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جاتی ہیں اسی طریقہ سے کتے کا جوٹھا بھی تین مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا اور اس حدیث مبارکہ کا حنفیہ نے یہ جواب دیا ہے کہ یہ حدیث استحباب کو ظاہر کرتی ہے یعنی تین مرتبہ دھونا لازم ہے اور سات مرتبہ دھونا مستحب ہے اور ساتویں مرتبہ مٹی سے مانجھنا چاہئے کیونکہ جراثیم کتے کے جوٹھے میں ہوتے ہیں وہ مٹی کے مانجھنے ہی سے ختم ہوتے ہیں۔ حنفیہ نے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث مبارکہ سے استدلال فرمایا ہے جو کہ اس سے آگے مذکور ہے۔

باب ۵۳: تَغْيِيرُ الْإِنَاءِ الَّذِي وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ بِالتُّرَابِ
باب: جس برتن میں کتا منہ ڈال کر پی لے تو اس کو مٹی سے مانجھنا

۶۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرَفًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَرَحْصَ فِي كُلِّ الصَّيْدِ وَالْغَنَمِ وَقَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَغَفِرُوهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ۔
۶۸: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے مارنے کا حکم فرمایا لیکن شکاری کتے اور بکریوں کے گلے کا محافظ کتا کہ آپ ﷺ نے ایسے کتے کے پالنے کی اجازت عطا فرمائی اور آپ ﷺ نے فرمایا جب کتا برتن میں منہ ڈال کر چپ چپ کر کے پانی پی لے تو اس کو سات مرتبہ دھو اور آٹھویں مرتبہ میں اس برتن کو مٹی سے مانجھ کر وضو کرو۔

کتے کے جوٹھے برتن کو دھونے کی بابت:

مذکورہ بالا روایت سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ کتے کے جھوٹے پانی والے برتن کو سات مرتبہ پانی سے دھونا اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے صاف کرنا ظاہر ہوتا ہے چنانچہ حضرت امام احمد بن حنبلؒ یہی فرماتے ہیں کہ آٹھویں مرتبہ مٹی سے مانجھنا واجب ہے سابق میں اس مسئلہ کی تفصیل عرض کی جا چکی ہے۔

باب ۵۴: سُورُ الْهَرَّةِ
باب: بلی کے جوٹھے سے متعلق

۶۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِقَاعَةَ عَنْ كُبَيْشَةَ بِنْتِ كَعْبٍ بِنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَكَرَتْ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا۔
۶۹: حضرت کبشہ سے روایت ہے کہ ابو قتادہؓ میرے پاس آئے پھر کوئی ایسی بات کی کہ جس کے یہ معنی تھے کہ میں نے ان کے لئے وضو کا پانی لا کر رکھا کہ اس دوران بلی آگئی اور وہ پینے لگی۔ ابو قتادہؓ نے اس بلی کے پینے کے لئے پانی کا برتن ٹیڑھا کر دیا یہاں تک کہ اس

فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ قَاضِي لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَأَيْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ اتَّعَجِبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيَسْتَبْجَسُ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَافَاتِ -

نے جی بھر کر پانی پی لیا۔ حضرت کبشہؓ نے کہا کہ پھر مجھ کو جو دیکھا تو میں ان کی جانب دیکھ رہی ہوں تو انہوں نے مجھ سے کہا: اے میری بھتیجی! کیا تم تعجب اور حیرت کر رہی ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ تو انہوں نے کہا کہ بلاشبہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلی تو ناپاک نہیں ہے کیونکہ وہ تمہارے آس پاس گھومنے والوں میں سے ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اس سے ابتلائے عام ہے اور شب و روز وہ مکانات میں آتی جاتی اور گھومتی ہے۔ اس وجہ سے اس کا جوٹھا پاک ہے۔ امام محمدؒ کہتے ہیں کہ بلی کے جوٹھا پانی سے وضو میں کوئی حرج نہیں البتہ جوٹھے پانی کے علاوہ دوسرے پانی سے وضو کرنا ہمارے نزدیک بہتر ہے۔ یہی امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے۔

بَابُ ۵۵ سُورِ الْحِمَارِ

۷۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَانَا مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَاكُمُ عَنْ لَحُومِ الْحُمُرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ -

باب: گدھے کے جوٹھے سے متعلق

۷۰: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس جناب نبی کریم ﷺ کی طرف سے اعلان کرنے والا آیا اور اس نے بیان کیا کہ اللہ اور اس کے رسول تم کو گدھوں کا گوشت کھانے کی ممانعت فرماتے ہیں کیونکہ وہ ناپاک ہے۔

بَابُ ۵۶ سُورِ الْحَائِضِ

۷۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْمُقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَتَعَرَّقُ الْعُرُقَ فَيَضَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَأَنَا حَائِضٌ وَكُنْتُ أَشْرَبُ مِنَ الْإِنَاءِ فَيَضَعُ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَأَنَا حَائِضٌ -

باب: حائضہ عورت کا جوٹھا

۷۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں ہڈی کو چوسا کرتی تھی اس کے بعد جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی جگہ اپنا منہ رکھ کر چوسا کرتے تھے حالانکہ میں اس وقت حائضہ ہوتی تھی۔ میں برتن سے پانی پیتی پھر جناب رسول کریم ﷺ بھی اسی جگہ اپنا منہ لگا کر پانی پیتے حالانکہ میں اس وقت حیض سے ہوا کرتی تھی۔

بَابُ ۵۷ وَضُوءُ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِيعًا

۷۲: أَخْبَرَنَا هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْحَارِثِ بْنُ مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّؤْنَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَمِيعًا -

باب: مرد و عورت کے ایک ساتھ وضو کرنے کا بیان

۷۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں خواتین اور مرد سب ایک ساتھ ہی وضو کرتے تھے (مطلب یہ ہے کہ ایک برتن سے سب وضو کرتے)۔

بَابُ ۵۸ فَضْلُ الْجُنُبِ

باب: جنبی کے غسل سے بچا ہوا پانی

۷۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا
كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ۔

ایک مسئلہ:

۷۳: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ وہ جناب رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی برتن میں غسل کیا کرتی
تھیں۔

مطلب یہ ہے کہ دونوں ایک ہی برتن کے پانی سے وضو کرتے تھے اس طرح سے ہر ایک دوسرے کا بچا ہوا پانی استعمال کرتا
تھا۔ امام محمدؒ کہتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ عورت مرد کے ساتھ ایک برتن سے وضو یا غسل کرے۔ خواہ عورت برتن میں
پہلے ہاتھ ڈالے یا مرد پہلے ہاتھ ڈالے۔ یہی امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے۔ (موطا)

بَابُ ۵۹ الْقُدْرُ الَّذِي يَكْتَفِي بِهِ لِرَجُلٍ

باب: وضو کے لئے کس قدر پانی

مِنْ الْمَاءِ الْوُضُوءِ

کافی ہے؟

۷۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
جَبْرِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِمَكْوُوكٍ وَيَغْتَسِلُ بِخُمْسِ
مَكَاكِيٍّ۔

۷۴: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول کریم
ﷺ ایک مکوک پانی سے وضو فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم
پانچ مکوک پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے۔

مکوک کیا ہے؟ مکوک عرب کا ایک پیمانہ ہے جس میں ایک مد پانی آتا ہے۔ امام بخاری اور مسلمؒ نے بھی اس سلسلہ میں ایک
روایت حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ (ایک) مد سے وضو اور صاع کے ساتھ غسل فرمایا کرتے تھے اور بعض
حضرات نے فرمایا ہے کہ مکوک ایک ایسا پیمانہ ہے کہ جس میں تقریباً ڈیڑھ صاع پانی آتا ہے لیکن امام بغویؒ اس سلسلہ میں یہ
فرماتے ہیں کہ اس جگہ پر مکوک سے مراد مد ہے اور دلیل اس سے آگے والی روایت ہے کہ جس میں بوضاحت مد پانی کا برائے
وضو استعمال فرمانا مذکور ہے۔ آج کل حجاز کے حضرات کے نزدیک مد ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے اور عراق کے حضرات کے
ز نزدیک مد دو رطل کا ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے ایک صاع کی مقدار چار مد ہوئی۔ اس سلسلہ میں صاحب زہر الرئی تحریر فرماتے ہیں:
المكوك بفتح الميم وتشديد الكاف قال في النهاية اراد به المد وقيل الصاع ، والاول اشبه الخ ... ويختلف مقداره
 باختلاف اصطلاح الناس عليه في البلاد قال والمكاكي جمع مكوك ... واختلفوا في المد فقل المد رطل وثلث
 بالعراق به يقول الشافعي وقيل هو اطلاق وبه اخذ ابو حنفيه واستدل بمارو رواه الدارقطني عن انس رضي الله
 عنه قال كان رسول الله ﷺ يتوضاء بمد رطلين ويغتسل بالصاع ثمانية ابطال حاشية نسائی ص ۱۱۔ مزید تفصیل کے لئے

رسالہ اوزان شریعہ حضرت مفتی محمد شفیع مفتی اعظم پاکستان ملاحظہ فرمائیں یہ رسالہ جواہر الفقہ جلد اول میں شائع شدہ ہے علیحدہ سے دستیاب نہیں ہے۔ (قائم)

۷۵: حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پانی کا برتن لایا گیا کہ جس میں دو تہائی مد پانی تھا شعبہ کی ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو (پانی سے) دھویا اور ان کو ملا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کانوں میں مسح فرمایا اور مجھے یہ بات نہیں یاد کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کانوں کے اوپر کی طرف مسح فرمایا (یا نہیں؟)

۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَدَّتِي وَهِي أُمُّ عُمَارَةَ بِنْتُ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَاتَى بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ قَدَرِ ثَلَاثِي الْمَدِّ قَالَ شُعْبَةُ فَاحْفَظْ إِنَّهُ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَجَعَلَ يَذْلُكُهُمَا وَيَمْسَحُ أُذُنَيْهِ بَاطِنَهُمَا وَلَا أَحْفَظُ إِنَّهُ مَسَحَ ظَاهِرَهُمَا۔

باب: وضو میں نیت کا بیان

۷۶: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمال کا اعتبار (در اصل) نیت پر ہے اور ہر ایک شخص کے لئے وہی ہے جس کے لئے اس نے نیت کی ہے (یعنی کوئی برا عمل ثواب کا اہل نہیں ہے اور برے کام کرنے والے کو اجر نہ مل سکے گا) تو جس کی نیت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہوگی وہ شخص عند اللہ اجر و ثواب کا مستحق ہے اور جس کی ہجرت دنیا کے لئے ہوئی کہ (وہ یہ نیت کرے کہ میں اس عورت کو حاصل کر لوں) تو اس کی نیت اسی کے لئے ہے کہ جس کے لئے اس نے ہجرت کی یعنی دنیا اور عورت کے حاصل کرنے کی نیت کرنے سے وہ نیت اللہ اور اس کے رسول کی رضا مندی کے لئے نیت شمار نہ ہوگی۔

بَابُ ۶۰ النِّيَّةِ فِي الْوُضُوءِ
۷۶: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادٍ وَالْحَرُثِ بْنِ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ ح وَأَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِأَمْرِي مَا نَوَيْتُ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ إِلَى وَرَسُولِهِ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصَيِّهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَا جَرَ إِلَيْهِ۔

اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے:

مذکورہ بالا حدیث بخاری شریف اور صحاح ستہ کی دوسری کتب میں مختلف الفاظ سے مذکور ہے اور ایک حدیث مبارکہ میں ہے کہ ایک شخص نے مدینہ منورہ کی طرف صرف ایک عورت کے حاصل کرنے کے واسطے نیت کر کے ہجرت کی لوگوں کو جب معلوم ہوا تو انہوں نے خدمت نبوی میں یہ واقعہ بیان کیا۔ اس پر جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ جیسی نیت ویسا بدلہ برے کام یا دنیا کے حاصل کرنے سے ثواب سے محروم رہے گا اور نیک کام کے لئے ہجرت کرنے سے اجر کا مستحق ہوگا اور بعض اعمال ایسے ہیں کہ ان کو اگر ادا کر دیا لیکن نیت یاد نہ تھی تو ثواب کا مستحق ہوگا جیسے کہ نماز تو ادا کر دی لیکن نیت

کرتے وقت زبان سے نیت کے الفاظ ادا نہیں کئے تو وہ نفل پھر بھی باعث اجر بن جائے گا جیسے کہ نماز کی نیت دل سے کر لی لیکن زبان سے الفاظ نیت ادا نہ کئے تو نماز ہوگئی اور اس کا ثواب بھی ملے گا۔ لیکن فقہاء کرام نے نماز کے لئے زبان سے کہنے کو مستحب قرار دیا ہے اور نیت سے متعلق مزید تفصیل بحث کے لئے اردو میں ایضاح البخاری شرح بخاری مطالعہ فرما سکتے ہیں اور فتح الملہم شرح مسلم میں بھی اس مسئلہ کی تفصیل بحث مطالعہ فرما سکتے ہیں۔

باب: برتن سے وضو

۷۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ اس روز نماز عصر کے ادا کرنے کا وقت ہو گیا لوگوں نے وضو کے لئے پانی تلاش کیا لیکن پانی نہ مل سکا۔ اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا۔ آپ نے اپنا مبارک ہاتھ اس برتن میں رکھ دیا اور لوگوں کو وضو کرنے کا حکم فرمایا تو میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے پانی ٹپک رہا تھا یہاں تک کہ اخیر میں جو شخص تھا اس نے بھی وضو کیا۔

باب ۶۱ الوضوء من الإناء

۷۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوُضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّعُوا فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ حَتَّى تَوَضَّعُوا مِنْ عِنْدِ أَخِرِهِمْ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ:

مذکورہ بالا روایت میں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک معجزہ کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ اور حاصل حدیث یہ ہے کہ تمام حضرات نے اسی پانی سے وضو کیا۔ اس سلسلہ میں صاحب زہر الربی لکھتے ہیں: اِیْ یُخْرِجُ مِنْ نَفْسِ أَصَابِعِهِ يَنْبُعُ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ... قَالَ التِّيمِيُّ بَرَى تَوَضَّعُوا كُلُّهُمْ حَتَّى وَصَلَتِ النُّوْبَةُ إِلَى الْآخِرَةِ قَالَ الْكِرْمَانِيُّ اِیْ تَوَضَّعُوا النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّعُوا الَّذِينَ عِنْدَ أَخِرِهِمْ..... ملخصاً من حاشیہ النسائی ص ۱۱ مطبوعہ دیوبند۔

۷۸: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ لوگوں کو پانی نہ مل سکا۔ آپ کے پاس ایک کڑا ہی پانی کی پیش کی گئی۔ آپ نے اپنا مبارک ہاتھ اس کے اندر ڈال لیا۔ تو میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ پانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے نکل رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم لوگ آ جاؤ۔ جاؤ پاک پانی کے پاس اور اللہ تعالیٰ کی برکت کے پاس آ جاؤ۔ اعمش نے بیان کیا کہ مجھ سے سالم بن ابی الجعد نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابرؓ سے کہا کہ تم لوگ کتنے آدمی تھے اس روز؟ انہوں

۷۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَأَتَى بِتَوْرٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْفَجِرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ وَيَقُولُ حَتَّى عَلَى الطَّهْرِ وَالْبُرْكََةِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ الْأَعْمَشُ فَحَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفٌ

وَحَمْسِمَانَةَ۔

نے کہا کہ ایک ہزار پانچ سو افراد تھے۔

بَابُ ۲۲ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوءِ

باب: بوقت وضو بسم اللہ پڑھنا

۷۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ وَقَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ طَلَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مَاءٌ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْمَاءِ وَيَقُولُ تَوَضَّؤُا بِسْمِ اللَّهِ فَإِذَا فَرَغْتَ الْمَاءِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ حَتَّى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ أَحَرِهِمْ قَالَ ثَابِتٌ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ تَرَاهُمْ قَالَ نَحْوًا مِنْ سَبْعِينَ۔

۷۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے وضو کا پانی طلب کیا اور فرمایا: تم میں سے کیا کسی کے پاس پانی موجود ہے؟ اس کے بعد آپ نے اپنا ہاتھ پانی میں رکھا اور فرمایا تم لوگ اللہ کے نام سے وضو کرو تو میں نے یہ منظر دیکھا کہ آپ کی مبارک انگلیوں کے درمیان سے پانی نکل رہا تھا یہاں تک کہ تمام لوگوں نے وضو کیا اور کوئی شخص وضو سے باقی نہ بچا۔ ثابتؓ نے انسؓ سے پوچھا کہ آپ کل کتنے حضرات تھے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: تقریباً ستر۔

بَابُ ۲۳ صَبِّ الْخَادِمِ الْمَاءَ

باب: اگر خادم وضو کرنے والے شخص کے اعضاء پر وضو

عَلَى الرَّجُلِ لِلْوُضُوءِ

کا پانی ڈالنا جائے

۸۰: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْحَارِثِيُّ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ وَيُونُسَ وَ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبَادِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ سَكَبْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ تَوَضَّأَ فِي غُرْوَةِ تَبُوكَ فَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَمْ يَذْكُرْ مَالِكٌ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ۔

۸۰: حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو میں نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر) پانی ڈالا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں موزوں پر مسح فرمایا۔ امام نسائی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مالک نے عروہ بن مغیرہ کا ذکر نہیں کیا۔

وضو میں مدد لینا:

مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہے کہ خادم سے وضو میں مدد لینا درست ہے اگرچہ بہتر یہی ہے کہ بلا ضرورت خادم سے وضو میں مدد نہ لے بلکہ خود ہی اعضاء وضو پر پانی ڈالے اور مذکورہ حدیث میں آپ ﷺ کا مذکورہ عمل مبارک بیان جواز کے لئے ہے۔

باب ۶۴ الوضوء مرتبہ مرتبہ

۸۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِوُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً.

باب ۶۵ الوضوء ثلثاً ثلثاً

۸۲: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنْبَأَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَلٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا يُسْنِدُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

باب ۶۶ صِفَةُ الْوُضُوءِ غَسْلُ الْكَفَّيْنِ

۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَصْرِيُّ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُعِيزَةِ عَنِ الْمُعِيزَةِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ رَجُلٍ حَتَّى رَدَّهٗ إِلَى الْمُعِيزَةِ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَلَا أَحْفَظُ حَدِيثَ ذَا مِنْ حَدِيثِ ذَا أَنَّ الْمُعِيزَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَرَعَ ظَهْرِي بِعَصَا كَانَتْ مَعَهُ فَعَدَلُ وَعَدَلْتُ مَعَهُ حَتَّى أَتَى كَذَا وَكَذَا مِنَ الْأَرْضِ فَأَنَاحَ ثُمَّ انْطَلَقَ قَالَ فَذَهَبَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَمَعَكَ مَاءٌ وَمَعِيَ سَطِيجَةٌ لِي فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَافْرَغْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةٌ الْكُمَيْنِ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَذَكَرَ مِنْ نَاصِيَتِهِ شَيْئًا وَعَمَّا مَنِيهِ شَيْئًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ لَا أَحْفَظُ كَمَا أُرِيدُ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَالَ حَاجَتَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

باب: اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھونا

۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: کیا میں تم کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے خبردار نہ کروں پھر آپؐ نے وضو فرماتے ہوئے ایک ایک مرتبہ اعضاء کو دھویا۔

باب: اعضاء کو تین تین مرتبہ دھونا

۸۲: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کیا تو انہوں نے ہر ایک عضو کو تین تین مرتبہ دھویا اور فرمایا کہ رسول کریم ﷺ اسی طرح سے کیا کرتے تھے یعنی عمل نبوی اسی طرح سے تھا۔

باب: وضو کا طریقہ دونوں ہاتھ دھونا

۸۳: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپؐ نے میرے پیٹ میں اپنا عصا مبارک چھبویا۔ اس کے بعد آپؐ مڑ گئے۔ یہاں تک کہ آپؐ ایک ایسی زمین پر تشریف لائے جو کہ ایسی ایسی تھی۔ آپؐ نے اس جگہ اونٹ بٹھلایا پھر آپؐ تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ آپؐ میری نگاہ سے غائب ہو گئے اس کے بعد آپؐ تشریف لائے اور آپؐ نے مجھ سے دریافت فرمایا: کیا تمہارے پاس پانی موجود ہے؟ اُس وقت میرے پاس ایک پانی کا مشکیزہ تھا۔ میں اس کو لے کر حاضر ہوا اور آپؐ پر پانی ڈالا۔ آپؐ نے دونوں پہونچے اور چہرہ مبارک دھویا اس کے بعد دونوں ہاتھوں کے دھونے کا قصد فرمایا لیکن آپؐ ایک جگہ پہنچے ہوئے تھے جو کہ ملک شام کا تیار کردہ تھا کہ جس کی آستین تنگ تھی اس وجہ سے اس کی آستین اوپر نہ چڑھ سکی۔ آپؐ ﷺ نے اپنا ہاتھ چونچہ مبارک کے نیچے سے نکال لیا۔ اور چہرہ مبارک اور دونوں ہاتھ دھوئے۔ اس کے بعد حضرت مغیرہ نے عمامہ اور پیشانی کا حال (مسح) بیان فرمایا۔ حضرت ابن عون فرماتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد نہیں ہے کہ جو بات میں چاہتا ہوں۔ پھر آپؐ نے موزوں پر

مسح فرمایا اس کے بعد فرمایا اب تم ضرورت سے فارغ ہو جاؤ۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے ضرورت نہیں ہے۔ اس کے بعد ہم لوگ آئے تو اس وقت امام عبد الرحمن بن عوفؓ تھے اور وہ اس وقت نماز فجر کی ایک رکعت ادا فرما چکے تھے۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں حضرت عبد الرحمنؓ کو مطلع کر دوں کہ جناب نبی کریم ﷺ تشریف لا چکے ہیں لیکن آپ نے اس بات کی ممانعت فرمادی پھر جس قدر ہمیں جماعت سے نماز ملی تھی اس کو پڑھا اور جس قدر نماز ہم سے قبل ادا کی جا چکی تھی اس کو سلام کے بعد مکمل فرمایا۔

باب: اعضاء کو کتنی مرتبہ دھونا چاہئے؟

۸۴: حضرت ابن ابی اوسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں پہونچوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا۔

خلاصۃ الباب ☆ امام محمدؒ کہتے ہیں تین تین بار دھونا افضل ہے۔ دوبار جائز ہے اور ایک بار بھی کفایت کرتا ہے جب تم اچھی طرح وضو کرو۔ یہی امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے۔ (موطا امام محمدؒ)

باب: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

۸۵: حضرت حمران بن ابانؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا تو (پہلے) انہوں نے تین مرتبہ پانی ڈال کر ان کو دھویا۔ اس کے بعد کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر چہرہ تین مرتبہ دھویا اس کے بعد کہنی تک اپنا دایاں ہاتھ تین مرتبہ دھویا اس کے بعد پھر بائیں ہاتھ اسی طرح تین مرتبہ دھویا پھر سر کا مسح کیا اور پھر انہوں نے بائیں پاؤں بھی دھویا پھر فرمایا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اس میرے وضو جیسا وضو کیا اس کے بعد فرمایا کہ جو شخص میری طرح سے وضو کرے ہے پھر دو رکعت نماز ادا کرے اور دل میں لغو اور بیہودہ خیالات نہ لائے تو اس کے اگلے گناہ تمام کے تمام معاف ہو جائیں گے۔

لَيْسَتْ لِي حَاجَةٌ فَجَنَّا وَقَدْ أَمَّ النَّاسَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ صَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَذَهَبَتْ لِأُذُنِهِ فَهَانِي فَصَلَّيْنَا مَا أَدْرَكْنَا وَقَضَيْنَا مَا سَبَقَنَا۔

باب ۶۷ گم تفسلان

۸۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الثُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ أَوْسٍ بْنِ أَوْسٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَوَكَّفَ ثَلَاثًا۔

باب ۶۸ المضمضة والاستنشاق

۸۵: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّثَّامِيِّ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَعَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضَّضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ عَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ عَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ عَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوئِي ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

باب ۶۹ بَابُ الْيَدَيْنِ يَتَمَضَّمُ

۸۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا
عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارٍ الْجُمُصِيُّ
عَنْ شُعَيْبٍ هُوَ ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي
عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حُمْرَانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ دَعَا
بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ إِنَائِهِ فَعَسَلَهَا ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ ثُمَّ ادْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْوَضُوءِ فَتَمَضَّمُضَ
وَأَسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى
الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ
كُلَّ رِجْلٍ مِنْ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ
مِثْلَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ
فِيهِمَا نَفْسَهُ بِشَيْءٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

باب ۷۰ اتِّحَادِ الْإِسْتِنْشَاقِ

۸۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ
عِيْسَى عَنْ مَعْنٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ
الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي
أَلْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيُسْتَنْشَقْ۔

باب ۷۱ الْمُبَالَغَةُ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ

۸۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
سَلِيمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ وَأَنْبَاءَنَا إِسْحَاقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ
عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَخْبَرَنِي عَنْ الْوَضُوءِ قَالَ أَسْبِغِ الْوَضُوءَ
وَبَالِغٌ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا۔

باب: کون سے ہاتھ میں پانی لے کر کلی کرے؟

۸۶: حضرت حمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا اور اپنے ہاتھ پر پانی ڈالا
دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا اس کے بعد دایاں ہاتھ پانی میں ڈال
کر کلی کی اور ناک صاف کی اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنا چہرہ تین
مرتبہ دھویا اور کہنی تک دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے پھر سر کا مسح کیا اور
ہر ایک پاؤں کو تین تین مرتبہ دھویا پھر حضرت عثمانؓ نے کہا کہ میں
نے جناب نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اسی طرح سے وضو
کیا جیسا میں نے یہ وضو کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص میری طرح
سے وضو کرے کہ میں نے جس طرح وضو کیا ہے اس کے بعد وہ شخص
کھڑے ہو کر خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرے اور نماز کے
دوران لغو اور بے ہودہ خیالات اور وسوسے (خود سے) نہ لائے تو
اس کے اگلے اور پچھلے تمام کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔

باب: ناک صاف کرنے کا بیان

۸۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد
فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو اپنی ناک میں پانی
ڈالے اس کے بعد ناک صاف کرے۔ دوسری روایت میں ہے کہ
تین مرتبہ ناک صاف کرے۔

باب: ناک میں پانی زور سے ڈالنے کا بیان

۸۸: حضرت لقیط بن صبرہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں
نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اچھی طرح سے
وضو کرنا سکھا دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم وضو مکمل
طریقہ سے کیا کرو اور ناک صاف کرنے میں زور لگایا کرو مگر یہ کہ تم
روزہ دار ہو۔

اعضاء اچھی طرح دھونا:

مطلب یہ ہے کہ وضو کے دوران اعضاء کو خوب اچھی طرح دھویا کرو (اور پانی بلا وجہ زیادہ بھی نہ خرچ کیا کرو) اور کوئی عضو خشک نہیں رہنا چاہئے اور ناک میں پانی زور سے ڈالنے کا حکم اس وجہ سے ہے تاکہ ناک اچھی طرح صاف ہو جائے لیکن اگر روزہ ہو تو ناک میں آہستہ سے پانی ڈالنا چاہئے ورنہ روزہ ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہے۔

باب: ناک صاف کرنے کا بیان

۸۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کرے تو ناک صاف کرے یعنی ناک سکے اور جو شخص ڈھیلے سے استنجا کرے تو طاق لے یعنی استنجا طاق عدد تین پانچ سات ڈھیلے یا پتھر سے کرے۔

۹۰: حضرت سلمہ بن قیسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو ناک صاف کرو اور جب تم استنجا کے لئے ڈھیلے لو تو طاق عدد استعمال کرو۔

باب ۷۲ الامر بالاستنثار

۸۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتِثِرْ وَمَنْ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ۔

۹۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَاسْتِثِرْ وَإِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَلَا تُوتِرْ۔

باب: بیدار ہونے کے بعد ناک صاف

کرنے کا بیان

۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سو کر اٹھے پھر وہ وضو کرے تو تین مرتبہ ناک صاف کرے کیونکہ شیطان رات میں ناک کی جڑ کے اندر رہتا ہے (مراد نیند کی حالت ہے چاہے رات میں سوئے یا دن میں)۔

باب: کس ہاتھ سے ناک سکے

۹۲: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کے لئے پانی طلب فرمایا تو کلی کی ناک میں پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کیا۔ انہوں نے تین مرتبہ اسی طرح کیا اور فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی وضو

باب ۷۳ الامر بالاستنثار عند

الاستيقاظ من النوم

۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُبَيْرٍ لَمْ يَحْضُرْ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتِثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَشْرُمِهِ۔

باب ۷۴ بآي اليدين يستنثر

۹۲: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ دَعَا بِوَضُوءٍ فَنَمَضَ وَاسْتَشَقَّ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى ففَعَلَ

هَذَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَذَا طَهُورٌ نَبَى اللَّهُ ﷺ -

ہے۔ (ثابت ہوا کہ ناک بائیں ہاتھ سے صاف کرنی چاہیے)۔

بَابُ ۷۵ غَسْلُ الْوُجْهِ

باب: وضو میں چہرہ دھونا

۹۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ أَتَيْنَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ صَلَّى قَدَعًا بِطَهُورٍ فَقُلْنَا مَا يَصْنَعُ بِهِ وَقَدْ صَلَّى مَا يُرِيدُ إِلَّا لِيُعَلِّمَنَا فَأَتَى بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسَّتْ فَأَفْرَغَ مِنَ الْإِنَاءِ عَلَى يَدَيْهِ فَعَسَلَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضَّمُضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا مِنَ الْكَفِّ الَّذِي يَأْخُذُ بِهِ الْمَاءَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَيَدَهُ الشِّمَالِ ثَلَاثًا وَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَرِجْلَهُ الشِّمَالِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَعْلَمَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ هَذَا -

۹۳: حضرت عبد خیرؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت علی بن ابی طالبؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ اس وقت نماز سے فارغ ہو چکے تھے۔ انہوں نے وضو کا پانی منگوا یا۔ ہم نے کہا کہ یہ اس پانی کا کیا کریں گے یہ نماز سے تو فارغ ہو چکے ہیں (شاید) ہمیں طریقہ وضو بتلانے کے لئے پانی منگوا یا ہے بہر حال ان کے پاس ایک برتن آیا کہ جس میں پانی تھا اور ایک طشت آیا۔ انہوں نے برتن سے اپنے ہاتھ پر پانی ڈالا اور اس کو تین مرتبہ دھویا اس کے بعد کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور اسی ہاتھ سے پانی ڈالا کہ جس ہاتھ سے وہ پانی لے رہے تھے۔ اس کے بعد تین مرتبہ چہرہ تین مرتبہ دایاں ہاتھ اور تین ہی مرتبہ بائیں ہاتھ دھویا اور ایک مرتبہ سر کا مسح فرمایا۔ پھر دایاں اور بائیں پاؤں بھی تین مرتبہ دھویا اور اس کے بعد انہوں نے فرمایا: جس شخص کو یہ خواہش ہو کہ رسول کریم ﷺ کس طریقہ سے وضو کیا کرتے تھے تو اس کے لئے یہی وضو ہے۔

وضو کا مسنون طریقہ:

مذکورہ بالا حدیث میں وضو کا مسنون طریقہ بیان فرمایا گیا ہے اور ایک دوسری روایت میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ہی چلو سے پانی ڈالا اس بارے میں احناف کا مسلک یہ ہے کہ علیحدہ علیحدہ چلو سے پانی لیا جائے۔

بَابُ ۷۶ عَدَدُ غَسْلِ الْوُجْهِ؟

باب: چہرہ کتنی مرتبہ دھونا چاہئے؟

۹۴: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أَتَى بِكُرْسِيِّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ فِيهِ مَاءٌ فَكَفَّ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَضَّمُضَ وَاسْتَنْشَقَ بِكَفِّ وَاحِدٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَآخَذَ مِنَ الْمَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَشَارَ شُعْبَةُ مَرَّةً مِنْ نَاصِيَتِهِ

۹۴: حضرت عبد خیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک کرسی لائی گئی وہ اس پر بیٹھ گئے پھر ایک برتن منگوا یا کہ جس میں پانی موجود تھا اور تین مرتبہ انہوں نے اپنے ہاتھ سے اپنا برتن جھکا کر ڈالا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے تین مرتبہ پھر تین مرتبہ انہوں نے چہرہ دھویا اور دونوں ہاتھیں دھوئیں۔ اس کے بعد پانی لیا اور سر کا مسح کیا اپنی پیشانی سے اپنی گدی تک پھر

إِلَى مُوَحَّرَ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ لَا أَذْرِي أَرَدَهُمَا أَمْ لَا
وَعَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى
طَهْوَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَهَذَا طَهْوَرُهُ وَقَالَ أَبُو
عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَا وَالصَّوَابُ خَالِدُ بْنُ عُلْقَمَةَ
لَيْسَ مَالِكُ بْنُ عُرْفَةَ.

باب ۷۷ غُسلُ اليَدَيْنِ

۹۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ
يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ
بْنِ عُرْفَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا دَعَا
بِكُرْسِيِّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فِي تَوْرٍ فَغَسَلَ
يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَضَمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ
ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ
غَمَسَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ
رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى
وُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَهَذَا وُضُوؤُهُ.

باب ۷۸ صِفَةُ الْوُضُوءِ

۹۶: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا
حُجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي شَيْبَةُ أَنَّ
مُحَمَّدًا ابْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَلِيُّ أَنَّ
الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ دَعَانِي أَبِي عَلِيُّ بِوُضُوءٍ
فَقَرَّبْتُهُ لَهُ فَبَدَأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ أَنْ
يَدْخُلَهُمَا فِي وُضُوءِهِ ثُمَّ مَضَمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَرَّ
ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ
الْيُمْنَى إِلَى الْبِرْفَقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى كَذَلِكَ ثُمَّ
مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى
إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى كَذَلِكَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا
فَقَالَ نَاوِلْنِي فَنَاوَلْتُهُ الْإِنَاءَ الَّذِي فِيهِ فَضْلٌ وَضُوؤُهُ

فرمایا کہ مجھے علم نہیں کہ گردن سے ہاتھ کو پھر وہ پیشانی تک
لائے یا نہیں اور دونوں پاؤں دھوئے تین تین مرتبہ۔ اس
کے بعد کہا کہ جس شخص کو خواہش ہو رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے وضو کے دیکھنے کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی
وضو تھا۔

باب: وضو میں دونوں ہاتھ دھونا

۹۵: حضرت عبد خیر کی روایت ہے کہ ایک دن میں حضرت علیؑ کی
خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے ایک کرسی منگوائی اور اس پر
تشریف فرما ہوئے اس کے بعد انہوں نے ایک برتن میں پانی طلب
فرمایا اور دونوں ہاتھ دھوئے تین مرتبہ پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا
ایک ہی چلو سے تین مرتبہ۔ اور پھر چہرہ دھویا۔ تین مرتبہ اور تین تین
مرتبہ دونوں ہاتھ دھوئے پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈال کر سر کا مسح کیا پھر
دونوں پاؤں دھوئے تین تین مرتبہ۔ اس کے بعد کہا کہ جس شخص کو
خواہش ہو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو دیکھنے کی تو وہ شخص اس وضو کو دیکھ
لے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی وضو تھا۔

باب: ترکیب وضو

۹۶: حضرت حسینؑ سے روایت ہے کہ میرے والد حضرت علیؑ نے مجھ
سے وضو کا پانی طلب فرمایا میں نے وضو کا پانی پیش خدمت کر دیا۔
انہوں نے وضو کرنا شروع کر دیا تو انہوں نے پہلے دونوں ہونچوں کو
پانی کے اندر ہاتھ ڈالنے سے قبل دھویا۔ اس کے بعد تین مرتبہ کلی کی
اور تین مرتبہ ناک صاف کی پھر چہرہ کو تین مرتبہ دھویا اس کے بعد
دائیں ہاتھ کو اسی طرح دھویا پھر سر پر ایک ایک مرتبہ مسح فرمایا۔ پھر
دائیں پاؤں کو ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا۔ اس کے بعد انہوں اسی
طرح بائیں پاؤں کو دھویا۔ پھر کھڑے ہو گئے اور کہا کہ مجھے پانی
دے دو۔ میں نے وہی برتن لیا کہ جس میں وضو کا پانی بچا ہوا تھا۔
انہوں نے کھڑے کھڑے اس میں سے پانی پی لیا اس پر میں نے
حیرت ظاہر کی انہوں نے کہا تم حیرت میں نہ پڑو کیونکہ میں نے

تمہارے والد (یعنی نانا) رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ وہ بھی اس طریقہ سے کیا کرتے تھے جس طرح میں نے تم کو بتلایا اور دکھلایا اور آپ وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے کھڑے پیا کرتے تھے۔

فَشَرِبَ مِنْ فَضْلِ وَضُوهِهِ قَائِمًا فَعَجِبْتُ فَلَمَّا رَأَيْتُ قَالَ لَا تَعْجَبْ فَإِنِّي رَأَيْتُ أَبَاكَ النَّبِيَّ ﷺ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا رَأَيْتَنِي صَنَعْتُ يَقُولُ لَوْ وَضُوهُهُ هَذَا وَشَرِبَ فَضْلَ وَضُوهِهِ قَائِمًا۔

خلاصہ الباب ☆ احناف کے نزدیک وضو میں ترتیب مسنون ہے اور امام مالک، شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرض ہے۔

باب: ہاتھوں کو کتنی مرتبہ دھونا چاہئے؟

۹۷: حضرت ابی حنیہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا تو پہلے اپنے دونوں پہونچے دھوئے یہاں تک کہ انہوں نے ان کو (اچھی طرح سے) صاف کیا۔ اس کے بعد تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور چہرہ اور دونوں ہاتھ تین تین مرتبہ دھوئے پھر سر پر مسح فرمایا۔ اس کے بعد دونوں پاؤں کو نخنوں تک دھویا۔ پھر کھڑے ہو گئے اور وضو کا پانی کھڑے کھڑے پی لیا اس کے بعد فرمایا کہ مجھے خیال ہوا کہ میں تم لوگوں کو رسول کریم ﷺ کا طریقہ وضو سکھاؤں۔

بَابُ ۹۷ عَدَدِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ
۹۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَنِيَّةَ وَهُوَ ابْنُ قَيْسٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ تَمَضَّمْضُ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُورِهِ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحَبُّتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ طَهُورُ النَّبِيِّ ﷺ۔

باب: ہاتھوں کو دھونے کی حد کا بیان

۹۸: حضرت عمرو بن یحییٰ مازنیؓ نے سنا اپنے والد حضرت یحییٰ بن عمارہ بن ابی حسن سے انہوں نے عبد اللہ بن زید بن عاصمؓ سے جو کہ نبی ﷺ کے صحابی ہیں اور عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم لوگ دکھلا سکتے ہو کہ رسول کریم ﷺ کس طریقہ سے وضو فرمایا کرتے تھے؟ فرمایا: جی ہاں! تب انہوں نے وضو کا پانی طلب کیا اور اس کو اپنے ہاتھ پر ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو دھویا دو مرتبہ۔ اس کے بعد کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا پھر چہرہ دھویا تین مرتبہ۔ اس کے بعد دو مرتبہ ہاتھوں کو دھویا کہنی تک پھر مسح کیا مرکا دونوں ہاتھوں سے اور دونوں ہاتھ پیشانی سے گدی تک لے گئے اس کے بعد ہاتھوں کو اپنی پیشانی تک لے گئے پھر دونوں پاؤں کو دھویا۔

بَابُ ۹۸ حَدِّ الْغُسْلِ
۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قَرَأَهُ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ بْنُ عَاصِمٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِينِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَلَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ تَمَضَّمْضُ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَذْبَرَ بَدَأَ بِمَقْدَمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا

حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

بَابُ ۸۱ صِفَةِ مَسْحِ الرَّاسِ

۹۹: أَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَالِكٍ هُوَ ابْنُ أَنَسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ زَيْدٍ بْنُ عَاصِمٍ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِينِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَعَ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضَمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَذْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدِّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ رَدَّ هُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

بَابُ ۸۲ عَدَدِ مَسْحِ الرَّاسِ

۱۰۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الَّذِي أَرَى النَّدَاءَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ۔

بَابُ ۸۳ مَسْحِ الْمَرْأَةِ رَأْسَهَا

۱۰۱: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ الْخَرِثِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ سَالِمٌ سَبْلَانُ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَعْجِبُ بِأَمَانَتِهِ وَتَسْتَجِرُهُ فَأَرْتَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ فَتَمَضَّمَضَتْ وَاسْتَنْشَرَتْ ثَلَاثًا

باب: سر پر مسح کی کیفیت کا بیان

۹۹: حضرت عمرو بن یحییٰ اپنے والد ماجد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصمؓ سے عرض کیا کہ آپ مجھے یہ دکھلا سکتے ہیں کہ نبی ﷺ کس طریقہ سے وضو کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں اور پھر انہوں نے پانی منگوا کر دائیں ہاتھ پر ڈالا اور ہاتھوں کو دو مرتبہ دھویا پھر تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر تین مرتبہ چہرہ دھویا پھر دو مرتبہ دونوں بازو کہنیوں تک دھوئے۔ پھر ہاتھوں سے سر کا اس طریقہ سے مسح کیا کہ دونوں ہاتھوں کو آگے کی جانب سے پیچھے کی طرف لے گئے پھر ہاتھوں کو پیچھے کی طرف سے آگے کی جانب لائے۔ پھر پیچھے سے آگے کی جانب ہاتھوں کو لائے۔ یہاں تک کہ اسی جگہ ہاتھوں کو واپس لائے کہ جس جگہ سے شروع کیا تھا پھر دونوں پاؤں کو دھویا۔

باب: سر پر کتنی مرتبہ مسح کرنا چاہئے؟

۱۰۰: حضرت عبداللہ بن زیدؓ کہ جنہوں نے خواب میں اذان سنی تھی وہ فرماتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا آپ ﷺ نے تین مرتبہ چہرہ دھویا اور دو مرتبہ ہاتھ دھوئے دو مرتبہ دونوں پاؤں دھوئے اور دو مرتبہ سر کا مسح فرمایا۔

باب: عورت کے مسح کرنے کا بیان

۱۰۱: حضرت ابو عبداللہ سالم سلانؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ ان کی دیانت اور امانت کی بہت زیادہ قائل تھیں چنانچہ وہ اکثر ان سے معاوضہ پر کام لیا کرتی تھیں ایک مرتبہ عائشہؓ نے مجھے دکھلایا کہ رسول کریم ﷺ کس طریقہ سے وضو فرماتے تھے انہوں نے تین تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر چہرہ پھر دایاں ہاتھ اور پھر بائیں ہاتھ تین تین مرتبہ دھوئے پھر ہاتھ کو سر کے آگے رکھ کر پیچھے کی طرف لے گئے اور سر کا مسح ایک ہی مرتبہ کیا۔ پھر دونوں ہاتھوں کو پہلے

وَعَسَلَتْ وَجْهَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَتْ يَدَهَا الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَ الْيُسْرَى ثَلَاثًا وَوَضَعَتْ يَدَهَا فِي مُقَدِّمِ رَأْسِهَا ثُمَّ مَسَحَتْ رَأْسَهَا مَسْحَةً وَاحِدَةً إِلَى مُؤَخَّرِهِ ثُمَّ أَمَرَتْ يَدَيْهَا بِأُذُنَيْهَا ثُمَّ مَرَّتْ عَلَى الْخَدَّيْنِ قَالَ سَالِمٌ كُنْتُ أَتِيهَا مُكَاتِبًا مَا تَخْتَفِي مِنِّي فَتَجْلِسُ بَيْنَ يَدَيَّ وَتَتَحَدَّثُ مَعِيَ حَتَّى جِئْتُهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقُلْتُ ادْعِي لِي بِالْبَرَكَةِ يَا أُمَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ اعْتَقِنِي اللَّهُ قَالَتْ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ وَارْخَيْ الْحِجَابَ ذُوْنِي فَلَمْ أَرَهَا بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ۔

کانوں پر اور پھر دونوں رخساروں پر پھیرا۔ سالم کہتے ہیں کہ میں مکاتب تھا اس وجہ سے میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا اور وہ مجھ سے پردہ نہیں کیا کرتی تھیں بلکہ میرے سامنے آ جاتی تھیں اور وہ مجھ سے گفتگو تک فرما لیتی تھیں یہاں تک کہ ایک دن میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا اُم المؤمنین آپ میرے واسطے خیر و برکت کی دعا فرمائیں۔ فرمایا کس وجہ سے؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آزادی کی نعمت سے نوازا ہے اس پر وہ فرمانے لگیں کہ اللہ تعالیٰ تم کو خیر و برکت سے نوازے اور اس کے بعد سے وہ پردہ فرمانے لگ گئیں اور اس روز کے بعد سے پھر کبھی میں نے ان کی زیارت نہیں کی۔

خلاصہ الباب ☆ اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے اس وقت (یعنی پہلے) ان صحابی سے پردہ نہیں فرمایا تھا کیونکہ وہ صحابہ (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) اس وقت غلام تھے۔

باب: کانوں کے مسح سے متعلق

۱۰۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا کہ آپ نے دونوں ہاتھوں کو پہلے دھویا۔ پھر آپ نے ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر چہرہ اور ہاتھوں کو ایک ایک مرتبہ دھویا پھر ایک ایک مرتبہ سر اور کانوں کا مسح کیا۔ حضرت عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ مجھے اس نے خبر دی کہ جس نے حضرت ابن عجلان سے سنا کہ اس روایت میں انہوں نے پاؤں دھونے کا بھی تذکرہ بیان کیا۔

باب: کانوں کا سر کے ساتھ مسح کرنا اور ان کے سر کے حکم میں شامل ہونے سے متعلق

۱۰۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو ایک چلو (پانی) لے کر اس سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر چلو لے کر چہرہ دھویا۔

باب ۸۴ مسح الاذنین

۱۰۲: أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَيُّوبَ الطَّالِقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَعَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَمَضَّمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ مَرَّةً مَرَّةً وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ ابْنَ عَجَلَانَ يَقُولُ فِي ذَلِكَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

باب ۸۵ مسح الاذنين مع الرأس وما

يُستدل به على انهما من الرأس

۱۰۳: أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ إِدْرِيسُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

پھر دایاں اور بایاں بازو دھویا پھر سر اور دونوں کانوں کے اندر کے حصہ کا شہادت کی انگلی سے اور باہر کے حصہ کا انگوٹھے سے مسح فرمایا پھر (ایک پانی) چلو لے کر دایاں پاؤں دھویا اور پھر اسی طرح سے (جس طرح کہ دایاں پاؤں مبارک دھویا) بایاں پاؤں بھی دھویا۔

۱۰۴: حضرت عبداللہ صناحیؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مومن وضو کرتا ہے اور وہ دوران وضو کلی کرتا ہے تو اس کے چہرہ سے اس کے تمام (چھوٹے) گناہ نکل جاتے ہیں۔ اسی طرح جب وہ ناک سکتا ہے تو ناک سے اور چہرہ دھوتا ہے تو چہرہ سے یہاں تک کہ اس کی آنکھوں کی پلک سے بھی ہونے والے تمام کے تمام گناہ نکل جاتے ہیں پھر جب دونوں ہاتھوں کو دھوتا ہے تو ان سے ہونے والے گناہ اور حتیٰ کہ اس کے ناخن کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔ اسی طرح سر کا مسح کرنے سے سر سے اور حتیٰ کہ دونوں کانوں سے بھی (صغیرہ) گناہ نکل جاتے ہیں اور پھر جب پاؤں دھوتا ہے تو ان کے ناخنوں کے نیچے تک کے گناہ نکل جاتے ہیں پھر جب بندہ مسجد کی جانب چل دیتا اور مسجد میں نوافل ادا کرنے لگتا ہے تو ان کا اجر و ثواب علیحدہ ہے۔ حضرت قتیبہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ روایت حضرت صناحیؓ اور انہوں نے رسول کریم ﷺ سے سنا۔

تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَغَرَفَ غُرْفَةً فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ بِاطْنِئِمَا بِالسَّبَا حَتَّىٰ وَظَاهِرِهِمَا بِابْهَامَيْهِ ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثُمَّ غَرَفَ غُرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى۔
۱۰۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَغُنْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الصَّنَابِجِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ فِيهِ فَإِذَا اسْتَنْشَرَ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ حَتَّىٰ تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتَّىٰ تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتَّىٰ تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتَّىٰ تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهُ نَافِلَةً لَهُ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنِ الصَّنَابِجِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ۔

چھوٹے گناہ کی معافی:

مذکورہ بالا حدیث میں وضو مسنون طریقہ سے کرنے سے چھوٹے گناہوں کے معاف ہونے کا تذکرہ ہے نہ کہ بڑے گناہ۔ کیونکہ بڑے بڑے گناہ تو صرف توبہ سے ہی معاف ہوتے ہیں البتہ چھوٹے گناہ کا مذکورہ طریقہ سے معاف ہونے اور مومن کا دوسرے مومن سے محبت و خلوص سے مصافحہ کرنے وغیرہ نیک اعمال سے چھوٹے چھوٹے گناہ کے معاف ہونے کے بارے میں مذکور ہے۔

باب: عمامہ پر مسح سے متعلق

۱۰۵: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

بَابُ ۸۶ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

۱۰۵: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور عمامہ پر مسح کرنے کی حالت میں دیکھا ہے۔ (مذکورہ اصل حدیث میں خمار کا لفظ ہے اور ”خمار“ سے مراد عمامہ ہے)۔

۱۰۶: اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے موزوں پر مسح فرمایا کرتے تھے۔

۱۰۷: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ اور موزوں پر مسح فرماتے تھے۔

باب: پیشانی اور عمامے پر مسح کرنے کے متعلق

۱۰۸: حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشانی، عمامہ اور موزوں پر مسح فرمایا۔

۱۰۹: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ایک سفر کے دوران) لوگوں (صحابہ) سے پیچھے رہ گئے میں بھی آپ کے ساتھ پیچھے رہ گیا۔ جب آپ نے اپنی حاجت سے فراغت حاصل فرمائی تو آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا: کیا تمہارے پاس پانی موجود ہے؟ میں ایک گڑھے پانی کا لے کر آیا۔ آپ نے اپنا ہاتھ اور چہرہ دھویا پھر

مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح وَأَبَانَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُصَوِّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ۔

۱۰۶: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرْجَانِيُّ عَنْ طَلْقِ بْنِ عَنَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

۱۰۷: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخِمَارِ وَالْخُفَّيْنِ۔

بَابُ ۸۷ الْمَسْحُ عَلَى الْعِمَامَةِ مَعَ النَّاصِيَةِ

۱۰۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرِنِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ نَاصِيَتَهُ وَعِمَامَتَهُ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ بَكْرُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ۔

۱۰۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرِنِيُّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفْتُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ قَالَ أَمْعَلْكَ مَاءً فَاتَيْتُهُ بِمِطْهَرَةٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ

وَعَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يَحْسُرُ عَنْ ذِرَاعِيهِ فَضَاقَ
كُمُ الْجُبَّةِ فَالْقَاهُ عَلَى مَنْكِبِيهِ فَعَسَلَ ذِرَاعِيهِ
وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى خُفْيِهِ۔

بَابُ ۸۸ كَيْفَ الْمَسْحُ عَلَى الْعِمَامَةِ

۱۱۰: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ
قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ وَهَبٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ
الْمُغِيرَةَ ابْنَ شُعْبَةَ قَالَ خَصَلَتَانِ لَا أَسْأَلُ عَنْهُمَا
أَحَدٌ بَعْدَ مَا شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُنَّا
مَعَهُ فِي سَفَرٍ فَبَرَزَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ جَاءَ قَوْضًا وَمَسَحَ
بِنَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيْ عِمَامَتِهِ وَمَسَحَ عَلَى خُفْيِهِ قَالَ
وَصَلَاةُ الْإِمَامِ خَلْفَ الرَّجُلِ مِنْ رِجْلَيْهِ فَشَهِدْتُ
مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتْ
الصَّلَاةُ فَاحْتَبَسَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَقَدَّمُوا ابْنَ عَوْفٍ فَصَلَّى
بِهِمْ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى خَلْفَ ابْنِ عَوْفٍ
مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا سَلَّمَ ابْنُ عَوْفٍ قَامَ النَّبِيُّ
ﷺ فَقَضَى مَا سَبَقَ بِهِ۔

آستین سے ہاتھ نکالنے لگے تو وہ تنگ تھیں۔ آپ ﷺ نے اپنے
مبارک چوٹے کو شانے پر ڈالا اور اندر سے ہاتھ نکال لئے پھر آپ
نے دونوں ہاتھ دھوئے، پیشانی، عمامہ اور موزوں پر مسح فرمایا۔

باب: عمامہ پر مسح کرنے کی کیفیت

۱۱۰: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو
ایسی باتیں ہیں کہ جن کے بارے میں میں کسی سے نہ دریافت کروں
گا۔ جو کہ میں خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھ چکا ہوں۔ ہم
لوگ آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ (قضاے حاجت کے لئے) تشریف
لے گئے۔ پھر آپ نے واپس تشریف لا کر وضو فرمایا اور پیشانی اور
عمامہ کے دونوں کناروں اور موزوں پر مسح فرمایا۔ دوسری بات یہ ہے
کہ امام اپنی رعایا میں سے کسی شخص کی اقتداء میں نماز ادا کرے تو کیا
یہ درست ہے؟ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ
سفر میں تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا تو صحابہ کرامؓ نے نماز شروع فرمادی
اور لوگوں نے عبدالرحمن بن عوفؓ کو آگے بڑھایا۔ انہوں نے نماز
پڑھانا شروع فرمادی۔ اسی دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لے آئے اور عبدالرحمن بن عوفؓ کی اقتداء میں جس قدر
نماز باقی تھی وہ ادا فرمائی۔ پس جب عبدالرحمن بن عوفؓ نے سلام
پھیرا تو آپ کی جس قدر نماز باقی رہ گئی تھی وہ پڑھی۔

خلاصہ الباب ☆ امام محمدؒ اور امام ابو حنیفہؒ اور دوسرے علماء نافع کی روایت کردہ حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ ابتداء
میں عمامہ پر مسح تھا پھر ترک کر دیا گیا۔ (موطا)

بَابُ ۸۹ إِيْجَابُ غَسْلِ الرَّجْلَيْنِ

۱۱۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ شُعْبَةَ
ح وَابْنَانَا مُوَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ وَيْلٌ لِلْعَقَبِ مِنَ النَّارِ۔

باب: پاؤں دھونے کا وجوب

۱۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہلاکت و بربادی ہے (پاؤں کی)
ایڑی کی دوزخ کے عذاب سے۔

وضو میں کوئی حصہ خشک رہ جائے تو؟

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر وضو کے دوران پاؤں کی ایڑی (یا وہ اعضاء کہ جن کا دھونا واجب ہے) ان کا معمولی سا

حصہ بھی خشک رہ جائے تو قیامت کے دن اس ہ سخت عذاب ہوگا۔ یہ تاکید کا انتہائی انداز ہے کہ وضو نہایت احتیاط سے کیا جائے۔

۱۱۲: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ جو وضو کرنے میں مشغول ہیں اور ان کی ایڑیاں خشکی کی وجہ سے چمک رہی ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا: بلاکت ہے ایڑیوں کی دوزخ کے عذاب سے اور تم لوگ وضو کو مکمل کرو۔

۱۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَابْنَانَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَوْمًا يَتَوَضَّؤْنَ فَرَأَى أَعْقَابَهُمْ تَلَوُّحٌ فَقَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اسْبِغُوا الْوُضُوءَ۔

خلاصہ الباب ☆ واضح رہے کہ اس جگہ ایڑی کے چمکنے سے مراد ہے کہ خشکی سے ان پر پانی نہیں پہنچ سکا تھا جبکہ مسئلہ یہ ہے کہ اگر سوئی کے ناکے کے برابر بھی خشک رہ جائیں تو وضو نہیں ہوگا۔

باب: کون سا پاؤں پہلے دھونا چاہئے؟

۱۱۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم امکانی حد تک دائیں جانب سے شروع کرنے کو پسندیدہ خیال فرماتے تھے۔ پاکی حاصل کرنے میں جو تا پہنچنے میں اور کنگھا کرنے میں۔ (اور اس کے علاوہ دیگر کئی کاموں میں۔ جن کی تفصیل سیرۃ کی کتابوں میں مفصل طور پر موجود ہے)۔

باب ۹۰ ہاتھی الرجلین یبدأ بالغسل

۱۱۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْأَشْعَثُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُحِبُّ التَّيَّامُنُ مَا اسْتَطَاعَ فِي طَهْوَرِهِ وَتَعْلِيهِ وَتَرْجُلِهِ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَمِعْتُ الْأَشْعَثَ بِوَاسِطِ يَقُولُ يُحِبُّ التَّيَّامُنَ فَذَكَرَ شَأْنَهُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ بِالْكُوفَةِ يَقُولُ يُحِبُّ التَّيَّامُنُ مَا اسْتَطَاعَ۔

باب: دونوں پاؤں کو ہاتھوں سے دھونے سے متعلق

۱۱۴: حضرت عبد الرحمن بن ابی قراد قیسؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ آپ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا۔ آپ نے برتن جھکا کر پانی کو دونوں ہاتھوں پر ڈالا اور ان کو ایک مرتبہ دھویا پھر چہرہ اور ایک ایک بازو بھی دو مرتبہ دھوئے اور پھر دونوں ہاتھ دھوئے ایک ایک مرتبہ۔ آپ نے دونوں ہاتھوں سے دونوں پاؤں کو دھویا۔

باب ۹۱ غسل الرجلین بالیدین

۱۱۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُثْمَانَ بْنِ حَنِيفٍ يَعْنِي عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَيْسِيُّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَتَى بِمَاءٍ فَقَالَ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِنَاءِ فغسلهم مرةً وغسل وجهه وذراعيه مرةً مرةً وغسل رجله بيمينه كِلْتَاهُمَا۔

باب ۹۲ الأمر بتخليل الأصابع

۱۱۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ وَكَانَ يُكْنَى أَبَاهَا شِمَحَ وَأَنبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَاسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ-

باب ۹۳ عَدَدُ غَسْلِ الرَّجُلَيْنِ

۱۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ الْوَدَاعِيِّ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَتَمَضَّمَصَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذَرَاعِيَهُ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ-

باب ۹۴ حَدِّ الْغُسْلِ

۱۱۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضَّمَصَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكَعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ

باب: انگلیوں کے درمیان خلال کرنا

۱۱۵: حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ وضو کرو تو وضو کو (اچھی طرح سے پورا کرو) اور تم انگلیوں کے درمیان خلال کرو (تاکہ انگلیوں کے درمیان کا خلاء خشک نہ رہ جائے)۔

باب: پاؤں کتنی مرتبہ دھونا چاہئے

۱۱۶: حضرت ابو حنیہ وداعی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا انہوں نے وضو کیا تو دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا۔ اور تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا تین مرتبہ اور منہ دھویا تین مرتبہ۔ اور دونوں بازو تین تین مرتبہ دھوئے اور سر کا مسح کیا اور تین تین مرتبہ دونوں پاؤں کو دھویا۔ پھر فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی وضو تھا۔

باب: دھونے کی حد سے متعلق

۱۱۷: حضرت حمرانؓ سے روایت ہے (جو حضرت عثمانؓ کے غلام تھے) انہوں نے خبر دی کہ حضرت عثمان بن عفانؓ نے وضو کا پانی منگوایا اور دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر تین مرتبہ منہ دھونا پھر دایاں اور بائیں بازو تین تین مرتبہ دھویا پھر سر کا مسح کیا پھر دایاں پاؤں ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں پاؤں دھویا۔ اس طریقہ سے (یعنی ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا پھر فرمایا کہ میں نے رسول کو یہ دیکھا کہ آپؐ نے وضو کیا اس طریقہ سے کہ جس طرح میں نے وضو کیا پھر بیان کیا کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس طریقہ سے وضو کرے کہ جیسے میں نے وضو کیا ہے پھر کھڑے ہو کر دو رکعت ادا کرے اور دل میں کسی طرح کے وسوسے نہ لائے، تو اس شخص کے تمام گناہ بخش دیئے

فِيهِمَا نَفْسُهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَلَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

جائیں گے۔

بَابُ ۹۵ الوُضُوءُ فِي النَّعْلِ

باب: جوتے پہن کر وضو کرنا؟

۱۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَ مَالِكٍ وَ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتَكَ تَلْبَسُ هَذِهِ النِّعَالَ السَّبْتِيَّةَ وَتَوَضَّأُ فِيهَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْبَسُهَا وَتَوَضَّأُ فِيهَا۔

۱۱۸: حضرت عبید بن جریج سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا کہ میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم یہ چمڑے کے جوتے پہن کر وضو کرتے ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ ایسے ہی جوتے پہنتے تھے اور ان میں وضو فرماتے تھے۔

بَابُ ۹۶ الْمَسْحُ عَلَى الْخَفَيْنِ

باب: موزوں پر مسح کرنے سے متعلق

۱۱۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خَفَيْهِ فَقِيلَ لَهُ أَتَمْسَحُ فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ وَكَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ يُعْجِبُهُمْ قَوْلُ جَرِيرٍ وَكَانَ إِسْلَامُ جَرِيرٍ قَبْلَ مَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ بِبَسِيرٍ۔

۱۱۹: حضرت جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے وضو کیا اور انہوں نے موزوں پر مسح کیا۔ لوگوں نے عرض کیا: آپ موزوں پر مسح کرتے ہیں؟ جریرؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضرت عبد اللہ کے ساتھیوں کو مذکورہ حدیث بہت زیادہ پسند تھی اس لئے کہ جریرؓ نے نبی ﷺ کی وفات سے چند روز قبل اسلام قبول فرمایا۔

موزوں پر مسح:

علمائے امت کا اس پر اجماع ہے کہ موزوں پر مسح سفر اور حضر دونوں میں درست ہے اگرچہ شیعہ اور خوارج نے اس کا انکار کیا ہے اور حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ستر حضرات نے بیان فرمایا کہ جناب رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں حضرات صحابہ کرامؓ موزوں پر مسح فرمایا کرتے تھے اور جو بعض حضرات نے آیت کریمہ: ﴿وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ﴾ سے استدلال کیا ہے کہ اس آیت میں پاؤں کا دھونا اس کا حکم ہے (نہ کہ پاؤں پر مسح کا) تو یہ قول درست نہیں ہے کیونکہ مسح کے بارے میں متعدد واضح روایات موجود ہیں اور موزوں پر مسح سے متعلق متعدد حضرات صحابہ کرامؓ سے احادیث منقول ہیں لیکن ان تمام روایات کے مقابلہ میں حضرات علمائے کرام نے حضرت جریرؓ کی روایت کو ترجیح دی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت جریرؓ آیت وضو کہ جس میں ہاتھ اور پاؤں کے مسح کا بھی تذکرہ ہے کے نازل ہونے کے بعد اسلام لائے تھے اور انہوں نے سورہ مائدہ کی مذکورہ بالا آیت کریمہ کے نزول کے بعد بھی آپ ﷺ کو موزوں پر مسح فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ موزوں پر مسح جائز ہے اس پر امت مسلمہ کا اتفاق اور اجماع ہے۔ مزید تفصیل شروحات حدیث بذل المجہود فتح الملہم شرح مسلم اور اردو میں درس ترمذی از حضرت علامہ مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم ملاحظہ فرمائیں۔

اس کے علاوہ ”مکتبہ العلم“ نے بھی حال ہی میں اس موضوع پر مفصل کتاب بعنوان ”مسائل خفین“ شائع کی ہے۔ اس کا مطالعہ بھی بے حد نافع رہے گا۔

۱۲۰: حضرت جعفر بن عمرو بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور (اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) اپنے موزوں پر مسح بھی کیا۔

۱۲۱: حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلالؓ دونوں حضرات (مقام اسواف میں) تشریف لے گئے پس آپ حاجت کے لئے تشریف لے گئے جب واپس تشریف لائے تو اسامہؓ نے بلالؓ سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا عمل انجام دیا؟ فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے پھر وضو فرمایا چہرہ دھویا اور ہاتھ دھوئے۔ سر اور موزوں پر مسح فرمایا اور نماز ادا فرمائی۔

۱۲۲: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح فرمایا۔

۱۲۳: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موزوں پر مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۱۲۴: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے جب آپ واپس تشریف لائے تو میں لوٹے میں پانی لے کر حاضر ہوا اور میں نے آپ پر پانی ڈالا۔ آپ نے دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ پھر چہرہ مبارک دھویا۔ پھر

۱۲۰: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أُمَيَّةَ الصَّمِرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

۱۲۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دُحَيْمٍ وَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَالُ الْأَسْوَاقِ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ أَسَمَةُ فَسَأَلْتُ بِلَالًا مَا صَنَعَ فَقَالَ بِلَالٌ ذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ رَأْسَهُ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلَّى۔

۱۲۲: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَ الْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَرِثِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ۔

۱۲۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ۔

۱۲۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَتِهِ فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّيْتُهُ بِدَاوُدَ فَصَبَّتُ عَلَيْهِ فغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ

آپ دونوں بائیں دھونا چاہتے تھے لیکن آپ کا چوہہ تنگ تھا، چوہہ کی آستین اوپر نہ چڑھ سکیں۔ آپ نے دونوں ہاتھوں کو چوہے کے نیچے سے باہر نکالا اور دھویا اور موزوں پر مسح فرمایا پھر آپ نے ہم لوگوں کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔

وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَتْ بِهِ الْجُبَّةُ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ عَلَى خَفْيَيْهِ ثُمَّ صَلَّى بِنَا۔

محولہ بالا روایت کی بابت ایک ضروری وضاحت:

اس سلسلہ میں مسلم شریف کی روایت اور مذکورہ بالا روایت کے الفاظ میں بعض جگہ فرق ہے چنانچہ مسلم کی روایت کے الفاظ اس طریقہ سے مشکور ہیں قصب علیہ حین فرغ من حاجتہ یعنی صحابی نے (وضو کرتے وقت) آپ ﷺ پر پانی ڈالا جب آپ ﷺ حاجب سے (یعنی پیشاب پاخانہ سے فارغ ہو گئے) اور سنن نسائی کی روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: قصب علیہ فرغ من حاجتہ جس کا مطلب یہ ہے کہ صحابی نے آپ ﷺ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ آپ ﷺ فارغ ہو گئے حاجت سے تو اس جگہ لفظ حاجت سے مراد وضو کرنا ہوگا۔

۱۲۵: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو حضرت مغیرہؓ آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلے۔ وہ آپ ﷺ کے لئے ایک لوٹا پانی لے کر گئے پھر آپ ﷺ پر پانی ڈالا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے لئے حاجت سے فارغ ہو گئے پھر وضو فرمایا اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔

۱۲۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِدَاوَةِ فِيهَا مَاءٌ فَضَبَّ عَلَيْهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَوَضَا وَمَسَحَ عَلَى الْخَفْيَيْنِ۔

باب: جراب اور جوتوں پر مسح سے متعلق

۱۲۶: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جرابوں اور جوتوں پر مسح فرمایا۔ حضرت ابو عبد الرحمنؓ نے عرض کیا کہ میں اس بات سے واقف نہیں ہوں کہ کسی نے اس روایت میں حضرت ابو قیس کی متابعت کی ہوگی اور حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے ہی درست ہے کہ رسول کریم ﷺ نے موزوں پر مسح فرمایا ہے۔

بَابُ ۹۷ الْمَسْحِ عَلَى الْجُورِ بَيْنَ وَالتَّلْعِينِ ۱۲۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ أَبَانَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرْحَبِيلٍ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْجُورِ بَيْنَ وَالتَّلْعِينِ۔

باب: دوران سفر موزوں پر مسح کرنے کا بیان

۱۲۷: حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا۔ آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے مغیرہ! تم میرے پیچھے رہو اور آپ نے لوگوں سے فرمایا: تم لوگ مجھ سے آگے

بَابُ ۹۸ الْمَسْحِ عَلَى الْخَفْيَيْنِ فِي السَّفَرِ ۱۲۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ تَخْلَفُ يَا مُعِيرَةُ وَأَمْضُوا أَيُّهَا النَّاسُ فَتَخَلَّفْتُ وَمَعِيَ إِذَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ وَمَضَى النَّاسُ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحَاجَتِهِ فَلَمَّا رَجَعَ ذَهَبْتُ أَصْبُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُومِيَّةٌ ضَيَّقَهُ الْكُمَّلَيْنِ فَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ يَدَهُ مِنْهَا فَصَاقَتْ عَلَيْهِ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَعَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ۔

بَابُ ۹۹ التَّوَقُّيْتُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

لِلْمُسَافِرِ

۱۲۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ رَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كُنَّا مُسَافِرِينَ أَنْ لَا نُنْزِعَ خِفَافًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَبَّاءَ لَهُمْ۔

مدت مسح ومسائل خفین اور اقوال ائمہ علیہم السلام:

آگے جاؤ۔ چنانچہ میں آپ کے پیچھے ہی رہا میرے ساتھ پانی کا ایک لوٹا تھا لوگ روانہ ہو گئے اور رسول کریم ﷺ قضاے حاجت کے لئے تشریف لے گئے جب واپس تشریف لائے تو میں نے آپ کے (اعضاء پر) پانی ڈالنا شروع کر دیا۔ اُس وقت آپ تنگ آتین کا ایک چوغہ پہنے ہوئے تھے جو کہ ملک روم کا تیار کردہ تھا۔ آپ نے اس میں سے ہاتھ نکالنا چاہا تو وہ تنگ پڑ گئے تب آپ نے چوغے کے نیچے سے ہاتھ نکال لیا اور چہرہ اور ہاتھوں کو دھویا اور آپ نے سر مبارک پر مسح فرمایا۔

باب: مسافر کے لئے موزوں پر مسح کرنے کی

مدت کا بیان

۱۲۸: حضرت صفوان بن عسال سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں حالت سفر میں رخصت اور سہولت عطا فرمائی کہ ہم اپنے موزوں نہ اتاریں تین دن تین رات تک۔

مذکورہ حدیث میں مسافر کے لئے مسح کی مدت بیان فرمائی گئی ہے کیونکہ مسافر کو سفر میں دشواریاں پیش آتی ہیں اس کے لئے سہولت اور رعایت کی ضرورت تھی اس وجہ سے اس کے لئے مسح کی مدت تین دن اور تین رات مقرر فرمائی گئی۔ مدت مسح شروع ہونے کے بارے میں حضرات جمہور فرماتے ہیں کہ جب سے حدث لاحق ہو اس وقت سے مدت مسح شروع ہوگی اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جب سے وضو کیا ہے اس وقت سے مدت شروع ہوگی۔ حضرت امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب سے موزے پہنے ہیں اس وقت سے مدت کا آغاز ہوگا اور حضرت امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک مسح کی کوئی مدت مقرر نہیں ہے جب تک چاہے مسح کرے۔ لیکن یہ روایت ضعیف ہے اور صحیح یہی ہے کہ اس کی کوئی حد مقرر ہے مسافر اور مقیم کے لئے۔

۱۲۹: حضرت زید بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ ہمیں حکم فرماتے تھے کہ جب ہم لوگ مسافر ہوں تو ہم مسح کریں اپنے موزوں پر اور یہ کہ نہ اتاریں ان کو تین روز تک کہ پیشاب پاخانہ اور

۱۲۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّهَاقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ وَزُهَيْرٌ وَابُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ عَنْ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا مُسَافِرِينَ أَنْ نَمْسَحَ عَلَى خِفَافِنَا وَلَا نَنْزِعَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ.

سونے کی حاجت میں مگر یہ کہ حالت جنابت (ناپاکی) میں ان کو اتارنا ضروری ہے۔

بَابُ ۱۰۰ التَّوَقُّيْتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخَفِيفِ لِلْمُقِيمِ
۱۳۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ أَنبَاءُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنبَاءُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيَّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ يَعْنِي فِي الْمَسْحِ.

باب: مقیم کے لئے موزوں پر مسح کرنے کی مدت
۱۳۰: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے تین روز اور تین راتیں جبکہ مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات مقرر فرمائی۔

۱۳۱: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخَفِيفِ فَقَالَتْ أَنْتِ عَلِيًّا فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنِّي فَاتَّبَعْتُ عَلِيًّا فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَمْسَحَ الْمُقِيمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَالْمُسَافِرُ ثَلَاثًا.

۱۳۱: حضرت شرح بن ہانی سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے موزوں پر مسح کرنے کی مدت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں جاؤ اور خود ان سے دریافت کرو وہ مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ چنانچہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا تو حضرت علی نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے تھے کہ مقیم ایک روز تک مسح کرے اور مسافر تین دن اور تین رات تک۔

خلاصہ الباب ☆ امام محمد کہتے ہیں ان سب روایات پر ہمارا عمل ہے۔ اور یہی فعل امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

بَابُ ۹۱ اَصِفَةِ الْوُضُوءِ مِنْ غَيْرِ حَدِّثٍ

باب: با وضو شخص کس طریقہ سے نیا وضو کرے؟

۱۳۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى الظُّهَرَ ثُمَّ قَعَدَ لِحَوَاجِجِ النَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ أَتَى بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَأَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَمَسَحَ بِهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَجُلْبَتَهُ ثُمَّ أَخَذَ فَضْلَهُ فَشَرِبَ فَأَيْمًا وَقَالَ إِنَّ نَاسًا

۱۳۲: حضرت نزال بن سبرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؑ کو دیکھا۔ انہوں نے ظہر کی نماز ادا فرمائی پھر وہ لوگوں کے کام میں مصروف ہو گئے جب نماز عصر کا وقت آیا تو ایک برتن میں پانی پیش کیا گیا تو انہوں نے پانی کا ایک چلو لے کر چہرہ دونوں ہاتھ سر اور دونوں پاؤں پر مسح فرمایا۔ اس کے بعد کچھ بچا ہوا پانی لے کر کھڑے ہو کر اس کو پی لیا اور کہا کہ لوگ اس طریقہ سے وضو کرنے کو میرا خیال کرتے ہیں کہ جس میں تمام اعضاء پر مسح کیا جائے حالانکہ میں نے

يَكْرَهُونَ هَذَا وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ وَهَذَا وَضُوءٌ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ -
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طریقہ سے وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے اور جس شخص کا وضو نہ ٹوٹا ہو تو اس کا یہی وضو ہے۔

وضو پر وضو:

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ جس کا پہلا وضو موجود ہو اور نماز کا وقت شروع ہو جائے اور وہ شخص ثواب اور اجر کے لئے نیا وضو کرنا چاہے تو اس کے لئے اس قدر کافی ہے کہ وہ کچھ پانی لے کر تمام کے تمام اعضاء پر وہ پانی مل لے۔ پورا وضو کرنا اور پورے وضو کی طرح پانی بہانا اس کے لئے لازم نہیں ہے۔

باب: ہر نماز کے لئے (نیا) وضو کرنا

۱۳۳: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چھوٹا برتن پیش کیا گیا۔ آپ نے اس سے وضو فرمایا۔ حضرت عمرو بن عامرؓ نے عرض کیا کہ میں نے حضرت انسؓ سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے؟ کہا: جی ہاں! میں نے عرض کیا: اور آپ؟ کہا: ہم لوگ تو کئی نمازیں پڑھا کرتے تھے جب تک وضو نہ ٹوٹا تھا یا ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ ۱۰۲ الْوُضُوءُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

۱۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِإِنَاءٍ صَغِيرٍ فَتَوَضَّأَ قُلْتُ أَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي الصَّلَاةَ مَا لَمْ نُحْدِثْ قَالَ وَقَدْ كُنَّا نَصَلِّي الصَّلَاةَ بِوَضُوءٍ -

۱۳۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پاپا خانہ سے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا پیش کیا گیا لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم لوگ خدمت اقدس میں پانی پیش کریں؟ فرمایا: مجھے وضو کرنے کا حکم اس وقت ہوا ہے کہ جب نماز کے لئے کھڑا ہوں۔

۱۳۴: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوا أَلَا نَأْتِيكَ بِوَضُوءٍ فَقَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ -

۱۳۵: حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے لئے وضو فرمایا کرتے تھے جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تو آپ نے اس دن تمام نمازوں کو ایک ہی وضو سے ادا فرمایا۔ حضرت عمرؓ نے آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے آج کے دن ایسا کام کیا ہے کہ جو اس سے قبل آپ نے نہیں کیا۔ فرمایا: اے عمر! میں نے قصد اور عمدائیہ عمل انجام دیا ہے۔

۱۳۵: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَاةَ بِوَضُوءٍ وَاحِدٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ قَالَ عَمْدًا فَعَلْتُهُ يَا عُمَرُ -

بَابُ ۱۰۳ النُّضْحِ

باب: پانی چھڑکنے کا بیان

۱۳۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَرْثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ حَفْصَةً مِّنْ مَّاءٍ فَقَالَ بِهَا هَكَذَا وَوَصَفَ شُعْبَةُ نَضْحَ بِهِ فَرَجَهُ فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ فَأَعَجَبَهُ قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ السَّنِيِّ الْحَكَمُ هُوَ ابْنُ سُفْيَانَ الثَّقَفِيُّ۔

۱۳۶: حکم بن سفیان سے روایت ہے کہ اس نے اپنے والد سے سنا رسول اللہ جب وضو فرماتے تو ایک چلو پانی لے کر اپنی شرمگاہ پر چھڑک لیتے اس حدیث کے راوی حکم بن سفیان یا سفیان بن حکم ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض حضرات نے فرمایا یہ صحابی ہیں اور حضرت ابن عبد البر نے فرمایا کہ اس سے بھی ایک حدیث منقول ہے جو کہ وضو سے متعلق ہے اور وہ روایت مضطرب ہے۔

ہر نماز کے لئے وضو سے متعلق بحث:

حدیث ۱۳۵ میں ہر ایک نماز کیلئے آپ ﷺ کا تازہ اور نیا وضو کرنا مذکور ہے آپ ﷺ کا یہ عمل مبارک اس وجہ سے تھا تاکہ امت مسلمہ کو اس کا علم ہو جائے۔ ہر ایک نماز کیلئے تازہ وضو کرنا افضل ہے اگرچہ ایک وضو سے متعدد نمازیں ادا کرنا بلا کراہت درست ہے اس پر اجماع ہے اور جن حضرات نے ہر ایک نماز کیلئے نئے وضو کرنے کے بارے میں فرمایا ہے اس سے مراد استحباب ہے یعنی مستحب ہے کہ نیا وضو ہر ایک نماز کے لئے کر لیا جائے اور حدیث ۱۳۶ میں آپ ﷺ کے بوقت وضو ایک چلو پانی چھڑک لینے کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے یہ اس وجہ سے تھا تاکہ نماز سکون سے ادا ہو اور کسی قسم کا وسوسہ نماز میں نہ پیدا ہو سکے۔ (قاتمی)

۱۳۷: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ حَمْدٍ الثَّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رَزِيقٍ عَنْ مَنصُورٍ ح وَابْنَانَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْجَرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرَجَهُ قَالَ أَحْمَدُ فَنَضَحَ فَرَجَهُ۔

۱۳۷: حضرت حکم بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑکایا وضو فرمایا۔ احمد کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے بھی پانی چھڑکا۔

بَابُ ۱۰۴ الْإِنْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْوُضُوءِ

باب: وضو کا بچا ہوا پانی کا رآمد کرنا

۱۳۸: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَتَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَ وَضُوئِهِ وَقَالَ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَمَا صَنَعْتُ۔

۱۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اعضائے وضو تین تین مرتبہ دھوتے دیکھا پھر وہ کھڑے ہوئے اور بچا ہوا پانی پیا اور فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے (عمل) کیا تھا جیسا کہ میں نے کیا۔

۱۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا

۱۳۹: حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس

مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَأَخْرَجَ بِلَالٌ فَضْلٌ وَضَوْنُهُ فَأَبْتَدَرَهُ النَّاسُ فَبِلْتُ مِنْهُ شَيْئًا وَرَكَزْتُ لَهُ الْعُنْزَةَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ وَالْحُمْرُ وَالْكَلابُ وَالْمَرَأَةُ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

۱۴۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ يَقُولُ مَرِضْتُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ يَتَعَوَّذَانِي فَوَجَدَانِي قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَبَّ عَلَيَّ وَضُوئَهُ۔

وضو کا بقایا پانی:

مقام بطحا میں تھا تو بلالؓ نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی نکالا۔ لوگ اس کو لینے کیلئے آگے بڑھے میں نے بھی کچھ پانی پیا اور آپ کے لئے ایک لکڑی (سترہ) زمین میں گاڑ دی پھر آپ نے لوگوں کی امامت فرمائی اور نماز پڑھائی جبکہ گدھے کتے اور عورتیں آپ ﷺ کے سامنے سے گزر رہے تھے۔

۱۴۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیمار ہوا تو رسول کریم ﷺ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں حضرات میری عیادت کے لئے تشریف لائے انہوں نے مجھے بے ہوشی کی حالت میں دیکھا تو رسول کریم ﷺ نے وضو فرمایا اور وضو کا پانی میرے اعضاء پر ڈالا۔

مطلب یہ ہے کہ جو پانی باقی بچا تھا وہ پانی میرے اوپر ڈالا یا مطلب یہ ہے کہ وضو کے پانی کو جمع کر کے میرے جسم پر وہ پانی ڈال دیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کے پانی سے نفع اٹھانا اور اس کو استعمال میں لانا درست ہے۔

بَابُ ۵۰۵ افْرَضُ الْوُضُوءُ

باب: وضو کی فرضیت

۱۴۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طَهْوَرٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ۔

۱۴۱: حضرت ابوالحلیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد ماجد سے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نماز کو بغیر وضو کے اور صدقہ چوری اور خیانت کے مال سے نہیں قبول فرماتا۔

خلاصۃ الباب ☆ اسلام میں مقصد کا اعلیٰ ہونا اور اس کے حصول کے ذرائع کا پاکیزہ ہونا دونوں میں مطلوب ہیں۔ لہذا جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث سے ظاہر ہے آپ ﷺ کا فرمان ہے: اللہ پاک ہے اور پاک چیزوں کو ہی قبول کرتا ہے۔ اہل ایمان کو اس نے اس بات کا حکم دیا جس کا حکم اس نے اپنے رسولوں کو دیا۔ نیز فرمایا: جس نے حرام مال جمع کیا اور پھر اسے صدقہ کر دیا تو اس کے لئے کوئی اجر نہیں بلکہ اس پر (حرام کمائی کے) گناہ کا بار ہے۔ (ابن خزیمہ وابن حبان والحاکم)

نیز آپ ﷺ کا ایک اور ارشاد ہے: بندہ حرام مال کما کر جو صدقہ کرتا ہے وہ قبول نہیں ہوتا۔ اس میں برکت نہیں ہوتی اور جو اپنے کچھے چھوڑ جاتا ہے وہ جہنم کے لئے زائرہ بن جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بدی کو بدی سے نہیں بلکہ بدی کو نیکی سے مٹاتا ہے۔ گندگی، گندگی کو نہیں مٹاتی۔ (جامی)

بَابُ ۱۰۶ اِلَّا عَتَدَ آءٍ فِي الْوُضُوءِ

باب: وضو میں اضافہ کرنے کی ممانعت

۱۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُهُ عَنِ الْوُضُوءِ فَأَرَاهُ الْوُضُوءَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هَكَذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَلَى هَذَا فَقَدْ آسَأَ وَتَعَدَّى وَظَلَمَ۔

۱۳۲: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وضو کا طریقہ معلوم کیا تو آپ نے اس کو تین تین مرتبہ وضو کر کے دکھایا۔ پھر فرمایا: وضو اس طرح ہے۔ اب جو شخص اضافہ کرے اُس نے برا کیا، حد سے زیادتی کی اور ظلم کا ارتکاب کیا۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث میں تاکید ہے کہ احکام میں افراط و تفریط سے بچنا چاہئے۔ کیونکہ یہ عمل بجائے ثواب کے گناہ کا باعث بن سکتا ہے۔ یہ طرز عمل محض وضو کے معاملے میں نہیں ہونا چاہئے بلکہ ہر اس کام اور عمل میں یہ اصول جاری رہے گا جس پر آپ ﷺ نے حدود و قیود فرمادی ہیں۔ کیونکہ نیکی اگر اپنی حدود و قیود و کھودے تو پھر انسان رہبانیت اور خواہش نفسانی کی پیروی کرتا ہے۔ اور عبادات میں غلو کا نتیجہ رہبانیت کی شکل میں ملتا ہے اور اس کے تباہ کن نتائج ہم عیسائیت اور یہودیت کے پیروکاروں میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ (جائی)

بَابُ ۱۰۷ الْأَمْرُ بِاسْبَاغِ الْوُضُوءِ

باب: وضو پورا کرنا

۱۳۳: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ..... عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُونَ النَّاسِ إِلَّا بِثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ فَإِنَّهُ أَمَرَنَا أَنْ نُسَبِّحَ الْوُضُوءَ وَلَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَلَا نُرِيَّ الْحُمْرَ عَلَى الْخَيْلِ۔

۱۳۳: حضرت عبد اللہ بن عبید اللہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (یعنی قبیلہ بنی ہاشم کو) خاص نہیں فرمایا کسی بات سے، مگر تین باتوں سے ایک تو ہم کو حکم ہوا پوری طرح وضو کرنے کا، دوسرے زکوٰۃ نہ استعمال کرنے کا، اور تیسرے یہ کہ گدھوں کو گھوڑیوں پر نہ چھوڑا کریں۔

۱۳۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْبِغُوا الْوُضُوءَ۔

۱۳۴: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو اچھی طرح سے کیا کرو۔

وضو سے متعلق تشریح:

مذکورہ حدیث میں خاص نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ یعنی دین کی باتیں جس طریقہ سے دوسرے حضرات کو بتلائیں اسی طریقہ سے ہم لوگوں کو بھی بتلائیں اور ارشاد فرمائیں اور جہاں تک وضو پورا کرنے کا تعلق ہے تو ظاہر ہے کہ اس کا حکم تو تمام امت مسلمہ کو ہے اور مال زکوٰۃ کا حرام ہونا اسی طرح دوسرے صدقات واجبہ کا حرام ہونا بھی قبیلہ بنی ہاشم کے لئے خاص ہے اور

گدھوں کا گھوڑیوں پر کودنا عام طریقہ سے برا تصور کیا جاتا ہے کیونکہ اس سے گھوڑے کی نسل گھٹ جائے گی جبکہ گھوڑے کی نسل بڑھانا چاہئے کیونکہ گھوڑا دینی اور دنیاوی اعتبار سے ہر دور میں نہایت مفید ذریعہ تصور کیا جاتا ہے اور آج کے سائنسی اور جدید دور میں بھی اس کی زمانہ قدیم کی طرح افادیت ہے جیسے کہ پہاڑوں اور تنگ دروں وغیرہ میں فوج کو رسد و سامان ضروریات وغیرہ پہنچانا۔

باب: وضو مکمل کرنے کی فضیلت

باب ۸۰۸ الفضل فی ذلک

۱۳۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تم کو وہ چیز نہ بتلاؤں کہ جو تمہارے گناہوں کو ختم کر دے اور تمہارے درجات بلند کر دے؟ وہ ہے وضو پورا کرنا۔ دشواری محسوس ہونے کے وقت اور مسجد تک بہت سے قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے لئے منتظر رہنا یہی رباط ہے یہی رباط ہے۔

۱۳۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكَ الرِّبَاطُ فَذَلِكَ الرِّبَاطُ فَذَلِكَ الرِّبَاطُ۔

اسباغ کا مفہوم: مذکورہ حدیث میں ((إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ)) کا مطلب ہے تکلیف محسوس ہونے کے وقت وضو کرنا جیسے کہ زبردست سردی ہو رہی ہے پانی کا ہاتھ کو لگنا گوار محسوس ہوتا ہے تو ایسے وقت وضو کرنا اس طریقہ سے اور کوئی دشواری ہو اور رباط کہتے ہیں اسلامی سرحدوں کی حفاظت کرنا یعنی مذکورہ بالا دونوں اعمال کا ثواب ایک ہی جیسا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا﴾ نیز ایک حدیث میں بھی بعینہ مضمون وارد ہوا ہے۔

باب: حکم خداوندی کے مطابق وضو کرنا

باب ۸۰۹ اثواب من تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ

۱۳۶: حضرت عاصم بن سفیان ثقفیؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ (مقام) سلاسل کی جانب جہاد کرنے کے لئے روانہ ہوئے لیکن جنگ نہ ہوئی پھر بھی ہم لوگ وہیں پر جمے رہے۔ بعد میں ہم لوگ معاویہؓ کے پاس واپس آ گئے اور اس وقت ان کے پاس ابوالیوبؓ اور عقبہ بن عامرؓ تشریف فرما تھے۔ عاصمؓ نے فرمایا: اے ابوالیوبؓ! ہم کو جہاد نہیں مل سکا اور ہم نے یہ بات سنی ہے کہ جو شخص چار مسجدوں میں نماز ادا کرے تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے ابوالیوبؓ نے فرمایا اے میرے بھتیجے! ہم تم کو اس سے زیادہ آسان بات بتلاتے ہیں میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص حکم کے مطابق

۱۳۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ فَقَاتَهُمُ الْغَزْوُ فَرَابَطُوا ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ أَبُو أَيُّوبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ عَاصِمُ يَا أَبَا أَيُّوبَ قَاتَنَا الْغَزْوُ الْعَامَ وَقَدْ أُخْبِرْنَا أَنَّهُ مَنْ صَلَّى فِي الْمَسَاجِدِ الْأَرْبَعَةِ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي أَذَلِكَ عَلَى أَبْسَرِ مِنْ ذَلِكَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ

كَمَا أَمَرَ وَصَلَّى كَمَا أَمَرَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ
اكَذَلِكَ يَا عُقْبَةُ قَالَ نَعَمْ۔

وضو اور نماز ادا کرے تو اس شخص کی مغفرت کر دی جائے گی۔ چاہے وہ شخص پہلے جو عمل بھی کر چکا ہو۔ عاصم نے بیان کیا کہ اے عقبہ! کیا مسئلہ اسی طرح سے ہے؟ فرمایا: جی ہاں!

۱۳۷: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اچھی طرح وضو کرے گا تو اس کے لئے پانچ نمازیں ان کے درمیان (یعنی نمازوں کے دوران) سرزد ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہو جائیں گی۔

۱۳۸: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ نہیں ہے تم میں کوئی کہ بہتر طریقہ سے وضو کرے۔ پھر نماز ادا کرے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی مغفرت کر دیتا ہے دوسری نماز کے وقت کے آنے تک جب تک اس نماز کو ادا کرے۔

۱۳۹: حضرت عمرو بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وضو کرنے کا کس قدر اجر و ثواب ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نے وضو کر لیا اور صاف کر کے تم نے دونوں پہونچے دھوئے تو تمہارے تمام گناہ نکل گئے۔ تمہارے ناخنوں اور ہاتھ کے پوروں سے پھر جب تم نے کلی کر لی اور ناک کے دونوں سوراخوں کو تم نے صاف کر لیا اور چہرہ اور ہاتھ دھوئے دونوں کہنیوں تک اور تم نے سر پر مسح کر لیا اور دونوں پاؤں دھوئے ٹخنوں تک تو تم اکثر گناہوں سے نکل گئے اب اگر تم نے اپنا چہرہ زمین پر رکھ لیا رضائے خداوندی کے لئے تو تم اپنے گناہوں سے اس طریقہ سے نکل گئے جیسے تم اس دن تھے کہ جس دن تمہاری ماں نے تم کو جنم دیا۔ حضرت ابو امامہؓ نے جو اس حدیث کو حضرت عمرو بن عبسہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہا: اے عمرو بن عبسہ! تم ذرا غور کر کے بات کہو کہ کیا ہر ایک انسان کو اس قدر نعمتیں ہر ایک مجلس میں

۱۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ أَخْبَرَ أَبَا بَرْدَةَ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ آتَمَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ۔

۱۳۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ أَمْرٍ يَتَوَضَّأُ فِيهِ حَسَنٌ وَضُوءٌ ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْآخِرَى حَتَّى يُصَلِّيَهَا۔

۱۳۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو يَحْيَى سُلَيْمٌ بْنُ عَامِرٍ وَضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو طَلْحَةَ نَعِيمٌ ابْنُ زِيَادٍ قَالُوا سَمِعْنَا أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ عَبْسَةَ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الْوُضُوءُ قَالَ أَمَّا الْوُضُوءُ فَإِنَّكَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَغَسَلْتَ كَفَّيْكَ فَانْقَيْتَهُمَا خَرَجْتَ خَطَايَاكَ مِنْ بَيْنِ أَظْفَارِكَ وَأَنَا مَلِكٌ فَإِذَا مَضْمَضْتَ وَاسْتَشَقَّفْتَ مَنْحَرِيكَ وَغَسَلْتَ وَجْهَكَ وَيَدَيْكَ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحْتَ رَأْسَكَ وَغَسَلْتَ رِجْلَيْكَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ اغْتَسَلْتَ مِنْ عَامَةِ خَطَايَاكَ فَإِنْ أَنْتَ وَضَعْتَ وَجْهَكَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجْتَ مِنْ خَطَايَاكَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَقُلْتُ يَا عَمْرُو بْنَ عَبْسَةَ انْظُرْ مَا تَقُولُ أَكُلُّ هَذَا يُعْطَى فِي

مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَقَالَ أَمَّا وَاللَّهِ لَقَدْ كَبُرَتْ سِنِّي وَدَنَا
أَجَلِي وَمَا بِي مِنْ فَقْرٍ فَكَذِبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ أَذْنَائِي وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۱۰ الْقَوْلُ بَعْدَ الْقِرَافِ مِنَ الْوُضُوءِ

۱۵۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حَرْبٍ الْمُرُوزِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ
صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ
الْحَوَّلَانِيِّ وَأَبِي عُثْمَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجَهَنِيِّ
عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ
تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَتَحَتْ لَهُ
ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ۔

بَابُ ۱۱ احْلِيَةِ الْوُضُوءِ

۱۵۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ خَلْفٍ وَهُوَ ابْنُ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي
مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ
أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ تَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَكَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ
حَتَّى يَبْلُغَ إِبْطِيهِ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا هَذَا الْوُضُوءُ
فَقَالَ لِي يَا بَنِي فَرُوحٍ أَنْتُمْ ههنا لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ
ههنا مَا تَوَضَّأْتُ هَذَا الْوُضُوءَ سَمِعْتُ خَلِيلِي صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَبْلُغُ حِلْيَةَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ
الْوُضُوءَ۔

فضیلت وضو:

حاصل ہو جاتی ہیں۔ حضرت عمرو بن عبسہؓ نے فرمایا کہ تم سن لو خدا
کی قسم میں بوڑھا ہو گیا اور میری وفات کا زمانہ نزدیک ہے اور میں
ضرورت مند اور محتاج بھی نہیں ہوں بلاشبہ اس کو میرے کانوں نے
سنا اور میرے قلب نے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محفوظ رکھا۔

باب: وضو سے فراغت کے بعد کیا کہنا چاہئے؟

۱۵۰: حضرت عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد
فرمایا: جو شخص اچھے طریقہ سے وضو کرے پھر ”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“ کہے تو ایسے شخص کے
لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے اور وہ جنت
کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

باب: وضو کے زیور سے متعلق

۱۵۱: حضرت ابو حازمؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہؓ کے
پیچھے تھا اور وہ اس وقت نماز ادا کرنے کے لئے وضو فرما رہے تھے اور
اپنے ہاتھوں کو دھورہے تھے بغلوں تک۔ میں نے کہا: اے ابو ہریرہؓ!
یہ کس قسم کا وضو ہے؟ انہوں نے کہا کہ اے ابن فروخ! تم اس جگہ پر
موجود ہو اگر مجھے اس بات کا علم ہوتا کہ تم اس جگہ موجود ہو تو میں اس
طریقہ سے وضو نہ کرتا۔ میں نے اپنے محبوب نبی ﷺ سے سنا ہے کہ
مؤمن بندہ کا زیور اسی جگہ تک ہوگا کہ جس جگہ تک اس کا وضو (پانی)
پہنچے۔

مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہے کہ قیامت کے دن اہل ایمان کے وضو کے اعضاء پر زیور پہنایا جائے گا اور ایک
دوسری حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ اعضاء وضو خوب چمکتے دکتے اور خوب روشن ہوں گے۔ اس وجہ سے ایک جگہ ((یا بنی
فروخ)) استعمال فرمایا گیا ہے دراصل فروخ (فاء کے زبر اور راء پر تشدید کے ساتھ) حضرت ابراہیمؑ کے ایک صاحبزادہ کا نام
ہے جس کی ولادت حضرت اسمعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ کی ولادت کے بعد ہوئی۔

۱۵۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمَقْبَرَةِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَآحِقُونَ وَدِدْتُ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ إِخْوَانَنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْنَا إِخْوَانَكَ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ أَصْحَابِي وَإِخْوَانِي الَّذِينَ لَمْ يَأْتُوا بَعْدُ وَإِنَّا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ يَأْتِي بَعْدَكَ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لِرَجُلٍ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ فِي خَيْلٍ بِهِمْ ذُهُمٌ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ وَإِنَّا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ -

۱۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جنت البقیع کی جانب تشریف لے گئے اور فرمایا کہ تم لوگوں پر سلامتی ہو اے گھر والو! صاحب ایمان لوگوں پر سلامتی ہے (یہ) مکان ہے اہل اسلام و اہل ایمان کا اور ہم لوگ ان شاء اللہ تم سے ملاقات کرنے والے ہیں مجھے تمنا ہے کہ میں اپنے مسلمان بھائیوں کی زیارت کروں ان سے ملوں۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارا مقام تو اس سے کہیں زیادہ ہے تم لوگ میرے صحابی اور ساتھی ہو اور میرے بھائی وہ ہیں جو کہ ابھی دنیا میں نہیں آئے اور میں قیامت کے دن حوض کوثر پر ان لوگوں کا ”فرط“ ہوں گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ان لوگوں کو کس طریقہ سے پہچانیں گے کہ جو لوگ دنیا میں آپ کے بعد آئیں گے؟ فرمایا: غور کرو اگر کسی شخص کے سفید چہرہ اور سفید پاؤں کے گھوڑے خالص مشکلی گھوڑوں میں شامل ہو جائیں تو وہ شخص اپنے گھوڑوں کی شناخت نہیں کرے گا؟ عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس طریقہ سے وہ میرے بھائی قیامت کے دن آئیں گے اور ان کے چہرے اور ہاتھ اور پاؤں وضو (کے نور سے) چمکتے دیکھتے ہوں گے اور میں حوض کوثر پر ان لوگوں کا فرط ہوں گا۔

آپ ﷺ کی ایک آرزو:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے اپنی وفات کے بعد آنے والے اہل اسلام سے ملاقات کی تمنا ظاہر فرمائی اور ان کو اپنا بھائی ارشاد فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خطاب کر کے فرمایا: اے صحابہ! تمہارا درجہ ان لوگوں سے زیادہ ہے کیونکہ تم صحابی ہو اور وہ بعد میں آنے والے میرے بھائی ہوں گے اور وہ تمہاری فضیلت کو نہیں پہنچ سکیں گے اور فرط اس کو کہا جاتا ہے جو کہ اپنے ساتھیوں سے آگے بڑھ کر ان کے واسطے سامان تیار کرتا ہے اور ان کے لئے آرام وغیرہ کا انتظام کرتا ہے اور اس جگہ مطلب یہ ہے کہ میں حوض کوثر پر پہنچ کر پہلے ہی سے ان کے واسطے سامان تیار کروں گا اور ان کی آمد کا منتظر رہوں گا اور وضو کے نور کی روشنی سے ان کو پہچان لوں گا۔

بَابُ ۱۲ اَثَابُ مَنْ أَحْسَنَ الْوُضُوءَ

ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ

۱۵۳: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْرُوقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَأَبِي عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ يُقْبَلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.

باب: بہترین طریقہ سے وضو کر کے دو رکعات ادا

کرنے والے کا اجر؟

۱۵۳: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اچھے طریقے سے وضو کرے اور پھر دو رکعات ادا کرے پورے خشوع و خضوع کے ساتھ متوجہ ہو کر تو ایسے شخص کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔

بَابُ ۱۳ أَمَّا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ وَمَا لَا يَنْقُضُ

الْوُضُوءَ مِنَ الْمَذْيِ

۱۵۴: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ عَلِيُّ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً وَكَانَتْ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتِي فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ فَقُلْتُ لِرَجُلٍ جَالِسٍ إِلَيَّ جَنِّبِي سَلَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ.

باب: مذی نکلنے سے وضو ٹوٹ جانے

سے متعلق

۱۵۴: حضرت ابو عبد الرحمنؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مجھے مذی بہت زیادہ آتی تھی جبکہ رسول کریم ﷺ کی صاحبزادی فاطمہؓ میرے نکاح میں تھیں چنانچہ مجھے رسول کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کرتے ہوئے شرم و حیا محسوس ہوئی میں نے ایک شخص سے جو میرے نزدیک بیٹھا ہوا تھا کہا تم ہی رسول کریم ﷺ سے حکم شرع اس سلسلہ میں دریافت کر لو چنانچہ اس نے حکم دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: مذی میں وضو ہے۔

خلاصہ الباب: مذی ایک قسم کا سفید اور پتلا مادہ ہوتا ہے جو شہوت شروع ہونے کے وقت خارج ہوتا ہے اور اس کے

نکلنے سے شہوت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔

۱۵۵: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مقداد بن الاسودؓ سے عرض کیا کہ جب کوئی آدمی اپنی بیوی کے پہلو میں بیٹھ جائے اور اس کی مذی خارج ہونے لگے لیکن وہ صحبت نہ کر سکے تو تم اس بارے میں رسول کریم ﷺ سے دریافت کرو کیونکہ مجھے تو یہ مسئلہ دریافت کرتے ہوئے شرم محسوس ہوتی ہے اس لئے کہ آپ

۱۵۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِلْمِقْدَادِ إِذَا بَنَى الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ فَأَمْدَى وَلَمْ يُجَامِعْ فَسَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَإِنِّي أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَ عَنْ ذَلِكَ وَابْنَتُهُ

تَحْتِيْ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَغْسِلُ مَذَاكِيرَهُ وَيَتَوَضَّأُ وَضُوءَ
هَذِهِ الصَّلَاةِ.

١٥٦ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
عَمْرِو وَعَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ
كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَسْأَلُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلِي أَيْتَهُ
عِنْدِي فَقَالَ يَكْفِي مِنْ ذَلِكَ الْوَضوءُ۔

١٥٤. أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَانَا أُمَيَّةٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَنَّ رَوْحَ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ ابْنِ أَبِي نُجَيْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ عَلِيًّا أَمَرَ عَمَّارًا أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَدَى فَقَالَ يَغْسِلُ مَذَاكِرَهُ وَيَتَوَضَّأُ.

١٥٨: أَخْبَرَنَا عُثْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرَوِّزِيُّ عَنْ مَالِكٍ
وَهُوَ ابْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
يَسَارٍ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَلِيًّا أَمَرَهُ أَنْ
يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنْ أَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَا دَا
عَلَيْهِ فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَتَهُ وَأَنَا اسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ
فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيُنْضَحْ فَرْجَهُ
وَيَتَوَضَّأْ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ.

١٥٩ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ
مُتَدِرًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ
اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ أَجْلِ
فَاطِمَةَ فَأَمَرْتُ الْمُقَدَّادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ
فِيهِ الْوُضُوءُ -

ﷺ کی صاحبزادی میری منکوحہ ہیں چنانچہ مقداد بن الاسودؓ نے نبی ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اپنی شرم گاہ دھولو اور اسی طرح وضو کرو جس طرح نماز کیلئے کرتے ہو۔

۱۵۶: حضرت عائشہ بن انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مجھے بہت زیادہ مندی آتی تھی چنانچہ میں نے حضرت عمار بن یاسرؓ سے کہا کہ تم یہ مسئلہ رسول کریمؐ سے دریافت کرو کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہؓ میری منکوحہ تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس صورت میں وضو کافی ہے۔

۱۵۷: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم فرمایا حضرت عمارؓ کو کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کے بارے میں مسئلہ دریافت کریں آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس صورت میں اپنے منہ مخصوص کو دھو دالو اور وضو
کراؤ۔

۱۵۸: حضرت مقداد بن الاسود سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نے ان کو حکم فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ مسئلہ دریافت کریں کہ جب کوئی شخص اپنی اہلیہ کے نزدیک بیٹھ جائے اور اس کی مذی خارج ہو جائے تو ایسے شخص کے ذمہ کیا لازم ہے؟ (غسل یا وضو)۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: دراصل میرے نکاح میں تو آپ کی صاحبزادی ہیں، لہذا مجھے یہ مسئلہ دریافت کرنے میں شرم محسوس ہوتی ہے۔ حضرت مقدادؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: جب تم میں اسے پائے تو وہ اپنی شرم گاہ دھو لے اور جس طرح نماز کے لئے وضو کرتے ہیں اسی طرح سے وضو کر لے۔

۱۵۹: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ مجھے شرم محسوس ہوئی کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی خارج ہونے کے بارے میں مسئلہ دریافت کروں۔ فاطمہؑ کی وجہ سے پس میں نے حضرت مقداد بن الاسودؓ کو حکم دیا کہ وہ یہ مسئلہ آپ سے دریافت کر لیں، چنانچہ آپ سے دریافت کر لیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس میں وضو ہے۔

بَابُ ۱۱۴ الْوُضُوءِ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ

۱۶۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ زُرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ قَالَ أَتَيْتُ رَجُلًا يُدْعَى صَفْوَانَ ابْنَ عَسَّالٍ فَقَعَدْتُ عَلَى بَابِهِ فَخَرَجَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَطْلُبُ الْعِلْمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنَحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ فَقَالَ عَنْ أَيِّ شَيْءٍ تَسْأَلُ قُلْتُ عَنِ الْخُقَيْنِ قَالَ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَمَرْنَا أَنْ لَا نَنْزِعَهُ ثَلَاثًا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ.

باب: پاخانہ پیشاب نکلنے سے وضو ٹوٹ جانے سے متعلق ۱۶۰: حضرت زربن حبیش سے روایت ہے کہ میں ایک صاحب کے پاس گیا جن کو حضرت صفوان بن عسالؓ کہا جاتا تھا۔ میں ان کے دروازہ پر بیٹھ گیا جب وہ باہر آئے تو دریافت فرمایا: کیا کام ہے؟ میں نے کہا کہ میں علم کی خواہش رکھتا ہوں۔ فرمایا بے شک فرشتے طالب علم کے لئے اپنے پر خوشی کے ساتھ بچھاتے ہیں۔ پھر پوچھا تم کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا کہ میں موزوں کے بارے میں مسئلہ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ جب رسول کریم ﷺ کے ساتھ ہم لوگ سفر میں ہوتے تھے تو آپ ہم کو موزوں کے نہ اتارنے کا حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم لوگ حالت سفر میں تین روز تک موزہ نہ اتاریں سوائے حالت جنابت میں لیکن آپ پیشاب پاخانہ یا سوکر اٹھنے کی حالت میں موزہ اتارنے کا حکم نہ فرماتے۔

بَابُ ۱۱۵ الْوُضُوءِ مِنَ الْغَائِطِ

۱۶۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَاسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرَّ قَالَ قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ أَمَرْنَا أَنْ لَا نَنْزِعَهُ ثَلَاثًا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ.

باب: پاخانہ کی صورت میں وضو کا ٹوٹنا

۱۶۱: حضرت صفوان بن عسالؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ جب ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں ہوتے تو آپ ﷺ ہم کو موزہ نہ اتارنے کا حکم فرماتے مگر حالت جنابت سے لیکن پیشاب پاخانہ یا نیند سے بیدار ہونے کی صورت میں موزہ نہ اتارنے کا حکم فرماتے۔

بَابُ ۱۱۶ الْوُضُوءِ مِنَ الرِّيحِ

۱۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ يَعْنِي الْمُسَيَّبَ وَعَبَادُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ شَكِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الرَّجُلُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَجِدَ رِيحًا وَيُسْمَعَ صَوْتًا.

باب: ریح خارج ہونے پر وضو کا ٹوٹنا

۱۶۲: حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت پیش ہوئی کہ ایک شخص کو اس بات کا وہم ہوتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص نماز چھوڑ کر نہ نکلے جب تک کہ وہ بدبو نہ سونگھ لے یا ریح خارج ہونے کی آواز نہ سن لے۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب حدیث یہ ہے کہ وہم کا اعتبار نہیں ہے لا عبرة للوہم (الاشیاء والنظائر) بلکہ جب تک یقین نہ ہو تو اس وقت تک وضو کے ٹوٹ جانے کا حکم نہ ہوگا۔

بَابُ ۱۱۷ الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ

۱۶۳: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يَدْخُلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يُفْرِغَ عَلَيْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَذُرِي آيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ.

نیند سے بیدار ہونے کے بعد کا حکم:

باب: سونے سے وضو جاٹوٹ جانا

۱۶۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے جب تک کہ اس پر تین مرتبہ پانی نہ ڈالے کیونکہ اس کو علم نہیں ہے کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری (یعنی رات میں کس جگہ ہاتھ پڑا)۔

مذکورہ ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ وہ سکتا ہے کہ اس کا ہاتھ سونے کی حالت میں پیشاب یا خانہ کی جگہ پڑا ہو اور پسینہ وغیرہ کی وجہ سے اس کے ہاتھ کو ناپاکی لگ گئی ہو۔ کیونکہ اہل عرب کی عادت تھی کہ وہ حضرات صرف ڈھیلوں سے استنجا کر لیا کرتے تھے اور اسی طرح سے سو جاتے اور وہاں گرمی شدید ترین ہوتی تھی جسم سے پسینہ آتا رہتا اس وجہ سے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل اس کو تین مرتبہ دھونے کا حکم فرمایا گیا اور حنفیہ کے نزدیک اس ممانعت کا تعلق کراہت نیند سے بھی ہے کہ جو کہ برہنہ احتیاط ہے اور یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ ناپاکی لگ جانے کا شک ہو جائے اور اگر ظن غالب یہ ہے کہ ہاتھ کو ناپاکی نہیں لگی تو اس صورت میں برتن میں تین مرتبہ ہاتھ دھونے سے قبل ممانعت نہیں ہے واللہ اعلم۔ (قاتمی)

بَابُ ۱۱۸ النَّعَاسِ

۱۶۴: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نَعَسَ الرَّجُلُ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ لَعَلَّهُ يَدْعُو عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ لَا يَذُرِي.

باب: اونگھ آنے کا بیان

۱۶۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی شخص نماز پڑھتے وقت اونگھنے لگ جائے تو اس کو چاہئے کہ نماز چھوڑ دے۔ ایسا نہ ہو کہ (ایسی حالت میں وہ) بددعا کرنے لگے خود اپنے ہی واسطے اور وہ نہ سمجھے۔

☆ خلاصہ الباب مطلب یہ ہے کہ نماز ایسی حالت میں ادا کرنا چاہئے جبکہ نماز کی طرف پوری توجہ ہو۔ اونگھ یا انتہائی سستی کی حالت میں نہیں پڑھنا چاہئے کہ اس نماز کا حق ادا نہیں ہوتا بلکہ غلطی کا امکان رہتا ہے۔

بَابُ ۱۱۹ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذِّكْرِ

۱۶۵: أَخْبَرَنَا هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَعْنُ أَنبَا مَالِكُ ح وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ أَنبَا مَالِكُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ

باب: آلہ تناسل چھونے سے وضو ٹوٹ جانا

۱۶۵: حضرت عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ میں ایک دن مروان بن حکم کے پاس گیا تو ہم نے ان باتوں کا بھی ان کے سامنے تذکرہ کیا کہ جن سے وضو لازم ہو جاتا ہے۔ مروان نے جواب دیا کہ شرم گاہ کے چھونے سے بھی وضو لازم ہو جاتا ہے۔ عروہ نے کہا کہ مجھے

بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ
فَذَكَرْنَا مَا يَكُونُ مِنَ الْوُضُوءِ فَقَالَ مَرْوَانُ مِنْ مَسِّ
الدَّكْرِ الْوُضُوءُ فَقَالَ عُرْوَةُ مَا عَلِمْتُ ذَلِكَ فَقَالَ
مَرْوَانُ أَخْبَرْتَنِي بِسُرَةِ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ
فَلْيَتَوَضَّأْ.

۱۶۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا
عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ
سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ ذَكَرَ مَرْوَانُ فِي إِمَارَتِهِ
عَلَى الْمَدِينَةِ أَنَّهُ يَتَوَضَّأُ مِنْ مَسِّ الدَّكْرِ إِذَا أَقْضَى
إِلَيْهِ الرَّجُلُ بِيَدِهِ فَانْكَرْتُ ذَلِكَ وَقُلْتُ لَا وَضُوءَ
عَلَى مَنْ مَسَّهُ فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرْتَنِي بِسُرَةِ بِنْتِ
صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ مَا يَتَوَضَّأُ
مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَيَتَوَضَّأُ مِنْ مَسِّ الدَّكْرِ
قَالَ عُرْوَةُ فَلَمْ أَزَلْ أُمَارِي مَرْوَانَ حَتَّى دَعَا رَجُلًا
مِنْ حَرَبِهِ فَأَرْسَلَهُ إِلَى بُسْرَةَ فَسَأَلَهَا عَمَّا حَدَّثَتْ
مَرْوَانَ فَأَرْسَلَهُ إِلَيْهِ بِسْرَةَ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْهَا
مَرْوَانُ.

بَابُ ۲۰ اِتْرَاكِ الْوُضُوءِ مِنْ ذَلِكَ

۱۶۷: أَخْبَرَنَا هَنَادٌ عَنْ مُلَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
خَرَجْنَا وَفَدًا حَتَّى قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَابْيَعْنَا وَصَلَيْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ جَاءَ رَجُلٌ
كَانَهُ بَدَوِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا تَرَى فِي
رِجَالٍ مَسَّ ذَكَرَهُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا
مُضَعَّةٌ أَوْ بَضْعَةٌ مِنْكَ.

اس بات کا علم نہیں ہے۔ مروان نے کہا کہ مجھے بسرہ بنت صفوان نے
اطلاع دی۔ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے تم
میں سے جب کوئی شخص اپنی شرم گاہ چھوئے تو وہ وضو کر لے (یعنی
پہلا وضو ختم ہو جائے گا)

۱۶۶: حضرت عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ جب مروان بن حکم
مدینہ منورہ کے حاکم تھے انہوں نے نقل کیا کہ شرم گاہ کے چھونے سے
وضو کرنا لازم ہو جاتا ہے جبکہ کوئی شخص اس کو اپنے ہاتھ سے چھوئے۔
میں نے اس بات سے انکار کر دیا اور کہا اس پر وضو لازم نہیں۔ مروان
نے کہا کہ مجھ سے بسرہ بنت صفوان نے نقل فرمایا کہ انہوں نے نبی
کریم ﷺ سے سنا آپ نے بیان فرمایا ان چیزوں کے بارے میں
کہ جن سے وضو کرنا ضروری ہے تو فرمایا کہ شرم گاہ چھونے سے وضو
کرے۔ عروہ نے کہا کہ میں برابر جھگڑا کرتا رہا مروان سے۔ حتیٰ کہ
مروان نے اپنے سپاہیوں میں سے ایک سپاہی کو طلب کیا اور اس کو
بسرہ کے پاس روانہ کیا اس شخص نے بسرہ سے دریافت کیا تو بسرہ نے
اس سے وہ بات کہلائی کہ جو مروان نے نقل کی تھی۔

باب: شرم گاہ چھونے سے وضو نہ ٹوٹنا

۱۶۷: حضرت طلق بن علیؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ اپنی قوم کی
طرف نکلے۔ یہاں تک کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور آپ سے بیعت کی اور نماز آپ کے ساتھ پڑھی جب نماز
سے فراغت ہوئی تو ایک جنگلی شخص آیا اور اس نے کہا کہ آپ اس
سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ اپنی شرم گاہ کو بحالت نماز چھو لے
فرمایا: شرم گاہ کیا چیز ہے وہ بھی تو جسم کے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔

شرم گاہ چھونے سے وضو ہے یا نہیں؟

اس مسئلہ میں حضرت امام شافعی کا مسلک یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ہتھیلی کے اندرونی حصہ سے شرم گاہ چھوئے گا تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا اور ہتھیلی کی الٹی جانب یعنی ہاتھ کے ظاہری حصہ سے چھوئے گا تو وضو نہیں ٹوٹے گا اسی طریقہ سے خواہ سرین چھوئے یا خبیہ وغیرہ سب کا یہی حکم ہے اور حضرت امام مالک اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ بہر صورت شرم گاہ کے چھونے کو ناقض وضو فرماتے ہیں خواہ ہاتھ کے ظاہری حصہ سے چھوئے یا باطنی حصہ سے اور ان حضرات کی دلیل حضرت بسرہ بنت صفوانؓ کی روایت ہے کہ جس میں فرمایا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے عضو مخصوص کو چھو لے تو اس کو چاہئے کہ وضو کرے۔ لیکن حنفیہ کا یہ قول ہے کہ شرم گاہ کو کسی بھی طرح سے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور ان حضرات کی دلیل حضرت طلق بن علیؓ کی حدیث ۱۶۷ والی روایت ہے، اور حضرت بسرہؓ کی جس حدیث سے دوسرے ائمہ نے استدلال فرمایا ہے اس کے بارے میں حضرت امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ یہ روایت معمول بہا نہیں ہے اور حضرت ابن عمرؓ کے علاوہ کسی دوسرے نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ دوسری بات یہ ہے کہ حضرت طلق بن علیؓ والی روایت زیادہ قوی ہے اور حضرت بسرہؓ کی روایت ایک عورت کی روایت ہے یہی وجہ ہے کہ دو عورتوں کی شہادت ایک مرد کے برابر قرار دی گئی ہے اور حضرات صحابہ کرامؓ کا فتویٰ اور عمل بھی یہی رہا ہے کہ شرم گاہ کا چھونا ناقض وضو نہیں ہے۔ تفصیلات کے لئے شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں اور خلاصہ ان تمام مباحث کا یہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ شرم گاہ چھونے سے وضو کرنے کو مستحب کہا جاسکتا ہے۔

بَابُ ۲۱ اَتَرَكَ الْوُضُوءَ مِنْ مَسِّ الرَّجُلِ

اُمْرَاَتُهُ مِنْ غَيْرِ شَهْوَةٍ

۱۶۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ أَنَبَانَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ وَإِنِّي لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ اغْتَرَاضَ الْجَنَازَةِ حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يُؤْتِرَ مَسْنِيَّ بَرَجْلِهِ۔

باب: اس کا بیان کہ اگر مرد شہوت کے بغیر عورت کو

چھوئے تو وضو نہیں ٹوٹتا

۱۶۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے رہتے تھے اور میں جنازہ کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیٹی رہتی تھی۔

۱۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تم نے نہیں دیکھا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیٹی رہا کرتی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے رہتے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرا پاؤں (آہستہ سے) دبا دیتے تھے۔ میں اپنا پاؤں سمیٹ لیتی پھر

۱۶۹: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُمُنِي مُعْتَرِضَةً بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيُ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ عَمَزَ رِجْلِي فَصَمَمْتُهَا إِلَى ثُمَّ

يَسْجُدُ۔

آپ ﷺ سجدہ فرماتے۔

۱۷۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَايَ فِي قُبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ عَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلِي فَإِذَا قَامَ بَسَّطَهُمَا وَالْيَوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ۔

۱۷۰: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کے سامنے سوتی رہتی اور میرے پاؤں آپ کے سامنے قبلہ کی جانب ہوتے تو جب آپ سجدہ فرماتے تو آپ میرے پاؤں دبا دیتے میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تو میں پاؤں پھیلا لیتی ان دنوں مکان میں چراغ نہیں تھا۔

۱۷۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَنَصِيرُ ابْنُ الْفَرَجِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَجَعَلْتُ أَطْلُبُهُ بِيَدِي فَوَقَعْتُ يَدِي عَلَى قَدَمَيْهِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمَعَا فَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أَحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ۔

۱۷۱: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے رسول کریم ﷺ کو موجود نہیں پایا تو میں اپنے ہاتھ سے آپ کو تلاش کرنے لگ گئی۔ میرا ہاتھ آپ کے پاؤں پر پڑ گیا آپ اپنے پاؤں مبارک کھڑے کئے ہوئے تھے یعنی آپ سجدہ میں تھے اور یہ دُعا کر رہے تھے: اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا مندی کی تیرے غصہ سے اور تیری عافیت کی تیرے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے۔ میں تیری حمد و ثنا نہیں بیان کر سکتا تو ایسا ہی ہے کہ جیسے تُو نے اپنی حمد و ثنا بیان کی۔

بَابُ ۲۲ تَرَكِ الْوُضُوءَ مِنَ الْقِبْلَةِ

۱۷۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو دُرُوقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَيْسَ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ وَإِنْ كَانَ مَرْسَلًا وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ يَحْيَى الْقَطَّانُ حَدِيثٌ حَبِيبٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ هَذَا وَحَدِيثٌ حَبِيبٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ تُصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ لَا شَيْءَ۔

باب: بوسہ لینے سے وضو نہ ٹوٹنا

۱۷۲: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنی ازواج مطہرات جی میں سے کسی ایک کا بوسہ لیتے پھر نماز ادا فرماتے (لیکن) دوبارہ وضو نہ فرماتے۔ (صاحب کتاب) امام نسائی فرماتے ہیں کہ مذکورہ حدیث اس باب کی سب سے عمدہ حدیث ہے اور اس حدیث مبارکہ کے مرسل ہونے کی علت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہ سے نہیں سنا اور اعمش نے یہ حدیث حضرت حبیب بن ثابت سے اور انہوں نے حضرت عروہ سے اور وہ عائشہ سے روایت فرماتے ہیں لیکن یحییٰ بن سعید قطان فرماتے ہیں کہ مذکورہ حدیث اور عروہ کی عائشہ سے منقول حدیث کہ استاحضہ والی عورت کے خون کے قطرے چٹائی وغیرہ پر گرے قابل اعتبار نہیں ہیں۔

خلاصہ الباب ☆ بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اسے اپنے نفس پر قابو ہوا اگر دُر ہو کہ وہ اپنے نفس کو قابو میں نہ رکھ سکے گا تو رکنا افضل ہے۔ امام محمد، امام ابو حنیفہ اور عام فقہاء کا یہی قول ہے۔ (مؤطا)

باب ۲۳ الوُضوءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

۱۷۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَوَضَّؤُا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۷۴: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَارِظٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۷۵: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ ابْنُ بَكْرِ وَهُوَ ابْنُ مُصَرَّرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَكَلْتُ أَثْوَارَ أَقِطٍ فَتَوَضَّأْتُ مِنْهَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِالْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۷۶: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو وَالْأَوْزَاعِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ الْمُطَّلِبَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَلٍ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اتَّوَضَّأْتُ مِنْ طَعَامِ أَجْدَدِ

باب: آگ پر پکی چیز کھانے کے بعد وضو

۱۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے تم لوگ ان چیزوں پر وضو کرو جو کہ آگ سے لگائی گئی ہوں (یعنی جو چیزیں آگ سے پکائی گئی ہوں ان کو کھانے کے بعد وضو کرو)۔

۱۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ وضو کرو اس چیز کو کھا کر کہ جو آگ سے پکائی گئی ہو۔

۱۷۵: حضرت عبد اللہ بن ابراہیم بن قارظ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ مسجد کے اوپر وضو کر رہے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے پیڑ کے کچھ ٹکڑے کھائے تھے اس وجہ سے وضو کر لیا تھا کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے وضو کرنے کا ان اشیاء کے کھانے سے جو کہ آگ میں پکی ہوں۔

۱۷۶: حضرت مطلب بن عبد اللہ بن حطب سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں وضو کروں اس غذا کو کھا کر جس کو کہ میں قرآن کریم میں حلال پاتا ہوں اس لئے کہ وہ غذا آگ سے پکی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات سن کر کنکریاں جمع فرمائیں اور کہا کہ میں شہادت

دیتا ہوں ان کنکریوں کے شمار کرنے سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وضو کرو ان چیزوں سے جو کہ آگ سے پکی ہوں۔

۱۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ وضو کرو ان اشیاء کو کھا کر جو کہ آگ سے پکی ہوں۔

۱۷۸: حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ وضو کرو ان چیزوں کو کھا کر جن کو آگ نے تبدیل کر دیا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ آگ سے جو چیز پکی ہو اس کو کھا کر وضو کرو۔

۱۷۹: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ان چیزوں کو کھا کر وضو کرو کہ جن کو آگ نے بدل دیا ہو۔

۱۸۰: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وضو کرو ان اشیاء کو کھا کر جن کو آگ نے پکایا ہو (یعنی آگ سے تیار کی گئی ہوں)

۱۸۱: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ وضو کرو ان چیزوں کو کھا کر کہ جن کو آگ نے چھوا ہو یعنی آگ سے تیار کی گئی ہوں۔

۱۸۲: حضرت ابوسفیان بن سعید بن اخس بن شریق سے مروی ہے کہ وہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ اور حضرت ابوسفیان کی

فِي كِتَابِ اللَّهِ حَلَالًا لِأَنَّ النَّارَ مَسَّتْهُ فَجَمَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَصَى فَقَالَ أَشْهَدُ عَدَدَ هَذَا الْحَصَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۷۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۷۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ أَنبَاَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مُحَمَّدُ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَوَضَّؤُوا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ۔

۱۷۹: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَ هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ وَ هُوَ ابْنُ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ جَعْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَوَضَّؤُوا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ۔

۱۸۰: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ تَوَضَّؤُوا مِمَّا انْفَجَتِ النَّارُ۔

۱۸۱: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ بِنْتَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۸۲: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ بْنِ

خالہ تھیں۔ انہوں نے حضرت ابوسفیان کو ستوپلایا پھر ان سے کہا کہ اے میرے بھانجے وضو کرو اس لئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے وضو کرو ان چیزوں کو کھا کر جن کو آگ نے چھوا ہو۔

۱۸۳: حضرت ابوسفیان بن سعید بن اخنس بن شریق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ستوپیا تو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے فرمایا: اے میرے بھانجے! وضو کرو کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے وضو کرو ان چیزوں سے کہ جن کو آگ نے چھوا ہو۔

باب: آگ سے پکی اشیاء کھا کر وضو نہ کرنے سے متعلق
۱۸۴: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دست کا گوشت تناول فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے اور پانی کو چھوا تک نہیں (یعنی وضو وغیرہ نہیں کیا)۔

۱۸۵: حضرت سلیمانؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت ام سلمہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت احتلام کی وجہ سے نہیں بلکہ (اہلیہ سے ہمبستری کر کے) حالت جنابت میں اٹھتے تھے لیکن پھر بھی روزہ رکھ لیتے اور انہوں نے ایک دوسری مزید حدیث بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بھنی ہوئی پسلی رکھی آپ نے اس میں سے تناول فرمایا پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور وضو نہیں فرمایا۔

۱۸۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی اور گوشت تناول فرمایا (اور یہ کھانے کے بعد)

سَعِيدُ بْنُ الْأَخْنَسِ بْنِ شَرِيقٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ فَسَقَتْهُ سَوِيقًا ثُمَّ قَالَتْ لَهُ تَوَضَّأْ يَا ابْنَ أُخْتِي فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَوَضَّؤُا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۸۳: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْأَخْنَسِ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَهُ وَشَرِبَ سَوِيقًا يَا ابْنَ أُخْتِي تَوَضَّأَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ تَوَضَّؤُا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

بَابُ ۲۴ تَرَكِ الْوُضُوءَ مِمَّا غَيْرَتِ النَّارُ

۱۸۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ أَكْلًا كَثِيفًا فَجَاءَهُ بِلَالٌ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَمْسَ مَاءً۔

۱۸۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَحَدَّثَتْنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُ وَحَدَّثَنَا مَعَ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَرَّبَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

۱۸۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

أَكَلَ خُبْزًا وَلَحْمًا ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

وضو نہیں فرمایا۔

۱۸۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ آخِرَ الْأَمْرِينِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ الْوُضُوءَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

۱۸۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دونوں باتوں میں یعنی آگ سے پکی ہوئی چیز کھا کر دوبارہ وضو کر لینا یا وضو نہ کرنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں باتوں میں سے ایک آخری بات آگ سے پکی ہوئی شے کھا کر وضو ترک کرنا ہے۔

آگ سے تیارہ کردہ شے کے کھانے کے بعد ترک وضو:

امام محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں اسی پر ہمارا عمل ہے کہ نہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ضروری ہے نہ اس سے جو بغیر پکی پیٹ میں جائے۔ بلکہ وضو اس سے ہے جو پلیدی باہر نکلے۔ کھانا آگ سے پکا ہو یا نہ پکا ہو سب برابر ہے اس پر کوئی وضو نہیں۔ یہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اقول ہے۔

بَابُ ۲۵ الْمُضْمَضَةِ مِنَ السَّوِيقِ

۱۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُوْتِ إِلَّا بِالسَّوِيقِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُزِيَ فَأَكَلَ وَآكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَتَمَضَّمْ وَتَمَضَّمْنَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

باب: ستو کھانے کے بعد کلی کرنا

۱۸۸: حضرت سويد بن نعمان سے روایت ہے کہ جس سال غزوہ خیبر پیش آیا اس سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ جب ہم مقام صہباء میں پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پر ٹھہرے۔ آپ نے عصر کی نماز ادا فرمائی اور سفر کے لئے صحابہ سے توشہ منگوایا تو آپ کے لئے فقط ستو آیا۔ فرمایا: اس ستو کو گھول لو۔ چنانچہ وہ پانی میں گھول لیا گیا پھر آپ اور ہم نے بھی وہ ستو کھایا۔ اس کے بعد آپ نماز مغرب ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور آپ نے کلی کی تو ہم نے بھی کلی کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا۔

بَابُ ۲۶ الْمُضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ

۱۸۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضَّمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لَهُ دَسْمًا۔

باب: دودھ پی کر کلی کرنے کا بیان

۱۸۹: حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمایا پھر پانی منگوا کر کلی فرمائی اور ارشاد فرمایا: اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

بَابُ ۲۷ إِذْ كُرِّ مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ

باب: کونسی باتوں سے غسل کرنا لازم ہے

وَمَا لَا يُوجِبُهُ

اور کن سے نہیں؟

۱۹۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْرَبِيِّ وَهُوَ ابْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّهُ أَسْلَمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ يَغْتَسِلُ بِمَاءٍ وَاسِدٍ۔

۱۹۰: حضرت قیس بن عاصم سے روایت ہے کہ جب مشرف باسلام ہوئے تو رسول کریم ﷺ نے ان کو غسل کرنے کا حکم فرمایا پانی اور بیری کے پتے سے۔

بَابُ ۲۸ اتَّقِدِيمِ غُسْلِ الْكَافِرِ

باب: جب کافر مسلمان ہونے کا ارادہ کرے

إِذَا أَرَادَ أَنْ يُسْلِمَ

تو وہ غسل کرے

۱۹۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ ثُمَامَةَ ابْنَ أَيْتَالٍ الْخَنَفِيَّ انْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهُ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهَكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَإِنْ خَيْلَكَ أَخَذْتَنِي وَأَنَا أُرِيدُ لِعُمْرٍ فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَتَعَمَّرَ مُخْتَصِرًا۔

۱۹۱: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت ثمامہ بن اثال حنفی مسجد نبوی کے نزدیک ایک کھجور کے درخت کے نیچے تشریف لے گئے پھر غسل فرما کر مسجد میں واپس آئے اور فرمایا کہ میں اس کی شہادت دیتا ہوں کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے علاوہ اللہ تعالیٰ کے اور بلاشبہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے محمد ﷺ خدا کی قسم تمام روئے زمین پر تمہارے چہرہ سے زیادہ مجھے کوئی چہرہ ناپسند نہیں تھا اب مجھے تمام چہروں سے زیادہ تمہارا چہرہ پسندیدہ ہو گیا اور تمہارے سواروں نے مجھے پکڑ لیا جبکہ میں تو عمرہ کرنے کا ارادہ کرتا تھا۔ اب آپ ﷺ کی کیا رائے ہے؟ رسول کریم ﷺ نے اس کو خوشخبری دی اور عمرہ کرنے کا حکم فرمایا (یہ حدیث یہاں پر مختصراً نقل کی گئی ہے)۔

خلاصہ الباب ☆ حدیث بالا سے عالم کفر سے ایمان کی حالت میں داخلے کے لئے غسل کا حکم ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان تمام ظاہری و باطنی گندگیوں سے نکل کر طہارت و پاکیزگی کے دین میں داخل ہوتا ہے۔ کیونکہ اسلام میں طہارت کو نصف ایمان قرار دیا گیا ہے۔

بَابُ ۲۹ الْغُسْلُ مِنْ مُوَارَاةِ الْمُشْرِكِ

باب: مشرک کو زمین میں دبانی سے غسل لازم ہے

۱۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ نَاجِيَةَ ابْنَ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أَبَا طَالِبٍ مَاتَ فَقَالَ أَذْهَبَ فَوَارِدُهُ

۱۹۲: حضرت علی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ابو طالب حالت شرک میں گزر گئے۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ جاؤ اور ان کو زمین میں دبا دو۔ میں جب ان کو زمین میں دبا کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے

قَالَ إِنَّهُ مَاتَ مُشْرِئًا قَالَ أَذْهَبَ فَوَارِهِ فَلَمَّا
وَارَيْتُهُ رَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي اغْتَسِلْ۔

بَابُ ۳۰ أَوْجُوبُ الْغُسْلِ إِذَا التَّقَى

الْخِتَانَانِ

۱۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ
الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَلَسَ
بَيْنَ شُعْبَيْهِ الْأَرْبَعِ ثُمَّ اجْتَهَدَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

۱۹۴: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ الْجُوزِ جَانِيٌّ
قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ
يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعْبَيْهِ
الْأَرْبَعِ ثُمَّ اجْتَهَدَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ قَالَ أَبُو
عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ أَشْعَثُ عَنِ
الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَى الْحَدِيثُ عَنْ
شُعْبَةَ النَّضْرِ بْنِ شَمِيلٍ وَغَيْرِهِ كَمَا رَوَاهُ خَالِدٌ۔

باب: ختانوں کے مل جانے (دخول صحیحہ) پر غسل کا

واجب ہونا

۱۹۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مرد عورت کے چار شاخے یعنی دو رانوں اور دو بازو پر بیٹھ جائے پھر طاقت لگائے یعنی اپنے عضو مخصوص کو عورت کے عضو مخصوص میں داخل کرے تو غسل کرنا لازم ہو گیا۔

۱۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مرد عورت کے چار شاخ پر بیٹھ جائے پھر اپنے عضو مخصوص کو آگے کی طرف کر کے طاقت لگائے تو چاہے انزال نہ ہو جب بھی غسل واجب ہو گیا۔

خلاصہ الباب ☆ امام محمدؒ کہتے ہیں اسی پر ہمارا قول ہے کہ جب شرم گاہ سے شرم گاہ مل جائے اور حشفہ غائب ہو جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔ یہی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

باب: جب منی نکل جائے تو غسل کرنا ضروری ہے

۱۹۵: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو بہت زیادہ ندی آیا کرتی تھی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا جب تم ندی دیکھو تو عضو مخصوص دھو ڈالو اور جس طرح نماز کے لئے وضو کرتے ہیں اسی طرح وضو کر لو اور جب تم (نا پاک) پانی کو دتا ہوا نکالو (یعنی منی نکل آئے) تو غسل کرو۔

بَابُ ۳۱ الْغُسْلُ مِنَ الْمَنِيِّ

۱۹۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ
وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ
الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيٍّ
قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا
رَأَيْتَ الْمَذْيَ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وَضُوءًا لَكَ
لِلصَّلَاةِ وَإِذَا فَضَخْتَ الْمَاءَ فَاغْتَسِلْ۔

۱۹۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ زَائِدَةَ ح وَأَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ أَنْبَأَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَمِيلَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذَى فَتَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَإِذَا رَأَيْتَ فَضَخَ الْمَاءِ۔

باب ۳۲ اغسل المرأة ترى

في منامها ما ترى الرجل

۱۹۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ إِذَا أَنْزَلَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ۔

خلاصہ الباب ☆ جس طرح مرد سے جب

پر غسل واجب نہ ہوگا۔

۱۹۸: أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كَلَّمَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ جَالِسَةٌ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ أَرَأَيْتَ الْمَرْأَةَ تَرَى فِي النَّوْمِ مَا يَرَى الرَّجُلُ أَفْتَغْتَسِلُ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا أَفْ لَكَ أَوْ تَرَى الْمَرْأَةَ ذَلِكَ فَالْتَفَتَ إِلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَرَبَّتْ يَمِينُكَ فَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ۔

خلاصہ الباب ☆ مراد یہ ہے کہ اگر عورت کو انزال نہیں ہوتا تو بچہ عورت کی صورت پر کیوں پیدا ہوتا ہے؟ ایک دوسری

۱۹۶: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے بہت زیادہ مذی آیا کرتی تھی تو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے (کسی صحابی کے ذریعے سے) دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم مذی دیکھو تو وضو کر لو اور جب تم اچھلتا ہوا پانی (مطلب یہ ہے کہ منی) دیکھو تو غسل کرو۔

باب: عورت کے لئے احتلام

کا حکم

۱۹۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلیمؓ نے رسول کریمؐ سے دریافت کیا کہ اگر کوئی عورت سونے کی حالت میں وہ چیز دیکھے جو کہ مرد دیکھتا ہے یعنی منی (احتلام) دیکھے تو کیا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا: پانی اُس سے نکل آئے تو وہ عورت غسل کر لے۔

☆ خلاصہ الباب (نا پاک) پانی نکل آئے تو وہ غسل کرے محض خواب دیکھنے سے کسی شخص

۱۹۸: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ ام سلیمؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور اُس وقت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف فرما تھیں کہ یا رسول اللہ! رب قدوس کو حق بات کہنے سے حیاء نہیں محسوس ہوتی۔ جب کوئی خاتون خواب میں وہ بات دیکھے جو کہ مرد دیکھتا ہے تو کیا وہ غسل کرے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں غسل کرے۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تم پر افسوس ہے کیا واقعی کوئی خاتون بھی اس طرح دیکھتی ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ پھر انسان کی صورت و شکل کس طریقہ سے مل جاتی ہے۔

☆ خلاصہ الباب مراد یہ ہے کہ اگر عورت کو انزال نہیں ہوتا تو بچہ عورت کی صورت پر کیوں پیدا ہوتا ہے؟ ایک دوسری

حدیث میں ہے کہ جس وقت مرد کی منی غالب ہوتی ہے تو بچہ والد کی شکل و صورت پر ہوتا ہے اور جس وقت عورت کی منی غالب ہوتی ہے تو والدہ کی شکل پر بچہ ہوتا ہے۔ یعنی بچہ کی شکل و صورت ماں سے ملتی ہے۔

۱۹۹: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا هِيَ احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ فَضَحِكْتُ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اتَّحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَمُ بِشِبْهَةِا الْوَلَدِ۔

۱۹۹: حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ! ربّ قدوس حق بات کہنے سے شرم و حیا نہیں محسوس فرماتا۔ کیا عورت کو جب احتلام ہو جائے تو اس کو غسل کرنا لازم ہے؟ آپ نے فرمایا: جب عورت (ناپاک) پانی (شرم گاہ پر) دیکھے۔ یہ بات سن کر اُم سلمہؓ کو ہنسی آگئی اور فرمانے لگیں: کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (سبحان اللہ!) اگر انزال نہیں ہوتا تو شکل و صورت کس طرح سے (والدین کے) مشابہ ہو جاتی ہے۔

۲۰۰: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ الْخُرَّاسَانِيَّ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَحْتَلِمُ فِي مَنَامِهَا فَقَالَ إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ۔

۲۰۰: حضرت خولہ بنت حکیم سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ عورت کو اگر نیند کی حالت میں احتلام ہو جائے تو وہ کیا کرے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب وہ (ناپاک) پانی یعنی منی دیکھے تو وہ غسل کرے۔

بَابُ ۳۳ الَّذِي يَحْتَلِمُ وَلَا يَرَى

الْمَاءَ

۲۰۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَرُو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعَادٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ۔

باب: اگر کسی کو احتلام تو ہو لیکن (جسم یا کپڑے پر) تری نہ دیکھے؟

۲۰۱: حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی، پانی سے (واجب) ہوگا۔

احتلام سے متعلق مسئلہ:

مطلب یہ ہے کہ غسل کرنا پانی (یعنی منی) کے خارج ہونے سے واجب ہوگا۔ اگر صرف محسوس ہوتا ہے کہ احتلام ہوا ہے لیکن تری نہ دیکھے تو غسل کرنا لازم نہ ہوگا۔ یہ حدیث واضح ہے جو کہ احتلام کے حکم سے متعلق ہے۔

بَابُ ۳۴ مَاءِ الرَّجُلِ وَمَاءِ الْمَرْأَةِ

۲۰۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءُ الرَّجُلِ

باب: مرد اور عورت کی منی سے متعلق

۲۰۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد کی منی (تندرستی میں) گاڑھی اور سفید ہوتی ہے اور عورت کی منی زرد اور پتلی ہوتی ہے۔

غَلِيطٌ أَبْيَضٌ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ رَفِيقٌ أَصْفَرُ فَإِيَهُمَا سَبَقَ
كَانَ الشُّبَّةُ۔

جو کوئی ایک دوسرے پر سبقت لے جائے تو بچہ اسی کی شکل کا پیدا
ہوتا ہے۔

باب: حیض کے بعد غسل کرنا

۲۰۳: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت قیس (جو کہ قبیلہ بنو اسد
سے تعلق رکھتی تھیں) وہ ایک روز خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں
حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھے استحاضہ ہے۔ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک رگ ہے جب حیض آئے تو نماز
ترک کر دو اور جب حیض کے دن گزر جائیں تو خون دھو ڈالو یا اس
کے بعد نماز ادا کرو۔

بَابُ ۳۵ اِذْ ذَكَرَ الْاِغْتِسَالَ مِنَ الْحَيْضِ
۲۰۳: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ
عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ مِّنْ بَنِي
أَسَدٍ قُرَيْشٍ أَنَّهَا أَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَتْ أَنَّهَا تُسَحَّاضُ فَرَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ لَهَا إِنَّمَا
ذَلِكَ عِرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ
وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَأَغْتَسِلِي عَنْكَ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي۔

استحاضہ کیا ہے؟

استحاضہ دراصل ایک طرح کی نسوانی بیماری ہے کہ جس میں عورت کو بے وقت خون آ جاتا ہے جو کہ ایک رگ (Vein)
سے نکلتا ہے جس کو عاذل (Phlebotomist) کہا جاتا ہے اور حیض کا خون عورت کے رحم کے اندر سے نکلتا ہے اور استحاضہ کے
بارے میں مفتی بہ قول یہی ہے کہ اس میں عورت پر غسل لازم نہیں ہے بلکہ صرف وضوء طازم ہے لیکن اگر موقع ہو اور غسل کر لے تو
بہت بہتر ہے۔ بہر حال لازم نہیں ہے۔

۲۰۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: جب حیض آئے تو تم نماز ترک کر دو اور جب حیض کے دن ختم
ہو جائیں تو غسل کرو۔

۲۰۴: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ
هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أَقْبَلَتِ
الْحَيْضَةَ فَاتْرِكِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَأَغْتَسِلِي۔

۲۰۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ
حضرت ام حبیبہ بنت جحش کو سات سال تک (مرض) استحاضہ رہا۔
انہوں نے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی شکایت پیش کی۔
ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ ایک رگ کا خون ہے لہذا تم غسل
کر لو اور نماز ادا کرو۔

۲۰۵: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ وَ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ
اسْتُحِضْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ سَبْعَ سِنِينَ
فَاسْتَكْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ
بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ فَأَغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي۔

۲۰۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے

۲۰۶: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حَمِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي النُّعْمَانُ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَأَبُو مُعِيذٍ وَهُوَ خَفِصُ بْنُ غِيْلَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَ عُمَرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَحْيِضْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ امْرَأَةً عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَ هِيَ أُخْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ فَإِذَا أَذْبَرْتَ الْحَيْضَةَ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي وَإِذَا أَقْبَلَتْ فَاتْرُكِي لَهَا الصَّلَاةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ أَحْيَانًا فِي مِرْكَنٍ فِي حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ وَ هِيَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُوا الْمَاءَ وَتَخْرُجُ فَتُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا يَمْنَعُهَا ذَلِكَ مِنَ الصَّلَاةِ۔

۲۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ خَتَنَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَحَتَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ سُبْحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي۔

۲۰۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَفْتَتْ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اسْتَحَاضُ فَقَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ۔

۲۰۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ سَأَلَتْ

کہ اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش کو جو کہ عبد الرحمن بن عوف کی اہلیہ محترمہ تھیں اور زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش کی بہن تھیں استحاضہ ہو گیا۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک رگ ہے۔ جب حیض کے دن گزر جائیں تو غسل کر لو اور نماز ادا کرو۔ جب پھر حیض کے دن آجائیں تو نماز ترک کر دو۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ پھر اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا غسل فرماتی تھیں ہر ایک نماز کے لئے۔ اس کے بعد وہ نماز ادا فرماتی تھیں اور کبھی صرف غسل فرماتی تھیں۔ ایک شب میں اپنی بہن زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کوٹھڑی میں جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی۔ تو خون کی سرخی پانی کے اوپر آ جاتی پھر وہ نکل کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا فرماتی اور یہ خون ان کو نماز سے نہ روکتا تھا۔

۲۰۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت اُم حبیبہؓ جو کہ رسول کریم ﷺ کی سالی اور حضرت عبد الرحمن عوفؓ کی اہلیہ محترمہ تھیں ان کو سات سال تک استحاضہ (کا خون) جاری رہا۔ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے حکم شرع دریافت کیا۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (خون) حیض (کا) نہیں ہے بلکہ ایک رگ سے (آ رہا ہے) تم نماز ادا کرتی رہو۔

۲۰۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: مجھے (مرض) استحاضہ ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ ایک رگ ہے۔ تم غسل کر لو اور نماز ادا کرتی رہو۔ پھر وہ غسل کیا کرتی تھیں ہر ایک نماز کے لئے۔

۲۰۹: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خون (استحاضہ) کے بارے میں حکم دریافت کیا۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِ قَالَتْ
عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَأَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلَأَنَ دَمًا
فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْكِي
قَدَرًا مَا كَانَتْ تَحْبِسُكَ حَيْضُكَ ثُمَّ اغْتَسِلِي -
۲۱۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ مَرَّةً أُخْرَى وَلَمْ يَذْكُرْ جَعْفَرًا -

فرمایا: میں نے ان کے پاس غسل کرنے کا ٹب دیکھا جو کہ خون سے
پُر تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اتنے دن رک
جاؤ جتنے دن تم کو حیض آتا اس مرض سے قبل۔ پھر غسل کر لو اور نماز ادا
کرو۔

۲۱۰: یہ حدیث سابقہ مضمون کے مطابق ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔

۲۱۱: دو ربوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک خاتون کے خون جاری رہتا
تھا تو اس کے لیے حضرت ام سلمہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ
دریافت کیا۔ فرمایا: تم ان دنوں اور راتوں کو شمار کر لو کہ جن میں حیض
جاری رہتا تھا اس مرض سے قبل اتنے دنوں تک ہر ماہ میں نماز ترک
کر دو۔ پھر جب اس قدر دن گزر جائیں تو غسل کر لو اور لنگوٹ
باندھ لو (ایک کپڑا روئی کا پھایہ یا پینٹی) شرم گاہ پر رکھ لو پھر نماز ادا
کرو۔

۲۱۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ
بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَعْنِي أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ
تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ أُمَّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَتَنْظُرُ عِدَّةَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي
كَانَتْ تَحِيضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي
أَصَابَهَا فَلْتَرْكِ الصَّلَاةَ قَدَرِ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا
خَلَفَتْ ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لَتَسْتَفْرِئْ ثُمَّ لَتُصَلِّ -

بَابُ ۱۳۶ ذِكْرُ الْأَقْرَاءِ

۲۱۲: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنُ دَاوُدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ
يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِي كَانَتْ
تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَنَّهَا اسْتَحْيَضَتْ لَا
تَطْهَرُ فَذَكَرَ شَأْنَهَا لِرَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ وَإِنَّهَا لَيَسَتْ
بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنَّهَا رَكُضَةٌ مِنَ الرَّحِمِ فَلْتَنْظُرْ قَدَرِ
قَرْنِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ لَهَا فَلْتَرْكِ الصَّلَاةَ ثُمَّ
تَنْظُرْ مَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ -

باب: لفظ اقراء کی شرعی تعریف و حکم

۲۱۲: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت
جحش حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ ان کو استحاضہ
(کا مرض) لاحق ہو گیا اور وہ کسی وقت بھی پاک نہیں ہوتی تھیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا تذکرہ کیا گیا تو آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ ایک چوٹ ہے رحم کی
تم اپنے دن کی تعداد پر غور کر لو۔ جتنے دن تک اس کو حیض آتا تھا۔
پھر نماز چھوڑ دے ان دنوں میں۔ اس کے بعد ہر ایک نماز کے لیے
غسل کرو۔

۲۱۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ
بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِينَ

۲۱۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش کو
استحاضہ سات سال تک جاری رہا۔ انہوں نے رسول کریم
ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حیض نہیں

فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتْرَكَ الصَّلَاةَ قَدَرًا أَقْرَانِهَا وَحَيْضَتِهَا وَتَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.

ہے بلکہ ایک رگ ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز ترک کر دینے کا فرمایا۔ (ماہواری آنے کے دنوں تک) پھر غسل کر کے نماز ادا کرنے کا۔ چنانچہ وہ ہر ایک نماز کے لیے غسل فرمایا کرتی تھیں۔

۲۱۴: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ حَدَّثَتْ أَنَّهَا آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَانْظُرِي إِذَا آتَاكَ قِرْوُكِ فَلَا تُصَلِّيْ فَإِذَا مَرَّ قِرْوُكِ فَتَطَهَّرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقُرَى إِلَى الْقُرَى هَذَا الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْأَقْرَاءَ حَيْضٌ.

۲۱۴: حضرت فاطمہ بنت جحش رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور خون آنے کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک رگ ہے۔ دیکھتی رہو جب تمہارا قرء یعنی (حیض) جاری ہو تو نماز نہ ادا کرو۔ پھر جب تمہارا قرء چلا جائے (یعنی حیض بند ہو جائے) تو تم دوسرے حیض تک نماز ادا کرو۔ پھر جب دوسرا حیض آئے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو۔

۲۱۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ وَوَكَيْعٌ وَأَبُو مَعَاوِيَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ وَصَلِّي.

۲۱۵: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت حبیش خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ مجھے (مرض) استحاضہ رہتا ہے جس سے میں پاک ہی نہیں رہتی۔ کیا میں نماز ترک کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! یہ رگ ہے، حیض نہیں ہے۔ جب حیض کے دن آئیں تو تم نماز ترک کر دو۔ پھر جب حیض کے دن گزر جائیں تو خون دھو ڈالو اور نماز ادا کیا کرو۔

باب: مستحاضہ کے غسل کے متعلق

باب ۱۳۷ ذکر اغتسال المستحاضة

۲۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مُسْتَحَاضَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قِيلَ لَهَا إِنَّهُ عِرْقٌ عَائِدٌ فَأَمَرَتْ أَنْ تُوَخَّرَ الظُّهْرُ وَتُعْجَلَ الْعَصْرُ وَتَغْتَسِلَ لَهَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتُوَخَّرَ الْمَغْرِبُ وَتُعْجَلَ الْعِشَاءُ وَتَغْتَسِلَ لَهَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلَ لَصَلَاةِ الصُّبْحِ غُسْلًا وَاحِدًا.

۲۱۶: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ مستحاضہ عورت کو دو روز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ کہا گیا کہ یہ ایک رگ ہے جو کہ بند نہیں ہوتی اور حکم فرمایا گیا اس کو نماز ظہر میں تاخیر اور نماز عصر میں جلدی کرنے کا اور دونوں نمازوں کیلئے ایک غسل کرنے کا۔ اس طریقہ سے نماز مغرب میں تاخیر کرنے اور نماز عشاء میں جلدی کا اور دونوں وقت کی نمازوں کے لیے ایک غسل کا۔ پھر فجر کے لیے ایک غسل کرنے کا۔

باب ۱۳۸ بَابُ الْإِغْتِسَالِ مِنَ النَّفَاسِ

۲۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِينَ نَفَسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَبِي بِكُمْ مُرْهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتَهْلَ.

باب: نفاس کے بعد غسل کرنا

۲۱۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عمیس کی حالت کے متعلق مسئلہ دریافت کیا گیا کہ جب ان کو نفاس کا خون جاری ہو مقام ذوالحلیفہ میں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم ان کو غسل کرنے کا حکم کرو اور احرام باندھنے کا حکم کرو۔

باب ۱۳۹ الْفَرْقُ بَيْنَ الْحَيْضِ

وَالِاسْتِحَاضَةِ

۲۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ.

باب: استحاضہ اور حیض کے خون کے درمیان فرق

سے متعلق

۲۱۸: حضرت فاطمہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیشؓ کو استحاضہ لاحق ہو گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیض کا خون کالے رنگ کا ہوتا ہے جو کہ شناخت کر لیا جاتا ہے جب اس طریقہ سے خون آئے تو نماز ترک کر دو۔ پھر جب دوسری قسم کا خون آئے تو تم وضو کرو۔ اس لیے کہ وہ تو ایک رگ ہے (یعنی ایک رگ سے بوجہ بیماری خون آتا ہے)۔

۲۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ هَذَا مِنْ كِتَابِهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ مِنْ حِفْظِهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ غَيْرُ وَاحِدٍ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ مَا ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

۲۱۹: حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو استحاضہ لاحق ہو گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیض کا خون کالے رنگ کا ہوتا ہے جو کہ شناخت کر لیا جاتا ہے جب اس طرح سے خون آئے تو تم نماز ترک کر دو۔ پھر جب دوسری قسم کا خون جاری ہو تو تم وضو کرو کیونکہ وہ ایک رگ ہے (اور اس رگ کے بہنے سے نماز روزہ ترک نہ کرنا چاہیے)۔

۲۲۰: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

۲۲۰: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیشؓ کو استحاضہ لاحق ہو گیا۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اور

أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَحِضْتُ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَأَغْتَسِلِي عَنْكَ أَثَرُ الدَّمِ وَتَوَضَّئِي فَإِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ قِيلَ لَهُ فَالْغُسْلُ قَالَ ذَلِكَ لَا يَشُكُّ فِيهِ أَحَدٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدٌ ذَكَرَ فِي حَدِيثٍ وَتَوَضَّئِي۔

۲۲۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ فَإِذَا ذَهَبَ قَدَرُهَا فَأَغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ وَصَلِّي۔

۲۲۲: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَطْهَرُ أَفَاتَرُكُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ قَالَ خَالِدٌ فِيمَا قَرَأْتُ عَلَيْهِ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَأَغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ وَصَلِّي۔

بَابُ ۱۴۰ النَّهْيُ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ

فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

۲۲۳: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ أَبِي وَهَبٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ أَبِي السَّائِبِ أَخْبَرَهُ اللَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رِزَّةً يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا

کہا: یا رسول اللہ! مجھے استحاضہ ہو گیا ہے اور میں پاک ہی نہیں ہوتی۔ کیا میں نماز ترک کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں ہے جب حیض آیا کرے تو تم نماز چھوڑ دیا کرو پھر جب حیض ختم ہو جائے تو خون کا نشان دھوؤ الو اور وضو کرو۔ اس لیے کہ یہ ایک رگ ہے، حیض نہیں ہے۔ کسی نے عرض کیا کہ کیا ایسی صورت میں غسل کرے؟ انہوں نے کہا کہ غسل میں کیا شبہ ہے کسی کو اس میں شک و شبہ نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ حیض سے پاک ہونے کے بعد غسل کرنا تو ضروری ہے۔

۲۲۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں پاک نہیں ہوتی ہوں تو کیا میں نماز ترک کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ خون تو ایک رگ کا ہے۔ حیض نہیں ہے۔ جب حیض آئے یعنی وہ دن آئیں کہ جب اس مرض کے اندر مبتلا ہونے سے قبل حیض آیا کرتا تھا تو تم نماز چھوڑ دو۔ پھر جب وہ زمانہ گزر جائے تو خون کو دھو کر نماز ادا کرو۔

۲۲۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابو حبیش کی لڑکی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں پاک ہی نہیں ہوتی، کیا میں نماز پڑھنا ترک کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک رگ ہے اور یہ حیض نہیں ہے۔ جب حیض آئے تو نماز ترک کر دو، پھر جب حیض بند ہو جائے تو تم خون کو دھو کر غسل کرو اور نماز ادا کرو۔

باب: جنبی شخص کو ٹھہرے ہوئے پانی میں گھس کر غسل

کرنے کی ممانعت

۲۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے جب کہ وہ شخص حالت جنابت میں ہو۔

يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ۔

بَابُ ۱۴۱ النَّهْيُ عَنِ الْبَوْلِ

فِي الْمَاءِ الرَّائِكِدِ وَالْإِغْتِسَالِ مِنْهُ

۲۴۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّائِكِدِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ۔

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا:

باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کے بعد غسل کرنا ممنوع ہے

۲۴۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اور پھر اس سے غسل کرے۔

مطلب یہ ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا اور پھر اس پانی سے غسل کرنا ممنوع ہے۔ اس لئے کہ ایک جگہ ٹھہرا ہوا پانی اگر کم مقدار میں ہے تو پیشاب کرنے سے وہ ناپاک ہو جائے گا اور اگر وہ پانی زیادہ ہے جب بھی وہ پانی خراب ہوگا اور اس پانی کے پینے سے اور اس کے جسمانی استعمال سے لوگوں کو نقصان پہنچے گا اس وجہ سے ممانعت تحریمی ہے جو کہ ناجائز کے درجہ میں ہے اور بیشتر حضرات علماء کرام کے نزدیک جس وقت پانی کم مقدار میں ہو تو یہ ممانعت تحریمی ہے البتہ اگر پانی زیادہ مقدار میں ہو اور جاری ہو جب بھی پانی میں پیشاب نہ کرنا چاہئے اور ایسے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

بَابُ ۱۴۲ إِذْ كُرِيَ الْإِغْتِسَالُ أَوَّلَ اللَّيْلِ

۲۴۵: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ غُصَيْفِ بْنِ الْحَرِثِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَمَى اللَّيْلِ كَانَ يَغْتَسِلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ رَبَّمَا اغْتَسَلَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَرَبَّمَا اغْتَسَلَ آخِرَهُ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً۔

باب: رات کے شروع حصہ میں غسل کرنا

۲۴۵: حضرت غصیف بن حارث سے روایت ہے کہ میں ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ رات کے کس حصہ میں غسل فرماتے تھے؟ عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کبھی شروع حصہ میں اور کبھی آخری حصہ میں غسل فرماتے تھے۔ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور کہا کہ اُس پاک رب العالمین کا شکر و احسان ہے کہ جس نے (سہولت اور) گنجائش رکھی۔

بَابُ ۱۴۳ الْإِغْتِسَالِ أَوَّلَ اللَّيْلِ

وَأَخِرَهُ

باب: رات کے ابتدائی یا آخری حصہ میں غسل کیا

جاسکتا ہے؟

۲۴۶: حضرت غصیف بن حارث سے روایت ہے کہ میں ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ سے دریافت کیا: رسول کریم ﷺ رات کے

۲۴۶: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ غُصَيْفِ بْنِ

آغاز میں غسل فرماتے تھے یا رات کے آخر حصہ میں؟ انہوں نے کہا: آپ کا عمل اور معمول دونوں طریقہ سے تھا کبھی رات کے شروع حصہ میں اور کبھی آخر رات میں۔ میں نے سن کر ربّ قدوس کا شکر ادا کیا اور کہا کہ اُس پروردگار کا شکر ہے جس نے وسعت و گنجائش رکھی۔

باب: غسل کے وقت پردہ یا آڑ کرنا

۲۲۷: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرنے کا ارادہ فرماتے تو مجھ سے فرماتے: پشت پھیر کر کھڑے ہو جاؤ۔ میں پشت پھیر کر کھڑا ہو جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اپنی آڑ) میں چھپا لیتا۔

۲۲۸: حضرت اُم ہانیؓ سے روایت ہے کہ جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا وہ خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئیں تو آپ کو دیکھا کہ غسل فرما رہے تھے جبکہ حضرت فاطمہؓ آپ ﷺ کا ایک کپڑے کی آڑ کئے ہوئے تھیں آپ ﷺ پر۔ میں نے ان کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کون ہے؟ میں نے کہا کہ اُم ہانی ہوں۔ پھر جب آپ ﷺ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر آٹھ رکعات ادا فرمائیں ایک کپڑے میں جس کو آپ ﷺ لپیٹے ہوئے تھے۔

باب: یانی کی کس قدر مقدار سے غسل کیا جا

سکتا ہے؟

۲۲۹: حضرت موسیٰ جہنی سے روایت ہے، حضرت مجاہد ایک پیالہ لے کر حاضر ہوئے۔ میں نے اس کا اندازہ کیا تو اس میں آٹھ رطل پانی تھا۔ یعنی ایک صاع اس کا وزن تھا جو کہ تقریباً چار سیر کا ہوتا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے مجھ سے حدیث بیان کی۔ انہوں نے عائشہؓ سے سنا کہ رسول کریمؐ اس قدر مقدار پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے۔

۲۳۰: حضرت ابوسلمہؓ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کا بھائی (دودھ شریک بھائی) دونوں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی

الْحَرْثِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا قُلْتُ
أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ
مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ مِنْ آخِرِهِ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ رَبَّمَا
اغْتَسَلَ مِنْ أَوَّلِهِ وَرَبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ آخِرِهِ قُلْتُ
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً

بَابُ ١٣٣ ذِكْرُ الْإِسْتِثْنَاءِ عِنْدَ الْإِغْتِسَالِ

٢٢٤: أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ
قَالَ حَدَّثَنِي مُجَلُّ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ
قَالَ كُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ
يَغْتَسِلَ قَالَ وَلَيَّ قَفَاكَ فَأَوَّلِيهِ قَفَايَ فَأَسْتَرِدُّهُ -

٢٢٨: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ
أَبِي طَالِبٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا
ذَهَبَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ
فَرَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تُسْتَرُّهُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَتْ
فَقَالَ مَنْ هَذَا قُلْتُ أُمُّ هَانِيٍّ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ
قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَّ رَكَعَاتٍ فِي ثَوْبٍ مُلْتَحِضًا بِهِ.

بَابُ ٤٥ اِذْ كُرِيَ الْقَدَرُ الَّذِي

يَكْتَفِي بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَاءِ لِلْغُسْلِ

٢٢٩: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ أَتَى مُجَاهِدٌ بِقَدَحٍ حَزْرَتُهُ ثَمَانِيَّةَ أَرْطَالٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْتَسِلُ بِمِثْلِ هَذَا-

٢٣٠: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَفْصٍ

سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَأَخَوَهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ فَسَأَلَهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَدْرُ صَاعٍ فَسَتَرَتْ سِتْرًا فَأَغْتَسَلَتْ فَأَفْرَغَتْ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثًا۔

خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ کس طریقہ سے غسل فرمایا کرتے تھے؟ انہوں نے ایک برتن طلب فرمایا کہ جس میں ایک صاع پانی آتا تھا۔ پھر پردہ ڈال کر غسل فرمایا تو سر کے اوپر تین مرتبہ پانی ڈالا۔

خلاصہ الباب ☆ ایک فرق سولہ رطل کا ہوتا ہے جو تقریباً ساڑھے سات یا آٹھ سیر کے قریب ہوتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دونوں اس ٹب میں ہاتھ ڈال کر غسل فرمایا کرتے تھے۔

۲۳۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلُ فِي الْقَدَحِ وَهُوَ الْفُرْقُ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

۲۳۱: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ٹب سے غسل فرماتے تھے کہ جس میں ایک فرق پانی آتا تھا۔ نیز میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مل کر ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔

۲۳۲: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِمَكْحُولٍ وَيَغْتَسِلُ بِخُمْسَةِ مَكَاكِي۔

۲۳۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرماتے تھے ایک مکوک سے اور پانچ مکوک سے غسل کیا کرتے تھے۔

۳۳۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ تَمَّا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ جَابِرٌ يَكْفِي مِنَ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ صَاعٌ مِنْ مَاءٍ قُلْنَا مَا يَكْفِي صَاعٌ وَلَا صَاعَانِ قَالَ جَابِرٌ قَدْ كَانَ يَكْفِي مَنْ كَانَ خَيْرًا مِنْكُمْ وَكَثَرَ شَعْرًا۔

۳۳۳: حضرت ابو جعفرؓ سے روایت ہے کہ ہم نے غسل کے مسئلہ میں آپ ﷺ اس میں بحث و مباحثہ کیا اور ہم جابر بن عبد اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جابرؓ نے فرمایا: غسل جنابت کے لیے ایک صاع پانی کافی ہے۔ ہم نے کہا کہ ایک صاع تو کیا دو صاع بھی کافی نہیں۔ جابرؓ نے کہا کہ اُس (ﷺ) کو کافی تھا جو تم سے بہتر تھا اور تم سب سے زیادہ بال رکھتا تھا۔

بَابُ ۴۶ اِذْ كَرِ الدَّلَالَةَ

باب: غسل کے لئے پانی کی کوئی خاص مقدار

عَلَى أَنَّهُ لَا وَقْتُ فِي ذَلِكَ

مقرر نہیں

۲۳۴: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَأُنْبَأَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أُنْبَأَنَا مَعْمَرٌ وَابْنُ جَرِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَهُوَ قَدْرُ الْفُرْقِ۔

۲۳۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے کہ جس (برتن) میں ایک فرق پانی آتا تھا۔

غسل کے پانی کی مقدار:

واضح رہے کہ رسول اللہ ﷺ کے غسل کے لئے پانی کے استعمال ہونے کی مقدار میں مختلف روایات ہیں۔ مذکور بالا روایت کا حاصل یہ ہے کہ آپ ﷺ ایک فرق پانی جو کہ تقریباً ساڑھے سات مکوک ہوتا ہے اس سے غسل فرماتے اور دوسری روایت میں پانچ مکوک پانی اور ایک اور روایت میں ایک صاع پانی سے غسل فرمانا مذکور ہے۔ ان تمام روایات کا حاصل دراصل یہی ہے کہ غسل کے پانی کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے بلکہ جس قدر پانی سے غسل کر کے طبیعت میں اطمینان حاصل ہو جائے اور پاکی حاصل ہو جائے اسی قدر پانی غسل کے لئے کافی ہے اس میں نہ تو فضول خرچی سے کام لیا جائے اور نہ ہی تنگی سے۔

باب ۴۷ اِذْ كَرِ اغْتَسَالَ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ مِنْ نِسَائِهِ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ

باب: شوہر اپنی بیوی کے ساتھ ایک ہی برتن سے غسل کر سکتا ہے

۳۳۵: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبَّأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ وَأَنَا مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ نَغْتَرِفُ مِنْهُ جَمِيعًا۔

۳۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

۳۳۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدَرْتُ ابْنَتِي أَنَارِعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الْإِنَاءَ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْهُ۔

۳۳۵: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اور میں (مشرکہ طور پر) ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔ (یعنی دونوں ایک ہی برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی کا چلو (پیالہ) لیتے اور غسل کرتے)۔

۳۳۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے۔

۳۳۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے برتن میں جھگڑا کرتی تھی۔ یونہی ہم دونوں غسل جنابت ایک ہی برتن سے کیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ میں بھی اسی برتن سے غسل کرتی اور آپ ﷺ بھی اسی برتن سے غسل فرماتے اور اسی طرح ہم ایک دوسرے سے چھینا جھپٹی کرتے۔ میں یہ چاہتی کہ میں لے لوں اور آپ ﷺ چاہتے کہ پانی پہلے آپ ﷺ میں اور میں اور آپ ﷺ چاہتے کہ ہم دونوں ایک ہی برتن سے غسل کریں۔

۴۳۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا

۴۳۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے۔

وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنْاءٍ وَاحِدٍ۔

۲۳۹: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرْتَنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنْاءٍ وَاحِدٍ۔

۲۳۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے میری خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ وہ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۲۴۰: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ يَزِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجَ يَقُولُ حَدَّثَنِي نَاعِمٌ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ سَنِلَتْ اتَّغَسِلُ الْمَرْأَةُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا كَانَتْ كَيْسَةً رَأَيْتُنِي وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَغْتَسِلُ مِنْ مَرْمَرٍ وَاحِدٍ نَفِضُ عَلَى أَيْدِينَا حَتَّى نَنْقِيَهُمَا ثُمَّ نَفِضُ عَلَيْهَا الْمَاءَ قَالَ الْأَعْرَجُ لَا تَذْكُرُ فَرْجًا وَلَا تَبَالِيهِ۔

۲۴۰: ناعم جو کہ حضرت ام سلمہ کے غلام تھے اُن سے کسی شخص سے دریافت کیا کہ کیا کوئی خاتون مرد (شوہر) کے ساتھ غسل کر سکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں! اگر عقل رکھتی ہو دیکھو میں اور رسول اللہ ﷺ دونوں ایک ہی ٹب سے غسل کرتے تھے۔ پہلے ہم دونوں اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالتے۔ یہاں تک کہ ان کو صاف کرتے پھر ان پر پانی ڈالتے پھر ہاتھ پانی میں ڈال کر (پانی نکالتے)۔ حضرت ام سلمہ نے شرم گاہ کے لفظ کا تذکرہ نہیں کیا اور نہ اس کی کوئی پرواہ کی۔

بَابُ ۲۸ اِذْ ذَكَرَ النَّهْيُ

عَنِ الْإِغْتِسَالِ بِفَضْلِ الْجَنْبِ

۲۴۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحَبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْبَعَ سِنِينَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْتَسِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُولَ فِي مَغْتَسِلِهِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيعًا۔

۲۴۱: حضرت حمید بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص سے ملاقات کی (جو کہ نبی ﷺ کی صحبت میں چار سال تک رہا تھا) جس طرح ابو ہریرہؓ رہے تھے (اُس شخص نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا اور جس جگہ غسل کیا جائے وہاں پر پیشاب کرنے سے اور اس بات کی بھی ممانعت فرمائی کہ عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے اور اسی طرح مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے بلکہ دونوں ساتھ ساتھ پانی لیتے جائیں۔

بچے ہوئے پانی سے غسل:

واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیث میں جو ممانعت بیان فرمائی گئی ہے وہ کراہت اور ممانعت تنزیہی ہے اور بطور ادب کے یہ حکم ہے ورنہ اگر عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے اور مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر لے تو جواز حدیث سے ثابت ہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم کی ایک روایت میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت میمونہؓ کے بچے ہوئے پانی سے غسل کیا۔

بَابُ ۱۴۹ الرُّخْصَةُ فِي ذَلِكَ

۲۴۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حَزْمٍ وَأَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَعْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ يُبَادِرُنِي وَأُبَادِرُهُ حَتَّى يَقُولَ دَعِيَ لِي وَأَقُولُ أَنَا دَعِيَ لِي قَالَ سُوَيْدٌ يُبَادِرُنِي وَأُبَادِرُهُ فَأَقُولُ دَعِيَ لِي دَعِيَ لِي.

بَابُ ۱۵۰ إِذَا ذُكِرَ الْإِغْتِسَالُ فِي الْقُصْعَةِ

۲۴۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ هُوَ وَمَيْمُونَةُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ فِي قُصْعَةٍ فِيهَا آثَرُ الْعَجِينِ.

بَابُ ۱۵۱ إِذَا ذُكِرَ تَرْكُ الْمَرَأَةِ نَقْضَ

ضَفَرِ رَأْسِهَا عِنْدَ اغْتِسَالِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ

۲۴۴: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشَدُّ ضَفَرَ رَأْسِي أَفَأَنْقِضُهَا عِنْدَ غَسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَحِثِّي عَلَى رَأْسِكَ ثَلَاثَ حَثِيَّاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَى جَسَدِكَ.

باب: بچے ہوئے پانی سے غسل کی اجازت

۲۴۲: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ میں اور رسول کریم ﷺ دونوں ایک ہی برتن سے غسل فرماتے تھے۔ آپ چاہتے تھے کہ غسل سے جلدی سے فراغت حاصل فرمالیں اور میری کوشش ہوتی تھی کہ میں جلدی سے فارغ ہو جاؤں۔ تب آپ فرماتے تھے کہ اے عائشہ! تم میرے واسطے پانی چھوڑ دو اور میں کہتی تھی کہ آپ میرے واسطے پانی چھوڑ دیں۔ حضرت سدیدؓ سے منقول روایت میں اس طرح مذکور ہے کہ آپ مجھ سے زیادہ جلدی اور میں آپ سے زیادہ جلدی کرتی تھی۔ تو میں کہنے لگتی تھی کہ میرے واسطے پانی چھوڑ دیں۔

باب: ایک پیالے سے غسل کرنے کا بیان

۲۴۳: حضرت ام ہانیؓ سے روایت ہے کہ حضرت میمونہؓ نے ایک پیالے سے غسل کیا جس میں آٹے کا نشان تھا۔ (اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ پاک شے پانی میں مل جانے سے کچھ نقصان نہیں ہوتا)۔

باب: جب کوئی خاتون غسل جنابت کرے تو اس کو اپنے

سر کی چوٹی کھولنا لازم نہیں

۲۴۴: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں اپنے سر کی چوٹی کی منڈھیاں (گرہیں) مضبوطی سے باندھتی ہوں۔ کیا غسل جنابت کے وقت ان کو کھول دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ کو کافی ہے سر پر تین چلو پانی ڈالنا (تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے) اور پھر پورے بدن پر پانی بہالیا کرو۔

بَابُ ۵۲ اِذْ ذَكَرَ الْأَمْرَ بِذَلِكَ لِلْحَائِضِ

عِنْدَ الْإِغْتِسَالِ لِلْحَرَامِ

۲۳۵: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَشْهَبُ عَنْ مَالِكٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ وَهْشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَاهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْتُ بِالْعُمْرَةِ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَلَمْ أَطْفِ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَّوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ الْقُضِيَ رَأْسُكَ وَامْتَسِطِي وَاهْلِي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّعِيمِ فَأَعْتَمَرْتُ فَقَالَ هَذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ لَمْ يَرَوْهُ أَحَدًا إِلَّا أَشْهَبُ.

بَابُ ۵۳ اِذْ ذَكَرَ غَسْلَ الْجَنْبِ يَدَهُ

قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهَا الْإِنَاءَ

۲۳۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَضَعَ لَهُ الْإِنَاءَ فَيَصُبُّ عَلَى يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهُمَا الْإِنَاءَ حَتَّى إِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ صَبَّ بِالْيُمْنَى وَغَسَلَ فَرْجَهُ بِالْيُسْرَى حَتَّى إِذَا فَرَّغَ صَبَّ بِالْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَعَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضَّضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ مِلءًا كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ

بَابُ: اِذَا حَائِضَةٌ عَوْرَتِ احِرَامٍ بَانَدِ هْنِي كَا ارَادَه كَرِي

اور اس کے لیے وہ غسل کرے

۲۳۵: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں نکلے۔ میں نے عمرہ کا احرام باندھا۔ جب ہم لوگ مکہ مکرمہ پہنچے تو میں حالت حیض میں تھی۔ پس میں نے نہ تو خانہ کعبہ کا طواف کیا اور نہ میں نے کوہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ جب میں نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے حج آگیا ہے اور میں اب تک عمرہ نہ کر سکی بوجہ حیض کے اب ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں حج سے محروم رہوں گی۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنا سر کھول ڈالو اور کنگھی کر لو۔ حج کا احرام باندھ لو اور عمرہ کا ارادہ ترک کر دو۔ چنانچہ میں نے حسب ہدایت اسی طرح کیا جب میں حج ادا کر چکی تو آپ ﷺ نے مجھے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر کے ہمراہ مقام تعیم کو بھیجا۔ میں نے عمرہ کا احرام باندھا اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے عمرہ کی جگہ ہے۔

بَابُ: جَنْبِي شَخْصٍ بَرْتَن مِيں ہَاتھ ڈالنے سے قبل ہَاتھ کو

پاک کرے

۲۳۶: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے جب رسول کریم ﷺ جنابت کا غسل فرماتے تو آپ کے لیے برتن میں پانی رکھا جاتا۔ آپ برتن میں ہاتھ ڈالنے سے قبل اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالتے۔ جب دونوں ہاتھوں کو دھو کر فارغ ہوتے تو آپ دائیں ہاتھ کو برتن میں ڈالتے اور پانی لے کر بائیں ہاتھ سے اپنی شرم گاہ دھوتے۔ جب اس سے فراغت ہو جاتی تو دائیں ہاتھ سے پانی بائیں پر ڈالتے اور دونوں ہاتھ دھوتے پھر کلی کرتے اور ناک میں پانی تین مرتبہ ڈالتے پھر سر پر پانی ڈالتے تین مرتبہ۔ پھر آپ دونوں ہتھیلیاں بھر کر تین مرتبہ جسم پر پانی

يُفِيضُ عَلَى جَسَدِهِ۔

ڈالتے پھر تمام جسم مبارک پر پانی ڈالتے۔

بَابُ ۵۴ اِذْ كَرَّ عَدَدُ غَسْلِ الْيَدَيْنِ

قَبْلَ ادْخَالِهِمَا الْاِنَاءَ

۲۳۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ غُسْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُفْرِغُ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَمْضِي وَيَسْتَنْشِقُ ثُمَّ يَفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يَفِيضُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ۔

بَابُ ۵۵ اِزَالَةُ الْجُنُبِ

الَّذِي عَنْ جَسَدِهِ بَعْدَ غَسْلِ يَدَيْهِ

۲۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ أَنبَأَنَا النَّضْرُ قَالَ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنبَأَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَأَلَهَا عَنْ غُسْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُؤْنِي بِالْإِنَاءِ فَيَصُبُّ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَيَغْسِلُهُمَا ثُمَّ يَصُبُّ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ مَا عَلَى فِخْذَيْهِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ وَيَتَمَضَّمُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يَفِيضُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ۔

بَابُ ۵۶ اِعَادَةُ الْجُنُبِ غَسْلَ يَدَيْهِ بَعْدَ

اِزَالَةِ الَّذِي عَنْ جَسَدِهِ

۲۳۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُيَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ

باب: برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھ کو کتنی بار دھونا

چاہیے؟

۲۳۷: حضرت ابو سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ غسل جنابت کس طریقہ سے کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ پر پہلے تین مرتبہ پانی ڈالتے پھر عضو مخصوص (اور شرم گاہ) دھوتے پھر ہاتھوں کو دھوتے۔ پھر کلی فرماتے اور ناک میں پانی ڈالتے اس کے بعد سر کے اوپر تین مرتبہ پانی ڈالتے پھر تمام جسم مبارک پر پانی بہاتے۔

باب: دونوں ہاتھوں کو دھونے کے بعد جسم کی ناپاکی کو

زائل کرنے کا بیان

۲۳۸: حضرت ابو سلمہؓ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس طریقہ سے غسل جنابت فرمایا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی کا ایک برتن آتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ پر تین مرتبہ پانی ڈال کر دونوں ران کو دھوتے (اور شرم گاہ و عضو مخصوص پر) جہاں جہاں ناپاکی محسوس ہوتی اس کو دھوتے پھر سر کے اوپر تین مرتبہ پانی ڈالتے پھر تمام جسم پر پانی بہاتے۔

باب: نجاست کو دھونے کے بعد ہاتھوں کو دھونے سے

متعلق

۲۳۹: حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمنؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کا تفصیلی

عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ وَصَفْتُ عَائِشَةَ غُسِلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَتْ كَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يَفِيضُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَيَغْسِلُ قَرَجَهُ وَمَا أَصَابَهُ قَالَ عَمْرٌ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ يَفِيضُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَتَمَضَّمُ ثَلَاثًا وَ يَسْتَشِيقُ ثَلَاثًا وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ يَفِيضُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ.

بَابُ ۱۵۷ اذْكَرُ وَضُوءِ الْجَنْبِ قَبْلَ الْغُسْلِ ۲۵۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَعَسَلَ بِيَدِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَدْخُلُ أَصَابِعُهُ الْمَاءَ فَيَحْلِلُ بِهَا أُصُولَ شَعْرِهِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ عُقْرِ ثُمَّ يَفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جَسَدِهِ كُلِّهِ.

بَابُ ۱۵۸ تَخْلِيلِ الْجَنْبِ رَأْسَهُ

۲۵۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى قَالَ أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ أَنَّهُ كَانَ يَغْسِلُ بِيَدِهِ يَتَوَضَّأُ وَيَحْلِلُ رَأْسَهُ حَتَّى يَصِلَ إِلَى شَعْرِهِ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ.

۲۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُشْرِبُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَحِيثُ عَلَيْهِ ثَلَاثًا.

بَابُ ۱۵۹ اذْكَرُ مَا يَكْفِي الْجَنْبَ

مِنْ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى رَأْسِهِ

۲۵۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ

حال بیان فرمایا تو کہا کہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ اپنے ہاتھوں کو دھوتے پھر دائیں ہاتھ سے پانی ڈالتے بائیں ہاتھ پر اور شرم گاہ کو دھوتے اور اس پر جو لگا ہوتا (یعنی ناپاکی) اس کو دھوتے تھے۔ حضرت عمر بن عبید نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ پھر دائیں ہاتھ سے تین مرتبہ بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے۔ پھر کلی فرماتے تین مرتبہ اور ناک میں پانی ڈالتے۔ اس کے بعد تمام جسم مبارک پر پانی بہاتے۔

باب: غسل سے قبل وضو کرنے سے متعلق

۲۵۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جنابت کا غسل فرماتے تو پہلے دونوں ہاتھوں کو دھوتے۔ پھر وضو فرماتے جس طریقہ سے نماز کے واسطے کیا جاتا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پانی میں انگلیوں کو ڈال کر اپنے بال کی جڑوں میں خلال فرماتے۔ پھر سر پر تین چلو پانی ڈالتے پھر تمام جسم مبارک پر پانی بہاتے۔

باب: جنبی شخص کے سر کے بالوں میں خلال کرنا

۲۵۱: حضرت عروہ سے روایت ہے کہ مجھ سے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کے متعلق بیان فرمایا تو اس طریقہ سے بیان فرمایا: آپ پہلے تو ہاتھوں کو (اچھی طرح سے) دھوتے اور وضو کرتے اور سر میں خلال کرتے تاکہ پانی بالوں میں اچھی طرح سے پہنچ جائے پھر تمام جسم پر پانی بہاتے۔

۲۵۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سر مبارک کو پانی سے تر فرماتے۔ پھر تین بار سر کے اوپر تین چلو بھر کر پانی ڈالتے۔

باب: جنبی کے واسطے کس قدر پانی غسل کیلئے بہانا

کافی ہے؟

۲۵۳: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے غسل

أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ إِنِّي لَا غُسْلَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا أَنَا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ أَكْفٍ۔

بَابُ ۶۰ اذْكُرِ الْعَمَلَ فِي الْغُسْلِ

مِنْ الْحَيْضِ

۲۵۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَهُوَ ابْنُ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ فَأَخْبَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكِ فَتَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ وَ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا فَاسْتَتَرَ كَذَا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ تَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَجَذَبْتُ الْمَرْأَةَ وَقُلْتُ تَتَّبِعِينَ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ۔

کے بارے میں رسول کریم ﷺ کے سامنے بحث کی۔ کسی نے بیان کیا کہ میرا تو طریقہ غسل اس طرح ہے آپ ﷺ نے فرمایا: میں تو اپنے سر پر پانی کے تین چلوؤں تا ہوں (باقی غسل کی تفصیل وہی ہے جو کہ حدیث سابق میں گذر چکی)۔

باب: (عورت) حیض سے فراغت کے بعد کس طریقہ سے غسل کرے؟

۲۵۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے رسول کریم ﷺ سے حیض سے فارغ ہونے والی خاتون کے طریقہ غسل کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس طریقہ سے غسل کرنا چاہئے۔ پھر فرمایا: غسل سے فراغت کے بعد (کپڑے یا روئی وغیرہ کا) ایک ٹکڑا لے لے کہ جس میں مشک لگی ہوئی ہو اور اس سے پاکی حاصل کر۔ یہ سن کر اس خاتون نے کہا: میں کس طریقہ سے اس سے پاکی حاصل کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے اس کا جواب سن کر چہرہ مبارک پر (شرم و حیا کی وجہ سے ہاتھ کی) آڑ فرمائی اور ارشاد فرمایا: سبحان اللہ! تم اس سے پاکی حاصل کرو (یہ جملہ حیرت کے طور پر فرمایا) عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے اس خاتون کو پکڑ کر کھینچ لیا اور (آہستہ سے) کہا: خون کی جگہ پر اس کو رکھ لو۔

حائضہ کا خوشبو لگانا:

مذکورہ سوال کرنے والی خاتون کا نام اسماء بنت شہل ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ نے شرم کا وہ میں اپنا رخسار رکھنے کے لئے اس وجہ سے فرمایا تھا تا کہ حیض کی بدبودور ہو جائے اور خوشبو پیدا ہو جائے اور یہ عمل مستحب ہے ہر ایک خاتون کے لئے کہ حیض سے فراغت کے بعد کوئی بھی خوشبو شرمگاہ میں رکھ لے یا خوشبو لگائے۔

باب: غسل سے فراغت کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں

۲۵۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل سے فراغت حاصل کرنے کے بعد وضو نہیں فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ ۶۱ اَتْرَكَ الْوُضُوءَ مِنْ بَعْدِ الْغُسْلِ

۲۵۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّنَا الْحَسَنُ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ -

بَابُ ۶۲ اغْسِلِ الرَّجُلَ

فِي غَيْرِ الْمَكَانِ الَّذِي يَغْتَسِلُ فِيهِ

۲۵۶: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ قَالَتْ أَدْنَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَعَسَلَ كَتِفَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ فَأَفْرَغَ بِهَا عَلَى فَرْجِهِ ثُمَّ غَسَلَ بِشِمَالِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْأَرْضَ فَذَلَكُمَا ذَلِكَ شَدِيدًا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَثِيَّاتٍ مِلْءَ كَفِّهِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى عَنْ مَقَامِهِ فَعَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَتْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِالْمُنْدِيلِ فَرَدَّدَهُ -

بَابُ ۶۳ اَتْرِكِ الْمُنْدِيلَ بَعْدَ

الْغُسْلِ

۲۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ قَاتِي بِالْمُنْدِيلِ فَلَمْ يَمْسَهُ وَجَعَلَ يَقُولُ بِالْمَاءِ هَكَذَا -

۱ اعضاء وضو خشک کرنا:

باب: جس جگہ غسل جنابت کرے تو پاؤں جگہ بدل کر

دوسری جگہ دھوئے

۲۵۶: حضرت ميمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے واسطے جنابت کے غسل کیلئے پانی رکھا تو آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ کو دو مرتبہ یا تین مرتبہ دھویا پھر دایاں ہاتھ برتن میں ڈال کر پانی لیا اور اپنی شرم گاہ پر پانی بہایا۔ پھر شرم گاہ کو بائیں ہاتھ سے دھویا پھر اس کے بعد بائیں ہاتھ کو زمین پر مارا اور ہاتھ کو زور سے رگڑا پھر آپ ﷺ نے اس طریقہ سے وضو فرمایا کہ جس طریقہ سے نماز پڑھنے کیلئے وضو کیا جاتا ہے پھر دونوں چلو بھر کر تین مرتبہ پانی سر پر ڈالا پھر تمام بدن کو دھویا پھر آپ ﷺ اس جگہ سے ہٹ گئے (یعنی جگہ بدل دی) اور دونوں پاؤں دھوئے ميمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر میں آپ کیلئے وضو کا پانی خشک کرنے کیلئے کپڑا لے کر حاضر ہوئی۔

باب: غسل سے فارغ ہونے کے بعد اعضاء کو

کپڑے سے نہ خشک کرنا

۲۵۷: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا تو آپ ﷺ کے پاس (وہ) خشک کرنے کے واسطے کپڑا لے کر حاضر ہوئے تو آپ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کپڑا قبول نہیں فرمایا بلکہ آپ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ کو جھٹکنے لگے۔

وضو کے بعد اعضاء کو کپڑے سے خشک کرنے یا نہ کرنے کے سلسلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔ حضرت سعید بن المسیبؓ اور امام زہریؓ یہ فرماتے ہیں کہ مکروہ ہے۔ ان حضرات کی دلیل بخاری شریف کی وہ روایت ہے کہ جس میں فرمایا گیا ہے کہ حضرت ميمونہ سے روایت ہے کہ خدمت نبوی ﷺ میں ایک کپڑا پیش کیا گیا تو آپ نے اس کو رد فرمادیا۔ بہر حال جمہور کے نزدیک وضو کرنے کے بعد تو یہ کپڑے وغیرہ کا استعمال درست ہے ان حضرات کی دلیل حضرت ابن عباسؓ سے مروی مذکورہ

حدیث ہے کہ جس میں وضو کرنے کے بعد کپڑا نہ لینے کی وضاحت مذکور ہے اور جس حدیث میں خشک کرنے کے بارے میں فرمایا گیا ہے تو اس کا جمہور یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ بیان جواز یا ٹھنڈک حاصل کرنے کے واسطے تھا اور جمہور میں سے حضرت امام مالک رحمہ اللہ اور حضرت امام شافعی رحمہ اللہ اس کو مباح فرماتے ہیں یعنی خشک کرنا بھی درست ہے اور نہ کرنا بھی اور احناف سے صاحب منیۃ العقیلی نے اس کو مستحب فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اعضاء کا خشک کرنا مستحب ہے۔ کیونکہ کپڑے سے پانی خشک کرنے سے بدن صاف ستھرا ہو جاتا ہے اور میل وغیرہ صاف ہو جاتا ہے اور صحابہ کرام رحمہ اللہ کے اس بارے میں تین اقوال ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ حکم کرنے میں کوئی قباحہ نہیں ہے چاہے وضو کے بعد ہو یا غسل کے بعد۔ حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ اور حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے۔ بعض صحابہ رحمہ اللہ نے مکروہ فرمایا۔ حضرت ابن عمر رحمہ اللہ کا یہی مذہب ہے اور تیسرا قول حضرت ابن عباس رحمہ اللہ کا ہے۔ وضو کے بعد مکروہ ہے غسل کے بعد نہیں۔ تمام حضرات کے دلائل اپنی جگہ میں اور حاصل تمام دلائل اور تفصیل مباحث کا یہی ہے کہ خشک کرنا اور نہ کرنا دونوں درست ہیں۔

باب: جنبی شخص اگر کھانا کھانے کا ارادہ کرے اور غسل

بَابُ ۶۴ اَوْضُوءِ الْجُنُبِ

نہ کر سکے تو وضو کر لینا چاہئے

اِذَا ارَادَ اَنْ يَّاْكُلَ

۲۵۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں جس وقت کھانا کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو فرماتے جس طریقہ سے کہ نماز کے واسطے وضو کرتے۔

۲۵۸: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ عَمْرُو كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ارَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ زَادَ عَمْرُو فِي حَدِيثِهِ وَضُوءٌ لِلصَّلَاةِ۔

باب: اگر جنبی شخص کھانا کھانا چاہے اور صرف اس وقت

بَابُ ۶۵ اِقْتِصَارِ الْجُنُبِ

ہاتھ ہی دھو لے تو کافی ہے اس کا بیان

عَلَى غَسْلِ يَدَيْهِ إِذَا ارَادَ اَنْ يَّاْكُلَ

۲۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو فرماتے اور اگر کھانا کھانے کا ارادہ کرتے تو دونوں ہاتھ دھوتے۔

۲۵۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا ارَادَ اَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وَإِذَا ارَادَ اَنْ يَّاْكُلَ غَسَلَ يَدَيْهِ۔

باب: جنبی شخص جس وقت کھانے پینے کا ارادہ کرے تو

بَابُ ۶۶ اِقْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلَى غَسْلِ يَدَيْهِ

صرف ہاتھ دھونا کافی ہے

اِذَا ارَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَشْرِبَ

۲۶۰: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنْبٌ تَوَضَّأَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ قَالَتْ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ۔

۲۶۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو فرماتے اور اگر کھانے پینے کا ارادہ فرماتے تو دونوں ہاتھ دھوتے پھر کھانا تناول فرماتے۔

بَابُ ۶۷ اَوْضُوءُ الْجُنُبِ

إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ جُنْبٌ

۲۶۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنْبٌ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ۔

۲۶۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سونے کا ارادہ فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت جنبی ہوتے تو وضو فرماتے جس طریقہ سے سونے سے قبل نماز پڑھنے کے واسطے وضو فرماتے۔

۲۶۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَحَدُنَا وَهُوَ جُنْبٌ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ۔

۲۶۲: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم لوگوں میں سے کوئی شخص جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں جس وقت وہ وضو کر لے۔

بَابُ ۶۸ اَوْضُوءُ الْجُنُبِ وَغَسْلُ ذَكَرِهِ

إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ

۲۶۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَغَسَلَ ذَكَرَكَ ثُمَّ نِمَ۔

باب: جس وقت جنبی شخص سونے کا قصد کرے تو اس کو چاہئے کہ وضو کرے اور عضو مخصوص دھو لے

۲۶۳: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ مجھ کو رات کے وقت جنابت ہو جاتی ہے اور اس وقت غسل کرنے کا موقع نہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وضو کر لو اور شرم گاہ دھوؤ الو اس کے بعد سو سکتے ہو۔

بَابُ ۶۹ فِي الْجُنُبِ إِذَا لَمْ يَتَوَضَّأْ

۲۶۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ أُنَبِّئُكَ أَنَّ شُعْبَةَ حَ وَأُنَبِّئُكَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُذَرِّجٍ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

باب: جس وقت جنبی شخص وضو نہ کرے تو کیا حکم ہے؟

۲۶۴: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مکان میں (رحمت کے) فشتے داخل نہیں ہوتے کہ جس مکان میں تصویر کتایا جنبی شخص موجود ہو۔

نَجَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَأَنُكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ.

بَابُ ۷۰ فِي الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ

يَعُودَ

۲۶۵: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَعُودَ تَوَضَّأَ.

بَابُ ۷۱ اتِّيمَانِ النِّسَاءِ قَبْلَ إِحْدَاثِ

الْغُسْلِ

۲۶۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ يَغُسِلُ وَاحِدَةً.

۲۶۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَبَانَا مُعَمَّرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ.

بَابُ ۷۲ أَحْجَبُ الْجُنُبِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

۲۶۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَبَانَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُسَّةَ قَالَ أَتَيْتُ عَلِيًّا أَنَا وَرَجُلَانِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ لِيَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةُ.

۲۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَبُو يُونُسَ

باب: اگر جنبی شخص دوبارہ ہمبستری کا ارادہ کرے تو

کیا حکم ہے؟

۲۶۵: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس تشریف لے گئے ایک ہی غسل سے۔ (یعنی تمام سے ہمبستری کے بعد فقط ایک ہی غسل کیا)۔

باب: ایک سے زیادہ عورتوں سے جماع کر کے ایک

ہی غسل کرنا

۲۶۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس گئے ایک ہی غسل سے یعنی سب سے صحبت کی اور آخر میں غسل فرمایا۔

۲۶۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کے پاس جاتے ایک ہی غسل سے (مطلب وہی ہے جو کہ اوپر مذکور ہے)۔

باب: جنبی شخص کے واسطے تلاوت قرآن جائز نہیں ہے

۲۶۸: حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور دو اشخاص حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے نکل کر تلاوت قرآن فرماتے اور ہمارے ساتھ تشریف فرما ہو کر گوشت تناول فرماتے اور تلاوت قرآن فرماتے اور تلاوت قرآن سے کوئی شے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رکاوٹ نہ بنتی علاوہ حالت جنابت کے (مطلب یہ ہے کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں ہوتے تو تلاوت قرآن نہ فرماتے جس وقت تک کہ غسل نہ فرماتے)۔

۲۶۹: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

النَّصِيدَ لَأَنِّي الرَّقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ
قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ لَيْسَ الْجَنَابَةُ

بَابُ ۷۳ أُمَامَسَةُ الْجَنْبِ

وَمَجَالَسَتِهِ

۲۷۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا جَرِيرٌ
عَنْ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ
مِنْ أَصْحَابِهِ مَا سَحَهُ وَدَعَا لَهُ قَالَ فَرَأَيْتُهُ يَوْمًا
بُكْرَةً فَحَدَّثْتُ عَنْهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَقَالَ
إِنِّي رَأَيْتُكَ فَحَدَّثْتُ عَنِّي فَقُلْتُ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا
فَحَشِيتُ أَنْ تَمَسَّنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجَسُ

مسلمان کے پاک ہونے سے متعلق:

صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت کے علاوہ ہر ایک حالت میں تلاوت
قرآن فرماتے تھے۔

باب: جنبی شخص کے ساتھ بیٹھ جانا اور اس کو چھونے

وغیرہ سے متعلق فرمان رسول ﷺ

۲۷۰: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی یہ
عادت مبارک تھی جس وقت کسی صحابی سے ملاقات فرماتے تو آپ
ﷺ اس پر ہاتھ پھیرتے اور اس کے واسطے دعا فرماتے۔ میں نے
ایک دفعہ صبح کے وقت آپ ﷺ کو دیکھا تو تو میں نے آپ ﷺ کو
دیکھ کر رخ بدل دیا۔ پھر دن چڑھنے کے وقت میں خدمت نبوی ﷺ
میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھ کو دیکھا تو علیحدہ ہو کر
چل دیا۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں اس وقت حالت جنابت
میں تھا تو میں ڈر گیا کہ ایسا نہ ہو کہ آپ ﷺ مجھ کو ہاتھ لگائیں۔
آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

مسلمان کے ناپاک نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دراصل جنابت نجاست حکمی ہے اور مسلمان کی طہارت حقیقی ہے اس
وجہ سے نجاست حکمی سے مسلمان ناپاک نہ کہلائے گا لیکن اگر نجاست حقیقی لگ گئی ہو تو اس کی وجہ سے مسلمان نجس کہلائے گا جیسے
کہ منیٰ پاخانہ پیشاب وغیرہ لگنے سے اگرچہ ناپاک تو ہو جائے گا لیکن اپنی صفت اور ذات کے اعتبار سے پاک اور طاہر رہے گا۔

۲۷۱: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے
میری ملاقات ہوئی اور میں اس وقت حالت جنابت میں تھا۔ آپ
میری جانب کو جھکے میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں حالت جنابت میں
ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان ناپاک اور نجس نہیں ہوتا۔

۲۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے
مدینہ منورہ کے ایک راستہ میں ان سے ملاقات کی اور وہ (یعنی
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) اس وقت حالت جنابت میں تھے تو وہ

۲۷۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى قَالَ
حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ
حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَهْوَى إِلَيَّ فَقُلْتُ إِنِّي
جُنُبٌ فَقَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجَسُ

۲۷۲: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ
وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرِ عَنْ
أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَهِ فِي

طَرِيقٍ مِّنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَسْلَلَ عَنْهُ
فَاغْتَسَلَ فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ أَيْنَ كُنْتَ
يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَقِيتُنِي وَأَنَا
جُنُبٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجَالِسَكَ حَتَّى أَغْتَسِلَ فَقَالَ
سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ۔

حضرت سنیؓ کو دیکھ کر خاموشی سے سرک گئے اور غسل سے فارغ
ہوئے رسول کریم ﷺ نے ان کی تلاش فرمائی تو وہ نہ مل سکے۔ جب
واپس آئے تو دریافت فرمایا: اے ابو ہریرہؓ! تم کس جگہ تھے؟
انہوں نے جواب دیا: یا رسول اللہ! جس وقت آپ نے مجھ سے
ملاقات فرمائی تھی تو میں اس وقت حالت جنابت میں تھا۔ مجھے آپ
کے نزدیک بیٹھ جانا برا لگا جس وقت تک کہ میں غسل سے فارغ نہ ہو
جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ مؤمن ناپاک نہیں ہوتا۔

بَابُ ۷۴۲ السُّتُخْدَامُ الْحَائِضُ

۲۷۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبُو حَازِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ قَالَ يَا
عَائِشَةُ نَارِلِيْنِي الثَّوْبَ فَقَالَتْ إِنِّي لَا أُصَلِّي قَالَ
إِنَّهُ لَيْسَ فِي يَدِكَ فَنَازَلَتْهُ۔

باب: حائضہ سے خدمت لینا

۲۷۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مسجد
میں تشریف فرما تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے
عائشہؓ! مجھ کو کپڑا اٹھا کر دے دو۔ انہوں نے فرمایا: میں نماز نہیں
پڑھ رہی ہوں (یعنی حیض آ رہا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: وہ
تمہارے ہاتھ میں نہیں لگا ہوا۔ اس کے بعد حضرت عائشہؓ نے
کپڑا اٹھا کر دے دیا۔

۲۷۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ ح وَ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ
بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
نَارِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَتْ حَيْضَتُكَ فِي يَدِكَ۔

۲۷۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا: تم مسجد سے مجھ کو بوریا اٹھا کر دے دو میں نے
عرض کیا: یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں حالت حیض میں
ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا حیض تمہارے
ہاتھ میں تو نہیں لگ رہا ہے۔

حائضہ کا مسجد سے سامان نکالنا:

حاصل حدیث یہ ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ حجہ مبارکہ
میں تشریف فرما تھیں۔ آپ ﷺ نے کسی ضرورت سے بوریا لانے کے لئے فرمایا تو حضرت عائشہ صدیقہؓ نے یہ اشکال فرمایا کہ
میں تو حالت حیض میں ہوں کس طریقہ سے مسجد میں ہاتھ بڑھ کر بوریا لے سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنا ہاتھ بڑھ کر بوریا
اٹھا کر دے دو اس لئے کہ حیض ہاتھ میں نہیں لگ رہا ہے اس کی جگہ تو رحم اور شرم گاہ ہے۔ مذکورہ بالا فرمان نبوی ﷺ سے واضح ہے
کہ جس خاتون کو حیض آ رہا ہو اس کو جھک کر مسجد میں سے کوئی چیز باہر نکال لینا درست ہے البتہ حائضہ کو مسجد کے اندر داخل ہونا
ناجائز ہے۔ یہی حکم جنبی شخص کا ہے۔

۲۷۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

بَابُ ۷۵ ابْسِطِ الْحَائِضُ الْخُمْرَةَ

فِي الْمَسْجِدِ

۲۷۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَبْنُودٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا فَيَتْلُوا الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتَقُومُ إِحْدَانَا بِالْخُمْرَةِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَتَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ.

بَابُ ۷۶ فِي الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ

فِي حِجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

۲۷۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَنبَاءًا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يَتْلُو الْقُرْآنَ.

بَابُ ۷۷ اغْسِلِ الْخَائِضَ رَأْسَ

زَوْجِهَا

۲۷۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمِي إِلَى رَأْسِهِ وَهُوَ مَعْتِكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

۲۷۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ وَذَكَرَ آخَرُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَقَوْلِهَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخْرِجُ إِلَى رَأْسِهِ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ

۲۷۵: یہ حدیث سابقہ حدیث جیسی ہے۔

باب: حائضہ کا مسجد میں چٹائی

بچھانا

۲۷۶: حضرت ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک ہم میں سے کسی کی گود میں رکھ کر قرآن کریم پڑھتے اور وہ بیوی (نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ) حالت حیض میں ہوتی۔

باب: اگر کوئی شخص اپنی حائضہ بیوی کی گود میں سر رکھ کر

تلاوت قرآن کرے؟

۲۷۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا سر مبارک ہم لوگوں میں سے کسی کی گود میں ہوتا اور وہ خاتون حالت حیض میں ہوتی اور آپ ﷺ تلاوت قرآن فرماتے۔

باب: جس خاتون کو حیض آ رہا ہو اس کو شوہر کا سر دھونا

کیسا ہے؟

۲۷۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنا سر مبارک میری جانب جھکا دیا کرتے تھے اور آپ ﷺ اس حالت اعتکاف میں ہوتے میں آپ ﷺ کا سر دھوتی اور میں حالت حیض میں ہوتی تھی۔

۲۷۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مسجد کے باہر کی طرف نکالتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حالت اعتکاف میں ہوتے میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک دھوتی حالانکہ مجھ کو حیض آ رہا ہوتا

مُجَاوِرٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

تھا۔

۲۸۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرِجُلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ۔

۲۸۰: حضرت عائشہ صدیقہ جیہنم سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کے سر مبارک کو کنگھی کیا کرتی تھی حالانکہ اس وقت مجھ کو حیض آ رہا ہوتا تھا۔

۲۸۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ ح وَ أَبْنَاءَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

۲۸۱: حضرت عائشہ جیہنم سے دوسری سند کے ساتھ مذکور بالا مضمون منقول ہے۔

بَابُ ۷۸ أُمُوكَلَّةُ الْحَائِضِ

وَالشُّرْبُ مِنْ سُورِهَا

اس کا جھوٹا کھانا پینا

۲۸۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ هَانِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ شَرِيحٍ عَنْ عَائِشَةَ سَأَلْتُهَا هَلْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَائِمٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُونِي فَأَكُلُ مَعَهُ وَأَنَا عَارِكٌ وَكَانَ يَأْخُذُ الْعَرَقَ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ فَأَعْتَرِقُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْعَرَقِ وَيَدْعُو بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْقَرَدِ۔

۲۸۲: حضرت ابن شریح جیہنم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ جیہنم سے دریافت کیا کہ کیا کوئی خاتون اپنے شوہر کے ہمراہ حالت حیض میں کھا سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں وہ کھا سکتی ہے اور رسول کریم ﷺ مجھ کو بلایا کرتے تھے میں آپ ﷺ کے ساتھ کھاتی اور میں اس وقت حائضہ ہوتی تھی آپ ہڈی اٹھاتے اور میرا حصہ بھی اس میں لگاتے میں پہلے اس حصہ کو چوستی پھر اس کو رکھ دیتی۔ اس کے بعد آپ ﷺ اس کو چوستے اور اس جگہ منہ مبارک لگاتے کہ جس جگہ میں نے ہڈی کو منہ لگایا تھا آپ ﷺ پرانی منگواتے اس میں بھی میرا حصہ لگاتے میں پہلے لے کر پیتی۔ پھر رکھ دیتی پھر رکھ دیتی پھر آپ ﷺ اسکو اٹھا کر پیا کرتے اور آپ ﷺ پر یا لے پر اس جگہ پر منہ مبارک لگاتے کہ جس جگہ میں نے منہ لگایا تھا۔

۲۸۳: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَوَاضِعِ الَّتِي أَشْرَبُ مِنْهَا فَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ سُورِي وَأَنَا حَائِضٌ۔

۲۸۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ مبارک (برتن میں) اسی جگہ لگاتے کہ جس جگہ پر میں نے منہ لگا کر پیا تھا اور میرا جو ٹھاپانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نوش فرماتے حالانکہ اس وقت مجھ کو حیض آ رہا ہوتا تھا۔

بَابُ ۷۹ الْإِنْتِفَاعُ بِفَضْلِ الْحَائِضِ

۲۸۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

باب: جس عورت کو حیض آ رہا ہو اس کا جو ٹھاپانی پینا

۲۸۴: حضرت عائشہ جیہنم سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ مَسْعَرٍ عَنِ الْمَقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنَازِلُنِي الْإِنَاءَ فَأَشْرَبُ مِنْهُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُعْطِيهِ فَيَتَحَرَّى مَوْضِعَ فَمِي فَيَضَعُهُ عَلَى فِيهِ۔

۲۸۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَسْعَرٌ وَسُفْيَانُ عَنِ الْمَقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ وَأَنَا وَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعٍ فِي فَيْشْرَبُ وَاتَّعَرَّقَ الْعَرَقُ وَأَنَا حَائِضٌ وَأَنَا وَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعٍ فِي۔

برتن عنایت فرماتے ہیں اس برتن سے پانی پیتی اور میں حیض سے ہوتی تھی۔ پھر میں وہ برتن آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتی آپ تلاش فرما کر برتن میں اسی جگہ منہ مبارک لگاتے کہ جس جگہ میں نے منہ لگایا تھا۔

۲۸۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں پانی پیتی تھی حالت حیض میں پھر وہ برتن میں رسول کریم ﷺ کو پیش کر دیتی آپ ﷺ اپنا منہ مبارک اس جگہ لگاتے کہ جس جگہ میں نے منہ لگایا تھا اور میں ہڈی حالت حیض ہی میں چوتی۔ پھر وہ ہڈی آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیتی۔ آپ ﷺ اپنا منہ مبارک اسی جگہ لگاتے کہ جہاں پر میں نے منہ لگایا تھا۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے واضح ہے کہ جس خاتون کو حیض آ رہا ہو اس کا پسینہ اس کا جوٹھا اس کا بچہ ہوا کھانا اور پانی پاک ہے۔ یہی حکم حائضہ (اور جنبی) کے منہ کے لعاب کا ہے۔

باب ۸۰ امضاجعۃ

باب: حائضہ عورت کو اپنے ساتھ لٹانے سے متعلق

الحائض

۲۸۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ح وَأَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْخِمِيلَةِ إِذْ حِضْتُ فَأَنْسَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِضَّتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْفَسْتَ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَأَضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخِمِيلَةِ۔

۲۸۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خَلَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الشَّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا

احادیث

۲۸۶: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ اس دوران مجھ کو حیض آنا شروع ہو گیا تو میں نکل گئی اور اپنے حیض کے کپڑے اٹھا دیئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم کو حیض آیا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹ گئی۔ یعنی چادر میں لیٹ گئی۔

۲۸۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک لحاف میں سوتے تھے اور میں حالت حیض میں ہوتی تھی تو اگر میرے جسم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر کچھ لگ جاتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

طَامِثٌ أَوْ حَائِضٌ فَإِنْ أَصَابَتْهُ مِيْنِي شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَعُدَّهُ وَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ يَعُودُ فَإِنْ أَصَابَتْهُ مِيْنِي شَيْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَمْ يَعُدَّهُ وَصَلَّى فِيهِ۔

اسی جگہ کو دھو ڈالتے۔ اس سے زیادہ جگہ نہ دھوتے پھر نماز ادا فرماتے۔ اس کے بعد پھر آرام فرماتے۔ پھر اگر کچھ لگ جاتا تو اسی طریقہ سے کرتے۔

خلاصہ الباب ☆ مراد یہ ہے کہ صرف اسی جگہ کو کہ جس پر خون لگ گیا ہو چاہے اتنے ہی کپڑے کو دھو ڈالتے۔ اس سے زائد کپڑا یا جگہ نہ دھوتے۔ پھر نماز اسی کپڑے میں ادا فرماتے۔

بَابُ ۸۱ امْبَاشَرَةُ الْحَائِضِ

۲۸۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ شَرْحِيلَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ أَحَدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَشُدَّ إِزَارَهَا ثُمَّ يَبَاشِرُهَا۔

باب: حائضہ خاتون کے ساتھ آرام کرنا اور اس کو چھونا

۲۸۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم خواتین میں سے جب کسی کو حیض آتا تو حکم فرماتے کہ تم تہبند لے لو اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بیوی کے ساتھ آرام فرماتے ساتھ سوتے مطلب ہے کہ جماع کے علاوہ تمام کام انجام دیتے۔

۲۸۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ أَحَدَانَا إِذَا حَاضَتْ أَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَتَرَرَّتْ يَبَاشِرُهَا۔

۲۸۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے میں سے جو خاتون حائضہ ہوتی اس کو تہبند باندھنے کا حکم فرماتے پھر اس سے مباشرت فرماتے۔ (مفہوم سابقہ روایت میں گزر چکا)

۲۹۰: أَخْبَرَنَا الْحَرِثُ بْنُ مُسْكِينٍ قَرَأَهُ عَلَيْهِ وَآتَا أَسْمَعَ عَنِ ابْنِ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ وَاللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَبِيبِ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ بُدَيْئَةَ وَكَانَ اللَّيْثُ يَقُولُ نَذْبَةُ مَوْلَاةٍ مَيْمُونَةٍ عَنْ مَيْمُونَةٍ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ مُحْتَجِزَةً بِهِ۔

۲۹۰: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں میں سے کسی بیوی سے مباشرت فرماتے اور وہ خاتون حائضہ ہوتی بشرطیکہ ایک خاتون تہبند لے ہوئے ہوتی جو کہ دونوں ران کے آدھے حصہ اور گھٹنوں تک پہنچتی۔ (مطلب یہ ہے کہ ناف سے شروع ہوتی اور آدھی ران یا گھٹنوں تک ہوتی۔) لیث کی روایت میں ہے کہ اس تہبند کو وہ خاتون بہت مضبوطی سے باندھتی تھی۔

بَابُ ۸۲ اتَاوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ

۲۹۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

باب: ارشاد باری تعالیٰ: ﴿وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ

الْمَحِيضِ﴾ کا مفہوم

۲۹۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودیوں میں سے جس وقت کسی خاتون کو حیض آتا تو اس کو وہ اپنے ساتھ نہ کھلاتے

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ الْيَهُودُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ مِنْهُمْ لَمْ يُوَاجِلُوهُنَّ وَلَمْ يُشَارِبُوهُنَّ وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلُوا نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذَى الْأَيَّةِ فَامْرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوَاجِلُوهُنَّ وَيُشَارِبُوهُنَّ وَيُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَصْنَعُوا بِهِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مَّا خَلَا الْحِمَامَ.

بَابُ ۸۳۰ أَمَّا يُجِبُ عَلَى اتِّى حَلِيلَتِهِ فِي حَالِ حِيضَتِهَا بَعْدَ عِلْمِهِ بِنَهْيِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ عَنْ وَطْنِهَا

۲۹۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مُقْسِمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ يَنْصِفِ دِينَارٍ.

بَابُ ۸۳۱ أَمَّا تَفْعَلُ الْمُحْرِمَةُ إِذَا

حَاضَتْ

۲۹۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كَانَ بِسَرِفٍ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا لِكَ الْيَقْسِ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَأَقِضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ وَضَعِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ

نہ اس کو ساتھ پانی پلاتے۔ نہ ایک مکان میں اس کے ہمراہ رہتے۔ صحابہ کرام نے اس سے متعلق دریافت فرمایا اس پر خداوند قدوس نے آیت کریمہ: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ﴾ نازل فرمائی۔ (اس آیت کریمہ کا مفہوم یہ ہے کہ لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ فرمادیں کہ حیض ایک ناپاکی ہے تو تم لوگ خواتین سے حالت حیض میں علیحدہ رہو) پھر رسول کریم ﷺ نے حضرات صحابہ کرام کو حکم فرمایا کہ وہ عورتوں کو حالت حیض میں بھی ساتھ کھلائیں پلائیں اور ایک مکان میں ساتھ رہیں اور علاوہ ہم بستری کے تمام کام کریں۔

باب: نبی خداوندی اور ممانعت کے علم کے باوجود جو شخص بیوی سے حالت حیض میں ہم بستری کر لے اس کا کیا کفارہ ہے؟

۲۹۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنی حائضہ بیوی سے ہم بستری کرے کہ وہ ایک دینار صدقہ ادا کرے۔

باب: جو خاتون احرام باندھے اور اس کو حیض شروع ہو جائے؟

۲۹۳: حضرت عائشہ صدیقہ خیرہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ حج کے واسطے نکلے حج کے ارادہ سے۔ پس جس وقت مقام سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آ گیا اور رسول کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں اس وقت روبری تھی۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم کو کیا ہو گیا ہے؟ کیا تم کو حیض آنے لگا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تو وہ شے ہے جو کہ (تقدیر میں) لکھ دی گئی ہے خداوند قدوس کی طرف سے آدم ع کی صاحبزادیوں کے واسطے۔ اب تم وہ تمام کام انجام دو جو کہ حاجی

نَسَانِهِ بِالْبَقْرِ۔

لوگ انجام دیتے ہیں۔ لیکن تم بیت اللہ کا طواف نہ کرنا (باقی کام حیض سے پاکی کے بعد انجام دینا)۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیویوں کی جانب سے ایک گائے کی قربانی کی۔

باب: نفاس والی خواتین احرام کیسے باندھیں؟

۲۹۴: حضرت جعفر صادق سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے والد ماجد نے نقل فرمایا کہ ہم لوگ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ نے کس طریقہ سے فریضہ حج انجام دیا؟ انہوں نے بیان فرمایا: آپ (مدینہ منورہ سے حج کرنے کے واسطے روانہ ہوئے) جس وقت ماہ ذوالقعدہ کے صرف پانچ دن بقایا رہ گئے تو ہم بھی آپ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہو گئے۔ جس وقت آپ ﷺ مقام ذوالحلیفہ میں داخل ہوئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نامی لڑکے کی ولادت ہو گئی۔ انہوں نے کسی کو خدمت نبوی ﷺ میں بھیجا کہ اب مجھ کو کیا کرنا چاہئے؟ انہوں نے فرمایا کہ تم غسل کر لو اور لنگوٹ کس لو۔ اس کے بعد لبیک پکارا۔

باب: اگر کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو کیا

حکم ہے؟

۲۹۵: حضرت اُمّ قیس بنت محسن سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو ایک چھٹی لکڑی کی نوک سے کھرچ ڈالو اور اس کو تم بیری کے پتے اور پانی سے دھو ڈالو۔

۲۹۶: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے رسول کریم ﷺ سے دریافت فرمایا کہ اگر حیض کا خون کپڑے میں لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو کھرچ دو

بَابُ ۱۸۵ مَا تَفْعَلُ النَّفْسَاءُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ؟

۲۹۴: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ اتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا أَتَى ذَا الْحَلِيفَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَفْرِي ثُمَّ أَهْلِي۔

بَابُ ۱۸۶ اِدِمُّ الْحَيْضِ

يُصِيبُ الثَّوْبَ

۲۹۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْمِقْدَامِ ثَابِتُ الْحَدَّادُ عَنْ عِدِّي بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْضَنِ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ دِمِّ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ حُكِّهِ بِضَلَعٍ وَاغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَبَسْطٍ۔

۲۹۶: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَتْ تَكُونُ فِي حَجْرِهَا أَنَّ

امْرَأَةً اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ حَتَّى تَتَمَّ اِقْرَاصِهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ انْضَحِيهِ وَصَلِّي فِيهِ۔

منی پاک ہے یا ناپاک:

مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ ناپاکی کو پانی سے ہی دھونا اور صاف کرنا ضروری ہے اور اگر کوئی شخص ناپاکی کو سرکہ وغیرہ سے دھوئے تو اس سے پاکی حاصل نہ ہوگی اور منی سے متعلق اصل مسئلہ یہ ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ منی ناپاک ہے اور دوسری نجاست کی طرح اس کو پاک کرنا ضروری ہے اور منی ایک فضلہ ہے امام صاحب کی دلیل آیت کریمہ: ﴿وَاللَّهُ نَخْلُقُكُمْ مِنْ مَّاءٍ مَهِينٍ﴾ (المزمل: ۲۰) ”کیا ہم نے تمہیں ایک بے قدر پانی سے نہیں بنایا ہے؟“ اور یہ کہ حضرت رسول کریم ﷺ کے معمول مبارک سے بھی دلیل ہے کہ آپ نے کبھی ایسا نہیں کیا کہ بغیر دھوئے یا بغیر صاف کئے نماز ادا فرمائی ہو۔ بلکہ اس کو پاک صاف کرنے کے بعد ہی آپ نے نماز ادا فرمائی ہے۔ البتہ امام صاحب فرماتے ہیں کہ اگر منی خشک ہو تو وہ رگڑنے سے پاک ہو جائے گی۔ لیکن آج کل عام طور سے منی رقیق اور پتلی ہوتی ہے اسی وجہ سے احناف کا قول ہے کہ منی بغیر دھوئے ہوئے پاک نہ ہوگی۔ اس کو صرف رگڑ دینا کافی نہیں ہے اور حضرت امام شافعی منی کی طہارت کے قائل ہیں۔ ”وقد يستدل به على عدم طهارة المنى قال الحافظ في الفتح ليس بين حديث الغسل وانوك۔ تعارض لان الجمع بينهما واضح على القول بطهارة المنى بانه يعمل الغسل على الاستحباب للتطهير لا على الوجوب“ (زهر الربی علی حاشیہ التسمانی ص: ۳۳)

باب: منی کپڑے میں لگ جانے کا حکم

۲۹۷: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے میں نماز ادا فرماتے تھے جس کپڑے کو پہن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بستری فرماتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑے میں ناپاکی نہ محسوس ہوتی تھی۔

باب ۸۷ المنی یصیب الثوب

۲۹۷: أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ خُدَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ كَانَ يُجَامِعُ فِيهِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَفِهِ أَدَّى۔

☆ مطلب یہ ہے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑے میں ناپاکی محسوس ہوتی تو کپڑا پاک فرما کر یا کپڑے تبدیل فرما کر نماز ادا فرماتے تھے۔

باب: کپڑے پر سے منی دھونے کا حکم

۲۹۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

باب ۸۸ اغسل المنی من الثوب

۲۹۸: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ

کے کپڑے مبارک سے میں منی دھویا کرتی تھی۔ پھر آپ ﷺ نماز ادا فرمانے کیلئے تشریف لے جاتے اور پانی کے نشان آپ ﷺ کے کپڑوں میں ہوا کرتے تھے۔

باب: کپڑے سے منی کے کھرچنے سے متعلق

۲۹۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیا کرتی تھی۔ (مطلب یہ ہے کہ منی کو میں پانی سے نہیں دھوتی تھی)

عُسْرُو بْنُ مَيْمُونٍ الْجَزَرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِنَّ بَقَعَ الْمَاءُ لَفِي ثَوْبِهِ۔

بَابُ ۸۹ أَفْرَكِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

۲۹۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مُجَلِّزٍ عَنِ الْخَرِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرِكُ الْجَنَابَةَ وَقَالَتْ مَرَّةً أُخْرَى الْمَنِيُّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

منی کو کھرچنا:

اس حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ منی کا دھونا ضروری نہیں ہے بلکہ کھرچنا کافی ہے لیکن دراصل یہ اس زمانہ سے متعلق ہے کہ جبکہ منی خشک اور گاڑھی ہوا کرتی تھی لیکن آج کے دور میں منی پتلی اور رقیق ہوتی ہے اس وجہ سے اس کو دھونے کا ہی حکم ہے۔ تفصیل حدیث سابق میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

۳۰۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ البتہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پر جب منی پہنچتی تو منی کو کھرچ دیا کرتی تھی۔

۳۰۰: أَخْبَرَنَا عُسْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْحَكَمُ أَخْبَرَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْخَرِثِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدَرْتُ ابْنِي وَمَا أَرِيدُ عَلَى أَنْ أَفْرُكَهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۳۰۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں درحقیقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچ دیا کرتی تھی۔

۳۰۱: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبَانَا سُفْيَانُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۳۰۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ درحقیقت میں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی مل دیا کرتی تھی۔

۳۰۲: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَرَادُ فِي ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَحْكُمُ۔

۳۰۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں خود جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو مل دیا کرتی تھی (یعنی کھرچ کر یا مسل کر صاف کر دیتی تھی)۔

۳۰۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدَرْتُ ابْنِي أَفْرَكُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَلَا أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

منی کھر پنے سے متعلق:

حاصل حدیث یہ ہے کہ منی چونکہ گاڑھی اور خشک ہے تو کھر پنے سے صاف ہو جاتی تھی۔ مزید تفصیل گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہے۔

۳۰۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمُرُوزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتَنِي أَجِدُهُ فِي ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَحْتَتُهُ مِنْهُ۔
۳۰۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں منی جب دیکھتی تھی تو اس کو کھرچ دیا کرتی تھی۔

بَابُ ۹۰ ابُولِ الصَّبِيِّ الَّذِي

لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ

باب: کھانا نہ کھانے والے بچہ کے پیشاب

کا حکم

۳۰۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مُحْصَنٍ أَنَّهَا آتَتْ بَابَ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْلَسَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَرِهِ فَقَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ۔
۳۰۵: حضرت ام قیس بنت محسن سے روایت ہے کہ وہ اپنے ایک چھوٹے بچہ کو لے کر جو کہ ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچہ کو گود میں بٹھلایا۔ اس لڑکے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگا کر اس پر پانی چھڑک دیا اس کو نہیں دھویا۔

۳۰۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيِّ فَقَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاتَّبَعَهُ إِيَّاهُ۔
۳۰۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک لڑکا حاضر ہوا اس لڑکے نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پر پانی بہا دیا۔

بچے کے پیشاب کا حکم:

مذکورہ حدیث شریف سے حضرات شوافع نے استدلال فرمایا ہے کہ جو بچہ ابھی غذا نہ کھا رہا ہو بلکہ صرف ماں کا دودھ پی رہا ہو اگر وہ پیشاب کر دے تو اس جگہ اس قدر پانی بہانا کافی ہے کہ جو پیشاب پر حاوی ہو سکے لیکن احناف کا قول ہے کہ جس طریقہ سے دوسری نجاسات کے ازالہ کا حکم ہے اسی طرح سے پیشاب کے زائل کرنے کا حکم ہے اور حنفیہ کی دلیل بخاری و مسلم وغیرہ میں مذکورہ احادیث شریفہ ہیں کہ جن میں پیشاب کے قطرات سے نہ بچنے پر عذاب قبر اور دیگر وعید مذکور ہیں۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے: ((الستنوهو عن البول فان عذاب القبر مراد كما قال عليه السلام)) البتہ لڑکے اور لڑکی کے پیشاب میں معمولی فرق ہے وہ یہ ہے کہ لڑکی کے پیشاب کا مخرج تنگ ہوتا ہے اور وہ پھیل کر چلتا ہے اس وجہ سے اس کو زیادہ شدت سے دھونا

ضروری ہے اور لڑکے کے پیشاب میں (جو کہ دودھ پی رہا ہو) اس سے کم شدت ہے لیکن دھونا اس کو بھی ضروری ہے تفصیل شروحات حدیث میں ملاحظہ فرمائیں۔

باب: لڑکی کے پیشاب سے متعلق

۳۰۷: حضرت ابو کح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کپڑا لڑکی کے پیشاب سے دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی کا چھینٹا دیا جائے۔

باب: جن جانوروں کا گوشت حلال ہے ان کے پیشاب کا حکم

۳۰۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) عکمل کے چند لوگ ایک روز خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور ان لوگوں نے زبان سے اسلام قبول کر لیا پھر عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ! ہم لوگ جانور والے لوگ ہیں (ہمارا گذرا وقت دودھ ہی پر ہے) اور ہم کاشت کار لوگ نہیں ہیں اور ان کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی ہے۔ رسول کریم نے ان کے واسطے کئی اونٹ اور ایک چرواہے کا حکم دیا اور ان لوگوں سے کہا کہ تم لوگ مدینہ منورہ سے باہر جا کر رہو اور ان جانوروں کا دودھ اور پیشاب پی لیا کرو اور باہر جا کر رہو۔ جب وہ لوگ صحت یاب ہو گئے اور وہ لوگ قبیلہ حرہ کے ایک جانب تھے تو وہ لوگ کافر بن گئے اور اسلام قبول کر کے مرتد ہو گئے۔ وہ لوگ نبی کے چرواہے کو قتل کر کے اور اونٹوں کو لے کر فرار ہو گئے۔ جس وقت یہ خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی تو آپ نے تلاش کرنے والے لوگوں کو ان کے پیچھے بھیجا۔ وہ لوگ ان کو پکڑ کر لے آئے تو ان کی آنکھیں (سلانی سے) پھوڑ دی گئیں اور ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے۔ پھر آپ نے ان لوگوں کو اسی جگہ مقام حرہ میں چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ لوگ تڑپ تڑپ کر مر گئے۔

بَابُ ۹۱ ابُولِ الْجَارِيَةِ

۳۰۷: أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَلُّ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرْسُ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ۔

بَابُ ۹۲ ابُولِ

مَا يُوَكَّلُ لَحْمُهُ

۳۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَنَسًا أَوْ رَجُلًا مِنْ عُكْلٍ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أَهْلُ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رَيْفٍ وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهَا فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَ آبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوا وَكَانُوا بِسَاحَةِ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَأْفَقُوا الذَّوْدَ فَبَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي أَثَارِهِمْ فَأَتَى بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ تَرَكُوا فِي الْحَرَّةِ عَلَى جَائِلِهِمْ حَتَّى مَاتُوا۔

۳۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ أَعْرَابٌ مِنْ غُرَيْبَةٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَسْوُوا فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ حَتَّى أَصْفَرَتْ أَلْوَانُهُمْ وَعَظُمَتْ بُطُونُهُمْ فَبَعَثَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى لِقَاحٍ لَهُ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَحُّوا فَفَقَتَلُوا رَاعِيَهَا وَاسْتَأْفُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فِي طَلَبِهِمْ فَأَتَى بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدُ الْمَلِكِ لَأَنَسٍ وَهُوَ يُحَدِّثُهُ هَذَا الْحَدِيثُ بِكَفْرِ أَمْ بِذَنْبٍ قَالَ بِكَفْرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَنَسٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ طَلْحَةَ وَالصَّوَابُ عِنْدِي وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلٌ.

۳۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند لوگ قبیلہ عرینہ کے خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور ان لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ ان لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی۔ ان کے (چہروں کے رنگ) پیلے پڑ گئے اور ان کے پیٹ اوپر کوچڑھ گئے رسول کریم ﷺ نے ان لوگوں کو دودھ دینے والی اونٹنی دے کر حکم فرمایا کہ تم لوگ اس اونٹنی کا دودھ اور پیشاب (بطور علاج) پی لو۔ ان لوگوں نے اسی طریقہ سے کیا حتیٰ کہ وہ لوگ مرض سے شفا پا گئے۔ تو وہ لوگوں چرواہوں کو قتل کر کے اونٹ ہانک کر ساتھ لے گئے۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں کی تلاش میں آدمی دوڑائے اور ان کو پکڑ کر لانے کا حکم فرمایا۔ وہ لوگ گرفتار ہو کر آئے تو ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں چلائی گئیں۔ عبدالملک بن مروان جو کہ اس وقت اہل اسلام کا امیر اور حاکم تھا انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا۔ نبی ﷺ نے یہ سزا ان لوگوں کے کفر قبول کرنے (یا مرتد ہونے) کی وجہ سے دی یا ان کے جرم کی وجہ سے دی؟ انس رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: کفر کی وجہ سے سزا دی۔

پیشاب کا استعمال:

واضح رہے کہ پیشاب کے استعمال کی کسی بھی طرح سے اجازت نہیں ہے اور حضرت رسول کریم ﷺ نے کسی خاص وجہ سے ان کو پیشاب کے استعمال کی اجازت دی جو کہ بعد کے حکم سے منسوخ ہے اور ان لوگوں کو حکم قتل کرنے کا دیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس قبیلہ کے افراد نے پہلے تو چرواہے کو قتل کیا اور پھر اونٹ ہانک کر لے گئے اور پھر وہ لوگ مرتد ہو گئے اور ظاہر ہے کہ مرتد کی سزا اسلام میں قتل ہی ہے۔

بَابُ ۹۳ افْرِثِ مَا يُوَكَّلُ

لَحْمَةُ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: حلال جانور کا پاخانہ اگر کپڑے پر لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

۳۱۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خانہ کعبہ کے نزدیک نماز ادا فرما رہے تھے اور ایک جماعت قبیلہ قریش کے افراد کی بیٹھی ہوئی تھی ان لوگوں نے ایک اونٹ ذبح کیا تھا ان

۳۱۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ وَهَبٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ فِي بَيْتِ النَّاسِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ النَّبِ وَمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ جُلُوسٌ وَقَدْ نَحَرُوا حُرُورًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَتُكْمُ يَأْخُذُ هَذَا الْفَرْثُ بِدِمِهِ ثُمَّ يُسِيلُهُ حَتَّى يَصْعَ وَجْهَهُ سَاجِدًا فَيَضَعُهُ يَغِي عَلَى صَهِرِهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَإِنْبَعَثَ أَشْقَاهَا فَأَخَذَ الْفَرْثُ فَذَهَبَ بِهِ ثُمَّ أَمْهَلَهُ فَلَمَّا خَرَّ سَاجِدًا وَضَعَهُ عَلَى ظَهْرِهِ فَأَخْبِرَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ جَارِيَةٌ فَجَاءَتْ تَسْعَى فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اللَّهُمَّ عَلَيْكَ يَا بِي جَهْلٍ بَنِي هِشَامٍ وَشَيْبَةَ بَنِي رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بَنِي رَبِيعَةَ وَعُقْبَةَ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ حَتَّى عَدَسَبَعَةَ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرَعَى يَوْمَ بَدْرٍ فِي قَلْبٍ وَاحِدٍ۔

لوگوں میں سے کسی شخص نے کہا تم لوگوں میں سے کون شخص ایسا ہے جو کہ اس ناپاک کو یعنی اونٹ کی اوجھ کو لے کر کھڑا رہے جس وقت یہ شخص (صلی اللہ علیہ وسلم) سجدہ کریں تو یہ گندگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت پر رکھ دے۔ ان لوگوں میں ایک بد نصیب انسان کھڑا ہوا اور وہ شخص گندگی لے کر کھڑا رہا جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گئے تو اس بد نصیب شخص نے وہ گندگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر رکھ دی۔ یہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو جو کہ اس وقت (نابالغ) لڑکی تھیں وہ بھاگی ہوئی آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک سے وہ گندگی اٹھائی۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا: اے خدا تو قریش کو سمجھ لے۔ یہ جملہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: اے خدا تو ابو جہل بن ہشام اور شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ابی معیط اسی طرح سات قریش کے قبیلہ کا نام لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا فرمائی۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم نازل فرمایا ہے میں نے ان لوگوں کو غزوہ بدر کے دن ایک اندھے کنوئیں کے اندر گرا ہوا پایا (یعنی ان لوگوں کو دنیا ہی میں سخت ترین سزا مل گئی)۔

۱۹۴ البزاقُ یُصِيبُ الثَّوْبَ

۳۱۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ حَسَنِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَّقَ فِيهِ فَرَدَّ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ۔

۳۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مِهْرَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَخَذَكُمْ فَلَا يَزُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ وَلَا فَبَزَقَ النَّبِيُّ ﷺ هَكَذَا فِي ثَوْبِهِ وَذَلِكَ۔

باب: اگر تھوک کپڑے کو لگ جائے تو اس کا حکم
۳۱۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کے ایک کونہ میں تھوک کر اس کو اس سے مل دیا۔
۳۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنے سامنے کی طرف نہ تھو کے نہ تو دائیں جانب اور نہ ہی بائیں جانب بلکہ نیچے کی طرف پاؤں کی طرف تھو کے ورنہ تو جس طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھوکا کرتے تھے تو اس طرح سے تھوک دے یعنی اپنے کپڑے میں تھو کے اور اس کو مل دے۔

قبلہ کی طرف تھوکنے:

سامنے چونکہ قبلہ ہوتا ہے اس لئے سامنے کی طرف تھوکنے سے منع ہے چاہے نماز پڑھ رہا ہو یا نماز نہ پڑھ رہا ہو قبلہ سامنے یا جس رخ پر خارج میں پڑ رہا ہو اس کی جانب تھوکنے سے منع ہے۔ حدیث شریف میں اس کی سخت وعید بیان فرمائی گئی ہے باقی اگر نماز میں تھوکنے کی ضرورت پیش آگئی تو پاؤں کی جانب تھوکنا چاہئے۔

اگر مسجد میں قالین وغیرہ بچھا ہو جیسا کہ آج کل عام رواج ہے تو یہ ضروری ہے کہ Tissue، چادر کے کونے یا رومال میں تھوکا جائے۔ مزید تفصیل ادارہ ہذا نبی کی شائع کردہ کتاب "سنن ابوداؤد" میں ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے۔

باب: تیمم کے شروع ہونے سے متعلق

باب ۹۵ ابدء التیمم

۳۱۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں نکلے اور ہم جس وقت مقام بیداء یا ذات الحیش میں پہنچ گئے تو میرا گلے کا ہار ٹوٹ کر گر گیا۔ رسول کریم ﷺ اس کو تلاش فرمانے کیلئے رک گئے اور آپ ﷺ کے ہمراہ دوسرے لوگ بھی ٹھہر گئے۔ لیکن وہاں پر پانی موجود نہ تھا اور نہ ہی لوگوں کے ہمراہ پانی تھا۔ چنانچہ لوگ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے عرض کیا کہ آپ دیکھ لیں کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کیا کارنامہ انجام دیا؟ (یعنی ہار گم کر دیا) اور انہوں نے رسول کریم ﷺ اور دیگر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی ایک ایسی جگہ ٹھہرا دیا جہاں پر پانی تک نہیں ہے اور نہ ساتھیوں کے ساتھ پانی ہے۔ یہ بات سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اس وقت رسول کریم ﷺ میری ران پر سر رکھ کر سو گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم نے رسول کریم ﷺ کو اور دیگر حضرات کو ایک ایسی جگہ روک دیا (یعنی ٹھہرنے پر مجبور کیا) کہ جس جگہ نہ تو پانی ہے اور نہ ہی ساتھیوں کے ساتھ پانی ہے اور یہ فرما کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ پر ناراض ہو گئے اور میری کمر میں (لکڑی وغیرہ سے) ٹھونک مارنے لگے اور میرے اوپر ناراض ہو گئے لیکن میں اپنی جگہ سے نہیں ہلی صرف اسی وجہ سے کہ رسول کریم ﷺ کا سر مبارک میری ران پر تھا۔ (آپ ﷺ اسی طرح سے آرام فرما رہے) اور سوتے رہے جس وقت آپ صبح کے وقت بیدار ہوئے تو وہاں پر پانی موجود نہ تھا۔

۳۱۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ ذَاتِ الْحَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدِي لِي فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّمَاسِيهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَاتَى النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَالُوا أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضَعَ رَأْسَهُ عَلَى فِخْدِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَمَا مَنَعَنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فِخْدِي فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ مَا هِيَ

بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا أبا بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبُعُورَ
الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ۔

چنانچہ پانی نہ ہونے کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بعض حضرات نے بغیر وضو کے ہی نماز پڑھ لی اس پر خداوند قدوس نے آیت تیمم نازل فرمائی۔ حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ تمہاری پہلی ہی برکت نہیں ہے اے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر کے لوگو! عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس کے بعد ہم نے اپنا اونٹ اٹھایا کہ جس پر میں سوار تھی تو پھر میرا ہار اس کے نیچے سے مل گیا۔

امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت:

تیمم امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے سابقہ امتوں کو یہ عظیم انعام حاصل نہیں تھا جیسا کہ ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے: ((جَعَلْتُ لِي الْأَرْضَ مَسْجِدًا وَطَهُورًا)) یعنی میرے واسطے تمام روئے زمین مسجد اور پاک جگہ بنائی گئی ہے اور تیمم کے باب میں حضرت امام ابو حنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ تیمم کرنے کے لئے ہاتھوں کو دو مرتبہ مٹی یا پتھر پر مارنا ضروری ہے۔ حضرت امام شافعیؒ نے بھی یہی فرمایا ہے اور ان دونوں ائمہ نے یہی فرمایا ہے کہ تیمم کہنی تک ہوگا اور اس کے بغیر جائز نہیں ہے۔ البتہ اہل طواہر، امام زہری اور حضرت سعید بن المسیبؒ وغیرہ تیمم کو ایک ہی مرتبہ زمین یا پتھر پر ہاتھ مارنے کو کافی فرماتے ہیں یہ آخر الذکر حضرات کندھوں یا بخلوں تک تیمم کرنے کو ضروری فرماتے ہیں اور مذکورہ بالا حدیث میں غزوہ بنی المصطلق کا تذکرہ ہے کہ جس جگہ یہ واقعہ پیش آیا اس غزوہ کو غزوہ مریسبع بھی کہتے ہیں۔ اسی غزوہ میں تیمم سے متعلق آیت کریمہ: ﴿فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾ نازل ہوئی اور مذکورہ بالا حدیث ۳۱۳ کے بارے میں حضرت امام نوویؒ فرماتے ہیں: اس وقت چونکہ پانی دور دور تک موجود نہ تھا اس وجہ سے آپؐ نے تیمم فرمایا کیونکہ پانی کے ہوتے ہوئے تیمم کرنا درست نہیں ہے اور اگر پانی موجود ہے لیکن انسان اس کے استعمال پر قادر نہیں ہے تو جب بھی تیمم درست ہوگا جیسے کہ مثلاً کوئی شخص سمندری سفر کر رہا ہے اور اتفاق سے بحری جہاز میں پانی نہیں مل رہا ہے اور قریب میں کوئی پورٹ بھی ایسی نہیں کہ جہاں جہاز ٹھہر سکے اور پانی مل سکے تو وہاں پر تیمم درست ہے اور حضرت امام ابو حنیفہؒ یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر نماز جنازہ یا نماز عیدین کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو اور اس قدر وقت نہ ہو کہ وضو کر سکے تو تیمم درست ہے اور تیمم کی جگہ درست ہے اس کی تفصیلی بحث شروحات حدیث میں موجود ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ دیوار سے بھی تیمم کرنا درست ہے جبکہ اس پر غبار موجود ہو اور تیمم کے درست ہونے کے لئے زمین کی جنس سے اس شے کا ہونا ضروری ہے کہ جس سے تیمم کر رہا ہے۔ اس مسئلہ میں صاحب زہر الرئی تحریر فرماتے ہیں: ”اعلم ان العلماء اختلفوا کیفیہ التیمم خدمت ابو حنیفہ و مالک و الشافعی فی قول اصحابہم الا بنی ضربۃ للوجہ و فربہ للیدین الی المرفقین۔ الا ان قال و ذهب کالواحد اصل الحدیث الی حدیث منها لزم الرجوع فی ذالک الكتاب و هو ضربتین ضربۃ للوجہ و ضربۃ للیدین الی المرفقین قیاسا علی الوضوء الخ“ (زیر الرئی اعلیٰ حاشیہ النسائی ص: ۳۵)۔

نوٹ: مزید تفصیل ادارہ مذکورہ (مکتبہ العلم) ہی کی کتاب ”مدل بہشتی زیور“ ص: ۶۵ میں ملاحظہ فرمائیں۔ مصنف مولانا اشرف علی تھانویؒ۔

بَابُ ۱۹۶ التَّيْمُّ فِي الْحَضَرِ

۳۱۴: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي جَهْيمِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ أَبُو جَهْيمِ أَقْبَلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ نَحْوِ بَنِي الْجُمَلِ وَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

سلام سے متعلق ایک ادب:

مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ جو شخص پیشاب یا استنجا میں مشغول ہو اس کو سلام نہیں کرنا چاہئے اور نہ ہی اس کے ذمہ سلام کا جواب دینا ہے۔

بَابُ ۱۹۷ التَّيْمُّ فِي الْحَضَرِ

۳۱۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ فَقَالَ إِنِّي أَجَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ قَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمَا تَذَكَّرُ إِذَا نَأَى وَأَنْتَ فِي سَرِيَّةٍ فَاجْتَنِبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَكْتُ فِي التُّرَابِ فَصَلَّيْتُ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ فَضْرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا

باب: سفر کے بغیر تیمم

۳۱۴: حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے اور حضرت عبداللہ بن یسار رضی اللہ عنہما جو کہ حضرت ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غلام تھے دونوں کے دونوں حضرت ابو جہیم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ جمل (جگہ کا نام) تشریف لائے کہ راستہ میں ایک شخص ملا اس شخص نے سلام کیا تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جواب نہیں دیا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیوار کے نزدیک تشریف لائے اور چہرہ اور دونوں ہاتھوں پر مسح فرمایا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا۔

باب: مقیم ہونے کی حالت میں تیمم

۳۱۵: حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے دریافت کیا کہ مجھ کو جنابت کی حالت لاحق ہو گئی ہے اور پانی غسل سینے نہ مل سکا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نماز نہ پڑھو (یعنی نماز اس صورت میں قضا کر دو) جس وقت پانی مل جائے تو تم اس وقت غسل کر کے نماز ادا کر لینا۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ! کیا آپ کو یہ بات نہیں یاد ہے کہ جس وقت میں اور آپ دونوں ایک لشکر میں تھے اور ہم کو حالت جنابت ہو گئی تھی اور ہم کو پانی نہیں مل سکا تھا اور آپ نے نماز ہی نہیں پڑھی تھی اور میں نے مقام منیٰ میں پہنچ کر نماز ادا کی تھی۔ ہم لوگ جس وقت خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے واقعہ عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَحَيْثُ رَكَعَتِهِ وَسَلَسَهُ سَلَا لَا يَذَرِي فِيهِ إِلَى
الْمِرْقَعَيْنِ أَوْ إِلَى الْكَفَّيْنِ فَقَالَ عُمَرُ نَوَلَيْكَ مَا
تَوَلَّيْتَ۔

فرمایا: (تم کو منی میں لوٹ مارنا ضروری نہیں تھا) تم کو کافی تھا پھر آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر ان میں پھونک ماری
اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ مبارک اور دونوں ہاتھ کو منہ اور ایک ہاتھ کو
دوسرے ہاتھ پر پھیرا۔ سلمہ نے شک کیا ہے ہاتھوں کا مسح دونوں
پہونچوں تک یا دونوں کہنی تک (پھیرا) یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو
تم نے نقل کیا ہے اس کو ہم تمہارے ہی سپرد کرتے ہیں۔

۳۱۶: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو غسل کی
ضرورت پیش آئی اور میں اونٹوں میں مشغول تھا تو مجھے پانی نہیں ملا
میں منی میں اس طرح سے (تیمم کرنے کی نیت سے) لوٹ پوٹ
ہوا کہ جس طریقہ سے جانور منی میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے۔ پھر رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے واسطے تیمم کرنا کافی تھا۔

۳۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ خُفَّافٍ
عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ أَجَنَّبْتُ وَأَنَا فِي الْإِبِلِ فَلَمْ
أَجِدْ مَاءً فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ تَمَعُّكَ الدَّائِيَّةِ
فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا
كَانَ يَجْزِيكَ مِنْ ذَلِكَ التَّيْمُمُ۔

جنبی کے لئے تیمم:

زیادہ تر علماء اور حضرات محدثین کی یہی رائے ہے کہ جس شخص کو جنابت کی حاجت لاحق ہو جائے اور اس کو پانی نہ مل سکے یا
وہ پانی پر قورنہ ہو تو بدرجہ مجبوری اس کے واسطے بھی تیمم درست ہے جس طریقہ سے وضو والے کے لئے تیمم درست ہے اس
طریقہ سے جنبی کے لئے بھی درست ہے اور مذکورہ بالا حدیث سے جنبی کے لئے تیمم کا کافی ہونا ثابت ہے اگرچہ حضرت عمرؓ نے
جنبی کے لئے تیمم کو درست نہیں فرمایا مگر حضرت عمار بن یاسرؓ نے اپنا واقعہ یاد دلایا کہ جس کی تفصیل مذکورہ حدیث میں ہے۔
شروحات حدیث میں اس مسئلہ کی کافی تفصیل ہے اردو میں درس ترمذی جلد اول اور تقریر ترمذی جلد اول از حضرت شیخ الاسلام
حضرت مدنی بیہ ص ۲۴۰ تا ۲۴۲ پر اس مسئلہ کی کافی تفصیل ہے۔

باب: سفر میں تیمم کرنا

۳۱۷: حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات
میں مقام اولات الحیش میں پہنچے اور ٹھہرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
تھیں اور ان کا گلو بند ملک یمن کے موتی کے ٹک کا تھا جو کہ (مادہ)
ظفار کے گلوں کا تھا وہ ٹوٹ کر گر گیا۔ لوگ اس گلو بند کی تلاش کرنے
میں مشغول ہو گئے لوگوں کے پاس پانی تک موجود نہ تھا تو حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا

بَابُ ۹۸ التَّيْمُمُ فِي السَّفَرِ

۳۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُثْمَةَ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ عَنْ
عَمَّارِ قَالَ عَرَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأُولَاتِ الْحَيْشِ
وَمَعَهُ عَائِشَةُ زَوْجَتُهُ فَأَنْقَطَعَ عِقْدُهَا مِنْ جَزْعِ
ظَفِيرٍ فَحَبَسَ النَّاسُ ابْتِغَاءَ عِقْدِهَا ذَلِكَ حَتَّى
أَصَاءَ الْفَجْرُ وَلَيْسَ مَعَ النَّاسِ مَاءٌ فَتَغَيَّطَ عَلَيْهَا

أَبُونُكْرٍ فَقَالَ حَبَسَتِ النَّاسَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ
فَأَنزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ رُخْصَةً التَّيْمُمُ بِالصَّعِيدِ قَالَ
فَقَامَ الْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَضَرَبُوا
بِأَيْدِيهِمُ الْأَرْضَ ثُمَّ رَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَلَمْ يَنْفُضُوا مِنَ
التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوا بِهَا وَجُوهَهُمْ وَأَيْدِيَهُمْ إِلَى
النَّسَائِكِ وَمِنْ بَطُونِ أَيْدِيهِمْ إِلَى الْأَبَاطِ-

بَابُ ۱۹۹ الْإِخْتِلَافِ فِي كَيْفِيَّةِ التَّيْمُمِ

۳۱۸: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا
جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ
يَاسِرٍ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالتُّرَابِ
فَمَسَحْنَا بِوُجُوهِنَا وَأَيْدِينَا إِلَى الْمَنَاكِبِ-

بَابُ ۲۰۰ نَوْعُ آخَرٍ مِنَ التَّيْمُمِ

وَالنَّفْعُ فِي الْيَدَيْنِ

۳۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
مَالِكٍ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَاتَاهُ
رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ رَبَّمَا نَمُكُ الشَّهْرَ
وَالشَّهْرَيْنِ وَلَا نَجِدُ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ أَمَا أَنَا فَإِذَا
لَمْ أَجِدِ الْمَاءَ لَمْ أَكُنْ لِأَصْلِي حَتَّى أَجِدَ الْمَاءَ
فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ أَتَذْكُرِيَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَيْثُ
كُنْتُ بِمَكَانٍ كَذَا وَكَذَا وَنَحْنُ نُرْعَى الْإِبِلَ
فَفَعَلْنَا أَنَا أَجَبْنَا قَالَ نَعَمْ أَمَا أَنَا فَتَمَرَّغْتُ فِي
التُّرَابِ فَاتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَضَحِكَ فَقَالَ إِنْ كَانَ الصَّعِيدُ لَكَافِيكَ وَضَرَبَ

کہ تم نے لوگوں کو ہار تلاش کرنے میں مبتلا کر دیا جبکہ ان کے ساتھ
پانی نہیں ہے اور نہ ہی اس جگہ پانی ہے اس پر خداوند قدوس نے منی
پر تیمم کرنے کی اجازت نازل فرمائی۔ اس وقت مسلمان کھڑے
ہو گئے رسول کریم کے ساتھ اور ہاتھ زمین پر مارے پھر ہاتھ اٹھائے
اور منی کو نہیں جھنکا اور اپنے چہروں اور ہاتھوں اور مونڈھوں پر مسح فرمایا
اور اندرونی جانب بگلوں کے اندر تک مسح کر لیا۔

باب: کیفیت تیمم میں اختلاف کا بیان

۳۱۸: حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیمم کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے چہرہ مبارک اور ہاتھوں پر اس کے بعد مونڈھوں تک مسح
فرمایا۔

باب: تیمم کا دوسرا طریقہ کہ جس میں ہاتھ مار کر گرد و غبار

کا تذکرہ ہے

۳۱۹: حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے کہ ہم لوگ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا
اور اس نے کہا: اے امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ! کبھی ایک ایک دو دو ماہ تک
ہم لوگوں کو پانی (وضو یا غسل کے مطابق) نہیں ملتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا: مجھ کو نہ پانی ملے تو میں نماز نہ پڑھوں۔ جس وقت تک میں
پانی نہ حاصل کر سکوں۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر
المؤمنین آپ کو یاد ہے کہ جس وقت میں اور تم دونوں فلاں فلاں جگہ
پر موجود تھے اور ہم اونٹ چراتے تھے تو تم کو معلوم ہے کہ ہم کو غسل
کرنے کی ضرورت پیش آئی تھی۔ میں منی میں اونٹ پوٹ ہو گیا پھر
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے واقعہ
عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسی آ گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کو منی کافی
تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں ہتھیلی کو زمین پر مارا پھر ان میں

پھونک ماری اور چہرہ پر مسح فرمایا اور کچھ دیر تک کہنیوں تک مسح فرمایا۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمار رضی اللہ عنہ تم خدا سے ڈرو کہ تم بغیر کسی
روک ٹوک کے حدیث نقل کرتے ہو (شاید تم بھول گئے ہو یا تم کو
دھوکہ ہو گیا ہے) حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ
اگر آپ چاہیں تو میں اس حدیث کو نقل نہ کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے فرمایا: نہیں بلکہ تم نقل کرو اس کو ہم تمہارے ہی حوالہ کر دیں گے
یعنی تم خود ہی اس پر عمل کرنا ہم اس پر نہیں عمل کریں گے جس وقت
تک دوسرے شخص کی گواہی بھی نہ آئے۔

بِكَفِّهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ
وَبَعْضَ ذِرَاعَيْهِ فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ يَا عَمَّارُ فَقَالَ يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي شَيْئٌ لَمْ أَذْكُرْهُ قَالَ لَا وَلَكِنْ تَوَلَّيْتَ
مِنْ ذَلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ۔

تیمم سے متعلق ایک بحث:

اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ نعوذ باللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ و حضرت عمار رضی اللہ عنہ پر غلط گوئی کا شک ہو بلکہ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
مزاج میں بہت زیادہ احتیاط تھی اور وہ اسی احتیاط کی وجہ سے ایک شخص کی گواہی کو کافی نہ خیال فرماتے تھے جب تک کہ دوسرا گواہ
اس بات کی تصدیق نہ کرتا تو اس وقت تک اس بات کو نہیں تسلیم فرماتے اور خاص طور سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے تیمم کے
بارے میں یہی تھی کہ جنسی شخص کو تیمم کرنا درست نہیں ہے اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اس بات کے مخالف تھے اور اس کے
خلاف دوسری احادیث بھی موجود ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ حضرات فقہاء اور مجتہدین کرام رضی اللہ عنہم نے تیمم کے مسئلہ میں حضرت عمر کی
رائے گرامی کی طرف نہیں خیال فرمایا اور دیگر مستند احادیث اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اکثریت کے اس کے حق میں ہونے
کی بناء پر جنسی کے لئے بھی تیمم درست فرمایا۔

باب: تیمم کا ایک دوسرا طریقہ

۳۲۰: حضرت عبدالرحمن بن ابزى رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص
نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تیمم کا مسئلہ دریافت کیا وہ اس مسئلہ کا جواب
نہ بتلا سکے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کو یہ بات یاد ہے کہ جس
وقت ہم اور تم دونوں ایک لشکر میں تھے اور مجھے غسل کرنے کی
ضرورت پیش آئی میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا تھا پھر رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کو اس طریقہ
سے کرنا کافی تھا اور (تیمم کرنے کیلئے حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے دونوں
گھٹنوں پر دونوں ہاتھ مارے پھر ان پر پھونک ماری اور چہرہ اور
دونوں پہلوئوں پر ایک مرتبہ مسح فرمایا۔

باب ۲۰۱: نَوْءُ آخَرُ مِنَ التَّيْمُمِ

۳۲۰: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ ذَرِّ عَنْ ابْنِ
عَبْدِ اللَّهِ حَسَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عُمَرَ
بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ التَّيْمُمِ فَلَمْ يَذَرِ مَا يَقُولُ فَقَالَ
عَمَّارٌ أَدَّ تَذَكُّرٌ حَيْثُ كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْتُ
فَتَسَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَاتَّيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ هَكَذَا وَضَرَبَ شُعْبَةُ
بِيَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَخَ فِي يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِهِمَا
وَجْهَهُ وَكَفْفَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً۔

۳۲۱: حضرت عبدالرحمن بن ابزى رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو

۳۲۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ

غسل کرنے کی ضرورت پیش آگئی وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا کہ میں جنبی ہوں اور غسل کرنے کے واسطے مجھ کو پانی نہیں مل سکا تو میں کیا کروں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم ایسی صورت میں نماز نہ پڑھو۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم کو یہ بات یاد نہیں ہے کہ جس وقت ہم لوگ ایک لشکر میں تھے پھر ہم لوگوں کو غسل کرنے کی ضرورت پیش آگئی۔ تم نے تو نماز ہی نہ پڑھی تھی لیکن میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز پڑھی تھی۔ پھر میں خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے واقعہ عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کو یہ کرنا بالکل کافی تھا اور حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے اپنی ہتھیلی زمین پر ماری پھر اس پر پھونک ماری اس کے بعد دونوں ہاتھ کی ہتھیلی کو ملا ایک کو دوسری سے ملا پھر چہرہ پر مسح فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ کو معلوم نہیں ہے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چلو کوئی بات نہیں ہے اگر تم لوگوں کی رائے نہیں ہے تو میں اس روایت کو نقل کروں بلکہ جو تم نقل کرو گے وہ تمہارے ذمہ رہے گا۔

باب: ایک اور دوسری قسم کا تیمم

۳۲۲: حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: میں جنبی ہوں۔ اگر مجھ کو پانی نہ مل سکا تو میں کیا کروں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نماز نہ ادا کرو۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ کیا تم کو یہ واقعہ یاد نہیں ہے کہ جس وقت میں اور تم دونوں کے دونوں ایک ہی لشکر میں تھے۔ پھر ہم کو جنابت کی حالت لاحق ہو گئی اور ہم کو پانی نہ مل سکا۔ تم نے تو نماز ادا نہ کی اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا پھر میں نے نماز ادا کی۔ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کو اس طرح سے عمل کرنا کافی تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (تیمم کی نیت سے) دونوں ہاتھ کو زمین پر مارا پھر ان میں پھونک ماری پھر چہرہ کا مسح فرمایا اور دونوں

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ذُرًّا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَسَمِعَهُ الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَجَنَّبَ رَجُلٌ قَاتِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي أَجَنَّبْتُ فَلَمْ أَجِدْ مَاءً قَالَ لَا تُصَلِّ قَالَ لَهُ عَمَّارٌ أَمَا تَذْكُرُ أَنَا كُنَّا فِي سَرِيَّةٍ فَأَجَنَّبَنَا فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَاتَيْتُ تَمَعَكَ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِكَفِّهِ ضَرْبَةً وَنَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ ذَلِكَ إِحْدَهُمَا بِالْأُخْرَى ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ فَقَالَ عُمَرُ شَيْئًا لَا أَذْرِي مَا هُوَ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ لِأَحَدِنَا وَذَكَرَ شَيْئًا سَلَمَةً فِي هَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ وَزَادَ سَلَمَةً قَالَ بَلَى نَوَلِّكَ مِنْ ذَلِكَ مَا تَوَلَّيْتُ۔

باب ۲۰۲ نووع آخر

۳۲۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ نَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةُ عَنْ ذُرٍّ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنِّي أَجَنَّبْتُ فَلَمْ أَجِدْ الْمَاءَ فَقَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ فَقَالَ عَمَّارٌ أَمَا تَذْكُرُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا أَنَا وَأَنْتَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَجَنَّبْنَا فَلَمْ نَجِدْ مَاءً فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَكَ فِي التُّرَابِ ثُمَّ صَلَّيْتُ فَلَمَّا أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا يَكْفِيكَ وَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا فَسَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّفَهُ شَكَّ سَلَمَةً وَقَالَ لَا أَذْرِي فِيهِ إِلَى الْمَرْفَقَيْنِ أَوْ إِلَى الْكَفَّيْنِ قَالَ عُمَرُ

یہو نچوں کا مسح کیا۔ حضرت سلمہ نے اس حدیث کے بارے میں شک کیا اور کہا کہ مجھے یاد نہیں ہے کہ ہاتھوں کا تذکرہ کیا ہو یہ بات یاد نہیں ہے۔

نُورِيكَ مِنْ ذَلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ قَالَ شُعْبَةُ كَانَ يَقُولُ الْكُفَّيْنِ وَالْوُجْهِ وَالذِّرَاعَيْنِ فَقَالَ لَهُ مَنْصُورٌ مَا تَقُولُ فَإِنَّهُ لَا يَذْكُرُ الذِّرَاعَيْنِ أَحَدٌ غَيْرَكَ فَشَكَكَ سَلَمَةُ فَقَالَ لَا أَدْرِي ذَكَرَ الذِّرَاعَيْنِ أَمْ لَا۔

باب ۲۰۳ تيمم الجنب

۳۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَوَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بَعْثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَاجْتَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ بِالصَّعِيدِ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ هَكَذَا وَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ صَرْبَةً فَمَسَحَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَضَهُمَا ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ وَبِیْمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ عَلَى كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَوَلَمْ تَرَوْعُمَرَا لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ۔

باب: جنبی شخص کو تیمم کرنا درست ہے

۳۲۳: حضرت شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا یہ قول نہیں سنا کہ جس وقت انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کے واسطے بھیجا مجھ کو وہاں پر غسل کرنے کی ضرورت پیش آگئی اور پانی نہ مل سکا تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میں حاضر ہوا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کو اس طریقہ سے کرنا کافی تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ کوزمین پر ایک مرتبہ مارا اور دونوں ہتھیلی پر پھونک ماری پھر بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر مارا اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر مارا اپنے دونوں پہونچوں سمیت اور پھر چہرہ پر مسح فرمایا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نہیں دیکھتے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عمار رضی اللہ عنہ کے فرمانے پر اکتفا نہیں کیا۔

باب ۲۰۴ التيمم بالصعيد

۳۲۴: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا فَلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ۔

باب: مٹی سے تیمم کے متعلق حدیث

۳۲۴: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ شخص لوگوں سے علیحدہ ہے اور جماعت میں شامل نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا: لوگوں کے ساتھ کس وجہ سے تم جماعت میں شامل نہیں ہوئے۔ اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ کو جنابت کی حالت لاحق ہو گئی ہے اور مجھے پانی نہیں مل سکا ہے آپ نے فرمایا: تم اپنے اوپر مٹی لازم کرلو۔ وہ تمہارے واسطے کافی ہے جس وقت پانی نہ مل سکے تو تم اس پر تیمم کرلو۔

بَابُ ۲۰۵ الصَّلَاةُ بِتَيْمَمٍ وَاحِدٍ

۳۲۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بَجْدَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ.

باب: ایک ہی تیمم سے متعدد نمازیں ادا کرنا

۳۲۵: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پاک مٹی مسلمان کے واسطے وضو کے قائم مقام ہے (چاہے) کوئی شخص دس سال تک پانی نہ پاسکے۔

خلاصہ الباب ☆ یعنی ضرورت شرعی کے موقع پر تیمم پوری طرح وضو کے حکم میں ہے اور اس سے وہ تمام عبادات درست ہیں جو کہ وضو سے درست ہوتی ہیں۔

بَابُ ۲۰۶ فِيمَنْ لَا يَجِدُ الْمَاءَ وَلَا الصَّعِيدَ

وَلَا الصَّعِيدَ

۳۲۶: أَخْبَرَنَا اسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَنَاسًا يَطْلُبُونَ فَلَاذَةً كَانَتْ لِعَائِشَةَ نَيْسَهَا فِي مَنْزِلٍ نَزَلَتْ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةَ وَلَيْسُوا عَلَى وَضُوءٍ وَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَصَلُّوا بِغَيْرِ وَضُوءٍ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّيْمَمِ قَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا قُلْتُ اللَّهُ مَا نَزَلَ بِكَ أَمْرٌ تَكْرِهِيهِ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكَ وَلِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ خَيْرًا.

باب: جو شخص وضو کیلئے پانی اور تیمم کرنے کیلئے مٹی

نہ پاسکے

۳۲۶: عائشہ سے روایت ہے کہ نبی نے اُسید بن حذیر اور کئی حضرات کو عائشہ رضی اللہ عنہا کے بار کی تلاش کے واسطے بھیجا کہ جس بار کو وہ کسی اپنی دوران سفر کی قیام گاہ میں بھول گئی تھیں تو نماز کا وقت ہو گیا اور ان لوگوں کا نہ تو وضو تھا اور نہ ہی وہاں پر وضو کرنے کیلئے پانی موجود تھا چنانچہ ان لوگوں نے بغیر وضو کے نماز پڑھ لی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے واقعہ عرض کیا تو اس پر آیت: ﴿تَيَمَّمْ﴾ فَاِنْ تَجَدُّوا مَاءً... نازل ہوئی۔ حضرت اُسید بن حذیر نے کہا کہ اللہ تم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ جس وقت تمہارے ذمہ ایک ایسی بات پیش آئی کہ جس کو تم برا سمجھتی تھی تو خداوند قدوس نے تمہارے واسطے اس میں خیر کا پہلو پیدا فرمادیا۔ تمہارے واسطے بھی اور دوسرے مسلمانوں کیلئے بھی۔

۳۲۷: طارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کو جنابت لاحق ہو گئی اس نے نماز نہیں پڑھی تھی بلکہ وہ شخص پانی کی جستجو میں مشغول رہا اور وہ پانی ملنے کا منتظر رہا اور نماز کا وقت ابھی باقی تھا پھر نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اچھا کیا پھر ایک دوسرے شخص کو جنابت کی حالت لاحق ہوئی اس نے تیمم کر کے نماز ادا کر لی اور خدمت نبوی میں واقعہ عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے بھی اسی طریقہ سے ارشاد فرمایا یعنی تم نے اچھا کیا۔

۳۲۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ أَنَّ مُحَارِقًا أَخْبَرَهُمْ عَنْ طَارِقٍ أَنَّ رَجُلًا أَجَنَّبَ فَلَمْ يُصَلِّ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَصَبْتَ فَأَجَنَّبَ رَجُلٌ آخَرُ فَتَيَمَّمْ وَصَلَّى فَاتَاهُ فَقَالَ نَحْوَمَا قَالَ لِلْآخَرِ يَعْنِي أَصَبْتَ.

(۲)

کِتَابُ الْمِيَاهِ مِنَ الْمُجْتَبَى

سنن مجتبیٰ سے منقول پانی سے متعلق احکام

ارشاد باری تعالیٰ: ”تم پر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل فرماتا ہے تاکہ تم لوگوں کو اس پانی سے پاک فرمادے“ اور ارشاد ربانی: ”تم لوگ جب پانی نہ پاسکو تو تم پاک مٹی سے تیمم کرو۔“ مذکورہ بالا آیات کریمہ کا خلاصہ یہ ہے کہ: پاکی حاصل کرنے کے لئے پاک پانی کا استعمال لازمی ہے اور پاکی بغیر پاک پانی کے نہیں حاصل ہو سکتی اور پاک پانی کے علاوہ وضو اور غسل درست نہیں ہے۔

۳۲۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ نے جنابت سے غسل فرمایا پھر اس کے بچے ہوئے پانی سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا ان زوجہ مطہرہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ غسل کا بچا ہوا پانی ہے۔ فرمایا: پانی کو کوئی شے ناپاک نہیں کرتی۔

قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا [الفرقان: ۴۸] وَقَالَ عَزَّوَجَلَّ: وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ [الأنفال: ۱۱] وَقَالَ تَعَالَى: فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا

المائدة: ۶

۳۲۸: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَمَاعٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَتَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَضْلِهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجِسُهُ شَيْءٌ۔

خلاصہ الباب ☆ جس وقت تک کہ پانی کا رنگ بویا مزہ کسی ناپاکی کے شامل ہونے کی وجہ سے نہ تبدیل ہو جائے اس وقت تک پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

باب: بئر بضاعہ سے متعلق

۳۲۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ہم لوگ بئر بضاعہ سے وضو کریں (جب کہ) اس کنویں میں کتوں کے گوشت اور حیض کے کپڑے اور بدبودار اشیاء ڈالی جاتی ہیں؟ آپ صلی اللہ

بَابُ ۲۰۸ ذِكْرُ بئرِ بَضَاعَةَ

۳۲۹: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ تَعْبِ الْقُرَيْطِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

اتَّوَضَّأُ مِنْ بَرٍّ بِضَاعَةٍ وَهِيَ بَرٌّ يَطْرَحُ فِيهَا لُحُومُ
الْكِلَابِ وَالْحَيْضُ وَالْتَنُّ فَقَالَ الْمَاءُ طَهُورٌ لَا
يَنْجِسُهُ شَيْءٌ۔

۳۳۰۔ أَخْبَرَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
مُسْلِمٍ وَكَانَ مِنَ الْعَابِدِينَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ
عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي يُوَيْفٍ عَنْ سَلِيطٍ عَنْ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ
الْحَدَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَرْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ
مِنْ بَرٍّ بِضَاعَةٍ فَقُلْتُ اتَّوَضَّأُ مِنْهَا وَهِيَ يَطْرَحُ فِيهَا
مَا يَكْرَهُ مِنَ النَّتَنِ فَقَالَ الْمَاءُ لَا يَنْجِسُهُ شَيْءٌ۔

بَابُ ۲۰۹ التَّوَقُّيْتُ فِي الْمَاءِ

۳۳۱۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمُرَوَّرِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو أُسَمَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ
ابْنِ حَفْصٍ عَنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَاءِ
وَمَا يَنْبُوهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسَّبَاعِ فَقَالَ إِذَا كَانَ
الْمَاءُ قُلْتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْحَبَثُ۔

۳۳۲۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ
عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَغْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ إِلَيْهِ
بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تَذَرُمُوهُ فَلَمَّا فَرَّغَ دَعَا بَدَلُو مِنْ مَاءٍ
فَصَبَّ عَلَيْهِ۔

۳۳۳۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَمْرِو
بْنِ الْوَلِيدِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ قَامَ أَغْرَابِيٌّ فَقَالَ فِي الْمَسْجِدِ
فَتَنَاولَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعُوهُ
وَاهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ دَلُّوا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُ

عليه وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی پاک ہے اس کو کوئی شے ناپاک
نہیں کرتی۔

۳۳۰: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک روز میں رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا آپ بیر بضاعہ کے پانی
سے اس وقت وضو فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: آپ ﷺ
اس کنوئیں کے پانی سے وضو فرما رہے ہیں جب کہ اس کنوئیں میں
بدبودار اشیاء ذالی جاتی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی شے
ناپاک نہیں کرتی۔

باب: پانی کا ایک اندازہ جو کہ ناپاکی کے گرنے سے ناپاک نہ ہو

۳۳۱: حضرت عبداللہ بن مبارکؓ سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے متعلق دریافت کیا گیا
جہاں جانور اور درندے پانی پینے کے لئے آتے ہوں؟ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب پانی دو قلعے ہو جائے تو وہ
ناپاک نہ ہوگا۔

۳۳۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں
پیشاب کر دیا لوگ اس شخص کی جانب دوڑ پڑے رسول کریم صلی اللہ
نے ارشاد فرمایا تم لوگ اس شخص کا پیشاب بند نہ کرو جب وہ پیشاب
سے فارغ ہو گیا تو آپ نے پانی کا ایک ڈول منگایا اور اس جگہ پر بہا
دیا۔

۳۳۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد
میں پیشاب کر دیا۔ لوگوں نے اس کو پکڑنا چاہا۔ رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کو چھو دو اور اس شخص
نے جس جگہ پر پیشاب کیا ہے وہاں پر پانی کا ایک ڈول بہا دو
اس لئے کہ تم لوگ آسمانی کے لئے بھیجے گئے ہو دشواری کے لئے
نہیں بھیجے گئے۔

مِیْسِرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعْتَسِرِیْنَ۔

بَابُ ۲۱۰ النَّهْيُ عَنِ اغْتِسَالِ الْجَنْبِ

فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

۳۳۴: أَخْبَرَنَا الْخَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو وَهُوَ ابْنُ الْخَرِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنْبٌ۔

بَابُ ۲۱۱ الْوُضُوءُ بِمَاءِ الْبَحْرِ

۳۳۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نُرَكِّبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا افْتَوَضَّأْنَا مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الطَّهُورُ مَاءٌ هُوَ الْحِلُّ مِيتَةٌ۔

بَابُ ۲۱۲ الْوُضُوءُ بِمَاءِ الثَّلَجِ وَالْبَرَدِ

۳۳۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلَجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَيْتَ الثَّرْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ۔

۳۳۷: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَبَانَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْثَّلَجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ۔

باب: بٹھیرے پانی میں جنبی کو غسل

کی ممانعت

۳۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بٹھیرے ہوئے پانی میں (اس حالت میں) غسل نہ کرے جب کہ وہ شخص جنبی ہو۔

باب: سمندر کے پانی سے وضو سے متعلق

۳۳۵: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور کچھ پانی یا کم مقدار میں پانی اپنے ساتھ رکھتے ہیں اگر ہم اس پانی سے وضو کر لیں تو پیاسے رہ جائیں۔ تو کیا سمندر کے پانی سے ہم لوگ وضو کر لیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اس کا مردہ حلال ہے۔

باب: برف اور اولے کے پانی سے وضو کا بیان

۳۳۶: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو میرے گناہوں کو دھو ڈال برف اور اولے سے اور میرا دل تمام قسم کی برائیوں سے صاف کر کہ جس طرح تُو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیا۔

۳۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے خدا! دھو دے مجھے میرے گناہوں سے برف اور پانی اور اولے سے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گناہ کی نوعیت:

اس جگہ یہ اشکال نہیں ہونا چاہئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو ہر قسم کے گناہ سے محفوظ تھے تو پھر گناہ سے معاف ہونے کا کیا مطلب ہے؟ دراصل اس جگہ یا تو مراد وہ چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں جو شرعی تقاضا کے تحت قبل نبوت صادر ہو سکتے ہیں۔ امت کا اس پر اجماع ہے کہ بعد نبوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ چھوٹا گناہ صادر ہوتا ہے اور نہ ہی بڑا گناہ۔ تو اس جگہ مراد نبوت سے قبل کے چھوٹے گناہ ہیں اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عاجزی اور بندگی کے اظہار کے لئے یہ فرمایا ہے اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ اس جگہ مراد غیر افضل اور خلاف اولیٰ کام ہیں جن کو گناہ سے تعبیر فرمایا گیا ہے باقی نبی کے بارے میں اصل یہی ہے کہ ان کے غیر اولیٰ بات کو بھی گناہ سے تعبیر کیا جاتا ہے جس کو اردو میں ایک شاعر نے کہا۔

جن کے رتبے میں سوا ان کو سوا مشکل ہے

باقی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قسم کے گناہ سے محفوظ ہونے کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ واضح ہے فرمایا گیا: **وَ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَقَدَّمُ مِنْ ذَنْبِكُمْ وَ مَا تَأَخَّرَ**

باب: کتے کا جوٹھا

۳۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کے برتن میں جب کوئی کتا منہ ڈال دے تو اس کو پلٹ دو پھر وہ برتن سات مرتبہ دھو۔

باب ۲۱۳ سورۃ الکلب

۳۳۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَتَانَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي رَزِينٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي آتَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيُرْفِهِ ثُمَّ لْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

باب: کتے کے جوٹھے برتن کو مٹی سے مانجھنے

سے متعلق

۳۳۹: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا سوائے شکاری کتے اور گلے کے کتے کی اجازت عطا فرمائی اور فرمایا: جب برتن میں کتا منہ ڈال کر کر دے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھوؤ! آٹھویں مرتبہ اس برتن کو مٹی سے مانجھو اور صاف کرو۔

باب ۲۱۴ تَغْيِيرُ الْإِنَاءِ بِالتُّرَابِ

مِنْ وَلَوْغِ الْكَلْبِ فِيهِ

۳۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَرَخَصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَالْفَحْمِ وَقَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَغَفِرُوهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ۔

۳۴۰: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم فرمایا اور فرمایا: ان لوگوں کو کتوں سے کیا تعلق اور شکاری کتے

۳۴۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْرُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

مَعْقِلٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ قَالَ مَا بِالْهَمِّ وَبِالْ كِلَابِ قَالَ وَرَخَصَ فِي كُلِّ الصَّيْدِ وَكُلِّبَ الْغَنَمِ وَقَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَأَغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَغَفِّرُوا الثَّامِنَةَ بِالتَّرَابِ خَالَفَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ إِحْدَاهُنَّ بِالتَّرَابِ - ۳۴۱ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوْ لَاهُنَّ بِالتَّرَابِ -

۳۴۲ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ ابْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوْ لَاهُنَّ بِالتَّرَابِ -

بَابُ ۲۱۵ سُورِ الْهَرَّةِ

۳۴۳ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عَبْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كُبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءٌ فَجَاءَتْ هَرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كُبْشَةُ فَرَأَيْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ اتَّعَجِبِينَ يَا ابْنَةَ أَحِي قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَحْسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَائِفِ عَلَيْكُمْ وَ الطَّوَائِفُ -

خلاصہ الباب

کے پھرتے وہ جانور ہیں جن پر

اور حفاظت کرنے والے کتوں کی اجازت دی اور ارشاد فرمایا: جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اس برتن کو سات مرتبہ دھو ڈالو اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے دھوؤ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے خلاف نقل فرمایا کہ اس کو ایک مرتبہ مٹی سے دھوؤ۔

۳۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال کر (پانی وغیرہ) پی لے تو اس کو سات مرتبہ دھوئے پہلی مرتبہ مٹی مل کر دھوئے۔

۳۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال کر چپ چاپ پی لے تو اس کو سات مرتبہ دھوئے پہلی مرتبہ مٹی مل کر دھوئے۔

باب: بلی کے جوٹھے سے متعلق

۳۴۳: حضرت کبشہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو قتادہ ایک دن میرے پاس تشریف لائے پھر انہوں نے ایسی بات کہی کہ جس کا مطلب یہ تھا کہ میں ان کے لئے وضو کا پانی ڈالوں اس دوران بلی آ کر اس پانی میں سے پینے لگ گئی۔ ابو قتادہ نے برتن کو اور نیچے کی طرف کر دیا یہاں تک کہ اس بلی نے پانی اچھی طرح سے پی لیا۔ پھر ابو قتادہ نے جو میری جانب دیکھا تو فرمایا: اے میری بیٹی! تم حیرت کرتی ہو؟ عرض کیا جی ہاں۔ ابو قتادہ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلی ناپاک نہیں ہے وہ تو دن رات تمہارے ارد گرد گھومنے والیوں میں سے ہے۔

مطلب یہ ہے کہ بلی میں عام اہتمام اور اس سے بہ وقت واسطہ رہتا ہے لوگوں کی سہولت کی وجہ سے اس

بَابُ ۲۱۶ سُورُ الْحَائِضِ

۳۴۴: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْمُقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَتَعَرَّقُ الْعَرَقَ فَيَضَعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَكُنْتُ أَشْرَبُ مِنَ الْإِنَاءِ فَيَضَعُ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَأَنَا حَائِضٌ.

بَابُ ۲۱۷ الرُّخْصَةِ فِي فَضْلِ الْمَرْأَةِ

۳۴۵: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَمِيعًا.

باب: حائضہ عورت کے جوٹھے کا حکم

۳۴۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں ہڈی چوسا کرتی تھی پھر رسول کریم ﷺ اسی جگہ پر اپنا منہ لگاتے جس جگہ میں نے منہ لگایا ہوتا اور آپ ہڈی چوستے در آنحالیکہ میں اس وقت حیض سے ہوتی تھی۔ میں برتن میں پانی پیتی پھر آپ اسی جگہ پر منہ لگاتے کہ جس جگہ پر میں نے منہ لگایا ہوتا اور آپ پانی پیتے در آنحالیکہ میں اس وقت حائضہ ہوتی۔

باب: عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی کی اجازت

۳۴۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مرد اور عورت تمام کے تمام مل کر دو ربیوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں (ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے) وضو کیا کرتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی ایک کے باقی ماندہ پانی سے دوسرا وضو کرتا۔ عورت مرد کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرتی اور مرد عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرتا۔

بَابُ ۲۱۸ النَّهْيُ عَنْ فَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ

۳۴۶: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْأَحْوَلِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَاجِبٍ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَاسْمُهُ سَوَادَةُ بْنُ عَاصِمٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ.

بَابُ ۲۱۹ الرُّخْصَةِ فِي فَضْلِ الْجُنُبِ

۳۴۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ.

باب: عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع سے متعلق

۳۴۶: حضرت حکم بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو عورت کے وضو سے جو پانی بچ جائے اس سے وضو کرنے سے منع فرمایا۔

باب: جنبی کے غسل سے بچے پانی سے کی ممانعت

۳۴۷: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی برتن سے غسل فرمایا کرتی تھیں (اس طرح سے ہر ایک دوسرے کا بچا ہوا پانی استعمال کرتا)۔

خلاصۃ الباب جمعہ جمہور کے نزدیک عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو جائز ہے۔ احادیث سے وضو کا جواز ثابت ہے۔ ممانعت وہاں حدیث کو ملتا نہیں تنزیہی پر محمول کرتے ہیں۔

بَابُ ۲۲۰ الْقُدْرُ الَّذِي يَكْتَفِي بِهِ الْإِنْسَانُ

مِنْ الْمَاءِ لِلْوُضُوِّ وَالْغُسْلِ

۳۴۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِمَكْحُولٍ وَيَغْتَسِلُ بِخُمْسَةِ مَكَاكِيٍّ.

۳۴۹: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِمِدَّةٍ وَيَغْتَسِلُ بِنَحْوِ الصَّاعِ.

۳۵۰: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمِدَّةِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ.

باب: وضو اور غسل کے لئے کتنا پانی

کافی ہے؟

۳۴۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک پانی سے وضو اور پانچ مکوک سے غسل فرماتے۔

۳۴۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضو فرماتے اور تقریباً ایک صاع پانی سے غسل فرماتے۔

۳۵۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو فرماتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع سے غسل فرماتے تھے۔

خلاصۃ الباب: اس کا وزن ۵۲۶ گرام ہے۔ پانی ضائع کرنے سے گریز کرنا چاہئے کیونکہ اسلامی تعلیمات میں اسراف و تہذیر ہر چیز میں ممنوع ہے۔

(۳)

کتاب الحيض والمستحاضة من المجتبى

سنن مجتبیٰ سے منقول حیض اور استحاضہ کی کتاب

باب ۲۲۱ بدء الحيض

وَهَلْ يُسَمَّى الْحَيْضُ نَفَاسًا

۳۵۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرِ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفِ حِصْتٍ فَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا لَكَ أَنْفَسْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَأَقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ -

باب: حیض کی ابتداء اور یہ کہ کیا حیض کو

نفاس بھی کہتے ہیں

۳۵۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کے ارادہ سے نکلے۔ جب ہم سرف نامی جگہ پہنچے تو مجھے حیض آنا شروع ہو گیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت رو رہی تھی آپ نے ارشاد فرمایا: تم کو کیا ہوا میرا خیال ہے کہ تم کو نفاس (حیض) آنا شروع ہو گیا۔ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: یہ تو وہ امر ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر لکھ دیا ہے تم تمام کام کرو جو کام حاجی لوگ کرتے ہیں لیکن خانہ کعبہ کا طواف نہ کرو۔

باب ۲۲۲ ذِکْرُ الْإِسْتِحْضَةِ

وَأَقْبَالَ الدَّمَ وَإِدْبَارَهُ

۳۵۲: أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ سَمَاعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ مِنْ بَنِي أَسَدِ قُرَيْشٍ أَنَّهَا آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَلَدَّكَرَتْ أَنَّهَا

باب: استحاضہ سے متعلق خون شروع

اور ختم ہونے کا تذکرہ

۳۵۲: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جو قبیلہ قریش بنی اسد سے تھیں کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا: مجھے استحاضہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک رگ ہے جب حیض آنا شروع ہو تو تم نماز چھوڑ دو اور جب حیض کے دن ختم ہو جائیں تو تم غسل کر

لو اور نماز ادا کرو۔

تُسْتَحَاضُ فَرَعَمْتُ أَنَّهُ قَالَ لَهَا إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَأَغْتَسِلِي عَنْكَ اللَّهُ ثُمَّ صَلِّي۔

۳۵۳: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو اور جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کرو۔

۳۵۳: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةَ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَأَغْتَسِلِي۔

۳۵۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ام حبیبہؓ بنت جحش نے مسئلہ دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے استحاضہ آگیا ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ ایک رگ ہے تم غسل کر لو پھر نماز ادا کرنا تو وہ غسل ہر ایک نماز کیلئے کیا کرتی تھیں۔

۳۵۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَفْتَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَقَالَ إِنَّ ذَلِكَ عِرْقٌ فَأَغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ۔

باب: جس خاتون کے حیض کے دن ہر ماہ مقرر رہوں اور

بَابُ ۲۲۳ الْمَرْأَةِ تَكُونُ لَهَا أَيَّامٌ مَعْلُومَةٌ

اس کو (مرض) استحاضہ لاحق ہو جائے

تَحِيضُهَا كُلَّ شَهْرٍ

۳۵۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خون کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ان کے غسل کرنے کا نبی دیکھا جو خون سے بھرا ہوا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم (اس قدر) ٹھہری رہو کہ جتنے دن پہلے تمہارا حیض روکتا تھا نماز روزے سے اس مرض سے پہلے اور تم غسل کرنا۔

۳۵۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدَّمِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلَانِ دَمًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْكِي قَدَرًا مَا كَانَتْ تَحِجُّكِ حَيْضَتُكَ ثُمَّ اغْتَسِلِي۔

خلاصہ الباب ۲۲۳ مطلب یہ ہے کہ اس مرض سے قبل تم نماز روزہ سے جس قدر دن باز رہتی تھیں اس طریقہ سے اب

بھی اتنے ہی دن تک ٹھہری رہو۔

۳۵۶: حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: مجھے استحاضہ کی بیماری ہو گئی ہے اور میں کسی طرح سے بھی پاک نہیں ہوتی۔ کیا میں نماز ترک کر دوں۔ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن جس قدر دن اور رات تم کو پہلے حیض آیا کرتا تھا۔ ان میں تم نماز ترک کر دو پھر تم غسل کرو اور تم لنگوٹ باندھو اور نماز ادا

۳۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ أُمْرَأَةَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَقَادِعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا وَلَكِنْ

کرو۔

دَعِيَ قَدَرٌ تِلْكَ الْآيَامِ وَاللَّيَالِي الَّتِي كُنْتَ تَحِيضِينَ فِيهَا ثُمَّ اغْتَسَلِي وَاسْتَغْفِرِي وَصَلِي۔

۳۵۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِنَظَرٍ عَدَدَ اللَّيَالِي وَالْآيَامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الدِّمُ أَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدَرًا ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَفَتْ ذَلِكَ فَلْتُغْتَسِلْ ثُمَّ لْتَسْتَغْفِرْ بِالتَّوْبِ ثُمَّ لَتُصَلِّ۔

۳۵۷: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت فرمایا ایک خاتون کے سلسلہ میں تو آپ نے فرمایا: وہ خاتون ان دنوں اور راتوں کا شمار کرے کہ جن میں ہر ماہ اس کو حیض آیا کرتا تھا۔ اس مرض سے قبل پھر اتنے دنوں نماز چھوڑے اور جب وہ دن گزر جائیں تو وہ خاتون غسل کرے اور ننگوت باندھ لے ایک کپڑے کا۔ پھر وہ نماز ادا کرے۔

باب: اقراء کے متعلق

باب ۳۲۴ ذکر الاقراء

۳۵۸: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا اسْحَقُ وَهُوَ ابْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَنَّهَا اسْتَحِيضَتْ لَا تَطْهَرُ فَذَكَرَ شَأْنَهَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الرَّجَمِ لِنَظَرٍ قَدَرًا قَرَنَهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ ثُمَّ تَنْظُرُ مَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلْتُغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ۔

۳۵۸: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں ان کو استحاضہ کا مرض لاحق ہو گیا اور وہ کسی طریقہ سے پاک نہیں ہوتی تھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ تو بچہ دانی کی ایک چوٹ ہے تم اپنے قمر کا شمار کرلو (یعنی ماہواری کو شمار کرلو) کہ جتنے دن ماہواری آتی تھی ان دنوں میں تم نماز چھوڑ دو پھر تم اس کے بعد ہر ایک نماز کے لئے غسل کرلو۔

۳۵۹: أَخْبَرَنَا مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِينَ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ إِنَّمَا هِيَ عِرْقٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتْرُكَ الصَّلَاةَ قَدَرًا أَقْرَانِهَا وَحِيضَتِهَا وَتَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ۔

۳۵۹: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ بنت جحش کو مرض استحاضہ نو یا سات سال تک انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ فرمایا: یہ حیض ماہواری نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک رگ ہے پھر آپ نے ان کو حکم فرمایا نماز چھوڑ دینے کا۔ اپنے قراء پھر غسل کر کے نماز پڑھنے کا تو وہ ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھیں۔

۳۶۰: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ

۳۶۰: حضرت فاطمہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں

اور انہوں نے خون جاری ہونے کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایک رگ ہے تم دیکھتی رہو جب تمہارا قراء (حیض) آئے تم نماز نہ پڑھو پھر جب تم نماز ادا کرو دوسرے حیض تک۔

۳۶۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھے استحاضہ ہو گیا ہے میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز ترک کر دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں یہ تو ایک رگ ہے یہ حیض نہیں ہے۔ جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو پھر جب حیض کے دن پورے ہو جائیں تو خون دھوؤ الو اور نماز ادا کرو۔

باب: استحاضہ والی عورت دو وقت کی نماز ایک وقت ہی میں ادا کرے تو (دونوں کیلئے) ایک غسل کرے

۳۶۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مستحاضہ عورت کے بارے میں دو روای میں کہا گیا کہ یہ ایک رگ ہے جو کہ بند نہیں ہوتی اور حکم فرمایا گیا اس کو نماز ظہر میں تاخیر اور نماز عصر میں جلدی کرنے کا اور دونوں نمازوں کیلئے ایک ہی غسل کرنے کا۔ اس طریقہ سے مغرب میں تاخیر اور عشاء میں ثبات کرنے کا اور دونوں نمازوں کے لئے ایک غسل کرنے کا پھر نماز فجر کیلئے ایک غسل کرنے کا۔

۳۶۳: حضرت زینب بنت جحش سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ عورت مستحاضہ ہے آپ نے فرمایا تم اپنے حیض کے دنوں میں ٹھہر جاؤ پھر غسل کرو اور نماز ظہر میں تاخیر اور نماز عصر میں جلدی کرو اور دونوں کو

الْمُسْدِرِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتُ أَبِي حَبِشٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَشَكَتُ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ فَإِنْ ظُرِئَ إِذَا آتَاكَ قَرُوكِ فَلَا تُصَلِّيْ وَلَا إِذَا مَرَّ قَرُوكِ فَلْتَطَهَّرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقَرَاءِ إِلَى الْقَرَاءِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مَا ذَكَرَ الْمُسْدِرُ۔

۳۶۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ وَوَكَيْعٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حَبِشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي أَمْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَادْعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ وَصَلِّي۔

بَابُ ۲۲۵ جَمْعُ الْمُسْتَحَاضَةِ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ وَغُسْلِهَا إِذَا اجْتَمَعَتْ

۳۶۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَرَاةً مُسْتَحَاضَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ قِيلَ لَهَا إِنَّ عِرْقَ عَائِدٍ وَأَمَرْتُ أَنْ تُؤَخَّرَ الظُّهْرُ وَتُعَجَّلَ الْعَصْرُ وَتُغْتَسَلَ لَهْمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتُؤَخَّرَ الْمَغْرِبُ وَتُعَجَّلَ الْعِشَاءُ وَتُغْتَسَلَ لَهْمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتُغْتَسَلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ غُسْلًا وَاحِدًا۔

۳۶۳: أَخْبَرَنَا سُورِدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ فَقَالَ

تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُؤَخِّرُ الظُّهْرَ
وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَتُؤَخِّرُ
الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيهِمَا
جَمِيعًا وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ۔

ایک ہی غسل سے پڑھو۔ پھر نماز مغرب میں تاخیر کرو اور نماز عشاء
میں جلدی اور غسل کر کے دونوں کو ایک ساتھ پڑھ لو اور نماز فجر کے
لئے غسل کرو۔

باب: استحاضہ اور حیض کے درمیان فرق

۳۶۴: حضرت فاطمہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے
کہ ان کو استحاضہ تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد
فرمایا: جب حیض کا خون آئے تو وہ کالے رنگ کا خون ہوتا ہے تو تم
نماز نہ پڑھو پھر جب دوسرے قسم کا خون آئے تو تم وضو کرو اور نماز ادا
کرو۔ اس لئے کہ وہ خون ایک رگ کا خون ہے۔

بَابُ ۲۲۶ الْفَرْقُ بَيْنَ دَمِ الْحَيْضِ وَالِاسْتِحَاضَةِ
۳۶۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ عُلْفَمَةَ
بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ
عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ
فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ
دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرِفُ فَاْمِسْكِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ
الْآخِرُ فَتَوَضَّعِي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ
الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ هَذَا مِنْ كِتَابِهِ۔

۳۶۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ
حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو استحاضہ ہو گیا تو
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حیض کا خون کالے رنگ
کا ہوتا ہے اور اس کی شناخت کر لی جاتی ہے جب اس طرح کا خون
آئے تو تم وضو کرو اور نماز ادا کرو۔

۳۶۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي عَدِيٍّ مِنْ حِفْظِهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو
عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ
بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرِفُ
فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَاْمِسْكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ
الْآخِرُ فَتَوَضَّعِي وَصَلِّي قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَدْ
رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ
مِنْهُمْ مَا ذَكَرَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

۳۶۶: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ بنت ابی
حبیش کو استحاضہ ہو گیا انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت
فرمایا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے استحاضہ (کا مرض ہو گیا ہے) اور
میں پاک ہی نہیں ہوتی۔ کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ نے
فرمایا: یہ ایک رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو
نماز ترک کر دو پھر جب حیض آنا بند ہو جائے تو تم خون دھو ڈالو

۳۶۶: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَرَبِيِّ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
اسْتَحِضْتُ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ فَسَأَلَتِ
النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا
أُطَهِّرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا ذَلِكَ
عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ

فَدَعَى الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرْتُ فَأَغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ وَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ قِيلَ لَهُ فَأَلْغُسُ قَالَ وَ ذَلِكَ لَا يَشْكُ فِيهِ أَحَدٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَتَوَضَّئِي غَيْرُ حَمَّادٍ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

۳۶۷: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا أَذْبَرْتَ فَأَغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ وَصَلِّي۔

۳۶۸: أَخْبَرَنَا فَتِيَّةٌ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا أَطْهَرُ أَفَادَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَأَغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ وَصَلِّي۔

۳۶۹: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَطْهَرُ أَفَأَتْرُكُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ قَالَ خَالِدٌ وَ فِيمَا قَرَأْتُ عَلَيْهِ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَذْبَرْتَ فَأَغْسِلِي عَنْكَ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي۔

اور کیونکہ یہ ایک رگ کا خون اور یہ حیض نہیں ہے کسی نے عرض کیا: کیا وہ خاتون غسل نہ کرے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: غسل میں کس کو شک ہے یعنی حیض سے پاک ہوتے وقت ایک مرتبہ تو غسل کرنا ضروری ہے۔

۳۶۷: حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک روز خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے استحاضہ (کا مرض) ہے میں پاک نہیں ہوتی۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے جب حیض آجائے تو تم نماز پڑھنا موقوف کر دو پھر جب حیض رخصت ہو جائے تو خون کو دھو ڈالو اور تم نماز ادا کرو۔

۳۶۸: حضرت عائشہ نے فرمایا: حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میں پاک نہیں ہوتی کیا میں نماز پڑھنا ترک کر دوں؟ آپ نے فرمایا: یہ ایک رگ کا خون ہے۔ حیض نہیں ہے جب تم کو حیض آجائے تو تم نماز چھوڑ دو۔ جب حیض سے دن پورے ہو جائیں تو تم خون دھو ڈالو اور پھر تم غسل کرو اور نماز ادا کرو۔

۳۶۹: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو حبیش کی لڑکی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں پاک ہی نہیں ہوتی ہوں ایسی صورت میں کیا نماز پڑھنا ترک کر دوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں یہ تو ایک رگ ہے یہ ماہواری نہیں ہے۔ جب حیض آئے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو۔ پھر جب رخصت ہو تو خون دھو ڈالو اور تم غسل کرو اور نماز ادا کرو۔

بَابُ ۲۲۷ الصُّفْرَةِ

وَالْكُدْرَةِ

۳۷۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا لَا نَعُدُّ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ شَيْئًا.

بَابُ ۲۲۸ مَا يَنْأَلُ مِنَ الْحَائِضِ وَتَأْوِيلُ

قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ

قُلْ هُوَ أَذَى فَأَعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ

الْآيَةُ [البقرة: ۲۲۲]

۳۷۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لَهَيْبُودُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ مِنْهُمْ لَمْ يُوَاكِلُوهُمْ وَلَا يُشَارِبُوهُمْ وَلَا يُجَامِعُوهُمْ فِي الْيُوبِ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذَى الْآيَةُ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُوَاكِلُواهُمْ وَيُشَارِبُواهُمْ وَيُجَامِعُواهُمْ فِي الْيُوبِ وَأَنْ يَصْنَعُوا بِهِمْ كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْجِمَاعَ فَقَالَتِ الْيَهُودُ مَا يَدْعُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفَنَا فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بَشِيرٍ فَأَخْبَرَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَنْجَمِئْهُنَّ فِي الْمَحِيضِ فَصَمَّعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَمَعْرًا شَدِيدًا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ غَضِبَ فَقَامَا فَاسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَدِيَّةً لَيْسَ فِيهَا قَبْعَتٌ فِي أَثَرِ هِمَا فَرَدَّ هُمَا فَسَقَاهُمَا فَعَرِفَ أَنَّهُ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهَا.

باب: زردی یا خاکی رنگ ہونا، ماہواری میں داخل نہ

ہونے سے متعلق

۳۷۰: حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم خواتین زردی یا خاکی رنگ کو کچھ نہیں خیال کرتی تھیں۔

باب: جس عورت کو حیض آ رہا ہو تو اس سے فائدہ اٹھانا

اور ارشاد باری: وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ

أَذَى فَأَعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ

کی تشریح کا بیان

۳۷۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ یہودی خواتین کو جب ماہواری آتی تھی تو یہودی لوگ ان کو اپنے ساتھ نہ کھاتے اور نہ پلاتے تھے اور نہ ایک کو ٹھہری میں ان کے ساتھ رہائش کرتے۔ حضرات صحابہ کرامؓ نے اس سلسلہ میں رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا اس پر اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ ”لوگ تم سے عورتوں کے ایام ماہواری کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ ان سے کہہ دو کہ وہ اذیت کا وقت ہے۔ نازل فرمائی۔ پھر رسول کریم ﷺ نے اپنے ساتھ کھلانے پلانے کا حکم فرمایا اور ایک کمرہ میں رہنے اور دیگر تمام کام (علاوہ ہم بستری) کی اجازت دی۔

بَابُ ۲۲۹ مَا يَجِبُ عَلَى مَنْ أَتَى حَلِيلَتَهُ فِي

حَالِ حَيْضِهَا مَعَ عَلَيْهِ بَنَى اللَّهُ تَعَالَى

۳۷۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ

مُقْسِمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي

أَمْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ يَنْصِفِ

دِينَارٍ۔

بَابُ ۲۳۰ مُضَاجَعَةُ الْحَائِضِ فِي ثِيَابِ

حَيْضَتِهَا

۳۷۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ

بْنِ هِشَامٍ ح وَأَبَانَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا

مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ح وَأَبَانَا إِسْمَاعِيلُ

بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ

حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي

أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ

سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ حِضْتُ فَأَنْسَلْتُ فَأَخَذْتُ

ثِيَابَ حَيْضَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْفُسْتُ قُلْتُ

نَعَمْ فَدَعَانِي فَأَضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْحِمِيلَةِ

وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ۔

إِنْكَسَلَتْ:

باب: بیوی کو حالت حیض میں مبتلا ہونے کے علم کے

باوجود ہمبستری کرنے کا گناہ اور اس کا کفارہ

۳۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی بیوی سے ہمبستری کرے

حالت حیض میں تو اس کو ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرنا ضروری

ہے۔

باب: حائضہ کے ساتھ ایک ہی لحاف میں

آرام کرنا

۳۷۳: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں

رسول کریم ﷺ کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی کہ ایک دم (مجھے یاد آ گیا کہ

میں حیض سے ہوں) اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھ

گئی اور میں نے حیض کے کپڑے اٹھائے۔ رسول کریم ﷺ نے

ارشاد فرمایا: کیا تم کو حیض آنا شروع ہو گیا؟ میں نے عرض کیا: جی

ہاں۔ پھر آپ نے مجھے بلایا اور پھر میں آپ کے ساتھ چادر میں لیٹ

گئی۔

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر عورت حالت حیض میں ہو تو اس کو ساتھ لٹانا درست ہے اور نبی کریم ﷺ کی

احادیث مبارکہ سے یہ عمل واضح ہے۔

باب: حائضہ کو حیض کے کپڑوں میں اپنے ساتھ

لٹانا درست ہے

۳۷۴: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی لحاف میں ہوا کرتے تھے حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔ اگر آپ کے جسم یا کپڑے پر کچھ لگ جاتا تو آپ صرف اسی قدر حصہ دھوتے تھے اور آپ اسی کپڑے میں نماز ادا فرماتے۔

باب: حائضہ کے ساتھ لیٹنا اور بوس و کنار کرنا

۳۷۵: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب ہم میں سے کوئی حالت حیض میں ہوتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو حکم فرماتے ایک مضبوط قسم کے تہہ بند کے باندھنے کا پھر اس خاتون سے آپ مباشرت فرماتے۔ (یعنی لیٹتے اور بوس و کنار وغیرہ کرتے)

۳۷۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ہمارے میں سے جب کسی خاتون کو حیض آنا شروع ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو تہہ بند باندھنے کا حکم فرماتے پھر اس خاتون سے بوس و کنار کرتے۔

باب: جب کسی زوجہ مطہرہ کو حیض آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس

وقت کیا کرتے؟

۳۷۷: حضرت جمیع بن عمیرؓ سے روایت ہے میں اپنی والدہ اور خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا ان دونوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم زوجہ مطہرہ سے حالت حیض میں کیا عمل اختیار فرماتے۔ فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے خوب بڑا اور عمدہ قسم کا تہہ بند باندھنے کا پھر آپ ان بیوی کے سینہ اور پستان سے

بَابُ ۳۳۱ نَوْمِ الرَّجُلِ مَعَ حَلِيلَتِهِ فِي الشَّعَارِ

الْوَاحِدِ وَهِيَ حَائِضٌ

۳۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خَلَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَبِيتُ فِي الشَّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا طَائِمٌ حَائِضٌ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ لَمْ يَعُدَّهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ يَعُودُ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ غَسَلَ مَكَانَهُ لَمْ يَعُدَّهُ وَصَلَّى فِيهِ.

بَابُ ۳۳۲ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

۳۷۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عُمَرُو بْنِ شَرْحِبِيلَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَشُدَّ إِزَارَهَا ثُمَّ يَبَاشِرُهَا.

۳۷۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا حَاضَتْ أَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَتَزَرَّعَ ثُمَّ يَبَاشِرُهَا.

بَابُ ۳۳۳ ذِكْرِ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

يُصْنَعُ إِذَا حَاضَتْ إِحْدَى نِسَائِهِ

۳۷۷: أَخْبَرَنَا هُنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ هُوَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ سَعِيدٍ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا حَدَّثَنَا جَمِيعُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ مَعَ أُمِّي وَخَالَتِي فَسَأَلْنَاهَا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْنَعُ إِذَا حَاضَتْ إِحْدَاكُنَّ قَالَتْ كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا حَاضَتْ إِحْدَانَا أَنْ تَتَزَرَّعَ

بِرَّارٍ وَاسِعٍ ثُمَّ يَلْتَزِمُ صَدْرَهَا وَتَذِيئَهَا۔

۳۷۸ أَخْبَرَنَا الْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ بُوْنُسٍ وَاللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ بُدَيْئَةَ وَكَانَ اللَّيْثُ يَقُولُ نَذْبَةَ مَوْلَاةٍ مَيْمُونَةٍ عَنْ مَيْمُونَةٍ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ تَحْتَاجُ بِهِ۔

بَابُ ۳۳۴ مَوَازِينُ الْخَائِضِ وَالشُّرْبُ مِنْ

سُورِهَا

۳۷۹ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ جَمِيلٍ بْنُ حَكْرِيفٍ قَالَ أَبَانَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ بْنُ هَانِيٍّ عَنْ أَبِيهِ شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ هَلْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ حَامِلٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونِي فَأَكُلُ مَعَهُ وَأَنَا عَارِكٌ كَانَ يَأْخُذُ الْعَرَقَ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ فَأَعْتَرِقُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَنْ حَبِطٌ وَضَعْتُ فَمِنْهُ مِنَ الْعَرَقِ وَيَدْعُو بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ فَأَحْذَهُ فَأَشْرَبُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَنْ حَبِطٌ وَضَعْتُ فَمِنْهُ مِنَ الْقَدَحِ۔

۳۸۰ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي أَشْرَبَ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِنْ فَصْلِ شَرَابِي وَأَنَا حَائِضٌ۔

لپٹ جاتے۔

۳۷۸ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں میں سے کسی بیوی سے مباشرت کرتے اور وہ خاتون حالت حیض میں ہوتی جب وہ خاتون تہہ بند پہنے ہوتی جو کہ آدھی ران یا گھٹنے تک پہنچی اس کی آڑ کر لیتی۔

باب: حائضہ عورت کو اپنے ساتھ کھلانا اور اس کا جوٹھا

پانی پینا

۳۷۹ حضرت شریح سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا کوئی حائضہ اپنے شوہر کے ساتھ کھا سکتی ہے؟ فرمایا: جی ہاں کھا سکتی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بلایا کرتے تھے میں آپ کے ساتھ کھاتی جبکہ میں اس وقت حالت حیض میں ہوتی آپ بڑی اچھے اور میرا حصہ بھی اس میں لگاتے پہلے میں اس کو چوسا کرتی پھر اس کو رکھ دیتی اس کے بعد آپ اس کو چوستے اور اسی جگہ منہ لگاتے کہ جس جگہ پر میں نے منہ پر لگایا ہوتا آپ پانی پیتے اور میرا بھی حصہ لگاتے پہلے میں لے کر پانی پیتی پھر رکھ دیتی۔ پھر آپ اس کو اٹھا کر پیتے اور پیالہ میں اسی جگہ پر منہ لگاتے جہاں میں نے منہ لگایا ہوتا۔

۳۸۰ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے برتن عنایت فرماتے میں اس میں سے پانی پیتی اور میں حالت حیض میں ہوتی پھر وہ برتن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تلاش فرما کر اسی جگہ منہ لگاتے کہ جس جگہ پر میں نے منہ لگایا تھا۔

حروریہ کی تشریح:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ارشاد کا مفہوم یہ ہے کہ اے خاتون! کیا تو م حروریہ ہو یعنی کیا تم فرقہ خوارج سے تعلق رکھتی ہو؟ حروریہ دراصل ایک گاؤں کا نام ہے اس گاؤں کی طرف نسبت فرماتے ہوئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نسبت فرمائی۔ یہ گاؤں کوفہ سے دو میل کے فاصلہ پر ہے پہلے اس جگہ خارجی فرقہ کے لوگ جمع ہوا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ارشاد کا حاصل یہ ہے کہ کیا تم خارجی کی طرح ہو کیونکہ خارجی لوگ حائضہ پر زمانہ حیض کی نماز کی قضا کو لازم قرار دیتے تھے۔ جو کہ اجماع کے خلاف ہے اور اس پر اجماع امت ہے کہ حائضہ پر زمانہ حیض کے دنوں کی قضا نہیں ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مذکورہ فرمان کا بھی یہی حاصل ہے۔

باب: حائضہ سے خدمت لینا

۳۸۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے آپ نے فرمایا: اے عائشہ مجھے (مسجد سے) کپڑا اٹھا کر دے دو۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں نماز نہیں پڑھتی ہوں (یعنی حالت حیض میں ہوں) آپ نے فرمایا وہ تیرے ہاتھ میں نہیں لگ رہا ہے پھر انہوں نے وہ کپڑا اٹھا کر دے دیا۔

۳۸۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ارشاد فرمایا: مجھے تم مسجد سے بوریہ اٹھا کر دے دو۔ میں نے کہا کہ میں حائضہ ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا حیض ہاتھ میں نہیں لگ رہا ہے۔

باب: اگر حائضہ عورت مسجد میں بوریہ بچھائے

۳۸۷: حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک ہم میں سے کسی کی گود میں رکھتے اور قرآن کریم کی تلاوت فرماتے اور وہ حائضہ ہوتی تھی اور ہم میں سے کوئی ایک اٹھ کر مسجد میں بوریا بچھا دیتی جبکہ وہ حالت حیض میں ہوتی۔

بَابُ ۲۳۸ اِسْتِخْدَامِ الْحَائِضِ

۳۸۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ قَالَ يَا عَائِشَةُ نَاوِلِينِي لَتَوَّاتٍ فَقَالَتْ إِنِّي لَا أَصَلِّي فَقَالَ أَنَّهُ لَيْسَ فِي يَدِكَ فَنَاوَلْتُهُ.

۳۸۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَآخِرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَتْ حَيْضُكَ فِي يَدِكَ قَالَ إِسْحَقُ أَبَانَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

بَابُ ۲۳۹ بَسْطِ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ

۳۸۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَبُودٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حَجَرٍ إِحْدَانَا فَيَتْلُوا الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتَقُومُ إِحْدَانَا بِحُمْرَتِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَتَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ.

بَابُ ۳۸۰ تَرْجِيلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا

وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ

۳۸۸: أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ تُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَنَاولُهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا۔

بَابُ: بحالت حیض شوہر کے سر میں کنگھا کرنا جبکہ شوہر

مسجد میں معتکف ہو

۳۸۸: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کیا کرتی تھیں اور وہ حالت حیض میں ہوتی تھیں اور آپ معتکف ہوتے۔ آپ اپنا سر مبارک ان کو دے دیتے اور وہ اپنے حجرے میں ہوتی تھیں۔

☆ خلاصۃ الباب مطلب یہ ہے کہ حجرہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے متصل تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ہوتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک حجرہ مبارک میں رکھتے حضرت عائشہ (باہر سے بیٹھ کر) آپ کے سر مبارک میں کنگھا کرتی تھیں۔

بَابُ ۳۸۱ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا

۳۸۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَذْنِبُنِي إِلَى رَأْسِهِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

۳۹۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ وَهُوَ ابْنُ عِيَّاضٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ۔

بَاب: حائضہ کا اپنے خاوند کے سر کو دھونا

۳۸۹: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری جانب جھکا دیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں ہوتے اور میں حالت حیض میں ہوتی تھی۔

۳۹۰: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک مسجد سے باہر نکالتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں ہوتے۔ میں آپ کا سر دھوتی اور میں حالت حیض میں ہوتی تھی۔

۳۹۱: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کرتی تھی اور میں حالت حیض میں ہوتی تھی۔

۳۹۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرْجِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ حَائِضٌ۔

بَاب: حائضہ خواتین کا عید گاہ میں داخلہ اور مسلمانوں کی

دُعا میں شرکت

۳۹۲: حضرت حفصہ سے روایت ہے کہ ام عطیہ نقل کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا: نو جوان لڑکیاں پردہ نشین خواتین اور حائضہ خواتین جب عید گاہ کی جانب نکلیں تو ان کو چاہئے کہ نیکی اور بھلائی کے کام میں اور

بَابُ ۳۹۲ شُهُودِ الْحَيْضِ الْعِيدِينَ وَدَعْوَةِ

الْمُسْلِمِينَ

۳۹۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زَرَّارَةَ قَالَ أَمَّا نَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ لَا تَذْكُرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَتْ

مسلمانوں کی دُعا میں شرکت کریں البتہ جن خواتین کو حیض آرہا ہو ان کو چاہئے کہ وہ مسجد سے الگ رہیں اور مسجد میں وہ داخل نہ ہوں لیکن باہر سے وہ دُعا میں شامل رہیں۔

بَابُ فَقُلْتُ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ يَا بَابَا قَالَ لِيَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحَيْضُ فَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَتَعْتَزِلُ الْحَيْضُ الْمُصَلِّيَ۔

عید گاہ میں خواتین کے جانے کی بابت احناف کا نقطہ نظر:

ابتداء اسلام میں خواتین کو بھی نماز میں شرکت کی اجازت تھی اسی طریقہ سے نماز عیدین میں بھی ان کی شرکت درست تھی لیکن بعد میں دو ربی مئیؑ میں یہ اجازت منسوخ ہو گئی اور جس وقت مسلمان کم تعداد میں تھے تو اس وقت حضرت رسول کریم مئیؑ نے خواتین کو عید گاہ وغیرہ میں جانے کی اجازت دی تھی اس وقت چونکہ مسلمان بہت کم تعداد میں تھے تو مساجد کی رونق اور شوکت اسلام کے ظہور کی وجہ سے عورتوں کو مسجد میں جانے کی اجازت تھی آج کے دور میں یہ اجازت فسادِ زمانہ کی وجہ سے منسوخ ہے۔ شروحات حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیل ہے۔ حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ مفتی اعظم ہند نے اردو میں رسالہ ”صلوۃ الصالحات“ میں اس مسئلہ پر تفصیلی کلام فرمایا ہے اور خواتین کا مسجد میں نماز وغیرہ میں شرکت کرنے کے لئے یا عید گاہ میں ان کے داخلہ سے متعلق تفصیلی بحث فرمائی ہے۔

بَابُ ۳۴۳ الْمَرْءَةُ تَحِيضُ

بَعْدَ الْإِقَاضَةِ

۳۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُصَيْنٍ قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُمْ بِالْبَيْتِ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَأَخْرُجْنَ۔

باب: اگر کسی خاتون کو طوافِ زیارت کے بعد ماہواری آ جائے تو کیا حکم ہے؟

۳۹۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے صفیہ بنت حبی کو حیض شروع ہو گیا تو رسول کریم مئیؑ نے ارشاد فرمایا کہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے ہم کو ٹھہرا رکھا ہو بیت اللہ کا انہوں نے طواف نہیں کیا تھا؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: وہ طواف سے فارغ ہو گئی ہیں۔ آپ نے فرمایا: تو پھر روانہ ہو چلو۔

بَابُ ۳۴۴ مَا تَفْعَلُ النِّسَاءُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

۳۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُبَيْسٍ حِينَ نَفَسَتْ بِذِي الْخُلَيْفَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا بِيْ بَكْرٍ مَرَّهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتَهْلَ۔

باب: بوقت احرام حائضہ کو کیا کرنا چاہئے؟

۳۹۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جب مقام ذوالخليفة میں نفاس جاری ہو گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کے شوہر) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ان کو غسل کرنے اور احرام کے باندھنے کا حکم دو۔

بَابُ ۲۴۵ الصَّلَاةُ عَلَى النَّفْسَاءِ

۳۹۵: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ يَعْنَى الْمُعَلِّمِ عَنْ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَتْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى أُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ فِي نَفْسِهَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ فِي وَسْطِهَا۔

بَابُ ۲۴۶ دَمُ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

۳۹۶: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَتْ تَكُونُ فِي حَجْرِهَا أَنَّ امْرَأَةً اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ حَتَّى يَغْتَسِلَ وَاقْرُصِيهِ وَانْضَحِيهِ وَصَلِّي فِيهِ۔

۳۹۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْمُقَدَّامِ ثَابِتُ الْحَدَّادُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مُحْصَنٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضَةِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ حُكِّهِ بِضَلَعٍ وَاغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَاسْدُرِي۔

باب: حالت نفاس میں خاتون کی نماز جنازہ

۳۹۵: حضرت سمرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ہمراہ حضرت اُم کعبؓ کی نماز ادا کی جب کہ ان کی وفات ہو گئی تھی حالت نفاس میں تو رسول کریم ﷺ کھڑے ہو گئے ان کی پشت کے سامنے۔

باب: ماہواری کا خون کپڑے میں لگ جائے؟

۳۹۶: حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ حیض کا خون اگر کپڑے میں لگ جائے تو کیا کرنا چاہئے؟ آپ نے فرمایا: تم اس کپڑے (جگہ) کو مل دو پھر اس کو چھیل دو اور اس کپڑے میں نماز ادا کرو۔

۳۹۷: حضرت اُم قیس بنت محسنؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ اگر ماہواری کا خون کپڑے میں لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا: تم اس کو پسلی (ہڈی) کھرچ ڈالو اور پانی اور پیری سے اس کو دھو ڈالو۔

(۴)

کِتَابُ الْغُسْلِ وَالتَّيَمُّمِ مِنَ الْمُجْتَنَبِ

کتاب مجتبیٰ سے منقول غسل اور تیمم سے متعلق احکام

باب: جنبی شخص کو ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کی

ممانعت

۳۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے جب کہ وہ شخص جنبی ہو۔

۳۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص نہ پیشاب کرے ٹھہرے ہوئے پانی میں پھر اس پانی سے غسل یا وضو کرے۔

۴۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت فرمائی اور اس پانی سے غسل جنابت بھی کرنے سے منع فرمایا۔

۴۰۱: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے اور پھر ایسے پانی میں غسل کرنے سے منع فرمایا۔

بَابُ ۳۹۷ ذِكْرُ النَّهْيِ الْجُنُبِ عَنِ الْإِغْتِسَالِ

فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

۳۹۸: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحَرِثُ بْنُ مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ.

۳۹۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ أَوْ يَتَوَضَّأُ.

۴۰۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ.

۴۰۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّائِكِ ثُمَّ يَغْتَسِلَ مِنْهُ.

۴۰۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يُولَدُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ قَالَ سُفْيَانُ قَالُوا لِهِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ إِنَّ أَيُّوبَ إِنَّمَا يَنْتَهِي بِهَذَا الْحَدِيثِ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ إِنَّ أَيُّوبَ لَوْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَرْفَعَ حَدِيثًا لَمْ يَرْفَعَهُ.

بَابُ ۲۴۸ الرُّخْصَةُ فِي دُخُولِ الْحَمَّامِ

۴۰۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي الزَّبِيرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يَوْمًا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ الْحَمَّامَ إِلَّا بِمَنْزَرٍ.

بَابُ ۲۴۹ الْإِغْتِسَالُ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

۴۰۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُقْصِلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَجْرَاءَ بْنِ زَاهِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو اللَّهَ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْهَا كَمَا نَقَّيْتَ الثُّوبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ.

۴۰۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ رُقْبَةَ عَنْ مَجْرَاءَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اللَّهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ كَمَا يُطَهَّرُ الثُّوبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ.

۴۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص نہہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اور نہ ایسے پانی سے غسل کرے۔

باب: حمام (غسل خانہ) میں جانے کی اجازت سے متعلق

۴۰۳: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص خدا پر اور قیامت کے دن پر یقین رکھتا ہے وہ حمام میں نہ داخل ہو بغیر کسی تہہ بند وغیرہ کے یعنی اپنا ستر دوسروں کے سامنے نہ کھولے۔

باب: برف اور اولے سے غسل

۴۰۴: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اس طریقہ سے دعا مانگا کرتے تھے: اے خدا مجھے گناہوں سے پاک اور غلطیوں سے معاف فرما دے۔ اے خدا مجھے پاک و صاف فرما دے ان گناہوں سے کہ جس طرح صاف کیا جاتا ہے سفید کپڑا برف اولے اور ٹھنڈے پانی سے۔

۴۰۵: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے خدا مجھے گناہوں سے برف اولوں اور ٹھنڈے پانی سے پاک و صاف فرما دے۔ اے خدا مجھے گناہوں سے اس طریقہ سے پاک فرما جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے پاک و صاف کر دیا جاتا ہے۔

بَابُ ۲۵۰ الْاِغْتِسَالُ قَبْلَ النَّوْمِ

۴۰۶: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ نَوْمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَابَةِ اِغْتَسَلَ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ أَوْ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسَلَ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رَبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَ رَبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ۔

باب: سونے سے قبل غسل کے متعلق

۴۰۶: حضرت عبداللہ بن ابی قیسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ کیا کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالت جنابت میں کس طرح سے سویا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا: آپ عام طریقہ سے غسل فرمایا کرتے تھے کبھی غسل فرما کر سوتے اور کبھی وضو فرما کر اور غسل نہ فرماتے البتہ آپ وضو لازماً فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ ۲۵۱ الْاِغْتِسَالُ أَوَّلَ اللَّيْلِ

۴۰۷: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْخَرِثِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا فَقُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ مِنْ آخِرِهِ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ كَانَ رَبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ أَوَّلِهِ وَ رَبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ آخِرِهِ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً۔

باب: رات کے شروع میں غسل کرنا

۴۰۷: حضرت غضیفؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے شروع حصہ میں غسل فرمایا کرتے تھے یا رات کے آخر میں؟ فرمایا کہ آپ ہر ایک طریقہ سے کیا کرتے تھے کبھی رات کے شروع میں اور کبھی آخر رات میں۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے دین میں وسعت رکھی۔

بَابُ ۲۵۲ الْاِسْتِئْذَانُ عِنْدَ الْغُسْلِ

۴۰۸: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا الثَّقَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَارِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَلِيمٌ حَيٌّ سَتِيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتَرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتِرْ۔

باب: غسل کے وقت پردہ کرنا

۴۰۸: حضرت ابو یعلیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو سامنے غسل کرتے ہوئے دیکھا تو آپ منبر پر چڑھ گئے اور اللہ کی حمد بیان فرمائی پھر فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ علم اور شرم والا ہے اور پردہ میں رکھتا ہے اور وہ دوست رکھتا ہے شرم اور پردہ کو پس تم میں سے جب کوئی غسل کرے تو اس کو پردہ کر لینا چاہئے۔

۴۰۹: حضرت ابو یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت پردہ والا ہے تو تم میں سے جب کوئی شخص غسل کرے تو اس کو چاہئے کہ کسی

۴۰۹: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ

شے کی آڑ کر لے۔

بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيِّئٌ فَإِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَّ بِشَيْءٍ۔

۴۱۰: حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل کرنے کے لئے پانی رکھا اور میں نے آپ سے پردہ کر لیا پھر غسل کا بیان کیا فرمایا: میں ایک کپڑا بدن کے خشک کرنے کے لئے لے کر حاضر ہوئی تو آپ نے اس کا خیال نہیں فرمایا۔

۴۱۱: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت ایوب ننگے ہونے کی حالت میں غسل فرمایا کرتے تھے کہ اس دوران ان کے اوپر سونے کی ٹڈی آ کر گر گئی تو وہ اپنے کپڑے میں اس کو پکڑ کر سمیٹنے لگے۔ اُس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کو پکارا اور فرمایا: اے ایوب! کیا میں نے تجھ کو غنی نہیں بنایا۔ حضرت ایوب نے فرمایا: کیوں نہیں۔ اے میرے پروردگار! لیکن میں تیری برکات سے غنی نہیں ہو سکتا۔

۴۱۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَاءً قَالَتْ فَسْتَرْتُهُ فَذَكَرَتِ الْغُسْلَ قَالَتْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يَرُدْهَا۔
۴۱۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَمَا أَيُّوبُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْنِي فِي ثَوْبِهِ قَالَ فَنَادَاهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ قَالَ بَلَى يَا رَبِّ وَلَكِنْ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَاتِكَ۔

باب: پانی میں کسی قسم کی حد کے مقرر نہ ہونے

سے متعلق

۴۱۲: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل فرماتے تھے جو کہ فرق تھا اور میں اور آپ ایک ہی برتن سے غسل فرماتے (یعنی دونوں ہاتھ ڈال کر اس میں سے پانی لیتے جاتے تھے)

بَابُ ۲۵۳ الدَّلَالَةُ عَلَى أَنْ لَا تُوقِفَتْ فِي

الْمَاءِ الَّذِي يَغْتَسِلُ فِيهِ

۴۱۲: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلُ فِي الْإِنَاءِ وَهُوَ الْفَرْقُ وَكُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔

باب: مرد اور عورت اگر ایک ساتھ

غسل کریں

۴۱۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل فرمایا کرتے تھے اور دونوں اس میں سے ہلویا کرتے

بَابُ ۲۵۴ اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْءَةِ

مِنْ نِسَائِهِ

۴۱۳: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ ح وَآخِبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

كَانَ يَغْتَسِلُ وَأَنَا مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ تَغْتَرَفُ مِنْهُ جَمِيعًا وَقَالَ سُؤَيْدٌ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا۔

۴۱۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں غسل جنابت ایک ہی برتن سے کیا کرتے تھے۔

۴۱۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

۴۱۵: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اسود سے فرمایا کہ تم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوتا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے برتن میں جھکڑا کرتی آپ اسی ایک برتن میں غسل کرتے تھے۔

۴۱۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لِقَدْ رَأَيْتُنِي أَنَا زَعِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الْإِنَاءَ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْهُ۔

بَابُ ۲۵۵ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

باب: مرد و عورت کو ایک ہی برتن سے غسل کی اجازت

۴۱۶: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک برتن سے غسل فرماتے تھے میں چاہتی میں سبقت کروں اور آپ چاہتے کہ مجھ سے پہلے غسل سے فارغ ہو جائیں۔ یہاں تک کہ آپ فرماتے میرے واسطے پانی رہنے دیں اور میں کہتی کہ میرے واسطے رہنے دیں۔ حضرت سوید نے فرمایا کہ آپ چاہتے تھے کہ آپ غسل میں سبقت کریں جبکہ میں چاہتی تھی کہ میں غسل میں سبقت کروں تو میں کہتی دیکھو میرے واسطے پانی رہنے دو۔

۴۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ ح وَأَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ أَبَادِرُهُ وَيَأْدِرُنِي حَتَّى يَقُولَ دَعْنِي لِي وَأَقُولَ أَنَا دَعْنِي لِي قَالَ سُؤَيْدُ يَأْدِرُنِي وَأَبَادِرُهُ فَأَقُولُ دَعْنِي۔

بَابُ ۲۵۶ الْإِغْتِسَالِ فِي قِصْعَةٍ

باب: ایسے پیالے سے غسل کرنا جس میں آنا

کا اثر باقی ہو

فِيهَا أَثَرُ الْعُجَيْنِ

۴۱۷: حضرت اُمّ ہانی سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتح مکہ کے دن حاضر ہوئیں آپ اس وقت غسل فرما رہے تھے اور اس وقت فاطمہؓ آپ پر کسی کپڑے سے آڑ کئے ہوئے تھیں اور آپ ایک کونڈے سے کہ جس میں آنا لگا ہوا تھا غسل فرما رہے تھے۔ اس کے بعد آپ نے نماز چاشت ادا فرمائی۔ اُمّ ہانی فرماتی ہیں: مجھے یاد نہیں کہ آپ نے کس قدر رکعات ادا فرمائیں

۴۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ هَانِيٍّ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ يَوْمَ فَحِ مَكَّةَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ قَدْ سَتَرَتْهُ بَعُوبٌ دُونَهُ فِي قِصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعُجَيْنِ قَالَتْ فَصَلَّى الصَّلَاةَ فَلَمَّا أَدْرَى كَمْ صَلَّى

حِينَ قُضِيَ غُسْلُهُ۔

جب آپ غسل سے فارغ ہوئے۔

بَابُ ۲۵۷ تَرَكِ الْمَرْءُ نَقْضَ رَأْسِهَا عِنْدَ

باب: سر کی مینڈھیاں گندھی ہوئی ہوں

الِإِغْتِسَالِ

تو سر کا کھولنا لازمی نہیں

۴۱۸: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّأُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ هَذَا فَإِذَا تَوَرَّ مُوْضُوعٌ مِثْلُ الصَّاعِ أَوْ دُونَهُ نَشْرَعُ فِيهِ جَمِيعًا فَأَفِيضُ عَلَى رَأْسِي يَدَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَمَا أَنْقَضُ لِي شَعْرًا۔

۴۱۸: حضرت عبید بن نمیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ تم نے دیکھا کہ میں اور رسول کریم ﷺ دونوں اس برتن سے غسل فرماتے تھے وہاں پر ایک ڈول صاع کے برابر رکھا ہوا تھا یا اس سے کچھ کم ہوگا ہم دونوں اس ڈول سے ایک ساتھ غسل کرنا شروع کرتے تو میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتی اپنے ہاتھ سے اور میں اپنے سر کے بال کھول لیتی (غسل کرنے کے وقت)

بَابُ ۲۵۸ إِذَا تَطَيَّبَ وَاغْتَسَلَ

باب: احرام کے لئے غسل اور پھر خوشبو لگائی پھر اس

وَبَقِيَ أَثَرُ الطِّيبِ

خوشبو کا اثر باقی رہ گیا تو کیا حکم ہے؟

۴۱۹: أَخْبَرَنَا هُثَّاءُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سَعْدِ وَ سَفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَأَنْ أَصْبَحَ مُطْلَبًا بِقَطْرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَصْبَحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا۔

۴۱۹: حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ اگر میں گندھک لگا کر حج کروں تو مجھے یہ عمل اچھا معلوم ہوتا ہے اس سے کہ میں حالت احرام میں ہوں اور حج کروں اس حالت میں کہ خوشبو پھیلاتا ہوں محمد بن منکدر نے فرمایا: یہ سن کر میں حضرت عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول کریم کے خود خوشبو لگائی پھر آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے پھر اس کی صبح کو آپ نے احرام باندھا۔

احرام سے قبل خوشبو لگانا:

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر کا مذکورہ قول ان کا قیاس تھا۔ ورنہ مسئلہ یہ ہے کہ جس خوشبو کے اثرات احرام کی حالت کے بعد باقی رہیں تو اس خوشبو کا لگانا احرام سے پہلے درست ہے۔

بَابُ ۲۵۹ إِزَالَةُ الْجَنْبِ الْأَذَى عَنْهُ

باب: جنبی جسم پر پانی ڈالنے سے قبل اگر ناپاکی جسم پر ہو

قَبْلَ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَيْهِ

تو اس کو زائل کرے

۴۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۴۲۰: حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اس

يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ
عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ
تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءَهُ
لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ
أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ نَحَى رِجْلَيْهِ
فَغَسَلَهُمَا قَالَتْ هَذِهِ غُسْلُهُ لِلْجَنَابَةِ.

بَابُ ۲۶۰ مَسْحُ الْيَدِ بِالْأَرْضِ

بَعْدَ غُسْلِ الْفَرْجِ

۴۲۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ
الْجَنَابَةِ يَدًا فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى
شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ
ثُمَّ يَمْسَحُهَا ثُمَّ يَغْسِلُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ
ثُمَّ يُفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ وَعَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ يَتَنَحَّى
فَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ.

بَابُ ۲۶۱ الْإِبْتِدَاءُ بِالْوُضُوءِ

فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ

۴۲۲: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
هَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ
يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ
يُخَلِّلُ بِيَدِهِ شَعْرَهُ حَتَّى إِذَا طَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرَوَى
بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ
سَائِرَ جَسَدِهِ.

طریقہ سے وضو فرمایا کہ جس طرح آپ نماز کے لئے وضو فرمایا
کرتے تھے لیکن آپ نے اپنے پاؤں مبارک نہیں دھوئے اور جو کچھ
اس پاؤں پر لگا تھا آپ نے اس کو دھویا۔ پھر آپ نے اپنے جسم پر
پانی بہایا۔ اس کے بعد اپنے پاؤں کو وہاں سے ہٹایا اور دونوں پاؤں
مبارک دھوئے۔ حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ آپ کا غسل
جنابت یہی تھا۔

باب: شرم گاہ کے دھونے کے بعد زمین پر

ہاتھ مارنے کا بیان

۴۲۱: حضرت میمونہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب غسل
جنابت فرماتے تو پہلے آپ دونوں ہاتھ مبارک دھوتے پھر دائیں
ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور شرم گاہ دھوتے پھر اپنا دایاں
ہاتھ زمین پر مارتے اور اس پر رگڑتے اس کے بعد آپ ہاتھ
دھوتے اور جس طرح نماز کیلئے وضو کیا جاتا ہے اسی طرح وضو
فرماتے پھر سر مبارک اور پورے جسم مبارک پر پانی ڈالتے اس کے
بعد آپ اس جگہ سے ہٹ جاتے اور اپنے دونوں پاؤں مبارک پانی
سے دھوتے۔

باب: وضو سے غسل جنابت

کا آغاز کرنا

۴۲۲: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب
غسل جنابت فرماتے تو آپ پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے
پھر جس طرح نماز کا وضو ہوتا ہے اس طرح سے وضو فرماتے۔ پھر
آپ غسل فرماتے پھر آپ اپنے ہاتھوں سے بالوں میں خلال
فرماتے۔ جب یقین ہو جاتا کہ جسم مبارک میں پانی پہنچ گیا اس
وقت تین مرتبہ پانی اپنے اوپر ڈالتے پھر تمام جسم مبارک
دھوتے۔

بَابُ ۲۶۲ التَّيْمَنُ فِي الطُّهُورِ

۴۲۳: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَسْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعَثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيْمَنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طَهْوَرِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَقَالَ بِوَاسِطٍ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ.

بَابُ ۲۶۳ تَرْكُ مَسْحِ الرَّاسِ

فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْجَنَابَةِ

۴۲۴: أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ سَمَاعَةَ قَالَ أُنْبَأَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ عُمَرَو بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَاتَّسَقَتِ الْأَحَادِيثُ عَلَى هَذَا يَبْدَأُ فَيُفْرِغُ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ يَدْخُلُ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ فَيَصُبُّ بِهَا عَلَى فَرْجِهِ وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَرْجِهِ فَيَغْسِلُ مَا هُنَالِكَ حَتَّى يُنْقِئَهُ ثُمَّ يَضَعُ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى التُّرَابِ إِنْ شَاءَ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى حَتَّى يُنْقِئَهَا ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَيَسْتَشِيقُ وَيَمْضِضُ وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ رَأْسَهُ لَمْ يَمْسَحْ فَأَفْرَغَ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَهَكَذَا كَانَ غُسْلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيمَا ذَكَرَ.

باب: طہارت حاصل کرنے میں دائیں جانب سے ابتدا کرنا ۴۲۳: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ دائیں جانب سے (غسل) فرمانا پسند فرماتے تھے جہاں تک ہو سکتا اپنی طہارت حاصل کرنے میں اور جوتا پہن لینے میں اور کنگھی کرنے میں۔ مسروق راوی ہیں (مقام) واسطہ یہ حدیث روایت کرتے ہوئے اس قدر اضافہ کیا ہے کہ آپ ہر کام میں دائیں جانب سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے۔

باب: غسل جنابت کے وضو میں سر کے مسح کرنے کی

ضرورت نہیں ہے

۴۲۴: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے رسول کریم ﷺ سے غسل جنابت سے متعلق دریافت فرمایا اس سلسلہ کی بہت سی روایات گذر گئی ہیں پہلے اپنے دائیں ہاتھ پر دو یا تین مرتبہ پانی ڈالے پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالے اور پانی لے کر اپنی شرم گاہ پر بہائے اور بائیں ہاتھ سے شرم گاہ دھوئے تاکہ گندگی صاف ہو جائے۔ اس کے بعد اگر دل چاہے تو بائیں ہاتھ کو منی سے رگڑے پھر بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے یہاں تک کہ وہ صاف ہو جائے پھر دونوں ہاتھ کو تین مرتبہ دھوئے اور کلی کرے اور ناک میں پانی دے اور چہرہ دھوئے اور تین تین مرتبہ دونوں کہنی دھوئے جب سر کا نمبر آئے تو سر پر مسح نہ کرے بلکہ جب پانی بہا دے اس طریقہ سے حضرت عمرؓ نے رسول کریم ﷺ کے غسل جنابت کی کیفیت نقل فرمائی۔

باب: غسل جنابت میں جسم صاف کرنے

سے متعلق

۴۲۵: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تھے تو آپ پہلے دونوں ہاتھ دھوتے پھر نماز کیلئے وضو فرماتے۔ پھر سر کے بالوں کا انگلیوں سے خلال فرماتے۔ یہاں تک کہ سر کے صاف ہونے کا یقین و اطمینان حاصل ہو جاتا پھر دونوں چلو بھر کر تین مرتبہ سر پر پانی ڈالتے۔ پھر تمام جسم پر پانی ڈالتے۔

۴۲۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو ایک برتن منگاتے ”حلاب“ کی طرح کا اور ہاتھ میں لے کر پہلے سر کے دائیں جانب سے غسل کا آغاز فرماتے تھے پھر بائیں جانب سے پھر دونوں ہاتھ سے پانی لیتے اور سر پر ہاتھ ملتے۔

بَابُ ۲۶۴ اسْتَبْرَاءِ الْبَشَرَةِ

فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

۴۲۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُخِلُّ رَأْسَهُ بِأَصَابِعِهِ حَتَّى إِذَا خِيلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ اسْتَبْرَأَ الْبَشَرَةَ عَرَفَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ۔

۴۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا الصَّحَّاحُ ابْنُ مَخْلَدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا يَسْرِيءَ نَحْوَ الْحَلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ بَدَأَ بِرَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ أَخَذَ بِنَفْقِهِ فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ۔

حلاب کیا ہے؟

حلاب دراصل دودھ دوہنے کے برتن کو کہا جاتا ہے اور حضرت علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں حلاب اس برتن کو کہا جاتا ہے کہ جس میں ایک اونٹنی کا دودھ آ جائے۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اصلی صحیح لفظ حلاب ہے اور اس سے مراد گلاب ہے مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ خوشبو کے واسطے گلاب منگاتے تھے تاکہ وہ سر میں لگائیں: ”الحلاب بکر الحاء انا ويسع قد حلاب ناقة قال الازهرى اناء يحلب فيه الغنم كالسك قريب من الدناء الح“۔ [حاشیہ نسائی ص ۳۸]

باب: جنبی شخص کو سر پر کس قدر پانی

ڈالنا چاہئے؟

۴۲۷: حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے سامنے ایک روز غسل کرنے کے بارے میں تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا: میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتا ہوں۔

بَابُ ۲۶۵ مَا يَكْفِي الْجَنْبُ

مِنْ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى رَأْسِهِ

۴۲۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ وَابْنَانَا سُؤْدَةُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ عِنْدَ الْغُسْلِ فَقَالَ أَمَا

أَنَّا قَافِرٌ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا لَفْظٌ سَوِيْدٌ۔

۴۲۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُخَوَّلٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ أَفْرَغَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا۔

۴۲۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل فرماتے تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے۔

بَابُ ۲۶۶ الْعَمَلُ فِي الْغُسْلِ مِنَ

الْحَيْضِ

۴۲۹: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَقَانُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ اغْتَسِلُ عِنْدَ الطَّهْوَرِ قَالَ خُذِي فِرْعَةَ مَمْسَكَةً فَتَوَضَّئِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ اتَوَضَّأْتُ بِهَا قَالَ تَوَضَّئِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ اتَوَضَّأْتُ بِهَا قَالَتْ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَبَّحَ وَأَعْرَضَ عَنْهَا فَقَطِطَتْ عَائِشَةُ لِمَا يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَأَخَذْتُهَا وَجَبَدْتُهَا إِلَى فَأَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيدُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

باب: ماہواری سے غسل کرنے کے وقت کیا

کرنا چاہئے؟

۴۲۹: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول کریم ﷺ سے سوال کیا: یا رسول اللہ! میں ماہواری سے فراغت کے بعد غسل کس طرح سے کروں؟ آپ نے فرمایا: تم ایک ٹکڑا لے کر کپڑے یا روئی کا کہ جس میں مشک لگی ہو اس سے پاکی حاصل کرو۔ اس خاتون نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں کس طرح سے پاکی حاصل کروں؟ آپ نے فرمایا: تم پاکی حاصل کرو۔ یہ سن کر رسول کریم ﷺ نے سبحان اللہ فرمایا اور اس خاتون کی جانب سے چہرہ پھیر لیا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سمجھ گئیں کہ رسول کریم ﷺ کا مفہوم کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے اس خاتون کو اپنی جانب کھینچ لیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مقصد تھا اس کو واضح فرما دیا۔

☆ خلاصۃ الباب حضرت رسول کریم ﷺ کا یہ مقصد تھا کہ غسل سے فراغت کے بعد کپڑے کے اس ٹکڑے کو شرم گاہ میں رکھ لو تا کہ اس (شرم گاہ) کی بدبودور ہو جائے۔

بَابُ ۲۶۷ الْغُسْلُ مَرَّةً وَاحِدَةً

۴۳۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ فَعَسَلَ فَرْجَهُ وَذَلِكَ يَدُهُ بِالْأَرْضِ أَوِ الْحَانِطِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ أَقَاضَ عَلَى رَأْسِهِ وَسَائِرِ جَسَدِهِ۔

باب: غسل میں اعضا، کو ایک ایک مرتبہ دھونا

۴۳۰: حضرت ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت کیا تو اپنی شرم گاہ کو دھویا پھر ہاتھ کو زمین پر یا دیوار پر رگڑا پھر نماز کی طرح وضو کیا اور پھر پورے بدن اور سر پر ایک مرتبہ پانی بہایا۔

بَابُ ۲۶۷ اغْتِسَالِ النَّفْسَاءِ عِنْدَ

الْاِحْرَامِ

۴۳۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِخُمْسٍ يَقِينٍ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ فَقَالَ اغْتَسِلِي ثُمَّ اسْتَفِرِّي ثُمَّ أَهْلِيْ-

بَابُ ۲۶۹ تَرْكِ الْوُضُوءِ بَعْدَ

الْغُسْلِ

۴۳۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ وَأَبْنَاءِ عَمْرُو بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ-

بَابُ ۲۷۰ الطَّوَافِ عَلَى النِّسَاءِ

فِي غُسْلِ وَاحِدٍ

۴۳۳: أَخْبَرَنَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بِشْرِ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَيَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مَخْرِمًا يَنْصَحُ طَيِّبًا-

باب: جس خاتون کے بچہ پیدا ہوا ہو وہ کس طرح سے

احرام باندھے

۴۳۱: امام محمد باقر نے کہا ہم لوگ جابر بن عبد اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے حجتہ الوداع کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: رسول کریم ﷺ مدینہ سے نکلے کہ جب ماہ ذوالقعدہ کے پانچ روز گزرے تھے اور ہم بھی آپ کے ہمراہ نکلے جب ذوالحلیفہ میں داخل ہوئے تو اسماء بنت عمیس (اہلیہ ابوبکرؓ) کو بچہ کی ولادت ہو گئی کہ جن کا نام محمد بن ابی بکرؓ تھا۔ انہوں نے کسی کو نبی ﷺ کی خدمت میں روانہ کیا اور پوچھا: اب مجھے کیا کرنا چاہئے؟ آپ نے فرمایا: تم غسل کر کے لنگوٹ باندھ لو۔ اس کے بعد آپ نے لبیک پکارا (یعنی اب احرام باندھ لو)۔

باب: غسل سے فارغ ہونے کے بعد وضو نہ کرنے

سے متعلق

۴۳۲: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ غسل کرنے کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے کیونکہ غسل کرنا کافی ہے۔

باب: ایک سے زیادہ بیویوں سے جماع کر کے ایک

ہی غسل فرمانا

۴۳۳: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم ﷺ کے خوشبو لگایا کرتی تھی آپ ﷺ اپنی ازواج مطہراتؓ کے پاس ہوتے تھے پھر صبح کو احرام باندھے ہوتے تھے اور آپ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے خوشبو بہکتی تھی۔

بَابُ ۲۷۱ التَّيْمُ بِالصَّغِيرِ

۳۳۴: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا سَيَّارٌ عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيَتْ خُمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نَصَرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجَعَلْتُ لِي الْأَرْضَ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَإِنَّمَا أَدْرَكَ الرَّجُلُ مِنْ أُمَّتِي الصَّلَاةَ يُصَلِّي وَ أُعْطِيَتْ الشَّفَاعَةُ وَلَمْ يُعْطَ نَبِيٌّ قَبْلِي وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً.

باب: مٹی سے تیمم کرنا

۳۳۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو پانچ قسم کے انعام عطا فرمائے گئے ہیں جو مجھ سے قبل کسی کو نہیں عنایت فرمائے گئے۔ اول تو ایک ماہ کے رعب کے ساتھ مدد کیا گیا ہوں۔ دوسرے یہ کہ میرے واسطے تمام زمین مسجد بنائی گئی ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ میرے واسطے تمام زمین پاک بنائی گئی ہے (یعنی تیمم کی دولت سے میں نوازا گیا ہوں گذشتہ امت کو یہ دولت حاصل نہیں تھی) اس وجہ سے اب میری امت میں سے جس شخص کو جس جگہ نماز کا وقت آجائے وہ نماز ادا کرے اور چوتھی بات یہ ہے کہ مجھ کو شفاعت کبریٰ کا حق دیا گیا ہے یعنی شفاعت عامہ میرے واسطے خاص کر دی گئی ہے۔ پانچویں بات یہ ہے کہ میں پوری کائنات اور تمام بنی نوع انسان کیلئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں یعنی مجھ سے پہلے ہر ایک نبی خاص اپنی قوم کی جانب بھیجا جاتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ قلوب پر رعب کا مطلب یہ ہے کہ میں مشرکین اور کفار سے ایک ماہ کے فاصلہ کے بقدر ہوتا ہوں لیکن یہ انعام خداوندی ہے کہ ایک ماہ کے فاصلہ کے بقدر سے ان کے قلوب پر میرا رعب پڑ جاتا ہے اور زمین پاک بنائی گئی ہے یعنی تیمم کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

بَابُ ۲۷۲ التَّيْمُ لِمَنْ يَجِدُ الْمَاءَ

بَعْدَ الصَّلَاةِ

۳۳۵: أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ نَافِعٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ تَيَّمَمَا وَصَلَيَا ثُمَّ وَجَدَا مَاءً فِي الْوَقْتِ فَقَوَّضَا أَحَدُهُمَا وَعَادَ لِصَلَاتِهِ مَا كَانَ فِي الْوَقْتِ وَلَمْ يَبْعُدِ الْآخَرُ فَسَالَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأُكَ صَلَاتُكَ وَقَالَ لِلْآخَرِ أَمَّا أَنْتَ فَلَكَ مِثْلُ سَهْمِ

باب: ایک شخص تیمم کر کے نماز ادا کر لے پھر اس کو

اندرون وقت پانی مل جائے؟

۳۳۵: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے تیمم کیا اور نماز ادا کر لی پھر وقت کے اندر ان کو پانی مل گیا۔ یا ایک شخص نے وضو کر لیا اور نماز کا اس نے اعادہ کر لیا اور دوسرے شخص نے نماز نہیں لوٹائی پھر دونوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے ارشاد فرمایا کہ جس نے کہ نماز نہیں لوٹائی تھی کہ تم نے سنت پر عمل کیا (یعنی کہ حکم شرع اسی طریقہ سے ہے کہ نماز کا اعادہ کرنا لازم نہیں) اور تمہاری نماز ہو گئی اور دوسرے شخص سے فرمایا: تمہارے واسطے دو گنا حصہ ہے یا تمہارے واسطے ایک لشکر

جمع۔

کا حصہ ہے (مطلب یہ ہے کہ جس طریقہ سے لشکر کو غنیمت کے مال میں سے حصہ ملتا ہے اس قدر تم کو اجر ملے گا)

۴۳۶: حضرت عطاء بن یسار سے مذکورہ روایت (مرسل) جیسی روایت اوپر گزری۔

۴۳۷: حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ ایک شخص کو جنابت لاحق ہو گئی تو اس شخص نے نماز نہیں پڑھی پھر وہ شخص حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ عرض کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا اور ایک شخص جنبی ہو گیا تو آپ ﷺ نے اس کو بھی وہی ارشاد فرمایا جو کہ پہلے ارشاد فرمایا تھا یعنی تم نے ٹھیک عمل کیا۔

باب: ندی خارج ہونے پر وضو کا بیان

۴۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے آپس میں بات چیت کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بہت زیادہ ندی آتی ہے اور میں اس مسئلہ کو حضرت رسول کریم ﷺ سے دریافت کرنے سے شرم محسوس کرتا ہوں اس لئے کہ آپ کی صاحبزادی میرے نکاح میں ہے لیکن تم دونوں میں سے کوئی شخص مسئلہ دریافت کر لے تو میں نے سنا کہ ان دونوں میں سے (مقداد بن اسود اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما میں سے) کوئی شخص یہ مسئلہ دریافت کرے چنانچہ ان حضرات میں سے کسی نے یہ مسئلہ دریافت کیا لیکن میں بھول گیا کہ مسئلہ دریافت کرنے والے کون صاحب تھے؟ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص ایسا ہو کہ اتفاق سے اس کے ندی نکل آئے تو اس کو چاہئے کہ اس کو دھو ڈالے پھر نماز کی طرح کا وضو کر لے۔

۴۳۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو بہت زیادہ ندی آتی تھی میں نے ایک شخص سے کہا کہ تم حضرت رسول کریم ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کرو۔ چنانچہ ان صاحب نے خدمت نبوی ﷺ میں اس مسئلہ کا تذکرہ کیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ندی میں صرف وضو

۴۳۶: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِيرَةُ وَغَيْرُهُ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيثِ۔

۴۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَنَّنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنَّ مُخَارِقًا أَخْبَرَهُمْ عَنْ طَارِقِ أَنَّ رَجُلًا أَجَنَّبَ فَلَمْ يُصَلِّ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ... فَن ارذالك فقال أصبت فأجنب رجل آخر فستمم وصلى فاتاه فقال نحواً مما قال لآخر يعني أصبت۔

بَابُ ۲۷۳ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَذْيِ

۴۳۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ حُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَذَاكَرَ عَلِيٌّ وَالْمِقْدَادُ وَعَمَّارٌ فَقَالَ عَلِيٌّ إِنِّي أَمُرُّ مَذَّاءً وَإِنِّي اسْتَحْيَ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ مِنِّي فَيَسْأَلُهُ أَحَدُكُمَا فَذَكَرَ لِي أَنَّ أَحَدَهُمَا وَنَسِيتُ سَأَلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ الْمَذْيُ إِذَا وَجَدَهُ أَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِلْ ذَلِكَ مِنْهُ وَيَتَوَضَّأْ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ أَوْ كَوُضُوءِ الصَّلَاةِ الْإِخْتِلَافُ عَلَى سُلَيْمَانَ۔

۴۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُيَيْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ

رَجُلًا فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ۔

۴۴۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَرْثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْدِرًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ أَجْلِ فَاطِمَةَ فَأَمَرْتُ الْمُقَدَّادَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ الْإِخْتِلَافُ عَلَى بُكَيْرٍ۔

۴۴۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى عَنْ ابْنِ وَهْبٍ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْسَلْتُ الْمُقَدَّادَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَسْأَلُهُ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ تَوَضَّأْ وَأَنْضَحْ فَرَجَحَكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَخْرَمَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ شَيْئًا۔

۴۴۲: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرٍ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ أَرْسَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْمُقَدَّادَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَسْأَلُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْمَذْيَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ ثُمَّ لَيَتَوَضَّأُ۔

۴۴۳: أَخْبَرَنَا عُثْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَرِئَ عَلَى مَالِكٍ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمْرَةً أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنَ الْمَرْأَةِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ فَإِنْ عِنْدِي ابْنَتُهُ وَأَنَا اسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرَجَةً فَلْيَتَوَضَّأْ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ۔

کرنا کافی ہے۔

۴۴۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو شرم و حیا کی وجہ سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی سے متعلق مسئلہ معلوم کرنے میں شرم محسوس ہوئی کیونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری منکوحہ تھیں اس وجہ سے میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا تو انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس میں وضو (کافی) ہے۔

۴۴۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خدمت نبوی ﷺ میں مذی سے متعلق مسئلہ دریافت کرنے کے بارے میں بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم وضو کر لو اور شرم گاہ دھو ڈالو۔

۴۴۲: حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مذی سے متعلق حکم شرع دریافت کرنے کے واسطے بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی شرم گاہ کو دھو ڈالو اور پھر وضو کر لو۔

۴۴۳: حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی سے متعلق مسئلہ دریافت کرو کہ جس وقت کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جائے اور اس کی مذی خارج ہو جائے تو اس شخص کو کیا کرنا چاہئے؟ کیونکہ میرے نکاح میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحب زادی ہیں اس وجہ سے مجھ کو یہ مسئلہ دریافت کرتے ہوئے حیا محسوس ہوتی ہے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کسی شخص کو اس قسم کا اتفاق ہو تو وہ اپنی شرم گاہ کو

وہو ڈالے اس کے بعد اس کو وضو کرنا چاہئے اور اس طرح وضو کرے کہ جیسا وضو نماز کے واسطے کرتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ امام محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ احسن ہے اور ایسے ہی کرنا چاہیے لیکن یہ واجب نہیں اور اس کا ترک کرنے والا گنہگار ہو۔ ہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

باب ۲۷۴: جس وقت کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو اس کو وضو

کرنا چاہئے

۴۴۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص رات میں نیند سے بیدار ہو تو اس کو اپنا ہاتھ برتن میں نہیں ڈالنا چاہئے کہ جس وقت تک کہ وہ شخص اس پر دو مرتبہ یا تین مرتبہ پانی نہ بہالے۔ اسلئے کہ معلوم نہیں کہ اس کا ہاتھ کس جگہ رہا یعنی رات میں سوتے وقت کس کس جگہ ہاتھ پڑا۔

۴۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب کھڑا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دائیں جانب کر لیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی اور لیٹ کر ان کو نیند آ گئی اس کے بعد موذن آ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اور وضو نہیں فرمایا۔

۴۴۴: أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَدْخُلُ يَدُهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔

۴۴۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عُمَرَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثُمَّ اضْطَجَعَ وَرَقَدَ فَجَاءَهُ هُ الْمُؤَذِّنُ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مُخْتَصِرًا۔

خصوصیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جہاں اور خصوصیات مبارکہ تھیں وہاں ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیند کی حالت میں بھی ایک طریقہ سے بیدار رہتے تھے اس وجہ سے سونے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو نہیں ختم ہوتا تھا اور ہو سکتا ہے کہ آپ صرف آرام فرماتے ہوں گے اور محض آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے ہوں گے اور پوری طرح سے نہیں سوئے ہوں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ خیال ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے۔ اس وجہ سے انہوں نے مذکورہ جملہ ارشاد فرمایا۔

۴۴۶: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطُّفَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا نَعَسَ

۴۴۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں سے جس وقت کوئی شخص نماز میں اونگھنے لگ جائے تو اس کو چلے جانا چاہئے اور سو جانا چاہئے کیونکہ اونگھ

أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَرْقُدْ۔

کی حالت میں نماز ادا کرنا بہتر نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ کیونکہ نہ معلوم زبان سے کیا جملہ نیند کی حالت میں نکل جائے اور اس شخص کو احساس بھی نہ ہو بجائے دعا کے خدا نخواستہ بد دعا ہی نکل جائے۔

بَابُ ۲۷۵ الْوُضُوءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

باب: شرم گاہ چھونے سے وضو ٹوٹ جانے سے متعلق

۳۴۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ عَلِيَ آثَرُهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَلَمْ أَتَقْنَهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ مَسَّ قَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

۳۴۷: حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنی شرم گاہ چھوئے تو اس کو چاہئے وضو کرے۔

۳۴۸: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أَفْطَى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلَى قَرْجِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

۳۴۸: حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرم گاہ تک پہنچائے تو اس کو چاہئے کہ وہ وضو کرے۔

۳۴۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ قَالَ الْوُضُوءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرْتَنِيهِ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ فَأَرْسَلَ عُرْوَةُ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا يَتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ۔

۳۴۹: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے بیان کیا کہ شرم گاہ چھونے سے وضو لازمی ہے اور فرمایا کہ مجھ سے حضرت بسرہ بنت صفوان نے اس واقعہ کو بیان فرمایا کہ حضرت عروہ نے کسی کو حضرت بسرہ کے پاس بھیجا۔ بسرہ نے کہا کہ حضرت رسول کریم نے ان باتوں کا تذکرہ فرمایا کہ جن سے وضو کرنا لازم ہوتا ہے تو ارشاد فرمایا کہ شرم گاہ کے چھونے سے وضو کرنا لازم ہے۔

۳۵۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّي حَتَّى يَتَوَضَّأَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ هَذَا الْحَدِيثَ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ۔

۳۵۰: حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنی شرم گاہ چھوئے تو اس کو چاہئے کہ وہ شخص نماز نہ پڑھے جب تک وضو نہ کر لے۔

شرم گاہ چھونے سے وضو: مسئلہ یہی ہے کہ شرم گاہ کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور مذکورہ بالا روایت قابل استدلال نہیں ہے کیونکہ یہ روایت منقطع ہے اور اس روایت کے راوی حضرت ہشام نے اس کو حضرت عروہ سے روایت کیا امام نسائی فرماتے ہیں کہ حضرت ہشام بن عروہ نے مذکورہ روایت کو اپنے والد سے نہیں سنا۔ بہر حال دوسری روایت میں واضح طور پر فرمایا گیا ہے جس طرح جسم کے دوسرے اعضاء میں اسی طریقہ سے شرم گاہ بھی جسم کا ایک حصہ ہے جس طرح جسم کے دوسرے حصہ کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اسی طریقہ سے شرم گاہ چھونے سے بھی وضو نہیں ٹوٹے گا۔ قبل ازیں اس مسئلہ کی بحث گذر گئی ہے۔

⑤

کتاب الصلوة

نماز کی کتاب

باب: فرضیت نماز

(اور راویوں کے اختلاف

کا ذکر)

۶۷ فرض الصلوة و ذکر اختلاف

التأقلمین فی إسناده حدیث انس بن مالک

و اختلاف الفاظهم فیہ

۳۵۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں بیت اللہ شریف کے نزدیک تھا اور میں میند کے عالم میں اور جاگنے کے عالم کے درمیان میں تھا کہ اس دوران ایک آدمی دو آدمیوں کے درمیان میں آ گیا (مراد فرشتہ ہے) اور اس جگہ سونے کا ایک طشت لایا گیا جو کہ حکمت اور ایمان سے پر تھا تو میرا سینہ چاک کیا گیا اور میرا سینہ حلق سے لے کر پیرے پیٹ تک چاک کیا گیا اور میرا قلب زمزم کے پانی سے دھویا گیا۔ اس کے بعد میرا سینہ حکمت اور ایمان سے بھر دیا گیا اس کے بعد میرے سامنے ایک جانور آیا جو کہ خچر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا اور میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ روانہ ہو گیا اور پہلے آسمان پر جو کہ دنیا سے نظر آتا ہے وہاں پہنچا۔ وہاں کے پہرہ داروں نے کہا کہ کون ہے؟ تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ میں جبرئیل ہوں۔ انہوں نے دریافت کیا کہ تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان پہرہ داروں نے دریافت کیا کہ کیا وہ بلائے گئے ہیں یعنی ان کو اس جگہ آنے کی دعوت

۳۵۱: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْطَانِ إِذَا أَقْبَلَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَاتَيْتُ بِطُسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَلَأَنِ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَشَقُّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِ الْبَطْنِ فَعَسَلَ الْقَلْبَ بِمَاءٍ زَمْزَمٍ ثُمَّ مَلَأِي حِكْمَةً وَإِيمَانًا ثُمَّ اتَيْتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبُعْلِ وَفَوْقَ الْخِمَارِ ثُمَّ انْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَقَبِلَ مِنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِ وَنَعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَاتَيْتُ عَلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ ابْنِ وَنَبِيِّ ثُمَّ اتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا

قَالَ جَبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ فَمِثْلُ ذَلِكَ فَاتَتْ عَلَى يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلَّمَتْ عَلَيْهِمَا فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جَبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ فَمِثْلُ ذَلِكَ فَاتَتْ عَلَى يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمَتْ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَمِثْلُ ذَلِكَ فَاتَتْ عَلَى إِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَمِثْلُ ذَلِكَ فَاتَتْ عَلَى هَارُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمَتْ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَمِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَتْ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ فَلَمَّا جَاوَزَتْهُ بَكَى قِيلَ مَا يَبْكُكَ قَالَ يَا رَبِّ هَذَا الْغَلَامُ الَّذِي بَعَثْتَهُ بَعْدِي يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِهِ الْجَنَّةَ أَكْثَرَ وَأَفْضَلَ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ فَمِثْلُ ذَلِكَ فَاتَتْ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ ابْنٍ وَنَبِيٍّ ثُمَّ رَفَعَ لِيَ الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ فَسَأَلْتُ جَبْرِيلَ فَقَالَ هَذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ فَإِذَا خَرَجُوا مِنْهُ لَمْ يَعُودُوا فِيهِ آخَرَ مَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ رَفَعْتُ لِيَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبَقُهَا مِثْلُ قِلَافٍ مَحْرٍ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ إِذَانِ الْفِيلَةِ وَإِذَا فِي أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَسَأَلْتُ جَبْرِيلَ فَقَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالْفُرَاتُ وَالنَّيْلُ ثُمَّ فَرَضَتْ عَلَى خَمْسُونَ صَلَاةً فَاتَتْ

دی گئی ہے (انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں) پھر ان پہرہ داروں نے کہا کہ مرحبا یعنی خوش آمدید (یہ جملہ اہل عرب کا وہ جملہ ہے جو کہ وہ حضرات مہمان کی آمد کے خوشی کے موقع پر بولتے ہیں۔ اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ تم کشادہ اور بہترین جگہ آگئے ہو) حضرت جبرئیل امین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا مرحبا اے صاحب زادے اور اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! پھر ہم دونوں دوسرے آسمان پر پہنچے اس جگہ بھی ہم سے دریافت کیا گیا کہ کون آیا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا میں جبرئیل علیہ السلام ہوں۔ پہرہ داروں اور محافظین نے دریافت کیا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پھر اسی طریقہ سے کہا یعنی دریافت کیا گیا کہ وہ بلائے گئے ہیں یعنی ان کو دعوت دی گئی ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ جی ہاں ان کو دعوت دی گئی ہے۔ پھر انہوں نے مرحبا فرمایا اور فرمایا کہ بہت بہتر ہے تشریف لے آئیں پھر میں تکبیر علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا کہ مرحبا بھائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم! پھر ہم لوگ تیسرے آسمان پر گئے وہاں بھی دریافت کیا کہ کون ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پھر اسی طرح سے کہا کہ پھر میں حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو سلام کیا۔ انہوں نے کہا مرحبا اے بھائی اور اے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! پھر ہم لوگ چوتھے آسمان پر گئے۔ وہاں بھی اسی طریقہ سے معاملہ ہوا پھر میں حضرت ادریس علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا بھائی صاحب اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اس کے بعد ہم دونوں پانچویں آسمان پر پہنچے اس مقام پر بھی ہمارے ساتھ یہی معاملہ پیش آیا اور میں حضرت ہارون علیہ السلام کے نزدیک پہنچا اور ان کو سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا: خوش آمدید! اے ہمارے بھائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم! پھر ہم لوگ چھٹے آسمان پر گئے وہاں بھی اسی طریقہ سے واقعہ پیش ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو سلام کیا۔ انہوں نے فرمایا خوش آمدید! اے ہمارے بھائی اور ہمارے نبی

عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ
فَرَضْتُ عَلَى خَمْسُونَ صَلَاةً قَالَ إِنِّي أَعْلَمُهُ
بِالنَّاسِ مِنْكَ إِنِّي عَالِمٌ بِبَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ
الْمُعَالَجَةِ وَإِنَّ أُمَّتَكَ لَنْ يُطِيقُوا ذَلِكَ فَارْجِعْ إِلَى
رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي
فَسَأَلْتُهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنِّي فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ ثُمَّ
رَجَعْتُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ
قُلْتُ جَعَلَهَا أَرْبَعِينَ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْأُولَى
فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي عَزَّوَجَلَّ فَجَعَلَهَا ثَلَاثِينَ
فَاتَّيْتُ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ
لِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْأُولَى فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَجَعَلَهَا
عِشْرِينَ ثُمَّ عَشْرَةٌ ثُمَّ خَمْسَةٌ فَاتَّيْتُ عَلَى مُوسَى
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْأُولَى فَقُلْتُ
إِنِّي أَسْتَحْيُ مِنْ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْهِ
فَنُودِيَ أَنْ قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ
عِبَادِي وَأَجْزَيْتُ بِالْحَسَنَةِ عَشْرَ أَمْثَالِهَا۔

ﷺ جس وقت میں آگے کی طرف چلا تو وہ رونے لگ گئے۔ ان سے دریافت کیا گیا آپ کیوں رورہے ہیں؟ فرمایا کہ یہ نوجوان کہ جس کو آپ نے دنیا میں میرے آگے بعد نبی بنا کر بھیجا ان کی امت میں سے میری امت سے زیادہ اور بہتر لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ یہاں تک ہم لوگ ساتویں آسمان پر پہنچ گئے وہاں پر بھی اسی طریقہ سے ہم سے سوالات کئے گئے۔ پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نزدیک پہنچا اور میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے خوش آمدید اور اے نبی ﷺ خوش آمدید اس کے بعد مجھے بیت المعمور کی زیارت کرائی گئی (بیت المعمور فرشتوں کا قبلہ ہے) میں نے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ بیت المعمور ہے اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز ادا فرماتے ہیں پھر جس وقت نماز ادا فرما کر باہر کی جانب جاتے ہیں تو پھر دوبارہ کبھی اس جگہ واپس نہیں آتے (یعنی روزانہ ستر ہزار فرشتے آتے ہیں اس سے فرشتوں کی تعداد اور ان کا غیر معمولی تعداد میں ہونے کا اندازہ ہوتا ہے) اس کے بعد مجھ کو سدرۃ المنتہی کی زیارت کرائی گئی (اس لفظ کا ترجمہ ہے بیری کا درخت) اور یہ درخت ساتویں آسمان کے اوپر ہے

اور اس کو اس وجہ سے منتہی کہا جاتا ہے کیونکہ حضرات ملائکہ اس مقام پر قیام فرماتے ہیں اور کوئی فرشتہ اس سے آگے نہیں بڑھتا بغیر حکم خداوندی کے تو اس درخت کے بیر منکوں کے برابر تھے اور اس درخت (یعنی سدرۃ المنتہی) کی جڑ میں سے چار نہریں جاری ہو رہی تھیں دو نہریں چھپی ہوئی تھیں اور دو کھلی ہوئی نہریں تھیں۔ میں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جو نہریں آپ ﷺ نے چھپی ہوئی دیکھی ہیں وہ تو جنت کی طرف گئی ہیں اور جو نہریں کھلی ہوئی (دیکھی ہیں وہ فرات اور نیل کی نہریں) اس کے بعد مجھ پر پچاس نمازیں فرض قرار دی گئی پھر میں جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: تم نے کیا کام انجام دیا؟ میں نے عرض کیا مجھ پر پچاس نمازیں فرض قرار دی گئی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں تم سے زیادہ لوگوں کے حال سے واقف ہوں میں نے قوم بنی اسرائیل کی کافی اصلاح کی کوشش کی تھی اور تمہاری امت اتنی زیادہ تعداد میں نمازیں نہ ادا کر سکے گی۔ تم لوگ پھر دوبارہ بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو اور خداوند قدوس کے حضور نمازوں کی تخفیف کے بارے میں عرض کرو چنانچہ پھر میں دربار خداوندی میں حاضر ہوا اور نماز میں تخفیف کئے جانے کے بارے میں عرض کیا اس پر خداوند قدوس نے چالیس نمازیں فرض قرار دے دیں جس وقت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوا تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ تم نے کیا کام کیا؟ میں نے عرض کیا کہ (میرے عرض کرنے پر) خداوند تعالیٰ نے پچاس کے بجائے نمازیں چالیس قرار دے دیں (یعنی دس نمازوں کی کمی فرمادی) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر اسی طریقہ سے فرمایا (یعنی

تمہاری امت اس قدر نمازیں نہیں ادا کر سکتی گی (تم) تیسری مرتبہ) پھر بارگاہ خداوندی میں جا کر عرض کرو اور اس تعداد میں کمی کراؤ۔ چنانچہ میں پھر بارگاہ ایزدی میں حاضر ہوا (اور نماز کی تعداد میں کمی کئے جانے کے بارے میں عرض کیا) چنانچہ نمازیں تمیں کر دی گئیں۔ جس وقت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا۔ انہوں نے پھر اسی طریقہ سے کہا پھر میں بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوا تو خداوند قدوس نے نمازیں تمیں فرمادیں پھر اسی طریقہ سے نمازیں دس ہو گئیں پھر پانچ نمازیں ہو گئیں پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے پھر اسی طریقہ سے فرمایا (یعنی پھر حاضر ہو کر نماز میں کمی کراؤ) اس پر میں نے عرض کیا کہ اب مجھ کو حیا محسوس ہوتی ہے کہ اب پھر بارگاہ الہی میں اس کے لئے حاضر ہوں اس پر منجانب اللہ آواز دی گئی کہ میں نے اپنا فرض جاری کر دیا اور میں نے اپنے بندوں پر (نماز میں کمی کر دی) اور میں ایک نیک عمل کا دس گنا صلہ دوں گا۔ (تو اب پانچ وقت کی نمازوں کا پانچ گنا ثواب ہوا)۔

۴۵۲: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَأَبْنُ حَزْمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى أَمَرْتُ بِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَيَّ أَمَّا قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ لِي مُوسَى فَرَجِعْ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ أَمَّاكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَاجِعْ رَبُّكَ فَإِنَّ أَمَّاكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدِّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبُّكَ قُلْتُ قَدْ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ۔

۴۵۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض قرار دے دی ہیں میں جس وقت واپس آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا انہوں نے فرمایا: تم پر خداوند تعالیٰ نے کیا فرض قرار دیا۔ میں نے عرض کیا: نمازیں پچاس فرض قرار دی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم پھر خداوند قدوس کے حضور حاضر ہو جاؤ اس لئے کہ تمہاری امت نمازوں کی ادائیگی کی طاقت نہیں رکھے گی چنانچہ میں اپنے پروردگار کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا خداوند قدوس نے نمازیں آدھی تعداد میں معاف فرمادیں پھر موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم پھر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہو جاؤ اس لئے کہ تمہاری امت اس قدر نمازوں کی طاقت نہیں رکھے گی۔ میں واپس اپنے پروردگار کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے فرمایا کہ پانچ نمازیں ہیں اور وہ پچاس کے بقدر ہیں میرے یہاں پر فیصلہ میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوتی چنانچہ میں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: پھر تم لوگ بارگاہ خداوندی میں حاضری دو۔ میں نے عرض کیا: اب مجھ کو پروردگار سے کچھ عرض کرنے میں حیا محسوس ہوتی ہے۔

۴۵۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۵۳: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول کریم نے ارشاد فرمایا: (ایک روز) میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو کہ گدھے سے بڑا تھا اور نچر سے چھوٹا تھا اس کا قدم جس جگہ تک نگاہ جاتی تھی وہیں تک

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آتَيْتُ
بِدَابَّةٍ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ خَطْوُهَا عِنْدَ
مُنْتَهَى طَرَفِهَا فَرَكِبْتُ وَمَعِيَ جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ فَبَسُرْتُ فَقَالَ أَنْزِلْ فَصَلِّ فَقَعَلْتُ فَقَالَ
أَتَدْرِي أَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِطَبِئَةٍ وَ إِلَى
الْمُهَاجِرِ ثُمَّ قَالَ أَنْزِلْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ فَقَالَ
أَتَدْرِي أَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِطُورٍ سَيْنَاءَ حَيْثُ
كَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ
أَنْزِلْ فَصَلِّ فَنَزَلْتُ فَصَلَّيْتُ فَقَالَ أَتَدْرِي أَيْنَ
صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بَبَيْتِ لَحْمٍ حَيْثُ وَلَدَ عِيسَى
عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ دَخَلْتُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ فَجُمِعَ
لِيَ الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَدَّمَنِي جَبْرِئِيلُ
حَتَّى أَمَمْتُهُمْ صُعِدْبِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا
فِيهَا آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدْبِي إِلَى السَّمَاءِ
الثَّانِيَةِ فَإِذَا فِيهَا ابْنُ الْخَالَةِ عِيسَى وَيَحْيَى
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدْبِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ
فَإِذَا فِيهَا يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدْبِي إِلَى
السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَإِذَا فِيهَا هَارُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
ثُمَّ صُعِدْبِي إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَإِذَا فِيهَا
إِدْرِيسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدْبِي إِلَى السَّمَاءِ
السَّادِسَةِ فَإِذَا فِيهَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ
صُعِدْبِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَإِذَا فِيهَا إِبْرَاهِيمُ
عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدْبِي فَوْقَ سَبْعِ سَمَوَاتٍ
فَاتَيْنَا بِسُدْرَةِ الْمُنتَهَى فَعَشِيتُنِي صَبَابَةً فَحَرَرْتُ
سَاجِدًا فَقَالَ لِي إِنِّي يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضَ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ خَمْسِينَ
صَلَاةً فَقُمْ بِهَا أَنْتَ وَأُمَّتُكَ فَرَجَعْتُ إِلَى
إِبْرَاهِيمَ فَلَمْ يَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ ثُمَّ آتَيْتُ عَلَى

پڑتا تھا میں اس جانور پر سوار ہوا اور میرے ساتھ جبرئیل علیہ السلام تھے تو میں
روانہ ہو گیا جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا اب اتر جاؤ اور نماز ادا کرو۔ میں اتر
گیا اور نماز ادا کی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ تم واقف ہو کہ تم
نے نماز کس جگہ ادا کی۔ طیبہ (مدینہ منورہ کا لقب ہے) اسی جانب
ہجرت ہوئی۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اس جگہ اتر جاؤ اور
نماز ادا کرو میں نے نماز ادا کی۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دریافت کیا
کہ تم واقف ہو کہ تم نے کس جگہ نماز ادا کی؟ یہ جگہ بیت اللحم ہے کہ جس
جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت مبارکہ ہوئی تھی پھر بیت المقدس پہنچا
وہاں پر تمام حضرات انبیاء ع ۳ جمع تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھ کو
آگے کی جانب بڑھایا۔ میں تمام حضرات کا امام بنا پھر جبرئیل علیہ السلام مجھ کو
چڑھا کر آسمان اول پر لے گئے اس جگہ آدم علیہ السلام سے میری ملاقات
ہوئی۔ اس کے بعد دوسرے آسمان پر لے گئے وہاں پر دونوں خالہ زاد
بھائی عیسیٰ علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی پھر تیسرے آسمان پر لے
گئے وہاں پر یوسف علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی پھر چوتھے آسمان پر
لے گئے وہاں پر میری ملاقات ہارون علیہ السلام سے ہوئی پھر مجھ کو پانچویں
آسمان پر لے گئے وہاں پر ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ پھر چھٹے
آسمان پر لے گئے وہاں پر موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ پھر ساتویں
آسمان پر لے گئے وہاں پر میری ملاقات ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی پھر مجھ کو
ساتویں آسمان کے اوپر لے گئے یہاں تک کہ ہم لوگ مقام سدرة
المنتهی کے نزدیک پہنچ گئے وہاں پر مجھ پر ایک بادل کے ٹکڑے نے سایہ
کر دیا (کیونکہ اس ٹکڑے میں خداوند قدوس کی تجلی تھی) میں خداوند
قدوس کے حضور سجدہ ریز ہو گیا اس کے بعد مجھ سے فرمایا کہ جس روز
میں نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا تھا اس روز تم پر اور تمہاری امت پر
پچاس نمازیں فرض قرار دی گئی تھیں اب ان نمازوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ادا
فرمائیں اور ان نمازوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو بھی ادا کرنا چاہئے۔
بہر حال میں واپس آ کر ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں
نے مجھ سے کوئی بات نہیں دریافت کی۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت
میں حاضر ہوا انہوں نے فرمایا کہ کس قدر نمازیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ قرار

مُوسَى فَقَالَ كُمْ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِينَ صَلَوةً قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَقُومَ بِهَا أَنْتَ وَلَا أُمَّتُكَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَخَفَّفَ عَنِّي عَشْرًا ثُمَّ أَتَيْتُ مُوسَى فَأَمَرَنِي بِالرُّجُوعِ فَرَجَعْتُ فَخَفَّفَ عَنِّي عَشْرًا ثُمَّ رُدُّتُ إِلَى خَمْسِ صَلَوَاتٍ قَالَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ فَإِنَّهُ فَرَضَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ صَلَوَتَيْنِ فَمَا قَامُوا بِهَا فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي عَزَّوَجَلَّ فَسَأَلْتُهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ إِنِّي يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ خَمْسِينَ صَلَوةً فَخَمْسٌ بِخَمْسِينَ فَقُمْ بِهَا أَنْتَ وَأُمَّتُكَ فَعَرَفْتُ أَنَّهَا مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى صِرْتُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ ارْجِعْ فَعَرَفْتُ أَنَّهَا مِنَ اللَّهِ صِرْتُ إِلَى حَتْمٍ فَلَمْ أَرْجِعْ۔

دی گئی ہیں؟ اور تمہاری اُمت پر کتنی نمازیں ادا کرنا لازم فرمایا گیا۔ میں نے عرض کیا کہ پچاس نمازیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ نہ تو تمہارے اندر اس قدر طاقت ہے اور نہ ہی تمہاری اُمت میں اس قدر طاقت ہے اس وجہ سے تم پھر اپنے پروردگار کی خدمت میں واپس جاؤ اور نمازوں کی تعداد میں تم کی کراؤ۔ چنانچہ میں واپس آ کر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوا خداوند تعالیٰ نے دس نمازیں کم فرمادیں اور تعداد میں تخفیف فرمادی اسکے بعد میں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم واپس جاؤ اور تم نماز میں کمی کراؤ۔ چنانچہ میں واپس ہو گیا پھر خداوند قدوس نے نمازوں کی تعداد میں دس نماز کی کمی فرمادی۔ یہاں تک کہ وہ نمازیں صرف پانچ نمازیں باقی رہ گئیں اس پر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم واپس ہو جاؤ اور پھر ایک مرتبہ نمازوں کی تعداد میں کمی کراؤ۔ اس وجہ سے قوم بنی اسرائیل پر دو نمازیں فرض قرار دی گئی تھیں وہ لوگ اس نماز کو نہیں ادا کر سکے۔ چنانچہ پھر میں دربار خداوندی میں حاضر ہوا اور نماز کی تعداد میں کمی کرانا چاہا۔ اس پر خداوند قدوس نے فرمایا کہ جس روز سے میں نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے اسی روز تم پر اور تمہاری اُمت پر پچاس نمازیں فرض قرار دی گئی تھیں۔ اب یہ پانچ نمازیں پچاس نمازوں کے برابر ہیں تو تم لوگ ان نمازوں کو ادا کرو اور آپ کی اُمت بھی ان نمازوں کو ادا کرے (مطلب یہ ہے کہ پانچ نمازوں سے کم نہ ہوں گی اور پانچ نمازیں اب قطعی اور لازمی قرار دے دی گئی ہیں) اسکے بعد میں موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں واپس آیا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم جاؤ پھر تم خداوند قدوس کے حضور واپس جاؤ۔ اب یہ بات اچھی طرح میرے ذہن نشین ہو چکی تھی۔ یہ حکم اب قطعی اور لازمی ہے اس وجہ سے میں پھر بارگاہ خداوندی میں (نماز میں تخفیف کیلئے) نہیں گیا۔

۴۵۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم معراج میں تشریف لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سدرۃ المنتہیٰ تک لے گئے اور وہ چھٹے آسمان میں ہے جو چیزیں یعنی نیک اعمال یا نیک ارواح زمین سے اوپر کی طرف جاتی ہیں اور وہ وہاں پر ٹھہر جاتی ہیں اسی طریقہ سے جو چیزیں یعنی (احکام خداوندی) اوپر

۴۵۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَهَى بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى

وَهُیَ فِی السَّمَاءِ السَّادِسَةِ وَالَّتِیْهَا یَنْتَهِی مَا عَرِجَ
بِهِ مِنْ تَحْتِهَا وَالَّتِیْهَا یَنْتَهِی مَا أَهْبَطَ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا
حَتَّى یُقْبَضَ مِنْهَا قَالَ إِذْ یَغْشَى السِّدْرَةَ مَا
یَغْشَى قَالَ فَرَأَاهُ مِنْ ذَهَبٍ فَأُعْطِيَ ثَلَاثًا
الصَّلَوَاتِ الْخَمْسُ وَخَوَاتِیْمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ
وَيُغْفِرُ لِمَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِهِ لَا یُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا
الْمُفْجِحَاتُ۔

سے نازل ہوتے ہیں وہ بھی وہاں پر پہنچ کر ٹھہر جاتے ہیں یہاں تک کہ
فرشتے ان احکام کا جس جگہ کے بارے میں حکم ہوتا ہے وہ ان احکام کو
اس جگہ پہنچاتے ہیں یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی اور عبد اللہ نے اس
آیت کو: ﴿إِذْ یَغْشَى السِّدْرَةَ مَا یَغْشَى﴾ تلاوت فرمایا (یعنی جس
وقت سدرة المنتہی کو ڈھانپ لیا) عبد اللہ نے فرمایا اس سے مراد سونے
کے پروانے ہیں اور خداوند قدوس کے انوار کو سونے کے پروانوں سے
تشبیہ دی گئی۔ ایک روایت میں ہے: جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ (یعنی سونے کی
مڈیاں) تو نبی کو شب معراج میں تین چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں ایک تو
نماز پانچ وقت کی اور دوسری آخر آیات سورہ بقرہ ﴿أَمَّنَ الرَّسُولُ﴾
سے لے کر آخر تک تلاوت کی۔ تیسرے جو شخص آپ ﷺ کی امت
میں سے انتقال کر جائے لیکن خداوند قدوس کے ساتھ اس نے کسی کو
شریک نہ کیا ہو تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

باب: نماز کس جگہ فرض ہوئی؟

۳۵۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نمازیں مکہ مکرمہ
میں فرض ہوئیں اور دو فرشتے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر
ہوئے اور آپ ﷺ کو زمزم کے کنوئیں پر لے گئے وہاں پر ان کا پیٹ
چاک کیا گیا اور آپ ﷺ کی آنکھیں باہر نکال کر سونے کی طشت میں
رکھ دی گئیں پھر ان کو زمزم کے پانی سے دھویا گیا پھر ان کے اندر علم و
حکمت بھر دیا گیا۔

باب: کس طریقہ سے نماز فرض ہوئی؟

۳۵۶: عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ پہلے دو رکعات تھیں پھر سفر
کی نماز اپنی حالت پر رہی یعنی سفر میں دو ہی رکعات رہیں ظہر اور عصر
اور عشا اور نماز فجر لیکن مغرب کی نماز تو برابر ہے اور سفر اور حالت قیام
(دونوں) میں اس کا ایک ہی حکم ہے (اور یہی حکم نماز فجر کا ہے)۔

۳۵۷: حضرت ابو عمر اور حضرت اوزاعی سے روایت ہے کہ انہوں نے
دریافت کیا حضرت ابن شہاب اور زہری سے کہ رسول کریم ﷺ کی

باب ۲۷۷: اِنْ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ

۳۵۵: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْخَرِثِ أَنَّ عَبْدَ رَبِّهِ بْنَ سَعِيدٍ
حَدَّثَهُ أَنَّ الْبَنَانِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
الصَّلَوَاتِ فُرِضَتْ بِمَكَّةَ وَأَنَّ مَلَكَیْنِ آتَا رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ فَقَدَمَا بِهِ إِلَى زَمْزَمَ فَشَقَّابَطْنَهُ وَأَخْرَجَا
حَشَوَهُ فِی طَنْبٍ مِنْ ذَهَبٍ فَفَسَلَاهُ بِمَاءٍ زَمْزَمَ ثُمَّ
كَبَسَا خَوْفَهُ حِكْمَةً وَعِلْمًا۔

باب ۲۷۸: كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ؟

۳۵۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا
سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
أَوَّلَ مَا فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ فَأَقْرَأَتْ صَلَاةَ
السَّفَرِ وَأَنْمَتِ صَلَاةَ الْحَضَرِ۔

۳۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ الْبَغْلَبَكِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا
الْوَلِيدُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عُمَرَ وَبَعْضُ الْأَوْرَاعِيِّ أَنَّهُ

سَأَلَ الزُّهْرِيُّ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَبْلَ الْهَجْرَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّلَاةَ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ أَوَّلَ مَا فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أُتِمَّتْ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَأُفِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيضَةِ الْأُولَى۔

۳۵۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَرَضَتِ الصَّلَاةَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَأُفِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ۔

۳۵۹: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَتِ الصَّلَاةُ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

۳۶۰: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّعْثِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أُمِّةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ بْنِ أُسَيْدٍ أَنَّهُ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ كَيْفَ تَقْصُرُ الصَّلَاةَ وَإِنَّمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَا ابْنَ أَخِي إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَنَحْنُ ضَلَالٌ فَعَلَّمَا فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَنَا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنَا أَنْ نُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ قَالَ الشَّعْثِيُّ كَانَ الزُّهْرِيُّ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ۔

نماز ہجرت سے پہلے کس طریقہ سے تھی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت عروہ نے بیان فرمایا انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا کہ اللہ عزوجل نے پہلے اپنے رسول پر دو ہی رکعت نماز فرض فرمائی پھر حضر میں (یعنی حالت قیام میں) چار رکعت پوری فرمائیں اور حالت سفر میں دو رکعت ہی مکمل باقی رہیں (اس میں کمی نہیں ہوئی)۔

۳۵۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نماز کی دو رکعت فرض ہوئیں پھر نماز سفر اپنی ہی حالت پر رہی اور حضر (یعنی قیام) کی حالت کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

۳۵۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقیم ہونے کی حالت میں چار رکعت فرض فرمائیں اور حالت سفر میں اور خوف کی حالت میں ایک رکعت نماز فرض قرار دی۔

۳۶۰: حضرت امیہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ تم لوگ کس طریقہ سے نماز قصر ادا کرتے ہو حالانکہ خداوند قدوس نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم لوگوں پر کسی قسم کا گناہ نہیں ہے نماز کے قصر کرنے میں۔ اگر تم کو خوف ہو کفار کے فساد کا (قصر کا مدار خوف پر ہے اب خوف کا عالم نہیں) عبداللہ بن عمر نے جواب میں فرمایا: اے میرے بھتیجے! رسول کریم ہم لوگوں کے پاس ایسی حالت میں تشریف لائے تھے جبکہ ہم لوگ گمراہ تھے (اسلام کی معمولی بات سے بھی ناواقف تھے) آپ نے ہم لوگوں کو علم سے واقف کرایا یعنی دین کی سمجھ بوجھ عطا فرمائی اور علم کی دولت ہم کو آپ سے نصیب ہوئی تو یہ بات ہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی سکھائی اور بتائی کہ حکم خداوندی یہ ہے کہ تم لوگ حالت سفر میں فرض نماز دو رکعت پڑھو چاہے خوف کا عالم ہو یا نہ ہو۔ پس قرآن سے نماز قصر خوف کے عالم میں پڑھنا ثابت ہوتا ہے اس لئے جس طریقہ سے قرآن کریم کی آیات پر عمل ضروری ہے

اسی طریقہ سے حدیث شریف پر بھی عمل کرنا ضروری ہے۔

باب: دن اور رات میں نمازیں کتنی تعداد میں فرض قرار

دی گئیں

۳۶۱: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجد کا باشندہ ایک روز خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا جو کہ پریشان حال اور بد حال لگ رہا تھا اور اس شخص کی آواز کی جھن جھن ہم لوگ محسوس کر رہے تھے۔ لیکن اس شخص کی گفتگو نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ وہ شخص نزدیک پہنچ گیا۔ ہم کو معلوم ہوا کہ یہ شخص اسلام کا مفہوم سمجھ رہا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اسلام کا تعارف یہ ہے کہ پانچ وقت کی نمازیں ادا کرنا رات اور دن میں۔ اس شخص نے عرض کیا: اس کے علاوہ تو اب اور کوئی نماز میرے ذمہ نہیں ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں اور اب اس کے علاوہ کوئی دوسری نماز تمہارے ذمہ نہیں ہے لیکن نماز نفل تم چاہو تو پڑھ لو اور ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ اس شخص نے عرض کیا: میرے اوپر اب اس کے علاوہ تو اور کوئی بات لازم نہیں ہے آپ نے فرمایا: نہیں تمہارا دل چاہے تو تم نفل روزہ رکھو اور دل چاہے نہ رکھو اسکے بعد آپ نے زکوٰۃ کے بارے میں بیان فرمایا۔ اس نے عرض کیا: اب اس کے علاوہ تو اور کچھ مجھ کو ادا کرنا ضروری نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں لیکن نفلی طریقہ سے جو تمہارا دل چاہے دے دینا۔ پھر وہ شخص پشت پھیر کر روانہ ہو گیا اور وہ شخص یہ کہتا ہوا جا رہا تھا کہ خدا کی قسم میں اس میں کسی قسم کی کوئی کمی بیشی نہیں کروں گا رسول کریم نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے نجات حاصل کر لی اگر اس نے سچ بولا ہے۔

۳۶۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ خداوند قدوس نے اپنے بندوں پر کس قدر نمازیں لازمی قرار دی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خداوند قدوس نے اپنے بندوں پر پانچ وقت کی نمازیں فرض قرار دی ہیں اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ان نمازوں میں آگے یا پیچھے کسی قسم کی کوئی نماز فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ خداوند قدوس نے اپنے بندوں کو

بَابُ ۲۷۹ كَمْ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ

فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

۳۶۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَابِرَ الرَّاسِ نَسَمِعُ دَوَى صَوْتِهِ وَلَا نَفْهَمُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُ هُنَّ؟ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَادْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ۔

۳۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمْ افْتَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ عِبَادِهِ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خُمْسٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ قَبْلَهُنَّ أَوْ بَعْدَ هُنَّ شَيْئًا؟ قَالَ افْتَرَضَ اللَّهُ

عَلَى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ قَبْلَهُنَّ أَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْءٌ قَالَ افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسًا فَخَلَفَ الرَّجُلُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ شَيْئًا لَا يَنْقُصُ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ.

بَابُ ۲۸۰ الْبَيْعَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ
۴۶۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَبِيبُ الْأَمِينُ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْأَبَايَعُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَدَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدَّمْنَا أَيْدِيَنَا فَبَايَعَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَايَعْنَاكَ فَعَلَى مَا قَالَ عَلَيَّ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَأَسْرَ كَلِمَةً حَقِيقَةً أَنْ لَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا.

بَابُ ۲۸۱ الْمُحَافَظَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ

الْخَمْسِ

۴۶۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي كِنَانَةَ يُدْعَى الْمُخَدَجِيُّ سَمِعَ رَجُلًا بِالشَّامِ يُكْنَى أَبَا مُحَمَّدٍ يَقُولُ الْوُتْرُ وَاجِبٌ قَالَ الْمُخَدَجِيُّ فَرُحْتُ إِلَى عِبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ فَأَعْتَرَضْتُ لَهُ وَهُوَ رَآنِحٌ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ فَقَالَ عِبَادَةُ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ عَلَى

پانچ وقت کی نمازیں فرض قرار دی ہیں اس شخص نے قسم کھائی کہ اب میں ان نمازوں میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا اور نہ کسی قسم کی کوئی کمی کروں گا۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس شخص نے سچ کہا تو یہ شخص جنت میں داخل ہو گیا۔

باب: نماز پنج گانہ کیلئے بیعت کرنے کا بیان

۴۶۳: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہی ارشاد فرمایا کہ تم بیعت نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے ہم لوگوں نے اپنے ہاتھ بڑھائے اور آپ ﷺ سے بیعت کی پھر ہم نے عرض کیا: رسول کریم ﷺ! بیعت تو ہم لوگ آپ ﷺ سے کر چکے ہیں لیکن یہ بیعت کون سے کام پر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ خداوند قدوس کی عبادت کرو اور تم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دو اور پانچوں نمازیں ادا کرو پھر ہلکی آواز سے ایک کلمہ ارشاد فرمایا کہ تم کبھی کسی کے سامنے دست سوال نہ پھیلاتا۔

باب: نماز پنجگانہ کی حفاظت کا

بیان

۴۶۴: حضرت ابن محیریز سے روایت ہے کہ ایک شخص نے جو کہ قبیلہ بنی کنانہ سے تھا کہ جس کو محمد جی کہتے تھے ایک شخص سے سنا کہ جس کی کنیت ابو محمد تھی وہ کہتے تھے کہ نماز وتر واجب ہے۔ اس محمد جی شخص نے کہا کہ میں یہ بات سن کر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں ان کے سامنے پہنچا اور وہ اس وقت مسجد کی طرف جا رہے تھے میں نے ابو محمد کا قول نقل کیا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابو محمد نے غلط بیان کیا۔ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: پانچ نمازیں ہیں جن کو خداوند قدوس نے بندوں پر فرض قرار دیا ہے۔ جو شخص ان نمازوں کو ادا کرے گا اور ان پانچوں نمازوں میں سے

کسی نماز کو ہلکا سمجھ کر نہیں چھوڑے گا تو خداوند قدوس نے اس کے واسطے یہ عہد کر رکھا ہے کہ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا اور جو شخص ان کو ادا نہ کرے تو خداوند قدوس کے پاس اس کا کچھ عہد نہیں ہے (یعنی خدا کے ذمے اس کی ذمہ داری نہیں ہے) خواہ اس شخص کو عذاب میں مبتلا فرمائے اور خواہ جنت میں داخل فرمائے۔

الْعِبَادِ مَنْ جَاءَ بِهِمْ لَمْ يُصْطَبِعْ مِنْهُمْ شَيْئًا
اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِمْ تَنَانٌ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ
يُدْخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ
عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَابُهُ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ
الْجَنَّةَ۔

بَابُ ۲۸۲ فَضْلِ الصَّلَاةِ الْخَمْسِ

۳۶۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ الْهَادِ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا
بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ
هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ
شَيْءٌ قَالَ فَكَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو
اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔

باب: نماز پنجگانہ کی فضیلت کا بیان
۳۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ بتلاؤ اگر تم لوگوں میں سے کسی کے دروازہ پر ایک نہر ہو اور اس میں ہر ایک دن میں پانچ مرتبہ غسل کرے کیا اس شخص میں کسی قسم کا کوئی میل رہے گا۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا نہیں کوئی میل نہیں رہے گا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بس یہی مثال ہے کہ پانچ وقت کی نمازوں کی خداوند قدوس ان کی وجہ سے گناہ کی مغفرت فرما دیتا ہے۔

بَابُ ۲۸۳ الْحُكْمُ فِي تَارِكِ الصَّلَاةِ

۳۶۶: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَنْبَأَنَا
الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَهْدَ الَّذِي بَيْنَنَا
وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ۔

باب: نماز چھوڑنے والے سے متعلق حکم
۳۶۶: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے اور منافقین کے درمیان جو معاہدہ ہے کہ ہم ان کو قتل نہیں کرتے (بلکہ ان پر احکام اسلام لاگو کرتے ہیں) وہ نماز ہے کہ جس شخص نے نماز چھوڑ دی وہ کافر ہوگا ایسے شخص کا کفار میں شمار ہوگا اور ان کا قتل درست ہو جائے گا۔

۳۶۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزَّيْبَرِ عَنْ جَابِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ
بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ۔

۳۶۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ اور کفر میں امتیاز نہیں ہے مگر نماز کا چھوڑنا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ نماز ہی کفر تک نہیں پہنچنے دیتی اور یہی ایک آڑ ہے جس وقت انسان نے نماز ترک کر دی اس کا کفر سے تعلق قائم ہو گیا۔

بَابُ ۲۸۴ الْمُحَاسَبَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ

۴۶۸: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هُرُونُ هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيصًا صَالِحًا فَجَلَسْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَقُلْتُ إِنِّي دَعَوْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُسِّرَ لِي جَلِيصًا صَالِحًا فَحَدَّثَنِي بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلَاتِهِ فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ أَوْ أُنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ قَالَ هَمَّامٌ لَا أَدْرِي هَذَا مِنْ كَلَامِ قَتَادَةَ أَوْ مِنَ الرَّوَايَةِ فَإِنْ انْتَقَصَ مِنْ قَرِيبَتِهِ شَيْءٌ قَالَ انْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَيَكْمُلُ بِهِ مَا نَقَصَ مِنَ الْقَرِيبَةِ ثُمَّ يَكُونُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلَى نَحْوِ ذَلِكَ خَالَفَهُ أَبُو عَوَّامٍ۔

۴۶۹: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ بَيَّانِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ مَيْمُونٍ قَالَ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ عَنْهُ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَاتُهُ فَإِنْ وَجَدَتْ تَامَةً كُتِبَتْ تَامَةً وَإِنْ كَانَ انْتَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ قَالَ انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ لَهُ مِنْ تَطَوُّعٍ يَكْمِلُ لَهُ مَا صَبَحَ مِنْ قَرِيبَةٍ مِنْ تَطَوُّعِهِ ثُمَّ سَائِرُ الْأَعْمَالِ تَجْرِي عَلَى حَسَبِ ذَلِكَ۔

۴۷۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَبَانَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْأَزْرَقِيِّ بْنِ قَيْسٍ

بَابُ: نماز سے متعلق گرفت ہونے سے متعلق

۴۶۸: حضرت حرث بن قبیصہ سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ! تو مجھے ایک ساتھی اور رفیق عطا فرما تو میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گیا اور میں نے کہا میں نے خدا سے دعا کی تھی کہ مجھ کو نیک ساتھی عطا فرما پس مجھ سے تم کوئی حدیث بیان کرو کہ جو تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ ہو سکتا ہے کہ خداوند قدوس مجھ کو اس کی وجہ سے فائدہ عطا فرمائے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اگر نماز عمدہ نکل آئے (یعنی شرائط کے مطابق اور ارکان کے مطابق اپنے وقت پر نماز ادا کی) تو اس شخص نے چھٹکارہ حاصل کر لیا اور وہ شخص مراد کو پہنچ گیا اور اگر نماز بری نکل آئی تو وہ شخص خسارہ اور نقصان میں پڑ گیا اور برباد ہو گیا اور اگر فرض نماز میں کچھ کمی واقع ہوگی تو اس شخص سے کہا جائے گا کہ تم لوگ میرے بندہ کی کچھ نماز نفل میں سے فرض کو مکمل کرلو۔ اسکے بعد دوسرے اعمال کی یہی حالت ہوگی۔

۴۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے بندہ کو نماز کا حساب دینا پڑے گا اگر وہ صحیح رہا تو بہتر ہے ورنہ خداوند قدوس ارشاد فرمائے گا تم لوگ اس طرف دیکھو کہ میرے بندوں کے پاس کچھ نماز نفل ہے پھر اگر نماز نفل ہوگی تو اس سے فرض نماز میں کمی مکمل کر دی جائے گی پھر باقی اعمال کا حساب بھی اسی طرح سے ہوگا۔

۴۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے بندہ سے (قیامت کے دن) نماز کا

حساب لیا جائے گا پس اگر اس کی نمازیں مکمل (اور درست ہیں) تو ٹھیک ہے ورنہ اللہ عزوجل فرمائے گا کہ میرے بندوں کے پاس کچھ نماز نفل ہے پھر اگر نفل نماز ہوگی تو اس سے فرض نماز کی کمی مکمل کر دی جائے گی۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ صَلَاتُهُ فَإِنْ كَانَ أَكْمَلَهَا وَإِلَّا قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ انظُرُوا لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَإِنْ وَجَدَ لَهُ تَطَوُّعًا قَالَ أَكْمَلُوا بِهِ الْقَرِيبَةَ.

باب ۲۸۵ ثَوَابُ مَنْ أَقَامَ الصَّلَاةَ

۴۷۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِهِزُ بْنُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا تَشْرِكْ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمِ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصِلَ الرَّحِمَ ذَرْهَا (كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ).

باب: نماز کی فضیلت
۴۷۱: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو کوئی عمل ایسا ارشاد فرمائیں کہ جو جنت میں پہنچا دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خداوند قدوس کی عبادت کرو اور تم کسی کو اس کا کسی طرح سے شریک ہرگز نہ بنانا اور تم نماز اور زکوٰۃ ادا کرو اور تم رشتہ داری کو قائم رکھو اور تم اونٹنی کی لگام چھوڑ دو۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر سوار تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث کے آخری جملہ یعنی تم اونٹنی کی لگام چھوڑ دو اس کا مطلب یہ ہے کہ دراصل ایک دیہاتی باشندہ آپ ﷺ سے راستہ ہی میں سوالات کرنے لگا اور آپ ﷺ اس وقت اونٹنی پر سوار تھے اور اس نے اسی کیفیت میں سوالات کرنا شروع کر دیئے۔ آپ ﷺ کو جلدی تھی اس وجہ سے آپ ﷺ نے اس دیہاتی شخص سے فرمایا: اس اونٹنی کی لگام چھوڑ دو اور میں تمہارے سوالات کے جوابات دے چکا اس وجہ سے تم مجھ کو جانے دو۔

باب ۲۸۶ عِدَّةُ صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي الْحَضَرِ

الحضر

۴۷۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَابْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعَا أَنَسًا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبَدَى الْحُلَيْفَةُ الْعَصْرَ رَكَعَتَيْنِ.

باب: حالت قیام یعنی مقیم ہونے کی حالت میں کس قدر

رکعات پڑھنا چاہئے؟

۴۷۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعات ادا کیں اور مقام ذوالحلیفہ جو کہ مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے اس میں عصر کی دو رکعات ادا کیں۔

باب ۲۸۷ صَلَاةُ الظُّهْرِ فِي السَّفَرِ

۴۷۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

باب: بحالت سفر نماز ظہر کی کتنی رکعات پڑھنا چاہئے؟

۴۷۳: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ بوقت دوپہر بطحا کی جانب تشریف

الْحَكَمُ بْنُ عُثَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى إِلَى الْبُطْحَاءِ فَوَضَّأَ وَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَرَةٌ.

لے گئے۔ آپ ﷺ نے وہاں پر وضو کیا اور نمازِ ظہر کی دو رکعات ادا فرمائیں اور آپ ﷺ کے سامنے (سترہ کی) ایک لکڑی کھڑی تھی۔

بَابُ ۲۸۸ فَضْلُ صَلَاةِ الْعَصْرِ

۴۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَابْنُ أَبِي خَالِدٍ وَالْبُخَيْرِيُّ بْنُ أَبِي الْبُخَيْرِيِّ كُلُّهُمْ سَمِعُوهُ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَنْ يَلْجَ النَّارَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا.

باب: فضیلت نمازِ عصر
۴۷۴: حضرت عمارہ بن رویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ دوزخ میں کبھی وہ شخص داخل نہ ہوگا کہ جس نے سورج نکلنے سے قبل نماز پڑھی اور غروب آفتاب سے قبل نماز پڑھی (یعنی نمازِ اور عصر پڑھی اور خاص طور سے ان دونوں نمازوں کا اہتمام کیا)۔

بَابُ ۲۸۹ الْمُحَافَظَةُ عَلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ

۴۷۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرْتَنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا فَقَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ الْآيَةَ فَأَدِّبْنِي (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى) فَلَمَّا بَلَغْتُهَا أَذَّنْتُهَا فَأَمَلْتُ عَلَى (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ) ثُمَّ قَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب: عصر کی نماز کی حفاظت کی تاکید
۴۷۵: حضرت ابو یونس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ غلام تھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے حکم فرمایا ایک قرآن کریم کی کتابت کا اور فرمایا کہ جس وقت آیت کریمہ: حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى تک پہنچ جاؤ تو تم مجھے بتلا دینا چنانچہ جس وقت میں اس آیت کریمہ پر پہنچا تو میں نے عرض کیا۔ انہوں نے اس طریقہ سے لکھوایا ہے: حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ یعنی تم لوگ حفاظت کرو نمازوں کی اور درمیان والی نماز کی اور نمازِ عصر کی اور پھر فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ سے اس آیت کریمہ کو اسی طریقہ سے سنا ہے۔

۴۷۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ.

۴۷۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق میں فرمایا کہ ہم لوگوں کو کفار نے درمیان والی نماز ادا کرنے سے باز رکھا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا (واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ درمیان والی نمازِ عصر کی نماز ہے)۔

بَابُ ۲۹۰ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ

۴۷۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بَرِيدَةَ فِي يَوْمٍ ذِي غَمٍّ فَقَالَ يَكْرُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبَطَ عَمَلُهُ.

بَابُ ۲۹۱ عَدَدُ صَلَاةِ الْعَصْرِ فِي الْحَضَرِ

۴۷۸: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَنبَأَنَا مَنْصُورُ بْنُ زَادَانَ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الصَّدِيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً قَدْرَ سُورَةِ السَّجْدَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَفِي الْآخِرَتَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ.

۴۷۹: أَخْبَرَنَا سُؤْدَةُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَادَانَ عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ بِشْرِ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ فِي الظُّهْرِ قَبْرًا قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ يَقُومُ فِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قَدْرَ خَمْسِ عَشْرَةِ آيَةً.

بَابُ ۲۹۲ صَلَاةِ الْعَصْرِ فِي السَّفَرِ

۴۸۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ

بَابُ: جَوْشَخْصِ نَمَازِ عَصْرِ تَرَكَ كَرَّعِ اس كَا حَكَم

۴۷۷: حضرت ابو یحییٰ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک روز بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ اُس دن بادل چھائے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا: تم لوگ نماز میں جلدی کرو اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز عصر ترک کر دی تو اس کے اعمال بیکار ہو گئے (مطلب یہ ہے کہ اُسکے دوسرے نیک اعمال کا اجر بھی نہیں ملے گا)۔

بَابُ: مَقِيمِ ہونے کی حالت میں نمازِ عصر کتنی ادا کرے؟

۴۷۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا نماز ظہر اور نماز عصر میں اندازہ کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے کا اندازہ کیا نماز ظہر میں تو پہلی دو رکعات میں تیس آیات کے مطابق جس طریقہ سے سورہ سجدہ ہے اور دوسری دو رکعات میں اس کا آدھا اور ہم لوگوں نے اندازہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام عصر میں دو رکعات میں ظہر کی سابقہ دو رکعت کے برابر تھا سابقہ دو رکعات میں اس کا نصف۔ (مذکورہ بالا حدیث سے نماز ظہر اور نماز عصر کا چار چار رکعت ہونا ثابت ہوتا ہے)۔

۴۷۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں جب کھڑے ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیس آیات کریمہ کے مطابق ہر ایک رکعت میں تلاوت فرمایا کرتے تھے پھر نماز عصر کی پہلی دو رکعت میں پندرہ آیات کریمہ کے برابر تلاوت فرماتے۔

بَابُ: نَمَازِ سَفَرِ میں نمازِ عصر کتنی رکعت ادا کرے؟

۴۸۰: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول کریم نے مدینہ

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحَلِيفَةِ رُكْعَتَيْنِ۔

۴۸۱: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ تَصْرِ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ أُنْبَأَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ أَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَاتَهُ صَلَوةٌ فَكَانَتْهَا وَتَرَاهُ لَهَا وَمَالَهُ قَالَ عِرَاكَ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَاتَهُ صَلَوةُ الْعَصْرِ فَكَانَتْهَا وَتَرَاهُ لَهَا وَمَالَهُ خَالِفَهُ يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ۔

۴۸۲: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغَبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكَ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مِنَ الصَّلَاةِ صَلَوةٌ مَنْ قَاتَهُ فَكَانَتْهَا وَتَرَاهُ لَهَا وَمَا لَهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ هِيَ صَلَوةُ الْعَصْرِ خَالِفَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ۔

۴۸۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ صَلَوةٌ مَنْ قَاتَهُ فَكَانَتْهَا وَتَرَاهُ لَهَا وَمَا لَهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ صَلَوةُ الْعَصْرِ۔

منورہ میں ظہر کی چار رکعات ادا فرمائیں پھر مقام ذوالحلیفہ میں (یہ جگہ مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے) تشریف لے جا کر نماز عصر کی دو رکعات ادا فرمائیں (یعنی آپ نے حالت سفر میں قصر فرمایا)۔

۴۸۱: حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: جس شخص کی ایک وقت کی نماز ضائع ہوگئی تو گویا اس کا گھریار (یعنی سب کچھ) لٹ گیا اس حدیث کے راوی حضرت عراک بن مالک کہتے ہیں مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس شخص کی نماز عصر قضا ہو جائے تو گویا کہ اس شخص کا تمام اثاثہ لٹ گیا ضائع ہو گیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اس سے مراد نماز عصر ہے۔

۴۸۲: اس روایت کا ترجمہ مندرجہ بالا حدیث کی طرح ہے۔

۴۸۳: حضرت سلمہ بن کھیل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کو مزدلفہ میں دیکھا انہوں نے تکبیر پڑھی اور نماز عشا کی دو رکعات ادا فرمائیں پھر بیان فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسی طریقہ سے عمل فرمایا تھا اس جگہ اور فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ سے اس مقام پر عمل فرمایا تھا (یعنی مقام مزدلفہ میں)۔

بَابُ ۲۹۳ صَلَوةُ الْمَغْرِبِ

باب: نمازِ مغرب سے متعلق

۴۸۴: اس کا ترجمہ بھی سابقہ حدیث جیسا ہے۔

۴۸۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ قَالَ رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَجْمَعُ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى بَعْنِي الْعِشَاءَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَنَعَ بِهِمْ مِثْلَ ذَلِكَ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ۔

بَابُ ۲۹۴ فَضْلُ صَلَوةِ الْعِشَاءِ

باب: نمازِ عشاء کے فضائل

۴۸۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز آئی انہوں نے فرمایا کہ خواتین اور بچے سب کے سب سو گئے پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ تمہارے علاوہ اس نماز کو دوسرا کوئی شخص ادا نہیں کرتا (اس وقت تک اسلام کی اشاعت نہیں ہوئی تھی صرف مدینہ منورہ میں اسلام پھیلا تھا اس زمانہ میں کسی جگہ کوئی نماز نہیں ادا کرتا تھا علاوہ اہل مدینہ کے)۔

۴۸۵: أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ نَصْرِ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ حَتَّى نَادَاهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُصَلِّيُ هَذِهِ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ يُصَلِّيُ غَيْرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ۔

بَابُ ۲۹۵ صَلَوةِ الْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ

باب: بحالتِ سفر نمازِ عشاء

۴۸۶: حضرت حکم سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے ہمراہ مقام مزدلفہ میں نمازِ مغرب کی تین رکعات ادا فرمائیں تکبیر کے ساتھ پھر آپ نے بیان فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسی طریقہ سے کیا تھا اور انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ سے کیا ہے۔

۴۸۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ قَالَ صَلَّى بِنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَجْمَعُ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا بِإِقَامَةٍ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَعَلَ ذَلِكَ وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذَلِكَ۔

۴۸۷: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے نماز مقام مزدلفہ میں ادا فرمائی

۴۸۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كَهَيْلٍ قَالَ

سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ صَلَّى بِجَمْعٍ فَأَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ فِي هَذَا الْمَكَانِ۔

تو تکبیر پڑھی اور نمازِ مغرب کی تین رکعات ادا فرمائیں اس کے بعد فرمایا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ اس مقام پر آپ ﷺ اسی طریقہ سے عمل فرماتے تھے۔

باب ۲۹۶ فَضْلُ الْجَمَاعَةِ

باب: فضیلتِ جماعت

۳۸۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاتَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَرْجِعُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكَتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكَنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَآتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ۔

۳۸۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کے پاس مسلسل فرشتے آتے جاتے ہیں۔ بعض فرشتے رات میں آتے جاتے ہیں اور بعض فرشتے دن میں آتے جاتے ہیں اور تمام فرشتے نمازِ فجر میں جمع ہوتے ہیں اور نمازِ عصر میں جمع ہوتے ہیں پھر فرشتے تمہارے پاس جو کہ رات کے وقت رہے تھے وہ فرشتے اور زیادہ بلندی کی جانب چڑھ جاتے ہیں جس وقت خداوند قدوس ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ وہ بہت بہتر طریقہ سے واقف ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کونسی حالت میں اور دنیا میں کس کیفیت میں چھوڑا تو وہ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ جس وقت ہم نے ان لوگوں کو دنیا میں چھوڑا تو وہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے اور جس وقت ہم ان کے پاس پہنچے جب بھی وہ لوگ نماز (عصر) ادا کرنے میں مشغول تھے۔

۳۸۹: أَخْبَرَنَا كَثِيرٌ بْنُ عُبيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفْضُلُ صَلَاةُ الْجَمْعِ عَلَى صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةِ وَعِشْرِينَ جُزْءًا وَيَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَاقْرَأُوا إِن شِئْتُمْ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا۔

۳۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز باجماعت تنہا شخص کی نماز سے ۲۵ حصہ زیادہ ہوتی ہے اور رات اور دن کے فرشتے ہر ایک نمازِ فجر میں جمع ہوتے ہیں پس اگر تم چاہو تو تم آیت کریمہ: اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِ الشَّمْسِ سے لے کر مَشْهُودًا تک تلاوت کرو۔

۳۹۰: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إسماعيلَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عُمَارَةَ عَنْ رُوَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ

۳۹۰: حضرت عمارہ بن رویہ سے روایت ہے کہ میں نے آنر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے جو شخص نماز ادا کرے سورج طلوع ہونے سے پہلے (یعنی نمازِ فجر پڑھے) اور سورج غروب

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَلْجُ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ۔

ہونے سے پہلے کی نماز یعنی نماز عصر ادا کرے تو وہ شخص دوزخ میں نہیں داخل ہوگا۔

بَابُ ۲۹۷ فَرَضُ الْقِبْلَةِ

۴۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا شَكَّ سُفْيَانُ وَصُرِفَ إِلَى الْقِبْلَةِ۔

باب: بیت اللہ شریف کی جانب رخ کرنا فرض ہے
۴۹۱: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم لوگوں نے بیت المقدس کی جانب سولہ یا سترہ ماہ تک نمازیں ادا کیں اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ شریف کی جانب نماز ادا کرنے کا حکم ہوا (یعنی قبلہ کا رخ تبدیل کر دیا گیا)۔

۴۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُونُسَ الْأَرْزُقِيُّ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَصَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ أَنَّهُ وَجَّهَ إِلَى الْكُعْبَةِ فَمَرَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ وَجَّهَ إِلَى الْكُعْبَةِ فَأُخْرِفُوا إِلَى الْكُعْبَةِ۔

۴۹۲: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو بیت المقدس کی جانب سولہ ماہ تک رخ کر کے نماز ادا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ شریف کی جانب رخ کر کے نماز ادا کرنے کا حکم ہوا ایک انصاری صحابی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کر کے انصار کی ایک جماعت کے پاس پہنچا اور وہ جماعت نماز ادا کر رہی تھی اس نے کہا میں شہادت دیتا ہوں اس بات کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کی جانب رخ کر کے نماز ادا کرنے کا حکم ہو گیا وہ لوگ اسی وقت بیت اللہ شریف کی جانب رخ کر کے نماز ادا کرنے لگے۔

بَابُ ۲۹۸ الْحَالِ الَّتِي

يَجُوزُ فِيهَا اسْتِقْبَالُ غَيْرِ الْقِبْلَةِ

۴۹۳: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَادٍ زُعْبِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ وَالْخَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قَبْلَ أَنْ يَتَوَجَّهَ وَيُؤَيِّرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّيُ عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ۔

باب: کونسی صورت میں بیت اللہ شریف کے علاوہ کسی

دوسری جانب رخ کر سکتا ہے؟

۴۹۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز نفل اونٹنی پر ادا فرمایا کرتے تھے اس سے قبل بیت اللہ کی جانب رخ کر کے نماز ادا کرنے کا حکم ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز وتر بھی اسی طریقہ سے ادا فرماتے تھے لیکن فرض نماز نہیں ادا فرماتے تھے۔

۴۹۴: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى دَابَّتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَفِيهِ أَنْزَلْتُ فَأَيْنَمَا تَوَلَّوْا فَتَمَّ وَجْهُ اللَّهِ.

۴۹۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تشریف لارہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جانور پر نماز ادا فرماتے اور آیت کریمہ: فَأَيْنَمَا تَوَلَّوْا فَتَمَّ وَجْهُ اللَّهِ آخر تک اس سلسلہ میں نازل ہوئی۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ تم لوگ جس طرف رخ کرو تو اسی جانب اللہ کا رخ ہے۔

۴۹۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَاهُ فِي السَّفَرِ جَيْثُمًا تَوَجَّهَتْ بِهِ قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

۴۹۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر نماز ادا فرماتے تھے حالت سفر میں جس طرف وہ اونٹنی رخ کرتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی جانب رخ کر کے نماز ادا فرماتے۔

بَابُ ۲۹۹ اسْتِبَاكَةُ الْخَطَا

بَعْدَ الْاجْتِهَادِ

۴۹۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ يَفْعَلُونَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ جَاءَهُمْ ابْنُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أَمَرَا أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكُعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وَجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكُعْبَةِ.

۴۹۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ لوگ مسجد قبا میں نماز فجر ادا فرما رہے تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ آج کی رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کی جانب رخ کرنے کا حکم نازل ہوا ہے پس ان حضرات نے اسی وقت (یعنی بحالت نماز ہی) رخ کعبہ کی جانب کر لیا پہلے ان کا چہرہ ملک شام کی جانب تھا پھر ان لوگوں نے بیت اللہ کی جانب رخ کر لیا۔

باب: کسی نے قصد ایک جانب چہرہ کیا پھر صحیح علم ہوا تو

بھی نماز ہو جائے گی

⑥

کتاب المواقیت

مواقیت کی کتاب

۳۹۷: حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے نماز عصر میں تاخیر کی تو حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ تم لوگ واقف نہیں ہو کہ جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز کی امامت فرمائی۔ یہ سن کر عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم سمجھو کہ اے عروہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ عروہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بشیر بن ابی مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے میری امامت کی میں نے انکے ہمراہ نماز ادا کی پھر نماز ادا کی۔ دوسری اور پھر تیسری پھر چوتھی اسکے بعد پانچویں۔ آپ نے اپنی مبارک انگلیوں پر پانچوں نماز کو شمار فرمایا۔

باب: ظہر کا اول وقت

۳۹۸: حضرت شعبہ سے روایت ہے کہ مجھ سے سیار بن سلامہ نے نقل کیا کہ انہوں نے کہا میں نے اپنے والد ماجد سے وہ دریافت فرما رہے تھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت کے بارے میں بیان فرمائیں؟ حضرت شعبہ نے بیان فرمایا کہ میں نے حضرت سیار سے کہا تم نے ان کو سنا انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں سنا ہے جس طرح کہ میں تم کو سنا تاہوں پھر کہا میں نے اپنے والد صاحب

۳۹۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْرَجَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ إَعْلَمَ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بِشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَزَلَ جَبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ۔

باب ۳۰۱: اَوَّلُ وَقْتِ الظُّهْرِ

۳۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَلِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ ابْنِ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُسْأَلُ أَبَا بَرْزَةَ عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ كَمَا أَسْمَعُكَ السَّاعَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُسْأَلُ عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ لَا يَبَالِي بَعْضَ تَاخِيرِهَا
يَعْنِي الْعِشَاءَ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ
قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيثَ بَعْدَهَا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيتُهُ
بَعْدَ سَأَلْتُهُ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ
الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ يَذْهَبُ الرَّجُلُ إِلَى أَقْصَى
الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ لَا أَدْرِي أَيَّ
حِينَ ذَكَرْتُ ثُمَّ لَقِيتُهُ بَعْدَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ
يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ
جَلِيسِهِ الَّذِي يَعْرِفُهُ فَيَعْرِفُهُ قَالَ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيهَا
بِالسِّتِينَ إِلَى الْمِائَةِ.

سے کہا کہ وہ سوال کرتے تھے رسول کریم ﷺ کی نماز کے متعلق تو اس
پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ آپ ﷺ نمازِ عشاء میں پرواہ
نہیں کرتے تھے معمولی سی تاخیر کرنے کی۔ یعنی آدھی رات تک (کی
تاخیر نہیں فرماتے تھے) لیکن وہ نمازِ عشاء سے قبل سونے کو پسند نہیں
فرماتے تھے اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ
نمازِ ظہر اس وقت ادا فرماتے تھے کہ جس وقت سورج غروب ہو جاتا
تھا اور آپ ﷺ نمازِ عصر اس وقت ادا فرماتے تھے کہ کوئی شخص نمازِ عصر
ادا کر کے مدینہ منورہ کے کنارہ تک پہنچ جاتا اور سورج موجود رہتا
(یعنی زردی نہیں آتی) اور نمازِ مغرب کے وقت کے بارے میں میں
واقف نہیں ہوں کہ کیا واقعہ بیان فرمایا۔ اس کے بعد میں نے ان سے
ملاقات کی اور دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ نمازِ فجر اس
وقت ادا فرماتے کہ نماز ادا کر کے ایک شخص رخصت ہوتا اپنے کسی
دوست کے پاس اور وہ اس کا چہرہ دیکھتا تو اس کے چہرہ کی وہ شخص
شناخت کر لیتا اور اس میں ساٹھ آیات سے لے کر ایک سو آیات تک
تلاوت فرماتے۔

۴۹۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نکلے (یعنی روانہ ہوئے) جس وقت سورج ڈھل گیا
پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات کے ہمراہ نمازِ ظہر ادا فرمائی۔
۵۰۰: حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی زمین کے (گرمی کی
وجہ سے) جلنے کی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا خیال نہیں
فرمایا۔

۴۹۹: أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي
أَنَسُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ
حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ۔
۵۰۰: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا
حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ
شَكُونَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا قِيلَ لِأَبِي إِسْحَاقَ فِي
تَعْجِيلِهَا قَالَ نَعَمْ۔

باب: بحالت سفر نمازِ ظہر میں جلدی کرنے کا حکم

۵۰۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ

بَابُ ۳۰۲ تَعْجِيلُ الظُّهْرِ فِي السَّفَرِ

۵۰۱: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

سَعِيدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حَمْرَةُ الْعَائِدِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ مِنْهُ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ فَقَالَ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَتْ بِنِصْفِ النَّهَارِ قَالَ وَإِنْ كَانَتْ بِنِصْفِ النَّهَارِ۔

بَابُ ۳۰۳ تَعْجِيلُ الظُّهْرِ فِي الْبُرْدِ

۵۰۲: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ أَبُو خَلْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْبُرْدُ عَجَلَ۔

بَابُ ۳۰۴ الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ إِذَا

اَشْتَدَّ الْحَرُّ

۵۰۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا اَشْتَدَّ الْحَرُّ فَابْرُدُوا عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

۵۰۴: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَآبُنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَوْسٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى يَرْفَعُهُ قَالَ أَبْرَدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ الَّذِي تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

جس وقت بحالت سفر کسی جگہ پر قیام کرتے تو آپ ﷺ اس جگہ سے نہ روانہ ہوتے جس وقت تک کہ آپ ﷺ نماز ظہر نہ ادا فرما لیتے۔ کسی نے عرض کیا کہ چاہے وہ وقت دوپہر کا ہی ہو؟ انہوں نے کہا کہ اگرچہ دوپہر کا وقت ہی ہو نماز ظہر ادا فرماتے پھر روانہ ہوتے۔

باب: سردی کے موسم میں نماز ظہر میں جلدی کرنا

۵۰۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت گرمی ہوتی تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر ٹھنڈے وقت پڑھتے اور جس وقت سردی ہوتی نماز ظہر میں جلدی فرماتے۔

باب: جس وقت گرمی کی شدت ہو تو نماز ظہر ٹھنڈے

وقت ادا کرنے کا حکم

۵۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت شدید گرمی ہو تو تم نماز کو ٹھنڈا کرو کیونکہ گرمی کا زور دوزخ کے اندر جوش آنے کی وجہ سے ہے۔

۵۰۴: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز ظہر ٹھنڈے وقت پڑھو کیونکہ جو گرمی تم دیکھ رہے ہو وہ دوزخ کے جوش کی وجہ سے ہے۔

شدید گرمی میں ظہر میں تاخیر:

احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ جس وقت گرمی کی زیادہ شدت ہو تو نماز ظہر میں تاخیر کرنا افضل ہے اگرچہ بعض نے فرمایا ہے کہ

جلدی پڑھنا بہتر ہے۔

باب ۳۰۵ آخر وقتِ الظُّہر

۵۰۵: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ قَالَ أَنَبَاَنَا
الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَ كُمْ
يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ فَصَلَّى الصُّبْحَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ
وَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى
الْعَصْرَ حِينَ رَأَى الظِّلَّ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ
حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ ثُمَّ صَلَّى
الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ شَفَقُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَهُ الْغَدُ
فَصَلَّى بِهِ الصُّبْحَ حِينَ أَصْفَرَ قَلِيلًا ثُمَّ صَلَّى بِهِ
الظُّهْرَ حِينَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ
حِينَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِوَقْتِ
وَاحِدٍ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ
ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ
قَالَ الصَّلَاةُ مَا بَيْنَ صَلَاتِكَ أَمْسٍ وَ صَلَاتِكَ
الْيَوْمَ۔

۵۰۶: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْأَذْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُيَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي
مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ
مَذْرُكٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
الظُّهْرَ فِي الصَّيْفِ ثَلَاثَةَ أَقْدَامٍ إِلَى خَمْسَةِ أَقْدَامٍ
وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ أَقْدَامٍ إِلَى سَبْعَةِ أَقْدَامٍ۔

باب: نمازِ ظہر کا آخر وقت کیا ہے؟

۵۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ جبریل علیہ السلام ہیں جو کہ تم کو دین سکھلانے تشریف لائے ہیں پھر نماز ادا فرمائی انہوں نے فجر کی جس وقت صبح صادق ہوئی (یعنی وہ لمبی چوڑی روشنی جو کہ مشرق کی جانب آسمان کے کنارہ نظر آتی ہے) اور نمازِ ظہر ادا کی جس وقت سورج ڈھل گیا پھر نمازِ عصر ادا فرمائی۔ جس وقت ہر ایک شے کا سایہ اس کے برابر دیکھ لیا علاوہ سایہ زوال کے پھر نمازِ مغرب ادا فرمائی جس وقت سورج غروب ہو گیا اور روزہ افطار کرنے کا وقت آ گیا پھر نمازِ عشاء ادا فرمائی جس وقت شفق غائب ہو گئی پھر اگلا روز ہوا تو نماز فجر ادا فرمائی جس وقت کچھ روشنی ہو گئی پھر نمازِ ظہر ادا فرمائی۔ جس وقت سایہ ہر ایک شے کا اس کے برابر ہوا (سایہ اصلی کے ساتھ ساتھ) پھر نمازِ عصر ادا فرمائی جس وقت ہر ایک شے کا سایہ دو گنا ہو گیا پھر نمازِ مغرب اس وقت ادا فرمائی جس وقت سورج غروب ہو گیا اور روزہ افطار کرنے کا وقت آ گیا پھر نمازِ عشاء ادا فرمائی جس وقت رات کا ایک حصہ گزر گیا اس کے بعد نمازوں کا وقت ان دو وقت کے درمیان ہے کہ جس طریقہ سے میں نے آج اور کل نماز ادا کی تھی۔

۵۰۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کی نماز کا اندازہ موسم گرما میں تین قدم سے لے کر پانچ قدم تک اور موسم سرما میں پانچ سے لے کر سات قدم تھا۔

باب ۳۰۶ اَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ

۵۰۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْرٌ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلَّى مَعِيَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ حِينَ كَانَ فِيءٌ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَالْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ حِينَ كَانَ فِيءٌ الْإِنْسَانِ مِثْلَهُ وَالْعَصْرَ حِينَ كَانَ فِيءٌ الْإِنْسَانِ مِثْلِهِ وَالْمَغْرِبَ حِينَ كَانَ قُبَيْلَ غَيُْوبَةِ الشَّفَقِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَرِثِ ثُمَّ قَالَ فِي الْعِشَاءِ أَرَى إِلَى ثَلَاثِ اللَّيْلِ -

باب: نمازِ عصر کے اوّل وقت سے متعلق

۵۰۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا اوقات نماز کے متعلق تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میرے ساتھ نماز ادا کرو پھر آپ ﷺ نے نمازِ ظہر ادا فرمائی جس وقت سورج غروب ہو گیا اور نمازِ عصر ادا کی جیسا کہ سایہ ہر ایک شے کا اس کے برابر ہو گیا (علاوہ سایہ اصلی کے جو کہ عین دوپہر کے وقت ہوتا ہے) اور نمازِ مغرب ادا کی جس وقت سورج غروب ہو گیا اور نمازِ عشاء ادا کی جس وقت شفق غروب ہو گیا راوی نے نقل کیا کہ پھر دوسرے دن آپ ﷺ نے نمازِ ظہر ادا کی جس وقت انسان کا سایہ اس کے برابر ہو گیا (تو آپ ﷺ نے مع سایہ اصل کے ایک مثل پر نماز ادا کی) اور نمازِ عصر ادا فرمائی جس وقت انسان کا سایہ دوگنا ہو گیا (مع سایہ اصل کے تو ایک مثل سایہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر ادا فرمائی) اور نمازِ مغرب ادا فرمائی شفق غروب ہونے سے قبل۔ حضرت عبد اللہ بن حارث نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں راوی نے بیان کیا کہ نمازِ عشاء ادا فرمائی اور دوسرے روز جس وقت سایہ چودہ قدم ہو گیا تو نماز ادا فرمائی۔

باب ۳۰۷ تَعْجِيلُ الْعَصْرِ

۵۰۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى صَلَاةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْقَيُّءُ مِنْ حُجْرَتِهَا -

باب: نمازِ عصر میں جلدی کرنے سے متعلق

۵۰۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نمازِ عصر ادا فرمائی اور دھوپ حجرہ کے اندر تھی اور ابھی سایہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرہ سے اوپر کی جانب (یعنی دیوار پر) نہیں چڑھا تھا۔

نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کے اوقات:

مذکورہ بالا حدیث میں نمازِ ظہر کے وقت کے بارے میں بیان فرمایا گیا ہے تو اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ نمازِ ظہر کا اوّل وقت زوال کے بعد سے شروع ہو جاتا ہے لیکن نمازِ ظہر کے اوّل وقت کا آغاز کب سے ہوتا ہے اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں ہر ایک موسم میں نمازِ ظہر اوّل وقت میں ادا کرنا افضل ہے اور بوجہ عذر کے دن ظہر اور عصر دونوں نمازوں کو ایک وقت میں جمع کرنے کی اجازت بھی دیتے ہیں۔ حضرت ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں: گرمی کے موسم میں نمازِ ظہر

میں تاخیر کرنا افضل ہے اور سردی کے موسم میں افضل یہ ہے کہ نماز ظہر جلدی ادا کی جائے۔ حنفیہ کی دلیل حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث قوی ہے جس کے الفاظ اس طرح ہیں: ”ابراد بالظہر بان سیدہ الحر من فیح جہنم“ یہ حدیث سند کے اعتبار سے قوی حدیث ہے۔ مزید تفصیل شروحات حدیث میں ملاحظہ فرمائیں اور نماز عصر کے بارے میں مسئلہ یہ ہے کہ جمہور ائمہ کے نزدیک وقت عصر مثل اول سے شروع ہو جاتا ہے اور امام اعظمؒ کے نزدیک دو مثل سے وقت شروع ہوگا۔ وقت عصر کا آخری وقت غروب آفتاب پر ختم ہونے پر سب کا اتفاق ہے لیکن عصر کے وقت کی ابتدا کب سے ہوگی اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ حضرت امام شافعیؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ نماز عصر اول وقت ادا کرنے کو افضل فرماتے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک وقت عصر دو مثل سے شروع ہوگا۔ حنفیہ کے دلیل اور حضرات شوافع کے دلائل اور ان کے جوابات تفصیل کے لئے شروحات حدیث اور جزا المسالک شرح موطا امام مالکؒ مرقات شرح مشکوٰۃ از ملا علی قاریؒ ملاحظہ فرمائیں۔ اردو میں بھی درس ترمذی از علامہ مفتی محمد تقی عثمانیؒ و تقریر ترمذی از حضرت شیخ الاسلام حضرت علامہ سید حسین احمد مدنیؒ میں بھی اس مسئلہ کی تفصیلی بحث ہے۔

۵۰۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر ادا فرماتے پھر جانے والا شخص مقام قبا جاتا اور وہاں کے حضرات سے وہ شخص ملاقات کرتا وہ نماز ادا کرتے جاتے یا سورج اونچا ہوتا (حالانکہ مقام قبا مدینہ منورہ سے سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے)

۵۰۹: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ وَاسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قَبَاءٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا فَيَأْتِيهِمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَقَالَ الْآخَرُ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

۵۱۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر سے فراغت حاصل فرماتے اور سورج اونچا اور چمکتا ہوا ہوتا اور جانے والا شخص چلا جاتا (یعنی نماز سے فارغ ہو کر) وہ شخص عوالی (نامی بستی) میں پہنچ جاتا اور سورج بلند رہتا۔

۵۱۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةً وَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ۔

عوالی کی وضاحت:

واضح رہے کہ عوالی جمع عالیہ کی اس سے مراد دو دیہات ہیں جو کہ مدینہ منورہ سے اونچائی پر واقع ہیں اس بارے میں حضرت علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہ گاؤں دراصل زیادہ سے زیادہ مدینہ منورہ سے آٹھ میل پر واقع ہیں اور کم سے کم مدینہ سے دو میل کے فاصلہ پر واقع ہیں اور بعض گاؤں مدینہ منورہ سے تین میل پر واقع ہیں اس حدیث سے حضرات شوافع نے وقت عصر کے جلدی ادا کرنے پر استدلال کیا۔

۵۱۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے ہمراہ نماز عصر ادا فرماتے تھے اور اس وقت

۵۱۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ

سورج سفید اور اونچائی پر ہوتا تھا۔

عَنْ أَبِي الْأَبْيَضِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيَضاءُ مُحَلِّقَةً۔

۵۱۲: حضرت ابو امامہ بن سہل سے روایت ہے کہ وہ بیان فرماتے تھے کہ ایک روز میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے ہمراہ نماز ظہر ادا کی۔ اس کے بعد میں حضرت انس بن مالکؓ کی خدمت میں گیا میں نے دیکھا کہ وہ نماز عصر پڑھنے میں مشغول ہیں؟ میں نے کہا کہ چچا جان! آپ نے کون سے وقت کی نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نماز عصر پڑھی ہے اور اس نماز کا یہی وقت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم لوگ یہ نماز پڑھتے تھے۔

۵۱۲: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَانَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ يَقُولُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ قُلْتُ يَا عَمَّ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرَ وَهَذِهِ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي۔

۵۱۳: حضرت ابو سلمہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے عمر بن عبدالعزیزؒ کے دور میں نماز ادا کی اس کے بعد ہم لوگ انس بن مالکؓ کی خدمت میں آ گئے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہو چکے تو انہوں نے دریافت کیا کہ تم لوگ نماز ادا کر چکے ہو؟ ہم لوگوں نے کہا: ہم لوگ نماز ظہر ادا کر چکے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے تو نماز عصر پڑھ لی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے تو نماز سے جلدی ہی فراغت حاصل کر لی اس پر انہوں نے فرمایا کہ میں تو نماز اسی وقت ادا کرتا ہوں کہ جس وقت ہم نے اپنے ساتھیوں (صحابہؓ) کو نماز ادا کرتے دیکھا۔

۵۱۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلْقَمَةَ الْمَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ صَلَّيْنَا فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ثُمَّ انْصَرَفْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَنَا صَلَّيْتُمْ فَلَمَّا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ قَالَ إِنِّي صَلَّيْتُ الْعَصْرَ فَقَالُوا لَهُ عَجَلْتَ فَقَالَ إِنَّمَا أَصَلَّيْتُ كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يُصَلُّونَ۔

باب: نماز عصر میں تاخیر کرنا

۵۱۴: حضرت علماء بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت انس بن مالکؓ کی خدمت میں شہر بصرہ میں ان کے مکان پر پہنچے۔ ہم لوگ نماز ظہر سے فراغت حاصل کر چکے تھے اور ان کا مکان مسجد سے متصل تھا تو جس وقت ہم لوگ حضرت انسؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا کہ تم نے نماز عصر ادا کی؟ ہم نے کہا کہ نہیں ابھی تو ہم لوگ نماز ظہر ادا کر کے آئے ہیں۔ حضرت انسؓ

بَابُ ۳۰۸ التَّشْدِيدُ فِي تَاخِيرِ الْعَصْرِ

۵۱۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ بْنُ أَيَّاسٍ بْنُ مُقَاتِلٍ بْنُ مُسَمَّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ وَدَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ أَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ قُلْنَا لَا إِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ

فَصَلُّوا الْعَصْرَ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ تِلْكَ صَلَوةُ
الْمُنَافِقِ جَلَسَ يَرْقُبُ صَلَوةَ الْعَصْرِ حَتَّى إِذَا
كَانَتْ بَيْنَ قَرْنِي الشَّيْطَانِ قَامَ فَتَقَرَّ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا۔

نے فرمایا کہ تم نماز عصر ادا کرو ہم لوگ کھڑے ہو گئے اور ہم نے نماز
عصر ادا کی جس وقت ہم لوگ نماز عصر سے فارغ ہو گئے تو حضرت
انسؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے
تھے کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ یہ بیٹھ کر انتظار کر رہا ہے نماز عصر کا (یا یہ
کہ یہ شخص آفتاب کے غروب ہونے کا انتظار کر رہا ہے) جس وقت
آفتاب شیطان کی دونوں سینگوں میں ہو گیا تو اس شخص نے اٹھ کر چار
ٹھونگ ماری اور ان میں اس نے یاد خداوندی نہیں کی مگر تھوڑی سی۔

۵۱۵: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی نماز عصر ضائع ہو گئی تو گویا
کہ اس کا گھربار لٹ گیا۔

۵۱۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَوةُ الْعَصْرِ
فَكَانَ مَا وَرَبَّ أَهْلَهُ وَمَالَهُ۔

باب: نماز عصر کے آخر وقت سے متعلق

۵۱۶: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل
علیہ السلام رسول کریم ﷺ کی خدمت میں اوقات نماز کے بتلانے کے
واسطے تشریف لائے تو حضرت جبریل علیہ السلام آگے ہو گئے اور رسول
کریم ﷺ ان کے پیچھے ہو گئے تو انہوں نے نماز ظہر کی امامت فرمائی
جس وقت سورج غروب ہو گیا پھر حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے
جس وقت ہر ایک چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا (علاوہ سایہ اصلی
کے) اور اسی طریقہ سے کیا یعنی حضرت جبریل علیہ السلام آگے کی جانب
بڑھ گئے اور رسول کریم ﷺ ان کے پیچھے کی طرف ہو گئے اور رسول
کریم ﷺ کے پیچھے لوگ ہو گئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے عصر کی
نماز پڑھی۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے جس وقت سورج
غروب ہو گیا اور حضرت جبریل علیہ السلام آگے کی جانب ہو گئے اور رسول
کریم ﷺ ان کے (یعنی حضرت جبریل علیہ السلام کے پیچھے ہو گئے) اور
لوگ رسول کریم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے تو حضرت جبریل علیہ السلام
نے نماز عشاء کی امامت فرمائی اس کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام صبح
صادق کے فوراً بعد تشریف لائے اور وہ (امامت کیلئے) آگے کھڑے

باب ۳۰۹ آخر وقت العصر

۵۱۶: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ وَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا
قُدَامَةُ يَعْنِي ابْنَ شَهَابٍ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ
أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ جَبْرِيلَ أَتَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُ مَوَاقِيتَ
الصَّلَاةِ فَتَقَدَّمَ جَبْرِيلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَالَتْ
الشَّمْسُ وَآتَاهُ حِينَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَ شَخْصِهِ
فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ فَتَقَدَّمَ جَبْرِيلُ وَرَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ آتَاهُ حِينَ
وَجَبَتْ الشَّمْسُ فَتَقَدَّمَ جَبْرِيلُ وَرَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى
الْمَغْرِبَ ثُمَّ آتَاهُ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ فَتَقَدَّمَ

جَبْرِئِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَفَهُ
وَالنَّاسُ خَلَفَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ آتَاهُ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ فَتَقَدَّمَ
جَبْرِئِلُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَفَهُ
وَالنَّاسُ خَلَفَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ آتَاهُ الْيَوْمَ الثَّانِي حِينَ كَانَ ظِلُّ
الرَّجُلِ مِثْلَ شَخْصِهِ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ
بِالْأَمْسِ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ آتَاهُ حِينَ كَانَ ظِلُّ
الرَّجُلِ مِثْلَ شَخْصِهِ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ
فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ آتَاهُ حِينَ وَجَبَتْ الشَّمْسُ
فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فِيمَا
ثُمَّ نِمْنَا ثُمَّ قُمْنَا فَأَتَاهُ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ
فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ آتَاهُ حِينَ امْتَدَّ الْفَجْرُ وَأَصْبَحَ
وَالنُّجُومُ بِأَدْيَةِ مُشْتَبِكَةٍ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ
الْأَمْسِ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ قَالَ مَا بَيْنَ هَاتَيْنِ
الصَّلَوَتَيْنِ وَقْتُ-

ہو گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے کھڑے ہوئے اور
لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے تو انہوں نے نماز
فجر کی امامت فرمائی اس کے بعد اگلے دن حضرت جبرئیل علیہ السلام
اُس وقت تشریف لائے کہ جس وقت ہر ایک چیز کا سایہ اس کے برابر
ہو گیا (معا سہ اسلی کے) اور جس طریقہ سے کل عمل کیا تھا اسی طریقہ
سے عمل فرمایا اور انہوں نے نماز ظہر کی امامت فرمائی۔ پھر وہ اس وقت
تشریف لائے جس وقت ہر ایک چیز کا سایہ دو گنا ہو گیا اور جس طریقہ
سے گزشتہ روز عمل فرمایا تھا اسی طریقہ سے عمل فرمایا اور نماز عصر کی
امامت فرمائی پھر وہ اس وقت تشریف لائے کہ جس وقت سورج
غروب ہو گیا اور جس طریقہ سے گزشتہ روز عمل فرمایا تھا اسی طریقہ
سے عمل فرمایا اور نماز مغرب کی امامت فرمائی پھر ہم لوگ روانہ ہوئے
اور سو گئے۔ پھر رات میں اٹھ گئے تو جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور
جس طریقہ سے کل کیا تھا اسی طریقہ سے عمل فرمایا اور نماز عشاء کی
امامت فرمائی پھر اس وقت تشریف لائے کہ جس وقت نماز فجر کی روشنی
طلوع ہو گئی اور صبح ہو گئی لیکن ستارے صاف کھلے ہوئے تھے اور اسی
طریقہ سے عمل فرمایا کہ جس طریقہ سے گزشتہ روز عمل فرمایا تھا صبح کی
نماز کی امامت فرمائی اور اس کے بعد فرمایا کہ ان دونوں نماز کے
درمیان میں نمازوں کا وقت ہے یعنی ایک روز اول وقت ادا کریں اور
دوسرے روز آخر وقت بس نمازوں کے یہی وقت ہیں۔

بَابُ ۳۱۰ مَنْ أَدْرَكَ

رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ

۵۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ
قَالَ سَمِعْتُ مُعْتَمِرًا عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ
الشَّمْسُ أَوْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ
الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ-

باب: جس شخص نے سورج غروب ہونے سے قبل دو

رکعات ادا کیں اس نے نماز عصر میں شرکت کر لی

۵۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز عصر کی دو رکعات میں
سورج غروب ہونے سے قبل شرکت کر لی یا ایک رکعت نماز فجر کی ادا
کر لی سورج کے نکلنے سے قبل تو اس شخص نے نماز عصر اور نماز فجر میں
شرکت کر لی۔

۵۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مُعَمَّرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَوْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَ.

۵۱۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ أَوَّلَ سَجْدَةٍ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيَتِمَّ صَلَاتَهُ وَإِذَا أَدْرَكَ أَوَّلَ سَجْدَةٍ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيَتِمَّ صَلَاتَهُ.

۵۲۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنِ الْأَعْرَجِ يُحَدِّثُونَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصَرَ.

۵۲۱: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَدِّهِ مُعَاذٍ أَنَّهُ طَافَ مَعَ مُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ فَلَمْ يُصَلِّ فَقُلْتُ أَلَا تُصَلِّي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

۵۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ایک رکعت میں شرکت کر لی نماز عصر میں سورج کے غروب ہونے سے قبل یا ایک رکعت نماز فجر میں سورج طلوع ہونے سے قبل شرکت کر لی تو گویا کہ اس نے نماز میں شرکت کر لی (نماز فجر کا ثواب حاصل ہو گیا)۔

۵۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت تم میں سے کوئی شخص نماز عصر کے پہلے سجدوں میں شرکت کر لے غروب آفتاب سے قبل تو اس کو چاہئے کہ اپنی نماز مکمل کرے اور جس وقت نماز فجر کے پہلے سجدہ میں شرکت کر لے سورج نکلنے سے قبل تو اپنی نماز کو مکمل کرے۔

۵۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے نماز فجر کی ایک رکعت میں شرکت کر لی سورج نکلنے سے قبل تو اس شخص نے نماز فجر میں شرکت کر لی اور جس شخص نے نماز عصر کی ایک رکعت میں شرکت کر لی سورج طلوع ہونے سے قبل تو اس شخص نے نماز عصر میں شرکت کر لی۔

۵۲۱: حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ طواف کیا تو انہوں نے طواف کی دو رکعت نہیں پڑھیں۔ اس پر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نے کس وجہ سے دو رکعت نہیں پڑھیں۔ حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز عصر کے بعد کوئی نماز نہیں ہے جس وقت تک کہ آفتاب غروب نہ ہو جائے۔

بَابُ ۳۱۱ اَوَّلُ وَقْتِ الْمَغْرَبِ

۵۲۲: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرْيَدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ أَقِمْ مَعَنَا هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ عِنْدَ الْفَجْرِ فَصَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ حِينَ رَأَى الشَّمْسَ بَيَضَاءً فَأَقَامَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ حِينَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَمَرَهُ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَمَرَهُ مِنَ الْعِدَّةِ فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ ثُمَّ أَبْرَدَ بِالظُّهْرِ وَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرَدَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيَضَاءً وَآخَرَ عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَصَلَّاهَا ثُمَّ قَالَ آيِنِ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ وَقْتُ صَلَاتِكُمْ مَا بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ۔

باب: نمازِ مغرب کا اول وقت کب سے ہے؟

۵۲۲: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور اس نے آپ ﷺ سے ہر ایک نماز کا وقت دریافت کیا آپ ﷺ نے فرمایا: تم دو دن تک ہمارے ہمراہ نماز ادا کرو (تاکہ تم کو ہر ایک نماز کے افضل اور غیر افضل وقت کے بارے میں معلومات ہو سکیں) اور آپ ﷺ نے حکم فرمایا بلال رضی اللہ عنہ کو کہ انہوں نے تکبر کہی نمازِ فجر کی پھر نمازِ فجر ادا فرمائی پھر ان کو اس وقت تک حکم فرمایا کہ جس وقت تک سورج سفید تھا اور نمازِ عصر ادا فرمائی پھر حکم فرمایا ان کو جس وقت سورج غروب ہو گیا اور نمازِ مغرب ادا فرمائی پھر حکم فرمایا ان کو جس وقت شفق غروب ہو گیا اور نمازِ عشاء ادا فرمائی پھر دوسرے دن حکم فرمایا ان کو نمازِ فجر روشنی میں ادا فرمائی اور نمازِ ظہر بھی ٹھنڈے وقت میں ادا فرمائی اور نمازِ بہت زیادہ ٹھنڈے وقت میں ادا فرمائی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے نمازِ عصر ادا فرمائی اور سورج موجود تھا لیکن پہلے روز سے تاخیر فرمائی پھر نمازِ مغرب شفق غروب ہونے سے قبل ادا فرمائی۔ پھر حکم فرمایا تو انہوں نے نمازِ عشاء کی تکبیر پڑھی۔ جس وقت رات کا تہائی حصہ گزر گیا تو اس وقت نمازِ عشاء ادا فرمائی اس کے بعد فرمایا: وہ شخص کہاں ہے جو کہ نماز کے اوقات کے بارے میں دریافت کر رہا تھا۔ یاد رکھو کہ تم لوگوں کے اوقات نماز اس کے درمیان میں ہیں۔

بَابُ ۳۱۲ تَعْجِيلُ الْمَغْرِبِ

۵۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَسَانَ بْنَ بَلَالٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَرْمُونَ وَيُبْصِرُونَ مَوَاقِعَ سَهَامِهِمْ۔

باب: نمازِ مغرب میں جلدی کا حکم

۵۲۳: ایک شخص سے روایت نقل کی گئی ہے جو کہ قبیلہ اسلم سے تعلق رکھتا تھا اور وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی تھے وہ بیان فرماتے ہیں کہ لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ نمازِ مغرب ادا فرما کر اپنے مکانات کی طرف روانہ ہوتے تھے شہر کے کنارے وہ لوگ تیر مارتے تھے اور جس جگہ پر تیر جا کر پڑتا تو وہ لوگ اس تیر کو دیکھ لیا کرتے تھے۔

مغرب میں جلدی:

مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نمازِ مغرب روشنی موجود رہنے کے وقت ادا فرمایا کرتے تھے یعنی مغرب کی نماز کی ادائیگی میں تاخیر نہ فرماتے تھے اور جن احادیث میں نمازِ مغرب تاخیر کے ساتھ ادا کرنے کے بارے میں فرمایا گیا ہے تو وہ بیان جواز کے واسطے مذکور ہے۔

باب: نمازِ مغرب میں تاخیر سے متعلق

۵۲۴: حضرت ابو بصرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عصر ہم لوگوں کے ساتھ مقامِ محمص میں ادا فرمائی جس کے بعد فرمایا: یہ نماز اگلے حضرات پر پیش کی گئی جو کہ تم لوگوں سے قبل وفات پا چکے ہیں ان لوگوں نے اس کو ضائع فرمایا (ادا نہیں کی)۔ پس جو شخص اس نماز کی حفاظت کرے گا تو اس شخص کو دو گنا ثواب ملے گا اور کوئی نماز اس نماز کے بعد نہیں ہے جس وقت تک کہ ستارہ طلوع نہ ہو۔

بَابُ ۳۱۳ تَأْخِيرُ الْمَغْرِبِ

۵۲۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ نَعِيمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ ابْنِ جُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغَفَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَصْرَ بِالْمُحَمَّصِ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَصَيَّعُوهَا وَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ (وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ)۔

باب: مغرب کی نماز کے آخری وقت کا بیان

۵۲۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ شعبہ نے فرمایا: قتادہ رضی اللہ عنہ نے کبھی اس حدیث کو مرفوع قرار دیا ہو اور کبھی مرفوع نہیں فرمایا نمازِ ظہر کا وقت اُس وقت تک ہے کہ نمازِ عصر کا وقت نہ آئے اور نمازِ عصر کا وقت اُس وقت تک ہے کہ سورج زرد نہ ہو یعنی سورج میں زردی نہ پیدا ہو اور نمازِ مغرب کا وقت اس وقت تک ہے کہ شفق کی تیزی نہ رخصت ہو اور نمازِ عشاء کا وقت اس وقت تک ہے کہ جس وقت تک نصف شب نہ گزر جائے اور نمازِ فجر کا وقت اُس وقت تک ہے کہ سورج نہ اُٹھے۔

بَابُ ۳۱۳ آخِرُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

۵۲۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ شُعْبَةُ كَانَ قَتَادَةُ يَرْفَعُهُ أَحْيَانًا وَ أَحْيَانًا لَا يَرْفَعُهُ قَالَ وَقْتُ صَلَاةِ الظُّهْرِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ وَ وَقْتُ صَلَاةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفُرْ الشَّمْسُ وَ وَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ وَ وَقْتُ الْعِشَاءِ مَا لَمْ يَنْتَصِفِ اللَّيْلُ وَ وَقْتُ الصُّبْحِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ۔

۵۲۶: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص اوقاتِ نماز دریافت کرتا ہوا حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے کسی قسم کا کوئی جواب نہیں عنایت فرمایا اور بلال

۵۲۶: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَ أَحْمَدُ بْنُ سَلِيمَانَ وَ اللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ بَذْرِ بْنِ عَثْمَانَ قَالَ إِمْلَأْ عَلَيَّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي

مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَائِلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ بِالْفَجْرِ حِينَ انْشَقَّ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتْ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ أَعْلَمُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفَعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعِشَاءِ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حِينَ انْصَرَفَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى قَرِيبٍ مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ حَتَّى انْصَرَفَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ۔

ﷺ کو حکم فرمایا انہوں نے تکبیر پڑھی نماز فجر کی جس وقت صبح صادق ہوئی پھر حکم فرمایا ان کو انہوں نے ظہر کی نماز کی تکبیر پڑھی کہ جس وقت سورج کا زوال ہو گیا اور کہنے والا شخص یہ کہتا تھا کہ ابھی دوپہر کا وقت ہو رہا ہے یعنی آنحضرت ﷺ اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ سورج ڈھل چکا ہے (اور زوال کا وقت ختم ہو چکا ہے) پھر انہوں نے ان کو حکم فرمایا اور نماز عصر کی تکبیر پڑھی اور سورج بلند ہو رہا تھا اس کے بعد ان کو حکم فرمایا چنانچہ انہوں نے نماز مغرب کی تکبیر پڑھی جس وقت کہ سورج غروب ہو گیا پھر ان کو حکم فرمایا انہوں نے نماز عشاء کی تکبیر پڑھی جس وقت شفق غائب ہو گئی۔ پھر ان کو حکم فرمایا دوسرے روز نماز فجر کے ادا کرنے کا اور جس وقت نماز سے فراغت حاصل ہو گئی تو کہنے والا شخص کہتا تھا کہ سورج طلوع ہو گیا (کافی تاخیر کر کے نماز ادا فرمائی) اس کے بعد نماز ظہر ادا کرنے میں تاخیر فرمائی حتیٰ کہ گذشتہ روز جس وقت نماز عصر ادا کی تھی سورج اس کے نزدیک ہو گیا پھر عصر کی نماز ادا کرنے میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ جس وقت نماز عصر سے فراغت حاصل کر چکے تھے تو کہنے والا شخص کہا کرتا تھا کہ سورج لال رنگ کا ہو گیا ہے پھر نماز مغرب ادا فرمانے میں تاخیر فرمائی۔ یہاں تک کہ شفق غروب ہونے کا وقت آ گیا۔ اس کے بعد نماز عشاء میں تہائی رات تک تاخیر فرمائی پھر فرمایا کہ وقت نماز ان دونوں اوقات نماز کے درمیان ہے۔

۵۲۷: حضرت بشیر بن سلام سے روایت ہے کہ میں اور امام محمد باقر بن علی بن حسین حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے کہا کہ تم ہمیں رسول کریم ﷺ کی نماز ادا کرنے کے طریقہ کے متعلق ارشاد فرماؤ اور وہ دور حجاج بن یوسف ظالم بادشاہ کا دور تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ روانہ ہوئے اور آپ ﷺ نے نماز ظہر ادا فرمائی کہ جس وقت سورج ڈھل گیا اور سایہ اصلی جوتے کے تسمے کے برابر تھا اس کے بعد آپ ﷺ نے نماز عصر ادا فرمائی جس وقت کہ انسان کا سایہ اس کے برابر ہو گیا۔ علاوہ اس سایہ کے جو کہ (جوتے کے) تسمہ کے برابر تھا پھر نماز

۵۲۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ بَشِيرِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ فَقُلْنَا لَهُ أَخْبَرْنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ ذَاكَ زَمَنُ الْحَجَّاجِ بْنِ يَوْسَفَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَالَتْ الشَّمْسُ وَ كَانَ

الْفَيْءُ قَدَرُ الشَّرَاكِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ
الْفَيْءُ قَدَرُ الشَّرَاكِ وَظِلُّ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلَّى
الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ
حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ
الْفَجْرُ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْعِدِّ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ الظِّلُّ
طُولَ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ
الرَّجُلِ مِثْلِيهِ قَدَرًا مَا يَسِيرُ الرَّايِبُ سِيرَ الْعَنْقِ
إِلَى ذِي الْحَلِيفَةِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ
الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ
أَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ شَكَّ زَيْدٌ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ
فَاسْفَرَ۔

بَابُ ۳۱۵ كَرَاهِيَّةُ النَّوْمِ بَعْدَ صَلَاةِ

الْمَغْرِبِ

۵۲۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ
قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي بَرَزَةَ فَسَأَلَهُ أَبِي كَيْفَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي
الْمَكْتُوبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا
الْأُولَى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَكَانَ يُصَلِّي
الْعَصْرَ حِينَ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلَى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى
الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي
الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِي
تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا
وَالْحَدِيثُ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ
حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسِّتِينَ
إِلَى الْمِائَةِ۔

مغرب ادا فرمائی کہ جس وقت سورج غروب ہو گیا پھر نماز عشاء ادا
فرمائی جس وقت کہ شفق غروب ہو گئی اس کے بعد جس وقت صبح صادق
نمودار ہوئی تو آپ ﷺ نے نماز فجر ادا فرمائی۔ پھر اگلے دن نماز ظہر
ادا فرمائی جس وقت کہ انسان کا سایہ اس کے برابر ہو گیا (مع سایہ
اصلی کے) اس کے بعد نماز عصر ادا فرمائی جس وقت کہ انسان کا سایہ
اس کے دو گنے کے برابر ہو گیا اس قدر دن (باقی) تھا کہ اگر کوئی شخص
مدینہ منورہ سے اونٹ پر سوار ہو کر درمیانہ رفتار سے روانہ ہو تو وہ شام
ہونے تک ذوالحلیفہ پہنچ جائے۔ اس کے بعد آپ نے نماز مغرب
اس وقت ادا فرمائی کہ جس وقت سورج غروب ہو گیا اسکے بعد نماز
عشاء تہائی رات یا نصف شب کے وقت ادا فرمائی اس میں راوی کو شبہ
ہے پھر فجر کی روشنی میں نماز ادا فرمائی۔

باب: نماز مغرب ادا کر کے سونے کی

کراہت

۵۲۸: حضرت سیار بن سلامہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میرے والد نے ان سے دریافت
فرمایا کہ رسول کریم ﷺ فرض نمازیں کس طریقہ سے ادا فرمایا کرتے
تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ نماز ظہر کہ جس کو تم اول نماز کہتے ہو اس وقت
ادا فرماتے کہ جس وقت سورج ڈھل جاتا اور نماز عصر اس وقت ادا
فرماتے کہ ہمارے میں سے کوئی شخص اپنے گھر پر پہنچ جاتا اور وہ شخص
مدینہ منورہ کے کنارہ میں ہوتا نماز عصر ادا کر کے اور سورج صاف اور
اونچائی پر ہوتا تھا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز مغرب کے متعلق جو فرمایا وہ
میں بھول گیا اور آپ ﷺ نماز عشاء میں تاخیر کرنے کو پسندیدہ خیال
فرماتے تھے کہ جس کو تم لوگ ”عتمہ“ سے تعبیر کرتے ہو اور نماز عشاء
سے قبل سونے کو برا تصور فرماتے تھے اور اسی طریقہ سے نماز عشاء سے
فراغت کے بعد گفتگو اور آپ ﷺ نماز فجر اس وقت ادا فرماتے کہ
جس وقت ہر ایک شخص اپنے دوست کی شناخت کر لیتا (روشنی ہو
جاتی) اور آپ ﷺ اس میں ساٹھ آیات سے لے کر ایک سو آیات

کریمہ تک تلاوت فرماتے۔

باب ۳۱۶ اَوَّلُ وَقْتِ الْعِشَاءِ

۵۲۹: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ جَبْرِئِلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ زَالَتْ الشَّمْسُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّهْرَ حِينَ مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ مَكَتَ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي رُجُلٍ مِثْلَهُ جَاءَهُ لِلْعَصْرِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الْعَصْرَ ثُمَّ مَكَتَ حَتَّى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ جَاءَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فَقَالَ فَصَلَّاهَا حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ سَوَاءً ثُمَّ مَكَتَ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ الشَّفَقُ جَاءَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْعِشَاءَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ سَطَعَ الْفَجْرُ فِي الصُّبْحِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَقَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الْعَدِجَيْنِ كَانَ فِي رُجُلٍ مِثْلَهُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّهْرَ ثُمَّ جَاءَهُ جَبْرِئِلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ كَانَ فِي رُجُلٍ مِثْلِهِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الْعَصْرَ ثُمَّ جَاءَهُ لِلْمَغْرِبِ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ وَاحِدٌ أَلَمْ يَزَلْ عَنْهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ ثُمَّ جَاءَهُ لِلْعِشَاءِ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَهُ لِلصُّبْحِ حِينَ أَسْفَرَ جَدًّا فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّى الصُّبْحَ فَقَالَ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ وَقْتُ كُلِّهِ.

باب: نمازِ عشاء کے اَوَّل وقت کا بیان

۵۲۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے جس وقت سورج غروب ہو گیا اور کہا کہ اٹھو اے محمد! اور آپ ﷺ نے نمازِ ظہر ادا فرمائی جس وقت کہ سورج جھک گیا پھر آپ ﷺ کے رہے جس وقت کہ سایہ ہر ایک شخص کا اس کے برابر ہو گیا تو حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اے محمد ﷺ اٹھ جاؤ اور نماز ادا کرو۔ آپ ﷺ اٹھ گئے اور جس وقت سورج غروب ہو گیا تو حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اے محمد ﷺ تم اٹھ جاؤ اور نمازِ مغرب ادا کرو۔ آپ ﷺ نے نمازِ مغرب ادا فرمائی جبکہ سورج غروب ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ کے رہے یہاں تک کہ شفق غروب ہو گیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اٹھ جاؤ اور نمازِ عشاء ادا کرو۔ چنانچہ آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور نمازِ عشاء ادا فرمائی۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام صبح ہوتے ہی تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد ﷺ تم اٹھ جاؤ اور نمازِ فجر ادا کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور نمازِ فجر ادا فرمائی۔ پھر اگلے روز حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے جس وقت کہ سایہ انسان کا اس کے برابر ہو گیا اور فرمایا کہ اٹھ جاؤ اے محمد ﷺ نماز ادا فرماؤ۔ آپ ﷺ نے نمازِ ظہر ادا فرمائی پھر حضرت جبریل علیہ السلام اس وقت تشریف لائے کہ جس وقت ہر ایک شے کا سایہ دوگنا ہو گیا اور فرمایا: اے محمد ﷺ اٹھ جاؤ نماز ادا فرماؤ۔ چنانچہ آپ ﷺ نے نمازِ عصر ادا فرمائی اور نمازِ مغرب کے واسطے حضرت جبریل علیہ السلام اس وقت تشریف لائے کہ جس وقت سورج غروب ہو گیا اور وہ اس وقت تشریف لائے جس وقت پہلے روز تشریف لائے تھے اور فرمایا: اے محمد ﷺ اٹھ جاؤ اور نماز ادا کرو۔ آپ ﷺ نے نمازِ مغرب ادا فرمائی پھر نمازِ عشاء کے واسطے اس وقت تشریف لائے کہ جس وقت رات کا تیسرا حصہ گزر گیا تھا اور فرمایا: اے محمد ﷺ اٹھ جاؤ اور نماز ادا کرو

آپ ﷺ نے نمازِ عشاء ادا فرمائی پھر حضرت جبریل علیہ السلام اس وقت تشریف لائے کہ جب کافی روشنی ہو گئی تھی اور کہا اے محمد ﷺ اٹھ جاؤ نماز ادا کرو آپ ﷺ نے نماز فجر ادا فرمائی۔ پھر حضرت جبریل نے فرمایا ان دونوں وقت کے درمیان میں نماز کا وقت ہے۔

باب: نمازِ عشاء میں جلدی کا حکم

۵۳۰: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نمازِ ظہر دو پہر کے وقت ادا فرماتے تھے (یعنی سورج ڈھلتے ہی) اور نمازِ عصر اس وقت ادا فرماتے تھے کہ سورج سفید اور صاف ہوتا اور نمازِ مغرب آپ ﷺ نے اس وقت ادا فرمائی جبکہ سورج غروب ہو گیا اور نمازِ عشاء (کے بارے میں معمول یہ تھا) جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے کہ جمع ہو گیا ہے تو جلدی ادا فرماتے اور جس وقت دیکھتے کہ لوگوں نے تاخیر فرمادی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تاخیر فرماتے۔

باب: غروبِ شفق کا وقت

۵۳۱: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں تمام لوگوں سے زیادہ نمازِ عشاء کے وقت کے بارے میں واقف ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء اس وقت ادا فرماتے کہ جس وقت تیسری رات کا چاند غروب ہو جاتا۔

۵۳۲: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: خدا کی قسم میں تمام لوگوں سے زیادہ اس نماز کے وقت یعنی نمازِ عشاء کے وقت کے بارے میں واقف ہوں رسول کریم ﷺ اس نماز کو اس وقت ادا فرماتے کہ جس وقت تیسری رات کا چاند غروب ہو جاتا۔

باب: نمازِ عشاء میں تاخیر کرنا مستحب ہے

۵۳۳: حضرت سیار بن سلامہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد

باب ۳۱۷ تَعَجِيلُ الْعِشَاءِ

۵۳۰: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَسَنِ قَالَ قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَأَلَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالنَّجْرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيَضَاءُ تَقِيَّةً وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا كَانَ إِذَا رَأَوْهُمْ قَدْ اجْتَمَعُوا عَجَلًا وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَدْ أَبْطَأُوا أَخَّرَ.

باب ۳۱۸ الشَّفَقُ

۵۳۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ رَقِيبَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَيَّاسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسَ بِمِيقَاتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ عِشَاءَ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَلَاثَةِ.

۵۳۲: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسَ بِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ عِشَاءَ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَلَاثَةِ.

باب ۳۱۹ مَا يَسْتَحِبُّ مِنْ تَاخِيرِ الْعِشَاءِ

۵۳۳: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ

عَنْ عَوْفٍ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا
وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي أَخْبِرْنَا
كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَةَ الَّتِي
تَدْعُونَهَا الْأُولَى حِينَ تَدْخُضُ الشَّمْسُ وَكَانَ
يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلَى رَحْلِهِ أَقْصَى
الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي
الْمَغْرِبِ قَالَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ تُوَخَّرَ صَلَاةُ
الْعِشَاءِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ
النُّومَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثُ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْقِلُ مِنْ
صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ وَكَانَ
يَقْرَأُ بِالسِّتِينَ إِلَى الْمِائَةِ.

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے میرے والد
نے ان سے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فرض کس طریقہ سے ادا فرمایا
کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: دوپہر کے وقت کی نماز کہ جس کو تم
لوگ پہلی نماز سے تعبیر کرتے ہو وہ تو آفتاب کے زوال کے بعد ادا
فرماتے تھے اور نماز عصر اس وقت ادا فرماتے تھے کہ ہم لوگوں میں سے
کوئی شخص نماز عصر ادا کر کے شہر کے کنارے پہنچ جاتا تھا اور سورج
صاف اور اونچائی پر ہو جاتا۔ حضرت سیار نے فرمایا کہ میں بھول گیا۔
ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے نماز مغرب کے متعلق فرمایا کہ پھر حضرت سیار
نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں تاخیر فرماتے کہ جس کو تم
لوگ عتمہ سے تعبیر کرتے ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء ادا کرنے سے قبل
سونے کو ناپسند فرماتے تھے اور نماز عشاء کے بعد (دنیاوی) گفتگو
کرنے کو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر اس وقت ادا فرماتے کہ انسان کسی
واقف شخص کی شناخت کرنے لگتا (یعنی روشنی اور اُجالے میں نماز فجر
ادا فرماتے جیسا کہ حنفیہ مسلک ہے) اور ساٹھ آیات سے لے کر ایک
سو آیات کریمہ تک تلاوت فرماتے۔

۵۳۴: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ وَيُوسُفُ بْنُ
سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ ابْنِ
جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيُّ حِينٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ
أُصَلِّيَ الْعَتَمَةَ إِمَامًا أَوْ خَلُوءًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ
عَبَّاسٍ يَقُولُ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعَتَمَةِ حَتَّى رَقَدَ النَّاسُ
وَاسْتَيْقَظُوا وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ
الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَرَجَ
نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا نَبِيُّ أَنْظَرُ إِلَيْهِ
الآنَ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاصْطَعَا يَدَهُ عَلَى شِقِّ رَأْسِهِ
قَالَ وَآشَرَ فَأَسْتَبَثَّ عَطَاءٌ كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَأَوْمَأَ إِلَيَّ
كَمَا آشَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَدَّلْتُ عَطَاءً بَيْنَ أَصَابِعِهِ

۵۳۴: حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عطاء
رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ تم لوگوں کی رائے میں نماز عشاء ادا کرنے کا عمدہ
وقت کونسا ہے چاہے میں امام ہوں یا میں نماز تنہا ادا کروں۔ حضرت
عطاء نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ
فرماتے تھے ایک رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں تاخیر فرمائی
یہاں تک کہ لوگ سو گئے اور لوگ نیند سے بیدار ہوئے پھر وہ سو گئے
اور پھر بیدار ہوئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور
فرمانے لگے: الصلوة الصلوة حضرت عطاء نے فرمایا کہ حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (یہ آواز سن کر) نکل گئے گویا کہ
میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اب اس وقت دیکھ رہا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک
سے پانی ٹپک رہا تھا اور ایک ہاتھ اپنے سر پر ایک جانب رکھے ہوئے
تھے حضرت ابن جریج نے فرمایا کہ میں نے مضبوطی سے دریافت کیا
حضرت عطاء سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طریقہ سے اپنا ہاتھ اپنے

بَشَىءٌ مِّنْ تَبْدِيدٍ ثُمَّ وَضَعَهَا فَأَنْتَهَى أَطْرَافَ
أَصَابِعِهِ إِلَى مُقَدِّمِ الرَّأْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا يَمْرُبَهَا
كَذَلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتَّى مَسَّتْ إِبْهَامَاهُ طَرَفَ
الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ ثُمَّ عَلَى الصَّدْعِ وَنَاحِيَةِ
الْجَبِينِ لَا يَقْصُرُ وَلَا يَطْشُ شَيْئًا إِلَّا كَذَلِكَ ثُمَّ
قَالَ لَوْلَا أَنِ اشْتَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ لَا
يُصَلُّوْهَا إِلَّا هَكَذَا۔

سر پر رکھا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ جس طریقہ سے حضرت ابن عباس
ؓ نے فرمایا تھا تو حضرت عطاء ؓ نے اپنی انگلیوں کو کچھ کھول کر سر
پر رکھا۔ یہاں تک کہ انگلیوں کے کونے سر کے آگے آگئے پھر انگلیوں کو
ملا کر ہاتھ کو گھمایا سر جو چہرہ سے قریب ہے پھر کپٹی پر اور پیشانی یا
واڑھی پر جس طریقہ سے مسلم کی شریف کی روایت ہے کہ (ہاتھ کو)
ایک کنارہ پر لے گئے لیکن بالوں کو انگلیوں سے نہیں پکڑا (یعنی صرف
بال کو دبا کر پانی نکال دیا) بس اس طریقہ سے کیا یعنی دبایا پھر آپ
ﷺ نے فرمایا: اگر میری امت کیلئے یہ حکم دشوار نہ ہوتا تو میں ان کو حکم
دیتا اس وقت نماز ادا کرنے کا (یعنی نماز عشاء اس قدر تاخیر سے پڑھا
کرتے)۔

۵۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنصُورٍ الْمَكِّيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
وَعَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
آخَرَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى ذَهَبَ مِنَ
اللَّيْلِ فَقَالَ عَمْرٌو فَنَادَى الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَقَدَ
النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْمَاءُ
يَقْطُرُ مِنْ رَأْسِهِ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّهُ الْوَقْتُ لَوْلَا أَنِ اشْتَقَّ
عَلَى أُمَّتِي۔

۵۳۵: حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک رات نماز عشاء میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ رات کا
ایک حصہ گزر گیا اس پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہو گئے اور
انہوں نے ”الصلوة یا رسول اللہ“ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے الفاظ
سے پکارا۔ پھر بچے اور خواتین سو گئے۔ (مرد) یہ الفاظ سن کر نکلے
اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا
تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ نماز ادا کرنے کا یہی وقت
ہے۔

۵۳۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ
سَمَکٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ۔

۵۳۶: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول کریم ﷺ نماز عشاء ادا فرمانے میں تاخیر فرمایا کرتے
تھے۔

۵۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنِ اشْتَقَّ عَلَى
أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ وَبِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ
صَلَاةٍ۔

۵۳۷: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے
ارشاد فرمایا: اگر میری امت کے واسطے یہ حکم باعث دشواری نہ ہوتا تو
میں ان کو نماز عشاء میں تاخیر کرنے کا اور ہر ایک نماز کے واسطے
مسواک کرنے کا حکم دیتا (یعنی میں نے امت کی سہولت کی وجہ سے
مذکورہ حکم نہیں دیا)۔

باب ۳۲۰ آخر وقتِ العشاء

۵۳۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُبَلَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَهُ بِالْعَتَمَةِ فَنَادَاهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا يَنْتَظِرُهَا غَيْرُكُمْ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ صَلُّوْهَا فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيَبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُسَيْنٍ۔

۵۳۹: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أُمِّ كَلثُومِ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَعْتَمَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى ذَهَبَ غَامَةُ اللَّيْلِ وَحَتَّى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى وَقَالَ إِنَّهُ لَوْ قُتِلَ لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي۔

۵۴۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا جَوْرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَكُنَّا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ بَعْدَهُ فَقَالَ حِينَ حِينَ خَرَجَ إِنَّكُمْ تَنْظُرُونَ صَلَوةً مَا يَنْتَظِرُ أَهْلُ دِينٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا أَنْ يُثْقَلَ عَلَى أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ

باب: نمازِ عشاء کے آخر وقت سے متعلق

۵۳۸: حضرت عائشہ صدیقہ فخریہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک رات نمازِ عشاء میں تاخیر فرمائی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ کو آواز دی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ بچے اور خواتین سو گئے ہیں۔ آپ ﷺ باہر کی جانب تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ (تمام عالم میں ان دنوں میں) اس نماز کا تم لوگوں کے علاوہ کوئی دوسرا شخص انتظار نہیں کرتا اور ان ایام میں مدینہ منورہ کے علاوہ کسی دوسری جگہ نہیں ہوتی اس لئے کہ اسلام کی اشاعت نہیں ہوئی تھی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس نماز کو شفق کے غروب ہونے سے لے کر تہائی رات تک ادا کر لیا کرو۔

۵۳۹: حضرت عائشہ صدیقہ فخریہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات نمازِ عشاء میں تاخیر فرمائی یہاں تک کہ کافی زیادہ رات کا حصہ گزر گیا اور اہل مسجد سو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی امامت فرمائی اور ارشاد فرمایا: یہ نماز اپنے وقت پر ہے اگر میری امت پر ناگوار نہ گذرتا (یعنی ان کو دشواری محسوس نہ ہوتی تو میں نمازِ عشاء کا وقت یہی مقرر و متعین کرتا)۔

۵۴۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات میں ہم لوگ (مسجد میں) مقیم رہے اور رسول کریم ﷺ کے ہم لوگ نمازِ عشاء کے واسطے منتظر رہے۔ جس وقت رات کا تہائی حصہ گزر گیا یا زیادہ وقت رات کا گزر گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس نماز کا منتظر کوئی دوسرا اہل مذہب نہیں ہوتا علاوہ تم لوگوں کے اور اگر میری امت پر گرانی نہ ہوتی تو میں ان کے ساتھ اسی وقت پر یہ نماز ادا کیا کرتا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مؤذن کو اس نے تکبیر

پڑھی۔

۵۴۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کے ہمراہ نماز مغرب ادا فرمائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں نکلے یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور نماز کی امامت فرمائی اور ارشاد فرمایا: لوگ نماز سے فارغ ہو چکے اور سو رہے اور تم لوگوں کو نماز کا اجر و ثواب ملتا ہے مطلب یہ ہے کہ نماز ادا کر رہے ہو جس وقت تک نماز کے منتظر رہو اور اگر مجھ کو ضعیف کی کمزوری کا اور بیمار کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو میں حکم دیتا اس نماز کو نصف رات میں ادا کرنے کا۔

۵۴۲: حضرت حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز میں تاخیر کی تقریباً آدھی رات کو پڑھی پھر جس وقت ادا کر چکے تو ہماری جانب چہرہ کیا اور ارشاد فرمایا: تم لوگ گویا نماز ہی میں ہو جس وقت تک کہ نماز کے منتظر رہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گویا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی چمک کی زیارت کر رہا ہوں۔ حضرت علی بن حجر کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں تاخیر کی نصف شب تک۔

باب: نماز عشاء کو عتمہ کہنے کی

اجازت

۵۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ اس بات سے واقف ہوتے کہ اذان دینے میں کیا ثواب ہے اور صف اول میں کھڑے ہونے میں کس قدر اجر اور ثواب ہے تو وہ لوگ ان دونوں کو نہ حاصل کر سکتے بغیر قرعہ اندازی کے اور اگر لوگ اس بات سے واقف ہوتے کہ نماز ظہر (یا نماز جمعہ) کیلئے جلدی پہنچنے میں کس قدر اجر ہے یا یہ کہ ہر ایک نماز کو اس کے اول

ہذہ الساعۃ ثم امر المؤذن فأقام ثم صلى۔

۵۴۱: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ لَمْ يَخْرُجِ إِلَيْنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَخَرَجَ فَصَلَّى بِهِمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا وَنَامُوا وَأَنْتُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَسُقْمُ السَّقِيمِ لَأَمَرْتُ بِهَذِهِ الصَّلَاةِ أَنْ تُؤَخَّرَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ۔

۵۴۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ح وَأَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخَذَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ نَعَمْ أَخَرُ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ إِلَى قَرِيبٍ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَلَمَّا أَنْ صَلَّى أَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ أَنْتُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتَظَرْتُمْ مَوَاقِفَهَا قَالَ أَنَسُ كَاتِبِي انْظُرْ إِلَى وَبَيْضِ خَاتَمِهِ فِي حَدِيثٍ عَلَيَّ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ۔

بَابُ ۳۲۱ الرُّخْصَةُ فِي أَنْ يُقَالَ لِلْعِشَاءِ

الْعَتَمَةُ

۵۴۳: أَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْبِدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ

وقت پر ادا کرنے میں کتنا زیادہ ثواب ہے تو لوگ ہر ایک وقت کی نماز کو ادا کرنے میں جلدی کرتے اور اگر لوگ واقف ہوتے کہ عتمہ (یعنی نمازِ عشاء) کے ادا کرنے میں کس قدر اجر ہے اور نمازِ فجر میں حاضری کا کس قدر اجر ہے تو لوگ سرین گھسیٹتے ہوئے آتے۔

يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَا يَسْتَهْمُوا وَلَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي التَّهَجِيرِ لَأَسْتَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ عَلِمُوا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ مجمع کے زیادہ ہونے کی وجہ سے لوگ ضرور قرعہ ڈالتے مراد یہ ہے کہ آپس میں اس مسئلہ پر لوگوں میں اس قدر اختلاف رائے ہوتا کہ قرعہ کے بغیر فیصلہ نہ ہو سکتا اور قرعہ میں جس آدمی کا نام نکل آتا تو وہ شخص اذان دیتا اور پہلی صف میں شرکت کرتا۔

بَابُ ۳۲۲ الْكَرَاهِيَّةُ فِي ذَلِكَ

باب: نمازِ عشاء کو عتمہ کہنا

۵۳۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ الْخَضِرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَغْلِبْ نَفْسُكَ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ هَذِهِ فَإِنَّهُمْ يُعْتَمُونَ عَلَى الْإِبِلِ وَأَنْتُمْ الْعِشَاءُ

۵۳۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں پر دیہاتی لوگ اس نماز کے نام میں غالب نہ آجائیں (مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ اس نماز کو عتمہ کہتے ہیں تم لوگ بھی ان کی تابعداری کر کے عتمہ کہنے لگ جاؤ) تم لوگ ہرگز ایسا نہ کرو بلکہ تم لوگ اس نماز کو نمازِ عشاء کہا کرو وہ لوگ تو اندھیرا کرتے ہیں اپنے اونٹ پر۔ یعنی اونٹ کے دودھ نکالنے میں وہ لوگ مشغول رہتے ہیں اس نماز کا نام نمازِ عشاء ہے۔

۵۳۵: أَخْبَرَنَا سُؤدَةُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمُنْبَرِ لَا تَغْلِبْكُمْ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ إِلَّا أَنْتُمْ الْعِشَاءُ

۵۳۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر فرماتے تھے کہ: اٹھو! تم لوگوں پر دیہات والے غالب نہ آجائیں اس نماز کے نام میں۔ اس نماز کا (صحیح) نام نمازِ عشاء ہے۔

بَابُ ۳۲۳ أَوَّلُ وَقْتِ الصُّبْحِ

باب: نمازِ فجر کا اول وقت کونسا ہے؟

۵۳۶: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ هَرُونَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّبْحَ حِينَ بَيَّنَّ لَهُ الصُّبْحُ

۵۳۶: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ فجر اس وقت ادا فرمائی کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہو گیا کہ صبح کا وقت ہو گیا ہے (مطلب یہ ہے کہ صبح صادق کی روشنی نظر آ گئی)۔

۵۴۷: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا مِنَ الْغَدِ أَمَرَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ أَنْ تَقَامَ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَسْفَرَ ثُمَّ أَمَرَ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا ثُمَّ قَالَ آيِنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ وَقْتٍ۔

۵۴۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے نماز فجر کے وقت کے بارے میں دریافت کیا جس وقت دوسرے روز نماز فجر کا وقت ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کا وقت ہوتے ہی نماز کا حکم فرمایا اور نماز پڑھائی پھر دوسرے روز جس وقت روشنی ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا حکم فرمایا اور نماز پڑھائی۔ اس کے بعد فرمایا: وہ شخص کہاں ہے جو نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کر رہا تھا؟ ان دونوں وقت کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

بَابُ ۳۲۴ التَّغْلِيسِ فِي

الْحَضَرِ

۵۴۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفَ النِّسَاءُ مُتَلَفِعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يَعْرِفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔

۵۴۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر ادا کرتے تھے پھر خواتین اپنی چادریں لپیٹتی جاتی تھیں نماز ادا فرما کر اور وہ خواتین شناخت نہیں کی جاتی تھیں اندھیرے کی وجہ سے۔

۵۴۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ النِّسَاءُ يُصَلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصُّبْحَ مُتَلَفِعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ فَيَرْجِعْنَ فَمَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ۔

۵۴۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ خواتین رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فجر کی نماز ادا کرتی تھیں اپنی چادریں لپیٹ کر اور پھر وہ واپس جاتی تھیں اندھیرا ہونے کی وجہ سے کوئی ان کو نہیں پہچانتا تھا۔

بَابُ ۳۲۵ التَّغْلِيسِ فِي

السَّفَرِ

۵۵۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِغَلَسٍ وَهُوَ

باب: دوران سفر نماز فجر اندھیرے میں ادا کرنا

کیسا ہے؟

۵۵۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن کہ جس روز قلعہ خیبر پر حملہ ہوا تھا فجر کی نماز اندھیرے میں ادا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اہل خیبر کے نزدیک تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر حملہ کیا اور ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل بہت بڑا ہے خیبر خراب ہو گیا۔ دو

قَرِيبٌ مِنْهُمْ فَأَغَارَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ اللَّهُ اكْبُرُ خَرَبْتُ
خَيْرٌ مَرَّتَيْنِ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ لَسَاءَ
صَبَاحُ الْمُنْذِرِينَ۔

مرتبہ ارشاد فرمایا اور ہم لوگ جس وقت کسی قوم کے پاس نازل ہوں
گے تو ان لوگوں کی صبح خراب ہوگئی۔ یعنی ان لوگوں کا دن برا ہوگا کہ جو
کہ عذاب خداوندی سے ڈرائے گئے تھے اور ہم لوگ کامیاب ہوں
گے اور اسی طریقہ سے ہوا کہ خداوند تعالیٰ نے خیبر کا قلعہ فتح فرمادیا اور
کفار کا تمام مال و سامان اہل اسلام کے ہاتھ آیا اور کچھ کفار قتل کر
دیئے گئے اور کچھ لوگ شہر بدر کر دیئے گئے اور کچھ لوگ اسی جگہ
مسلمانوں کی رعیت بن کر رہنے لگ گئے۔

باب: نماز فجر روشنی میں ادا کرنے سے متعلق

۵۵۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نماز فجر کو روشن کرو
(یعنی نماز فجر اجالے میں ادا کرو)

۵۵۲: حضرت محمود بن لبید نے اپنی برادری کے انصاری لوگوں سے
روایت نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ نماز
فجر کو جس قدر روشن کرو گے تو تم کو اسی قدر زیادہ ثواب (یعنی اجر)
ملے گا۔

باب: جس شخص نے نماز فجر کا ایک سجدہ سورج نکلنے سے

پہلے حاصل کر لیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

۵۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز فجر کے ایک سجدہ میں
بھی شرکت کر لی آفتاب نکلنے سے قبل تو اس شخص نے نماز فجر میں
شرکت کر لی اور جس شخص نے نماز عصر کے ایک سجدہ میں شرکت کر
لی غروب آفتاب سے قبل تو اس شخص نے نماز عصر میں شرکت کر
لی۔

باب ۳۲۶ الإسفار

۵۵۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ
عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ
خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اسْفِرُوا بِالْفَجْرِ۔

۵۵۲: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ
أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ
بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ
مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رِجَالٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا اسْفَرْتُمْ بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ
أَعْظَمُ بِالْآخِرِ۔

باب ۳۲۷ مَنْ أَذْرَكَ رُكْعَةً

مِنَ الصَّلَاةِ الصُّبْحِ

۵۵۳: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ
الْمُنْثَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَذْرَكَ سَجْدَةً مِنَ
الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَهَا وَمَنْ
أَذْرَكَ سَجْدَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ

فَقَدْ أَذْرَكَهَا۔

۵۵۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ أَنبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَهَا وَمَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَذْرَكَهَا۔

۵۵۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز فجر کی ایک رکعت میں شرکت کر لی آفتاب کے غروب ہونے سے قبل تو اس شخص نے نماز عصر میں شرکت کر لی۔

بَابُ ۳۲۸ آخِرُ وَقْتِ الصُّبْحِ

۵۵۵: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي صَدَقَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعَصْرَ بَيْنَ صَلَاتَيْكُمُ هَاتَيْنِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ إِذَا غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ قَالَ عَلَى إِثَرِهِ وَيُصَلِّي الصُّبْحَ إِلَى أَنْ يَنْفِصِحَ الْبَصَرُ۔

۵۵۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر اس وقت ادا فرمایا کرتے تھے کہ جس وقت سورج غروب ہو جاتا اور نماز عصر تم لوگوں کی نماز ظہر اور نماز عصر کے درمیان میں ادا فرماتے تھے یعنی نماز عصر تم لوگوں سے قبل ادا کرتے تھے اور نماز مغرب سورج غروب ہوتے ہی ادا کرتے تھے اور نماز عشاء جس وقت شفق غروب ہو جاتی تو اس وقت ادا فرماتے اور نماز فجر اس وقت ادا فرماتے کہ (نظر) پھیل جاتی اور تمام اشیاء نظر آنے لگتیں۔

بَابُ: جِسْ شَخْصٍ نَزَعَ نَمَازَ كِي اِيَك رَكَعَتِ پَانِي

۵۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی نماز کی ایک رکعت میں شرکت کر لی تو اس شخص نے اس نماز میں شرکت کر لی۔

بَابُ ۳۲۹ مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ
۵۵۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَذْرَكَ الصَّلَاةَ۔

۵۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز کی ایک رکعت میں شرکت کر لی تو اس شخص نے اس نماز میں شرکت کر لی۔

۵۵۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَذْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَذْرَكَهَا۔

۵۵۸: یہ حدیث گزشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

۵۵۸: أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ

حَدَّثَنَا هِشَامُ الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ سَمَاعَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ.

۵۵۹: أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَهَا.

۵۶۰: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ أَوْ غَيْرِهَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ.

۵۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز کی ایک رکعت میں شرکت کر لی تو اس شخص نے (گویا کہ پوری) نماز میں شرکت کر لی۔

۵۶۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز جمعہ یا اور کسی وقت کی نماز کی کسی رکعت میں شرکت کر لی تو اس کی نماز مکمل ہو گئی۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اس کو وہ نماز مل گئی اور اگر نماز جمعہ کی ایک رکعت ہی میں شرکت کی تو اس کو نماز جمعہ کی ایک رکعت مل گئی اور باقی ایک رکعت بعد میں ادا کرے۔

۵۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ بِلَالٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةٍ مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا إِلَّا أَنَّهُ يَقْضِي مَا فَاتَهُ.

۵۶۱: حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایک رکعت میں شرکت کر لی کسی نماز کی تو گویا کہ اس شخص نے اس (پوری) نماز میں شرکت کر لی لیکن جس قدر نماز (یعنی رکعت) نکل گئیں اس کو (جماعت کے سلام پھیرنے کے بعد) ادا کرے۔

تنگ وقت میں نماز فجر وعصر پڑھنا:

مندرجہ بالا حدیث شریف سے متعدد فقہی مسائل ثابت ہوتے ہیں پہلا مسئلہ تو یہ ہے کہ جس شخص کو ایک رکعت وقت کے مطابق وقت نماز حاصل ہو گیا جیسے کہ جس خاتون کو حیض آ رہا ہو اس کا حیض بند ہو گیا اور وہ پاک ہو گئی یا کوئی نابالغ لڑکا بالغ ہو گیا یا کوئی شخص مجنون اور پاگل تھا اس کا جنون زائل ہو گیا تو ان تمام افراد کے ذمہ اس وقت کی نماز ادا کرنا لازم ہو گیا۔ دوسری بات یہ

ہے کہ جس شخص نے ایک رکعت وقت کے اندر اندر ادا کر لی پھر اس نماز کا وقت ختم ہو گیا مثلاً کسی نے غروب آفتاب سے قبل نماز عصر شروع کی اور اسی دوران سورج غروب ہو گیا تو اس نماز کو مکمل کرنا چاہئے حضرت امام صاحب رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے اگر نماز فجر میں سورج نکل آئے تو وہ نماز فاسد ہو جائے گی اس کا اعادہ ضروری ہے۔ بہر حال حضرت امام صاحب رحمہ اللہ مذکورہ دو وقت کی نماز میں مذکورہ فرق کرتے ہیں جمہور ائمہ رحمہم فرق نہیں کرتے اور ہر حال میں صبح کی اور عصر کی نماز کو مکمل کرنے کا حکم فرماتے ہیں اور مذکورہ حدیث سے یہ بھی واضح ہے کہ جس نے ایک رکعت میں شرکت کر لی تو اس کو جماعت کا ثواب حاصل ہو گیا۔

باب ۳۳۰ السَّاعَاتِ الَّتِي نَهَى

باب: وہ اوقات جن میں نماز پڑھنے کی ممانعت

عَنِ الصَّلَاةِ فِيهَا

آئی ہے

۵۶۲: حضرت عبداللہ صناحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج طلوع ہوتا ہے اور اس کے ساتھ شیطان کی چوٹیاں ہوتی ہیں پھر جس وقت سورج اونچائی پر ہوتا ہے تو شیطان اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے پھر جس وقت وہ سیدھا ہوتا ہے دوپہر کے وقت تو پھر شیطان اس کے قریب ہو جاتا ہے پھر جس وقت سورج ڈھل جاتا ہے تو وہ علیحدہ ہو جاتا ہے پھر جس وقت وہ غروب ہونے لگتا ہے تو اس کے قریب ہوتا ہے پھر جس وقت سورج غروب ہو جاتا ہے تو وہ علیحدہ ہو جاتا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں نماز ادا کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۵۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَبْدَ اللَّهِ الصَّنَابِجِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارْقَهَا فَإِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَإِذَا زَالَتْ فَارْقَهَا فَإِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوبِ قَارَنَهَا فَإِذَا غَرَبَتْ فَارْقَهَا وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي تِلْكَ السَّاعَاتِ۔

شیطان کی چوٹی کا مفہوم:

مذکورہ حدیث میں شیطان کی چوٹی سے مراد ہے کہ جس وقت طلوع آفتاب ہوتا ہے اور اس کے ساتھ شیطان کی دونوں چوٹیاں ہوتی ہیں یعنی سورج پر شیطان اپنا سر رکھ دیتا ہے تو اس کی چوٹیاں سورج کے دونوں جانب ہوتی ہیں اس سے شیطان کا مطلب ہوتا ہے کہ لوگ سورج کی عبادت کریں اور اس کی عبادت کرنا پوجا کرنا میری (یعنی شیطان کی) پوجا کرنا ہے اور شیطان کی اس وقت خواہش ہوتی ہے کہ سجدہ صرف میرے واسطے ہو اور واضح رہے کہ جس وقت سورج نکل رہا ہو اور جب سورج بالکل آسمان کے درمیان میں ہو اور جب غروب ہو تو ایسے وقت میں نماز پڑھنا ناجائز ہے چاہے نماز نفل ہو یا فرض۔ حدیث شریف میں ان اوقات میں نماز پڑھنے کی ممانعت واضح طور پر بیان فرمائی گئی ہے۔

۵۶۳: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ۵۶۳: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ:

عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ تَقْبِرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعَ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظُّلُمَةِ حَتَّى تَمِيلَ وَحِينَ تَضَيِّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ.

بَابُ ۳۳۱ النَّهْيُ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ ۵۶۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

۵۶۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَبَانَا مَنْصُورٌ عَنْ قَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ وَكَانَ مِنْ أَحَبِّهِمْ إِلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

بَابُ ۳۳۲ النَّهْيُ عَنِ الصَّلَاةِ

عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

۵۶۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَخَرَّ أَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا.

۵۶۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ أَبَانَا حَالِدٌ

فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو تین وقت میں نماز پڑھنے اور جنازہ دفن کرنے سے منع فرماتے تھے ایک تو اس وقت جب سورج نکل رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے دوسرے اس وقت کہ جب سورج بالکل درمیان میں ہو یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور تیسرے اس وقت کہ جس وقت سورج غروب ہونے لگے جھک جائے۔

باب: فجر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت کا بیان

۵۶۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت بیان فرمائی یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور نماز فجر کے بعد (بھی) نماز پڑھنے کی ممانعت بیان فرمائی یہاں تک کہ سورج طلوع ہو۔

۵۶۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ رضی اللہ عنہم سے سنا ہے۔ ان میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے اور وہ تمام کے تمام زیادہ محبت والے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی نماز فجر کے بعد نماز پڑھنے کی یہاں تک کہ سورج طلوع ہو اور نماز عصر کے بعد بھی یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

باب: سورج طلوع ہونے کے وقت نماز کے ممنوع ہونے کا بیان

ہونے کا بیان

۵۶۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص نماز نہ پڑھے جس وقت کہ سورج طلوع ہو رہا ہو یا غروب ہو رہا ہو۔

۵۶۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کے طلوع اور غروب کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلَّى مَعَ طُلُوعِ الشَّمْسِ أَوْ غُرُوبِهَا۔

باب: دوپہر کے وقت نماز پڑھنے کی ممانعت

کا بیان

۵۶۸: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین اوقات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو نماز پڑھنے اور مردوں کی تدفین سے منع فرماتے تھے ایک تو اس وقت کہ جس وقت سورج طلوع ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے دوسرے جس وقت کہ عین دوپہر کا وقت ہو یہاں تک کہ سورج کے زوال کا وقت ہو۔ تیسرے وہ وقت کہ جب سورج غروب ہونے کا وقت ہو یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔

النَّهَار

۵۶۸: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ غَامِرٍ يَقُولُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْرَأَ فِيهِنَّ مَوَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظُّهْرِ حَتَّى تَمِيلَ وَحِينَ تَصِفُّ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ۔

باب: نماز عصر کے بعد نماز کے ممنوع ہونے کا بیان

۵۶۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی نماز پڑھنے سے فجر کے بعد سورج کے طلوع ہونے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج کے غروب ہونے تک۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

۵۶۹: أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صُمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى الطُّلُوعِ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى الْغُرُوبِ۔

۵۷۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ نماز فجر کے بعد نماز نہیں ہے جس وقت تک کہ سورج طلوع ہو اور نماز عصر کے بعد نماز نہیں ہے جس وقت تک سورج غروب ہو۔

۵۷۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَبْرُقَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

۵۷۱: سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۵۷۱: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ

قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

الْخُدْرِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِنَجْوَاهُ۔

۵۷۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجْبِرٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

۵۷۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت بیان فرمائی نماز عصر کے بعد نماز ادا کرنے سے۔

۵۷۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْسَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَوْ هَمَّ عُمَرُ ۖ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ۔

۵۷۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو وہم ہو گیا کہ ممانعت فرمانے لگے نماز عصر کے بعد دو گناہ ادا کرنے سے حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت بیان فرمائی ہے اس بات سے کہ جان بوجھ کر تم لوگ اپنی نماز کو سورج طلوع ہونے کے وقت یا سورج کے غروب ہونے کے وقت نہ پڑھو اس لئے کہ وہ (سورج) شیطان کی دوزلف میں طلوع ہوتا ہے (اس کی تشریح گذر چکی ہے)۔

۵۷۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاتَّخِرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَشْرِقَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَاتَّخِرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغْرُبَ۔

۵۷۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب سورج کا کنارہ طلوع ہو جائے تو نماز ادا کرنے میں تاخیر کرو یہاں تک کہ سورج صاف ہو جائے (یعنی روشن ہو جائے) اور جس وقت سورج کا کنارہ غروب ہو جائے تو تم نماز ادا کرنے میں تاخیر کرو۔ یہاں تک کہ وہ سورج پورے طریقہ سے غروب ہو جائے۔

۵۷۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنصُورٍ قَالَ أَنْبَأَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو يَحْيَى سُلَيْمٌ بْنُ عَامِرٍ وَضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ وَابْنُ طَلْحَةَ نَعِيمٌ بْنُ زِيَادٍ قَالُوا سَمِعْنَا أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبْسَةَ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ أَقْرَبُ مِنَ الْآخِرَى أَوْ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ يُتَغْنَى ذِكْرُهَا قَالَ نَعَمْ إِنَّ أَقْرَبَ مَا يَكُونُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْعَبْدِ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي

۵۷۵: حضرت عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کیا کوئی ایسا وقت موجود ہے کہ جس میں خدا تعالیٰ سے انسان کو زیادہ قربت حاصل ہو یا اس وقت میں یاد خداوندی میں مشغول رہا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں تمام اوقات سے زیادہ بندہ اللہ عزوجل کے قریب ہوتا ہے پچھلی رات میں (اس وقت اللہ عزوجل پہلے آسمان پر نازل ہوتا ہے) پس اگر تم سے ہو سکے تو تم اللہ عزوجل کی یاد کرنے والوں میں سے بن جاؤ اس لئے کہ اس وقت فرشتے نماز میں حاضر ہوتے ہیں (اس وجہ سے مجھے توقع ہے کہ وہ جلدی قبول ہو جائیں) سورج کے طلوع ہونے تک اس وجہ سے سورج طلوع ہوتا ہے شیطان کی دو چوٹی میں اور یہ وقت ہے کافروں

بَلِّغِ السَّاعَةَ فَاِنْ الصَّلَاةُ مَحْضُورَةٌ
مَشْهُودَةٌ اِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ فَانْهَاطُهَا تَطْلُعُ بَيْنَ
قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ وَهِيَ سَاعَةُ صَلَاةِ الْكُفَّارِ فَدَعِ
الصَّلَاةَ حَتَّى تَرْتَفِعَ قَبْدُ رُمَحٍ وَيَذْهَبَ شُعَاعُهَا
ثُمَّ الصَّلَاةُ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ حَتَّى تَعْتَدِلَ
الشَّمْسُ اِعْتِدَالَ الرُّمَحِ يَنْصِفُ النَّهَارَ
فَانْهَاطُهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا ابْوَابُ جَهَنَّمَ
وَتُسَجَّرُ فَدَعِ الصَّلَاةَ حَتَّى يَفِيءَ الْفَيْءُ ثُمَّ
الصَّلَاةُ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ حَتَّى تَغِيبَ
الشَّمْسُ فَانْهَاطُهَا تَغِيبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَهِيَ
صَلَاةُ الْكُفَّارِ۔

بَابُ ۳۳۵ الرِّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ

الْعَصْرِ

۱۔ ۵۷۶: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنْ مَسْوَدٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ
الْاَجْدَعِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ
الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا اَنْ تَكُونَ الشَّمْسُ بَيَظًا
نَفِيَّةً مُرْتَفِعَةً۔

۵۷۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا
تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي
قَطْرًا۔

۵۷۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ
مَا دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا
صَلَّاهُمَا۔

۵۷۹: أَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ

کی نماز کا تو اس وقت جس وقت سورج طلوع ہو رہا ہو تم نماز نہ پڑھو
یہاں تک کہ سورج ایک نیزہ کے برابر بلند ہو جائے اور اس کی کرن
خوب نکل آئے پھر فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ نماز میں شرکت
فرماتے ہیں یہاں تک کہ سورج سیدھا ہو جاتا ہے دوپہر کے وقت
(مطلب یہ ہے کہ اس کا کسی بھی جانب سایہ نہیں پڑتا جس طریقہ سے
کہ نیزہ بالکل سیدھا ہوتا ہے) اس وقت دوزخ کے دروازے کھولے
جاتے ہیں اور وہ دوزخ دھونکائی جاتی ہے تو اس وقت تم نماز پڑھنا
ترک کر دو یہاں تک کہ سایہ پڑنے لگ جائے (زوال آفتاب سے)
پھر نماز میں فرشتے شرکت کرتے ہیں سورج کے غروب ہونے تک
اس لئے کہ سورج غروب ہوتا ہے شیطان کی دو چوٹی کے درمیان میں
اور یہ وقت کافروں کی نماز کا ہے۔

باب: نماز عصر کے بعد نماز کی اجازت

کا بیان

۵۷۶: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت بیان فرمائی مگر
جس وقت کہ سورج سفید اور بلند ہو جائے۔

۵۷۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے نماز عصر کے بعد جو دو رکعت میرے نزدیک تشریف لا
کر ادا فرماتے تھے ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ناغہ
نہیں کیا۔

۵۷۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز عصر کے بعد تشریف لاتے تو دو
رکعت ادا فرماتے۔

۵۷۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ

الْخَرِثُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ
مُسْرُوْقًا وَالْأَسْوَدَ قَالَ نَشْهَدُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ عِنْدِي بَعْدَ الْعَصْرِ
صَلَّاهُمَا۔

۵۸۰: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَبَانَا عَلِيُّ بْنُ
مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَوَاتَانِ مَا
تَرَكَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً
رَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

۵۸۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ
الْعَصْرِ فَقَالَتْ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ
شُغِلَ عَنْهُمَا أَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ
وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَتَتْهَا۔

۵۸۲: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مُعْتَمِرًا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي بَيْتِهَا بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ مَرَّةً
وَاحِدَةً وَأَنَّهَا ذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هُمَا رَكْعَتَانِ
كُنْتُ أَصَلِّيهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَشُغِلْتُ عَنْهُمَا حَتَّى
صَلَّيْتُ الْعَصْرَ۔

۵۸۳: أَخْبَرَنِي إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا
وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شُغِلَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ
فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ۔

وسلم جس وقت نماز عصر کے بعد میرے گھر ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ
وسلم دو رکعات ادا فرماتے۔

۵۸۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے کبھی دو نمازوں کا تاغہ نہیں فرمایا اور میرے مکان میں (ہمیشہ)
کبھی پوشیدہ طریقے سے اور کبھی کھلے طریقے سے آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فجر کی نماز سے قبل دو رکعات اور دو رکعات عصر کے بعد ادا
فرمائیں۔

۵۸۱: حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان دو رکعت کا پوچھا جن کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر
کے بعد ادا فرماتے تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دو رکعت کو
عصر سے قبل ادا فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کام پیش آ
گیا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ بھول ہو گئی تو ان دو رکعت کو نماز عصر کے بعد ادا
کر لیا اور آپ جس وقت کسی وقت کی نماز ادا فرماتے تو اس کو مضبوطی
سے ادا فرماتے۔

۵۸۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان کے مکان میں نماز عصر کے بعد دو رکعات ادا فرمائیں انہوں نے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ فرمایا کہ یہ رکعات معمول کے خلاف
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طریقے سے ادا فرمائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ
دو رکعات ہیں جن کو نماز ظہر کے بعد میں پڑھا کرتا تھا۔ آج میں ان
رکعات کو نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ نماز عصر ادا کر لی (تو میں نے نماز
عصر کے بعد ان رکعات کو ادا کر لیا۔)

۵۸۳: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کو کچھ کام پیش آ گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز سے قبل دو
رکعات ادا نہ کر سکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر کی نماز کے
بعد ادا کر لیں۔

بَابُ ۳۳۶ الرُّخْصَةُ فِي الصَّلَاةِ

قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

۵۸۳: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ أَبَانَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ لَاحِقًا عَنِ الرُّكْعَتَيْنِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيهِمَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ مَا هَاتَانِ الرُّكْعَتَانِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ قَاضِطَرَّ الْحَدِيثُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَشَغِلَ عَنْهُمَا فَرَكَعَهُمَا حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ أَرَهُ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ وَلَا بَعْدَ.

بَابُ ۳۳۷ الرُّخْصَةُ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ

الْمَغْرِبِ

۵۸۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَفِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيَّ قَامَ لِبِرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ انْظُرْ إِلَى هَذَا أَيَّ صَلَاةٍ يُصَلِّي فَأَلْفَتَ إِلَيْهِ فَرَأَاهُ فَقَالَ هَذِهِ صَلَاةٌ كُنَّا نَصَلِّيُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

بَابُ ۳۳۸ الصَّلَاةُ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ

۵۸۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ

باب: سورج غروب ہونے سے قبل نماز پڑھنے کی

اجازت سے متعلق

۵۸۴: حضرت عمران بن حدیر فرماتے ہیں کہ میں نے لاحق سے دریافت کیا ان دو رکعات کا جو پڑھی جاتی ہیں سورج کے غروب ہونے سے قبل۔ انہوں نے کہا کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ان کو پڑھا کرتے تھے تو حضرت معاویہ نے ان سے کہلوایا کہ یہ دو رکعات کس قسم کی ہیں سورج کے غروب ہونے کے وقت (یعنی یہ تم کس وجہ سے پڑھتے ہو؟) انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کے متعلق فرما دیا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی دو رکعت ادا فرماتے تھے ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کام پیش آ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج غروب ہونے کے بعد ان نمازوں کو پڑھا پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان نمازوں کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ نہ تو اس کے بعد اور نہ ہی اس سے قبل۔

باب: نماز مغرب سے قبل نماز ادا کرنا

کیسا ہے؟

۵۸۵: حضرت ابوالخیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوتیمیم جیشانی نماز مغرب سے قبل دو رکعت پڑھنے کے واسطے کھڑے ہوئے تو میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ دیکھو یہ کون سے وقت کی نماز ادا کر رہے ہیں؟ انہوں نے دیکھا تو کہا کہ یہ وہ نماز ہے جس کو ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پڑھا کرتے تھے۔

باب: نماز فجر کے بعد نماز سے متعلق

۵۸۶: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت نماز فجر ہو

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّعَ الْفَجْرَ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

باب ۳۳۹ اباحۃ الصلوة

إِلَى أَنْ يُصَلِّيَ الصُّبْحُ

۵۸۷: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ وَابْنُ أَبِي يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ حَسَنٍ أَخْبَرَنِي شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ طَلْقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَلَمَانِيِّ عَنْ عُمَرُو بْنِ عَبَّسَةَ قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَسْلَمَ مَعَكَ قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قُلْتُ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ أَقْرَبُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أُخْرَى قَالَ نَعَمْ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَصَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتَّى تُصَلِّيَ الصُّبْحَ ثُمَّ إِنَّهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَمَا دَامَتْ وَقَالَ ابْنُ يُونُسَ فَمَا دَامَتْ كَانَتْهَا حَافَةً حَتَّى تَنْتَشِرَ ثُمَّ صَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتَّى يَقُومَ الْعَمُودُ عَلَى ظِلِّهِ ثُمَّ إِنَّهُ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ فَإِنَّ جَهَنَّمَ تَسْجُرُ بَصَفَ النَّهَارِ ثُمَّ صَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتَّى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ إِنَّهُ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَتَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ۔

نماز سے متعلق مسلک شوافع:

جاتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز نہیں پڑھا کرتے تھے مگر دو رکعات نماز ہلکی پھلکی (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کی دو سنت نماز ادا فرمایا کرتے تھے اور دوسری کوئی نفل نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔)

باب: فجر کی نماز کے بعد نماز (نفل) پڑھنے

سے متعلق

۵۸۷: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ ﷺ کے ہمراہ کون کون لوگ ایسے ہیں کہ جنہوں نے اسلام قبول فرمایا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک آزاد شخص (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) اور ایک غلام (بلال حبشی رضی اللہ عنہ) ہے اور (میں نے کہا) کوئی وقت ایسا ہے کہ جس میں دوسرے وقت سے زیادہ اللہ عزوجل سے نزدیکی حاصل ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ رات کا آخری حصہ اس وقت جس قدر مناسب خیال کرے نماز نفل نماز فجر تک ادا کرے پھر تم یہاں تک ٹھہر جاؤ کہ طلوع آفتاب ہو جائے اور سورج کی ایک ڈھال کی طرح روشنی پھیل جائے پھر تم جس قدر ممکن ہو سکے نماز نفل پڑھ لو یہاں تک کہ ستون اپنے سایہ پر کھڑا ہو جائے (یعنی اس کا سایہ نہ پڑے ادھر ادھر ٹھیک دوپہر کے وقت بعض ملک میں بلکہ مکہ مکرمہ میں اس قسم کی صورت حال پیش آجاتی ہے) پھر تم رک جاؤ یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اس لئے کہ دو رخ دوپہر کے وقت دھونکائی جاتی ہے پھر تم نماز (نفل) پڑھو نماز عصر تک پھر تم رک جاؤ یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔ اس لئے کہ وہ (سورج) غروب ہوتا ہے شیطان کی دو چوٹی کے درمیان میں۔

مذکور بالا حدیث شریف سے استدلال فرماتے ہوئے حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ نماز ہر ایک وقت میں جائز اور درست ہے چاہے سورج طلوع ہو یا غروب یا سورج کے زوال کا وقت ہو۔ لیکن حضرت امام ابوحنیفہ نے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب نیز زوال آفتاب کے وقت نماز کو ناجائز قرار دیا ہے کیونکہ ان اوقات میں مشرکین عبادت کرتے ہیں اور جیسا کہ

ایک دوسری حدیث شریف میں مذکور تین اوقات میں نماز پڑھنے کی واضح طور پر ممانعت بیان فرمائی گئی ہے تفصیل کے لئے شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

بَابُ ۳۴۰ اِبَاحَةِ الصَّلَاةِ

فِي السَّاعَاتِ كُلِّهَا بِمَكَّةَ

۵۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَابَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى آيَةً سَاعَةً شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ۔

بَابُ ۳۴۱ الْوَقْتُ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ

الْمُسَافِرُ

بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

۵۸۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ آخَرَ الظُّهْرِ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ..... ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحَلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ۔

باب: مکہ مکرمہ میں ہر ایک وقت نماز کے درست ہونے

کا بیان

۵۸۸: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے قبیلہ عبد مناف کی اولاد! تم لوگ کسی شخص کو اس کے مکان کے طواف کرنے سے نہ روکو اور نماز (بھی) ادا کرنے سے نہ روکو جس وقت دل چاہے دن یا رات میں۔ (یعنی جب چاہے کوئی عبادت کرے)

باب: مسافر آدمی نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کو کون سے

وقت میں ایک ساتھ جمع کرے اس سے

متعلقہ احادیث

۵۸۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اگر (سفر میں) سورج کے زوال سے قبل روانہ ہوتے تو آپ ﷺ نمازِ ظہر کو نمازِ عصر تک مؤخر فرماتے پھر دونوں نمازوں (یعنی نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کو) ایک ساتھ پڑھتے اور اگر آپ ﷺ کو سورج کے زوال کے بعد (سفر کیلئے) روانہ ہونا ہوتا تو آپ ﷺ نمازِ ظہر پڑھ کر روانہ ہوتے۔

نمازِ ظہر اور عصر کو جمع کرنے کے بارے میں:

نماز کے بارے میں اصل یہی ہے کہ اس کو اس کے وقت پر ادا کیا جانا ضروری ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَإِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوفًا﴾ اور اسی طریقہ سے فرمایا گیا ہے: ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ﴾ لیکن شدید مجبوری کی صورت میں دو نمازوں کو صورتہ جمع کرنا جائز ہے لیکن جمع حقیقی جائز نہیں ہے علاوہ حج کے دوران جو کہ میدانِ عرفات اور مزدلفہ میں جمع کیا جاتا ہے اس کے علاوہ کسی اور موقعہ پر جمع حقیقی کی اجازت نہیں ہے حنفیہ کا یہی مسلک ہے لیکن دوسرے

حضرت ائمہ کرام سفر اور مرض میں جمع حقیقی کی اجازت دیتے ہیں اور اس بارے میں حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد حالت مرض میں دو نمازوں کو حقیقتاً جمع کرنے کو جائز فرماتے ہیں اور حضرات حنفیہ نے جمع صوری کی اس وجہ سے بوقت شدید ضرورت اجازت دی ہے کیونکہ اس میں امت کے واسطے کوئی حرج نہیں ہے اور جمع صوری کی صورت یہ ہے کہ ایک نماز کو آخری وقت میں پڑھ لیا جائے اور دوسری نماز کو جلدی وقت شروع ہوتے ہی پڑھ لیا جائے جیسا کہ خود حضرت امام بخاری فرماتے ہیں: "باب تعجيل العصر و تاخير الظهر" خلاصہ کلام یہ ہے کہ مذکور بالا حدیث باب کہ جس سے حضرات شوافع نے جمع حقیقی پر استدلال فرمایا ہے اس سے مراد حضرت امام طحاوی، امام نسائی وغیرہ محدثین عظام نے جمع صوری ہی مراد لیا ہے نہ کہ جمع حقیقی۔ مزید تفصیل کے لئے شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۵۹۰: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحابہ عریضہ نکلے جس سال کہ غزوہ تبوک پیش آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر اور نماز عصر کو ایک ساتھ جمع فرماتے اور نماز مغرب اور نماز عشاء کو ایک ساتھ جمع فرماتے۔ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر میں تاخیر فرمائی پھر نکلے اور نماز عصر اور نماز ظہر ایک ساتھ پڑھیں پھر اندر تشریف لے گئے پھر نکلے تو نماز مغرب اور نماز عشاء ملا کر ایک ساتھ پڑھی۔

۵۹۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ تَبُوكَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ۔

باب: دو وقت کی نماز جمع کرنا

۵۹۱: حضرت کثیر بن قاروندہ سے روایت ہے کہ میں نے سالم بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا ان کے والد کی نماز کے بارے میں اور یہ دریافت کیا کہ وہ بحالت سفر کبھی نمازوں کو ایک ساتھ پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: حضرت صفیہ بنت ابی عبید میرے والد (عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے نکاح میں تھیں انہوں نے لکھا کہ میرے والد صاحب کو کہ وہ اپنے کھیت میں تھیں کہ میں دنیا کے آخری دن میں ہوں اور آخرت کے پہلے دن میں ہوں (مرنے کے قریب ہوں) یہ منظر دیکھ کر عبد اللہ بن عمر بیٹھا سوار ہوئے اور جلدی

باب ۳۴۲ بیانِ ذلک

۵۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ قَارُونَْدَا قَالَ سَأَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ صَلَاةِ أَبِيهِ فِي السَّفَرِ وَسَأَلْنَاهُ هَلْ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ فِي سَفَرِهِ فَذَكَرَ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ كَانَتْ تَحْتَ فَكَّابَتِ إِلَيْهِ وَهُوَ فِي زَرَاعَةٍ لَهُ آتَى فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ فَرَكِبَ فَاسْرَعَ السَّيْرَ إِلَيْهَا حَتَّى إِذَا

حَانتَ صَلَوةَ الظُّهْرِ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةُ يَا أَبَا
عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَلَمْ يَلْتَفِتْ حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْرُ
الصَّلَاةَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتَ فَأَقِمْ
فَصَلَّى ثُمَّ رَكِبَا حَتَّى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَهُ
الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةُ فَقَالَ كَفَعَلِكَ فِي صَلَاةِ
الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ سَارَ حَتَّى إِذَا اسْتَبَكَّتِ
السُّجُومُ نَزَلَ ثُمَّ قَالَ لِلْمُؤَذِّنِ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتَ
فَأَقِمْ فَصَلَّى ثُمَّ انْصَرَفَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَقَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ
أَحَدُكُمْ الْأَمْرُ الَّذِي يَخَافُ قُوَّةَ فَلْيُصَلِّ هَذِهِ
الصَّلَاةَ۔

جلدی روانہ ہوئے جس وقت نماز ظہر کا وقت ہو گیا تو مؤذن نے ان
سے کہا: الصلوة۔ (نماز کا وقت ہو گیا ہے) لیکن انہوں نے کوئی خیال
نہیں کیا۔ جس وقت وہ وقت آ گیا جو کہ نماز ظہر اور نماز عصر کے
درمیان ہوتا ہے تو وہ بٹھہرے اور مؤذن سے کہا (ظہر کی) تکبیر پڑھو پھر
جس وقت میں سلام پھیر دوں تو تم (نماز عصر) کی تکبیر پڑھو پھر دونوں
وقت کی نماز پڑھی جس وقت سورج غروب ہو گیا تو مؤذن نے کہا کہ
الصلوة۔ انہوں نے فرمایا کہ اسی طریقہ سے کہ جس طریقہ سے نماز ظہر
اور نماز عصر میں کیا تھا اور روانہ ہو گئے۔ جس وقت کہ ستارے گہن میں
آ گئے اور مؤذن سے تکبیر کہنے کو کہا کہ نماز مغرب کی تکبیر کہو پھر جس
وقت میں سلام پھیروں تو تم نماز عشاء کی تکبیر پڑھو۔ پھر دونوں وقت
کی نماز پڑھیں اور فراغت حاصل کر کے ہماری جانب چہرہ کیا اور کہا
کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگوں میں سے کسی
شخص کو اس قسم کا کام پیش آ جائے کہ جس کے بگڑ جانے کا اندیشہ ہو تو
اسی طریقہ سے نماز ادا کرے۔

بَابُ ۳۴۳ الْوَقْتُ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ

الدُّوْمُ الْمُقِيمُ

۵۹۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ
عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ ثَمَانِيًا
جَمِيعًا وَسَبْعًا آخَرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ
وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ۔

باب: جس وقت میں کوئی مقیم آدمی دو وقت کی نماز ایک

ساتھ پڑھ سکتا ہے

۵۹۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم
ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ میں آٹھ رکعات (نماز ظہر اور نماز عصر کی)
ایک ساتھ پڑھیں اور آپ ﷺ نے نماز ظہر میں تاخیر فرمائی اور نماز
عصر میں جلدی فرمائی اور سات رکعات نماز مغرب اور نماز عشاء کی ملا
کر پڑھیں۔ آپ ﷺ نے تاخیر فرمائی نماز مغرب میں اور جلدی
فرمائی نماز عشاء میں۔

بغیر خوف کے دو نمازوں کو جمع کرنا:

ایک ہی وقت میں دو وقت کی نماز جمع کرنے سے متعلق سابقہ صفحات میں عرض کیا جا چکا ہے۔ بہر حال مذکورہ بالا حدیث میں
بغیر کسی خوف اور بارش وغیرہ کے دو وقت کی نماز ایک وقت میں پڑھنے کے باب میں مذکور ہے تو اس بارے میں یہ پیش نظر رہنا
چاہئے کہ حضرت ابن عباس کی روایت اگرچہ صحیح ہے لیکن کسی امام کا اس پر عمل نہیں ہے اور جمہور ائمہ اس کے قائل نہیں ہیں اور اس
ظاہری طور سے دو وقت کی نماز ایک وقت میں پڑھنے کے بارے میں حضرت جابر بن زید جو کہ حضرت ابن عباس کے شاگرد کے

شاگرد ہیں وہ فرماتے ہیں: ”ان تو خر الظھر وتعجل العصر وانا اظن ذلك ولا تخرج منه الخ“ (مسلم شریف ۲۲۶)
(مستفاد از تقریر ترمذی حضرت شیخ مدنی ص ۲۹۵) بہر حال مذکورہ جمع جمع حقیقی نہیں ہے بلکہ جمع صوری ہے اور اس مسئلہ کی مزید
تفصیل مطلوب ہو تو بذل المجہود شرح ابوداؤد شریف فتح الملہم شرح مسلم مرقاة شرح مشکوٰۃ از ملا علی قاریؒ اور اردو میں درس
ترمذی از حضرت شیخ مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم ملاحظہ فرمائیں۔

۵۹۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے شہر بصرہ
میں پہلی نماز (یعنی نماز ظہر) اور نماز عصر پڑھی اور درمیان میں کوئی
دوسری نماز نہیں پڑھی (مطلب یہ ہے کہ اس درمیان نفل نماز نہیں
پڑھی) اور نماز مغرب اور نماز عشاء اسی طریقہ سے پڑھی۔ یعنی
درمیان میں کوئی دوسری نماز نہیں پڑھی اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کسی کام کی وجہ سے اس طریقہ سے کیا۔ حضرت ابن عباسؓ نے
فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں
نماز ظہر اور نماز عصر کی آٹھ رکعات پڑھیں اور درمیان میں ان کے کوئی
نماز نہ تھی۔

باب: مسافر مغرب کی نماز اور نماز عشاء کون سے وقت

جمع کر کے پڑھے

۵۹۴: حضرت اسمعیل بن عبد الرحمنؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت
عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ (مکہ مکرمہ کے نزدیک واقع مقام) حما
تک رہا جس وقت سورج غروب ہو گیا تو مجھ کو ان سے یہ بات عرض
کرے میں ڈر محسوس ہوا کہ (یہ کہوں کہ) نماز کا وقت ہو گیا ہے وہ
روانہ ہو گئے حتیٰ کہ سفیدی آسمان کے کونے تک جاتی رہی اور آسمان پر
اندھیرا ہو گیا نماز عشاء کا۔ آپ اس وقت پہنچے اور نماز مغرب کی تین
رکعات ادا کیں۔ اس کے بعد نماز عشاء کی دو رکعات ادا فرمائیں پھر
فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طریقہ سے عمل فرماتے ہوئے
دیکھا ہے۔

۵۹۵: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس
وقت جلدی ہوتی سفر میں جانے کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز

۵۹۳: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَبِشُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَ
حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ وَهُوَ ابْنُ
أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ هَرِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ صَلَّى بِالْبَصْرَةِ الْأُولَى
وَالْعَصْرَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ
لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ فَعَلَ ذَلِكَ مِنْ شُغْلٍ وَزَعَمَ
ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ
الْأُولَى وَالْعَصْرَ ثَمَّانَ سَجْدَاتٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا
شَيْءٌ۔

بَابُ ۳۴۴ الْوَقْتُ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ

الْمُسَافِرُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

۵۹۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا
سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ شَيْخٍ مِنْ قُرْبَشٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ
عُمَرَ إِلَى الْحِمَى فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ هَبْتُ أَنْ
أَقُولَ لَهُ الصَّلَاةُ فَسَارَ حَتَّى ذَهَبَ بَيَاضُ الْأَفْقِ
وَفُحِمَةُ الْعِشَاءِ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ
رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ عَلَى إِثْرِهَا ثُمَّ قَالَ
هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَفْعَلُ۔

۵۹۵: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ
عَنِ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ ح وَأَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
بِ الْمُعِیْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ

شُعَيْبٌ عَنِ الزَّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا عَجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ۔

۵۹۶: أَخْبَرَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ إِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَكَّةَ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ بِسَرَفٍ۔

۵۹۷: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ سَوَادٍ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا عَجَلَ بِهِ السَّيْرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حَتَّى يَغِيبَ الشَّفَقُ۔

۵۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ يُرِيدُ أَرْضًا لَهُ فَاتَاهُ آتٍ فَقَالَ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ لَمَّا بِهَا فَانْظُرْ أَنْ تَذَرِكَهَا فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَهُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُسَافِرُهُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ وَكَانَ عَهْدِي بِهِ وَهُوَ يُحَافِظُ عَلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَبْطَأَ قُلْتُ الصَّلَاةَ يَرْحِمُكَ اللَّهُ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ وَ مَضَى حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ الْعِشَاءَ وَقَدْ تَوَارَى الشَّفَقُ فَصَلَّى بِنَائِمٍ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجَلَ

مغرب ادا فرمانے میں تاخیر فرماتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب اور نماز عشاء (کو ایک ساتھ پڑھتے) ان کو جمع کرتے۔

۵۹۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سورج غروب ہو گیا اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تشریف رکھتے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (دونوں وقت کی) نماز کو مقام سرف میں جمع فرمایا (یعنی دو وقت کی نماز ایک ساتھ پڑھیں)۔ (واضح رہے کہ سرف مکہ مکرمہ سے دس میل کے فاصلہ پر ایک جگہ کا نام ہے)

۵۹۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت روانہ ہونے کی جلدی ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تاخیر فرماتے نماز ظہر اور نماز عصر کے وقت تک پھر جمع فرماتے ان دونوں کو اور تاخیر فرماتے پھر جمع فرماتے مغرب اور عشاء کی نماز جب پڑھتے جب شفق غروب ہو جاتی۔

۵۹۸: حضرت نافع سے روایت ہے کہ میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ چلا ایک سفر کیلئے وہ اپنی سرزمین میں چلے جا رہے تھے کہ اس دوران ایک شخص پہنچا اور بولا کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید اس قدر علیل ہیں (مرنے والی ہیں) تو تم چل کر زندگی میں ان سے ملاقات کر لو وہ خاتون عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ یہ بات سن کر جلدی جلدی روانہ ہوئے اور ان کے ہمراہ ایک شخص تھا قبیلہ قریش میں سے جو کہ برابر برابر چل رہا تھا تو سورج غروب ہو گیا اور انہوں نے نماز نہیں پڑھی اور میں یہ بات سمجھ رہا تھا کہ وہ نماز کا بہت زیادہ خیال رکھتے ہیں جس وقت انہوں نے تاخیر فرمائی تو میں نے کہا کہ تم پر نماز رحمت کی نظر فرمائے۔ یہ سن کر انہوں نے میری جانب دیکھا اور روانہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ شفق غروب ہو گئی پھر نماز عشاء ادا فرمائی۔ اس وقت شفق غروب ہو گئی تھی پھر ہماری جانب توجہ فرمائی اور

بِهِ السَّيْرُ صَنَعَ هَكَذَا۔

فرمایا: رسول کریم ﷺ کو جس وقت جلدی ہوتی تھی روانہ ہونے کی تو آپ ﷺ اسی طریقہ سے نکل فرمایا کرتے تھے۔

۵۹۹: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے پہنچے جس وقت شام کا وقت ہو گیا تو انہوں نے چلنا جاری رکھا حتیٰ کہ رات ہو گئی ہم لوگ یہ بات سمجھ گئے کہ وہ لوگ نماز پڑھنا بھول گئے تو ہم نے کہا نماز۔ وہ لوگ خاموش رہے اور چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غروب ہونے کے نزدیک ہوئی پھر وہ لوگ ٹھہرے یہاں تک کہ نماز ادا فرمائی اس دوران شفق غروب ہو گئی تو نماز عشاء ادا فرمائی اس کے بعد ہم لوگوں کی جانب توجہ فرمائی اور فرمایا کہ رسول کریم ﷺ کے ساتھ اسی طریقہ سے کرتے تھے جس وقت آپ ﷺ کو جلدی ہوتی۔

۶۰۰: حضرت کثیر بن قاروند رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نماز سفر کے بارے میں دریافت کیا تو ہم نے کہا کہ کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نمازوں کو دوران سفر جمع فرماتے تھے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: نہیں۔ لیکن مقام مزدلفہ میں دوران حج نماز مغرب اور نماز عشاء کو جمع فرماتے پھر بیان فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں حضرت صفیہ بنت عبید تھیں انہوں نے کہا کہ بھیج دیا کہ اے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ دنیا میں آج میرا آخری دن ہے اور آخرت کیلئے میرا یہ پہلا دن ہے (یعنی میری موت میرے سامنے ہے) یہ بات سن کر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سوار ہو گئے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ بہت زیادہ جلدی وہ روانہ ہو گئے جس وقت نماز کا وقت پہنچا تو مؤذن نے فرمایا: الصلوٰۃ یا ابا عبد الرحمن! یعنی اے حضرت ابو عبد الرحمن نماز کا وقت تیار ہے۔ بہر حال وہ اسی طرح سے چلتے رہے اور جس وقت دونوں نمازوں کے درمیان کا وقت ہو گیا (جس کے بعد اس سے اگلی نماز کا وقت تھا) تو آپ اس جگہ پر ٹھہر گئے اور آپ ﷺ نے اذان دینے والے سے فرمایا: تم تکبیر پڑھو۔ پھر جس وقت میں سلام پھیروں نماز ظہر کا تو اسی جگہ پر تکبیر پڑھو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اسی جگہ پر دو رکعت

۵۹۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ بَلَدُ اللَّيْلَةِ سَارِبًا حَتَّى أَمْسَيْنَا فَظَنَّا أَنَّهُ نَبِيُّ الصَّلَاةِ فَقُلْنَا لَهُ الصَّلَاةُ فَسَكَتَ وَ سَارَ حَتَّى كَادَ الشَّفَقُ أَنْ يَغِيبَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى وَغَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ هَكَذَا كُنَّا نَصْنَعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ۔

۶۰۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ قَارَوْنَدَا قَالَ سَأَلْنَا سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ فَقُلْنَا أَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَا إِلَّا بِجَمْعٍ ثُمَّ أَتَيْنَاهُ فَقَالَ كَانَتْ عِنْدَهُ صَفِيَّةٌ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أُنًى فِيهِ آخِرُ يَوْمٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَ أَوَّلُ يَوْمٍ مِّنَ الْآخِرَةِ فَرَكِبَ وَأَنَا مَعَهُ فَاسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى حَانَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةُ يَا أبا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَسَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ لِلْمُؤَذِّنِ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ مِنَ الظُّهْرِ فَأَقِمْ مَكَانَكَ فَأَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقَامَ مَكَانَهُ فَصَلَّى الْعَصْرَ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ فَاسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةُ يَا أبا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ كَفَعْلِكَ الْأَوَّلِ فَسَارَ حَتَّى إِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُومُ نَزَلَ فَقَالَ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ

ثَلَاثًا ثُمَّ أَقَامَ مَكَانَهُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ
سَلَّمَ وَاحِدَةً تَلَقَّاهُ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ أَمْرٌ
يُخْشَى فَوْتُهُ فَلْيُصَلِّ هَذِهِ الصَّلَاةَ۔

نماز عصر ادا فرمائیں اس کے بعد وہ سوار ہو گئے اور وہ وہاں سے جلدی
سے روانہ ہو گئے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اس کے بعد مؤذن
نے عرض کیا: حضرت عبدالرحمن! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ انہوں نے
اسی طریقہ سے بیان کیا کہ جس طریقہ سے پہلے عمل فرمایا تھا۔ یعنی پہلی
نماز میں تاخیر کرو جس وقت نماز کا آخری وقت آجائے تو دونوں کو ایک
ساتھ ادا کرو پھر چل دیئے۔ پس جس وقت ستارے صاف طریقہ
سے نکل آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پر ٹھہر گئے اور فرمایا کہ تکبیر کہو پھر جس
وقت سلام پھیر دوں تو تم تکبیر پڑھو۔ اس کے بعد انہوں نے نماز
مغرب کی تین رکعات ادا فرمائیں۔ پھر اسی جگہ پر کھڑے ہو کر نماز
عشاء ادا فرمائی اور صرف ایک سلام پھیرا اپنے چہروں کے سامنے
(مطلب یہ ہے کہ ایک مرتبہ ہی السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ دیا اور چہرہ
وائیں بائیں نہ پھیرا) اس کے بعد کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: جس وقت تم میں سے کسی شخص کو اس قسم کا کوئی کام پیش آئے
جس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو اس طریقہ سے نماز ادا کرے۔

باب: نمازوں کو کون سی حالت میں

اکٹھا پڑھے؟

۶۰۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو
جس وقت جلدی روانہ ہونا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب اور نماز عشاء
کو جمع فرماتے۔

۶۰۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت جلدی ہوتی یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم
و سلم کو کوئی کام درپیش ہوتا تو نماز مغرب اور نماز عشاء کو ایک ساتھ
پڑھتے۔

۶۰۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جلدی
روانہ ہونا ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب اور نماز عشاء کو ایک

بَابُ ۳۳۵ الْحَالِ الَّتِي يَجْمَعُ

فِيهَا بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ

۶۰۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ
السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

۶۰۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ
عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا
جَدَّ بِهِ السَّيْرُ أَوْ حَزَبَهُ أَمْرٌ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ
وَالْعِشَاءِ۔

۶۰۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ قَالَ
سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ
النَّبِيَّ ﷺ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ

وَالْعِشَاءُ۔

ساتھ پڑھتے۔

بَابُ ۳۳۶ الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ فِي

الْحَضَرِ

۶۰۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ۔

۶۰۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ وَاسْمُهُ غَزْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِالْمَدِينَةِ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ قِيلَ لَهُ لِمَ قَالَ لِئَلَّا يَكُونَ عَلَى أُمَّتِهِ حَرَجٌ۔

۶۰۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا۔

بَابُ ۳۳۷ الْجَمْعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

بِعَرَفَةَ

۶۰۷: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَرُونَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةٍ فَنَزَلَ بِهَا

باب: مقیم ہونے کی حالت میں نمازوں کو ایک ساتھ کر

کے پڑھنا

۶۰۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نمازِ ظہر اور نمازِ عصر ایک ساتھ ملا کر پڑھی ہیں اور آپ ﷺ نے نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء ملا کر پڑھیں نہ تو آپ ﷺ کو کسی قسم کا کوئی اندیشہ تھا اور نہ آپ ﷺ کو حالتِ سفر درپیش تھی۔

۶۰۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں نمازِ ظہر نمازِ عصر نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کو ایک ساتھ پڑھتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس عمل کے کرنے سے نہ تو کسی قسم کا کوئی خوف تھا اور نہ بارش تھی۔ لوگوں نے عرض کیا: پھر کیا وجہ تھی؟ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس وجہ سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہو۔

۶۰۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کی آٹھ رکعات اور نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کی سات رکعات ایک ساتھ پڑھیں۔

باب: مقامِ عرفات میں نمازِ ظہر اور نمازِ عصر ایک ساتھ

پڑھنا

۶۰۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مقامِ منیٰ سے روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ میدانِ عرفات میں پہنچے۔ (مقامِ عرفات کے نزدیک) دیکھا تو آپ ﷺ کے واسطے خیمہ مقامِ نمرہ میں لگا ہوا ہے نمرہ ایک جگہ ہے مقامِ عرفات کے نزدیک لیکن وہ جگہ عرفات میں داخل نہیں ہے (اب اس جگہ ایک

حَتَّىٰ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقُصَاةِ
فَرُحِلَتْ لَهُ حَتَّىٰ إِذَا انْتَهَىٰ إِلَىٰ بَطْنِ الْوُدَىٰ
خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى
الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا
شَيْئًا۔

مسجد تعمیر ہو گئی ہے) آپ ﷺ اس جگہ ٹھہرے پس جس وقت سورج
غروب ہو گیا تو آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی قصویٰ کو بلایا۔ چنانچہ وہ اونٹنی
تیار کی گئی اور جس وقت آپ ﷺ وادی (عرفہ) میں داخل ہوئے تو
خطبہ سنایا لوگوں کو۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر پڑھی۔ آپ ﷺ
نے نماز عصر ادا فرمائی اور ان دونوں فرض کے درمیان کچھ نہیں پڑھا۔
مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ نے سنت نہیں پڑھی۔

بَابُ ۳۲۸ الْجَمْعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ

وَالْعِشَاءِ بِالْمَزْدَلِفَةِ

۶۰۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى
بْنِ سَعِيدٍ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ
أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ
بِالْمَزْدَلِفَةِ جَمِيعًا۔

باب: مقام مزدلفہ میں نماز مغرب اور نماز عشاء ایک
ساتھ پڑھنا
۶۰۸: حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مزدلفہ حجۃ الوداع میں
نماز مغرب اور نماز عشاء کو ایک ساتھ ادا فرمایا۔

۶۰۹: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَيْثُ أَقَاضَ
مِنْ عَرَافَاتٍ فَلَمَّا أَتَى جَمْعًا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ
وَالْعِشَاءِ فَلَمَّا قَرَعَ قَالَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا
الْمَكَانِ مِثْلَ هَذَا۔

۶۰۹: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا جس وقت وہ مقام
عرفات واپس تشریف لائے اور مزدلفہ واپس آئے اور نماز مغرب اور
نماز عشاء کو ایک ساتھ پڑھا اور جس وقت وہ نماز سے فارغ ہو چکے تو
فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ اسی طریقہ سے عمل فرمایا
تھا۔

۶۱۰: أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ
بِالْمَزْدَلِفَةِ۔

۶۱۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام مزدلفہ میں نماز مغرب اور نماز عشاء کو
ایک ساتھ پڑھا۔

۶۱۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ صَلَوَتَيْنِ إِلَّا بَجَمْعٍ وَصَلَّى

۶۱۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ دو نمازوں کو ایک
ساتھ پڑھتے ہوں۔ لیکن مقام مزدلفہ میں (کہ وہاں پر مغرب اور نماز
عشاء کو اکٹھا ایک ساتھ ملا کر پڑھا) اور اس روز نماز فجر کو وقت کے

معمول سے قبل پڑھا۔

الصُّبْحَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ وَفَتْهَا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے صبح صادق طلوع ہوتے ہی اندھیرے ہی اندھیرے میں نماز ادا فرمائی تاکہ فراغت جلد از جلد ہو جائے اور دوسرے امور میں شمولیت ہو سکے۔

بَابُ ۳۴۹ كَيْفَ الْجُمُعَةِ

باب: نمازوں کو کس طریقہ سے جمع کیا جائے؟

۶۱۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول کریم ﷺ نے ان کو اپنے ہمراہ بٹھلایا تمام عرفات سے۔ جس وقت آپ ﷺ ایک گھائی میں پہنچے اور آپ ﷺ نے پیشاب کیا اور پانی سے استنجا کرنے کا تذکرہ نہیں فرمایا۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں نے مشکیزہ سے آپ ﷺ کے اوپر پانی ڈالا۔ آپ ﷺ نے ہلکا سا وضو فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ نماز کا وقت ہے۔ جس وقت آپ ﷺ مقام مزدلفہ میں پہنچ گئے تو نماز مغرب ادا فرمائی۔ پھر لوگوں نے اپنے اپنے کجاوے اونٹوں پر نیچے اتار لئے اس کے بعد نماز عشاء ادا فرمائی۔

۶۱۲: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَهُ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا آتَى الشَّعْبَ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ أَهْرَاقَ وَالْمَاءَ قَالَ فَصَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ إِدَاوَةٍ فَتَوَضَّأَ وَضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةُ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَلَمَّا آتَى الْمُزْدَلِفَةَ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ نَزَعُوا رِحَالَهُمْ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ۔

بَابُ ۳۵۰ فَضْلُ الصَّلَاةِ لِمَوَاقِيتِهَا

باب: وقت پر نماز ادا کرنے کی فضیلت

۶۱۳: حضرت ابو عمر و شیبانی سے روایت ہے کہ مجھ سے اس گھروالے نے عرض کیا اور اشارہ کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مکان کی جانب۔ میں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ کونسا عمل خدا کو زیادہ پسندیدہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا: ایک تو نماز وقت پر ادا کرنا (یعنی اول وقت پر ادا کرنا) دوسرے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا (یعنی ان سے محبت کرنا اور ان کی اطاعت کرنا بشرطیکہ وہ خلاف شریعت حکم نہ کریں) تیسرے راہ خدا میں جہاد کرنا۔ (یعنی کفار سے لڑنا خدا کے دین کے واسطے نہ کہ دنیاوی نفع کی وجہ سے جہاد کرنا)۔

۶۱۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ الْعِزَّارِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِي يَقُولُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى وَفَتْهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۶۱۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ عزوجل کو کونسا عمل زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وقت پر نماز ادا کرنا اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور راہ خدا میں جہاد کرنا۔

۶۱۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي عَمْرٍو وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ إِقَامَ الصَّلَاةِ

لَوْفَتْهَا وَبِرَّالْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ
عَزَّوَجَلَّ۔

۶۱۵: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ وَ عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُتَشِيرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ
عَمْرٍو بْنِ سُرحِجِيلَ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَجَعَلُوا
يَنْتَظِرُونَهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَوْتِرُ قَالَ وَسُئِلَ عَبْدُ اللَّهِ
هَلْ بَعْدَ الْآذَانِ وَتَرَى قَالَ نَعَمْ وَبَعْدَ الْإِقَامَةِ وَحَدَّثَ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى طَلَعَتِ
الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى۔

بَابُ ۳۵۱ فِيمَنْ نَسِيَ صَلَاةً

۶۱۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَنَسٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا۔

بَابُ ۳۵۲ فِيمَنْ نَامَ

عَنْ صَلَاةٍ

۶۱۷: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ قَالَ
حَدَّثَنَا حَجَّاجُ الْأَحْوَلُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ
سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَرْقُدُ عَنِ
الصَّلَاةِ أَوْ يَغْفُلُ عَنْهَا قَالَ كَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا
إِذَا ذَكَرَهَا۔

۶۱۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ
قَالَ ذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمَهُمْ
عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ أَنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا
التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً أَوْ

۶۱۵: حضرت محمد بن منتهر نے روایت ہے کہ وہ عمرو بن شرحبیل کی مسجد
میں موجود تھے کہ اس دوران نماز کی تکبیر ہوئی لوگ ان کا انتظار فرمانے
لگ گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نماز وتر پڑھ رہا تھا۔ راوی نے کہا
کہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا جس وقت اذان ہو جائے تو وتر ادا کرنا
درست ہے۔ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ اذان تو کیا بلکہ تکبیر کے بعد بھی
درست ہے اور حدیث بیان فرمائی رسول کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ
سو گئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔
(یہ الفاظ یحییٰ کے بیان کردہ ہیں)

باب: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے اس کا بیان

۶۱۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد
فرمایا: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو جس وقت اس کو یاد آئے اس
وقت وہ نماز پڑھ لے اور جس شخص کو نیند آ جائے یا اس پر غفلت چھا
جائے تو جس وقت اس کو یاد آئے تو وہ نماز اس کو پڑھ لینا چاہئے۔

باب: اگر کوئی شخص نماز کے وقت سوتا رہ جائے تو

کیا کرے

۶۱۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے
دریافت فرمایا گیا ایسے شخص کے بارے میں جو کہ نماز سے سو جاتا ہے یا
اس کی جانب سے وہ شخص غفلت میں پڑ جاتا ہے تو آپ ﷺ نے
فرمایا: اس کا کفارہ یہی ہے کہ جس وقت بھی اس کو یاد آئے تو وہ نماز
پڑھ لے۔

۶۱۸: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم نے خدمت نبوی ﷺ میں اپنا سونا اور اس وجہ سے نماز کا وقت
نکل جانے کے سلسلہ میں عرض کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیند آ
جانے میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں ہے اصل قصور (اور گناہ) تو جاگنے
کی حالت میں ہے کہ نماز نہ پڑھے اور جان بوجھ کر نماز کا وقت نکال

نَامَ عَنْهَا فَلْيَصِلْهَا إِذَا ذَكَرَهَا۔

دے اور نماز قضا کرے۔ جس وقت تم میں سے کوئی شخص بھول جائے یا اس کو نیند آ جائے اور نماز کا وقت نکل جائے تو جس وقت یاد آئے تو اسی وقت نماز پڑھ لے۔

۶۱۹: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِيمَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ حَتَّى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الْآخَرَى حِينَ يَنْتَبَهُ لَهَا۔

۶۱۹: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سونے کی حالت میں کسی قسم کا کوئی قصور (یا گناہ) نہیں ہے اگر نماز میں کسی قسم کی کوئی تاخیر ہو جائے یا نماز قضا ہو جائے اصل قصور (اور گناہ تو یہ ہے) کوئی شخص نماز (جان بوجھ کر نہ پڑھے) حتیٰ کہ اگلی نماز کا وقت ہو جائے اور وہ شخص ہوش مند ہو (یعنی جاگنے کی حالت میں ہو)۔

باب ۳۵۳ اِعَادَةُ مَا نَامَ عَنْهُ

باب: جو نماز نیند کی حالت میں قضا ہو جائے تو اس کو

مِنَ الصَّلَاةِ لَوْ قَتَهَا مِنَ الْغَدِ

اگلے دن وقت پر پڑھ لے

۶۲۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا نَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلْيَصِلْهَا أَحَدُكُمْ مِنَ الْغَدِ لَوْ قَتَهَا۔

۶۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت لوگ سو گئے تھے نماز فجر سے یہاں تک کہ طلوع آفتاب ہو گیا تو ارشاد فرمایا: کل اس نماز کو اپنے وقت پر پڑھ لینا۔

۶۲۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نَسِيتَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ إِذَا ذَكَرْتَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدِكْرِي قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا بِهِ يَعْلَى مُخْتَصَرًا۔

۶۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم نماز کو بھول جاؤ تو تم جب یاد آ جائے تو اس وقت پر پڑھ لو اس لئے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ تم نماز کو اس وقت پڑھ لو کہ جس وقت وہ یاد آئے۔

۶۲۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرِو قَالَ أُنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أُنْبَأَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي

۶۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز کو بھول جائے تو اس کو اس وقت پڑھ لے جس وقت اس کو وہ نماز یاد آئے کیونکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ تم نماز کو

میری یاد کے وقت پڑھ لو۔

هُرَيْرَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي۔

۶۲۳: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ هَكَذَا قَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

۶۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص کسی وقت کی نماز پڑھنا بھول جائے تو اس کو چاہئے کہ جس وقت یاد آئے تو اسی وقت اس وقت کی نماز پڑھ لے کیونکہ ارشاد باری ہے: تم لوگ نماز کو قائم کرو جس وقت کہ تم کو یاد آجائے۔ حضرت معمر نے فرمایا کہ میں نے حضرت زہری سے دریافت کیا کہ جو کہ اس حدیث شریف کے روایت کرنے والے ہیں کہ رسول کریم نے اس آیت کو اسی طریقہ سے تلاوت فرمایا ہے یعنی اس لفظ کو لے کر پڑھا ہے۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں اور مشہور قرأت لے کر ہے۔

باب: قضاء نماز کو کس طریقہ سے

پڑھا جائے؟

۶۲۴: حضرت بریدہ بن مریم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھے کہ ہم لوگ تمام رات چلتے رہے جس وقت صبح کا وقت ہو گیا تو آپ ﷺ بٹھہر گئے اور سو گئے اور لوگ بھی سو گئے۔ پھر وہ لوگ نیند سے بیدار نہیں ہوئے لیکن جس وقت سورج طلوع ہو گیا تو اس کی تیزی سے لوگ نیند سے بیدار ہو گئے۔ رسول کریم ﷺ نے مؤذن کو حکم فرمایا اس نے اذان دی پھر نماز فجر کی دو رکعت سنت پڑھیں نماز فجر سے قبل پھر مؤذن کو حکم فرمایا۔ اس نے تکبیر پڑھی پھر آنحضرت ﷺ نے نماز پڑھائی۔ اس کے بعد بیان فرمایا کہ ہم سے جو ہوگا وہ ہم لوگ قیامت تک کرتے رہیں گے۔

۶۲۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ (غزوہ احزاب کے جس کو غزوہ خندق بھی کہتے ہیں) تھے تو ہم لوگ روک دیئے گئے (مطلب یہ ہے کہ مشرکین نے ہم کو مہلت نہ دی) نماز ظہر اور نماز عصر اور نماز مغرب سے اور نماز

بَابُ ۱۳۵۴ كَيْفَ يُقْضَى الْفَائِتُ مِنَ

الصَّلَاةِ

۶۲۴: أَخْبَرَنَا هُنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَسْرَيْنَا لَيْلَةً فَلَمَّا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ وَنَامَ النَّاسُ فَلَمْ نَسْتَيْفِظْ إِلَّا بِالشَّمْسِ قَدْ طَلَعَتْ عَلَيْنَا فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنَ فَأَذَّنَ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ ثُمَّ حَدَّثَنَا بِمَا هُوَ كَانُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ۔

۶۲۵: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَبَسْنَا عَنْ صَلَوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلَّا نَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ عِصَابَةٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ غَيْرُكُمْ۔

عشاء سے میرے دل پر یہ بات بہت شدید گزری (یعنی نمازوں کا قضا ہونا مجھ پر بہت زیادہ شاق گذرا) لیکن میں نے دل ہی دل میں یہ بات کہی کہ ہم لوگ تو رسول کریم ﷺ کے ساتھ ہیں اور ہم لوگ راہِ خدا میں نکلے ہوئے ہیں (اس وجہ سے ہم کو بھروسہ ہے کہ اللہ عزوجل ہماری گرفت نہ کریں گے) پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے حکم فرمایا انہوں نے تکبیر کہی آپ ﷺ نے نمازِ ظہر پڑھی پھر انہوں نے تکبیر کہی آپ ﷺ نے نمازِ عصر پڑھی۔ پھر انہوں نے تکبیر کہی آپ ﷺ نے نمازِ مغرب پڑھی پھر انہوں نے تکبیر کہی آپ ﷺ نے نمازِ عشاء پڑھی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے ہم لوگوں کی جانب توجہ فرمائی اور فرمایا: (اس وقت) روئے زمین پر تم لوگوں کے علاوہ کوئی ایسی جماعت نہیں ہے جو کہ یادِ الہی میں مشغول ہو۔

۶۲۷: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَرَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَقِظْ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ فَإِنَّ هَذَا مَنْزِلٌ حَضَرْنَا فِيهِ الشَّيْطَانُ قَالَ فَفَعَلْنَا فَدَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَوةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ۔

۶۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ تھے کہ ہم لوگ سفر میں ایک جگہ ٹھہر گئے تو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک شخص کو چاہئے کہ اپنے اونٹ کا سر پکڑے رکھے (اور وہ شخص اس جگہ سے آگے بڑھ جائے) اس لئے کہ یہ وہ جگہ ہے کہ جس جگہ شیطان ہم لوگوں کے پاس رہا اور شیطان نے ہم لوگوں کی آخر کار نماز قضا کرادی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگوں نے اسی طریقہ سے کیا پھر آپ ﷺ نے پانی طلب فرمایا اور وضو فرمایا اور دو رکعت (سنت فجر) ادا فرمائیں پھر تکبیر ہوئی۔ آپ ﷺ نے نمازِ فجر پڑھی۔

آپ ﷺ کی نمازِ فجر قضا ہونے سے متعلق:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں آپ ﷺ کی زندگی میں ایک مرتبہ نمازِ فجر قضا ہونے کے بارے میں مذکور ہے ظاہری طور سے اس جگہ اگر کوئی شخص یہ اشکال کرے آپ ﷺ سے کسی وجہ سے اس طرح کی غفلت ہوگئی کہ نمازِ فجر قضا ہونے کی نوبت آگئی جبکہ ارشاد رسول ﷺ ہے: ((ینام عینی ولا ینام قلبی)) یعنی میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ دراصل انسان کا قلب معقولات کا احساس و ادراک کرتا ہے اور دل اس کی طرح کی اشیاء کا احساس کرتا ہے کہ جو انسانی قلب پر طاری ہوتی ہیں جیسے کہ رنج و غم، خوشی اور مسرت وغیرہ اور قلب ان محسوسات کا ادراک نہیں کرتا کہ جو اشیاء آنکھ سے دیکھی جاتی ہیں جس طریقہ سے طلوع آفتاب اور وقتِ فجر وغیرہ ہونا اور شام و سحر ہونا بہر صورت اس طرح کے امور تو

آنکھ کے ذریعہ ہی معلوم ہو سکتے ہیں اور نیند غالب آنے کی صورت میں بہر صورت آنکھ میں ایک درجہ میں غفلت آ جاتی ہے اور حضرات انبیاء علیہم السلام بھی بشر ہونے کی وجہ سے اس سے متشی نہیں۔ اس وجہ سے زندگی میں ایک مرتبہ مذکورہ واقعہ اور نماز فجر قضا ہونا پیش آیا۔ واللہ اعلم

۶۲۸: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَشِيشُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي سَفَرٍ لَهُ مَنْ يَكْلُونَا اللَّيْلَةَ لَا نَرْقُدَ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ بِلَالٌ أَنَا فَاسْتَقْبَلَ مَطْلَعَ الشَّمْسِ فَضْرِبَ عَلَى آذَانِهِمْ حَتَّى يَقْظَهُمْ حَرُّ الشَّمْسِ فَقَامُوا فَقَالَ تَوَضَّؤْا ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ۔

۶۲۸: حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ رسول کریم ﷺ نے ایک سفر میں ارشاد فرمایا کہ دیکھ لو آج کی رات کون شخص ہم لوگوں کی حفاظت کرے گا یعنی ایسا نہ ہو کہ ہم لوگ نماز فجر کے وقت نیند سے بیدار نہ ہو سکیں۔ بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اس بات کا دھیان رکھوں گا۔ اس کے بعد انہوں نے مشرق کی جانب چہرہ کیا تو ان کے کان پر غفلت چھا گئی جس وقت سورج طلوع ہو گیا تو وہ نیند سے بیدار ہوئے اور کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ وضو کرو۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔ آپ ﷺ نے دو رکعت پڑھی پھر سب لوگوں نے دو دو رکعت (سنت فجر) پڑھیں پھر نماز فجر پڑھی۔

۶۲۹: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَنَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَذْلَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَسَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ بَعْضُهَا فَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى وَهِيَ صَلَاةُ الْوُسْطَى۔

۶۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ رات کے آخری حصہ میں روانہ ہوئے پھر ایک جگہ قیام فرمایا (تو لوگ سو گئے) پھر نیند سے بیدار نہیں ہوئے۔ یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا یا اس کا کچھ حصہ نظر آنے لگا۔ آپ ﷺ نے نماز نہیں پڑھی حتیٰ کہ سورج بلند ہونے لگا پھر نماز پڑھی اور یہی وہ صلوٰۃ الوسطیٰ یعنی درمیان والی نماز ہے کہ جس کا تذکرہ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ صلوٰۃ الوسطیٰ فجر کی نماز ہے۔

④

کتابُ الاذان

اذان کی کتاب

باب: اذان کی ابتداء اور تاریخ اذان

۶۳۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت اہل اسلام مدینہ منورہ پہنچے تو وہ لوگ (نماز کے) وقت کا اندازہ لگا کر (مسجد) آتے تھے ان میں سے کوئی صاحب نماز کے وقت کیلئے کسی قسم کی پکاریا آواز نہیں لگاتے تھے۔ ایک دن انہوں نے اس سلسلہ میں گفتگو کی (یعنی نماز کیلئے کس طریقہ سے اعلان وغیرہ کیا جائے) تو بعض نے ایک دوسرے سے کہا کہ اس کیلئے ایک ناقوس تیار کر لو اور بعض نے مشورہ دیا کہ تم لوگ یہود کی طرح کا ایک سٹک بنا لو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کی کیا ضرورت ہے؟ کیا تم لوگ کسی ایک شخص کو نماز کے پکارنے کے واسطے نہیں بھیج سکتے؟ یہ بات سن کر رسول کریم نے ارشاد فرمایا: اے بلال! تم اٹھ کھڑے ہو اور نماز کے واسطے آواز دو اور منادی کرو۔

باب: کلمات اذان دو دو مرتبہ کہنے سے متعلق

۶۳۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمات اذان کو دو دو مرتبہ کہنے کا اور تکبیر کے کلمات کو ایک ایک مرتبہ کہنے کا حکم فرمایا۔ علاوہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے جملہ کہ یہ جملہ دو مرتبہ کہنا چاہئے جیسے کہ دوسری روایت ہے۔

۶۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

باب ۳۵۵ بَدْءُ الْاَذَانِ

۶۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَابْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّوْنَ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخَذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ قَرْنَا مِثْلَ قُرْنِ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنادِ بِالصَّلَاةِ۔

باب ۳۵۶ تَثْنِيَةُ الْاَذَانِ

۶۳۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِبِلَالٍ أَنْ يَشْفَعَ الْاَذَانَ وَأَنْ يُؤَيِّرَ الْاِقَامَةَ۔

۶۳۲: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ مَثْنَى مَثْنَى وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً إِلَّا أَنَّكَ تَقُولُ
قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ۔

بَابُ ۳۵۷ خَفَضِ الصَّوْتِ

فِي التَّرْجِيعِ فِي الْأَذَانِ

۶۳۳: أَخْبَرَنَا بَشَرُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ
وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ الْعَزِيزِ وَجَدَى عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ
أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَعْدَهُ
فَأَلْفَى عَلَيْهِ الْأَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا قَالَ إِبْرَاهِيمُ هُوَ مِثْلُ
أَذَانِنَا هَذَا قُلْتُ لَهُ أَعِدْ عَلَيَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَرَّتَيْنِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
رَسُولُ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ بِصَوْتٍ دُونَ ذَلِكَ
الصَّوْتِ يُسْمِعُ مَنْ حَوْلَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
مَرَّتَيْنِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ حَتَّى
عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اللَّهُ
أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔

تکبیر کے بارے میں شوافع کا مذہب ☆

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ اور حضرت امام احمد رحمہ اللہ اور جمہور کا یہ قول ہے کہ اذان کی تکبیر میں گیارہ کلمات ہیں اور وہ کلمات اذان
اس طرح ہیں:

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى
الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور حضرت امام مالک رحمہ اللہ فرماتے
ہیں کہ مذکورہ بالا کلمات اذان میں لفظ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کو ایک مرتبہ ادا کرنا چاہئے تو اس طریقہ سے ان کے نزدیک کلمات
اذان دس عدد ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کلمات اذان پندرہ ہیں اور تکبیر کے کلمات سترہ عدد ہیں۔
شروحات حدیث میں مذکورہ حضرات کے دلائل اور حنفیہ کے ترجیحی دلائل تفصیل سے مذکور ہیں۔ ان دلائل کا خلاصہ یہ ہے کہ

دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اذان دو دو مرتبہ تھی اور تکبیر
ایک ایک مرتبہ تھی لیکن جملہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کو دو مرتبہ کہنا
ضروری ہے۔

باب: اذان میں دونوں کلمے شہادت کو ہلکی آواز سے کہنے سے متعلق

۶۳۳: حضرت ابو مخدورہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بٹھلایا اور ایک ایک حرف کے اذان کی تعلیم
دی۔ ابراہیم نے بیان کیا کہ جو کہ اس حدیث کے روایت کرنے
والے ہیں کہ وہ اس قسم کی اذان تھی کہ جس طرح کی اذان ہم
لوگوں کے زمانہ میں ہوا کرتی۔ حضرت بشر بن معاذ نے فرمایا کہ
میں نے حضرت ابراہیم سے بیان کیا کہ تم وہ اذان مجھ کو پھر دو بارہ
سنادو۔ انہوں نے فرمایا: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دو مرتبہ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ پھر کچھ
آہستہ آواز سے کہ جس کو نزدیک کے لوگ سن لیں أَشْهَدُ أَنْ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دو مرتبہ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ دو مرتبہ
حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ اور دو مرتبہ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ اور پھر دو
مرتبہ اللَّهُ أَكْبَرُ اور پھر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا کہ دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اذان اور تکبیر (اقامت) دونوں کے دونوں جفت ہوتے تھے۔ نیز یہ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آخر وقت تک بغیر ترجیع کے اذان دیا کرتے تھے اور حضرت سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان اور تکبیر کے کلمات کو دو دو مرتبہ کہتے ہوئے سنا ہے۔

بَابُ ٣٥٨ كَمْ الْأَذَانُ مِنْ كَلِمَةٍ

٦٣٣: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُخَبِّرٍ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْأَذَانُ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً ثُمَّ عَدَّهَا أَبُو مَحْذُورَةَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَتِسْعَ عَشْرَةَ.

بَابُ ٣٥٩ كَيْفَ الْإِذَا

٦٣٥ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا مُعَاذُ بْنُ
هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مَكْحُولٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ عَلَّمَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَذَانَ فَقَالَ اللَّهُ
أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ
اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ يَعُودُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى
عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى
عَلَى الْفَلَاحِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

٦٣٦ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ وَيُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ
وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ
حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي
مَحْذُورَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَيْرِ أَخْبَرَهُ وَكَانَ يَتِيمًا
فِي حَجْرِ أَبِي مَحْذُورَةَ حَتَّى جَهَّزَهُ إِلَى الشَّامِ قَالَ

باب: اذان کے کلمات کی تعداد

۶۳۴: حضرت ابو مخدورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان کے انیس کلمات اور تکبیر کے سترہ کلمات سکھائے اس کے بعد حضرت ابو مخدورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مذکورہ کلمات کو انیس اور سترہ بار فرمایا۔

باب: اذان کس طریقہ سے دی جائے؟

۶۳۵: حضرت ابو محمد ورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اذان اس طریقہ
سے سکھائی: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللَّهِ
اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللَّهِ اس کے بعد (بلند) آواز
سے پکار کر اس طریقہ سے کہے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ
اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا
رَّسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى
عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ اَكْبَرُ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔

۶۳۶: حضرت عبداللہ بن محرز سے روایت ہے کہ وہ ایک یتیم بچہ تھے اور انہوں نے حضرت ابو محمد ورہ رضی اللہ عنہ کی گود میں پرورش پائی تھی یہاں تک کہ حضرت ابو محمد ورہ رضی اللہ عنہ نے ان کو ملک شام کی جانب بھیجا انہوں نے بیان کیا کہ میں ملک شام جا رہا ہوں مجھ کو اس بات کا اندیشہ ہے کہ لوگ مجھ سے یہ دریافت کریں گے کہ

قُلْتُ لِأَبِي مَحْذُورَةَ إِنِّي خَارِجٌ إِلَى الشَّامِ وَأَخْشَى أَنْ أَسْأَلَ عَنْ تَأْذِينِكَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ قَالَ لَهُ خَرَجْتُ فِي نَفَرٍ فَكُنَّا بِبَعْضِ طَرِيقِ حَنِينٍ مَقْفَلٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَنِينٍ فَلَقِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ عَنْهُ مُتَنَكِّبُونَ فَظَلَلْنَا نَحْكِيهِ وَنَهْزَأُ بِهِ فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْتَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا وَقَفْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ قَدِ ارْتَفَعَ فَأَشَارَ الْقَوْمُ إِلَيَّ وَصَدَقُوا فَأَرْسَلَهُمْ كُلَّهُمْ وَحَبَسَنِي فَقَالَ قُمْ فَأَذِّنْ بِالصَّلَاةِ فَقُمْتُ فَأَلْفَى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّأْذِينَ هُوَ بِنَفْسِهِ قَالَ قُلِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ أَرْجِعْ فَأَمِدُّ صَوْتَكَ ثُمَّ قَالَ قُلِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ - اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ دَعَانِي حِينَ قَضَيْتُ التَّأْذِينَ فَأَعْطَانِي صُرَّةً فِيهَا شَيْءٌ مِنْ فِضَّةٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَرِنِي بِالتَّأْذِينَ بِمَكَّةَ فَقَالَ قَدْ أَمَرْتُكَ بِهِ فَقَدِمْتُ عَلَى عَتَابِ بْنِ أُسَيْدٍ عَامِلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَأَذَنْتُ مَعَهُ بِالصَّلَاةِ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تمہاری اذان کیسی ہے یعنی اذان کے متعلق لوگ مجھ سے سوال کریں گے (اور میں جواب نہ دے سکوں گا) تو ابو محذورہ نے فرمایا کہ میں چند ساتھیوں کے ہمراہ روانہ ہوا مقام حنین کے راستہ میں کہ راستہ میں رسول کریم ﷺ کی ہم سے ملاقات ہو گئی تو حضرت رسول کریم ﷺ کے مؤذن نے اذان دی آپ ﷺ کی موجودگی میں ہم لوگوں نے جیسے ہی مؤذن کی آواز سنی اور ہم لوگ وہاں سے فاصلہ پر تھے تو اس کی نقل کرنے لگ گئے تو رسول کریم ﷺ نے یہ آواز سن کر ہم لوگوں کو بلا کر بھیج دیا۔ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے روبرو کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں میں سے وہ کون شخص ہے کہ جس کی آواز میں نے ابھی سنی تھی؟ لوگوں نے میری جانب اشارہ کر دیا اور واقعی ان لوگوں نے سچی بات کہی تھی (کہ اذان کی آواز کی نقل میں نے کی تھی) آپ ﷺ نے سب کے سب حضرات کو چھوڑ دیا اور مجھ کو روک لیا پھر فرمایا: تم اٹھ کھڑے ہو اور تم نماز پڑھنے کے لئے اذان دو چنانچہ حسب الحکم میں اٹھ کھڑا ہوا۔ آپ ﷺ نے مجھ کو اذان کی تعلیم دی اور ارشاد فرمایا: تم اس طرح سے کہو: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ پھر ارشاد فرمایا کہ تم اونچی آواز کرو اور ارشاد فرمایا: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دو مرتبہ ارشاد فرمایا اور دو ہی مرتبہ أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فرمایا اور دو مرتبہ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ اور حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ (دونوں کلمات دو دو مرتبہ ارشاد فرمائے) پھر اللہ اکبر، اللہ اکبر، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فرمایا۔ پھر جس وقت میں اذان سے فارغ ہو گیا تو آپ ﷺ نے مجھ کو ایک تسلی عنایت فرمائی کہ جس میں چاندی تھی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے مکہ مکرمہ میں اذان دینے پر لگا دیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم کو مذکورہ جگہ اذان دینے کے واسطے مقرر کر دیا۔ چنانچہ پھر میں عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا جو کہ

تِلَاوِ اللَّهِ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ
أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى
الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ اللَّهُ أَكْبَرُ
اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ
الصَّلَاةُ۔

باب: دوران سفر جو لوگ تنہا نماز پڑھیں ان کیلئے

اذان دینا چاہئے

۶۳۸: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں
ایک روز خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ چچا زاد
بھائی اور یا کوئی دوسرا ساتھی بھی تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس
وقت تم لوگ سفر کرو اذان اور تکبیر پڑھو (دوران سفر) اور تم دونوں
میں جو شخص بڑا ہو اس کو دوسرے کی امامت کرنا چاہئے۔

باب: دوسرے شخص کی اذان پر قناعت کرنے کا بیان
۶۳۹: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم تمام کے تمام
لوگ ہم عمر تھے تو ہم لوگ بیس رات تک اسی جگہ پر رہے آپ
صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ رحم دل اور نرم تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خیال ہوا ہم
لوگوں کو اپنے مکان پہنچنے کا شوق ہو رہا ہوگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دریافت فرمایا: تم لوگ اپنے مکان میں کن کن لوگوں کو چھوڑ کر
یہاں آئے ہو؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے اپنے
مکان جاؤ اور وہیں پر رہو اور لوگوں کو دین کی باتیں سکھلاؤ اور ان
سے کہو جس وقت نماز کا وقت ہو جائے تو ایک شخص اذان کہہ دے
اور تمہارے میں سے جو شخص بڑا ہو وہ شخص امامت کرے۔

۶۴۰: حضرت ابو ایوب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت
ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے سنا حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے کہ
حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ زندہ
ہیں اور تم نے ان سے ملاقات نہیں کی۔ حضرت ابو ایوب نے

الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى
الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللَّهُ
أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي
عُثْمَانُ هَذَا الْخَبَرُ كُلُّهُ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ
بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا ذَلِكَ مِنْ أَبِي مَحْذُورَةَ

بَابُ ۶۱ اَذَانُ الْمُنْفَرِدِينَ

فِي السَّفَرِ

۶۳۸: أَخْبَرَنَا صَاحِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ
سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ
الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا
وَابْنُ عَمِّ لِي وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى أَنَا وَصَاحِبُ لِي فَقَالَ
إِذَا سَافَرْتُمَا فَادْنَا وَاقْبِمَا وَلْيَوْمَكُمَا أَكْبَرُ كَمَا۔

بَابُ ۶۲ اجْتِزَاءُ الْمَرْءِ بِاَذَانٍ غَيْرِهِ

۶۳۹: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ
حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ
قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ
شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِيمًا رَفِيقًا فَظَنَّ
أَنَّا قَدْ اسْتَقْنَا إِلَى أَهْلِنَا فَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَاهُ مِنْ أَهْلِنَا
فَأَخْبَرَنَاهُ فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِكُمْ فَأَقِيمُوا عِنْدَهُمْ
عَلِمُوهُمْ وَمَرُّوهُمْ إِذَا حَضَرَ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنْ لَكُمْ
أَحَدُكُمْ وَلْيَوْمَكُم أَكْبَرُ كُمْ۔

۶۴۰: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ فَقَالَ لِي
أَبُو قِلَابَةَ هُوَ حَتَّى أَفْلَا تَلْقَاهُ قَالَ أَيُّوبُ فَلَقِيْتُهُ

فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمَّا كَانَ وَقَعَةُ الْفُتُوحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ فَذَهَبَ أَبِي بِإِسْلَامِ أَهْلِ حِوَانِنَا فَلَمَّا قَدِمَ اسْتَقْبَلْنَاهُ فَقَالَ جَنَّتْكُمْ وَاللَّهِ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينٍ كَذَا وَصَلَاةَ كَذَا فِي حِينٍ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيُؤْمَرْكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا۔

فرمایا میں نے ان سے ملاقات کی ہے انہوں نے فرمایا کہ جس وقت مکہ مکرمہ فتح ہوا تو ہر ایک قوم نے اسلام کے قبول کرنے میں جلدی کی۔ میرے والد ماجد ہماری قوم کی جانب سے اسلام کی خبر لے کر تشریف لے گئے تھے اور جس وقت وہ واپس آ گئے تو ہم سب ان کے استقبال کے واسطے گئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ خدا کی قسم! میں حضرت رسول کریم ﷺ کے پاس سے آیا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا: تم فلاں وقت کی نماز فلاں وقت پڑھو اور تم لوگ یہ نماز اس وقت میں پڑھو پھر جس وقت نماز کا وقت ہو جائے تو تمہارے میں سے ایک شخص اذان دے اور جس شخص کا قرآن کریم زیادہ ہو اس کو دوسرے کی امامت کرنا چاہئے۔

باب: ایک مسجد کے واسطے دو مؤذنین کا ہونا

۶۳۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات میں ہی اذان دے دیا کرتے ہیں تو تم لوگ کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ حضرت ام مکتوم کا لڑکا اذان دے دے۔

۶۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلال رضی اللہ عنہ رات کے رہتے ہوئے ہی اذان دے دیتے ہیں تو تم لوگ کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ حضرت ام مکتوم کے صاحب زادہ کی اذان سن لو۔

باب: اگر دو مؤذن ہوں تو ایک ساتھ اذان دیں یا

الگ الگ

۶۳۳: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیں تو تم لوگ کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ام مکتوم کا لڑکا اذان دیدے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ان دونوں کی اذان کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ تھا لیکن اس قدر فاصلہ تھا کہ ایک اذان دینے والا شخص اذان دے کر نیچے کی جانب اتر جاتا تو دوسرا اذان کے واسطے اوپر چڑھ جاتا۔

بَابُ ۶۳۱ الْمُؤَذِّنَانِ لِلْمَسْجِدِ الْوَاحِدِ

۶۳۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤْذِنُ بَلِيلًا فَكُلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ۔

۶۳۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤْذِنُ بَلِيلًا فَكُلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا تَأْذِينَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ۔

بَابُ ۶۳۲ يُؤْذِنَانِ جَمِيعًا

أَوْ فَرَادَى

۶۳۳: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّنَ بِلَالٌ فَكُلُّوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤْذِنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ قَالَتْ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ هَذَا وَيَصْعَدَ هَذَا۔

۶۳۴: حضرت انسہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت حضرت ام مکتوم کا لڑکا اذان دے تو تم لوگ کھاؤ اور پیو اور جس وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیں تو تم لوگ نہ کھاؤ اور نہ پیو۔

۶۳۴: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُشَيْمٍ قَالَ أَنبَأَنَا مَنْصُورٌ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمَّتِهِ أُنَيْسَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَذَّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَإِذَا أَذَّنَ بِلَالٌ فَلَا تَأْكُلُوا وَلَا تَشْرَبُوا۔

بَابُ ۶۵ الْأَذَانُ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ

۶۳۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ بِلَالٌ يُوذِّنُ بِلَيْلٍ لِيُوقِظَ نَائِمَكُمْ وَلِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلَيْسَ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا يَعْنِي فِي الصُّبْحِ۔

باب: نماز کے اوقات کے علاوہ اذان دینا
۶۳۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دے دیتے ہیں تاکہ سونے والے حضرات کو نیند سے بیدار کر دیں اور تہجد پڑھنے والے حضرات کو لوٹا دیں (تاکہ وہ کھانا کھا سکیں) اور وقت فجر ہو جانے پر وہ اذان نہیں دیتے (اس وجہ سے تم ان کی اذان پر کھانا نہ چھوڑو)۔

بَابُ ۶۶ وَقْتُ أَذَانِ الصُّبْحِ

۶۳۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصُّبْحِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَإِذَا ذُنَّ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَخْرَجَ الْفَجْرَ حَتَّى أَصْفَرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلَّى ثُمَّ قَالَ هَذَا وَقْتُ الصَّلَاةِ۔

باب: اذان فجر کے وقت کا بیان
۶۳۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ نماز فجر کا وقت کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو انہوں نے اس وقت اذان دی کہ جس وقت فجر کی روشنی نظر آئی۔ پھر دوسرے روز نماز میں تاخیر کی حتی کہ روشنی ہو گئی۔ اس کے بعد حکم فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو انہوں نے تکبیر پڑھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی پھر ارشاد فرمایا: یہ نماز کا وقت ہے۔

بَابُ ۶۷ كَيْفَ يَصْنَعُ الْمُؤَذِّنُ فِي أَذَانِهِ

۶۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَخَرَجَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي أَذَانِهِ هَكَذَا يُنَحْرِفُ يَمِينًا وَشِمَالًا۔

باب: مؤذن کو اذان دینے کے وقت کیا کرنا چاہئے؟
۶۳۷: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نکلے اور انہوں نے اذان دی اور وہ اذان دینے کے وقت دائیں اور بائیں گھومتے تھے۔

بَابُ ۳۶۸ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْأَذَانِ

۶۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي صَعْصَعَةَ الْأَنْصَارِيُّ الْمَازِنِيُّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَادْنُ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ حِينَ وَلَا إِنْسٍ وَلَا شَيْءٍ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۶۳۹: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْعُودٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي مُرَيْرَةَ سَمِعَهُ مِنْ فِيمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ بِمَدَى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ.

۶۵۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْكُوفِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّافِّ الْمُقَدِّمِ وَالْمُؤَذِّنِ يُغْفَرُ لَهُ بِمَدَى صَوْتِهِ وَيُصَدِّقُهُ مِنْ سَمْعَةٍ مِنْ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلَّى مَعَهُ.

باب: اذان دینے کے وقت آواز کو اونچا کرنا

۶۳۸: حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں یہ بات دیکھتا ہوں کہ تم جنگل کی بہت خواہش کرتے ہو اور تم بکریوں کی بھی بہت خواہش رکھتے ہو اس وجہ سے جس وقت تم جنگل میں اپنی بکریوں کے درمیان موجود ہو اور تم نماز ادا کرنے کے واسطے اذان دینے لگ جاؤ تو تم بلند آواز سے اذان دو کیونکہ مؤذن کی آواز جس جگہ تک پہنچ جاتی ہے اس جگہ تک کے جنات اور انسان اور ہر ایک چیز اس کے گواہ ہوں گے قیامت کے دن تک۔ ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا ہے۔

۶۳۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریمؐ کے مبارک منہ سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ اذان دینے والے شخص کی مغفرت کی جاتی ہے جس جگہ تک اذان دینے والے کی اذان کی آواز پہنچتی ہے حتیٰ کہ جس جگہ تک مؤذن کی آواز پہنچے۔ اس قدر زیادہ (یعنی جس قدر آواز بلند کرے گا) مغفرت ہوگی اگر اپنی طاقت کے مطابق آواز بلند کرے تو پوری مغفرت ہوگی اور ایسے شخص کے واسطے ہر ایک تر اور خشک (مطلب یہ ہے کہ زندہ اور مردہ شے اور درخت اور انسان و جنات وغیرہ) ہر ایک شے اس کی مغفرت کی دعائیں مانگتی ہے۔

۶۵۰: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے فرشتے دعائیں مانگتے ہیں صف اول والوں کیلئے اور اذان دینے والے کی مغفرت ہوتی ہے کہ جس جگہ تک اس کی آواز بلند ہو اور سچا کہتے ہیں اس کو جو سنتا ہے اس شخص کی اذان کو تر اور خشک (یعنی دو اشیاء جو کہ تر ہیں اور وہ اشیاء جو کہ بالکل خشک ہیں) اور ایسے شخص کو اجر اور ثواب ملتا ہے ہر ایک نمازی شخص کے برابر جو کہ اس کے ساتھ نماز پڑھے۔

بَابُ ۳۶۹ التَّثْوِيبُ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ

۶۵۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَانَ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ كُنْتُ أُوذِّنُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكُنْتُ أَقُولُ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ الْأَوَّلِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

باب: نماز فجر میں تثویب سے متعلق

۶۵۱: حضرت ابو محمد ورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اذان کہا کرتا تھا تو نماز فجر کی پہلی اذان میں 'میں حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ دو مرتبہ کہا کرتا اور یہ بھی کہتا اللہ اکبر، اللہ اکبر، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔

اذان سے متعلق:

مذکورہ بالا حدیث میں پہلی اذان سے اذان مراد ہے اور تکبیر کو دوسری اذان کہتے ہیں۔ واضح رہے کہ اس جگہ پر تثویب سے مراد الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ ہے۔ دو مرتبہ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد اذان فجر میں۔

۶۵۲: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۶۵۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لِحَوْهَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَلَيْسَ بِأَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ۔

باب: کلمات اذان کے آخری جملے

۶۵۳: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اذان کے آخری الفاظ اس طرح سے ہیں: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔

بَابُ ۳۷۰ آخِرُ الْأَذَانِ

۶۵۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنِ بِلَالٍ قَالَ آخِرُ الْأَذَانِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔

۶۵۴: حضرت اسود سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کا آخری جملہ یہ تھا: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔

۶۵۴: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَتَّصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ كَانَ آخِرُ أَذَانِ بِلَالٍ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ مِثْلَ ذَلِكَ۔

۶۵۵: حضرت ابو محمد ورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اذان کا آخری جملہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے۔

۶۵۵: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي اسْحَقَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ آخِرَ الْأَذَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔

بَابُ ۳۷۱ الْأَذَانِ فِي التَّخْلُفِ مِنْ شُهُودِ

الْجَمَاعَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْمُطِيرَةِ

۶۵۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَوْسٍ يَقُولُ أُنْبَأَنَا رَجُلٌ مِنْ ثَقِيفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُنَادِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي فِي لَيْلَةٍ مُطِيرَةٍ فِي السَّفَرِ يَقُولُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ.

۶۵۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيحٍ فَقَالَ لَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةً ذَاتُ مَطَرٍ يَقُولُ لَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ.

بَابُ: اگر رات کے وقت بارش برس رہی ہو تو

جماعت میں حاضر ہونا لازم نہیں ہے

۶۵۶: حضرت عمرو بن اویس سے روایت ہے کہ مجھ سے ایک شخص نے نقل کیا کہ جو قبیلہ بنی ثقیف سے تعلق رکھتا تھا اس نے حضرت رسول کریم ﷺ کی منادی کو سفر کے دوران ایک رات میں سنا اور اس وقت بارش خوب ہو رہی تھی اور وہ شخص کہتا تھا: حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ تم لوگ پڑھ لو۔ اپنے اپنے ٹھکانہ اور آرام گاہ میں۔

۶۵۷: حضرت نافع بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز کی ایک رات میں اذان دی کہ جس میں بہت زیادہ ٹھنڈک تھی اور اس رات ہوائیں بہت چل رہی تھیں۔ انہوں نے آواز دی کہ تمام لوگ نماز ادا کر لو۔ اپنے اپنے ٹھکانہ میں۔ اس لئے کہ حضرت رسول کریم ﷺ مؤذن کو حکم فرماتے تھے جس وقت سردی کی رات ہوتی اور بارش ہوتی تو فرماتے کہ تمام لوگ نماز ادا کرو اپنے اپنے ٹھکانہ میں۔

بَابُ: جو شخص دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھے پہلی نماز

کے وقت میں تو اس کو چاہئے کہ اذان دے

۶۵۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جس وقت مقام عرفات میں پہنچ گئے تو انہوں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے واسطے مقام نمرہ میں خیمہ لگایا گیا ہے چنانچہ آپ ﷺ اسی جگہ ٹھہرے جس وقت کہ سورج ڈھل گیا تھا تو آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی قصویٰ کو تیار کرنے کا حکم دیا۔ جس وقت وادی کے اندر داخل ہو گئے تو انہوں نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور اقامت کہی تو آپ ﷺ نے نمازِ ظہر ادا فرمائی پھر بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر پڑھی تو آپ ﷺ نے نمازِ عصر ادا فرمائی اور درمیان میں کوئی نماز نہیں پڑھی

بَابُ ۳۷۲ الْأَذَانِ لِمَنْ يَجْمَعُ

بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ فِي وَقْتِ الْأُولَى

۶۵۸: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هُرُونَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ أُنْبَأَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ صُرِبَتْ لَهُ بِسِمْرَةٍ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا رَأَتْ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقُصُورَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى بَطْنِ الْوَادِي خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

(یعنی نماز نفل اور دوسری کوئی سنتیں نہیں پڑھیں)۔

باب: جو شخص دو وقت کی نماز ایک پڑھے پہلی نماز کے

وقت ختم ہونے کے بعد تو اس کو اذان دینا چاہئے؟

۶۵۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مقام عرفات سے واپس ہو گئے تو اس جگہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب اور نماز عشاء ایک ساتھ پڑھیں ایک ہی اذان اور دو تکبیر سے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان میں کوئی دوسری نماز نہیں پڑھی۔

۶۶۰: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مقام مزدلفہ میں تھے انہوں نے اذان دی پھر تکبیر کہی اور نماز مغرب پڑھائی پھر کہا الصلوٰۃ اور نماز عشاء کی دو رکعت پڑھیں۔ میں نے کہا کہ یہ کس طرح کی نماز ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس مقام پر اسی طرح سے نماز ادا کی۔

دو شخص دو نمازیں ایک ساتھ پڑھے اُسے کتنی مرتبہ

تکبیر کہنی چاہیے؟

۶۶۱: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نماز مغرب اور نماز عشاء مقام مزدلفہ میں پڑھی ایک تکبیر سے پھر نقل کیا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ انہوں نے بھی اسی طرح سے عمل فرمایا تھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طریقہ سے عمل فرمایا تھا۔

۶۶۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقام مزدلفہ میں ایک تکبیر سے دو نمازیں پڑھیں۔

۶۶۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم

بَابُ ۳۷۳ اَلْاَذَانِ لِمَنْ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ

بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِ الْاُولَى مِنْهُمَا

۶۵۹: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هُرُونَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

۶۶۰: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنبَأَنَا شَرِيكٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَهُ بِجَمْعٍ فَأَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ ثُمَّ قَالَ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ رَكَعَتَيْنِ فَقُلْتُ مَا هَذِهِ الصَّلَاةُ قَالَ هَكَذَا صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا الْمَكَانِ.

بَابُ ۳۷۴ اَلْاِقَامَةُ لِمَنْ يَجْمَعُ بَيْنَ

الصَّلَوَتَيْنِ

۶۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِاقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ.

۶۶۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِجَمْعٍ بِاقَامَةٍ وَاحِدَةٍ.

۶۶۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام مزدلفہ میں دو وقت کی نمازیں جمع کر کے پڑھیں اور آپ ﷺ نے ہر ایک نماز کیلئے ایک تکبیر کہی اور نماز نفل نہیں پڑھی کسی نماز سے قبل اور نہ کسی وقت کی نماز کے بعد۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بِالْمُزْدَلِفَةِ صَلَّى كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِاقَامَةٍ وَلَمْ يَتَطَوَّعْ قَبْلَ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا وَلَا بَعْدَ.

بَابُ ۳۷۵ الْأَذَانِ لِلْفَائِتِ مِنَ الصَّلَاةِ

۶۶۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْنَا الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ فِي الْقِتَالِ مَا نَزَلَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِلَّا فَاَقَامَ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِي وَقْتِهَا ثُمَّ أَذَّنَ لِلْمَغْرِبِ فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِي وَقْتِهَا.

باب: قضاء نمازوں کیلئے اذان دینے کا بیان
۶۶۴: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کو مشرکین نے غزوہ خندق میں نماز ظہر ادا کرنے سے باز رکھا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور یہ اس وقت کا تذکرہ ہے کہ جس وقت تک آیاتِ قتال نازل نہیں ہوئی تھیں پھر اللہ عزوجل نے آیت کریمہ: ﴿وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ﴾ (الاحزاب: ۲۵) نازل فرمائی یعنی اب خداوند تعالیٰ نے اہل اسلام سے قتال کو اٹھالیا ہے۔

بَابُ ۳۷۶ الْاجْتِزَاءِ لِذَلِكَ كَلِّهِ

بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَالْإِقَامَةَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا

۶۶۵: أَخْبَرَنَا هَنَادٌ عَنْ هُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ شَغَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَأَمَرَ بِإِلَّا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ.

باب: اگر کئی وقت کی نمازیں قضا ہو جائیں تو ایک ہی اذان تمام حضرات کیلئے کافی ہے لیکن تکبیر ہر ایک نماز کیلئے الگ الگ ہے

۶۶۵: حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مشرکین اور کفار نے نبی ﷺ کو باز رکھا چار وقت کی نماز سے غزوہ خندق والے دن۔ پھر آپ ﷺ نے حکم فرمایا بلال رضی اللہ عنہ کو انہوں نے اذان دی پھر تکبیر پڑھی آپ نے نماز ظہر ادا کی پھر تکبیر پڑھی پھر آپ ﷺ نے نماز عصر پڑھی پھر تکبیر کہی اور نماز مغرب ادا فرمائی پھر تکبیر کہی اور نماز عشاء ادا فرمائی۔

بَابُ ۳۷۷ الْإِكْتِفَاءِ بِالْإِقَامَةِ

لِكُلِّ صَلَاةٍ

باب: ہر ایک وقت کی نماز کے واسطے صرف تکبیر پڑھنا بھی کافی ہے

۶۶۶: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ تَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا فِي غَزْوَةٍ فَحَبَسَنَا الْمُشْرِكُونَ عَنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَلَمَّا انْصَرَفَ الْمُشْرِكُونَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا فَأَقَامَ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ فَصَلَّيْنَا وَأَقَامَ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ فَصَلَّيْنَا وَأَقَامَ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَصَلَّيْنَا وَأَقَامَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ فَصَلَّيْنَا ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ عِصَابَةٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُكُمْ۔

بَابُ ۸۷۳ الْإِقَامَةُ لِمَنْ نَسِيَ رَكْعَةً

مِنَ الصَّلَاةِ

۶۶۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَسَلَّمَ وَقَدْ بَقِيََتْ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةٌ فَأَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ نَسِيتُ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ رَكْعَةً فَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ النَّاسَ فَقَالُوا لِي أَتَعْرِفُ الرَّجُلَ قُلْتُ لَا إِلَّا أَنْ أَرَاهُ فَمَرَّ بِي فَقُلْتُ هَذَا هُوَ قَالُوا هَذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهِ۔

بَابُ ۸۷۹ اِذَا نِ الرَّاعِي

۶۶۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَبَانَا

۶۶۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک غزوہ میں تھے تو مشرکین نے ہم کو نمازِ ظہر اور نمازِ عصر اور نمازِ مغرب ادا کرنے سے روک دیا اور نمازِ عشاء سے روک دیا اور جس وقت وہ لوگ بھاگ گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو حکم فرمایا اس نے تکبیر کہی نمازِ ظہر کی، ہم لوگوں نے ظہر ادا کی پھر نمازِ عصر کی تکبیر کہی تو ہم نے عصر پڑھی پھر تکبیر کہی نمازِ مغرب کی تو ہم نے نمازِ مغرب ادا کی پھر تکبیر کہی نمازِ عشاء کی تو ہم نے نمازِ عشاء ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: روئے زمین پر تم لوگوں کے علاوہ کوئی اس طرح کی جماعت نہیں ہے جو کہ یادِ خداوندی میں مشغول ہو۔

باب: جو شخص ایک رکعت پڑھنا بھول گیا اور سلام

پھیر کر چل دیا

۶۶۷: حضرت معاویہ بن حدادیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم نے ایک دن نماز ادا فرمائی تو ایک رکعت باقی تھی آپ نے سلام پھیر دیا (اور مسجد سے باہر تشریف لے گئے) ایک شخص آگے کی طرف بڑھا اور عرض کیا: یا رسول اللہ (اتفاق سے) آپ ایک رکعت ادا کرنا بھول گئے۔ آپ مسجد میں تشریف لائے اور بلال کو حکم فرمایا انہوں نے تکبیر پڑھی آپ نے ایک رکعت ادا فرمائی۔ میں نے لوگوں سے یہ واقعہ بیان کیا کہ تم لوگ اس شخص کی شناخت کرتے ہو (جس نے توجہ دلائی تھی) میں نے عرض کیا: میں اس سے واقف نہیں البتہ اگر میں اس شخص کو دیکھ لوں تو شناخت کر لوں گا۔ وہ شخص میرے سامنے سے نکلا میں نے کہا کہ یہ وہی شخص ہے لوگوں نے بتلایا کہ یہ طلحہ بن عبید اللہ ہیں۔

باب: چرواہے کا اذان دینا

۶۶۸: حضرت عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول

عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَسَمِعَ صَوْتَ رَجُلٍ يُؤَذِّنُ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا لَوَاعِي غَنَمٍ أَوْ عَارِبٍ عَنْ أَهْلِهِ فَنَظَرُوا فَإِذَا هُوَ رَاعِي غَنَمٍ وَإِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَبْتِئَةٍ قَالَ أَرَأَيْتُمْ هَذِهِ هَيِّنَةٌ عَلَى أَهْلِهَا قَالُوا نَعَمْ قَالَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا۔

کریم کے ساتھ سفر میں تھے کہ آپ نے (اس سفر کے دوران) کسی ایک آدمی کی آواز سنی جو کہ اذان دینے میں مشغول تھا۔ جس وقت وہ شخص ”اشہدان محمد رسول اللہ“ پر پہنچ گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ شخص چرواہا ہے یا یہ شخص اپنے گھر سے بے گھر ہے؟ آپ وادی میں پہنچ گئے تو دیکھا کہ وہ شخص بکریوں کا چرواہا ہے۔ پھر آپ نے ایک بکری دیکھی جو کہ مری ہوئی پڑی تھی۔ آپ نے فرمایا: دیکھ لو یہ اپنے مالک کے نزدیک کس قدر ذلیل اور بے عزت ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک دنیا اس سے بہت زیادہ ذلیل اور رسوا ہے۔

بَابُ ۳۸۰ الْاَذَانِ لِمَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ

۶۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا عَشَانَةَ الْمُعَافِرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِي شَطِئَةِ الْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ وَيُصَلِّيُ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ يَخَافُ مِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي وَادْخُلْتُهُ الْجَنَّةَ۔

باب: جو شخص تنہا نماز پڑھے اور وہ شخص اذان دے

۶۶۹: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا کہ آپؐ ارشاد فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل تعجب کرتا ہے ایسے شخص پر جو کہ پہاڑ کی چوٹی کے کنارہ پر اذان دیتا ہے نماز پڑھنے کے واسطے اور وہ شخص نماز ادا کرتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ تم لوگ میرے اس بندہ کو دیکھو جو کہ اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے میرے خوف کی وجہ سے تو میں نے اس کی مغفرت کر دی اور اس کو معاف کر دیا اور جنت کا مستحق بنا دیا۔

بَابُ ۳۸۱ الْاِقَامَةِ لِمَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ

۶۷۰: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَلِيٍّ بْنُ يَحْيَى بْنُ خَلَّادٍ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرْقِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ فِي صِفِّ الصَّلَاةِ الْحَدِيثِ۔

باب: جو شخص تنہا نماز ادا کرے اور تکبیر پڑھے

۶۷۰: حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی صف میں تشریف فرما تھے آخر حدیث تک۔

بَابُ ۳۸۲ كَيْفَ الْاِقَامَةُ

۶۷۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ تَمِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُؤَذِّنَ مَسْجِدِ الْعُرْيَانِ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى مُؤَذِّنِ مَسْجِدِ الْجَامِعِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْاَذَانِ فَقَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلَى عَهْدِ

باب: تکبیر کس طریقہ سے پڑھنا چاہئے؟

۶۷۱: حضرت ابو ثنیٰ سے روایت ہے جو کہ جامع مسجد کے مؤذن تھے میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے اذان کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اذان کے جملے دو مرتبہ اور تکبیر کے کلمات ایک

ایک مرتبہ لیکن قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کو دو مرتبہ کہہ کر جس وقت ہم لوگ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ سنتے تو وضو کرتے اور نماز کے واسطے باہر نکلتے۔

باب: ہر شخص کا اپنے اپنے لئے تکبیر کہنا

۶۷۲: حضرت مالک بن الحویرثؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے مجھ سے اور میرے ایک رفیق سے فرمایا کہ جس وقت نماز کا وقت ہو جائے تو تم دونوں (وقت کی) اذان دینا پھر تکبیر کہنا۔ پھر نماز وہ شخص پڑھائے جو تم دونوں میں (عمر کے اعتبار سے) بڑا ہو۔

باب: فضیلت اذان سے متعلق

۶۷۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: جس وقت اذان ہوتی ہے نماز کے واسطے شیطان پشت موڑ کر سرین سے ہوا خارج کرتا ہوا بھاتا ہے تاکہ وہ اذان نہ سنے پھر جس وقت اذان سے فراغت ہو جاتی ہے پھر وہ بھاگ جاتا ہے جس وقت تکبیر پوری ہو جاتی ہے پھر وہ واپس آتا ہے یہاں تک کہ وہ شیطان انسان کے دل میں اندیشہ پیدا کرتا ہے اور شیطان وہ باتیں یاد دلاتا ہے کہ جن کا نماز سے پہلے خیال تک نہیں تھا۔ یہاں تک کہ انسان کتنی ہی رکعات بھول جاتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں آیا ہے کہ: "انسان کے دل کے درمیان پس وہ علیحدہ کر دیتا ہے انسان کو دل سے" مطلب یہ ہے کہ ظاہر کے اعتبار سے انسان کا جسم نماز میں ہوتا ہے لیکن دل سے پوری طرح توجہ نہیں ہوتی۔

باب: اذان کہنے پر قرعہ ڈالنے کا بیان

۶۷۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ اس بات سے واقف ہو جائیں کہ اذان دینے کے اجر و ثواب کو اور جماعت کی صفت اول کو پھر لوگ کسی جھگڑے اور نزاع کے فیصلہ کے بارے میں کوئی راستہ نہ پائیں تو وہ لوگ قرعہ ڈال لیں اور اگر لوگ اس بات سے واقف ہو جائیں کہ نماز ظہر کو اول وقت میں ادا کرنے میں کس قدر ثواب ہے تو لوگ نماز ظہر ادا

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثْنَى مَثْنَى وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً إِلَّا أَنْكَ إِذَا قُلْتَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فَالَهَا مَرَّتَيْنِ فَإِذَا سَمِعْنَا قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ تَوَضَّأْنَا ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الصَّلَاةِ۔

بَابُ ۳۸۳ اِقَامَةُ كُلِّ وَاحِدٍ لِنَفْسِهِ

۶۷۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَوِيرِثِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلِصَاحِبٍ لِي إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا ثُمَّ كُيُومُكُمَا أَحَدُكُمَا۔

بَابُ ۳۸۴ فَضْلُ التَّأْذِينِ

۶۷۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ فَإِذَا قُضِيَ النَّدَاءُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا ثُوبَ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثَوُّبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرْ حَتَّى يَطْلُ الْمَرْءُ أَنْ يَذُرَ كَمْ صَلَّى۔

بَابُ ۳۸۵ الْإِسْتِهَامُ عَلَى التَّأْذِينِ

۶۷۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النَّدَاءِ وَ الصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهْمُوا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهَجِيرِ لَاسْتَفَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ عَلِمُوا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ

لَا تَوَهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا۔

کرنے میں جلدی کریں اور اگر واقف ہو جائیں کہ نماز عشاء اور نماز فجر کے ادا کرنے میں کس قدر اجر اور ثواب ہے تو اہلہ لوگ ان نمازوں کو ادا کرنے کے واسطے سرین کے بل گھسٹتے آئیں۔

☆ خلاصہ الباب مطلب یہ ہے کہ اگر چلنے کی ہمت نہ ہو تو جب بھی لوگ مذکورہ نمازوں کے ثواب حاصل کرنے کے واسطے سرین کے بل گھسٹ گھسٹ کر آئیں۔

بَابُ ۳۸۶ اِتِّخَاذِ الْمُؤَذِّنِ الَّذِي لَا تَأْخُذُ

عَلَى اَذَانِهِ اَجْرًا

۶۷۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجَوَيزِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْنِي إِمَامَ قَوْمِي فَقَالَ أَنْتَ إِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلَى اَذَانِهِ اَجْرًا۔

بَابُ ۳۸۷ الْقَوْلُ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ

۶۷۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْبَدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ۔

بَابُ ۳۸۸ ثَوَابُ ذَلِكَ

۶۷۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ بَكَيْرَ بْنِ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ خَالِدٍ الزَّرْقِيُّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّصْرَ بْنَ سُفْيَانَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ يَنَادِي فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ مِثْلَ هَذَا يَقِينًا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

بَابُ ۳۸۹ الْقَوْلُ مِثْلُ مَا يَتَشَهَّدُ

باب: مؤذن ایسے شخص کو بنانا چاہئے کہ جواز ان پر

معاوضہ وصول نہ کرے

۶۷۵: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اپنی قوم کا امام بنادیں۔ آپ نے فرمایا: تم اپنی قوم کے امام ہو لیکن اقتدا ایسے شخص کی کرو جو سب سے زیادہ کمزور ہو (کمزور اور بیمار کی رعایت کرنا چاہئے یعنی نماز کو اس قدر طویل نہ کرو کہ لوگ جماعت سے گھبرا جائیں) اور تم ایسے شخص کو مؤذن مقرر کرو کہ جواز ان پر اجرت یا عوض نہ لے۔

باب: اذان کے کلمات مؤذن کے ساتھ دہرانا

۶۷۶: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم اذان سنو تو اسی طریقہ سے کہو کہ جس طریقہ سے مؤذن کہتا ہے۔

باب: اذان دینے کا اجر و ثواب

۶۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اذان دینے کے واسطے کہ جس وقت وہ اذان سے فارغ ہو گئے تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اسی طریقہ سے کہا کہ قلب سے یقین کر کے یہ کلمات کہے وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

باب: جو کلمات مؤذن کہے وہی کلمات سننے والے

المؤذن

۶۷۸: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنبَاَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَكَبَّرَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَتَشْهَدُ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَتَشْهَدُ اثْنَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِي هَكَذَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

۶۷۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُجَمِّعٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ-

بَابُ ۳۹۰ الْقَوْلِ الَّذِي يُقَالُ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

۷۸۰: أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَابْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ يَحْيَى أَنَّ عِيسَى بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُلْقَمَةَ بْنِ وَقَاصٍ عَنْ عُلْقَمَةَ ابْنِ وَقَاصٍ قَالَ إِنِّي عِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ أَدَّانَ مُؤَذِّنُهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَتَّى إِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَلَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَقَالَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ-

شخص کو بھی کہنا چاہئے

۶۷۸: حضرت مجع بن یحییٰ انصاری سے روایت ہے کہ میں ایک روز حضرت ابو امامہ بن سہل کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس دوران ایک مؤذن نے اذان دی تو اللہ اکبر اللہ اکبر کہا انہوں نے بھی دوبار اللہ اکبر اللہ اکبر کہا پھر مؤذن نے اُشہدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللہ اُشہدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللہ کہا انہوں نے بھی دو مرتبہ اُشہدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللہ اُشہدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللہ کہا۔ مؤذن نے اُشہدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللہ اُشہدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللہ کہا دو مرتبہ۔ انہوں نے بھی دو مرتبہ اُشہدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللہ کہا پھر کہا کہ مجھ سے حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے رسول کریم ﷺ کا قول بیان فرمایا۔

۶۷۹: حضرت ابو امامہ بن سہل سے روایت ہے کہ وہ نقل فرماتے تھے کہ میں نے حضرت معاویہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنا تو جس طریقہ سے مؤذن بیان کرتا تھا تو اسی طریقہ سے آپ ﷺ بھی کہتے جاتے تھے۔

باب: جس وقت مؤذن ”حی علی الصلوٰۃ“ اور ”حی علی

الفلاح“ کہے تو سننے والا شخص کیا کہے؟

۶۸۰: حضرت علقمہ بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ اس دوران ان کے مؤذن نے اذان دی تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طریقہ سے کہا کہ جس طریقہ سے مؤذن نے کہا جس وقت مؤذن نے حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ کہا تو انہوں نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہا جس وقت اس نے حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہا تو انہوں نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہا پھر وہی بیان کیا جو کہ مؤذن نے کہا اس کے بعد کہا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے اسی طریقہ سے سنا آپ ﷺ بھی اسی طریقہ سے بیان کرتے تھے۔

بَابُ ۳۹۱ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ الْاَذَانِ

۶۸۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَيَّوَةَ ابْنِ شَرِيحٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ عُلْقَمَةَ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ مَوْلَى نَافِعِ بْنِ عُمَرَ وَالْقُرَيْشِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ وَصَلُّوا عَلَى فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَاةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِيِ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنَزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْفِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ أَرْجُوا أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيِ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ۔

باب: اذان کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھیجنا ۶۸۱: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ بیان فرماتے تھے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جس وقت تم اذان سنو تو مؤذن جو کہے تم بھی وہی کہو اور تم میرے اوپر درود بھیجو کیونکہ جو شخص میرے اوپر ایک مرتبہ درود شریف بھیج دے گا تو اللہ عزوجل اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔ پھر تم اللہ عزوجل سے میرے واسطے وسیلہ مانگو کیونکہ وسیلہ دراصل ایک ذریعہ ہے جنت میں جو کہ خدا کے بندوں میں سے کسی بندہ کے شایان شان نہیں ہے علاوہ ایک بندہ کے اور مجھ کو یہ توقع ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا تو جو کوئی شخص میرے واسطے وسیلہ طلب کرے گا تو میری شفاعت اس کے واسطے لازم ہو جائے گی۔

بَابُ ۳۹۲ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْاَذَانِ

۶۸۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ۔

باب: اذان کے وقت کی دعا ۶۸۲: سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اذان کے سننے کے وقت یہ جملے کہے: میں شہادت دیتا ہوں اس کی کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی بھی لائق عبادت نہیں ہے اور وہ پروردگار تنہا ہے اور اس کا کوئی بھی شریک نہیں ہے اور بلاشبہ محمدؐ اس کے بندے اور بھیجے ہوئے ہیں اور میں اللہ کے پروردگار ہونے پر رضامند ہوں اور میں راضی ہوں اسلام کے دین ہونے پر اور یہ کہ میں محمدؐ کے رسول ہونے پر رضامند ہوں تو ایسے شخص کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۶۸۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْبَدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ اَبِ مُحَمَّدًا نِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَصِيلَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ

۶۸۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان کے کلمات سن کر اس طریقہ سے کہے (یعنی ان کلمات سے دعا مانگے) اَللّٰهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ سے لے کر الَّذِي وَعَدْتَهُ تک تو ایسے شخص کی شفاعت میرے ذمہ لازم ہو جائے گی۔

إِلَّا حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

بَابُ ۳۹۳ الصَّلَاةُ بَيْنَ الْآذَانِ

وَالْإِقَامَةُ

۶۸۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ كَثْمِ بْنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ آذَانٍ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ آذَانٍ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ آذَانٍ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ.

۶۸۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ إِذَا أَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَتَدَرَّوْنَ السَّوَارِيَ يُصَلُّونَ حَتَّى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذَلِكَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْآذَانِ وَالْإِقَامَةِ شَيْءٌ.

بَابُ ۳۹۴ التَّشْدِيدُ فِي الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ

بَعْدَ الْآذَانِ

۶۸۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ وَرَجُلًا فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْإِدَاءِ حَتَّى قَطَعَهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۸۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو صَخْرَةَ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ

باب: اذان اور اقامت کے درمیان نماز ادا کرنے

سے متعلق

۶۸۴: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر دو اذان کے درمیان نماز ہے۔ ہر دو اذان کے درمیان نماز ہے۔ ہر ایک دو اذان کے درمیان نماز ہے تو جس شخص کا دل چاہے وہ شخص نماز نفل پڑھے اذان اور تکبیر کے درمیان۔

۶۸۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت مؤذن اذان دے کر فارغ ہو جاتا ہے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بعض صحابہ ستونوں کی جانب تشریف لے جاتے اور نماز ادا فرماتے (مطلب یہ ہے کہ وہ حضرات سنت ادا فرماتے) حتیٰ کہ رسول کریم ﷺ باہر کی جانب تشریف لاتے اس طریقہ سے نماز مغرب سے قبل بھی وہ حضرات نماز ادا فرماتے (یعنی نفل نماز پڑھتے) اور نماز مغرب کی اذان اور تکبیر میں قدرے فاصلہ ہوتا۔

باب: مسجد میں اذان ہونے کے بعد بغیر نماز ادا کئے

نکل جانا کیسا ہے؟

۶۸۶: حضرت ابو شعثاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا پھر اذان کے بعد وہ شخص باہر کی طرف نکل گیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس شخص نے تو ابو القاسم رضی اللہ عنہ کی نافرمانی کی۔ اس لئے کہ رسول کریم ﷺ کا یہ ارشاد تھا کہ جس وقت مسجد کے اندر اذان ہو جائے تو نماز بغیر ادا کئے ہوئے مسجد سے باہر نہ نکلے۔

۶۸۷: حضرت ابو شعثاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد سے باہر کی طرف نکلا وہ جس وقت اذان سے فارغ ہو گیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد

فرمایا: اس شخص نے حضرت ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی۔

باب: اذان دینے والا شخص امام کو اطلاع دے کہ جس

وقت نماز شروع ہونے لگے

۶۸۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے فراغت کے بعد نماز فجر تک گیارہ رکعات ادا فرماتے تھے اور ہر ایک دو رکعت کے درمیان نماز وتر ادا فرماتے اور ایک سجدہ فرماتے تھے کہ جس قدر تاخیر تک تم لوگوں میں سے کوئی شخص پچاس آیات کریمہ تلاوت کرے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھاتے تھے جس وقت مؤذن نماز فجر کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں ہو جاتا کہ نماز فجر ہو گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہلکی ہلکی دو رکعت ادا فرماتے تھے۔ پھر دائیں کروٹ پر آرام فرماتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مؤذن حاضر ہوتا اقامت کی اطلاع دینے کیلئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ نکلتے تو اذان کے بعد مؤذن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اقامت کی اطلاع کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ ساتھ نکل جاتے۔

۶۸۹: حضرت کریب سے روایت ہے کہ جو کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت کس وقت نماز ادا فرماتے تھے؟ انہوں نے بیان فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعات مع وتر کے پڑھتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سست ہو گئے اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند میں خراٹے لیتے ہوئے دیکھا۔ اسی دوران حضرت بلال رضی اللہ عنہ پہنچ گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور دو رکعت ادا فرمائیں پھر نماز کی اقتداء لوگوں کے ہمراہ فرمائی اور وضو نہیں فرمایا۔

الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۳۹۵ اِذْذَانِ الْمُؤَذِّنِ الْاِثْمَةُ

بِالصَّلَاةِ

۶۸۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ وَيُونُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَرِثِ أَنَّ ابْنَ شَهَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدَرًا مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اصْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْاِثْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ بِالْاِقَامَةِ فَيُخْرِجُ مَعَهُ وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ فِي الْحَدِيثِ۔

۶۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَوَصَفَ أَنَّهُ صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوُتْرِ ثُمَّ نَامَ حَتَّى اسْتَقْبَلَ قَرَأَتُهُ يَنْفُخُ وَآتَاهُ بِلَالٌ فَقَالَ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّى بِالنَّاسِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

دوبارہ وضو نہ کرنے کی وجہ:

وضو دوبارہ نہ فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دراصل آنکھیں سوتی تھیں نہ کہ قلب مبارک جیسا کہ ایک حدیث میں

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((ینام عینی ولا ینام قلبی)) یعنی میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔ اس وجہ سے آپ ﷺ کا وضو نہیں ٹوٹا تھا۔

بَابُ ۳۹۶ اِقَامَةِ الْمُؤَذِّنِ عِنْدَ خُرُوجِ

الْإِمَامِ

۶۹۰: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي خَرَجْتُ۔

باب: امام نکلے تو مؤذن

تکبیر کہے

۶۹۰: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کی تکبیر ہو تو مجھے نکلتے ہوئے دیکھے بغیر مت کھڑے ہوا کرو۔

۸

کتاب المساجد

مساجد کے متعلق کتاب

باب: مساجد تعمیر کرنے کی فضیلت کا بیان

۶۹۱: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسجد تعمیر کر کے اس میں یاد خداوندی کرے (یا تعمیر کرے اور اس میں یاد خداوندی کی جائے) تو اس شخص کے واسطے اللہ عزوجل جنت میں ایک مکان تعمیر فرمائے گا۔

باب: مساجد تعمیر کرنے میں فخر کرنا

۶۹۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علامت قیامت یہ ہے کہ لوگ فخر کریں گے مسجدوں میں (مطلب یہ ہے کہ لوگ تکبر کی نیت سے ایک دوسرے سے بڑھ کر عمدہ عمدہ مساجد تعمیر کریں گے اور ایک دوسرے کی تقلید میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی نیت سے مساجد تعمیر کریں گے اور ان کا مقصد رضائے خداوندی نہ ہوگا)

باب: کونسی مسجد پہلے بنائی گئی؟

۶۹۳: حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابراہیم نے کہا کہ میں اپنے والد کے سامنے قرآن کی تلاوت کر رہا تھا (مقام) سکے میں پس جس وقت میں آیت مجدہ کی تلاوت کرتا تو وہ مجدہ کرتے میں نے کہا کہ ابا جان! تم خدا کے راستہ

باب ۳۹۷ الفضل فی بناء المسجد

۶۹۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُذَكِّرُ اللَّهَ فِيهِ بَنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

باب ۳۹۸ المباهات فی المسجد

۶۹۲: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ أَفْطَرِطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ

باب ۳۹۹ ذکر ائی مسجد و وضع اولاً

۶۹۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أَبِي الْقُرَّانِ فِي السَّجَّةِ فَإِذَا قَرَأْتُ السَّجْدَةَ سَجَدَ فَقُلْتُ يَا أَبَتِ اتَّسُجِدُ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ إِنِّي

سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ أَوَّلًا قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ وَكَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ عَامًا وَالْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ وَفَحَيْثُمَا أَدْرَكْتَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ -

میں سجدہ کرتے ہو۔ انہوں نے کہا میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریم سے دریافت کیا دنیا میں کونسی مسجد سب سے پہلے تعمیر کی گئی؟ انہوں نے فرمایا: مسجد حرام۔ میں نے کہا پھر کونسی؟ آپ نے فرمایا: مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) میں نے کہا کہ ان دونوں مساجد میں کس قدر فاصلہ تھا؟ آپ نے فرمایا: چالیس سال اور تمام ہی زمین تمہارے واسطے مسجد ہے کہ جس جگہ نماز کا وقت شروع ہو جائے نماز ادا کرلو۔

باب: بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنے کی فضیلت

۶۹۴: حضرت ابراہیم بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے کہ مدینہ منورہ کی مسجد (مسجد نبوی ﷺ) میں نماز ادا کرنا دوسری مساجد میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھنے سے زیادہ افضل ہے لیکن بیت اللہ شریف کی مسجد میں نماز ادا کرنا۔ (مسجد نبوی ﷺ سے بھی زیادہ افضل ہے)

باب: بیت اللہ شریف میں نماز ادا کرنا

۶۹۵: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ بیت اللہ شریف میں تشریف لے گئے اور آپ ﷺ کے ہمراہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ تھے تو دروازہ بند کر لیا گیا جس وقت آپ ﷺ نے دروازہ کھولا تو سب سے پہلے میں اندر داخل ہو گیا اور حضرت بلال سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ نے نماز ادا کی؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں! نماز ادا کر لی ہے دویمانی ستون کے درمیان۔

باب: بیت المقدس کی مسجد کا اور اس میں نماز ادا

کرنے کی فضیلت کا بیان

۶۹۶: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے بیت

بَابُ ۴۰۰ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۶۹۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الصَّلَاةُ فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ أَفْضَلِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا مَسْجِدَ الْكُعْبَةِ -

بَابُ ۴۰۱ الصَّلَاةِ فِي الْكُعْبَةِ

۶۹۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَأَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَأَعْلَقُوا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا فَتَحَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيِّينَ -

بَابُ ۴۰۲ فَضْلِ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى

وَالصَّلَاةِ فِيهِ

۶۹۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ

عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنِ ابْنِ الدَّبَلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سُلَيْمَانَ ابْنَ دَاوُدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَنَى بَيْتَ الْمَقْدِسِ سَأَلَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ خِلَالَ ثَلَاثَةِ سَأَلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهُ فَأُوتِيَهُ وَأَسْأَلَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ فَأُوتِيَهُ وَسَأَلَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ حِينَ فَرَغَ مِنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَأْتِيَهُ أَحَدٌ لَا يَنْهَرُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ فِيهِ أَنْ يُخْرِجَهُ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

بَابُ ۴۰۳ فَضْلِ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّلَاةُ فِيهِ

۶۹۷: أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَوْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِيِّ مَوْلَى الْجُهَيْنِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَجَ الْأَنْبِيَاءَ وَمَسْجِدَهُ أَخْرَجَ الْمَسَاجِدَ.

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ لَمْ نَشْكُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْهُمَا أَنْ تَسْتَبِثَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذَلِكَ الْحَدِيثِ حَتَّى إِذَا تَوَفَّى أَبُو هُرَيْرَةَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ وَ تَلَاوَمْنَا أَنْ لَا نَكُونَ كَلَمْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذَلِكَ حَتَّى يُسَيِّدَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ سَمِعَهُ

المقدس کو جس وقت تعمیر فرمایا (اس لئے کہ بیت المقدس کی تعمیر اور بیت اللہ شریف کی تعمیر کی حضرت آدم علیہ السلام بنیاد ڈال چکے تھے) تو اللہ عزوجل سے تین باتوں کے واسطے دعا مانگی۔ ایک تو یہ کہ اللہ عزوجل ان کو اپنی جیسی حکومت عطا فرمادے کہ ہو اور پانی اور جانور ان کے ماتحت ہوں اللہ نے ایسی ہی حکومت عطا فرمائی تیسری یہ کہ جس وقت مسجد تعمیر کرنے سے فراغت حاصل ہوگئی تو اللہ عزوجل سے دعا مانگی اے خدا جو شخص اس مسجد میں نماز ہی کے واسطے آئے تو اس کو گناہوں سے اس طرح سے پاک فرما دے جیسا کہ وہ اپنی ولادت کے وقت پاک صاف تھا۔

باب: مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت

۶۹۷: حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے اور وہ دونوں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں میں سے تھے ان دونوں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں ایک نماز ادا کرنا ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے لیکن مسجد حرام سے اس لئے کہ رسول کریم تمام پیغمبروں کے بعد ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد تمام مسجدوں کے بعد ہے (پس جس طریقہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں سے افضل ہیں اسی طرح سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد بھی اگلے اگلے تمام پیغمبروں کی مساجد سے افضل ہے)

حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن اور حضرت ابو عبد اللہ اغرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور یہ دونوں حضرات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے احباب میں سے تھے ان دونوں حضرات نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز ادا کرنا مسجد حرام سے ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے اس لئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں علیہم السلام

کے بعد ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد تمام مساجد کے بعد ہے۔

مِنْهُ فَيَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ جَالِسًا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ بْنُ قَارِظٍ قَدْ كَرْنَا ذَلِكَ الْحَدِيثَ وَالَّذِي
قَرَرْنَا فِيهِ مِنْ نَصِّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِنِّي أَخْرُ الْآبِيَاءَ وَإِنَّهُ أَخْرُ الْمَسَاجِدِ۔

سب سے افضل نبی صلی اللہ علیہ وسلم:

واضح رہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں سے افضل ہیں اسی طریقہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد بھی تمام پیغمبروں کی مسجد سے زیادہ فضیلت والی ہے۔ حضرت ابو سلمہ اور حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ ہمیں اس بات میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں تھا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیشہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان فرمایا کرتے تھے اسی وجہ سے ہم لوگوں نے ان سے اس حدیث کو دریافت نہیں کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا تم لوگوں کا قول ہے جس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی تو ہم نے اس کا تذکرہ کیا اور ایک دوسرے کو ملامت اس بات پر کی تم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کس وجہ سے دریافت نہیں کیا تا کہ وہ اس حدیث کی نسبت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف فرمادیتے اگر انہوں نے آپ سے اس حدیث شریف کو سن لیا ہوتا تو ہم اس شک میں رہتے۔ عبد اللہ بن ابراہیم قارظہ کے پاس بیٹھ گئے اور ان سے اس حدیث کو بیان فرمایا اور اپنے تصور کا تذکرہ کیا جو کہ حضرت ابو ہریرہ سے نہ دریافت کرنے پر ہوا۔ حضرت عبد اللہ بن ابراہیم نے فرمایا کہ میں اس کی شہادت دیتا ہوں میں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اسی مذکورہ بالا حدیث شریف کو) کیونکہ میں تمام پیغمبر کے آخر میں ہوں اور میری مسجد بھی تمام مساجد کے آخر میں ہے۔

۶۹۸: حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے مکان اور میرے منبر کے درمیان جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے۔

۶۹۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي
بَكْرٍ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَنِي
وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رَّيَاضِ الْجَنَّةِ۔

۶۹۹: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے منبر کے پاؤں بہشت میں گڑے ہوئے ہیں۔

۶۹۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ عَمَّارِ
الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ
إِنَّ قَوَائِمَ مَنْبَرِي هَذَا رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ

خلاصہ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث ۶۹۸ میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ”میرے مکان“ کے الفاظ منقول ہیں اور بعض روایات میں ”حجرہ“ اور بعض میں ”ما بین قبری“ یعنی ”میری قبر کے درمیان“ کے الفاظ ہیں۔ تمام احادیث کا ایک ہی مفہوم ہے کیونکہ آپ کا مکان حضرت عائشہ کا حجرہ تھا۔ آپ زیادہ تر اسی جگہ قیام فرماتے اور آپ وہیں پر مدفون ہوئے اور حضرت رسول

کریم ﷺ کی قبر اور منبر کے درمیان چند گز کا فاصلہ ہے۔ حاصل روایت یہ ہے کہ اس قدر جگہ اٹھ کر جنت میں ایک کیاری ہو جائے گی یا مطلب یہ ہے کہ جو شخص اس جگہ یاد الہی میں مشغول ہوگا تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا اور ایک کیارہ جنت کی اس کو ملے گی۔

بَابُ ۴۰۴ ذِكْرِ الْمَسْجِدِ الَّذِي

أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى

۷۰۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي آتِسٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَمَارَى رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِي هَذَا۔

باب: اس مسجد کا تذکرہ جو کہ تقویٰ پر

تعمیر کی گئی

۷۰۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو اشخاص نے رسول کریم ﷺ کے سامنے بحث کی اس مسجد میں کہ جس کے متعلق ارشاد باری ہے: ﴿لَمَسْجِدٍ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ﴾ یعنی وہ مسجد جو ایسی ہے کہ جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی اور جو کہ شروع دن سے اس قابل ہے کہ تم کھڑے ہو اس میں۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا: وہ تو مسجد قبا ہے۔ دوسرے شخص نے کہا: وہ تو رسول کریم ﷺ کی مسجد ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ میری مسجد ہے۔ (یعنی مسجد نبوی ﷺ)

خلاصہ الباب ☆ مسجدہ قبا وہ مسجد ہے جو کہ مدینہ کے باہر تعمیر کردہ ہے اور جس وقت آپ ﷺ پہلے ہجرت فرما گئے تھے تو آپ ﷺ اسی جگہ ٹھہرے تھے۔

باب: مسجد قبا میں نماز ادا کرنے کی

فضیلت کا بیان

۷۰۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں سوار ہو کر اور پیدل بھی تشریف لاتے تھے۔

۷۰۲: حضرت سہل بن حفیف سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مکان سے باہر آئے پھر مسجد قبا میں آئے اور وہاں پر نماز ادا کرے تو اس شخص کو ایک عمرہ کا ثواب ملے گا۔

بَابُ ۴۰۵ فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ

وَالصَّلَاةُ فِيهِ

۷۰۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَا شِئًا۔

۷۰۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكُرْمَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ بْنَ حَنِيفٍ قَالَ قَالَ أَبِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ حَتَّى يَأْتِيَ هَذَا الْمَسْجِدَ مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَصَلَّى فِيهِ كَانَ لَهُ عِدْلُ عُمْرَةٍ۔

بَابُ ۴۰۶ مَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَيْهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ
 ۴۰۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
 عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا
 إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِي هَذَا
 وَ مَسْجِدِ الْأَقْصَى -

بَابُ ۴۰۷ اتِّخَاذُ الْبَيْعِ مَسَاجِدَ

۴۰۴: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ مَلَاذِمٍ قَالَ
 حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ
 طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفَدَّا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَنَاهُ وَصَلَيْنَا مَعَهُ وَأَخْبَرَنَا أَنَّ
 بَارِضًا بَيْعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُورِهِ فَدَعَا
 بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَتَمَضَّضَ ثُمَّ صَبَّ فِي إِدَاوَةٍ وَ أَمَرَنَا
 فَقَالَ اخْرُجُوا فَإِذَا أَتَيْتُمْ أَرْضَكُمْ فَاسْكُرُوا بِبَيْعَتِكُمْ
 وَانْضَحُوا مَكَانَهَا بِهَذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوهَا مَسْجِدًا
 قُلْنَا إِنَّ الْبَلَدَ بَعِيدٌ وَالْحَرَّ شَدِيدٌ وَالْمَاءُ يَنْشِفُ
 فَقَالَ مَدُّوهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا طِبًّا
 فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا بَلَدَنَا فَكَسَرْنَا بِبَيْعَتِنَا ثُمَّ
 نَضَحْنَا مَكَانَهَا وَاتَّخَذْنَاهَا مَسْجِدًا فَتَادَيْنَا فِيهِ
 بِالْأَذَانِ قَالَ وَالرَّاهِبُ رَجُلٌ مِنْ طَيْبٍ فَلَمَّا سَمِعَ
 الْأَذَانَ قَالَ دَعْوَةٌ حَقٌّ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ ثَلَاثَةً مِنْ بِلَاعِنَا
 فَلَمْ نَرَهُ بَعْدُ -

باب: کون کونسی مساجد کی جانب سفر درست ہے؟
 ۴۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پالان نہ باندھے جائیں (مراد یہ ہے کہ سفر کا ارادہ کیا جائے) لیکن تین مساجد کی جانب ایک تو مسجد حرام یعنی بیت اللہ کیلئے دوسرے میری مسجد یعنی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تیسرے مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کی جانب۔

باب: عیسائیوں کے گرجا گھر کو مسجد میں تبدیل کرنا
 ۴۰۴: حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ اپنی قوم کی جانب سے پیغام لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی اور ہم لوگوں نے بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہماری بستی میں ایک گرجا ہے پھر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بچا ہوا پانی مانگا بطور برکت کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی طلب فرمایا اور ہاتھ دھوئے اور کلی کی پھر اس پانی کو ایک ڈول میں ڈال دیا اور فرمایا جاؤ جس وقت تم لوگ اپنی بستی کو پہنچ جاؤ تو گرجا کو توڑ ڈالو اور وہاں پر یہ پانی چھڑک دو اور اس کی مسجد بنا لو۔ ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہمارا شہر فاصلہ پر ہے اور گرمی بہت زیادہ پڑتی ہے اور پانی خشک ہو جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو مدد دیتا رہو پانی سے یعنی ڈول کو روزانہ تر کر لیا کرو یا کچھ پانی اس میں ڈال دیا کرو کہ جس قدر خشک ہو جائے اس کا عوض بن جائے اسلئے کہ جس قدر پانی اس میں داخل ہوگا اس کی خوشبو اور زیادہ بڑھ جائے گی بہر حال ہم لوگ روانہ ہو گئے حتیٰ کہ ہم لوگ اپنے شہر میں داخل ہو گئے اور گرجا کو توڑ ڈالا پھر اس جگہ وہ پانی چھڑک دیا اور اس جگہ مسجد بنائی گئی۔ اسکے بعد ہم لوگوں نے اذان دی تو اس جگہ ایک پادری تھا جو کہ قبیلہ بنی طے میں سے تھا۔ اس نے جس وقت اذان سنی تو اس نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ ایک برحق پکار ہے۔ پھر ایک جانب بلندی پر چلا گیا اور وہ شخص اس دن کے بعد نظر نہیں آیا۔

بَابُ ۴۰۸ نَبَشِ الْقُبُورِ وَاتِّخَاذِ اَرْضِهَا

مَسْجِدًا

۷۰۵: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِي عُرْضِ الْمَدِينَةِ فِي حَتَّى يُقَالَ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَى مَلَأٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاؤُوا مُتَقَلِّدِي سِيوفِهِمْ كَمَا نَبَشَ أَنْظَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَدِيفَهُ وَمَلَأٌ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفَنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ وَكَانَ يُصَلِّي حَيْثُ أَذْرَكَتُهُ الصَّلَاةُ فَبَصَلَّى فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ أَمَرَ بِالْمَسْجِدِ فَأُرْسِلَ إِلَى مَلَأٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاؤُوا فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَايِطِكُمْ هَذَا قَالُوا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَنَسٌ وَكَانَتْ فِيهِ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَتْ فِيهِ خَرِبٌ وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنَبَشَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَتْ بِالْخَرِبِ فَسَوَّيَتْ فَصَفَرُوا النَّخْلَ قَبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوا عِضًا دَتِيهِ الْحِجَارَةَ وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخَرِ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ-

اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ-

باب: قبروں کو کھود کر اس جگہ پر مساجد تعمیر کرنا

کیسا ہے؟

۷۰۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جس وقت مدینہ منورہ تشریف لائے تو ایک کنارہ پر پہنچے۔ ایک محلہ میں کہ جس کا نام قبیلہ بنو عمرو بن عوف تھا اور ۱۴ رات تک وہ اسی جگہ رہے پھر آپ ﷺ نے قبیلہ بنو نجار کے حضرات کو طلب فرمایا وہ لوگ اپنی تلواریں لٹکائے ہوئے آگئے گویا کہ میں رسول کریم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ہمراہ تھے اور قبیلہ بنو نجار کے حضرات آپ ﷺ کے چاروں طرف تھے۔ یہاں تک کہ آپ حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور آپ ﷺ اس وقت نماز ادا کرنے میں مشغول تھے جہاں پر وقت آ جاتا تھا نماز کا۔ یہاں تک کہ وہ بکریوں کے گلے میں بھی نماز پڑھ لیا کرتے تھے پھر آپ ﷺ نے حکم فرمایا یا آپ ﷺ کو حکم ہوا مسجد کے تعمیر کرنے کا۔ آپ ﷺ نے قبیلہ بنو نجار کے چند مالدار حضرات کو بلا کر بھیج دیا۔ وہ لوگ آئے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم مجھ سے اس زمین کی رقم لے لو لیکن انہوں نے بیان کیا کہ خدا کی قسم ہم کبھی بھی اس کی قیمت نہیں لیں گے۔ اللہ عزوجل سے (مطلب یہ ہے کہ اس کا اجر خدا سے ہی لیں گے) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ اس میں کفار اور اہل شرک کی قبریں تھیں اور ویران غار بھی تھے اور ایک درخت کھجور کا بھی تھا۔ رسول کریم ﷺ نے حکم فرمایا تو مشرکین کی قبریں کھودی گئیں اور درخت کاٹ دیا گیا اور تمام کے تمام غار برابر کر دیئے گئے اس کے بعد درخت قبلہ کی طرف رکھے گئے اور پتھر کی چوکھٹ بنائی گئی اور تیار کی گئی صحابہ کرام اس وقت پتھر ڈھوتے تھے اور وہ حضرات اشعار بھی پڑھتے جاتے تھے رسول کریم ﷺ بھی انکے ہمراہ تھے وہ حضرات فرماتے تھے: ((اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَانْصُرِ

الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ)) ”اے اللہ خوبی نہیں ہے لیکن آخرت کی خوبی اے اللہ بخشش فرما دے انصار اور مہاجرین کو۔“

باب: قبور کا مساجد بنانا ممنوع ہے

۷۰۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دونوں حضرات نے فرمایا: جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے (یعنی وفات کے قریب ہو گئے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر ڈال لیتے اپنے چہرہ پر جس وقت نزع کا عالم ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم منہ کھول لیتے اور ارشاد فرماتے: اے خدا! یہود اور عیسائیوں پر لعنت نازل کر۔ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبور کو مساجد بنالیا۔

۷۰۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے تذکرہ فرمایا ایک گرجا کا حبشہ میں کہ جن میں تصاویر تھیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں (یعنی عیسائیوں اور یہود) کا قاعدہ یہ تھا کہ جس وقت ان میں سے کوئی نیک دل انسان فوت ہو جاتا تو اس کی قبر پر ایک مسجد بنا لیتے تھے اور اس کی تصویر بنا لیتے تھے یہ لوگ تمام مخلوق میں خدا کے نزدیک برے ہوں گے۔

باب: مسجد میں حاضری کا اجر و ثواب

۷۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت انسان اپنے مکان سے مسجد کی جانب چلتا ہے پھر ایک قدم رکھتا ہے تو ایک نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے پھر دوسرے قدم چلنے پر ایک گناہ معاف ہو جاتا ہے۔

بَابُ ۴۰۹ النَّهْيُ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ

۷۰۶: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ وَ يُونُسَ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ يَطْرَحُ خِمِصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ قَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.

۷۰۷: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَ أُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَتْهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوْلَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا إِلَيْكَ الصُّورَ أَوْلَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

بَابُ ۴۱۰ الْقُضْلُ فِي إِتْيَانِ الْمَسْجِدِ

۷۰۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ يَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى مَسْجِدِهِ فَرَجُلٌ تَكُنُّ حَسَنَةً وَرَجُلٌ تَمُحُوسَةً.

بَابُ ۴۱۱ النَّهْيُ عَنِ مَنَعِ النِّسَاءِ

مِنْ اِتِّبَانِهِنَّ الْمَسَاجِدَ

۷۰۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنْتِ امْرَأَةً أَحَدَكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعُهَا۔

بَابُ ۴۱۲ مَنْ يَمْنَعُ مِنَ الْمَسْجِدِ

۷۱۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ قَالَ أَوَّلَ يَوْمِ الثَّوْمِ ثُمَّ قَالَ الثَّوْمُ وَالْبَصَلُ وَالْكُرَّاثُ فَلَا يَقْرَبْنَا فِي مَسَاجِدِنَا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنَازَلُ مِمَّا يَتَأَذَى مِنْهُ الْإِنْسُ۔

بَابُ ۴۱۳ مَنْ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ

۷۱۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمٍ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ تَأْكُلُونَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ مَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ هَذَا الْبَصَلُ وَالثَّوْمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَجَدَ رَيْحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ أَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْبَقِيعِ فَمَنْ أَكَلَهُمَا فَلْيَمْتُمْهُمَا طَبْخًا۔

بَابُ ۴۱۴ ضَرْبُ الْخَبَاءِ فِي

الْمَسْجِدِ

۷۱۲: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ

باب: خواتین کو مسجد میں داخلہ سے منع نہیں کرنا

چاہئے

۷۰۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگوں میں سے کسی کی عورت مسجد میں (نماز پڑھنے) کیلئے جانے کی اجازت طلب کرے تو اس کو منع نہیں کرنا چاہئے۔

باب: مسجد میں داخلہ کس حالت میں ممنوع ہے؟

۷۱۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس درخت میں سے پہلے لبسن کھالے پھر فرمایا: لبسن اور پیاز کھالے تو وہ شخص ہم لوگوں کے پاس مساجد میں نہ داخل ہوں کیونکہ فرشتے ایسی شے سے تکلیف محسوس کرتے ہیں کہ جس شے سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

باب: مسجد سے کون شخص باہر نکال دیا جائے؟

۷۱۱: حضرت معمر بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! تم لوگ ان دو ناپاک درخت میں سے کھاتے ہو یعنی پیاز اور لبسن کو اور میں نے دیکھا ہے کہ رسول کریم ﷺ کو جس وقت کہ آپ ﷺ کسی کے منہ سے ان چیزوں کی بدبو محسوس فرماتے تو حکم فرماتے کہ وہ شخص مسجد سے بقیع کی جانب نکال دیا جائے اور ہمارے میں سے جو شخص لبسن اور پیاز کھائے تو ان چیزوں کو اچھی طریقہ سے پکا کر کہے۔

باب: مسجد کے اندر خیمہ لگانے اور نصب کرنے

سے متعلق

۷۱۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جس وقت اعتکاف کرنے کا ارادہ فرماتے تو نماز فجر ادا فرما کر اس جگہ تشریف لے جاتے کہ جس جگہ پر اعتکاف کرتے

يَعْتَكِفُ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ دَخَلَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي يُرِيدُ أَنْ يَعْتَكِفَ فِيهِ فَأَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ فَأَمَرَ فَضْرَبَ لَهُ خِجَاءٌ وَأَمَرَتْ حَفْصَةُ فَضْرَبَ لَهَا خِجَاءٌ فَلَمَّا رَأَتْ زَيْنَبُ خِجَاءَ هَا أَمَرَتْ فَضْرَبَ لَهَا خِجَاءٌ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَرُّ تُرْدَنُ فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ وَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ۔

آپ ﷺ نے ماہ رمضان المبارک کے آخری دس دن میں اعتکاف فرمانے کا ارادہ فرمایا تو مسجد میں آپ ﷺ نے ایک خیمہ گاڑنے کا حکم فرمایا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی حکم فرمایا۔ ان کے واسطے بھی خیمہ لگایا گیا جس وقت حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی حکم فرمایا تو ان کے واسطے بھی خیمہ گاڑا گیا۔ جس وقت رسول کریم نے دیکھا کہ مسجد کے اندر ہر طرف خیمہ ہی خیمہ لگے ہوئے ہیں آپ نے فرمایا کیا ان خیموں کے لگانے سے ثواب کی نیت ہے۔ اسکے بعد آپ نے ماہ رمضان میں اعتکاف نہیں فرمایا اور شوال میں دس روز تک اعتکاف فرمایا۔

۷۱۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو غزوہ خندق میں تیر کا ایک کاری زخم لگ گیا جو کہ قبیلہ قریش کے ایک شخص نے لگایا تھا اکل نامی رگ میں۔ رسول کریم ﷺ نے ان کا خیمہ مسجد میں نصب کر دیا تا کہ نزدیک سے ان کی مزاج پرسی فرمائیں۔

۷۱۳: أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَمِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُصِيبَ سَعْدُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ رَّمِيَةً فِي الْأَكْحَلِ فَضْرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خِيَمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ۔

بَابُ ۴۱۵ ادْخَالِ الصَّبِيَّانِ الْمَسَاجِدَ

۷۱۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ أُمَامَةَ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ وَأُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ صَبِيَّةٌ يَحْمِلُهَا فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَلَى عَاتِقِهِ يَضَعُهَا إِذَا رَكَعَ وَيُعِيدُهَا إِذَا قَامَ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ بِهَا۔

باب: بچوں کو مسجد میں لانے کا بیان
۷۱۴: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز ہم لوگ مسجد کے اندر بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول کریم ﷺ حضرت امامہ بنت ابی العاص کو لئے ہوئے آئے اور ان کی والدہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا تھیں۔ رسول کریم ﷺ کی صاحب زادی اور (حضرت امامہ) چھوٹی لڑکی تھیں۔ آپ ﷺ ان کو (گود میں) اٹھائے ہوئے تھے تو رسول کریم ﷺ نے نماز ادا فرمائی اور وہ آپ ﷺ کے کاندھے پر تھیں۔ جس وقت آپ رکوع اور سجدہ فرماتے تو ان کو زمین پر بٹھلاتے پھر جس وقت کھڑے ہوتے تو آپ ﷺ ان کو اٹھا لیتے۔ (اور پھر ان کو کاندھے پر بٹھلاتے) اسی طریقہ سے کرتے رہے نماز کے پورا ہونے تک۔

بَابُ ۴۱۶ رِبْطِ الْأَسِيرِ بِسَارِيَةِ الْمَسْجِدِ

۷۱۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي

باب: قیدی شخص کو مسجد کے اندر باندھنے سے متعلق
۷۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ

سَعِيدٌ اِنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قَبْلَ نَجْدِهِ فَبَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ ابْنُ اَثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطَ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ - مُخْتَصَرٌ -

بَابُ ۴۱۷ ادْخَالُ الْبُعِيرِ الْمَسْجِدَ

۴۱۷: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَافَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بُعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمُحَجَّجٍ -

بَابُ ۴۱۸ النَّهْيُ عَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي

الْمَسْجِدِ وَعَنِ التَّحَلُّقِ قَبْلَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

۴۱۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ التَّحَلُّقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَعَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ -

بَابُ ۴۱۹ النَّهْيُ عَنِ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي

الْمَسْجِدِ

۴۱۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ -

اشعار کی اجازت:

نے کچھ سواروں کو نجد شہر کی جانب روانہ فرمایا وہ قبیلہ بنی حنیفہ میں سے ایک شخص کو لے کر آئے کہ جس کو حضرت ثمامہ بن اثال کہتے تھے اور وہ شخص یمامہ کا سردار تھا تو اس کو ایک ستون سے باندھ دیا گیا (مختصراً) یہ حدیث کافی طویل ہے۔

باب: اونٹ کو مسجد میں لے جانے سے متعلق

۴۱۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجتہ الوداع میں ایک اونٹ پر طواف فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کو ایک لکڑی سے چھو رہے تھے۔

باب: مسجد کے اندر خرید و فروخت کے ممنوع ہونے

اور نماز جمعہ سے قبل حلقہ باندھ کر بیٹھنا

۴۱۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جمعہ سے قبل حلقہ بنا کر بیٹھنے سے منع فرمایا اور مسجد میں خرید و فروخت سے منع فرمایا۔

باب: مسجد کے اندر اشعار پڑھنے کے ممنوع ہونے

کا بیان

۴۱۸: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے اپنے دادا سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے اندر اشعار پڑھنے سے منع فرمایا۔

مسجد میں ایسے اشعار پڑھنا منع ہے جو کہ جھوٹ یا مبالغہ غلط بیانی پر مشتمل ہوں لیکن ایسے اشعار جو کہ اعلیٰ مضمون یا اخلاقی تعلیم اور سماجی اصلاح سے متعلق ہوں وہ درست ہیں آگے آنے والی حدیث سے صحیح اشعار پڑھنے کی اجازت ثابت ہے۔

بَابُ ۴۲۰ الرُّخْصَةُ فِيْ اِنْشَادِ الشَّعْرِ الْحَسَنِ

فِي الْمَسْجِدِ

۴۱۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ بِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ اُنْشَدْتُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ التَفْتُ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَحَبُّ عَنِّي إِلَهُمَّ أَيْدُهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ.

باب: مسجد کے اندر عمدہ شعر پڑھنے

کی اجازت

۴۱۹: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک روز حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور وہ اس وقت اشعار پڑھنے میں مشغول تھے مسجد کے اندر تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی جانب دیکھا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے تو مسجد کے اندر اس وقت اشعار پڑھے ہیں جس وقت مسجد کے اندر ان سے اعلیٰ شخصیت (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف فرما تھے پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جانب دیکھا اور عرض کیا کہ کیا آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا (یعنی جس وقت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں تعریفی کلمات کہتا اور تعریفی شعر کہتا تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اے خدا میری جانب سے قبول فرما۔ اے خدا مدد فرما ان کی حضرت جبریل علیہ السلام سے۔ یہ سن کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں (سنے ہیں)۔

باب: گم شدہ شے مسجد میں تلاش کرنے کی ممانعت

کا بیان

۴۲۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں اپنی گم شدہ شے کو تلاش کرنے کے واسطے حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خدا کرے تم وہ شے نہ پاؤ یعنی تم کو وہ شے نہ ملے۔

باب: مسجد کے اندر ہتھیار نکالنے سے متعلق

۴۲۱: حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کیا تم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ ایک شخص مسجد میں تیر لے کر حاضر ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کو دیکھ کر) ارشاد فرمایا: تم تیر کے کوئے کو پکڑ لو۔ اس شخص نے جواب دیا کہ بہت بہتر ہے۔

بَابُ ۴۲۱ النَّهْيُ عَنْ اِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ

الْمَسْجِدِ

۴۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَيْسَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُنْشِدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا وَجَدْتُ.

بَابُ ۴۲۲ اِظْهَارِ السَّلَاحِ فِي الْمَسْجِدِ

۴۲۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْمُسَوَّرِ الزُّهْرِيُّ بِصُرِّيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَنصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ وَأَسَمِعْتُ جَبْرًا يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ بِسَهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ بِنَصَالِهَا قَالَ نَعَمْ.

خلاصہ الباب ۲۲۲ مذکورہ بالا حکم دینے سے آپ ﷺ کا مقصد یہ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ تیر کی نوک کسی کے لگ جائے اور وہ زخمی ہو جائے کیونکہ مسجد کے اندر لوگ اکٹھا رہتے ہیں وہاں پر ہتھیار اس طریقہ سے نکالنے سے خطرناک ہو سکتا ہے اس وجہ سے بطور ادب آپ ﷺ نے یہ حکم فرمایا۔

بَابُ ۲۲۳ تَشْبِيكِ الْأَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد کے اندر انگلیوں کو انگلیوں کے اندر داخل کرنا

۷۲۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَنَا أَصَلَى هَؤُلَاءِ قُلْنَا لَا قَالَ قُومُوا فَصَلُّوا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ خَلْفَهُ فَجَعَلَ أَحَدَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ فَصَلَّى بِغَيْرِ آذَانٍ وَلَا أَقَامَةٍ فَجَعَلَ إِذَا رَمَعَ شَبَكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَجَعَلَهَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

۷۲۲: حضرت اسود بنی سہیل سے روایت ہے کہ میں اور حضرت علقمہؓ دونوں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا کہ کیا آپ نماز سے فارغ ہو گئے ہیں ہم نے عرض کیا کہ نہیں! انہوں نے کہا کہ تم کھڑے ہو جاؤ اور نماز ادا کرو۔ چنانچہ ہم لوگ روانہ ہو گئے اور انکے پیچھے کھڑے ہو گئے انہوں نے ایک شخص کو بائیں جانب کیا اور ایک دوسرے شخص کو دائیں جانب کیا پھر نماز ادا کی بغیر اذان اور تکبیر کے۔ جس وقت وہ رکوع فرماتے تو ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلی میں ڈال لیتے۔ یعنی دونوں گھٹنوں کے درمیان میں اور فرماتے تھے کہ میں نے نبی کو اس طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۷۲۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۷۲۳: مذکورہ سند سے بھی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اسی طرح کی حدیث منقول ہے۔

بَابُ ۲۲۴ الْإِسْتِلْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد کے اندر چپٹ لیٹ جانا کیسا ہے؟

۷۲۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاصْطَعَا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْآخَرَى۔

۷۲۴: حضرت عباد بن تمیم بنی سہیل سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے چچا حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم بنی سہیل سے سنا انہوں نے رسول کریم ﷺ کو مسجد کے اندر چپٹ لیٹے ہوئے دیکھا آپ پاؤں پر پاؤں رکھے ہوئے تھے۔

بَابُ ۲۲۵ النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد کے اندر سونے سے متعلق

۷۲۵: أَخْبَرَنَا عُبيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبيدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ

۷۲۵: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ جوان شخص تھے اور نو جوان غیر شادی شدہ ہونے کی حالت میں مسجد کے اندر

سویا کرتے تھے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں۔

يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ غَرَبَ لَا أَهْلَ لَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ۔

باب: مسجد کے اندر تھوکنے سے متعلق

۷۲۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد کے اندر تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو زمین کے اندر دفن کر دو یا دبا دو (اوپر سے مٹی ڈال کر)۔

باب: مسجد کے اندر قبلہ کی جانب تھوکنا

منع ہے

۷۲۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بیت اللہ شریف کی دیواروں پر تھوک یعنی بلغم دیکھا۔ آپ نے اس کو اپنے ہاتھ سے مسل دیا اور ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص نماز میں مشغول ہو۔ یعنی اس کی جانب توجہ کرتا ہے اور اس کے سامنے کی جانب تھوکتا ہے (معلوم ہوا کہ قبلہ کی جانب تھوکنا سخت قسم کی بے ادبی اور بد نصیبی ہے)

باب: بحالت نماز سامنے کی جانب یا دائیں جانب

تھوکنے کی ممانعت

۷۲۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی جانب بلغم دیکھا تو آپ ﷺ نے اس کو کنکریوں سے مسل دیا اور سامنے اور دائیں جانب سے ممانعت فرمائی اور فرمایا: بائیں جانب یا بائیں پاؤں کے نیچے کی طرف تھوکنا چاہئے۔

باب: نمازی کو پیچھے یا بائیں طرف تھوکنے

کی اجازت

۷۲۹: حضرت طارق بن عبداللہ محارب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم نماز پڑھنے میں

باب ۴۲۶ البصاق فی المسجد

۷۲۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا۔

باب ۴۲۷ النَّهْيُ عَنْ أَنْ يَتَنَخَّمَ الرَّجُلُ

فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ

۷۲۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بَصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقَنَّ قَبْلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى۔

باب ۴۲۸ ذِكْرُ نَهْيِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ أَنْ يَبْصُقَ

الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ ۷۲۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نُحَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِخَصَاةٍ وَنَهَى أَنْ يَبْصُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ يَبْصُقُ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى۔

باب ۴۲۹ الرُّخْصَةُ لِلْمُصَلِّي أَنْ يَبْصُقَ خَلْفَهُ

أَوْ تَلْقَاءَ شِمَالِهِ

۷۲۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ طَارِقِ

مشغول ہو تو تم سامنے اور نہ دائیں جانب تھوکو بلکہ پیچھے یا اپنے بائیں جانب تھوکو اگر وہاں پر جگہ موجود ہو (مطلب یہ ہے کہ اس جانب دوسرے نمازی نہ ہوں) ورنہ تم یہ کرو پھر آپ ﷺ نے اپنے پاؤں کے نیچے تھوکا پھر اس کو مسل دیا۔

باب: کون سے پاؤں سے تھوک ملنا چاہئے؟

۷۳۰: حضرت علاء بن شحیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے تھوکا پھر آپ ﷺ نے اس کو مسل دیا اپنے بائیں پاؤں سے۔

باب: مساجد میں خوشبو لگانا کیسا ہے؟

۷۳۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مسجد میں بیت اللہ شریف کی طرف بلغم دیکھا تو آپ ﷺ ناراض ہو گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کا چہرہ انور سرخ ہو گیا ایک خاتون قبیلہ انصار میں سے کھڑی ہو گئی اور اس کو رگڑ کر اس کی جگہ خوشبو لگا دی۔ آپ ﷺ نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا: یہ کیا عمدہ کام ہے۔

باب: مسجد کے اندر داخل ہونے اور باہر آنے کے

وقت کیا کہے

۷۳۲: حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ اور ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دونوں حضرات فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم میں سے کوئی شخص مسجد کے اندر داخل ہو تو اس طرح سے کہے: اے خدا! مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جس وقت مسجد سے باہر نکلے تو اس طرح کہے: اے خدا میں آپ کے فضل کا محتاج ہوں۔

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كُنْتُ تُصَلِّي فَلَا تَبْرُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ وَلَا عَنْ يَمِينِكَ وَابْصُقْ خَلْفَكَ أَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ إِنْ كَانَ فَارِغًا وَالْأَفْهَكُذَا وَبَرُقَ تَحْتَ رِجْلِهِ وَذَلِكَهُ۔

بَابُ ۴۳۰ بَابُ الرَّجُلَيْنِ يَدُلُّكَ بِصَاقِهِ

۷۳۰: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَنَحَّعَ فَذَلِكَهُ بِرِجْلِهِ الْيُسْرَى۔

بَابُ ۴۳۱ تَخْلِيقُ الْمَسَاجِدِ

۷۳۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَائِدُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمِيدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَغَضِبَ حَتَّى أَحْمَرَ وَجْهُهُ فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَحَكَّتْهَا وَجَعَلَتْ مَكَانَهَا خُلُوقًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَحْسَنَ هَذَا۔

بَابُ ۴۳۲ الْقَوْلُ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ وَعِنْدَ

الْخُرُوجِ عَنْهُ

۷۳۲: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْغِيلَانِيُّ بِصُرِّي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ وَابَا أَسِيدٍ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔

بَابُ ۴۳۳ الْأَمْرُ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ

الْجُلُوسِ فِيهِ

۴۳۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ۔

بَابُ ۴۳۴ الرَّخْصَةُ فِي الْجُلُوسِ فِيهِ

الْخُرُوجُ مِنْهُ بِغَيْرِ صَلَاةٍ

۴۳۴: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ وَصَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا قَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَفُونَ فَطَفِقُوا يَتَعَذَّرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعًا وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَّلَ سَرَايِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَفَكَ أَلَمْ تَكُنْ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ إِنِّي سَاخِرُجٌ مِنْ سَخِطِهِ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَنْ تُحَدِّثَكَ الْيَوْمَ حَدِيثٌ كَذِبٍ لَتَرْضَى بِهِ عَنِّي لِيُوشِكُ

بَابُ: جِسْ وَقْتُ مَسْجِدِ كَيْ اَنْدَر دَاخِلْ هُو تُو مَسْجِدِ مِی

بِیْٹھنے سے قبل دو رکعت ادا کرے

۴۳۳: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو دو رکعت بیٹھنے سے قبل ادا کرے۔

بَابُ: بَلْغِیْر نَمَاز پڑھے ہوئے مسجد میں بیٹھنا اور مسجد

سے باہر نکلنا

۴۳۴: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنا واقعہ بیان فرماتے تھے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک میں نہیں گئے تھے انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر سے تشریف لائے تو پہلے مسجد میں داخل ہوئے وہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت ادا فرمائیں پھر بیٹھے ہوئے حضرات کے سامنے اب وہ لوگ آنے لگے جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں نہیں شریک ہوئے تھے بلکہ وہ لوگ پیچھے رہ گئے تھے۔ مدینہ منورہ میں اور قسم قسم کے عذر و معذرت (سچے، جھوٹے) کرنے لگے اور قسمیں کھانے لگ گئے۔ وہ تمام افراد تعداد کے اعتبار سے اسی کے قریب تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ظاہری بیان قبول فرمایا اور ان سے بیعت کی اور ان کے واسطے دعا مانگی اور ان کے قلوب کی باتیں اللہ عز و جل پر چھوڑ دیں یہاں تک کہ میں حاضر ہوا اور میں بھی ان حضرات میں شریک تھا (جو کہ جہاد میں شریک نہیں ہوئے تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھ کر تبسم فرمایا جس طریقہ سے کوئی شخص غصہ کی حالت میں مسکراتا ہے پھر فرمایا کہ تم آؤ۔ میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے فرمایا: تم کس وجہ سے پیچھے رہ گئے تھے؟ کیا تم نے اونٹ نہیں خریدا تھا (سوار ہونے کے واسطے)

أَنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يُسَخِّطُكَ عَلَى وَلِيِّنِ حَدَّثْتُكَ
حَدِيثَ صَدَقٍ تَجِدُ عَلَى فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُوا فِيهِ عَفْوَ اللَّهِ
وَاللَّهُ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرُ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ
عَنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هَذَا
فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ فَقُمْتُ
فَمَضَيْتُ مُخْتَصِرًا۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر میں کسی دوسرے دنیا دار
کے سامنے بیٹھا ہوتا تو میں اس سے واقف ہوں کہ میں ضرور اس
کے غصہ سے نکل جاتا (مطلب یہ ہے کہ اس کی ناراضگی دور ہو
جاتی) اور مجھ کو خوب باتیں بنانا آتی ہیں لیکن خدا کی قسم! میں اس
بات سے بخوبی واقف ہوں کہ اگر میں آج آپسے جھوٹ کہہ دوں
گا تو آپ ﷺ مجھ سے رضا مند ہو جائیں گے لیکن اللہ عزوجل
پھر آپ ﷺ کو ناراض کر دے گا کیونکہ اللہ عزوجل ظاہری اور
باطنی تمام طریقہ کے کام سے بخوبی واقف ہے اور وہ میرے دل
کے راز سے بخوبی واقف ہے اور وہ میرے دل کے بھید کو آپر
کھول دے گا اور میں آج ہی آپسے ٹھیک ٹھیک طریقہ سے کہہ
دوں تو آپ ﷺ مجھ پر ناراض ہو جائیں گے لیکن مجھ کو توقع ہے
کہ اللہ عزوجل میری غلطی معاف فرمادے اور آپ ﷺ کو مجھ پر
مہربان فرمادے خدا کی قسم جس وقت کہ میں آپ ﷺ کے ہمراہ
نہیں گیا تو مجھ سے زیادہ کوئی دوسرا شخص طاقتور اور دولت مند نہیں
تھا یعنی مجھ کو کوئی کسی قسم کا عذر نہیں تھا اور نہ ہی میں علیل و مریض تھا
نہ میں بالکل ہی حقیر و فقیر تھا رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس
نے سچ فرمایا اب تم جاؤ یہاں تک کہ اللہ عزوجل تمہارے متعلق
فیصلہ فرمائے بہر حال میں کھڑا ہو گیا اور رخصت ہو گیا۔ (مختصراً)

باب: جو شخص کسی مسجد کے پاس سے گزرے اُس

کے متعلق

۷۳۵: حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ ہم لوگ صبح کے وقت بازار جایا کرتے تھے دور نبوی (صلی
اللہ علیہ وسلم) میں تو ہم لوگ مسجد کے پاس سے گزرتے اور وہاں
پر نماز ادا فرماتے۔

بَابُ ۳۳۵ صَلَوةِ الَّذِي يَمُرُّ عَلَى

الْمَسْجِدِ

۷۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ
بْنِ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ
حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ
بْنُ عُثْمَانَ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
بْنِ الْمَعْلَى قَالَ كُنَّا نَعْدُو إِلَى السُّوقِ عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَرُّوا عَلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ۔

بَابُ ۴۳۶ التَّوَضُّعُ فِي الْجُلُوسِ فِي

الْمَسْجِدِ وَانتِظَارُ الصَّلَاةِ

۴۳۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ.

۴۳۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُصَرَّرٍ عَنْ أَشْرِ بْنِ عُقْبَةَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ مَيْمُونٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا السَّاعِدِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ.

بَابُ ۴۳۷ ذِكْرُ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي أُعْطَانِ الْإِبِلِ

۴۳۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ فِي أُعْطَانِ الْإِبِلِ.

بَابُ ۴۳۸ الرُّخْصَةُ فِي ذَلِكَ

۴۳۹: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَ طَهُورًا أَيْنَمَا أَذْرَكَ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي الصَّلَاةَ صَلَّى.

باب: مسجد میں بیٹھ کر نماز کا

منتظر رہنا

۴۳۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بلاشبہ فرشتے دعا مانگتے ہیں تمہارے میں سے اس شخص کے واسطے جو کہ بیٹھا رہتا ہے اس جگہ پر کہ جہاں پر اس نے نماز ادا کی جس وقت تک اس شخص کا وضو ٹوٹے۔ وہ کہتے ہیں کہ اے خدا مغفرت فرما دے اس شخص کی اور اس پر رحمت نازل فرما۔

۴۳۷: حضرت سہل ساعدیؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ جو شخص مسجد کے اندر نماز ادا کرنے کا منتظر رہتا ہے تو گویا کہ وہ شخص نماز ہی میں ہے (یعنی اس کو نماز ادا کرنے کا اجر ملتا رہتا ہے)۔

باب: جس جگہ پر اونٹ پانی پیتے ہیں اُس جگہ پر نماز

ادا کرنا ممنوع ہے

۴۳۸: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کے رہنے کی جگہ پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

باب: ہر جگہ نماز پڑھنے کی اجازت

۴۳۹: حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے واسطے تمام روئے زمین مسجد بنادی گئی اور پاک کرنے والا تیمم جائز قرار دیا گیا تو جس جگہ پر میری امت میں سے کوئی شخص نماز کو حاصل کر لے یعنی نماز ادا کرنے کا وقت ہو جائے تو وہ نماز ادا کر لے اگرچہ وہ جگہ اونٹوں کے پانی پینے کی ہو۔

باب: بوریے پر نماز ادا کرنے سے متعلق

بَابُ ۴۳۹ الصَّلَاةُ عَلَى الْحَصِيرِ

۷۴۰: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْتِيَهَا فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهَا فَتَتَّخِذَهُ مُصَلًّى فَآتَاهَا فَعَمِدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَضَحَّتْهُ بِمَاءٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَصَلُّوا مَعَهُ.

۷۴۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ان کی والدہ ماجدہ) حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے چاہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے مکان پر تشریف لائیں اور نماز ادا فرمائیں تو میں اس جگہ پر نماز ادا کیا کروں (بطور تبرک کے) تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مکان میں تشریف لائے انہوں نے ایک بوریا اٹھایا پھر اس کو پانی سے دھویا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز ادا فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے نماز ادا کی۔

بَابُ ۴۴۰ الصَّلَاةُ عَلَى الْخُمْرَةِ

۷۴۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي الشَّيْبَانِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ.

باب: جائے نماز پر نماز ادا کرنے کا بیان

۷۴۱: حضرت ميمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرمایا کرتے تھے جائے نماز پر۔

بَابُ ۴۴۱ الصَّلَاةُ عَلَى الْمِنْبَرِ

۷۴۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَارِمٍ بْنُ دِينَارٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَقَدْ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُرْدُهُ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِمَّ هُوَ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وَضَعَ وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلَانَةَ امْرَأَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ أَنْ مَرِي غُلَامِكِ التَّجَارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَأَمَرْتُهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرَفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأُرْسِلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا فَوَضَعَتْ هُنَا ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ فَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ فِي أَهْلِ الْمَسْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا

باب: منبر پر نماز ادا کرنے سے متعلق

۷۴۲: حضرت ابو حازم بن دینار سے روایت ہے چھ لوگ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ لوگ منبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق بحث میں مشغول تھے کہ یہ منبر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کس قسم کی لکڑی کا ہے آخر کار انہوں نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ خدا کی قسم میں اچھی طرح سے واقف ہوں کہ یہ منبر جس لکڑی کا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ جس وقت پہلے دن یہ منبر رکھا گیا اور جس وقت پہلی مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کے پاس کہ جن کا نام حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے لیا یہ کہلوا یا کہ تم اپنے غلام سے جو کہ بڑھئی ہے یہ بات کہہ کر چند لکڑیاں تیار کرو کہ جن پر میں بیٹھ سکوں لوگوں سے گفتگو کرنے کے واسطے (یعنی وعظ اور نصیحت کرنے کو) اس خاتون نے اپنے غلام کو حکم فرمایا اس نے منبر تعمیر کیا غابہ (نامی جھاڑ کے درخت کی لکڑی) سے۔ اور اس خاتون کے پاس لے آیا۔ اس خاتون نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا وہ یہاں پر رکھا گیا

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتُوا بِي وَلِتَعْلَمُوا صَلَوَاتِي۔

پھر میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر چڑھے پس نماز ادا فرمائی اور تکبیر کہی پھر رکوع فرمایا اس پر آپ اٹھہرے اٹھے پاؤں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر کی جڑ کے پاس سجدہ فرمایا۔ پھر جس وقت سجدہ سے فراغت ہو گئی تو منبر پر چلے گئے اور جس وقت نماز سے فراغت ہو گئی تو لوگوں کی جانب توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نے یہ کام اس واسطے کیا ہے تاکہ تم لوگ میری تابعداری کرو اور میری نماز سیکھ لو۔

باب: گدھے پر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کا بیان

۷۴۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گدھے پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک خیر کی جانب تھا۔

بَابُ ۴۴۲ الصَّلَاةِ عَلَى الْحِمَارِ

۷۴۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إِلَى خَيْرٍ۔

عرب کا گدھا:

اس جگہ یہ بات پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ عرب معاشرے میں گدھے کا استعمال عام تھا بلکہ اب بھی کئی علاقوں میں اور اس پر سوار ہونا عیب نہیں سمجھا جاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز ادا فرماتے وقت رکوع اور سجدے اشارہ سے فرماتے تھے اور خیر مدینہ منورہ سے جانب شمال واقع ہے اور بیت اللہ شریف مدینہ منورہ سے جنوب میں واقع ہے۔

۷۴۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گدھے پر نماز ادا فرماتے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر سوار تھے اور نماز ادا فرماتے میں مشغول تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور خیر کی جانب تھا اور بیت اللہ شریف ان کے پیچھے واقع تھا۔

۷۴۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَهُوَ رَاكِبٌ إِلَى خَيْرٍ وَالْقِبْلَةُ خَلْفَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ عُمَرَو بْنَ يَحْيَى عَلَى قَوْلِهِ يُصَلِّي عَلَى حِمَارٍ وَحَدِيثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَوْفُوفٌ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ۔

۹

کِتَابُ الْقِبْلَةِ

قبلہ کے متعلق احادیث

باب: بیت اللہ شریف کی طرف چہرہ کرنا

۷۴۵: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو بیت المقدس کی جانب آپ ﷺ نے سولہ ماہ تک نماز ادا فرمائی۔ اس کے بعد بیت اللہ شریف کی جانب چہرہ مبارک فرمایا۔ ایک شخص رسول کریم ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کر کے قبیلہ انصار کی ایک قوم کے نزدیک گیا اور وہ قبلہ کی جانب نماز ادا فرما رہے تھے۔ اس نے کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ رسول کریم ﷺ نے بیت اللہ شریف کی جانب چہرہ مبارک فرمایا ہے ان لوگوں نے یہ بات سننے کے فوراً بعد ہی (بحالت نماز ہی) بیت اللہ کی جانب رخ کر لیا۔

باب: کون سے وقت بیت اللہ کی جانب چہرہ کرنا

لازم نہیں ہے

۷۴۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر نماز ادا فرماتے تھے اور سفر میں چاہے جس جانب اس کا چہرہ ہوتا (آپ ﷺ اس طرف ہی نماز ادا فرماتے) حضرت عبداللہ بن دینار نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طریقہ سے عمل فرماتے تھے۔

۷۴۷: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

بَابُ ۴۴۳ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

۷۴۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُونُسَ الْأَذْرَقِيُّ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَصَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ وَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَرَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْحَرِفُوا إِلَى الْكَعْبَةِ.

بَابُ ۴۴۴ الْحَالِ الَّتِي يَجُوزُ

عَلَيْهَا اسْتِقْبَالُ غَيْرِ الْقِبْلَةِ

۷۴۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

۷۴۷: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے اونٹنی پر چاہے جس طرف اس اونٹنی کا رخ ہوتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز وتر بھی اسی پر ادا فرماتے لیکن نماز فرض اس پر ادا نہ فرماتے۔

باب: اگر ایک آدمی نے غور کر کے بیت اللہ شریف کی جانب نماز ادا کی پھر علم ہوا کہ قبلہ اُس جانب نہیں تھا ۷۴۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ مسجد قبا میں نماز فجر ادا فرما رہے تھے کہ اس دوران ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ آج کی رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم نازل ہوا ہے اور حکم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کی جانب رخ کر کے نماز ادا کرنے کا۔ یہ بات سن کر لوگوں نے (بحالت نماز میں) بیت اللہ شریف کی جانب رخ کر لیا۔ پہلے ان کے رخ ملک شام کی جانب تھے پھر ان کے رخ بیت اللہ شریف کی جانب پھر گئے۔

باب: نمازی شخص کے سترہ سے متعلق

۷۴۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غزوہ تبوک میں دریافت کیا گیا کہ نمازی شخص کا سترہ کس طرف ہونا ضروری ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس قدر (اونٹ وغیرہ کے) پالان کی لکڑی ہوتی ہے (ایک ہاتھ کے قریب قریب) اگر اتنا سترہ نماز پڑھنے والے کے سامنے ہو تو اس کے سامنے سے نمازی کا گزرنا ممنوع نہیں ہے۔

۷۵۰: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے کی جانب نیزہ گاڑ لیا کرتے تھے پھر اسکی طرف رخ فرما کر نماز ادا فرماتے۔

باب: نمازی کو سترہ کے قریب کھڑے ہو کر نماز

پڑھنا چاہئے

۷۵۱: حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

وَهَبَ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الرَّاحِلَةِ قَبْلَ آتِي وَجْهِ تَوَجُّهُ بِهِ وَ يُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ۔

بَابُ ۴۴۵ اسْتِبَانَةُ الْخُطَاةِ

بَعْدَ الْاجْتِهَادِ

۷۴۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ جَاءَهُمْ ابْنُ أَبِي قَحْطَبَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنًا وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَتْ وَجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكُعْبَةِ۔

بَابُ ۴۴۶ سُرَّةُ الْمُصَلِّي

۷۴۹: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِوَةُ بْنُ شَرِيحٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَنْ سُرَّةِ الْمُصَلِّي فَقَالَ مِثْلُ مُوْخِرَةِ الرَّحْلِ۔

۷۵۰: أَخْبَرَنَا عُبيدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبيدِ اللَّهِ قَالَ أَنَبَانَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَرُكِّزُ الْحَرْبَةَ ثُمَّ يُصَلِّيُ عَلَيْهَا۔

بَابُ ۴۴۷ الْأَمْرُ بِالذُّنُوبِ مِنَ

السُّرَّةِ

۷۵۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ

قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ حُسَيْبٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي حُثَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سِتْرَةٍ فَلْيَذَنْ مِنْهَا لَا يَقْطَعَ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ۔

بَابُ ۴۴۸ مِقْدَارِ

ذَلِكَ

۴۴۸۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأَسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَضَبِيُّ فَأَعْلَقَهَا عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عُمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعُمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَأَاهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى وَجَعَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ۔

بَابُ ۴۴۹ ذِكْرُ مَا يَقْطَعُ وَمَا لَا يَقْطَعُ

إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي سِتْرَةٌ

۴۴۹۔ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَبَانَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ قَائِمًا يُصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ أَحِرَّةِ الرَّحْلِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ أَحِرَّةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْمَرَأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ قُلْتُ مَا بَالُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص سترہ کھڑا کر کے نماز ادا کرے تو اس شخص کو چاہئے کہ وہ سترہ کے نزدیک کھڑا ہو ایسا نہ ہو کہ شیطان اس شخص کی نماز توڑ دے (خراب کر دے)

باب: نمازی شخص کو سترہ سے کس قدر فاصلہ پر کھڑا

ہونا چاہئے؟

۴۴۸۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بیت اللہ شریف میں تشریف لے گئے اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان ابن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازہ بند فرمالیا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا طریقہ بیان کیا ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے ایک ستون کو بائیں جانب کیا اور دو ستون کے دائیں جانب اور تین ستون پیچھے کی طرف اور اس دور میں بیت اللہ شریف چھ ستون پر تھا۔ پھر آپ نے نماز ادا فرمائی دیوار کے تین ہاتھ کے فاصلہ سے۔ (اس وجہ سے اس کے برابر نماز کا سترہ ہونا چاہئے)

باب: بحالت نماز کونسی شے کے سامنے سے گزرنے

سے نماز فاسد ہوتی ہے اور کونسی شے سے نہیں

۴۴۹۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص کھڑے ہو کر نماز ادا کرتا ہے تو اس کے واسطے کوئی شے آڑ میں جائے گی۔ جو کہ پالان کی لکڑی کے برابر ہو لیکن اس کے سامنے سے اگر اتنی بڑی کوئی شے نہ ہو تو اس کی نماز کو عورت اور گدھی اور کالا کتا فاسد کر دے گا (جبکہ یہ تین اشیاء نمازی کے سامنے سے گزریں) عبداللہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے

الْأَسْوَدُ مِنَ الْأَصْفَرِ مِنَ الْأَخْمَرِ فَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ۔

۵۴: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ وَهَشَامٌ عَنْ قَنَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِحَبَابِ بْنِ زَيْدٍ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ وَالْكَلْبُ قَالَ يَحْيَى رَفَعَهُ شُعْبَةُ۔

۵۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَبْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ عَلَى أَتَانِ لَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصَلِّي بِالنَّاسِ بِعَرَفَةَ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَمَرَوْنَا عَلَى بَعْضِ الصَّفِّ فَتَزَلْنَا وَتَرَكْنَا هَا تَرْتَعُ فَلَمْ يَقُلْ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

۵۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ زَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبَّاسًا فِي بَادِيَةِ لَنَا وَلَنَا كُلِّيَّةٌ وَحِمَارَةٌ تَرْعَى فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ وَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَزُجِرَا وَلَمْ يُوْخَرَا۔

۵۷: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ الْجَزَارِ يُحَدِّثُ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ مَرَّ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَغُلَامٌ مِّنْ بَنِي هَاشِمٍ عَلَى حِمَارٍ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

دریافت کیا سیاہ رنگ کے کتے کی کیا خصوصیت ہے؟ اگر زرد یا لال رنگ کا کتا ہو تو پھر کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے بھی رسول کریم سے دریافت کیا جس طریقہ سے تم نے مجھ سے دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

۵۴: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جابر بن زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کس شے کے سامنے سے گزرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس عورت کو حیض آ رہا ہوتا ہے تو اس عورت کے سامنے سے گزرنے اور کتے کے سامنے سے نکل جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ یحییٰ نے فرمایا کہ شعبہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو مرفوع قرار دیا ہے (یعنی رسول کریم کا ارشاد مبارک قرار دیا ہے)۔

۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما دونوں ایک ہی گدھے پر سوار ہو کر پہنچے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے میں مشغول تھے تو ہم لوگ صف کے سامنے سے گزرے پھر ہم لوگ اترے اور گدھے کو چھوڑ دیا وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گھاس چرتا رہا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو کچھ نہیں کہا (یعنی ہمارے عمل پر تنقید نہیں فرمائی)۔

۵۶: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات کیلئے تشریف لائے ہم لوگوں کے پاس ایک گدھی تھی اور ایک کتیا تھی وہ گدھی گھاس کھا رہی تھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر ادا فرمائی اور وہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے سامنے سے ان کو نہ تو ہٹایا اور نہ دوسری طرف بھگایا۔

۵۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز وہ خود اور قبیلہ بنو ہاشم میں سے ایک لڑکا ایک گدھے پر سوار ہو کر کسی جگہ جا رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز ادا فرمانے میں مشغول تھے پھر وہ بچہ ہرے اور نماز میں شرکت کر لی تمام لوگوں نے نماز ادا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز ادا فرمائی کہ اس دوران

وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَنَزَلُوا وَدَخَلُوا مَعَهُ فَصَلُّوا وَلَمْ يَنْصَرِفْ فَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ تَسْعِيَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَأَخَذَتَا بِرُكْبَتَيْهِ فَفَرَّغَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَنْصَرِفْ۔

دو لڑکیاں حاضر ہوئیں جو کہ خاندان عبدالمطلب میں سے تھیں وہ لڑکیاں دوڑتی ہوئی پہنچیں اور آپ ﷺ کے گھٹنوں سے وہ لڑکیاں لپٹ گئیں۔ آپ ﷺ نے ان دونوں کو چھڑایا اور نماز کی نیت نہیں توڑی۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ کسی جانور یا انسان کے نمازی کے سامنے سے گزر جانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

۷۵۸: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي فَإِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُومَ كَرِهْتُ أَنْ أَقُومَ فَأَمَرَتْنِ يَدَيْهِ أَنْسَلْتُ أَنْسِلًا۔

۷۵۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کے سامنے سے گزرتی تھی اور آپ ﷺ اس وقت نماز میں مشغول رہتے تھے تو جس وقت میں اٹھنا چاہتی تو مجھے برا لگتا کہ میں وہاں سے اٹھ کر آپ ﷺ کے سامنے سے نکلوں چنانچہ میں آپ ﷺ کے سامنے سے آہستہ سے نکل جاتی تھی۔

باب ۴۵۰ التَّشْدِيدُ فِي الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيْ

الْمُصَلِّي وَبَيْنَ سُرَّتِهِ

۷۵۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهِيمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي فَقَالَ أَبُو جُهِيمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيْ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ۔

۷۵۹: حضرت بسر بن سعید سے روایت ہے کہ زید بن خالد نے ان کو ابو جہیم کے پاس بھیج دیا اس سوال پر کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے کیا بات سنی ہے؟ اس شخص کے متعلق جو کہ نمازی کے سامنے سے گزر جائے۔ ابو جہیم نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی نمازی کے سامنے سے گزرے اگر وہ شخص یہ بات جانے کہ نمازی کے سامنے سے گزرنے سے کس قدر گناہ ہے تو وہ شخص چالیس روز تک کھڑا رہنا عمدہ اور بہتر سمجھے نمازی کے سامنے سے نکل جانے سے۔

۷۶۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدْعُ أَحَدًا أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيَقَاتِلْهُ۔

۷۶۰: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم میں سے کوئی شخص نماز میں مشغول ہو تو کسی شخص کو اپنے سامنے سے نہ گزرنے دے اگر وہ یہ بات نہ مانے تو اس سے جھگڑا کرے۔

بَابُ ۴۵۱ الرُّخْصَةُ فِي ذَلِكَ

۷۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بِحِذَائِهِ فِي حَاشِيَةِ الْمَقَامِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَافِ أَحَدٌ.

بَابُ ۴۵۲ الرُّخْصَةُ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ النَّائِمِ

۷۶۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَارًا قِدَّةً مُعْتَرِضَةً بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُؤْتِرَ أَقْطَعِي فَأَوْتَرْتُ.

بَابُ ۴۵۳ النَّهْيُ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَى

الْقَبْرِ

۷۶۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ وَائِلَةَ ابْنِ الْأَسْفَعِ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ وَلَا تَجْلِسُوا عَلَيْهَا.

بَابُ ۴۵۴ الصَّلَاةُ إِلَى ثَوْبٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ

۷۶۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَيْتِي ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ فَجَعَلْتُهُ إِلَى سَهْوَةٍ فِي الْبَيْتِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا

باب: مذکورہ مسئلہ کی اجازت سے متعلق

۷۶۱: حضرت کثیر سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے اور انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کیا پھر دو رکعات بیت اللہ کے سامنے مقام ابراہیم کے کنارہ پر ادا فرمائیں اور آپ ﷺ کے اور طواف کے درمیان میں کوئی شے حائل نہیں تھی (یعنی لوگ طواف کرتے تھے اور وہ سامنے سے گذرتے جاتے تھے)۔

باب: سوتے ہوئے شخص کی اقتداء میں نماز ادا کرنا

۷۶۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ رات میں نماز ادا فرماتے تھے اور میں ان کے رخ کے سامنے بیت اللہ شریف کی جانب لیٹی رہا کرتی تھی۔ آپ ﷺ کے بستر مبارک پر اور جس وقت آپ ﷺ کو تراویح ادا فرماتے تھے تو آپ ﷺ مجھ کو نیند سے بیدار فرماتے میں وتر ادا کرتی۔

باب: قبر کی جانب نماز ادا کرنے کی ممانعت سے

متعلق

۷۶۳: حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ نماز نہ پڑھو قبروں کی جانب اور تم لوگ قبروں پر نماز نہ پڑھو۔

باب: تصویر والے کپڑے پر نماز نہ پڑھنے سے متعلق

۷۶۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے مکان میں ایک کپڑا تھا کہ جس میں تصاویر تھیں میں نے اس کو اٹھا کر طاق میں رکھ دیا۔ رسول کریم ﷺ اس جانب نماز ادا فرماتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! تم اس کپڑے کو ہٹا دو چنانچہ میں نے اس کپڑے کو اتار کر اس کے تکیے بنا

لئے۔

عَائِشَةُ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدًا۔

بَابُ ۴۵۵ الْمُصَلِّيُ يَكُونُ بَيْنَهُ

وَبَيْنَ الْإِمَامِ سِتْرَةٌ

۴۵۵۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيرَةٌ نَسْطُهَا بِالنَّهَارِ وَنَحْجِرُهَا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهَا فَتَقْطَعُ لَهُ النَّاسُ فَصَلُّوا بِصَلَوَتِهِ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَهُمُ الْحَصِيرَةُ فَقَالَ اكْلُفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قُلْتُمْ تَرَكْتُ مُصَلَّاهُ ذَلِكَ فَمَا عَادَلَهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَتْبَعَهُ۔

باب: نمازی اور امام کے درمیان سترہ

کا حکم

۴۵۵۔ حضرت عائشہ صدیقہ خاتون سے روایت ہے کہ رسول کریم کے پاس ایک بوریا تھا آپ دن کے وقت اس کو بچھا لیا کرتے تھے اور رات کے وقت اس کی آڑ فرماتے اور نماز ادا فرماتے۔ لوگوں کو علم ہوا تو وہ آپ کے پیچھے نماز ادا کرنے لگے اور ان کے اور آپ کے درمیان ایک بوریا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اس قدر عمل کرو کہ جس قدر تم عمل کی طاقت اور قدرت رکھتے ہو۔ اس لئے کہ اللہ عز و جل ثواب اور اجر کے دینے سے نہیں تھکتا اور تم لوگ بھی تھکن محسوس کرنے لگتے ہو اور بلاشبہ اللہ عز و جل کو وہ عمل بہت زیادہ پسندیدہ ہے جو بیشکی اور پابندی کے ساتھ انجام دیا جائے۔ اگرچہ وہ عمل کم ہی ہو۔ پھر آپ نے وہاں پر نماز ادا کرنا چھوڑ دی اور کبھی نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ اللہ عز و جل نے آپ سے تیری کو دنیا سے ہی اٹھالیا اور آپ جس وقت کوئی کام انجام دیتے تو آپ مضبوطی سے وہ کام انجام دیتے۔

خلاصۃ الباب: یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کامزاج مبارک ایسا نہیں تھا کہ کچھ دن کسی کام کو انجام دیا اور پھر اس کو

چھوڑ دیا۔

بَابُ ۴۵۶ الصَّلَاةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

۴۵۶۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ أَوْ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ۔

باب: ایک کپڑے میں نماز پڑھنا

۴۵۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم سے دریافت کیا: ایک کپڑے (تہ بند میں) نماز ادا کرنا درست ہے یا نہیں؟ (اگر چادر وغیرہ نہ ہو) آپ نے فرمایا: کیا تم لوگوں میں ہر ایک شخص کے پاس دو کپڑے ہیں اور نماز سب کو ادا کرنا چاہئے پھر ایک کپڑے میں بھی نماز درست ہوگی۔

۴۵۷۔ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں دیکھا آپ

۴۵۷۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى لَدَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِي
بَيْتٍ أَوْ سَلَمَةٍ وَاصْعًا طَرَفِيهِ عَلَى عَاتِقِيهِ۔

بَابُ ۴۵۷ الصَّلَاةِ

فِي قَمِيصٍ وَاحِدٍ

۴۶۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَطَافُ عَنْ مُوسَى
بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَكُونُ فِي الصَّيْدِ وَلَيْسَ عَلَيَّ
إِلَّا الْقَمِيصُ أَفَأُصَلِّي فِيهِ قَالَ وَزُرَّهَ عَلَيْكَ وَلَوْ
بِشْرُكَةٍ۔

بَابُ ۴۵۸ الصَّلَاةِ فِي الْإِذَاكَ

۴۶۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ
سَعْدٍ قَالَ كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِينَ أُرْزَهُمْ كَهَيْئَةِ الصَّبِيَّانِ
فَقِيلَ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُؤُوسَكُنَّ حَتَّى يَسْتَوِيَ
الرِّجَالُ جُلُوسًا۔

۴۷۰: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
بْنُ هُرُوزٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَاصِمٌ عَنْ عُمَرُو بْنِ سَلَمَةَ
قَالَ لَمَّا رَجَعَ قَوْمِي مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا إِنَّهُ قَالَ لِيَوْمَكُمُ أَكْثَرُكُمْ
قِرَاءَةً لِلْقُرْآنِ قَالَ فَدَعُونِي فَعَلَمُونِي الرُّكُوعَ
وَالسُّجُودَ فَكُنْتُ أَصِلِي بِهِمْ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ
مَفْتُوقَةٌ فَكَانُوا يَقُولُونَ لَا بِي إِلَّا تَغْطِي عَنَّا إِمَامَتُ
ابْنِكَ۔

بَابُ ۴۵۹ صَلَاةِ الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ بَعْضُهُ

عَلَى امْرَأَتِهِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کپڑے میں نماز ادا فرماتے ہوئے اور اس کے
دونوں کنارے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر تھے۔

باب: صرف کرتے میں نماز ادا کرنے

کے متعلق

۴۶۸: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں شکار میں جاتے وقت صرف کرتا ہی
پہن لیا کرتا ہوں کیا اس طریقہ سے نماز ادا کر سکتا ہوں؟ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز ادا کر لو اور اس میں بن لگا لو اگرچہ ایک
کانٹے کا ہو۔ (تاکہ تمہاری ستر نہ کھل سکے)۔

باب: تہہ بند لنگی میں نماز ادا کرنا

۴۶۹: حضرت سہل بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نمازیں ادا فرماتے تھے تہہ بند کو
باندھے ہوئے لڑکوں کی طرح سے (مطلب یہ ہے کہ جس وقت
وہ لوگ سجدہ میں جاتے تھے تو پیچھے کی جانب سے ان کی ستر
دکھائی دیتی تھی) تو خواتین کو حکم ہوا تھا کہ وہ (سجدہ سے) سر نہ
اٹھائیں جس وقت تک مرد سیدھے نہ کھڑے ہوں۔

۴۷۰: حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت
میری قوم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے واپس آئی تو اس نے کہا
کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں کی وہ شخص امت کرے جو کہ
قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا ہو لوگوں نے مجھ کو بلایا (کیونکہ میں
قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا تھا) اور رکوع اور سجدہ مجھ کو سکھائے
میں نماز کی امامت کرتا تھا اور اس وقت میرے جسم پر ایک بوسیدہ
قسم کی چادر ہوتی تھی اور لوگ میرے والد سے عرض کرتے کہ تم
اپنے لڑکے کے ستر کا ہم سے پردہ نہیں کرتے۔

باب: اگر ایک کپڑے کا کچھ حصہ نمازی کے جسم پر ہو

اور ایک حصہ اُس کی بیوی کے جسم پر ہو؟

۷۷۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَنَا حَانِضٌ وَ عَلَى مِرْطَ بَعْضُهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

بَابُ ۴۶۰ صَلَوةُ الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

۷۷۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ۔

بَابُ ۴۶۱ الصَّلَاةُ فِي الْحَرِيرِ

۷۷۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَبُخَيْرَةُ بْنُ حَمَّادٍ زُعْبَةُ عَنْ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُوجَ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَزَرَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَاهِرَةِ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ۔

۷۷۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ رات میں نماز ادا فرماتے اور میں اس وقت آپ ﷺ کے نزدیک ہوتی تھی اور میں اس وقت حالت حیض میں ہوتی تھی اور ایک ہی چادر ہوا کرتی تھی جس میں سے چادر کا کچھ حصہ رسول کریم ﷺ پر پڑا ہوا ہوتا تھا۔

باب: ایک ہی کپڑے کے اندر نماز پڑھنا جبکہ

کاندھوں پر کچھ نہ ہو

۷۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں سے کوئی شخص نہ نماز پڑھے ایک ہی کپڑے میں جبکہ اس کے کندھوں پر کوئی کپڑا نہ ہو۔

باب: ریشمی کپڑے میں نماز ادا کرنا

۷۷۳: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ریشم سے بنی ہوئی ایک قبا بطور تحفہ کے بھیجی گئی۔ آپ ﷺ نے اس کو پہن کر نماز ادا فرمائی پھر جس وقت آپ ﷺ کو نماز سے فراغت ہو گئی تو آپ ﷺ نے طاقت سے اس کو اتار کر پھینک دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: اہل تقویٰ کو اس کا پہن لینا مناسب نہیں ہے۔

خلاصہ الباب ☆ نبی کریم ﷺ نے یہ اس لئے بیان کیا کہ یہ لباس خواتین کا ہے یا یہ لباس اس طرح کے مردوں کا ہے جو کہ سنگھار میں لگے رہتے ہیں اور یا خداوندی سے غفلت میں رہتے ہیں۔

باب: نقشین چادر کو اوڑھ کر نماز

ادا کرنا

۷۷۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک چادر میں نماز ادا فرمائی کہ جس میں نقش و نگار تھے پھر نماز ادا فرما کر ارشاد فرمایا کہ مجھ کو نماز میں (خشوع و خضوع

بَابُ ۴۶۲ الرُّخْصَةُ فِي الصَّلَاةِ

فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ

۷۷۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(سے) ان نقش و نگار نے باز رکھا تم لوگ اس چادر کو ابو جہیم کے پاس لے جاؤ اور اس کے عوض اون کا ایک کبیل لیاؤ۔

باب: سرخ رنگ کے کپڑے میں نماز ادا کرنا

۷۷۵: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سرخ رنگ کے کپڑے زیب تن فرما کر نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نیزہ سامنے گاڑ دیا اس کے بعد نماز ادا فرمائی اور اس نیزہ کے آگے سے کتا اور گدھا نکلا تھا اور عورت بھی نکلی تھی۔

باب: ایسے کپڑے میں نماز ادا کرنا جو کہ جسم سے

لگا ہوا رہے

۷۷۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے دونوں ایک کپڑا اوڑھ کر سو جاتے تھے اور میں اس وقت حالت حیض میں ہوتی تھی اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے میں کوئی چیز لگ جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ کو دھو دیتے۔ اس سے زیادہ جگہ نہ دھوتے۔ اس کے بعد نماز ادا فرماتے پھر اگر میرے پاس آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیت جاتے اگر کچھ لگ جاتا تو اسی قدر جگہ دھوتے اس سے زیادہ نہ دھوتے۔

باب: موزے پہن کر نماز ادا کرنے سے متعلق

۷۷۷: حضرت ہمام سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے پیشاب کیا پھر پانی طلب فرمایا اور وضو فرمایا اور موزوں پر مسح فرمایا پھر کھڑے ہوئے اور نماز ادا فرمائی۔ کسی نے ان سے دریافت کیا کہ تم نے موزوں سے نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ ثُمَّ قَالَ شَغَلَنِي أَعْلَامُ هَذِهِ أَذْهَبُوا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَأَتُونِي بِأَنْجَاتِهِ۔

بَابُ ۴۶۳ الصَّلَاةِ فِي الثِّيَابِ الْحُمْرِ

۷۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي حُلَّةٍ حُمْرَاءَ فَرَكَزَ عِزَّةً فَصَلَّى إِلَيْهَا يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْكَلْبُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ۔

بَابُ ۴۶۴ الصَّلَاةِ فِي

الشَّعَارِ

۷۷۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خَلَّاسَ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو الْقَاسِمِ فِي الشَّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا حَائِضٌ طَامِتٌ فَإِنْ أَصَابَهُ لَمْ يَعُدَّهُ إِلَى غَيْرِهِ وَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ يَعُودُ مَعِيَ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ لَمْ يَعُدَّهُ إِلَى غَيْرِهِ۔

بَابُ ۴۶۵ الصَّلَاةِ فِي الْخَفِيِّينَ

۷۷۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ رَأَيْتُ جَرِيرًا بَالَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خَفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هَذَا۔

بَابُ ۴۶۶ الصَّلَاةُ فِي النَّعْلَيْنِ

۷۷۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَ
عَسَّانَ بْنِ مُضَرَ قَالََا حَدَّثَنَا أَبُو مَسْلَمَةَ وَاسْمُهُ
سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ بَصَرِيُّ ثِقَّةٌ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ
مَالِكٍ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ قَالَ نَعَمْ۔

بَابُ ۴۶۷ أَيْنَ يَضَعُ الْإِمَامُ

نَعْلَيْهِ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ

۷۷۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَ شُعَيْبُ بْنُ
يُوسُفَ عَنْ يَحْيَى عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ الشَّائِبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى يَوْمَ الْفَتْحِ
فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهِ۔

باب: جوتہ پہن کر نماز ادا کرنا

۷۷۸: حضرت سعید بن یزید بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں
نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم جوتہ پہن کر نماز ادا فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جی
ہاں۔

باب: جس وقت امام نماز پڑھائے تو اپنے جوتے

کس جگہ رکھے؟

۷۷۹: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
ہے کہ جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نماز پڑھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جوتے بائیں
جانب رکھے۔

(۱۰)

کتاب الإمامة

امامت کے متعلق احادیث

بَابُ إِمَامَةِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفُضْلِ

۷۸۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَهَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ مَنَّا أَمِيرٌ وَ مِنْكُمْ أَمِيرٌ فَاتَاهُمْ عُمَرُ فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَإِنَّكُمْ تَطِيبُ نَفْسَهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ نَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ۔

باب: امامت صاحب علم و فضل کو کرنا چاہئے

۷۸۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم ﷺ کی وفات ہو گئی تو قبیلہ انصار کے حضرات نے فرمایا کہ ہم لوگوں میں سے ایک امیر ہونا چاہئے اور ایک امیر تم لوگوں (مہاجرین) میں سے ہونا چاہئے الگ امیر ہونا چاہئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور فرمایا: کیا تم لوگ اس بات سے واقف نہیں ہو کہ رسول کریم ﷺ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تھا نماز کی امامت کا اس کے بعد تم لوگوں میں سے کس شخص کا دل خوش ہوگا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امامت پر تو حضرات انصار نے جواب دیا کہ ہم لوگ ابوبکر کے آگے بڑھ جانے (امامت سے) خدائی پناہ مانگتے ہیں۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی امامت:

واضح رہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت حضرات مہاجرین اور حضرات انصار رضوان اللہ علیہم اجمعین کی رضامندی سے ہوئی اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں امامت کبریٰ کا تذکرہ ہے یعنی حضرت رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے منعقد ہونے کا تذکرہ ہے اور نماز کی امامت بھی مراد ہو سکتی ہے اور ظاہر ہے کہ نماز کی امامت جز ہے دراصل امامت کبریٰ کا۔ بہر حال مقتدی حضرات کو چاہئے کہ اپنے سے جو شخص علم و فضل میں زیادہ ہو تو امام اس کو ہی بنانا چاہئے۔

بَابُ ۴۶۹ الصَّلَاةِ مَعَ أَيْمَةِ الْجَوْرِ

۷۸۱: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي يُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا

باب: ظالم حکمرانوں کی اقتداء میں نماز ادا کرنا

۷۸۱: حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ سے کہ جن کا نام حضرت براء ہے روایت

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَنْ أَبِي
الْعَالِيَةِ الْبَرَاءِ قَالَ أَخَرَزِيَادُ الصَّلَاةَ فَاتَانِي ابْنُ
صَامِتٍ فَالْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَذَكَرْتُ
لَهُ صُنْعَ زِيَادٍ فَقَضَى عَلَى شَفْتَيْهِ وَضَرَبَ عَلَى
فَحْدِي وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتَنِي
فَضَرَبَ فَحْدِي كَمَا ضَرَبْتُ فَحْدَكَ وَقَالَ إِنِّي
سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا
سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فَحْدِي كَمَا ضَرَبْتُ فَحْدَكَ
فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْفَتِهَا
فَإِنْ أَدْرَكْتَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ إِنِّي صَلَّيْتُ
فَلَا أَصَلِّيَ.

ہے کہ حضرت زیاد نے (جو کہ حاکم تھے) ایک دن انہوں نے نماز میں
تاخیر فرما دی تو حضرت ابن صامت رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے
میں نے ان کو کرسی دے دی وہ اس پر بیٹھ گئے پھر میں نے ان سے
زیادہ کی حالت عرض کی (یعنی وہ نماز میں تاخیر فرماتے ہیں) تو انہوں
نے دانت کے نیچے انگلی رکھ لی اور میری ران پر ہاتھ مارا اور بیان کیا
کہ میں نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے یہی بات دریافت کی تھی جس
طریقہ سے کہ تم نے مجھ سے دریافت کی انہوں نے میری ران پر ہاتھ
مار دیا اور بیان کیا کہ رسول کریم سے اس مسئلہ کو دریافت کیا تھا کہ جس
طریقہ سے کہ تم نے مجھ سے دریافت کیا ہے آپ نے میری ران پر
ہاتھ مارا کہ جس طریقہ سے کہ میں نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا۔ آپ
نے فرمایا: تم اپنی نماز وقت پر ادا کیا کرو یعنی اول وقت پر۔ پھر اگر ان
کے ساتھ ہو اور نماز کھڑی ہو تو پھر تم پڑھ لو وہ نماز نفل بن جائے گی اور
تم یہ بات نہ کہو کہ میں نماز سے فارغ ہو گیا میں نماز نہیں پڑھوں گا
(کیونکہ وہ تم کو سخت تکالیف میں مبتلا کر دیں گے)۔

۷۸۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكُمْ
سُتَدْرِكُونَ أَقْوَامًا يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ لِعَبْرٍ وَفَتِهَا فَإِنْ
أَدْرَكْتُمُوهُمْ فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لَوْفَتِهَا وَصَلُّوا مَعَهُمْ
وَأَجْعَلُوهَا سُبْحَةً.

۷۸۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تم لوگ اس قسم کے لوگوں کو پاؤ
گے جو کہ نماز کو اس کے وقت پر نہیں ادا کریں گے پھر اگر تم اس قسم کے
لوگوں کو پاؤ تو تم نماز اپنے وقت پر ادا کرو اور ان کے ساتھ نماز ادا کرو
نوافل کی نیت کر کے۔

باب ۴۰ من احق بالامامة

۷۸۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا فَضِيلُ بْنُ
عِيَّاضٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ
عَنْ أَوْسِ بْنِ صَمْعَجٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقَوْمِ
أَقْرَبُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ
سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ فِي الْهَجْرَةِ فَإِنْ كَانُوا فِي

باب: امامت کا زیادہ حق دار کون؟

۷۸۳: حضرت ابو مسعود سے روایت ہے کہ رسول کریم نے ارشاد
فرمایا: لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو کہ سب سے زیادہ عمدہ طریقہ
سے قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہو۔ اگر وہ شخص قرآن کی تلاوت میں
برابر ہو تو جس شخص نے پہلے ہجرت کی ہے تو وہ شخص امامت کرے اگر
(اتفاق سے) ہجرت میں تمام کے تمام حضرات برابر ہوں تو جو شخص
سنت نبوی (احادیث) سے زیادہ واقف ہو تو اس شخص کو امامت کرنا

الْهَجْرَةَ سَوَاءً فَأَعْلَمَهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي
السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمَهُمْ سِنًا وَلَا تَوَمَّ الرَّجُلُ فِي
سُلْطَانِهِ وَلَا تَفْعَلْ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ
لَكَ۔

بَابُ ۴۷۱ تَقْدِيمُ ذَوِي السِّنِّ

۴۸۴: أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سَلِيمَانَ الْمَبِجِيُّ عَنْ
وَكَيْعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي
قَلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عَمِّ لَيٍّ وَقَالَ
مَرَّةً أَنَا وَصَاحِبُ لَيٍّ فَقَالَ إِذَا سَافَرْتُمَا فَادْنَا
وَأَقِيمَا وَلْيَوْمُكُمَا أَكْبَرُكُمَا۔

بَابُ ۴۷۲ اجْتِمَاعُ الْقَوْمِ فِي مَوْضِعٍ هُمْ

فِيهِ سَوَاءٌ

۴۸۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى
عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيَوْمُتَهُمْ أَحَدُهُمْ وَأَحَقُّهُمْ
بِالْإِمَامَةِ أَقْرَبُهُمْ۔

بَابُ ۴۷۳ اجْتِمَاعُ الْقَوْمِ

وَفِيهِمُ الْوَالِي

۴۸۶: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ
بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَوْمُ الرَّجُلِ فِي
سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

چاہئے اگر اس میں بھی تمام کے تمام افراد برابر ہوئے تو جس شخص کی
عمر دوسرے سے زیادہ ہو تو اس شخص کو امامت کرنا چاہئے اور دوسرے
کسی شخص کو نہیں کرنا چاہئے کہ وہ شخص دوسرے شخص کی امامت کی جگہ
میں پہنچ کر امامت کا فریضہ انجام دے یا اس کے عہدہ کی جگہ جا کر بیٹھے
لیکن اس کی اجازت (رضامندی) سے۔

باب: جو شخص زیادہ عمر رسیدہ ہو تو اسکو امامت کرنا چاہئے
۴۸۴: حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں
حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ایک روز حاضر ہوا اور میرے
ہمراہ میرا چچا زاد بھائی تھا اور کبھی اس طریقہ سے نقل کیا کہ میرا ایک
ساتھی تھا کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم
سفر میں نکلو تو تم لوگ اذان اور تکبیر پڑھو اور امامت تم دونوں میں سے
وہ شخص کرے جو عمر میں زیادہ ہو۔

باب: جس وقت کچھ لوگ اکٹھے ہوں تو کس شخص کو

امامت کرنا چاہئے؟

۴۸۵: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم
ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تین شخص ایک جگہ جمع ہوں تو ان
میں سے ایک شخص کو امام بن جانا چاہئے اور سب سے زیادہ حق دار
امامت کرنے کا وہ شخص ہے جو کہ قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا ہو یا عمدہ
آواز سے تلاوت قرآن کرتا ہو۔

باب: جس وقت کچھ آدمی اکٹھے ہوں اور ان میں وہ شخص

بھی شامل ہو جو کہ تمام کا حکمران ہو

۴۸۶: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص
دوسرے کے اقتدا میں امامت نہ کرے اور نہ بیٹھو اس کی عزت کی جگہ
پر لیکن اس کی رضامندی سے۔ (اور گئے کہ وہ رضامندی دل سے دی
جا رہی ہے)۔

باب ۴۷۴ اِذَا تَقَدَّمَ الرَّجُلُ

مِنَ الرَّعِيَّةِ ثُمَّ جَاءَ الْوَالِيُّ أَهْلُ يَتَأَخَّرُ

۷۸۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانُوا بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فِي أَنَاسٍ مَعَهُ فَحَسَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَانَتْ الْأُولَى فَجَاءَهُ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُسِرَ وَقَدْ حَانَتْ الصَّلَاةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَوْمَ النَّاسِ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتُ فَأَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَكَبَّرَ بِالنَّاسِ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِ وَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيْقِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يُلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّفَتَّ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرِهِ أَنْ يُصَلِّيَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمَدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَأَى هُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَامَ بِأَيْهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيْقِ إِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ حِينَ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ إِلَّا أَلْفَتْ إِلَيْهِ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا سَمِعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِينَ أَشْرْتُ إِلَيْكَ قَالَ

باب: جس وقت رعایا میں سے کوئی شخص امامت کرتا ہو

اسی دوران حاکم وقت آجائے تو وہ امام پیچھے چلا جائے ۷۸۷: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا کہ قبیلہ عمرو بن عوف کی باہمی جنگ ہوئی تو آپ ان میں مصالحت کرانے کے واسطے تشریف لے گئے اور چند حضرات آپ کے ہمراہ تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ وہاں پر روک لئے گئے (تاخیر ہو گئی) اور نماز ظہر کا وقت ہو گیا تو حضرت بلالؓ حضرت ابو بکرؓ کے پاس پہنچے اور فرمایا: اے ابو بکرؓ رسول کریمؐ کو تاخیر ہو گئی ہے اور نماز کا وقت ہو گیا ہے تم نماز کی امامت کر سکتے ہو۔ حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: جی ہاں اگر تم چاہو۔ بلالؓ نے تکبیر پڑھی اور حضرت ابو بکرؓ بڑھے لوگوں نے تکبیر پڑھی کہ اس دوران رسول کریم تشریف لائے صفوں کے اندر آپ داخل ہو رہے تھے حتیٰ کہ آپ صف کے اندر کھڑے ہوئے اور آپ نے ارادہ فرمایا کہ نماز میں شرکت فرمائیں کہ اس دوران لوگوں نے دستک دینا شروع کر دیا لیکن ابو بکر صدیقؓ بحالت نماز کسی جانب خیال نہیں فرماتے تھے پس جس وقت لوگوں نے بہت زیادہ دستک دی تو انہوں نے دیکھا تو ان کو علم ہوا کہ رسول کریم تشریف لارہے ہیں آپ نے ان کی جانب اشارہ فرمایا کہ نماز کی امامت فرمائیں اس وقت ابو بکرؓ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور خداوند قدوس کا شکر ادا کیا اس پر کہ حضرت رسول کریمؐ نے ان کو امامت کے قابل خیال فرمایا تو وہ پیچھے چلے آئے یہاں تک کہ صف میں شرکت فرمائی اور حضرت آگے بڑھ گئے اپنے نماز کی امامت رانی اور جس وقت نماز سے فراغت فرمائی تو لوگوں کی جانب خطاب فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! تم لوگوں کی یہ حالت ہے جس وقت تم لوگوں کو کسی قسم کا کوئی حادثہ پیش آ جاتا ہے بحالت نماز تو تم لوگ دستک دینے لگ جاتے ہو دراصل دستک دینا تو خواتین کے واسطے ہے اب جس وقت کوئی شخص سبْحَانَ اللہ کی آواز سنے گا تو وہ اس جانب خیال کرے گا پھر حضرت ابو بکر صدیقؓ سے ارشاد فرمایا کہ تم نے کس وجہ

أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ يَسْعَى لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۴۷۵ صَلَوةِ الْإِمَامِ خَلْفَ رَجُلٍ

مِنْ رَعِيَّتِهِ

۴۸۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آخِرُ صَلَوةٍ صَلَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْقَوْمِ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدًا مُتَوَشِّحًا خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ.

۴۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَيْسَى صَاحِبُ الْبُصْرَى قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يَذْكُرُ عَنْ نَعِيمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ صَلَّى لِلنَّاسِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ.

بَابُ ۴۷۶ إِمَامَةٌ

الزَّائِرِ

۴۹۰: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبَانَ بْنِ يَرْيَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَطِيَّةَ مَوْلَى لَنَا عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ قَوْمًا فَلَا يُصَلِّيَنَّ بِهِمْ.

بَابُ ۴۷۷ إِمَامَةُ الْأَعْمَى

۴۹۱: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا الْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ

سے نماز نہیں ادا کی میں نے جس وقت تمہاری جانب اشارہ کیا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ابو قحافہ کے صاحبزادے کے شایانِ شان نہیں تھا کہ رسول کریم کی موجودگی میں امامت کریں۔

باب: اگر امام اپنی رعایا میں سے کسی کی اقتداء میں نماز ادا کرے؟

۴۸۸: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ہمراہ آخری نماز ایک کپڑے میں لپٹ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں ادا فرمائی۔

۴۸۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز کی امامت فرمائی اور حضرت سیدتیغ صنف میں تھے۔

باب: جو شخص کسی قوم سے ملنے جائے تو ان کی اجازت

کے بغیر ان کی امامت نہ کرے

۴۹۰: حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص کسی قوم سے ملاقات کے واسطے جائے تو (ان کی اجازت کے بغیر) نماز نہ پڑھائے۔

باب: نابینا شخص کی امامت

۴۹۱: حضرت محمد بن الربیع سے روایت ہے کہ حضرت عتبہ بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی قوم کی امامت فرمایا کرتے تھے اور وہ نابینا تھے انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی

ابن القاسم قال حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَوْمَ قَوْمِهِ وَهُوَ أَعْمَى وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ تَقَوْمُ الظُّلْمَةُ وَالْمَطَرُ وَالسَّيْلُ وَأَنَا رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي بَيْتِي مَكَانًا اتَّخِذْهُ مُصَلًّى فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ آيَنَ تُحِبُّ أَنْ أَصَلِّيَ لَكَ فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ -

اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی اندھیرا چھا جاتا ہے اور بارش ہوتی ہے اور نالے بھی چلتے ہیں۔ میں ایک نابینا شخص ہوں تو آپ ﷺ میرے مکان میں کسی جگہ نماز پڑھ لیں میں اسی جگہ نماز ادا کر لیا کروں گا۔ یہ بات سن کر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکان میں اندر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ تم لوگ کس جگہ کے بارے میں خواہش کرتے ہو کہ میں اس جگہ پر نماز ادا کروں؟ انہوں نے مکان کے اندر ایک جگہ کی نشاندہی فرمائی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ پر نماز ادا فرمائی۔

باب: نابالغ لڑکا امامت کر سکتا ہے یا نہیں؟

بَابُ ۴۷۸ إِمَامَةِ الْغُلَامِ قَبْلَ أَنْ يَحْتَلِمَ ۴۹۲: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْرُوقِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ الْجَرَمِيُّ قَالَ كَانَ يَمُرُّ عَلَيْنَا الرُّكْبَانُ فَتَتَعَلَّمُ مِنْهُمْ الْقُرْآنَ فَاتَى أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيَوْمِكُمْ أَكْثَرَكُمْ قُرْآنًا فَجَاءَ أَبِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَوْمِكُمْ أَكْثَرَكُمْ قُرْآنًا فَظَرُّوا فَكُنْتُ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا فَكُنْتُ أَوْثَمَهُمْ وَأَنَا ابْنُ ثَمَانَ سِنِينَ -

۴۹۲: حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کے پاس سواری کرنے والے لوگ گزرا کرتے تھے ہم لوگ ان لوگوں سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کیا کرتے تھے تو میرے والد ماجد خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے آپؐ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کی وہ شخص امامت کرے جو کہ قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا ہو۔ جس وقت میرے والد واپس آئے تو انہوں نے یہ بیان فرمایا کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ وہ شخص امامت کرے جو کہ قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا ہو پھر لوگوں نے دیکھا تو سب سے زیادہ مجھ کو قرآن کریم یاد نکلا۔ میں ان حضرات کی امامت کرتا رہا اس وقت میری عمر آٹھ سال کی تھی۔

نابالغ کی امامت:

مسئلہ یہ ہے کہ حنفیہ کے نزدیک نماز فرض میں نابالغ کی امامت ناجائز ہے اگرچہ نماز نفل میں بعض حضرات نے اس کی گنجائش دی ہے۔ واضح رہے کہ شریعت نے بلوغ کی حد زیادہ سے زیادہ پندرہ سال قرار دی ہے اور اگر کوئی لڑکا پندرہ سال سے کم عمر میں بالغ ہو جائے اور احتلام وغیرہ اس کو ہونے لگے تو وہ شرعاً بالغ شمار ہوگا اور پندرہ سال کی عمر میں بالغ شمار ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ خواہ علامت بلوغ ظاہر ہوں یا نہ ہوں بہر حال پندرہ سال کی عمر ہونے پر ایسے لڑکے پر بالغ ہونے کے احکام جاری ہوں گے اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں آٹھ سال کے لڑکے کی امامت کا جواز اگرچہ معلوم ہو رہا ہے تو اس کی یہ توجیہ بیان کی گئی ہے کہ دراصل بلوغ اور عدم بلوغ آب و ہوا اور صحت اور عدم صحت سے بھی ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس وقت مذکورہ صحابی بالغ ہو گئے ہوں کیونکہ آٹھ سال کا لڑکا آب و ہوا اور اعلیٰ صحت کی صورت میں بالغ ہو سکتا ہے اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ یہ نماز نفل تھی۔

بَابُ ۴۷۹ قِيَامِ النَّاسِ

إِذَا رَأَوْا الْإِمَامَ

۴۷۹: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نُوْدِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي۔

بَابُ ۴۸۰ الْإِمَامِ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ

بَعْدَ الْإِقَامَةِ

۴۸۰: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَجَى لِرَجُلٍ فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ۔

بَابُ ۴۸۱ الْإِمَامُ يَذْكُرُ بَعْدَ قِيَامِهِ فِي

مُصَلَّاهُ أَنَّهُ عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ

۴۸۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَالزُّهْرِيِّ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَفَّ النَّاسُ صُفُوفَهُمْ وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ لِلنَّاسِ مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا يَنْطِفُ رَأْسُهُ فَاعْتَسَلَ وَنَحْنُ صُفُوفٌ۔

بَابُ ۴۸۲ اسْتِخْلَافِ الْإِمَامِ

باب: جس وقت امام نماز پڑھانے کے واسطے باہر کی

جانب نکلے تو اس وقت لوگ کھڑے ہوں

۴۷۹: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت نماز کی تکبیر شروع ہو تو تم لوگ اس وقت تک نہ کھڑے ہوں کہ جس وقت تک تم لوگ مجھ کو نہ دیکھ لو۔

باب: اگر تکبیر پوری ہونے کے بعد امام کو کوئی کام پیش آ

جائے؟

۴۸۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نماز کے واسطے تکبیر پڑھی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص سے کان میں گفتگو فرما رہے تھے۔ اسکے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے واسطے کھڑے نہیں ہوئے حتیٰ کہ بعض حضرات کو نیند آ گئی۔

باب: جس وقت امام نماز کی امامت کیلئے اپنی جگہ کھڑا ہو

جائے پھر اس کو علم ہو کہ اس کا وضو نہیں ہے

۴۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز کی تکبیر ہوئی لوگوں نے صفیں بنا میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ کھڑے ہوئے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد آیا کہ میں نے غسل نہیں کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ تم لوگ اسی جگہ ٹھہر جاؤ۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان میں تشریف لے گئے اور باہر نکل آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا جس وقت ہم لوگ صفیں بنا کر کھڑے ہوئے تھے۔

باب: جس وقت امام کسی جگہ جانے لگے تو کسی کو خلیفہ مقرر

اِذَا غَابَ

کر جانا چاہئے

۷۹۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ
ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ
سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ كَانَ قِتَالُ بَيْنَ بَنِي عُمَيْرٍ وَبَنِي
عَوْفٍ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَتَاهُمْ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ قَالَ
لِبَلَالٍ يَا بَلَالُ إِذَا حَضَرَ الْعَصْرُ وَلَمْ يَأْتِ فَمُرْ أَبَا
بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتْ أَذَنَ بَلَالٌ ثُمَّ
أَقَامَ فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَقَدَّمَ فَتَقَدَّمَ
أَبُو بَكْرٍ فَدَخَلَ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَشُقُّ النَّاسَ حَتَّى
قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَصَنَّفَ الْقَوْمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ
إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ فَلَمَّا رَأَى
أَبُو بَكْرٍ التَّصْفِيحَ لَا يُمَسِّكُ عَنْهُ التَّفَتَّ فَأَوْمَأَ
إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ
فَحَمِدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ امْضِ ثُمَّ مَشَى أَبُو بَكْرٍ
الْقَهْقَرَى عَلَى عَقْبَيْهِ فَتَأَخَّرَ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ
فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ
مَا مَنَعَكَ إِذَا أُوْمِئْتُ إِلَيْكَ أَنْ لَا تَكُونَ مَضِيئًا
فَقَالَ لَمْ يَكُنْ لِأَبِي أَبِي فَحَافَةً أَنْ يَوْمَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِلنَّاسِ
إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فَلْيَسْبِحِ الرِّجَالَ وَلْيُصَفِّحِ
النِّسَاءَ۔

۷۹۶: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو عمرو بن
عوف میں جنگ ہو گئی یہ خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نماز ظہر ادا فرما کر ان لوگوں کے پاس تشریف لے گئے اور بلال رضی اللہ عنہ
سے فرمایا: اے بلال! جس وقت نماز عصر کا وقت شروع ہو اور میں
وہاں پر نہ پہنچوں تو تم ابو بکر رضی اللہ عنہ سے عرض کرنا کہ وہ نماز کی امامت
فرمائیں پس جس وقت نماز عصر کا وقت ہو گیا بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی
پھر تکبیر پڑھی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم نماز کی امامت کے واسطے
آگے بڑھو چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ آگے کی طرف بڑھ گئے اور نماز کا آغاز
فرمادیا جس وقت نماز کی ابتداء فرما چکے تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے اور لوگوں سے آگے بڑھ کر ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں
نماز کی نیت باندھ لی تو لوگوں نے دستک دینا شروع کر دی حضرت
ابو بکر رضی اللہ عنہ کا یہ اصول تھا کہ جس وقت وہ نماز کی حالت میں ہوتے
تھے تو وہ کسی دوسری جانب توجہ نہیں فرماتے تھے مگر جس وقت انہوں
نے دیکھا تو رسول کریم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ رہو
اور نماز کی امامت کرو تو ابو بکر نے خداوند قدوس کا شکر ادا کیا۔ رسول
کریم کے یہ فرمانے پر کہ تم نماز پڑھاؤ پھر فوراً وہ پیچھے آ گئے۔ جس
وقت نبی نے دیکھا تو آپ آگے بڑھ گئے اور نماز کی امامت فرمائی
اس کے بعد نماز سے فراغت کے بعد فرمایا کہ اے ابو بکر رضی اللہ عنہ جس
وقت میں نے تمہاری جانب اشارہ کیا تو تم اپنی جگہ پر نماز کس وجہ سے
نہیں پڑھاتے رہے۔ ابو بکر نے فرمایا: ابو قحافہ کے لڑکے کی (یعنی
میری) یہ مجال ہے کہ نبی کی امامت کرے پھر آپ نے لوگوں سے
فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں کو نماز کی حالت میں کسی قسم کا کوئی حادثہ
پیش آ جائے تو مردوں کو چاہئے کہ وہ سبحان اللہ کہیں اور خواتین کو
چاہئے کہ وہ اپنے ہاتھ کی پشت پہ ہاتھ ماریں۔

باب: امام کی اتباع کا حکم

۷۹۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

بَابُ الْإِيْتِمَامِ بِالْإِمَامِ

۷۹۷: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ بَنِي عُيَيْنَةَ عَنْ

الرُّهْرِي عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ عَلَى شِقِيهِ الْأَيْمَنِ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ يَعُودُونَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

بَابُ ۴۸۴ الْإِيْتِمَامُ بِمَنْ يَكْتُمُ بِالْإِمَامِ ۷۹۸: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ تَقَدَّمُوا فَاتَّمُوا بِي وَلِيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

کروٹ پر ایک مرتبہ گھوڑے سے گر گئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ کی مزاج پرسی کے واسطے تشریف لے گئے اور نماز کا وقت ہو گیا جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فراغت فرمائی تو ارشاد فرمایا: امام اسی واسطے ہوتا ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے اور جس وقت وہ رکوع کرے تو تم لوگ بھی رکوع کرو اور جس وقت وہ سجدہ میں جائے تو تم بھی سجدہ میں جاؤ اور جس وقت وہ ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہے تو تم ”رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ“ پڑھو۔

باب: اس شخص کی پیروی کرنا جو امام کی اتباع کر رہا ہو ۷۹۸: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے اپنے صحابہؓ کی جانب دیکھا کہ وہ حضرات نماز میں پیچھے کی طرف کھڑے ہوتے ہیں (پہلی صف میں نہیں کھڑے ہوتے)۔ آپؐ نے فرمایا: تم لوگ آگے کی طرف بڑھو اور میری فرمانبرداری کرو اور تمہارے بعد جو حضرات ہیں وہ تمہاری اتباع کریں اور بعض لوگ اس قسم کے ہیں جو کہ نماز میں تم لوگوں سے پیچھے رہا کریں گے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ بھی ان کو پیچھے ڈال دے گا۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ نماز میں جو لوگ قصد پیچھے کھڑے ہوتے ہیں تو قیامت کے دن جس وقت لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو وہ سب کے سب لوگ پیچھے ہی رہ جائیں گے۔

۷۹۹: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ نَحْوَهُ۔

۸۰۰: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریمؐ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو نماز کی امامت فرمانے کا حکم فرمایا تو رسول کریمؐ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سامنے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی امامت فرما رہے تھے اور حضرت ابوبکرؓ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور تمام حضرات حضرت ابوبکرؓ کی اقتداء میں نماز ادا فرما رہے تھے۔

۸۰۱: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر کی امامت فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

۸۰۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُيَيْنَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَتْ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ فَصَلَّى قَاعِدًا وَابُوبَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَالنَّاسُ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ۔

۸۰۱: أَخْبَرَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ فَصَّالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ

پیچھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے جس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر پڑھتے ہم لوگوں کو سنانے کے واسطے (تو ہم لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اتباع کرتے) اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے۔

باب: جس وقت تین آدمی موجود ہوں تو مقتدی اور امام

کس طرف کھڑے ہوں؟

۸۰۲: حضرت اسود اور حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دوپہر کے وقت پہنچے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ دور نزدیک ہے جس وقت مال دار لوگ نماز کے وقت دوسرے کاموں میں مشغول رہیں گے تو تم لوگ اپنے وقت پر نماز ادا کرنا پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور حضرت علقمہ اور حضرت اسود کے درمیان میں کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی اس کے بعد فرمایا میں نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طریقہ سے عمل فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔

۸۰۳: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے سامنے سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: تم اپنے آقا ابوتیمیم کی خدمت میں جاؤ اور ان سے عرض کرو کہ ہم کو ایک اونٹ سواری کرنے کے واسطے دے دو سامان سفر بھی دے دو اور راستہ کی رہبری کرنے کے واسطے ایک شخص بھی دے دو جو کہ ہم کو مدینہ منورہ کا راستہ بتلا دے چنانچہ میں اپنے آقا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہا انہوں نے میرے ساتھ ایک اونٹ اور دودھ کی ایک مشک بھیجی پھر میں ان کو لے کر خفیہ راستوں سے روانہ ہو گیا (تاکہ مشرکین کو میری سرگرمی کا علم نہ ہو سکے) اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب کھڑے ہوئے اور اور اس زمانہ میں میں مذہب اسلام سے واقف ہو گیا تھا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وجہ سے بھی حاضر ہوا اور دونوں کے درمیان میں

ابن عبد الرحمن بن حمید الرواسی عن أبيه عن أبي الزبير عن جابر قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر وأبو بكر خلفه فإذا كبر رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر وأبو بكر يسمعنا۔

باب ۴۸۵ موقوف الإمام

إذا كانوا ثلاثة والاختلاف في ذلك

۸۰۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْكُوفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ عَنْ هُرُونَ بْنِ عَنَتَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ الْأَسْوَدِ وَ عُلْقَمَةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ نَصِفَ النَّهَارِ فَقَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ امْرَأَةٌ يَشْتَغِلُونَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلُّوا لَوْفَتَهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

۸۰۳: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَرِيدَةُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ فَرْوَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَنْ غُلَامٍ لِحَدِّهِ يُقَالُ لَهُ مَسْعُودٌ فَقَالَ مَرَبِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ يَا مَسْعُودُ أَنْتَ أَبَا تَمِيمٍ يَعْنِي مَوْلَاهُ فَقُلْ لَهُ يَحْمِلُنَا عَلَى بَعِيرٍ وَيَبْعَثُ إِلَيْنَا بَزَادٍ وَ دَلِيلٌ يَدُلُّنَا فَجِئْتُ إِلَى مَوْلَايَ فَأَخْبَرْتُهُ فَبَعَثَ مَعِيَ بَعِيرٍ وَوَطْبٍ مِّنْ لَّيْنٍ فَجَعَلْتُ اخْذِبُهُمْ فِي إِخْفَاءِ الطَّرِيقِ وَ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَقَامَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ وَقَدْ عَرَفْتُ الْإِسْلَامَ وَأَنَا مَعَهُمَا

فَحِثْ فَقُمْتُ خَلْفَهُمَا فَدَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي
صَدْرِ أَبِي بَكْرٍ فَقُمْنَا خَلْفَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ
بُرِيدَةُ هَذَا لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ۔

بَابُ ۴۸۶ إِذَا كَانُوا

ثَلَاثَةً وَامْرَأَةً

۸۰۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِبَطْعَامٍ قَدْ صَنَعَتْ لَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُومُوا
فَلَا صَلَّيْ لَكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدْ
اسْوَدَّ مِنْ طَوْلٍ مَا لَيْسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالنِّسَاءُ
وَرَاءَهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى لَنَا رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ
انْصَرَفَ۔

بَابُ ۴۸۷ إِذَا كَانُوا رَجُلَيْنِ

وَامْرَأَتَيْنِ

۸۰۵: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَالنِّسَاءُ وَهُوَ
حَرَامٌ خَالَتِي فَقَالَ قُومُوا فَلَا صَلَّيْ بِكُمْ قَالَ فِي
غَيْرِ وَقْتٍ صَلَاةٍ قَالَ فَصَلَّى بِنَا۔

۸۰۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُخْتَارٍ
يُحَدِّثُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ هُوَ وَرَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُّهُ وَخَالَتُهُ فَصَلَّى

کھڑا ہو گیا رسول کریم نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سینہ پر اپنا ہاتھ مارا
اور وہ پیچھے چلے اور اس کے بعد ہم دونوں آپ کے پیچھے کھڑے ہو
گئے۔

باب: اگر تین اشخاص اور ایک عورت ہو تو کس طرح

کھڑے ہوں؟

۸۰۴: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ان کی دادی محترمہ
حضرت ملیکہ نے رسول کریم کو کھانا تناول فرمانے کے واسطے دعوت
دی جو کھانا انہوں نے تیار فرمایا تھا وہ کھانا کھانے کے واسطے آپ کو
بلایا۔ تو حضرت رسول کریم نے کھانا تناول فرمایا پھر فرمایا تم کھڑے ہو
جاؤ میں تم کو نماز پڑھاؤں۔ حضرت انس نے فرمایا کہ میں اٹھا اور ایک
بوریا جو کہ زمین پر بچھاتے بچھاتے سیاہ ہو چکا تھا اس کو میں نے پانی
سے دھویا۔ رسول کریم کھڑے ہو گئے اور میں اور ایک یتیم آپ کے
پیچھے تھے اور وہ بوڑھی خاتون بھی پیچھے تھی آپ نے دو رکعت ادا فرمائی
اور سلام پھیرا۔

باب: جس وقت دو مرد اور دو خواتین ہوں تو کس طریقہ

سے صف بنائی جائے؟

۸۰۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز
ہمارے مکان میں تشریف لائے تو اس وقت کوئی شخص وہاں موجود نہ
تھا لیکن میں اور میری والدہ ایک یتیم لڑکا اور اُمّ حرام میری خالہ موجود
تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ میں تمہارے ساتھ نماز ادا
کروں گا۔ اس وقت نماز کا وقت نہ تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی
(تبرک کے واسطے)۔

۸۰۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور ان کی والدہ محترمہ اور خالہ صاحبہ
موجود تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ
عنه کو اپنی دائیں جانب کھڑا کیا اور والدہ صاحبہ اور خالہ کو اپنے

پیچھے کھڑا کیا۔

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ اتِّسَاعُ يَمِينِهِ وَأَمَّةٌ وَخَالَتَهُ خَلْفَهُمَا۔

باب: جس وقت ایک لڑکا اور ایک خاتون موجود ہو تو امام

کو کس جگہ کھڑا ہونا چاہئے؟

۸۰۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے ایک روز حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر میں نماز ادا کی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے کھڑی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر میں تھا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتا جاتا تھا۔

۸۰۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ نماز ادا فرمائی اور ہمارے مکان کی ایک خاتون بھی موجود تھی آپ نے نماز پڑھاتے وقت مجھ کو دائیں جانب کھڑا فرمایا اور خاتون کو اپنے پیچھے کی جانب کھڑا فرمایا۔

باب: جس وقت ایک لڑکا امام کے ساتھ موجود ہو تو کس

جگہ امام کو کھڑا ہونا چاہئے؟

۸۰۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں رات میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر پر رہا جو کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں رات میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھانے کے واسطے بیدار ہوئے۔ میں بھی ساتھ میں اٹھ گیا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا سر پکڑ کر مجھ کو دائیں جانب کھڑا کر لیا۔

باب: امام کے قریب کون لوگ کھڑے ہوں اور ان کے

قریب کون ہوں؟

۸۱۰: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم

بَابُ ۴۸۸ مَوْقِفِ الْإِمَامِ

إِذَا كَانَ مَعَهُ صَبِيٌّ وَأَمْرَأَةٌ

۸۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادُ أَنَّ قَزْعَةَ مَوْلَى لِعَبْدِ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرَمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّيُ مَعَنَا وَأَنَا إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلِّيُ مَعَهُ۔

۸۰۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ مُوسَى ابْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ صَلَّى بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَبِأَمْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَالْمَرْأَةَ خَلْفَنَا۔

بَابُ ۴۸۹ مَوْقِفِ الْإِمَامِ

وَالْمَأْمُومُ صَبِيٌّ

۸۰۹: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَثُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ بِي هَكَذَا فَأَخَذَ بِرَأْسِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ۔

بَابُ ۴۹۰ مَنْ يَلِي الْإِمَامَ ثُمَّ

الَّذِي يَلِيهِ

۸۱۰: أَخْبَرَنَا هَاشِدُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ
عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ
مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفُ
قُلُوبُكُمْ لِيَلْسَنِي مِنْكُمْ أُولُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ
الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ
فَأَنْتُمْ الْيَوْمَ أَشَدَّ اخْتِلَافًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو
تَعْمَرٍ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَخْبَرَةَ۔

۸۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُقَدَّمٍ
قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي
السَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مَجْلَدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَادٍ قَالَ
بَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمَقْدَمِ فَجَبَدَنِي
رَجُلٌ مِّنْ خَلْقِي جَبْدَةً فَتَحَانَنِي وَقَامَ مَقَامِي
فَوَاللَّهِ مَا عَقَلْتُ صَلَاتِي فَلَمَّا انْصَرَفَ فَإِذَا هُوَ
أَبِي بَنُ كَعْبٍ فَقَالَ يَا فَتَى لَا يَسُوكَ اللَّهُ إِنَّ هَذَا
عَبْدٌ مِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا أَنْ
نَبْدَهُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ هَلْكَ أَهْلُ الْعُقْدِ وَ
رَبِّ الْكُعْبَةِ (ثَلَاثًا) ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا عَلَيْهِمْ
سِي وَلَكِنْ آسَى عَلَى مَنْ أَضَلُّوا قُلْتُ يَا أَبَا
يَعْقُوبَ مَا يَعْينِي بِأَهْلِ الْعُقْدِ قَالَ الْأَمْرَاءُ۔

بَابُ ۴۹۱ اِقَامَةِ الصُّفُوفِ قَبْلَ خُرُوجِ

الْإِمَامِ

۸۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ
رَجَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
سَلَمَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ

لوگوں کے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے بحالت نماز اور آپ ﷺ فرماتے تھے کہ تم لوگ آگے پیچھے کی جانب نہ کھڑے ہوں ورنہ تم لوگوں کے قلوب میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور میرے قریب (پہلی صف میں) وہ حضرات رہیں گے جو کہ عقل مند ہیں (سمجھ بوجھ والے اہل علم اور معمر لوگ) پھر وہ لوگ رہیں گے جو کہ ان سے نزدیک ہیں۔ اس کے بعد وہ لوگ جو کہ ان سے نزدیک ہیں۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آج کے دن تم لوگوں میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔

۸۱۱: حضرت قیس بن عباد سے روایت ہے کہ میں مسجد کے اندر پہلی صف میں تھا کہ اس دوران ایک آدمی نے مجھ کو پیچھے کی جانب سے پکڑ لیا اور پکڑ کر اپنی طرف کھینچ لیا اور خود وہ شخص میری جگہ کھڑا ہو گیا تو خدا کی قسم مجھ کو نماز میں (غصہ کی وجہ سے) ہونے کا دھیان اور احساس ہی نہیں رہا۔ جس وقت میں نماز سے فارغ ہو گیا تو پتہ چلا کہ وہ شخص حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے بیان کیا: اے نوجوان شخص! خداوند قدوس تم کو رنج و غم میں مبتلا نہ کرے۔ یہ رسول کریم ﷺ کی وصیت ہے کہ ہم لوگ آپ ﷺ کے نزدیک رہیں اس کے بعد خانہ کعبہ کی جانب چہرہ انور کر کے ارشاد فرمایا کہ خانہ کعبہ کے پروردگار کی قسم اہل عقد یعنی حکمران لوگ جس وقت نماز کا اہتمام کرتے اور لوگ نماز کی صفوں کا دھیان رکھتے تھے وہ لوگ وفات کر گئے۔ تین مرتبہ اس طرح ارشاد فرمانے کے بعد آپ نے فرمایا: خدا کی قسم مجھے اس کا افسوس نہیں ہے افسوس تو ان لوگوں پر ہے کہ جنہوں نے دوسروں کو گمراہ کیا۔ میں نے دریافت کیا کہ اے ابویعقوب! اہل عقد سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ حاکم اور مالدار لوگ۔

باب: امام کے نکلنے سے پہلے صفیں

سیدھی کر لینا

۸۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ تکبیر پڑھی گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے قبل ہی صفوف کو ٹھیک کر لیا گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اپنے مصلیٰ پر

بِإِسْنَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقُمْنَا فَعَدَلَتِ الصُّفُوفُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مَضَلَّةٍ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ فَأَنْصَرَفَ فَقَالَ لَنَا مَكَانُكُمْ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهُ حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا قَدْ اغْتَسَلَ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً فَكَبَّرَ وَصَلَّى.

باب ۴۹۲ كَيْفَ يَقُومُ الْإِمَامُ الصُّفُوفَ

۸۱۳ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنبَأَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَمَاطٍ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ الصُّفُوفَ كَمَا تَقُومُ الْقِدَاحُ فَأَبْصَرَ رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَتَقِيمَنَّ صُفُوفُكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وَجْهِكُمْ.

۸۱۴ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَلَّلُ الصُّفُوفَ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَى نَاحِيَةٍ يَنْسَحُ مَنَازِكَنَا وَصُدُورَنَا وَيَقُولُ لَا تَحْتَلِفُوا فَتَحْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَكَانَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْمُتَقَدِّمَةِ.

کھڑے ہو کر تکبیر پڑھنے ہی والے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخ موڑا اور فرمایا تم لوگ اپنی اپنی جگہ کھڑے رہو ہم لوگ کھڑے کھڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منتظر رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرما کر نکلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر پڑھی اور نماز ادا فرمائی۔

باب: امام کس طریقہ سے صفوں کو درست کرے

۸۱۳: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کے درمیان ایک جانب سے دوسری جانب جایا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے مونڈھوں اور سینوں پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگ بالکل اختلاف نہ کرو ورنہ تم لوگوں کے قلوب میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ خداوند قدوس اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے دعا فرماتے ہیں آگے والی صف والوں کے واسطے۔

۸۱۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی صفوں کے درمیان ادھر سے ادھر تشریف لے جاتے اور ہمارے مونڈھوں اور سینوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ تم لوگ اختلاف نہ کرو ورنہ تم لوگوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خداوند قدوس اپنی رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے آگے کی صف والے نمازیوں کے لئے دعا مانگتے ہیں۔

بَابُ ۴۹۳ مَا يَقُولُ الْإِمَامُ إِذَا تَقَدَّمَ فِي

تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

۸۱۵: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا وَيَقُولُ اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَلِيَلْبِسَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ۔

بَابُ ۴۹۴ كَمْ مَرَّةً يَقُولُوا اسْتَوُوا

۸۱۶: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَهُزُّ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اسْتَوُوا اسْتَوُوا اسْتَوُوا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَاكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ۔

بَابُ ۴۹۵ حَيْثُ الْإِمَامُ عَلَى رِصِّ

الصُّفُوفِ وَالْمُقَارَبَةِ بَيْنَهَا

۸۱۷: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنَّنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِوَجْهِهِ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا فَلَانِي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي۔

۸۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُحَرَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاصُّوا صُفُوفَكُمْ وَفَارِبُوا بَيْنَهَا

باب: جس وقت امام آگے کی جانب بڑھے تو صف کو

برابر کرنے کے واسطے کیا کہنا چاہئے؟

۸۱۵: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ہم لوگوں کے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے اور آپ حکم فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگ برابر ہو جاؤ اور آگے پیچھے نہ ہو ورنہ تم لوگوں کے قلوب میں شگاف پیدا ہو جائے گا اور میرے سے وہ لوگ قریب رہیں جو کہ مجھ بوجھ والے حضرات ہیں پھر وہ لوگ نزدیک رہیں جو کہ اس سے نزدیک ہیں پھر وہ لوگ جو کہ ان سے نزدیک ہیں۔

باب: امام کتنی مرتبہ یہ کہے کہ تم لوگ برابر ہو جاؤ؟

۸۱۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے تم لوگ برابر ہو جاؤ تم لوگ برابر ہو جاؤ تم لوگ برابر ہو جاؤ۔ خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تم لوگوں کو اس طریقہ سے دیکھتا ہوں پیچھے کی جانب سے کہ جس طریقہ سے کہ میں تم کو آگے کی جانب سے دیکھتا ہوں۔

باب: امام لوگوں کو صفیں درست کرنے کی توجہ دلائے اور

لوگوں کو مل کر کھڑے ہونے کی ہدایت دے

۸۱۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہوتے تو ہم لوگوں کی جانب تکبیر تحریرہ سے قبل متوجہ ہوتے پھر ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اپنی صفیں برابر کرو (اور تم لوگ مل کر کھڑے ہو جاؤ) اس لئے کہ میں تم لوگوں کو پیچھے کی جانب سے دیکھتا ہوں۔

۸۱۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ صفوں کو ملا ہوا رکھا کرو اور تم لوگ صفیں قریب (قریب) کھڑی کرو اور درمیان میں اس قدر فاصلہ نہ رکھو دوسری صف کھڑی ہو جائے خدا کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں شیطان کو دیکھتا

وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ قَوْلَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ
إِنِّي لَا أَرَى الشَّيَاطِينَ تَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ
كَأَنَّهُا الْحَدَفُ۔

۸۱۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ عِيَاضٍ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ
بْنِ طَرْفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا
تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوا
وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ يُتَمُّونَ
الصَّفَّ الْأَوَّلَ ثُمَّ يَتَرَاوُونَ فِي الصَّفِّ۔

بَابُ ۴۹۶ فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ عَلَى

الثَّانِي

۸۲۰: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْيَمَنِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا بِقِيَّةٌ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ
مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ ثَلَاثًا
وَعَلَى الثَّانِي وَاحِدَةً۔

بَابُ ۴۹۷ الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ

۸۲۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ
حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ اتَّمُوا الصَّفَّ الْأَوَّلَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ وَإِنْ
كَانَ نَقْصٌ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ۔

بَابُ ۴۹۸ مَنْ وَصَلَ صَفًّا

۸۲۲: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَثْرُودٍ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ

ہوں کہ وہ صفوں کے درمیان داخل ہو جاتا ہے گویا کہ وہ کالے رنگ کا
بکری کا بچہ ہے۔

۸۱۹: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ تم لوگ
فرشتوں کی طرح سے خداوند قدوس کے سامنے صف نہیں باندھتے
ہو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرشتے کس طریقہ سے
اپنے پروردگار کے سامنے صف باندھتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا
کہ وہ مکمل کرتے ہیں پہلی صف کو (یعنی آگے والی صف کو) پھر جس
وقت وہ صف پوری ہو جاتی ہے تو پھر وہ دوسری صف بناتے ہیں اور
صف کے اندر مل کر کھڑا ہوتے ہیں۔

باب: پہلی صف کی دوسری صف

پر فضیلت

۸۲۰: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی صف کے واسطے تین مرتبہ دعا
مانگا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری صف کے واسطے ایک
مرتبہ دعا مانگتے۔

باب: پیچھے والی صف سے متعلق

۸۲۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا: تم لوگ پہلی صف کو مکمل کرو پھر اس کے بعد والی صف
کو مکمل کرو اگر (اتفاق سے) کچھ کمی باقی رہ جائے تو تم پیچھے والی صف
میں رہو (نہ کہ پہلی صف میں)۔

باب: جو شخص صفوں کو ملائے

۸۲۲: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صفوں کو

أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

بَابُ ۴۹۹ خَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ

وَشَرُّ صُفُوفِ الرِّجَالِ

۸۲۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا۔

بَابُ ۵۰۰ الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِي

۸۲۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ أَنَسٍ فَصَلَّيْنَا مَعَ أَمِيرٍ مِنَ الْأُمَرَاءِ فَدَفَعُونَا حَتَّى قُمْنَا وَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَجَعَلَ أَنَسٌ يَتَأَخَّرُ وَقَالَ قَدْ كُنَّا نَتَّقِي هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۵۰۱ الْمَكَانِ الَّذِي يَسْتَحِبُّ

مِنَ الصَّفِّ

۸۲۵: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ابْنِ الْبَرَاءِ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحَبُّتُ أَنْ أَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ۔

ملائے گا تو خداوند قدوس بھی اس کو ملا دے گا اور جو شخص صف کو کاٹ دے گا تو خداوند قدوس بھی اس کو کاٹ دے گا۔

باب: مردوں کی صف میں کونسی صف بُری ہے اور خواتین کی کونسی صف بہتر ہے؟

۸۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مردوں کی صف میں بہترین صف وہ صف ہے جو کہ سب سے آگے ہو (یعنی امام کے نزدیک ہو) اور بدترین صف وہ ہے جو کہ تمام کے بعد ہو (یعنی خواتین کے نزدیک جو صف ہو) اور خواتین کی صفوں میں بہتر صف وہ ہے جو کہ تمام کے بعد ہو اور بدترین صف وہ صف ہے جو کہ تمام سے آگے ہو (یعنی مردوں کے نزدیک ہو)۔

باب: ستون کے درمیان صف بندی

۸۲۴: حضرت عبدالحمید بن محمود سے روایت ہے کہ ہم لوگ انسؓ کے ہمراہ تھے تو ہم لوگوں نے ایک حاکم کے ساتھ نماز ادا کی۔ لوگوں نے اس قدر پیچھے کی جانب ڈال دیا یہاں تک کہ ہم لوگ کھڑے ہو گئے اور نماز ادا کی دو ستون کے درمیان اور اس وجہ سے انسؓ بھی پیچھے کی طرف ہٹتے تھے اور انسؓ فرماتے تھے کہ ہم لوگ دو رنبوی میں اس سے بچتے تھے یعنی دو ستون کے درمیان کھڑے نہیں ہوتے تھے بلکہ پیچھے والی صف الگ کرتے تھے۔

باب: صف میں کس جگہ کھڑا ہونا

افضل ہے

۸۲۵: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ جس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے تو میں چاہتا تھا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب کھڑا ہوں۔

باب ۵۰۲ مَا عَلَى الْإِمَامِ مِنَ

التَّخْفِيفِ

۸۲۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ۔

۸۲۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَخَفَّ النَّاسِ صَلَوةً فِي تَمَامٍ۔

۸۲۸: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَا قُومُ فِي الصَّلَاةِ فَاسْمَعْ بُكَاءَ الصَّيِّ فَأَوْجِزْ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةً أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّهِ۔

باب: امام نماز پڑھانے میں کس قدر تخفیف

سے کام لے؟

۸۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص امامت کرے تو ہلکی نماز پڑھے کیونکہ جماعت میں مریض آدمی بھی ہے اور بوڑھا آدمی بھی ہے اور جب کوئی شخص تنہا نماز پڑھے تو جس قدر دل چاہے نماز کو طول دے۔

۸۲۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ ہلکی اور پوری نماز پڑھا کرتے۔

۸۲۸: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جس وقت نماز پڑھنے کے واسطے کھڑا ہوتا ہوں پھر میں بچے کے رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو میں نماز کو مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ مجھ کو یہ بات ناگوار معلوم ہوتی ہے کہ اس کی والدہ کو تکلیف پہنچے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ”نماز کو مختصر کر دیتا ہوں“ کا مطلب یہ ہے کہ قرآن سے چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھتا ہوں کیونکہ جب لمبی قرأت ہوگی تو اس درمیان بچہ روئے گا جس سے اس کی ماں کو تکلیف ہوگی۔

باب: امام کیلئے طویل قرأت کے بارے میں

۸۲۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ہلکی پڑھنے کا حکم فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سورۃ صافات کی تلاوت فرماتے تھے۔

باب ۵۰۳ الرُّخْصَةُ لِلْإِمَامِ فِي التَّطَوُّلِ

۸۲۹: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَرْثِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَرْثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَأْمُرُ بِالتَّخْفِيفِ وَيَوْمُنَا بِالصَّافَاتِ۔

بَابُ ۵۰۴ مَا يَجُوزُ لِلْإِمَامِ مِنَ الْعَمَلِ

فِي الصَّلَاةِ

۸۳۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ النَّاسِ وَهُوَ حَامِلٌ أَمَامَةَ بِنْتِ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا ارْتَمَعَ وَضَعَهَا وَإِذَا رَفَعَ مِنْ سُجُودِهِ أَعَادَهَا۔

بَابُ ۵۰۵ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ

۸۳۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ۔

۸۳۲: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ قَالَ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ يَخْطُبُ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَكَانَ غَيْرُ كَذُوبٍ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا صَلُّوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامُوا قِيَامًا حَتَّى يَرَوْهُ سَاجِدًا ثُمَّ سَجَدُوا۔

۸۳۳: أَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو مُوسَى فَلَمَّا كَانَ فِي الْقَعْدَةِ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ أَقْرَبَتِ الصَّلَاةُ بِالْبَرِّ وَالزَّكَاةِ فَلَمَّا سَلَّمَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ أَيْكُمْ الْقَائِلُ هَذِهِ الْكَلِمَةُ فَأَرَمَ الْقَوْمُ قَالَ يَا حِطَّانُ لَعَلَّكَ قُلْتَهَا قَالَ لَا وَقَدْ خَشِيتُ أَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

باب: امام کو نماز کے دوران کون کون سا کام کرنا

درست ہے؟

۸۳۰: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ امامت فرما رہے تھے اور آپ ﷺ اپنے کندھوں پر (اپنی نواسی) حضرت امامہ بنت ابی العاص رضی اللہ عنہا کو اٹھائے ہوئے تھے جس وقت آپ ﷺ رکوع کرنے کے واسطے ان کو زمین پر بٹھلاتے تھے پھر جب سجدہ سے اٹھتے تو اس کو اٹھاتے اور اپنے کندھوں پر بٹھلاتے۔

باب: امام سے آگے رکوع اور سجدہ کرنا

۸۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز کی حالت میں اپنا سر امام کے سر اٹھانے سے قبل اٹھا لیتا ہے تو وہ شخص اس بات کا خوف نہیں کرتا کہ خداوند قدوس اُس کا سر گدھے کے سر جیسا بنادے۔

۸۳۲: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز ادا فرماتے تھے اور رُکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو وہ صحابہ سیدھے کھڑے رہتے جس وقت وہ حضرات دیکھ لیتے کہ آپ ﷺ سجدہ میں چلے گئے ہیں تو وہ حضرات اس وقت سجدہ فرماتے۔

۸۳۳: حضرت حطان بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی پس جب وہ نماز میں بیٹھ گئے تو ایک شخص آیا اور عرض کیا نماز قائم کی گئی ہے نیکی اور پاکی سے۔ پس جس وقت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو وہ لوگوں کی جانب مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ تم سے کس نے یہ بات کہی ہے؟ یہ بات سن کر تمام حضرات بالکل خاموش رہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہو سکتا ہے کہ تم نے ہی یہ بات کہی ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ نہیں مجھے اندیشہ ہے کہ تم ایسا نہ ہو کہ ناراض ہو جاؤ۔ تم ناراض نہ ہونا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم ﷺ نماز اور اس کے طریقے سکھایا کرتے تھے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْلَمُنَا صَلَوَتَنَا وَسُتْنَا فَقَالَ
إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ
غَيْرِ الْمُغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا
أَمِينَ يُحِبُّكُمْ اللَّهُ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ
فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ
الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللَّهُ لَكُمْ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا
وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ
وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَبَلِّغْ بَلِّغْ.

آپ ﷺ نے فرمایا کہ امام تو اس واسطے ہے کہ اس کی فرماں برداری
کی جائے جس وقت وہ تکبیر پڑھے تو تم بھی تکبیر پڑھو۔ جس وقت وہ
﴿غَيْرِ الْمُغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ کہے تو تم لوگ بھی آمین
کہو۔ خدا تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا اور جس وقت وہ رکوع
کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جس وقت وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ
اور جس وقت وہ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہے تو تم ((رَبَّنَا لَكَ
الْحَمْدُ)) پڑھو۔ خداوند قدوس تم لوگوں کے کلمے کو ضرور سن لے گا اور
جس وقت وہ سجدہ میں جائے تو تم بھی سجدہ میں جاؤ اور جس وقت وہ
سر اٹھائے تو تم لوگ بھی سر اٹھاؤ اس لئے کہ امام تم سے پہلے ہی سجدہ
میں جاتا ہے اور سر اٹھاتا ہے اور تم لوگوں کا ہر ایک رکن اس کے بعد
انجام پائے گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس طرف کی دوسری طرف
سے پوری ہو جائیگی۔

باب: کوئی شخص امام کی اقتداء توڑ کر مسجد کے

کونہ میں علیحدہ

نماز ادا کرے

۸۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص قبیلہ انصار میں
سے حاضر ہوا اور نماز کھڑی تھی وہ شخص مسجد میں داخل ہو گیا اور اس نے
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جا کر نماز باجماعت میں
شرکت کر لی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے رکعت کو طویل کیا (یعنی سورت کو
طویل کرنا شروع کیا) اس شخص نے نماز توڑ کر ایک کونہ میں کھڑے ہو
کر علیحدہ نماز ادا کی اور پھر وہ شخص چلا گیا۔ جس وقت حضرت معاذ
رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہو گئے تو لوگوں نے ان سے نقل کیا کہ فلاں آدمی
نے اس طرح سے ایک حرکت ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ان سے
فرمایا کہ جب صبح ہو جائے گی تو میں اس سلسلہ میں یہ واقعہ خدمت نبوی
ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کروں گا۔ بہر حال حضرت معاذ رضی اللہ عنہ
خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور تمام حالت بیان کی۔ آپ
ﷺ نے اس شخص کو بلا بھیجا اور اس کو طلب فرما کر اس سے دریافت کیا

بَابُ ۵۰۶ خُرُوجِ الرَّجُلِ مِنْ صَلَاةِ

الْإِمَامِ وَفَرَاعِهِ مِنْ صَلَاتِهِ فِي نَاحِيَةِ

الْمَسْجِدِ

۸۳۳: أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
ابْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مَحَارِبِ بْنِ دِيَارٍ
وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى
خَلْفَ مُعَاذٍ فَطَوَّلَ بِهِمْ فَأَنْصَرَفَ الرَّجُلُ فَصَلَّى
فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَمَّا قَضَى مُعَاذُ
الصَّلَاةَ قِيلَ لَهُ إِنَّ فَلَانًا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُعَاذُ
لَيْنَ أَصَبَحْتُ لَا ذِكْرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَى مُعَاذُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِي
صَنَعْتَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَمِلْتُ عَلَى نَاصِحِي

مِنَ النَّهَارِ فَجِئْتُ وَقَدْ أُقِمَّتِ الصَّلَاةُ فَدَخَلْتُ
الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ مَعَهُ فِي الصَّلَاةِ فَقَرَأَ سُورَةَ
كَذًا وَكَذًا فَطَوَّلَ فَأَنْصَرَفْتُ فَصَلَّيْتُ فِي نَاحِيَةِ
الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَفْتَانُ يَا مُعَاذُ أَفْتَانُ يَا مُعَاذُ۔

کہ تم نے یہ کس وجہ سے کیا؟ اور کیوں یہ کام کیا؟ (یعنی امام کی اقتداء
چھوڑ کر اپنی نماز علیحدہ کی) تو اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
ﷺ میں نے تمام دن پانی کھینچا جب مسجد آیا تو دیکھا کہ نماز شروع ہو
چکی تھی میں سجدہ میں چلا گیا اور نماز باجماعت میں شرکت کر لی امام
نے (یعنی معاذ بن جبلؓ نے) فلاں فلاں (لمبی) سورت تلاوت کرنا
شروع کر دی اور بہت زیادہ قرأت لمبی کی۔ اس وجہ سے میں نے
(امام کی اقتداء چھوڑ کر) اور نیت توڑ کر مسجد کے ایک کونہ میں علیحدہ
نماز پڑھنا شروع کر دی۔ یہ بات سن کر رسول کریمؐ نے ارشاد
فرمایا: اے معاذ! کیا تم لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کرنے والے ہو؟ اے
معاذ! کیا تم لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کرنے والے ہو؟ اے معاذ! کیا
تم لوگوں کو تکلیف میں مبتلا کرنے والے ہو؟

باب: اگر امام بیٹھ کر نماز ادا کرے تو مقتدی بھی نماز بیٹھ

کر ادا کریں

۸۳۵: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ ایک گھوڑے پر سوار ہوئے آپ ﷺ گھوڑے سے گر گئے تو
آپ کے جسم مبارک کا دایاں حصہ پھل گیا۔ اس وجہ سے آپ نے
ایک وقت کی نماز بیٹھ کر ادا فرمائی ہم لوگوں نے بھی آپ کی اقتداء
میں بیٹھ کر نماز ادا کی جس وقت آپ کو نماز سے فراغت ہو گئی تو
ارشاد فرمایا: امام تو اس لئے ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے۔ جس
وقت وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرے تو تم بھی کھڑے ہو کر ادا کرو اور
جس وقت وہ رکوع میں جائے تم لوگ بھی رکوع میں چلے جاؤ اور جس
وقت وہ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہے تو تم لوگ ((رَبَّنَا لَكَ
الْحَمْدُ)) پڑھو اور جس وقت وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی بیٹھ
کر نماز ادا کرو۔

۸۳۶: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ جس وقت
حضرت رسول کریمؐ بیمار پڑ گئے تو حضرت بلالؓ
آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دینے کے واسطے حاضر ہوئے آپ ﷺ

بَابُ ۵۰۷ الْإِئْتِمَارُ بِالْإِمَامِ

يُصَلِّي قَاعِدًا

۸۳۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
آنسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجَحِشَ شِقَّةُ
الْأَيْمَنِ فَصَلَّى صَلَاةً مِنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ
فَصَلَّيْنَا وَرَأَاهُ فَعُودًا فَلَمَّا أَنْصَرَفَ قَالَ إِنَّمَا
جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا صَلَّى فَأِنَّمَا فَصَلُّوا
قِيَامًا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ
حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا
فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعُونَ۔

۸۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ مُرُّوا
 أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى يَقُومُ لَا يُسْمِعُ
 النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتُ عُمَرَ فَقَالَ مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ
 فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قَوْلِي لَهُ فَقَالَتْ لَهُ
 فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَنْتَنِ صَوَاحِبَاتُ يُوسُفَ مُرُّوا
 أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ قَالَتْ قَامَرُوا أَبَا بَكْرٍ
 فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ حِقَّةً قَالَتْ فَقَامَ
 يُهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرَجُلَاهُ تَخْطَانِ فِي الْأَرْضِ
 فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ حِسَةً فَذَهَبَ
 لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَنْ قُمْ كَمَا أَنْتَ قَالَتْ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَامَ عَنْ يَسَارِ أَبِي
 بَكْرٍ جَالِسًا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ جَالِسًا وَأَبُو بَكْرٍ قَائِمًا
 يَقْتَدِي أَبَا بَكْرٍ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَقْتَدُونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ

نے فرمایا کہ تم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز کی امامت کرنے کا حکم دو۔
 میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دل و رحم دل
 شخص ہیں اور وہ کمزور دل کے آدمی ہیں جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ
 امامت کرنے کیلئے کھڑے ہوں گے (تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کریں گے)
 تو لوگوں کو ان کی آواز نہیں سنائی دے گی اور کیا ہی عمدہ بات ہوتی کہ
 آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرماتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم
 حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ نماز کی امامت فرمائیں میں نے
 حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ تم حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھی ہو کہ تم صرف اپنی ہی بات
 کہتے جا رہے ہو اور کسی دوسرے کی بات نہیں سنتے ہو۔ تم حضرت ابوبکر
 رضی اللہ عنہ کو حکم دو کہ وہ نماز کی امامت کریں آخر کار لوگوں نے حضرت
 ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نماز پڑھا کریں۔ جس وقت انہوں نے نماز شروع
 فرمائی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طبیعت میں ہلکا پن محسوس
 فرمایا (یعنی مرض کی سختی میں کمی محسوس فرمائی) آپ کھڑے ہو گئے
 اور آپ دو آدمیوں پر سہارا لگا کر روانہ ہو گئے اور اس وقت آپ کے
 پاؤں مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے اور جس وقت آپ مسجد میں
 داخل ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے قدم مبارک کی آہٹ
 محسوس فرما کر پیچھے کی جانب چلنے کا ارادہ فرمایا آپ نے اشارہ فرمایا
 کہ تم اپنی جگہ کھڑے رہو پھر حضرت رسول کریم تشریف لائے اور
 ابوبکر کے بائیں جانب بیٹھ گئے تو حضرت رسول کریم بیٹھ کر نماز ادا
 فرماتے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے کھڑے آپ کی پیروی
 فرماتے تھے اور تمام لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پیروی فرماتے تھے۔

۸۳۷: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْغُبَرِيُّ
 قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا
 زَائِدَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
 بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَلَا
 تُحَدِّثُنِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

۸۳۷: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں عائشہ
 صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا کہ آپ
 صلی اللہ علیہ وسلم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کی حالت مجھ سے بیان نہیں فرمائی
 ہیں انہوں نے فرمایا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض کی سختی ہو گئی تو آپ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ لوگ نماز ادا کر چکے؟ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ
 نہیں وہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار فرما رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا وَهُمْ يُنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ صَعُوبِي مَاءٌ فِي الْمَخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَأَغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ ثُمَّ أَغْمَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ مِثْلَ قَوْلِهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يُنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبُصُولِهِ الْعِشَاءَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ صَلِّ بِالنَّاسِ فَجَاءَهُ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا رَقِيقًا فَقَالَ يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِيفَةً فَجَاءَ يَهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِبُصُولِهِ الظُّهْرِ فَلَمَّا رَأَاهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ وَأَمَرَهُمَا فَاجْلَسَا إِلَى جَنْبِهِ فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّيُ قَائِمًا وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِبُصُولَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ قَائِدًا فَدَخَلَتْ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ فَحَدَّثْتُهُ فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمْتُ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ.

فرمایا تم میرے واسطے پانی جمع رکھو چنانچہ آپ ﷺ کے حکم کے مطابق پانی رکھا گیا آپ ﷺ نے غسل فرمایا پھر آپ ﷺ اٹھنے لگے تو بے ہوش ہو گئے پھر ہوش میں آئے تو دریافت فرمایا کہ لوگ نماز سے فارغ ہو گئے ہیں ہم نے عرض کیا کہ نہیں۔ وہ آپ ﷺ کا انتظار فرما رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا میرے واسطے ایک طشت میں پانی رکھ دو۔ بہر حال ایک طشت میں پانی رکھا گیا پھر آپ ﷺ نے غسل فرمایا پھر اٹھنے کا ارادہ فرمایا تو بے ہوش ہو گئے اس کے بعد تیسری مرتبہ اس طرح سے کیا اور لوگ مسجد میں جمع تھے اور آپ ﷺ کا انتظار فرما رہے تھے آخر کار آپ ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کہلا کر بھیجا کہ تم نماز پڑھاؤ پس جس وقت ان کی خدمت میں ایک پیغام لانے والا شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ حضرت رسول کریم ﷺ تم کو حکم فرماتے ہیں نماز کی امامت کرنے کا وہ ایک نرم دل شخص تھے انہوں نے نقل کیا کہ اے عمر رضی اللہ عنہ تم نماز کی امامت کرو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ امامت کے زیادہ حق دار تم ہو (یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ امامت کے زیادہ حقدار ہیں) پھر ان دنوں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی ایک دن رسول کریم ﷺ نے اپنے مرض کے حال میں کچھ کمی محسوس فرمائی تو آپ ﷺ باہر کی جانب آئے اور اس وقت آپ ﷺ دوسرے حضرات کے سہارے باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ لوگوں سے سہارا لگائے ہوئے تھے اور جن حضرات پر آپ ﷺ نے سہارا لگا رکھا تھا ان میں سے ایک صاحب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ تھے جو کہ رسول کریم ﷺ کے چچا تھے (اور دوسرے شخص علی کرم اللہ وجہہ تھے لیکن عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان کا نام نہیں لیا۔) جس وقت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی جانب دیکھا تو وہ پیچھے کی جانب کو بیٹھے لگے رسول کریم ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ تم بالکل پیچھے کی جانب نہ ہو اور ان دو حضرات پر کہ آپ ﷺ جن پر سہارا لگائے ہوئے تھے یہ حکم فرمایا ان حضرات نے آپ ﷺ کو بٹھلایا اور ان حضرات نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بٹھلایا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے کھڑے نماز ادا فرماتے رہے اور لوگ ان ہی کی اتباع کرتے رہے اور رسول کریم ﷺ بیٹھ کر نماز ادا

فرماتے رہے عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں یہ حدیث سن کر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا کہ میں تم سے وہ بات عرض کروں جو بات کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری سے متعلق بیان فرمائی ہے انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں۔ میں نے کچھ نقل کر دیا ہے انہوں نے کسی بات میں انکار نہیں فرمایا مگر صرف اس قدر فرمایا ہے کیا نام لیا ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دوسرے شخص کا جو کہ عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

باب: اگر مقتدی اور امام کی نیت میں اختلاف ہو؟

۸۳۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا فرماتے تھے اس کے بعد اپنی قوم کی جانب روانہ ہوتے تھے اور نماز پڑھاتے تھے۔ ایک دن (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو) نماز ادا کرنے میں تاخیر ہو گئی تو معاذ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا فرمائی اس کے بعد اپنی قوم میں تشریف لے گئے اور امامت فرمائی اور سورہ بقرہ تلاوت فرمائی ایک شخص نے مقتدیوں میں سے جس وقت یہ دیکھا تو انہوں نے صف سے نکل کر علیحدہ نماز ادا کی اور پھر چلا گیا لوگوں نے اس سے کہا کہ تو منافق بن گیا۔ اس شخص نے بیان کیا کہ خدا کی قسم میں منافق نہیں ہوں۔ البتہ میں ضرور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کروں گا پھر وہ شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! معاذ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا فرماتے ہیں پھر یہاں سے نماز ادا کر کے ہم لوگوں کے پاس آتے ہیں اور امامت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گزشتہ رات میں نماز میں خود تاخیر فرمائی تھی۔ معاذ آپ کے ساتھ نماز ادا فرما کر ہم لوگوں کے گھر آئے اور انہوں نے نماز پڑھائی تو نماز میں سورہ بقرہ کی تلاوت فرمائی۔ جس وقت میں نے یہ بات سنی تو میں پیچھے نکل گیا اور نماز (اکیلے ہی) پڑھ لی ہم لوگ (تمام دن) پانی بھرنے والے ہیں اور اپنے ہاتھ سے محنت

بَابُ ۵۰۰ اِخْتِلَافُ نِيَّةِ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ
۵۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
يَقُولُ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ يَوْمُهُمْ فَأَخَّرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ
الصَّلَاةَ وَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ رَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ يَوْمَهُمْ فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا
سَمِعَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ تَأَخَّرَ فَصَلَّى ثُمَّ خَرَجَ
فَقَالُوا نَافَقْتُ يَا فَلَانُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا نَافَقْتُ
وَلَا تَيْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرُهُ فَاتَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ ثُمَّ يَأْتِينَا فَيَوْمُنَا وَإِنَّكَ
أَخَّرْتَ الصَّلَاةَ الْبَارِحَةَ فَصَلَّى مَعَكَ ثُمَّ رَجَعَ
فَأَمَّا فَاسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا سَمِعْتُ ذَلِكَ
تَأَخَّرْتُ فَصَلَّيْتُ وَإِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاصِحَ
نَعْمَلُ بِأَيِّدِينَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَفَتَأْنِ أَنْتَ أَقْرَأَ سُورَةَ كَذَا
وَسُورَةَ كَذَا۔

کرتے ہیں۔ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! تم (لوگوں) میں قتنہ پیدا کرو گے تم نماز میں ایسی سورتیں پڑھا کرو کہ جیسے سورہ بروج اور سورہ: ﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾ وغیرہ۔

۸۳۹: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف ادا فرمائی تو جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے ان کے ساتھ دو رکعت ادا کی پھر وہ چلے گئے اور جو لوگ ان کی جگہ آئے ان کے ساتھ دو رکعت ادا فرمائیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعات اور ان حضرات کی دو دو رکعات ہوئیں۔

باب: فضیلت جماعت

۸۴۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جماعت کی نماز تنہا پڑھی جانے والی نماز پر ۲۷ گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

۸۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز باجماعت تنہا نماز ادا کرنے سے ۲۵ گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

۸۴۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جماعت کی نماز تنہا نماز ادا کرنے سے پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

باب: جس وقت تین آدمی ہوں تو نماز جماعت سے

پڑھیں

۸۴۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تین آدمی ہوں تو ان میں سے ایک شخص نماز کی امامت کرے اور امامت کرنے کے واسطے زیادہ مستحق وہ

۸۳۹: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلَّى بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَتَيْنِ وَبِالَّذِينَ جَاؤُوا رَكْعَتَيْنِ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا وَلِلْهَوَلَاءِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ۔

باب ۵۰۹ فضل الجماعة

۸۴۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلَى صَلَاةِ الْفَذِّ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً۔

۸۴۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ جُزْءًا۔

۸۴۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاةِ الْفَذِّ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً۔

باب ۵۱۰ الجماعة إذا كانوا

ثلاثة

۸۴۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيَوْمِّهِمْ أَحَدُهُمْ

وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَبُهُمْ۔

بَابُ ۵۱۱ الْجَمَاعَةُ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً

رَجُلٌ وَصَبِيٌّ وَامْرَأَةٌ

۸۴۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدٌ أَنَّ قَرَعَةَ مَوْلَى لِعَبْدِ الْقَيْسِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ مَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ ﷺ عَائِشَةَ خَلْفًا تَصَلِّيَ مَعَنَا وَآتَا إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ ﷺ أَصَلَّى مَعَهُ۔

بَابُ ۵۱۲ الْجَمَاعَةُ إِذَا كَانُوا اثْنَيْنِ

۸۴۵: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي بِيَدِهِ الْيُسْرَى فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ۔

۸۴۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْخُرَيْثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شُعْبَةُ وَقَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَالَ أَشْهَدُ فَلَانُ الصَّلَاةَ قَالُوا لَا قَالَ فَلَانُ قَالُوا لَا قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ أَثْقَلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْمَنَافِقِينَ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَا تَوَهَّمَا وَلَوْ حَبَوًّا وَالصَّفُّ الْأَوَّلُ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ تَعْمَلُونَ فَصِلْتَهُ لَا تَنْدَرُ تَمُودُ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ وَحَدُّهُ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَانُوا أَكْثَرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

شخص ہے جو قرآن کی کافی تعلیم حاصل کئے ہوئے ہو۔

باب: اگر تین اشخاص ہوں ایک مرد ایک بچہ اور ایک

عورت تو جماعت کرائیں

۸۴۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر میں نماز پڑھی اور ہمارے پیچھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں وہ بھی ہمارے ہمراہ نماز میں شریک تھیں۔ (واضح رہے کہ اس وقت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما لڑکے تھے)

باب: جب دو آدمی ہوں تو جماعت کرائیں

۸۴۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کی تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر دائیں جانب کھڑا کر لیا۔

۸۴۶: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز فجر ادا فرمائی پھر ارشاد فرمایا: کیا فلاں آدمی نماز باجماعت میں شریک ہوا تھا؟ لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: اور فلاں آدمی؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دو نمازیں (یعنی نماز فجر اور نماز عشاء) بہت گراں گزرتی ہیں اہل نفاق پر اور اگر لوگ یہ جان لیں ان نمازوں میں کیا فضیلت ہے تو لوگ سرین کے بل گھسنتے ہوئے ان نمازوں میں شرکت کے واسطے حاضر ہوں۔ صف اول دراصل فرشتوں کی صف ہے اگر تم لوگ اس کی بزرگی کو جان لو تو تم لوگ جلدی کرو صف اول میں شرکت کے واسطے اور ایک شخص کا دوسرے شخص کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا یعنی نماز باجماعت ادا کرنا۔ تم نماز پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے اور دو شخص کے ساتھ مل کر نماز ادا کرنا بہتر ہے ایک آدمی کے ساتھ مل کر نماز پڑھنے سے اسی طریقہ سے جماعت میں جس قدر زیادہ افراد ہوں تو وہ خدا کو زیادہ پسندیدہ ہے۔

بَابُ ۵۱۳ الْجَمَاعَةُ لِلنَّافِلَةِ

باب: نماز نفل کے واسطے جماعت کرنا

۸۴۷: أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَتَبَانَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ تَابَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ السُّبُولَ لَتَحُولُ بَيْنِي وَ بَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي فَأَجِبْتُ أَنْ تَأْتِيَنِي فَتُصَلِّيَ فِي مَكَانٍ مِنْ بَنِي اتَّخَذَهُ مَسْجِدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفْعُلُ فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ فَأَشْرَفْتُ إِلَى نَاحِيَةِ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفَّفْنَا خَلْفَهُ فَصَلَّى بِأَرْكَعَتَيْنِ.

۸۴۷: حضرت عثمان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ میرے مکان سے لے کر مسجد تک ندیاں ہیں (جو موسم برسات میں زور و شور سے بہتی ہیں جس کی وجہ سے راستے طے کرنا سخت دشوار ہوتا ہے) اس وجہ سے میری یہ خواہش ہے کہ آپ ﷺ میرے مکان پر تشریف لے چلیں اور آپ ﷺ کسی جگہ پر نماز ادا فرمائیں تو میں اس جگہ پر مسجد تعمیر کر لوں۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھا ہم تمہارے ساتھ چلیں گے۔ جس وقت رسول کریم ﷺ تشریف لائے تو دریافت کیا کہ تم کو کسی جگہ مسجد بنانے کی خواہش ہے؟ میں نے عرض کیا: اس جگہ پر۔ رسول کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور ہم لوگوں نے آپ ﷺ کی اقتداء میں صف باندھی پھر آپ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی (یعنی نفل نماز جماعت سے)۔

بَابُ ۵۱۴ الْجَمَاعَةُ لِلْفَائِتِ مِنَ

باب: جو نماز قضا ہو جائے اُس کے واسطے جماعت

کرنے سے متعلق

الصَّلَاةِ

۸۴۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاوُا فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي.

۸۴۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ ہماری جانب متوجہ ہوئے جس وقت نماز کے واسطے کھڑے ہونے لگے تو آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنی صفوں کو ٹھیک کرو اور تم لوگ مل کر کھڑے ہو جاؤ۔ کیونکہ میں تم لوگوں کو پشت کے پیچھے سے دیکھتا ہوں (یہ حضرت رسول کریم کی خصوصیت تھی دوسرے کسی کو حاصل نہیں)۔

۸۴۹: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ وَاسْمُهُ عَبَّاسُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَسَتْ بَنَاتُ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ بَلَّالُ أَمَا أَحْفَظُكُمْ فَاصْطَبِعُوا فَنَامُوا وَأَسْنَدَ بَلَّالُ ظَهْرَهُ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۸۴۹: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ تھے کہ اس دوران بعض لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش کیا ہی بہتر ہوتا کہ آپ ﷺ سو جاتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تو اس بات کا اندیشہ ہے کہ میں سو جاؤں اور اس طرح سے میری نماز ضائع ہو جائے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کا انتظام کروں گا۔ لوگ آرام کرتے رہے اور وہ سو گئے اور بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی پشت اونٹ سے لگالی (اور وہ سو گئے) پھر رسول کریم ﷺ نے بیدار ہوئے تو سورج کی کرن چمک رہی تھی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے

وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا بِلَالُ
أَيْنَ مَا قُلْتَ قَالَ مَا أَلْقَيْتُ عَلَيَّ نَوْمَةً مِثْلَهَا قَطُّ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ
عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ فَرَدَّهَا حِينَ
شَاءَ فَمُ يَا بِلَالُ فَأَذِّنِ النَّاسَ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ بِلَالٌ
فَأَذَنَ فَتَوَضَّأُوا يَعْنِي حِينَ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ
نَامَ فَصَلَّى بِهِمْ۔

بَابُ ۵۱۵ التَّشْدِيدُ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

۸۵۰: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَائِدَةَ بِنْتِ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
السَّائِبُ بْنُ حَيْشٍ الْكَلَاعِيُّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي
طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ قَالَ قَالَ لِي أَبُو الدَّرْدَاءِ أَيْنَ
مَسْكَنُكَ قُلْتُ فِي قَرْيَةٍ دُوَيْنَ حِمَصٍ فَقَالَ
أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ
ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تَقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا
قَدْ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ
فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذَّنْبُ الْقَاصِيَةَ۔ قَالَ السَّائِبُ يَعْنِي
بِالْجَمَاعَةِ الْجَمَاعَةَ فِي الصَّلَاةِ۔

بَابُ ۵۱۶ التَّشْدِيدُ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ

الْجَمَاعَةِ

۸۵۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ
الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ
أَنْ أَمُرَّ بِحَطَبٍ فَيُحَطَبُ ثُمَّ أَمُرَّ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ
ثُمَّ أَمُرَّ رَجُلًا فَيَوْمَّ النَّاسِ ثُمَّ أَخَالَفَ إِلَى رِجَالٍ

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے کیا بات کہی تھی (کہ میں نماز کا
انتظام کروں گا)؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھ
کو اس قدر نیند کبھی نہ آئی۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ
خداوند قدوس نے تم لوگوں کی ارواح قبض فرمالیں پھر جس وقت خدا
کی مرضی ہوئی تو تمہاری روحيں تم لوگوں کی طرف واپس کر دی گئیں۔
اے بلال رضی اللہ عنہ! تم اٹھ جاؤ اور نماز کی اذان دو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ
کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اذان دی پھر تمام حضرات نے وضو
فرمایا۔ اس وقت سورج بلند ہو گیا تھا۔ اس کے بعد رسول کریم ﷺ
کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ نے نماز کی امامت فرمائی۔

باب: نماز باجماعت میں حاضر نہ ہونے کی وعید

۸۵۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد
فرماتے تھے کہ جس وقت کسی بستی یا جنگل میں تین اشخاص ہوں
اور وہ نماز کی جماعت نہ کریں تو سمجھ لو کہ ان لوگوں پر شیطان
غالب آ گیا ہے اور تم لوگ اپنے ذمہ جماعت سے نماز لازم کر لو
کیونکہ بھیڑ یا اسی بکری کو کھاتا ہے جو کہ اپنے ریوڑ سے علیحدہ ہو
گئی ہو حضرت سائب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس سے مراد نماز باجماعت
ہے۔

باب: جماعت میں شرکت نہ کرنے

کی وعید

۸۵۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم
نے ارشاد فرمایا کہ اس بات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے
میں نے اس کا ارادہ کیا کہ میں حکم دوں لکڑیاں جلانے کا۔ پھر میں حکم
دوں نماز کے واسطے اذان دینے کا اور ایک شخص کو حکم دوں نماز
پڑھانے کا اور میں (جماعت چھوڑنے والوں کے گھر جاؤں) اور قسم

فَأَحْرِقْ عَلَيْهِمْ بَيُوتَهُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَا تَيْنِ حَسْتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ۔

ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم لوگوں میں سے کسی شخص کو علم ہو کہ مسجد کے اندر ایک موئے گوشت کی ہڈی یا دو عدد عمدہ قسم کے مکانات ملیں گے تو لوگ نماز عشاء میں شرکت کرنے کے واسطے آئیں۔

بَابُ ۵۱۷ الْمُحَافَظَةُ عَلَى الصَّلَوَاتِ

حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ

۸۵۲: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّأُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ شَرَعَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدَى وَانْتَهَنَ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى وَإِنِّي لَا أَحْسَبُ مِنْكُمْ أَحَدًا إِلَّا لَهُ مَسْجِدٌ يُصَلِّي فِي بَيْتِهِ فَلَوْ صَلَّيْتُمْ فِي بَيُوتِكُمْ وَتَرَكْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَمْسِي إِلَى صَلَوةٍ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً أَوْ يَرْفَعُ لَهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ يَكْفِرُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نُقَارِبُ بَيْنَ الْخُطَا وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومٌ نِفَاقُهُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الرَّجُلَ يُهَادِي بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يَقَامَ فِي الصَّفِّ۔

باب: جس جگہ پر اذان ہوتی ہے وہاں پر جماعت میں شرکت کرنا لازم ہے

۸۵۲: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جس شخص کو قیامت کے دن خداوند تعالیٰ سے کامل درجہ کا مسلمان ہو کر ملاقات کی تمنا ہو تو وہ شخص ان پانچ وقت کی نماز کی حفاظت کرے کہ جس جگہ پر اذان ہوتی ہو تو اذان کی آواز سن کر نماز باجماعت میں شرکت کرنے کے واسطے حاضر ہو کیونکہ خداوند قدوس نے اپنے نبیؐ کے واسطے ہدایت کے راستے بنادیئے ان ہی راستوں میں سے ایک راستہ نماز بھی ہے اور میرا خیال ہے کہ تم لوگوں میں سے کوئی اس قسم کا آدمی نہ ہوگا کہ جس کی ایک مسجد اس کے مکان میں موجود نہ ہو کہ جس جگہ وہ شخص نماز ادا کرتا ہے پس اگر تم لوگ اپنے اپنے مکانات میں نماز ادا کرو گے اور مساجد کو نظر انداز کر دو گے تو تم لوگ اپنے پیغمبر کے طریقے کو چھوڑ دو گے اور جس وقت تم نے اپنے پیغمبر کے طریقے کو چھوڑ دیا تو تم لوگ گمراہی میں مبتلا ہو جاؤ گے اور جو بندہ مسلمان اچھی طریقہ سے وضو کرے پھر وہ نماز کے واسطے (مکان سے) روانہ ہو تو اللہ اسکے واسطے ہر ایک نیک عمل لکھ دے گا یا اس شخص کا ایک درجہ بلند فرما دے گا یا اس شخص کا ایک گناہ معاف فرما دے گا اور تم لوگ دیکھتے ہو کہ جس وقت ہم نماز ادا کرنے کے واسطے چلتے ہیں اور ہم لوگ چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہیں (تا کہ زیادہ نیک اعمال ہوں) اور تم لوگ دیکھتے ہو کہ جماعت میں وہ ہی شخص نہیں شریک ہوتا جو کہ علی الاعلان منافقت رکھتا ہو اور میں نے (دیکھا نبیؐ کے دور میں) کہ ایک آدمی کو دو شخص سنبھال کر لاتے یہاں تک کہ وہ شخص صف کے اندر کھڑا کر دیا جاتا۔

۸۵۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص

۸۵۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا

مَرْوَانُ ابْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ الْأَسَمِ عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ أَعْمَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الصَّلَاةِ فَسَأَلَهُ أَنْ يَرْخِصَ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ فِي نَيْبِهِ قَائِدٌ لَهُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ قَالَ لَهُ أَسَمِعَ الْبَدَاءَ بِالصَّلَاةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاجِبٌ.

۸۵۴: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي الرَّقَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَآخَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهَوَامِ وَالسِّبَاعِ قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَتَّى هَلَا وَلَمْ يَرْخِصْ لَهُ.

باب ۵۱۸ العذر في ترك الجماعة

۸۵۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَرْقَمَةَ كَانَ يَوْمَ أَصْحَابِهِ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ يَوْمًا فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا وَحَدَ أَحَدُكُمْ الْغَائِطَ فَلْيُذْأَبْهُ قَبْلَ الصَّلَاةِ.

۸۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو کوئی شخص لانے لے جانے والا نہیں ہے جو کہ مجھ کو مسجد تک پہنچا دیا کرے تو آپ اجازت عطا فرمائیں مجھ کو مکان میں نماز ادا کرنے کی چنانچہ آپ نے اجازت عطا فرمادی۔ جس وقت وہ شخص پشت پھیر کر روانہ ہو گیا تو آپ نے پھر اس کو بلایا اور فرمایا کہ تم کو اذان کی آواز سنائی دیتی ہے؟ اس نابینا شخص نے کہا جی ہاں! آواز سنائی دیتی ہے۔ آپ نے فرمایا: پھر تم منوزن کی دعوت کو منظور کر لو جس وقت کہ اذان دینے والا پکارتا ہے: ((حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ))۔

۸۵۴: حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں کیڑے مکوڑے اور درندے بہت زیادہ ہیں آپ ﷺ مجھ کو اس کی اجازت عطا فرمادیں کہ میں مکان میں نماز ادا کر لیا کروں؟ یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم ((حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ)) اور ((حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ)) کی آواز سنتے ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں سنتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم حاضر ہو اور آپ ﷺ نے ان صحابی کو نماز ترک کرنے کی اجازت نہیں عطا فرمائی۔

باب: عذر کی وجہ سے جماعت چھوڑنا

۸۵۵: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ اپنے حضرات کی امامت فرمایا کرتے تھے ایک مرتبہ نماز کا وقت ہو گیا تو وہ قضائے حاجت کے واسطے گئے پھر واپس آئے اور ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرماتے تھے کہ جس وقت تم لوگوں میں سے کسی شخص کو پاخانہ کرنے کی ضرورت پیش آئے تو نماز سے قبل ہی قضائے حاجت کرنے یعنی استنجا سے فارغ ہو جائے (چاہے استنجا کرنے کی وجہ سے جماعت ہی کیوں نہ نکل جائے)۔

۸۵۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم میں کسی کے سامنے شام کے وقت کا

کھانا پیش ہو اور سامنے نماز ہو رہی ہو (مطلب یہ ہے کہ نماز عشاء کھڑی ہو گئی ہو) تو پہلے تم کھانے سے فارغ ہو جایا کرو۔

۸۵۷: حضرت ابوالسلیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ ہم لوگ غزوہ حنین میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے وہاں پر بارش ہونے لگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے نماز کے واسطے اذان دی اور اس نے کہا کہ تم لوگ اپنے اپنے ٹھکانوں میں نماز ادا کرلو۔

باب: بغیر جماعت کے جماعت کا اجر کب ہے؟

۸۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بہترین طریقہ سے وضو کیا مسجد کے ارادہ سے جس وقت وہ شخص مسجد میں داخل ہو گیا تو اس نے دیکھا کہ لوگ نماز ادا کر چکے ہیں تو اس شخص کو اسی قدر اجر اور ثواب ہے کہ جس قدر اس شخص کو ثواب ہے جو کہ جماعت میں شریک تھا اور جماعت والوں کا اجر و ثواب بالکل بھی کم نہیں ہوگا۔

۸۵۹: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص نماز ادا کرنے کے واسطے پورے طریقہ سے وضو کرے (یعنی سنت کے مطابق وضو کرے) پھر وہ شخص فرض نماز ادا کرنے کے لئے مسجد پہنچے اور لوگوں کے ہمراہ نماز ادا کر کے جماعت سے نماز پڑھے یا مسجد میں نماز پڑھے مطلب یہ ہے کہ وہ شخص بڑی جماعت میں شریک ہو یا دوسری جماعت میں یا تنہا نماز ادا کرے بہر حال خداوند قدوس اس شخص کے تمام گناہ معاف فرما دے گا۔

باب: اگر کوئی شخص نماز تنہا پڑھ چکا ہو پھر جماعت سے

نماز ہونے لگے تو دوبارہ نماز پڑھے

اللہ ﷻ إِذَا حَضَرَ الْعِشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَأَبْدُوا بِالْعِشَاءِ۔

۸۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي السَّلَاحِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَنِينٍ فَأَصَابَنَا مَطَرٌ فَتَادَى مَادَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ صَلَّوْا فِي رِحَالِكُمْ۔

بَابُ ۵۱۹ حَدِّ إِدْرَاكِ الْجَمَاعَةِ

۸۵۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ طَحْلَاءَ عَنْ مُحْصِنِ بْنِ عَلِيٍّ الْفَخْرِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَرِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ غَامِداً إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ حَضَرَهَا وَلَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَجْوَرِهِمْ شَيْئاً۔

۸۵۹: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ الْحَكِيمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُمَا عَنْ حُسْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ فَاتَّبَعَ الْوُضُوءَ ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ أَوْ مَعَ الْجَمَاعَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ غُفِرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبُهُ۔

بَابُ ۵۲۰ أَعَادَةِ الصَّلَاةِ مَعَ الْجَمَاعَةِ بَعْدَ

صَلَاةِ الرَّجُلِ لِنَفْسِهِ

۸۶۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي الدَّيْلِ يُقَالُ لَهُ بُسْرُ بْنُ مُحَجَّجٍ عَنْ مُحَجَّجٍ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذَنَ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ وَمُحَجَّجٌ فِي مَجْلِسِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ أَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي أَهْلِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ.

بَابُ ۵۲۱ إِعَادَةُ الْفَجْرِ مَعَ الْجَمَاعَةِ

لِمَنْ صَلَّى وَحْدَهُ

۸۶۱: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ بْنُ الْأَسْوَدِ الْعَامِرِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قُضِيَ صَلَاتُهُ إِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي آخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ قَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَأَتَيْتُ بِهِمَا تَرَعْدُ قَرَأَتُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ.

بَابُ ۵۲۲ إِعَادَةُ الصَّلَاةِ

بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِهَا مَعَ الْجَمَاعَةِ

۸۶۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَمُحَمَّدُ

۸۶۰: حضرت مجنّبؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک مجلس میں رسول کریم ﷺ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران نماز کی اذان ہو گئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما کر آئے تو دیکھا کہ حضرت اسی جگہ پر بیٹھے ہوئے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے نماز کس وجہ سے ادا نہیں کی ہے کیا تم لوگ مسلمان نہیں ہو؟ انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں! میں تو مسلمان ہوں لیکن میں اپنے مکان میں نماز ادا کر چکا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت تم مسجد میں حاضر ہو تو تم لوگوں کے ہمراہ شرکت کر لو یعنی نماز میں شرکت کر لو چاہے تم نماز سے فارغ ہو چکے ہو۔

باب: جو شخص نماز فجر تنہا پڑھ چکا ہو پھر جماعت ہو تو نماز

دوبارہ پڑھ لے

۸۶۱: حضرت یزید بن اسود عامریؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم ﷺ کے ہمراہ نماز فجر میں مسجد خیف میں موجود تھا (جو کہ مقام منیٰ میں ہے) جس وقت آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو چکے تو دیکھا کہ دو شخص پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے نماز نہیں ادا کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں اشخاص کو میرے پاس لے کر آؤ۔ لوگ ان کو لے کر آئے اور ان کی رگیں پھڑک رہی تھیں (بوجہ خوف کے)۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے ہم لوگوں کے ہمراہ کس وجہ سے نماز نہیں ادا کی تھی؟ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم اپنی جگہ نماز ادا کر چکے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم ایسا نہ کرو جس وقت تم اپنے ٹھکانوں میں نماز ادا کر لو پھر تم اس مسجد میں آؤ کہ جس جگہ جماعت ہوتی ہے تو تم دوسری مرتبہ نماز پڑھ لو وہ نماز نفل نماز شمار ہوگی۔

باب: اگر نماز کا افضل وقت گزرنے کے بعد جماعت ہو

جب بھی شرکت کر لے

۸۶۲: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی

بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ صُدْرَانَ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُذَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَخَرَبَ فِحْدِي كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا قَالَ مَا تَأْمُرُ قَالَ صَلِّ الصَّلَاةَ لَوْ قَتَلَتْكَ لِحَاجَتِكَ قَالَ أَذْهَبَ أَقْبَمَتِ الصَّلَاةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ۔

بَابُ ۵۲۳ سُقُوطِ الصَّلَاةِ

عَمَّنْ صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ

فِي الْمَسْجِدِ

۸۶۳: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى مَيْمُونَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ جَالِسًا عَلَى الْبَلَاطِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا لَكَ لَا تُصَلِّي قَالَ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَعَادُ الصَّلَاةَ فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ۔

بَابُ ۵۲۴ السَّعْيُ إِلَى الصَّلَاةِ

۸۶۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَلَا تَأْتَوْهَا وَ أَنْتُمْ تَسْعُونَ وَ أَنْتُمْ تَمُشُونَ وَ عَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا آدَرَكُكُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَقْضُوا۔

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور میری رائے پر ہاتھ مارا تم کیا کرو گے جس وقت ایسے لوگوں میں رہ جاؤ گے جو کہ نماز میں تاخیر کریں گے ان کے (مقررہ) وقت سے یعنی نماز مکروہ وقت میں ادا کریں گے۔ میں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم فرماتے ہیں (یعنی ایسے وقت میں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم وقت پر نماز ادا کرو۔ پھر تم اپنے کام میں لگ جانا۔ اگر تم مسجد میں ہو اور تمہارے سامنے جماعت شروع ہو چکی ہو تو تم جماعت میں شرکت کر لینا۔

باب: جو شخص امام کے ساتھ مسجد میں جماعت سے نماز

ادا کر چکا ہو اس کو دوسری جماعت میں شرکت کرنا

لازم نہیں ہے

۸۶۳: حضرت سلیمان بن قتیبہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بلاط نامی جگہ (جو کہ مدینہ منورہ کے نزدیک ہے) پر بیٹھے ہوئے دیکھا اور لوگ نماز میں مشغول تھے۔ میں نے عرض کیا کہ اے ابو عبدالرحمن! تم کس وجہ سے نماز نہیں پڑھتے ہو انہوں نے جواب دیا کہ میں تو نماز سے فارغ ہو چکا اور میں نے نبی سے سنا ہے کہ آپ ارشاد فرماتے تھے کہ ایک نماز کو ایک دن میں دو مرتبہ نہیں پڑھنا چاہئے۔ مطلب یہ ہے کہ جس وقت جماعت سے امام کے ساتھ نماز ادا کر لی اب پھر اس کو پڑھنا ضروری نہیں ہے۔

باب: نماز کیلئے کس طریقہ سے جانا چاہئے؟

۸۶۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگ نماز پڑھنے کیلئے حاضر ہو تو تم لوگ نماز کے واسطے دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ معمول کی رفتار کے مطابق نماز کیلئے آؤ اور مطمئن رہو اور تم کو جس قدر نماز مل جائے اتنی جماعت سے نماز ادا کرو اور جس قدر نماز نہ مل سکے اس کو تم (سلام پھیرنے کے بعد) ادا کر لو۔

بَابُ ۵۲۵ الْإِسْرَاعُ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ

سَعْيٍ

۸۶۵: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ سَوَادٍ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخْبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَانَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مَسْبُودٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ ذَهَبَ إِلَى بَيْتِ عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَيَتَحَدَّثُ عَنْدهُمْ حَتَّى يَسْجُدَ لِلْمَغْرِبِ قَالَ أَبُو رَافِعٍ فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْرِعُ إِلَى الْمَغْرِبِ مَرَرْنَا بِالْبَقِيعِ فَقَالَ أَفَ لَكَ أَفَ لَكَ قَالَ فَكَبَّرَ ذَلِكَ فِي دَرْعِي فَاسْتَأْخَرْتُ وَطَنْتُ أَنَّهُ يَرِيدُنِي فَقَالَ مَا لَكَ أَمْشِرَ فَقُلْتُ أَحَدْتُ حَدَّثًا قَالَ مَا ذَاكَ قُلْتُ أَقُتُّ بِي قَالَ لَا وَلَكِنْ هَذَا فَلَانٌ بَعَثَنِي سَاعِيًا إِلَى بَيْتِ فَلَانٍ فَعَلَّ نَمِرَةً فَدَرِعَ الْآنَ مِثْلَهَا مِنْ نَارٍ -

باب: نماز کے واسطے جلدی چلنا بغیر

دوڑے ہوئے

۸۶۵: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جس وقت نماز عصر ادا فرما چکے تو قبیلہ بنی عبدالاشہل کے حضرات میں جاتے اور ان سے گفتگو فرماتے حتیٰ کہ مغرب کی نماز کے واسطے واپس ہوتے تو حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک دن حضرت رسول کریم ﷺ جلدی نماز مغرب ادا کرنے کے واسطے تشریف لے جا رہے تھے اور ہم لوگ قبرستان بقیع کے سامنے نکلے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اف۔ اف۔ آپ ﷺ کے یہ فرمانے سے میرے قلب میں ایک خوف محسوس ہوا میں پیچھے کی جانب ہٹ گیا اور مجھ کو اس بات کا خیال ہوا کہ آپ ﷺ نے مذکورہ جملہ "اف۔ اف۔" میرے جو متعلق ارشاد فرمایا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کو کیا ہو گیا تم کیوں نہیں چلتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا مجھ سے کسی قسم کی کوئی غلطی صادر ہو گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کس طریقہ سے علم ہوا؟ میں نے کہا: آپ نے مجھ کو کلمہ "اف" فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تجھ کو یہ بات نہیں کہی میں نے اس شخص سے کہا کہ جس کو میں نے صدقہ وصول کرنے کیلئے بھیجا تھا اس آدمی نے ایک کھال چوری کر لی اب اس جیسی کھال ایسے آدمی کیلئے دوزخ کی آگ سے تیار کی گئی ہے۔

۸۶۶: ترجمہ گزشتہ حدیث جیسا ہے۔

۸۶۶: أَخْبَرَنَا هُرُوقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَسْبُودٌ رَجُلٌ مِنْ آلِ أَبِي رَافِعٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ نَحْوَهُ -

باب: نماز پڑھنے کے واسطے اول اور افضل وقت نکلنے

سے متعلق

بَابُ ۵۲۶ التَّهَجُّبِ إِلَى

الصَّلَاةِ

۸۶۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ الْمُهْجِرِ إِلَى الصَّلَاةِ كَمَثَلِ الذِّئْبِ يَهْدِي الْبَدَنَةَ ثُمَّ الذِّئْبُ عَلَى إِثْرِهِ كَالذِّئْبِ يَهْدِي الْبَقَرَةَ ثُمَّ الذِّئْبُ عَلَى إِثْرِهِ كَالذِّئْبِ يَهْدِي الْكَبْشَ ثُمَّ الذِّئْبُ عَلَى إِثْرِهِ كَالذِّئْبِ يَهْدِي الدُّجَاجَةَ ثُمَّ الذِّئْبُ عَلَى إِثْرِهِ كَالذِّئْبِ يَهْدِي الْبَيْضَةَ.

۸۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص (مسجد میں) نماز ادا کرنے کے واسطے تمام لوگوں سے پہلے حاضر ہو تو اس شخص کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کہ کسی شخص نے ایک اونٹ قربانی کے واسطے مکہ مکرمہ بھیجا پھر اس کے بعد جو شخص آئے وہ ایسا ہے کہ جیسے کہ کسی شخص نے ایک بیل گائے کو قربانی کرنے کے واسطے بھیجا۔ پھر اس کے بعد جو شخص آئے تو اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کہ کسی شخص نے (راہ خدا میں) ایک مینڈھا بھیجا۔ پھر اس کے بعد جو شخص آئے تو وہ شخص ایسا ہے کہ جیسے کہ کسی شخص نے مرغی بھیجی۔ پھر اس کے بعد جو شخص آئے تو وہ ایسا ہے کہ جیسے کہ کسی نے ایک انڈا بھیجا۔

بَابُ ۵۲۷ مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلَاةِ

عِنْدَ الْإِقَامَةِ

۸۶۸: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكْرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ.

۸۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت نماز فرض کی تکبیر ہو تو اس وقت میں کسی قسم کی نماز نہیں ہے علاوہ فرض نماز کے۔ (مطلب یہ ہے کہ مذکورہ وقت میں نماز سنت یا نماز نفل کوئی نماز نہیں پڑھنا چاہئے بلکہ نماز فرض میں شرکت کرنا چاہئے)۔

۸۶۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَرْقَاءَ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ.

۸۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت نماز فرض کی تکبیر ہو تو اس وقت کوئی نماز نہیں پڑھنا چاہئے علاوہ نماز فرض کے۔

۸۷۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ أُقِيمَتِ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يَقِيْمُ فَقَالَ أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا.

۸۷۰: حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز فجر کی تکبیر ہوئی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا نماز پڑھتے ہوئے اور اس وقت مؤذن تکبیر کہہ رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نماز فجر کی چار رکعات پڑھ رہے ہو؟

بَابُ ۵۲۸ فِيمَنْ يُصَلِّي رُكْعَتَي الْفَجْرِ وَ

الْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ

۸۷۱: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرْجَسَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فَرَكَعَ الرُّكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ يَا فُلَانُ أَيُّهُمَا صَلَوَتُكَ الَّتِي صَلَّيْتَ مَعَنَا أَوِ الَّتِي صَلَّيْتَ لِنَفْسِكَ.

فرض نماز ہونے کے وقت سنت پڑھنا:

باب: اگر کوئی شخص نماز فجر کی سنت میں مشغول ہو اور امام

نماز فرض پڑھائے

۸۷۱: حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا اور حضرت رسول کریم ﷺ نماز فجر کی امامت فرما رہے تھے تو اس شخص نے (سنت فجر کی) دو رکعات پڑھیں۔ پھر نماز فرض میں شرکت کی جس وقت آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو ارشاد فرمایا کہ اے فلاں شخص تیری کوئی نماز تھی جو کہ تُو نے ہمارے ساتھ ادا کی تھی یا وہ نماز کوئی تھی جو کہ تم نے تنہا ہی ادا کی تھی؟

مذکورہ بالا ارشاد نبوی ﷺ کا حاصل یہ ہے کہ جس وقت نماز فرض ہو رہی تھی تو اس وقت سنت نماز پڑھنا نہیں چاہئے تھا اب تم نے نماز فرض ہی ادا کی ہوگی پھر تم نے جو نماز فرض پڑھی ہے تو وہ فرض ہے یا جو نماز باجماعت ادا کی وہ بھی فرض نماز تھی۔ حاصل یہ ہے کہ جس وقت نماز فرض شروع ہوگئی ہو تو کوئی سنت نہیں پڑھنا چاہئے۔ اگرچہ سنت فجر ہی ہو۔

بَابُ ۵۲۹ الْمُنْفَرِدُ خَلْفَ الصَّفِّ

۸۷۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِنَا فَصَلَّيْتُ أَنَا وَبَنِيَّ لَنَا خَلْفُهُ وَصَلَّيْتُ أُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا.

۸۷۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ مَالِكٍ وَهُوَ عَمْرٌ وَعَنِ الْجَوْرَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ امْرَأَةٌ تُصَلِّي خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَسَنَاءُ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ قَالَ فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِنَلَا يَرَاهَا وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتَّى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَإِذَا رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ إِبْطِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ

باب: جو شخص صف کے پیچھے تنہا نماز ادا کرے

۸۷۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت رسول کریم ﷺ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے تو میں نے اور یتیم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف باندھ کر نماز ادا کی اور حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے ہماری اقتداء میں نماز ادا کی۔

۸۷۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک بہت خوبصورت خاتون حضرت رسول کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتی تھی تو چند حضرات پہلی صف میں چلے جاتے تاکہ وہ نظر نہ آئے اور بعض حضرات آخری صف میں رہتے تھے اور جس وقت وہ خاتون رکوع کرتی تھی تو اس خاتون کو لوگ بغلوں کے درمیان سے جھانکتے تھے جس وقت خداوند قدوس نبیہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ﴿وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُتَّخِذِينَ﴾ الحجر: ۲۴ آخر تک۔ اس آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ ہم اچھی طرح سے واقف ہیں ان لوگوں سے جو کہ نماز کے

وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ۔

دوران آگے رہتے ہیں اور ہم ان سے بھی اچھی طرح سے واقف ہیں جو کہ پیچھے رہتے ہیں۔

بَابُ ۵۳۰ الرُّكُوعُ دُونَ

الصَّفِّ

۸۷۴: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ رَاكِعٌ فَرَكَعَ دُونَ الصَّفِّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ۔

۸۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا نُمُّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا فَلَانُ أَلَا تَحْسِنُ صَلَوَتَكَ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي كَيْفَ يُصَلِّي لِنَفْسِهِ إِنِّي أَبْصَرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا أَبْصَرُ بَيْنَ يَدَيَّ۔

بَابُ ۵۳۱ الصَّلَاةُ بَعْدَ الظُّهْرِ

۸۷۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

بَابُ ۵۳۲ الصَّلَاةُ قَبْلَ الْعَصْرِ

۸۷۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

باب: صف میں شامل ہونے سے قبل رکوع کرنے سے متعلق

۸۷۴: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور رسول کریم ﷺ رکوع میں تھے انہوں نے صف میں شامل ہونے سے قبل رکوع کر لیا (جلدی کی وجہ سے)۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تجھ کو اس سے زیادہ نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے لیکن تم اب آئندہ سے ایسا نہ کرنا۔

۸۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ایک دن نماز پڑھائی پھر نماز سے فراغت کے بعد فرمایا اے فلاں شخص! تم اپنی نماز کو صحیح طریقہ سے ادا نہیں کرتے کیا نمازی خود یہ بات نہیں پہچان سکتا کہ نماز کس طریقہ سے ادا کرنا چاہئے۔ (مطلب یہ ہے کہ نماز کو خشوع و خضوع اور ادب کے ساتھ پڑھنا چاہئے) اور میں پیچھے سے بھی اسی طریقہ سے دیکھتا ہوں کہ جس طریقہ سے سامنے کی جانب سے دیکھتا ہوں۔

باب: ظہر کی نماز کے بعد سنت کتنی پڑھے؟

۸۷۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نماز ظہر سے قبل دو رکعات ادا کرتے تھے اور آپ ﷺ ظہر کی نماز کے بعد دو رکعت ادا فرمایا کرتے تھے اور دو رکعت نماز مغرب کے بعد اپنے مکان میں ادا فرماتے تھے اور نماز عشاء کے بعد دو رکعت ادا فرماتے تھے اور نماز جمعہ کے بعد آپ ﷺ کچھ نہیں پڑھتے تھے جس وقت آپ ﷺ واپس آتے تو آپ ﷺ دو رکعت نماز ادا فرماتے۔

باب: نماز عصر سے قبل کی سنت

۸۷۷: حضرت عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ حضرت رسول

کریم صلی اللہ علیہ وسلم دن کے وقت نماز فرض سے قبل کس قدر رکعات ادا فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ کس شخص میں اس قدر طاقت ہے کہ وہ اس قدر تعداد میں رکعات ادا کرے۔ پھر فرمایا کہ جس وقت سورج بلند ہوتا تو دو رکعت ادا فرماتے اور دوپہر سے قبل چار رکعات ادا فرماتے اور آپ ﷺ آخر میں سلام فرماتے (مطلب یہ ہے کہ دو رکعت کے بعد سلام نہ پھیرتے تھے)۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا مِّنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْكُمُ يُطِيقُ ذَلِكَ قُلْنَا إِنْ لَّمْ نُطِقْهُ سَمِعْنَا قَالَ كَانَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ ههنا كَهَيَاتِهَا مِنْ ههنا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا كَانَتْ مِنْ ههنا كَهَيَاتِهَا مِنْ ههنا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعًا وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَ بَعْدَهَا اثْنَتَيْنِ وَيُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِسَلَامٍ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ۔
۸۷۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي النَّهَارِ قَبْلَ الْمَكْتُوبَةِ قَالَ مَنْ يُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ أَخْبَرَنَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي حِينَ تَرِيعُ الشَّمْسُ رَكْعَتَيْنِ وَ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ يُجْعَلُ التَّسْلِيمُ فِي آخِرِهِ۔

۸۷۸: حضرت عاصم بن ضمرہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول کریم ﷺ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا: تمہارے میں سے کوئی شخص اس بات کی قوت رکھتا ہے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ اگر طاقت نہ رکھیں تب بھی بات تو سن لیں۔ انہوں نے فرمایا کہ جس وقت سورج یہاں پر آتا یعنی نماز عصر کے وقت تو آپ ﷺ دو رکعات نماز پڑھتے اور جس وقت یہاں پر آتا یعنی نماز ظہر کے وقت تو چار رکعت ادا فرماتے اور نماز ظہر سے قبل چار رکعات ادا فرماتے اور نماز ظہر کے بعد دو رکعت ادا فرماتے اور نماز عصر سے قبل چار رکعت ادا فرماتے لیکن دو دو رکعات کے بعد سلام پھیرتے اور سلام کرتے فرشتوں اور پیغمبروں اور جو ان کے پیروکار ہیں مومنین اور مسلمین میں سے۔ مطلب یہ ہے کہ اس طریقہ سے ارشاد فرماتے تھے: السَّلَامُ عَلَى الْمَلَائِكَةِ وَالْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَالْمُسْلِمِينَ۔

۱۱

کتاب الافتتاح

نماز شروع کرنے سے متعلق احادیث

باب: نماز کے آغاز میں کیا کرنا چاہئے؟

۸۷۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ جس وقت تکبیر پڑھتے نماز کے شروع کرنے کی تو آپ دونوں ہاتھ اٹھاتے تکبیر کہتے وقت یہاں تک کہ ہاتھ دونوں موندھے کے برابر تک آجاتے اور جس وقت رکوع کے واسطے تکبیر پڑھتے تو جب بھی اسی طریقہ سے کرتے (مطلب یہ ہے کہ آپ دونوں ہاتھ و دونوں موندھوں تک اٹھاتے تھے) پھر جس وقت ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہتے تو اسی طریقہ سے کرتے تھے (مطلب یہ ہے کہ دونوں ہاتھ کندھے تک اٹھاتے) اور پھر ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھتے پھر جس وقت سجدہ میں جاتے تو ہاتھ نہ اٹھاتے۔ اسی طریقہ سے جس وقت سجدہ سے سر اٹھاتے تو جب بھی ہاتھ نہ اٹھاتے۔

باب: جس وقت تکبیر پڑھے تو پہلے دونوں ہاتھ

اٹھائے

۸۸۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے نماز کے واسطے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جانب کے ہاتھ اٹھاتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ موندھوں کے برابر آجاتے پھر تکبیر

باب ۵۳۳: الْعَمَلُ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

۸۷۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ ح وَآخِرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا حَذْوِ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَقَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَلَا يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يَسْجُدُ وَلَا حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ۔

باب ۵۳۴: رَفْعُ الْيَدَيْنِ قَبْلَ

التَّكْبِيرِ

۸۸۰: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّأُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا

حَذَوْ وَمَنْكِبِيهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ قَالَ وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ وَيَفْعَلُ ذَلِكَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَيَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَلَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ۔

کہتے اور جس وقت رکوع کے واسطے تکبیر کہتے تو جب بھی اسی طریقہ سے کرتے یعنی دونوں ہاتھ اٹھاتے مونڈھوں تک پھر جس وقت ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہتے تو اسی طریقہ سے کرتے۔ (مطلب یہ ہے کہ مونڈھوں تک ہاتھ اٹھاتے) اور جس وقت سجدہ میں جاتے تو ہاتھ نہ اٹھاتے۔

بَابُ ۵۳۵ رَفْعُ الْيَدَيْنِ حَذَوْ وَمَنْكِبَيْنِ

۸۸۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذَوْ مَنْكِبِيهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ۔

باب: مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانے کا بیان
۸۸۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز شروع فرماتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے اور جس وقت رکوع کرتے اور رکوع سے سر اوپر اٹھاتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے اور ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) اور ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں اس طریقہ سے کرتے۔

بَابُ ۵۳۶ رَفْعُ الْيَدَيْنِ حِيَالَ الْأَذْنَيْنِ

۸۸۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ يقرأ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ آمِينَ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ۔

باب: کان تک ہاتھ اٹھانے سے متعلق
۸۸۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت نماز شروع فرمائی تو تکبیر پڑھی اور دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے پھر سورہ فاتحہ کی تلاوت فرمائی جس وقت اس سے فراغت ہوئی تو بلند آواز سے آمین پڑھی۔

۸۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ نَصْرَ ابْنَ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حِيَالَ أُذُنَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ۔

۸۸۳: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت تکبیر پڑھتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رکوع فرماتے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے تھے۔ اس طریقہ سے جس وقت رکوع سے سر اٹھاتے تو اس طرح کرتے۔

۸۸۴: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عُرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ

۸۸۴: حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت نماز شروع فرمائی تو دونوں ہاتھ اٹھائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس

دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحِينَ رَكَعَ وَحِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتَّى حَاذَتْهُ فُرُوعُ أُذُنَيْهِ۔

بَابُ ۵۳۷ مَوْضِعِ الْإِبْهَامَيْنِ

عِنْدَ الرَّفْعِ

۸۸۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ ابْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكَادَ إِبْهَامَاهُ تَحَاضِي شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ۔

بَابُ ۵۳۸ رَفْعِ الْيَدَيْنِ مَدًّا

۸۸۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَمْعَانَ قَالَ جَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ فَقَالَ ثَلَاثَ كَانِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِنَّ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ كَانِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ مَدًّا وَيَسْكُتُ هُنَيْهَةً وَيَكْبِتُ إِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ۔

بَابُ ۵۳۹ قَرْضِ

تَكْبِيرَةِ الْأُولَى

۸۸۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَارْجِعْ فَصَلَّى كَمَا صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وقت رکوع فرمایا تو دونوں ہاتھ اٹھائے پھر جس وقت رکوع سے سر اٹھایا تو دونوں ہاتھ کانوں کی لوتک اٹھائے۔

باب: جس وقت ہاتھ اٹھائے تو دونوں ہاتھ کے

انگوٹھوں کو کس جگہ تک لیجائے؟

۸۸۵: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جس وقت نماز شروع فرمائی تو دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے انگوٹھے کانوں کی لوتک پہنچ گئے۔

باب: دونوں ہاتھ بڑھا کر ہاتھ کا اٹھانا

۸۸۶: حضرت سعید بن سمعان سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد بنی دریق میں داخل ہوئے اور فرمایا کہ تین باتیں ہیں جن کو حضرت رسول کریم ﷺ کیا کرتے تھے اور لوگوں نے ان باتوں کو چھوڑ دیا ہے آپ ﷺ دونوں ہاتھ اپنے بڑھا کر نماز کے دوران اٹھایا کرتے تھے اس کے بعد کچھ دیر تک خاموش رہتے تھے اور جس وقت سجدہ میں جاتے تو تکبیر پڑھتے اور سجدہ سے سر اٹھانے کے وقت بھی تکبیر پڑھتے تھے۔

باب: نماز شروع کرنے کے وقت تکبیر پڑھنا لازم

ہے (یعنی تکبیر اولیٰ اور تکبیر تحریمہ)

۸۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے نماز ادا کی۔ پھر حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں وہ شخص حاضر ہوا اور اس نے سلام کیا۔ آپ ﷺ نے جواب دیا اور ارشاد فرمایا کہ تم واپس جاؤ اور نماز دوبارہ پڑھو۔ کیونکہ دراصل تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ شخص واپس چلا گیا اور اس نے جس طریقہ سے نماز پہلے پڑھی تھی اسی طریقہ سے نماز پڑھ کر وہ شخص خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور سلام کیا آپ ﷺ نے سلام کا

وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَعَلْ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللَّهِ بِعَثْكَ بِالْحَقِّ مَا أَحْسِنُ غَيْرَ هَذَا فَعَلِمَنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ فَإِنَّمَا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ أَفْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا۔

باب ۵۴۰ الْقَوْلُ الَّذِي يَفْتَتِحُ بِهِ الصَّلَاةُ

۸۸۸: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ خَلَفَ نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَاحِبُ الْكِنْسَةِ فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَقَالَ لَقَدْ ابْتَدَرَهَا أَنَا عَشْرَ مَلَكًا۔

۸۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَايٍ الْمُرُوزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللَّهُ أَكْبَرُ كَثِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ الْقَائِلُ كَلِمَةً كَذًا وَكَذًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعَهَا فَتَحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ قَالَ إِنَّ عُمَرَ مَا تَرَ كُنْهَ مِنْذُ سَمِعْتُ

جواب دیا اور ارشاد فرمایا کہ جاؤ تم پھر نماز پڑھو۔ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ اس طریقہ سے تین مرتبہ ہوا تو اس شخص نے کہا کہ اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ ﷺ کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے دراصل بات یہ ہے کہ میں تو اس سے زیادہ بہتر نماز نہیں جانتا۔ آپ ﷺ مجھ کو نماز سکھا دیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تو نماز کے واسطے کھڑے ہو تو اللہ اکبر کہو پھر جتنا قرآن کریم ہو سکے پڑھ لو پھر تم خشوع و خضوع کے ساتھ رکوع کرو۔ پھر تم سر اٹھاؤ اور تم سکون اور اطمینان کے ساتھ سر اٹھاؤ۔ پھر تم اس طریقہ سے نماز کو پورا کرو۔

باب: نماز کے آغاز میں کیا پڑھنا ضروری ہے؟

۸۸۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول کریم ﷺ کے پیچھے کھڑا ہوا اور اس نے اللہ اکبر کثیراً وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا پڑھا یہ سن کر رسول کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ جسے کس شخص نے کہے ہیں۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے کہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کلمہ پر بارہ فرشتے دوڑے (مطلب یہ ہے کہ اس کلمہ کو سننے کے بعد بارہ فرشتوں نے خواہش ظاہر کی کہ میں اس کو اٹھا کر بارگاہ الہی میں پیش کروں)۔

۸۸۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کے ہمراہ نماز میں مشغول تھے کہ اس دوران ایک شخص نے کہا: اللہ اکبر کثیراً وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کس شخص نے یہ کلمات پڑھے ہیں؟ اس شخص نے کہا کہ میں نے یہ کلمات پڑھے ہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ کو اس بات سے حیرت ہے کہ اس کلمہ کی وجہ سے آسمان کے دروازہ کھول دیئے گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس دن سے میں نے اس کلمہ کو نہیں چھوڑا۔ جس وقت سے کہ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ-

بَابُ ۵۴۱ مَوْضِعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ ۸۹۰ أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ الْعَبْرِيِّ وَقَيْسِ بْنِ سَلِيمٍ الْعَبْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَاثِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ قَائِمًا فِي الصَّلَاةِ قَبَضَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ-

بَابُ ۵۴۲ فِي الْإِمَامِ إِذَا رَأَى الرَّجُلَ

قَدْ وَضَعَ شِمَالَهُ عَلَى يَمِينِهِ

۸۹۱ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَضَعَتْ شِمَالِي عَلَى يَمِينِي فِي الصَّلَاةِ فَأَحْذَرْتُ يَمِينِي فَوَضَعَهَا عَلَى شِمَالِي-

بَابُ ۵۴۳ مَوْضِعُ الْيَمِينِ مِنَ الشِّمَالِ فِي

الصَّلَاةِ

۸۹۲ أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ وَاثِلَ بْنَ حُجْرٍ أَخْبَرَهُ قَالَ قُلْتُ لَا نَظَرَنَّا إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَازَا بِأُذُنَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى كَفِّهِ الْيُسْرَى وَالرُّسُغِ وَالسَّاعِدِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا قَالَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّيْهِ بِحِذَاءِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جملہ ارشاد فرمایا۔

باب: نماز کے دوران ہاتھ باندھنے سے متعلق

۸۹۰: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز میں کھڑے ہوتے تو دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر باندھ دیا کرتے تھے۔

باب: اگر امام کسی شخص کو بائیں ہاتھ دائیں ہاتھ پر

باندھے ہوئے دیکھے

۸۹۱: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ میں نے بائیں ہاتھ دائیں ہاتھ پر باندھ رکھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا دایاں ہاتھ پکڑ کر بائیں ہاتھ کے اوپر کر دیا۔

باب: دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر کس جگہ

رکھے؟

۸۹۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ میں نبی کی نماز کو دیکھوں گا کہ آپ کس طریقہ سے نماز ادا فرماتے ہیں؟ تو ایک روز میں نے دیکھا کہ آپ کھڑے ہوئے اور تکبیر پڑھی پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر دونوں کان کے برابر رکھے پھر دائیں ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا یعنی ایک ہاتھ کا پہلو نبی دوسرے ہاتھ کے پہلو کے برابر رکھا اور ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھا اور اس طرح سے (دونوں کان کے برابر) اور دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھے پھر جب سر اٹھایا رکوع سے تو دونوں ہاتھ اٹھائے اسی طرح سے یعنی کانوں کے برابر نہ رکھے پھر سجدہ فرمایا اور دونوں ہاتھ اپنے دونوں کان کے برابر کیا پھر بائیں پاؤں بچھا

الْيُسْرَىٰ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَىٰ عَلَىٰ فِخْذِهِ وَرُكْبَتِهِ
الْيُسْرَىٰ وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْاَيْمَنِ عَلَىٰ فِخْذِهِ
الْيَمْنَىٰ ثُمَّ قَبَضَ اِثْنَيْنِ مِنْ اَصَابِعِهِ وَحَلَقَ حَلَقَةً ثُمَّ
رَفَعَ اِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا۔

کر بیٹھ گئے اور بائیں ہتھیلی اپنی ران پر اور گھٹنے پر رکھ لی اور دائیں
ہاتھ کی کہنی آپ نے دائیں ران پر رکھی لی پھر دو انگلی کو بند کر لیا
اور ایک حلقہ بنایا (درمیان کی انگلی اور انگوٹھے سے) اور شہادت
کی انگلی کو آپ نے اوپر اٹھالیا تو میں نے دیکھا کہ آپ کلمہ کی
یعنی شہادت کی انگلی کو ہلاتے تھے اور اس سے دُعا مانگتے تھے۔

باب: کوکھ پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھنا ممنوع ہے

۸۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوکھ پر یعنی پشت پر ہاتھ
رکھ کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۸۹۴: حضرت زیاد بن صبیح سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما کے برابر میں نماز ادا کی تو میں نے اپنا ہاتھ اپنی پشت پر
رکھا۔ انہوں نے اپنا ہاتھ مارا (یعنی اشارہ کیا) جب میں نماز سے
فارغ ہو گیا تو میں نے ایک آدمی سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟
لوگوں نے کہا کہ یہ عبداللہ بن عمر ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ اے
ابو عبدالرحمن! تم کو کیا برا معلوم ہوا میری جانب سے انہوں نے کہا
کہ یہ پھانسی دی جانے والی صورت ہے (مراد کوکھ پر ہاتھ رکھنا ہے)
اور بلاشبہ نبی ﷺ نے ہم لوگوں کو اس بات سے منع فرمایا ہے۔

باب: دوران نماز دونوں پاؤں ملا کر کھڑا ہونا کیسا

ہے؟

۸۹۵: ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے
ایک آدمی کو دیکھا نماز میں جو کہ پاؤں جوڑ کر کھڑا تھا کہا کہ اس
آدمی نے خلاف سنت کیا ہے اگر وہ ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں
سے جدا رکھتا (یعنی دونوں قدم کے درمیان کسی قسم کا فاصلہ رکھتا)
اور کبھی وہ ایک پاؤں پر زور دیتا اور وہ اس کو آرام دیتا تو بہتر تھا
پھر دوسرے پاؤں پر وزن دیتا اور اس کو آرام دیتا تو بہتر ہوتا۔

۸۹۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

بَابُ ۵۴۴ النَّهْيُ عَنِ التَّخَصُّرِ فِي الصَّلَاةِ

۸۹۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا جَرِيرٌ عَنْ
هِشَامِ ح وَآخِرَنَا سُؤْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
الْمُبَارَكِ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا۔

۸۹۴: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ
حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ
صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى
خَصْرِي فَقَالَ لِي هَكَذَا ضَرْبَةُ بَيْدِهِ فَلَمَّا صَلَّيْتُ
قُلْتُ لِرَجُلٍ مَنِ هَذَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قُلْتُ
يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا رَأَيْتُكَ مِثْلِي قَالَ إِنَّ هَذَا
الصُّلْبُ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَانَا عَنْهُ۔

بَابُ ۵۴۵ الصَّفِّ بَيْنَ الْقَدَمَيْنِ فِي

الصَّلَاةِ

۸۹۵: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنِ الْمِنْهَالِ
بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَأَى رَجُلًا
يُصَلِّي قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ خَالَفَ السُّنَّةَ وَلَوْ
رَأَوْحَ بَيْنَهُمَا كَانَ أَفْضَلَ۔

۸۹۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ

شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَيْسَرَةُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ
الْمِنْهَالَ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُيَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ أَخْطَأَ
السَّنَةَ وَلَوْ رَأَوْحَ بَيْنَهُمَا كَانَ أَعْجَبَ إِلَيَّ۔

بَابُ ۵۴۶ الدُّعَاءِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ

۸۹۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ
عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ سَكَنَةٌ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ۔

بَابُ ۵۴۷ الدُّعَاءِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ

وَالْقِرَاءَةِ

۸۹۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ
عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ
جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ سَكَتَ هَنِيئَةً فَقُلْتُ
يَا أَبِیْ أَنْتَ وَامِّیْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي سَكُوتِكَ
بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ أَقُولُ اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي
وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يَنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ
مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَ
الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔

بَابُ ۵۴۸ نَوْءٍ آخِرُ مِنَ الدُّعَاءِ

بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ

۸۹۹: أَخْبَرَنَا عَمْرٍو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
شُرَيْحُ بْنُ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ

ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو دونوں پاؤں کو ایک ساتھ ملا کر نماز
ادا کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ اگر یہ شخص
فاصلہ رکھتا تو بہتر ہوتا۔

باب: تکبیر تحریمہ کے بعد کچھ وقت خاموش رہنا

۸۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر تک خاموش رہتے
تھے نماز شروع کرنے کے بعد اور اس میں وہ دعا پڑھا کرتے
تھے۔

باب: تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان میں کونسی دعا

مانگنا چاہئے؟

۸۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز کا آغاز فرماتے تو کچھ دیر تک آپ
صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہتے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!
میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرمایا
کرتے ہیں اس سکتہ کے درمیان جو کہ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے
درمیان ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کہتا ہوں اللَّهُمَّ
بَاعِدْ آخِرَتَكَ۔ یعنی اے خدا مجھ کو میرے گناہوں سے اس قدر
دور فرما دے جیسے کہ مشرق سے مغرب کا فاصلہ ہوتا ہے اور اے
خدا مجھ کو گناہوں سے اس طریقہ سے صاف فرما دے کہ جس
طرح سے سفید کپڑا صاف ہوتا ہے میل سے۔ اے خدا میرے
گناہ برف اور پانی سے دھو دے اور ازلے سے دھو دے۔

باب: ایک اور

دعا

۸۹۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی جس
وقت نماز کا آغاز فرماتے تو تکبیر پڑھتے پھر فرماتے: إِنَّ صَلَاتِي

أَبِي حَمْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُكَدَّرِ عَنْ
خَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَثَّرَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ صَلَاتِي
وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا
شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ
اهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَعْمَالِ وَأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا
يَهْدِينِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَفِي سَيِّءِ الْأَعْمَالِ وَ
سَيِّئِ الْأَخْلَاقِ لَا يَفِي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ۔

بَاب ۵۴۹ نَوْءٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ وَالِدُّعَاءِ بَيْنَ

التَّكْبِيرُ وَالْقِرَاءَةُ

۵۰۰ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
ابْنُ مِهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ
حَدَّثَنِي عَمِي الْمَاجِشُونُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ
عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَثَّرَ ثُمَّ قَالَ وَحَيْثُ
وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَبِيبًا وَمَا أَنَا
بِالشِّرْكَائِمْ إِنْ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ
وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ
أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ
إِلَّا أَنْتَ أَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي
فَاعْزِمْ لِي ذُنُوبِي حَبِيبًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ
وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِينِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا
أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا
أَنْتَ لَبِّكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدِكَ وَالشَّرُّ
لَكَ إِلَيْكَ أَنَابُكَ وَإِلَيْكَ نَكْرَتُكَ وَتَعَالَيْتَ
لِعَفْوِكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔

وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ مطلب یہ ہے کہ میری
نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور موت تمام کی تمام نہ تو
قدوس کیلئے ہے جو کہ تمام دنیا جہان کا پالنے والا ہے اور اس کا
شریک نہیں ہے مجھ کو یہی حکم ہے اور میں سب سے پہلے تابع
ہوں (حکم خداوندی کا) اور اے اللہ! مجھ کو نیکی کے کام میں
دے اور عمدہ اخلاق سے نواز دے اور تیرے علاوہ کوئی ان سے
لگانے والا نہیں ہے اور مجھ کو برے کام اور برے اخلاق سے محفوظ
فرما دے اور کوئی نہیں ہے تیرے علاوہ مجھ کو بچانے والا۔

باب: دوسری دعا، تکبیر تحریمہ اور قرأت

کے درمیان

۵۰۰ حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ جس وقت
شروع فرماتے تو آپ تکبیر پڑھتے پھر فرماتے اَللّٰهُ اَکْبَرُ
وَجْهِي لِلَّذِي یعنی میں نے چہرہ اس ذات کے سامنے کیا
جس نے آسمانوں اور زمینوں کو بنایا اس حالت میں کہ میں ایک
سچے مذہب کا پیروکار ہوں اور میں جھوٹے دین سے بے زار ہوں
اور میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو کہ خداوند قدوس کے ساتھ
دوسروں کو بھی شریک بناتے ہیں۔ پس میری نماز اور قربانی اور
موت و زندگی تمام کی تمام اللہ کے واسطے ہے جو کہ تمام ہی جہان کا
پالنے والا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے مجھ کو یہی حکم ہے اور میں اس
کے تابع دار میں سے ہوں۔ اے خدا تو بادشاہ ہے اور تیرے علاوہ
کوئی سچا معبود نہیں ہے میں تیرا بندہ ہوں میں نے اپنی جان پر ظلم
کر لیا ہے اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں اے خدا میرے
تمام گناہ معاف فرما دے اور آپ کے علاوہ کوئی بھی گناہ نہیں
معاف کرتا اور مجھ کو عمدہ عادت اور خستہ عادتوں کو مٹا دے
اگانے والا نہیں ہے اور مجھ سے میری عادت دوزخ یا جہنم
علاوہ کوئی دور کرنے والا نہیں۔ میں تیری خدمت میں حاضر ہوں
اور میں تیری تابعداری میں بھلائی میں حاضر ہوں تمام کا تمام تیرا

ہی اختیار ہے اور تیری طرف برائی نہیں ہے میں تیری وجہ سے ہوں اور تیری جانب جاؤنگا۔ تو صاحب برکت اور بلند ہے میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اپنے گناہ کی اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

۹۰۱: حضرت محمد بن مسلم سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نفل پڑھنے کھڑے ہوتے تھے تو اللہ اکبر کہتے پھر فرماتے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ پھر قرأت فرماتے۔

۹۰۱: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْحِمَصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَذَكَرَ آخَرَ قَبْلَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ثُمَّ يَقْرَأُ۔

باب: تکبیر اور قرأت کے درمیان

چوتھی ثنا

۹۰۲: حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز شروع فرماتے تو سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ پڑھتے یعنی اے خدا تو پاک ہے۔ اے خدا شکر ہے تیرا نام برکت والا ہے اور بلند ہے بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں ہے علاوہ تیرے۔

۹۰۳: اس حدیث شریف کا ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

باب ۵۵۰: نَوَّعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ

بَيْنَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ

۹۰۲: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ (سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ) وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ۔

۹۰۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ۔

بَابُ ۵۵۱ نَوْعُ آخِرِ مَنْ الذِّكْرُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ
 ۹۰۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ
 قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَقَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ
 أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يُصَلِّي بِنَا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ حَفَزَهُ
 النَّفْسُ فَقَالَ (اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا
 مُبَارَكًا فِيهِ) فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ أَيُّكُمْ الَّذِي تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَأَرَمَ
 الْقَوْمُ قَالَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا قَالَ آتَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
 جَنَّتْ وَقَدْ حَفَزَنِي النَّفْسُ فَقُلْتُهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا
 يَتَدَرُّونَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا۔

باب: تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان ایک ذکر الہی
 ۹۰۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم
 ﷺ ایک روز نماز پڑھانے میں مشغول تھے کہ اس دوران ایک
 شخص حاضر ہوا اس کا سانس پھول رہا تھا تو اس شخص نے کہا اللہ
 اکبر، الحمد لله حمداً کثیراً آخر تک تو جس وقت حضرت
 رسول کریم ﷺ نماز پڑھا چکے تو ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں سے
 کس شخص نے یہ کلمات پڑھے ہیں؟ لوگ خاموش ہو گئے۔ آپ
 ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص نے کوئی بری بات نہیں کہی۔
 ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے یہ کلمات کہے
 ہیں۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے بارہ فرشتوں
 کو دیکھا کہ وہ سب کے سب جلدی کر رہے تھے کون ان کلمات کو
 اٹھا کر لے جائے۔

بَابُ ۵۵۲ الْبِدَاءُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَبْلَ السُّورَةِ

۹۰۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
 عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ وَابُوبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ (بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)۔
 ۹۰۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
 الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
 أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَافْتَتَحُوا بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

باب: پہلے سورہ فاتحہ اور پھر دوسری سورت تلاوت کرے

۹۰۵: حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول کریم اور ابو بکر رضی اللہ عنہما
 عمر فاروق رضی اللہ عنہما قرأت شروع فرماتے تھے۔ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
 الْعَالَمِينَ﴾ (مطلب یہ ہے کہ پہلے آپ ﷺ سورہ فاتحہ تلاوت
 فرماتے تھے اور پھر سورت ملاتے تھے)۔
 ۹۰۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
 حضرت رسول کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور
 حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ انہوں نے
 قرأت شروع کی: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾۔

باب: بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا

۹۰۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم
 ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ ایک دم آپ ﷺ کو ہلکی سی نیند
 آگئی پھر آپ نے سر اٹھایا تبسم فرماتے ہوئے۔ ہم نے دریافت

بَابُ ۵۵۳ قِرَاءَةُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 ۹۰۷: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
 مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
 بَيْنَمَا ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ أَظْهَرِنَا يُرِيدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَغْفَى إِغْفَاءَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا فَقُلْنَا لَهُ مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَزَلَتْ عَلَيَّ آيَةُ سُورَةِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِكَ هُوَ الْآبِتُ) ثُمَّ قَالَ هَلْ تَذَرُونَ مَا الْكَوْثَرُ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدْنِيهِ رَبِّي فِي الْجَنَّةِ (بَيْتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ الْكَوَاكِبِ تَرِدُهُ عَلَى أُمَّتِي فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي فَيَقُولُ لِي إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَحَدَثَ بَعْدَكَ).

کیا کہ آپ ﷺ کس وجہ سے تبسم فرما رہے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ابھی بھی مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ..... (یعنی: اے نبی! (ﷺ) ہم نے آپ ﷺ کو حوض کوثر عطا فرمائی ہے تم بطور شکر کے اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو بلاشبہ تمہارے دشمن کی جزا کئے والی ہے) اور کیا تم لوگ واقف ہو کہ کوثر کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ خدا اور اس کا رسول ہی خوب واقف ہیں آپ نے فرمایا کہ وہ نہر ہے کہ جس کا میرے پروردگار نے وعدہ فرمایا ہے جنت میں اور اس کے برتن ستاروں سے زیادہ ہیں۔ میری امت اس پر آئیگی پھر ایک شخص اس میں سے باہر کھینچا جائیگا۔ میں کہوں گا کہ اے میرے پروردگار یہ تو میری امت ہے پروردگار فرمائے گا کہ تم واقف نہیں ہو کہ جو اس نے تمہارے بعد کیا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اس بد نصیب شخص نے اس طرح سے کیا کہ دین سے ہٹ گیا اور مرتد ہو گیا۔ مراد وہ لوگ ہیں جو رسول کریم ﷺ کے بعد دین سے ہٹ گئے اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو قتل کیا۔

۹۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي هِلَالٍ عَنْ نَعِيمِ الْمُجَمَّرِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَأَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ قَرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقَالَ آمِينَ فَقَالَ النَّاسُ آمِينَ وَيَقُولُ كُلَّمَا سَجَدَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْإِسْتِثْنَاءِ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَا شَبِيهَكُمْ صَلَوةَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۹۰۸: حضرت نعیم بن مجمر سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا انہوں نے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ تلاوت کی پھر سورۃ فاتحہ تلاوت کی۔ جس وقت غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ پر پہنچے تو انہوں نے آمین کہی۔ لوگوں نے بھی آمین کہی اور وہ جس وقت سجدہ میں جاتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب وہ دو رکعت پڑھ کر اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے۔ پھر جس وقت سلام پھیرا تو فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم لوگوں سے زیادہ مشابہ ہوں نماز میں حضرت رسول کریم ﷺ کے۔

باب: بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ پڑھنا

۹۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے نماز پڑھائی تو بسم اللہ کی آواز ہم لوگوں نے نہیں سنی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی

بَابُ ۵۵۴ تَرَكَ الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۹۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ أَبَانَا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَادَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

ہم نے ان سے بھی بسم اللہ کی آواز نہیں سنی مطلب یہ ہے کہ یہ تمام کے تمام حضرات آہستہ آواز سے بسم اللہ پڑھتے تھے۔

۹۱۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ میں نے کسی کو بسم اللہ بلند آواز سے پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

۹۱۱: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ جس وقت کسی کو بسم اللہ الرحمن الرحیم (آواز سے) پڑھتے ہوئے سنتے تھے تو فرماتے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی اور کسی کو بسم اللہ الرحمن الرحیم (پکار کر) پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

باب: سورہ فاتحہ میں بسم اللہ

نہ پڑھنا

۹۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے ارشاد فرمایا جو شخص نماز پڑھے اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھے وہ ناقص ہے وہ ناقص ہے ناقص ہے ہرگز پوری نہیں ہے حضرت ابو سائب نے فرمایا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ میں کبھی کبھی امام کی اقتداء میں ہوتا ہوں تو میں سورہ فاتحہ کس طریقہ سے پڑھوں؟ انہوں نے فرمایا اور پھر میرا ہاتھ دبایا اور ارشاد فرمایا: اے فارسی اپنے دل میں پڑھ لے اس لئے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ خداوند قدوس فرماتا ہے نماز میرے اور بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم ہوگئی ہے تو نماز آدھی میرے واسطے ہے اور آدھی میرے بندہ کے واسطے ہے اور میرا بندہ جو مانگے وہ اس کے واسطے موجود

فَلَمْ يَسْمَعْ قِرَاءَةً بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَ صَلَّى بِأَبِي بَكْرٍ وَ عَمَرَ فَلَمْ يَسْمَعْهَا مِنْهُمَا۔

۹۱۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَ ابْنُ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ أَبِي بَكْرٍ وَ عَمَرَوُ عُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

۹۱۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو نُعَامَةَ الْخِفِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَغْفَلٍ إِذَا سَمِعَ أَحَدًا يَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَقُولُ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَ خَلْفَ عُمَرَ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ قَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

بَابُ ۵۵۵ تَرْكُ قِرَاءَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ ۹۱۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ ابْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِإِمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَحْيَانًا أَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ فَعَمَزَ ذِرَاعِي وَقَالَ اقْرَأْ بِهَا يَا فَارِسِيُّ فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرُؤْ اَيُّهَا الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حَمْدُنِي عَبْدِي يَقُولُ
الْعَبْدُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْتَ عَلَى
عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ مَا لَكَ يَوْمَ الدِّينِ يَقُولُ اللّٰهُ
عَزَّوَجَلَّ مَجْدُنِي عَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ اِيَّاكَ نَعْبُدُ
وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ فَهَذِهِ الْاَيَةُ بَيْنِي وَ بَيْنَ عَبْدِي
وَلْعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ الْعَبْدُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَهَؤُلَاءِ لِعَبْدِي
وَلْعَبْدِي مَا سَأَلَ۔

ہے۔ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: جس وقت بندہ کہتا ہے
الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ تمام تعریف خدا کے واسطے ہے جو کہ
مالک ہے تمام جہان کا تو خداوند قدوس فرماتا ہے کہ میرے بندہ
نے میری تعریف کی ہے پھر بندہ کہتا ہے: الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ
بہت مہربان اور نہایت رحم والا تو خداوند قدوس فرماتا ہے میرے
بندہ نے میری تعریف بیان کی پھر بندہ کہتا ہے: مَا لَكَ يَوْمَ
الدِّينِ مالک ہے بدلہ کے دن کا۔ تو خداوند قدوس ارشاد فرماتا
ہے۔ میرے بندہ نے میری بزرگی بیان کی اس کے بعد بندہ کہتا
ہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے
ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ یہ آیت کریمہ میرے اور بندہ
کے درمیان ہے اور میرے بندہ کے واسطے ہے کہ وہ جو کچھ مانگے
پھر بندہ کہتا ہے: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ یعنی ہم کو سیدھا
راستہ دکھلا دے۔ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ان لوگوں کا
راستہ کہ جن پر تو نے اپنا فضل و کرم کیا۔ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّالِّينَ آخر تک۔ یعنی نہ کہ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو
ناراض ہو اوہ گمراہ ہو گئے۔ مذکورہ تین آیات کریمہ بندوں کے
واسطے ہے وہ جو سوال کرے وہ موجود ہے۔

باب: نماز کے دوران الحمد شریف کی تلاوت

لازمی ہے

۹۱۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ اس شخص کی نماز ہی نہیں ہوتی جو شخص سورۃ
فاتحہ نہ پڑھے۔

۹۱۴: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی نماز ہی
نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے۔ پھر اس سے زیادہ (یعنی
سورت وغیرہ)۔

بَابُ ۵۵۶ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

فِي الصَّلَاةِ

۹۱۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ
الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

۹۱۴: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ
الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَصَاعِدًا۔

بَابُ ۵۵۷ فَضْلُ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۹۱۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ سَمِعَ نَقِیْضًا فَوْقَهُ فَرَفَعَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَصْرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ هَذَا بَابٌ قَدْ فَتِحَ مِنَ السَّمَاءِ مَا فَتَحَ قَطُّ قَالَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبَشِّرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيَتْهُمَا لَمْ يُوْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَمْ تَقْرَأْ حَرْفًا مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيَتْهُ.

باب: فضیلت سورۃ فاتحہ

۹۱۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حضرت جبریل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف رکھتے تھے۔ کہ اس دوران آسمان کے اوپر سے دروازہ کے کھلنے کی آواز سنی تو انہوں نے اپنی آنکھ اوپر کی طرف اٹھا کر دیکھا پھر فرمایا کہ یہ آسمان کا وہ دروازہ ہے جو کہ آج سے قبل کبھی نہیں کھلا تھا۔ اس کے بعد اس آسمانی دروازہ میں سے ایک فرشتہ نازل ہوا اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مبارک ہو تم کو دونوں انعام عنایت کئے گئے اور تم سے قبل کسی نبی کو نہیں عطا فرمائے ایک تو سورۃ فاتحہ دوسری آخری آیات کریمہ سورۃ بقرہ کی۔ (مطلب یہ ہے کہ آئین الرسول سے لے کر ختم سورۃ بقرہ تک) یعنی اگر تم ان میں سے ایک حرف بھی پڑھو گے تو تم کو اجر و ثواب ملے گا۔

بَابُ ۵۵۸ تَاْوِيلُ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَقَدْ

اتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ

۹۱۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَدَعَاهُ قَالَ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا مَعَكَ أَنْ تُجِيبَنِي قَالَ كُنْتُ أَصَلِّي قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ أَلَا أَعْلَمُكَ أَكْثَرَ سُورَةٍ قَبْلَ أَنْ أُخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْلَكَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي الَّتِي أُوتِيَتْ وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ.

باب: تفسیر آیت کریمہ: ﴿وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ﴾ (الحجر) سے آخر تک

۹۱۶: حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ان کے سامنے سے گزرے آپ اس وقت نماز میں مشغول تھے آپ نے ان کو طلب فرمایا تو رسول کریم نے ارشاد فرمایا: تم نے کس وجہ سے یہ جواب دیا؟ انہوں نے فرمایا: میں نماز میں مشغول تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا خداوند قدوس نے ارشاد نہیں فرمایا کہ اے اہل ایمان! تم جواب دو خدا اور اس کے رسول کو جس وقت وہ تم کو ان کاموں کے واسطے طلب کرے جن سے تمہاری زندگی (آخرت میں زندگی کا لطف حاصل ہو سکے) میں تم لوگوں کو ایک ایسی سورت بتاؤں گا مسجد سے نکلنے سے قبل جو کہ بڑی آیت ہے پھر آپ مسجد سے نکلنے لگے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے کیا فرمایا تھا؟ آپ نے فرمایا وہ سورۃ الحمد للہ رب العالمین ہے اور پہلی سورت حق مثنوی اور قرآن عظیم ہے۔

خلاصہ الباب ☆ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یعنی اپنی عظمت اور درجہ کے اعتبار سے وہ سورت بہت زیادہ فضیلت والی ہے اگرچہ الفاظ کے اعتبار سے وہ سورت چھوٹی اور بہت مختصر ہے۔ جس کا تذکرہ دوسری آیت کریمہ میں ہے۔

سبع مثانی کیا ہے؟

واضح رہے کہ سورہ فاتحہ کو سبع مثانی کہا جاتا ہے کیونکہ اس سورت میں سات آیات کریمہ ہیں اور وہ دو مرتبہ ہر نماز میں پڑھی جاتی ہے یا مطلب یہ ہے کہ یہ مبارک سورت دو مرتبہ نازل ہوئی ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں اور دوسری مرتبہ مدینہ منورہ میں۔

۹۱۷: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خداوند قدوس نے نہ تو توریت میں اور نہ ہی انجیل میں کوئی سورت سورہ فاتحہ جیسی نازل فرمائی وہ اُمّ القرآن ہے۔ یعنی قرآن کریم کی جڑ ہے وہ سبع مثانی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے کہ یہ سورت میرے اور میرے بندہ کے درمیان تقسیم ہوئی ہے اور میرے بندہ کے لئے وہ ہے جو وہ مانگے۔

۹۱۷: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ مِثْلَ أُمِّ الْقُرْآنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَهِيَ مَقْسُومَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ۔

۹۱۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سبع مثانی عطا فرمائی گئی یعنی سات سورتیں جو کہ بڑی سورت ہیں تو سبع مثانی سے مراد یہ سات سورتیں ہیں اور مثانی ان سورت کو اس وجہ سے کہا کہ ایک سورت کا مضامین دوسری سورت میں موجود ہیں اور وہ سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران سورہ نساء سورہ مائدہ سورہ اعراف سورہ ہود اور سورہ یونس ہیں۔

۹۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُرِيَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي السَّبْعِ الطُّوَلِ۔

۹۱۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سبع مثانی سے مراد وہ سات سورتیں ہیں جو بہت زیادہ لمبی ہیں۔

۹۱۹: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي قَالَ السَّبْعُ الطُّوَلِ۔

باب: امام کی اقتداء میں سری نماز میں (سوا سورہ

بَابُ ۵۵۹ تَرَكِ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ

فاتحہ کے) قرأت نہ کرے

فِيمَا لَمْ يَجْهَرُ فِيهِ

۹۲۰: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر ادا فرمائی تو ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سبع اسم ایک تلاوت فرمائی جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز

۹۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا بَحْيِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے فارغ ہو گئے تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اس سورت کو کس شخص نے تلاوت کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو اس بات کا خیال ہوا کہ کوئی شخص مجھ سے قرآن کریم چھین رہا ہے۔
۹۲۱: ترجمہ سابقہ حدیث میں گزر چکا۔

الظَّهْرَ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى
فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَنْ قَرَأَ سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ
رَجُلٌ أَنَا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِهَا۔
۹۲۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ
وَرَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ أَيُّكُمْ قَرَأَ
بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ أَنَا
وَلَمْ أَرِدْ بِهَا إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِهَا۔

باب ۵۶۰ تَرْكُ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

فِيمَا جَهَرَ بِهِ

۹۲۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي شَهَابٍ عَنْ أَبِي
أَكِيمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ
فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ إِنِّهَا قَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُنَارِعُ الْقُرْآنَ
قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَاةِ حِينَ سَمِعُوا
ذَلِكَ۔

باب: جہری نماز میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے کا

بیان

۹۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ایک نماز سے فارغ ہوئے جس میں بلند آواز سے آپ نے قرأت فرمائی تو ارشاد فرمایا: کیا تمہارے میں سے کسی شخص نے میرے ہمراہ تلاوت قرآن کریم کی ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ جی ہاں یا رسول اللہ! میں نے قرآن کریم کی تلاوت کی ہے آپ نے فرمایا کہ اسی وجہ سے ہی تو مجھ کو (دوران نماز خیال ہوا کہ) مجھ کو کیا ہو گیا ہے کہ قرآن کریم کوئی شخص مجھ سے چھین رہا ہے۔ جس وقت لوگوں نے یہ بات سنی تو جس نماز میں آپ پکار کر قرأت کرتے تو کوئی شخص آپ کی اقتداء میں قرأت نہ کرتا۔

خلاصۃ الباب ☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک 'قرأت نہ کرتا یا سورت نہ پڑھتا' کا مطلب یہ نہیں کہ کوئی سورۃ ہی نہ پڑھتا بلکہ یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ ضرور پڑھتا اس لئے کہ اس کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی۔

باب ۵۶۱ قِرَاءَةُ أَمْرِ الْقُرْآنِ خَلْفَ الْإِمَامِ

فِيمَا جَهَرَ بِهِ الْإِمَامُ

۹۲۳: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ صَدَقَةَ عَنْ زَيْدِ

باب: جس وقت امام جہری نماز میں قرأت کرے تو

مقتدی کچھ نہ پڑھیں لیکن سورۃ فاتحہ پڑھیں

۹۲۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

ابْنِ وَاقِدٍ عَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُودٍ
ابْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ
الَّتِي يَجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ لَا يَقْرَأَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ
إِذَا جَهِرْتُ بِالْقِرَاءَةِ إِلَّا بِأَمِّ الْقُرْآنِ-

بَابُ ۵۶۲ تَاوِيلِ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ وَإِذَا قُرِئَ
الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ
تَرْحَمُونَ

۹۲۴: أَخْبَرَنَا جَارُودُ بْنُ مُعَاذٍ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ
أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُوتَمَّ بِهِ
فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَانصِتُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ
اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ-

۹۲۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي
مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُوتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا
قَرَأَ فَانصِتُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَانَ الْمُخَرَّمِيُّ
يَقُولُ هُوَ ثِقَةٌ يَعْنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ-

بَابُ ۵۶۳ اكْتِفَاءِ الْمَأْمُومِ بِقِرَاءَةِ الْإِمَامِ
۹۲۶: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ
الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبُو الزَّاهِرِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيُّ
عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی
وقت کی نماز جہری کی امامت فرمائی پھر ارشاد فرمایا: جس وقت
میں بلند آواز سے قرأت کروں تو کوئی شخص کچھ نہ پڑھے لیکن سورہ
فاتحہ۔

باب: آیت کریمہ: ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا
لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (الاعراف: ۲۰۴) کی
تفسیر

۹۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام اس واسطے ہے
کہ تم لوگ اس کی تابعداری کرو جس وقت وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر
کہو اور جس وقت وہ قرأت کرے تم خاموش رہو اور جس وقت وہ
((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہے تو تم ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ))
کہو۔

۹۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام تو اس
لئے ہے کہ اس کی تابعداری کی جائے وہ جس وقت تکبیر کہے تو تم
بھی تکبیر کہو اور وہ جس وقت قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور غور
سے سنو۔

باب: مقتدی کی قرأت امام کے واسطے کافی ہے

۹۲۶: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا گیا کہ کیا ہر ایک نماز میں قرأت
ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ ایک انصاری شخص نے
کہا کہ یہ بات لازم ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری جانب دیکھا اور

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةً قَالَ نَعَمْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَجَّهَتْ هَذِهِ فَأَلْتَقَتْ إِلَيَّ وَكُنْتُ أَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْهُ فَقَالَ مَا أَرَى الْإِمَامَ إِذَا أَمَّ الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَفَّاهُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَاً أَنَّمَا هُوَ قَوْلُ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَلَمْ يُقْرَأْ هَذَا مَعَ الْكِتَابِ۔

بَابُ ۵۶۴ مَا يُجْزَى مِنَ الْقِرَاءَةِ لِمَنْ لَا

يُحْسِنُ الْقُرْآنَ

۹۲۷: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى وَمَحْمُودُ بْنُ غِيلَانَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا اسْتَطِيعُ أَنْ أَحَدَّ نَسْأًا مِنَ الْقُرْآنِ فَعَلِمَنِي شَيْئًا يُجْزِيَنِي مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

بَابُ ۵۶۵ جَهْرُ الْإِمَامِ بِأَمِينٍ

۵۶۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمَّنُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤْمِنُ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۹۲۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمَّنُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤْمِنُ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

میں تمام لوگوں سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نزدیک تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اس بات سے واقف ہوں کہ جس وقت امام لوگوں کی امامت کرے تو اس کی قرأت ان کو کافی ہے۔ (صاحب نسائی شریف) حضرت عبدالرحمن حج نے فرمایا کہ اس حدیث کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول قرار دینا غلط ہے دراصل یہ ابو درداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

باب: جو کوئی تلاوت قرآن نہ کر سکے تو اس کے واسطے

اس کا کیا بدل ہے؟

۹۲۷: حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو قرآن کریم معمولی سا بھی یاد نہیں ہو سکتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو ایسی چیز سکھائیں جو قرآن کریم کا بدل بن سکے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)) کہہ دو۔

باب: امام آمین بلند آواز سے پکارے

۹۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت پڑھنے والا (امام) آمین کہے تو تم بھی آمین پکارو۔ کیونکہ فرشتے بھی (ساتھ میں) آمین کہتے ہیں۔ (اس لفظ کا مطلب ہے اے خدا ہمارا عمل قبول فرمائے) پھر جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے برابر ہو جائے گی تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۹۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت امام غیر المغضوب علیہم کہے تو تم آمین پکارو۔ اس لئے کہ فرشتے بھی آمین پکارتے ہیں اور امام بھی آمین پکارتا ہے۔ پھر جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے مطابق ہوگی اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۹۳۰: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُولُ آمِينَ وَإِنَّ الْإِمَامَ يَقُولُ آمِينَ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۹۳۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا آمَنَ الْإِمَامُ فَأَمِنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

بَاب ۵۶۶ الْأَمْرُ بِالتَّائِمِينَ خَلْفَ الْإِمَامِ

۹۳۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

بَاب ۵۶۷ فَضْلُ التَّائِمِينَ

۹۳۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَتْ أَحَدَهُمَا الْآخَرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

بَاب ۵۶۸ قَوْلِ الْمَأْمُومِ

۹۳۰: اس کا ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

۹۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت امام آمین کہے تو تم لوگ بھی آمین کہو۔ کیونکہ جس کسی کی آمین فرشتوں کی آمین سے ٹکرائے گی (یعنی اسی وقت ہوگی) تو اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

باب: امام کی اقتداء میں آمین کہنا اس کا حکم

۹۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت امام غَیرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ کہے چکے تو تم لوگ آمین پکارو۔ کیونکہ جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کی آمین کے برابر ہو جائے گی تو اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

باب: فضیلت آمین

۹۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص آمین پکارتا ہے تو فرشتے آسمان میں آمین پکارتے ہیں پھر اگر تمہاری آمین اور ان کی آمین برابر ہو گئی تو تم لوگوں کے اگلے اور پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

باب: اگر مقتدی کو نماز میں چھینک آجائے تو کیا کہنا

اِذَا عَطَسَ خَلْفَ الْإِمَامِ

چاہئے

۹۳۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَمِّ أَبِيهِ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا يُحِبُّ رَبَّنَا وَيَرْضَى فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنْ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمْ يُكَلِّمُهُ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ مَنْ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ بْنُ عَفْرَاءَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبَّنَا وَ يَرْضَى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ ابْتَدَرَهَا بِضَعَةٍ وَثَلَاثُونَ مَلَكًا أَيُّهُمْ يَضَعُهَا۔

۹۳۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَاثِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَثُرَ رَفَعَ يَدَيْهِ أَسْفَلَ مِنْ أذُنَيْهِ فَلَمَّا قَرَأَ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ أَمِينَ فَسَمِعْتُهُ وَآنَا خَلْفُهُ قَالَ فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا أَرَدْتُ بِهَا بَأْسًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا فَمَا نَهْنَهَهَا شَيْءٌ دُونَ الْعَرْشِ۔

۹۳۴: حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو مجھ کو چھینک آگئی میں نے پڑھا: الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ آخر تک۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو دریافت کیا کہ کس نے یہ بات نماز میں کہی تھی؟ لیکن کسی نے جواب نہیں دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دریافت کیا تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات میں نے کہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے کیا بات کہی تھی؟ میں نے کہا: الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا آخر تک۔ یہ سن کر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے لیکن اس کو تم سے زائد فرشتوں نے بھاگ کر اٹھایا اور تمام اس بات کا لالچ کرتے تھے کہ ان کلمات کو کون اوپر لے جائے۔

۹۳۵: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ جس وقت آپ نے تکبیر کہی تو دونوں ہاتھ اٹھائے کچھ اپنے کانوں سے نیچے تک پھر جس وقت غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ کہہ چکے تو آمین کہی تو میں نے آمین سنا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا کہ اس دوران ایک شخص کو آپ نے یہ کہتے ہوئے سنا: الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ آخر تک۔ بہر حال جس وقت آپ نے سلام پھیرا تو دریافت فرمایا: یہ بات کس نے کہی تھی؟ ایک شخص نے عرض کیا: میں نے یا رسول اللہ! اور میری نیت یہ جملہ کہنے سے بُری نہیں تھی۔ نبی نے فرمایا: (یادرکھو) بارہ فرشتے ہیں جو کہ اس کلمہ پر دوڑ پڑے تھے (اس بات سے اس کلمہ کی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے) پھر آپ نے فرمایا کہ وہ فرشتے کسی جگہ نہیں ٹھہرے اور یہ کلمات عرش الہی تک یعنی بارگاہ رب العالمین تک پہنچ گئے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف سے واضح طریقہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند قدوس کا عرش خاص محل ہے کہ جس سے انوار الہی نکلتے رہتے ہیں۔

باب: فضائل قرآن کریم

۹۳۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حارث بن حشام رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا: آپ پر وحی کس کس طریقہ سے نازل ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر وحی اس طریقہ سے نازل ہوتی ہے کہ کبھی تو اس طریقہ سے ہوتا ہے کہ جس طرح سے گھنٹی کی آواز (جھنکار) پھر وہ بند ہو جاتی ہے جس وقت اس کو یاد کرتا ہوں اور اس طریقہ سے وحی کا نازل ہونا مجھ کو سخت محسوس ہوتا ہے اور کبھی وحی لے کر ایک فرشتہ انسان کی صورت میں میرے پاس آتا ہے وہ مجھے بتا دیتا ہے۔

۹۳۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کس طریقہ سے نازل ہوتی ہے؟ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبھی تو وحی اس طریقہ سے نازل ہوتی ہے جس طریقہ سے کسی گھنٹی کی جھنکار ہوتی ہے جو کہ میرے اوپر سخت گذرتی ہے پھر وہ موقوف ہو جاتی ہے۔ جس وقت میں اس کو یاد کرتا ہوں اور کبھی فرشتہ ایک انسان کی صورت میں کر میرے پاس آتا ہے اور وہ فرشتہ مجھ سے گفتگو کرتا ہے میں اس حکم الہی کو یاد کر لیتا ہوں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ جس وقت سخت ترین موسم سرما میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی پھر وہ وحی آتا بند ہو جاتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی سے پسینہ نکلنے لگتا وحی کی سختی کی وجہ سے اس کے زور سے۔

۹۳۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علينا جمعه وقرآنه کی تفسیر کے سلسلہ میں بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مذکورہ بالا آیت کریمہ کے نازل ہونے کی وجہ سے زحمت گوارا فرماتے اور تکلیف برداشت

باب ۵۶۹ جامع ما جاء في القرآن

۹۳۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَيْنَا سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ الْحَرِثُ بْنُ هِشَامٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ قَالَ فِي مِثْلِ صَلَافَةِ الْجَرَسِ فَيَقْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ وَأَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صُورَةِ الْفَتَى فَيَنْبِذُهُ إِلَيَّ۔

۹۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَرِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صَلَافَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيَقْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيَكَلِّمُنِي فَأَعْيُ مَا يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يُنَزَّلُ عَلَيْهِ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيَقْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرْفًا۔

۹۳۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا تُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ الشَّرِّ بِشِدَّةٍ وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفْتَيْهِ
قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتُجْعَلَ بِهِ
إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ قَالَ جَمَعَهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ
تَقْرَأَهُ فَإِذَا قُرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ
وَأَنْصِتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا آتَاهُ جَبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ قَرَأَهُ كَمَا
أَقْرَأَهُ۔

فرماتے اور (قرآن کریم کے نازل ہونے کے وقت) آپ ﷺ
اپنے مبارک ہونٹ کو ہلایا کرتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو جائے کہ
مجھ سے بھول ہو جائے جس پر اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: لَا
تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتُجْعَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ اس
آیت کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ: اے نبی! تم اپنی زبان قرآن کریم
کے نزول کے وقت (ساتھ ساتھ نہ چلاؤ) جلدی قرآن کریم
سیکھنے کی غرض سے دراصل قرآن کریم کا یاد کرنا اور اس کا محفوظ
کرنا تو ہمارے ذمہ ہے اور اس کے جمع کرنے اور محفوظ کرانے کی
ذمہ داری ہماری ہے پھر تم اس قرآن کریم کی تلاوت میں مشغول
ہو جاؤ تو جس وقت ہم قرآن کریم پڑھنے لگ جائیں تو تم اس کی
تابع داری کرو (یعنی خاموشی، توجہ اور غور کے ساتھ) قرآن سنا
کرو۔ تو جس وقت سے مذکورہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو جبریل
خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور آپ قرآن سنتے اور وہ قرآن
کی تلاوت فرماتے اسکے بعد جبریل تشریف لے جاتے آپ اسی
طریقہ سے کرتے کہ جس طریقہ سے جبریل نے تعلیم دی تھی۔

۹۳۹: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ہشام
بن حکیم بن حزام کو سورۃ الفرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔
انہوں نے اس طریقہ سے کچھ الفاظ پڑھے کہ جس طریقہ سے
رسول کریم نے مجھ کو وہ الفاظ نہیں پڑھائے تھے۔ میں نے کہا کہ
یہ سورت تم کو کس نے پڑھائی؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم
نے۔ میں نے کہا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو اس طریقہ سے رسول
کریم نے نہ پڑھائی (اور نہ سکھائی ہوگی) پھر میں ان کا ہاتھ پکڑ
کر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں لے گیا اور عرض کیا کہ یا
رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے مجھ کو سورۃ الفرقان کی تعلیم دی ہے
اور میں نے ان کو تلاوت کرتے ہوئے سنا اور انہوں نے کچھ
الفاظ اس طریقہ سے پڑھے کہ آپ نے مجھ کو اس طریقہ سے نہیں
سکھائے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ یہ سورت تم کو کس نے
سکھائی انہوں نے کہا کہ رسول کریم نے۔ میں نے عرض کیا کہ

۹۳۹ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَبْدُ الْأَعْلَى
قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ ابْنِ
مَجْرَمَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ
الْفُرْقَانِ فَقَرَأَ فِيهَا حُرُوفًا لَمْ يَكُنْ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَقْرَأَ
نَبِيًّا قُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ أَقُوذُ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّكَ أَقْرَأَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ وَإِنِّي سَمِعْتُ هَذَا
يَقْرَأُ فِيهَا حُرُوفًا لَمْ تَكُنْ أَقْرَأَ نَبِيًّا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ كَمَا
كَانَ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَكَذَا أُنِيتُ ثُمَّ قَالَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ

فَقَالَ هَكَذَا أُنْزِلْتُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ
أَحْرَفٍ۔

تم جھوٹ بول رہے ہو رسول کریمؐ نے اس طریقہ سے کبھی نہ
پڑھائی ہوگی۔ اس کے بعد میں ان کا ہاتھ پکڑ کر خدمت نبویؐ میں
حاضر ہوا۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپؐ نے
مجھ کو سورۃ الفرقان کی تعلیم دی ہے اور ان کو میں نے پڑھتے ہوئے
سنا اس میں وہ الفاظ نہیں کہ جو الفاظ آپؐ نے تعلیم دیئے۔ رسول
کریمؐ نے ہشامؓ سے فرمایا: پڑھو۔ انہوں نے پڑھا کہ جس
طریقہ سے پہلے پڑھا تھا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ سورت اسی
طریقہ سے نازل ہوئی ہے پھر نبیؐ نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم
سات زبانوں (لغات) میں نازل ہوا ہے۔

۹۴۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْخَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ
قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ
قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ
الرُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِئِ قَالَ
سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ
سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى
غَيْرِ مَا أَقْرَأُهَا عَلَيْهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ بِهَا فَكَذْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ
أَمَهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَيْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ
مَا أَقْرَأْتُ بِهَا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِقْرَأْ فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أُنْزِلْتُ ثُمَّ
قَالَ لِي اِقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أُنْزِلْتُ إِنَّ هَذَا
الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَأَقْرَأُوا مَا
تَسْرِمْنَهُ۔

۹۴۰: حضرت عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے
کہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم کو سورۃ الفرقان دوسرے
طریقہ سے تلاوت کرتے ہوئے سنا اس طریقہ سے میں جس
طریقہ سے پڑھتا تھا اور خود رسول کریمؐ نے مجھ کو یہ سورت تعلیم
دی تھی۔ تو قریب تھا کہ میں جلدی (کفتلو) کروں لیکن میں نے
ان کو مہلت دی جس وقت وہ اس سورت کی تلاوت سے فارغ ہو
گئے تو میں ان کی ہی چادر ان کے گلے میں ڈال کر خدمت نبویؐ
میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ان کو سورۃ
الفرقان کی دوسرے طریقہ سے تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے جو
کہ اس طریقہ سے مختلف ہے کہ جس طریقہ سے مجھ کو آپؐ نے
تعلیم دی۔ رسول کریمؐ نے ان سے ارشاد فرمایا: تم تلاوت کرو
انہوں نے اسی طریقہ سے تلاوت کی جس طریقہ سے میں نے
ان سے سنا تھا۔ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا یہ سورت اسی طریقہ
سے نازل ہوئی ہے پھر مجھ سے ارشاد فرمایا: تم اس سورت کی
تلاوت کرو میں نے اسی طریقہ سے سورت تلاوت کی پھر آپؐ
نے فرمایا یہ سورت اسی طریقہ سے نازل ہوئی ہے اور قرآن کریم
سات زبانوں (لغات) میں نازل ہوا ہے تو جس طریقہ سے
سہولت ہو تم لوگ اسی طریقہ سے تلاوت کرو۔

۹۴۱: حضرت عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت

۹۴۱: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

وَهَبِ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
 أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزَّيْبَرِ أَنَّ الْمَسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ
 وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْقَارِئِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا
 عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ
 يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَةِ يَهُ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُهَا
 عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يَقْرَأْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ
 فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّيْتُهِ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ
 أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُهَا فَقَالَ
 أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
 كَذَبْتَ فَوَاللَّهِ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 هُوَ أَقْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُهَا
 فَأَنْطَلَقْتُ بِهِ أَقْوَدُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ
 سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تَقْرَأْ نِيهَا وَأَنْتَ
 أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلُهُ يَا عُمَرُ أَقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ
 الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ
 الَّتِي أَقْرَأَنِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَاقْرَأْ
 وَامَّا تَبَسَّرَ مِنْهُ۔

ہشام بن حکیم سے سنا، سورۃ الفرقان تلاوت فرماتے ہوئے
 حضرت نبی کریم ﷺ کی زندگی میں، میں نے ان کو ان الفاظ میں
 تلاوت فرماتے ہوئے سنا ہے جو کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے
 مجھ کو تعلیم نہیں دئے تھے تو ہو سکتا تھا کہ مذکورہ وجہ کی وجہ سے میں
 ان پر بحالت نماز ہی حملہ آور ہو جاتا لیکن میں نے انتہائی صبر سے
 کام لیا حتیٰ کہ انہوں نے سلام پھیر دیا پس جس وقت وہ سلام پھیر
 چکے تو میں نے ان کی ہی چادر ان کے گلے میں ڈال دی اور میں
 نے ان سے دریافت کیا کہ (ٹھیک ٹھیک) بتلاؤ کہ اس سورت کو
 تمہیں کس نے بتلایا ہے؟ یعنی یہ سورت جو کہ میں نے ابھی ابھی
 سنی ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھ کو حضرت رسول کریم ﷺ نے یہ
 سورت سکھائی اور پڑھائی ہے۔ اس پر میں نے جواب دیا کہ تم
 جھوٹ بول رہے ہو خدا کی قسم مجھ کو خود یہ سورت حضرت رسول
 کریم ﷺ نے سکھائی ہے پھر کس وجہ سے تم اس کے خلاف کہہ
 رہے ہو کہ رسول کریم نے مجھ کو یہ سورت پڑھائی ہے۔ بہر حال
 آخر کار میں ان کو پکڑ کر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں لے آیا
 اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں نے ان کو سورۃ الفرقان
 دوسرے طریقہ سے اور کچھ دوسرے الفاظ کے ساتھ پڑھتے
 ہوئے سنا ہے۔ جس طریقہ سے کہ وہ سورت آپ نے مجھ کو نہیں
 سکھائی اور یہ سورت مجھ کو آپ ہی پڑھا چکے ہیں۔ رسول کریم
 نے ارشاد فرمایا: اے عمر! تم ان کو چھوڑ دو۔ پھر فرمایا: اے ہشام تم
 اس کو پڑھو۔ چنانچہ انہوں نے اس طریقہ سے تلاوت فرمائی کہ
 جس طریقہ سے میں نے ان کو یہ سورت تلاوت کرتے ہوئے
 سنا۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ سورت (اسی
 طریقہ سے نازل ہوئی ہے) اے عمر! سنو! تم اس سورت کی
 تلاوت کرو چنانچہ میں نے اس سورت کو اسی طریقہ سے تلاوت
 کیا کہ جس طریقہ سے مجھے پڑھایا تھا آپ نے فرمایا کہ یہ سورت
 اسی طریقہ سے نازل ہوئی ہے پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن
 کریم سات طریقہ سے نازل ہوا ہے تو تم جس طریقہ سے قرآن

کریم کو آسان اور سہل محسوس کرو تو اسی کے مطابق تم تلاوت کرو۔

۹۴۲: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک روز قبیلہ بنی غفار کے تالاب پر بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران حضرت جبرئیل تشریف لائے اور فرمایا: خداوند قدوس نے آپ ﷺ کو حکم فرمایا ہے کہ اُمت ایک طریقہ سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ عزوجل سے معافی کا طلبگار ہوں اور اس کی مغفرت چاہتا ہوں اس لئے کہ میری اُمت میں اس بات کی قوت نہیں ہے۔ اس کے بعد جبرئیل دوسری مرتبہ تشریف لائے اور فرمایا کہ خداوند قدوس حکم فرماتا ہے کہ آپ ﷺ کی اُمت قرآن کریم کو دو طریقہ سے تلاوت کیا کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں خداوند قدوس کی مغفرت چاہتا ہوں میری اُمت میں اس قدر قوت نہیں ہے اس کے بعد تیسری مرتبہ حضرت جبرئیل آئے اور فرمانے لگے کہ خداوند قدوس نے حکم فرمایا ہے کہ آپ کی اُمت قرآن کو تین طریقہ سے تلاوت کیا کرے۔ آپ نے فرمایا کہ میں خداوند قدوس سے معافی چاہتا ہوں کہ میری اُمت میں اس قدر قوت نہیں ہے۔ اس کے بعد چوتھی مرتبہ حضرت جبرئیل تشریف لائے اور یہ فرمانے لگے کہ خداوند قدوس حکم فرماتا ہے کہ آپ ﷺ کی اُمت قرآن کریم کو سات مرتبہ تلاوت کیا کرے۔ مطلب یہ ہے کہ ملک عرب کے سات زبان والے حضرات اپنے اپنے علاقہ کی زبان میں تلاوت قرآن کریم کیا کریں۔

۹۴۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي ابْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ أَصَاةِ بَنِي غِفَارٍ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنْ أُمِّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ قَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنْ أُمِّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرَفٍ فَقَالَ أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنْ أُمِّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تَقْرَأَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَأَ وَأَعْلِيهِ فَقَدْ أَصَابُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الْحَدِيثُ خُولِفَ فِيهِ الْحَكَمُ خَالَفَهُ مَنُصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ رَوَاهُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلًا۔

سات زبان میں قرآن:

واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیث میں ایک طریقہ سے اُمت کے تلاوت قرآن کا مطلب یہ ہے کہ باوجود اس کے کہ عرب میں سات قومیں ہیں اور ہر ایک کے محاورہ اور اس کے لہجہ الگ الگ ہیں لیکن قرآن کریم کو تمام حضرات ایک ہی لہجہ اور زبان میں تلاوت کریں اور ایک دوسری حدیث میں بھی اسی طریقہ سے ارشاد فرمایا گیا ہے: ((الْقُرْآنُ عَلَى السَّبْعَةِ))۔

۹۴۳: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ کو ایک سورت کی تعلیم دی میں ایک دن مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے وہی سورت تلاوت کی لیکن اس نے وہ

۹۴۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنُصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ بْنُ نُفَيْلٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُورَةَ قَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ جَالِسٌ إِذْ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقْرَأُهَا يُخَالِفُ قِرَاءَ تَنِي فَقُلْتُ لَهُ مَنْ عَلَّمَكَ هَذِهِ السُّورَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَا تَفَارِقُنِي حَتَّى نَأْتِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا خَالَفَ قِرَاءَ تَنِي فِي السُّورَةِ الَّتِي عَلَّمْتَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ اقْرَأْ فَخَالَفَ قِرَاءَ تَنِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنْتَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَتِي إِنَّهُ أَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ كُلُّهُنَّ شَافٍ كَافٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَعْقِلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَيْسَ بِذَلِكَ الْقَوِيُّ.

سورت دوسرے طریقہ سے تلاوت کی میں نے عرض کیا کہ تم کو یہ سورت کس نے تعلیم دی؟ اس شخص نے عرض کیا کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ کو یہ سورت سکھائی۔ اس پر میں نے کہا کہ تم ابھی اس جگہ سے رخصت نہ ہونا جس وقت تک کہ ہم رسول کریم ﷺ سے ملاقات نہ کر لیں۔ اس کے بعد میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آدمی میرے خلاف تلاوت کرتا ہے یعنی جو سورت جس طریقہ سے آپ ﷺ نے مجھ کو پڑھائی اور سکھائی ہے اس کے خلاف یہ شخص اس سورت کی تلاوت کر رہا ہے۔ رسول کریم نے ارشاد فرمایا: اے ابی بن کعب! تم پڑھو تو میں نے وہ سورت تلاوت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے بہتر طریقہ سے تلاوت کی پھر آپ نے اس آدمی سے فرمایا کہ تم اس سورت کی تلاوت کرو چنانچہ انہوں نے اس سورت کی تلاوت کی آپ ﷺ نے فرمایا تم نے عمدہ طریقہ سے تلاوت کی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابی قرآن کریم سات طریقہ سے نازل ہوا ہے اور ہر ایک طریقہ صحیح اور کافی ہے۔

۹۳۴: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي قَالَ مَا خَالَكَ فِي صَدْرِي مُنْذُ أَسْلَمْتُ إِلَّا أَنِّي قَرَأْتُ آيَةً وَقَرَأَهَا آخَرُ غَيْرَ قِرَاءَ تَنِي فَقُلْتُ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَقْرَأْتَنِي آيَةً كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ وَقَالَ الْآخَرُ أَلَمْ تَقْرَأْنِي آيَةً كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ إِنَّ جَبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَتَيَانِي فَقَعَدَ جَبْرِيلُ عَنْ يَمِينِي وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِي فَقَالَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ قَالَ مِيكَائِيلُ اسْتَزِدَّهُ حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرَفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ.

۹۳۴: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے قلب میں کبھی اس قسم کی بات نہیں چھپی رہی جب سے میں نے اسلام قبول کیا جب سے یہ بات محسوس ہوئی کہ کوئی ایک آیت ایک شخص کسی طرح پڑھتا ہے اور دوسرا شخص وہی آیت دوسری طرح پڑھتا ہے۔ آخر میں رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے مجھ کو یہ آیت کریمہ اس طریقہ سے تعلیم دی ہے۔ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ پھر دوسرے شخص نے کہا کہ آپ نے مجھ کو یہ آیت کریمہ اس طریقہ سے تعلیم دی ہے آپ نے فرمایا: جی ہاں۔ جبریل اور میکائیل میرے پاس تشریف لائے تو جبریل دائیں جانب بیٹھ گئے اور میکائیل میرے بائیں جانب بیٹھ گئے جبریل نے فرمایا کہ قرآن کریم ایک طریقہ سے تعلیم دیا کرو میکائیل نے فرمایا کہ زیادہ کراؤ زیادہ کراؤ۔ یہاں تک کہ سات طریقہ سے پہنچ جائے اور فرمایا کہ

ہر ایک طریقہ سے تلاوت قرآن شافی اور کافی ہے۔

۹۴۵: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: حافظ قرآن کی مثال ایسی ہے کہ جس طریقہ سے اونٹ والے کی مثال ہے جس کی رستی سے اونٹ بندھے ہوئے ہوں اور اگر وہ اس کی حفاظت کرے گا تو وہ اونٹ محفوظ رہیں گے اور اگر چھوڑ دے گا تو چلے (بھاگ) جائیں گے۔

۹۴۶: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بات بُری ہے کہ اگر کوئی شخص یہ بات کہے کہ میں فلاں آیت کریمہ بھول گیا بلکہ اس طریقہ سے کہنا چاہئے کہ فلاں آیت کریمہ بھلا دیا گیا (اس لئے کہ اس میں غلطی کا احساس ہوتا ہے اور لفظ بھول گیا میں لا پرواہی ظاہر ہوتی ہے) اور تم لوگ قرآن کریم یاد کرتے ہو اس لئے کہ قرآن کریم سینوں سے جلد نکل جاتا ہے۔ ان جانور سے بھی زیادہ جو کہ رستی سے بندھے ہوئے ہوں۔

باب: سنت فجر میں کیا پڑھنا چاہئے؟

۹۴۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سنت فجر میں پہلی رکعت میں: ﴿قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا﴾ (البقرہ: ۱۳۶) جو کہ سورہ بقرہ میں فرمایا گیا ہے وہ تلاوت فرمایا کرتے تھے اور دوسری رکعت میں آیت: ﴿آمَنَّا بِاللّٰهِ وَأَشْهَدُ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾ (ال عمران: ۵۲) تلاوت فرماتے تھے۔

باب: سنت فجر میں سورہ کافرون اور سورہ خلاص

پڑھنے سے متعلق

۹۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کی سنتوں میں ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ اور سورہ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ تلاوت

۹۴۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعْقَلَةِ إِذَا عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ۔

۹۴۶: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ بِسَمَاءٍ لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةً كَبِيتُ وَكَبِيتُ بَلْ هُوَ نَسِيَ اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَسْرَعُ تَفْصِيًّا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النِّعَمِ مِنْ عَقْلِهِ۔

بَابُ ۵۷۰ الْقِرَاءَةُ فِي رَكْعَتِي الْفَجْرِ

۹۴۷: أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتِي الْفَجْرِ فِي الْأُولَى مِنْهُمَا الْآيَةَ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فِي الْآخِرَى آمَنَّا بِاللّٰهِ وَأَشْهَدُ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ۔

بَابُ ۵۷۱ الْقِرَاءَةُ فِي رَكْعَتِي الْفَجْرِ بِقُلْ يَا

أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

۹۴۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دَحِيمٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي جَارِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ فِي

رَكْعَتِي الْفَجْرِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

باب: فجر کی سنتیں خفیف پڑھنا

۹۴۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں یہ دیکھا کرتی تھی کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر کی سنتوں کو اس قدر ہلکا پڑھا کرتے تھے کہ میں کہا کرتی تھی کہ کیا سورہ فاتحہ بھی تلاوت فرمائی یا نہیں۔

بَابُ ۵۷۲ تَخْفِيفِ رَكْعَتِي الْفَجْرِ

۹۴۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتِي الْفَجْرِ فَيُخَفِّفُهَا حَتَّى أَقُولَ أَقْرَأَ فِيهَا بِأَمِ الْكِتَابِ۔

باب: نماز فجر میں سورہ روم کی تلاوت کرنا

۹۵۰: ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں سورہ روم تلاوت فرمائی۔ جس وقت نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حالت ہے وہ نماز پڑھتے ہیں اور ہم لوگوں کے ساتھ لیکن وہ اچھی طریقہ سے پاکی حاصل نہیں کرتے وہی لوگ قرآن کریم (کی عظمت) فراموش کرتے ہیں۔

بَابُ ۵۷۳ الْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالرُّومِ

۹۵۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ شَيْبٍ أَبِي رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرُّومَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُصَلُّونَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُونَ الطُّهُورَ فَإِنَّمَا يَلْبَسُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ أَوْلَيْكَ۔

باب: نماز فجر میں ساٹھ آیات سے لے کر ایک سو

آیات تک تلاوت کرنا

۹۵۱: حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں ساٹھ آیات کریمہ سے لے کر ایک سو آیات کریمہ تک تلاوت فرماتے تھے۔

بَابُ ۵۷۴ الْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِالسِّتِينَ

إِلَى الْمِائَةِ

۹۵۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَنْبَأَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ سَيَّارٍ يَعْنِي ابْنَ سَلَامَةَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ بِالسِّتِينَ إِلَى الْمِائَةِ۔

باب: نماز فجر میں سورہ "ق" کی تلاوت سے متعلق

۹۵۲: حضرت ام ہشام سے روایت ہے کہ میں نے سورہ قاف نہیں سیکھی لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نماز فجر میں تلاوت کرتے

بَابُ ۵۷۵ الْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ بِقَافٍ

۹۵۲: أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي الرَّجَالِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ أُمِّ هِشَامِ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا أَخَذْتُ قِ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ

إِلَّا مِنْ وَرَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-

۹۵۳: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّي يَقُولُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِي أَحَدِي الرُّكْعَتَيْنِ وَالنَّخْلَ بِاسِقَاتٍ لَهَا طُلُعَ نَضِيدُ قَالَ شُعْبَةُ فَلَقِيتُهُ فِي السُّوقِ فِي الزَّحَامِ فَقَالَ ق-

بَابُ ۵۷۶ الْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ

إِذَا الشَّمْسُ كُورَتْ

۹۵۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ مَسْعُودِي عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُرَيْعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ إِذَا الشَّمْسُ كُورَتْ-

بَابُ ۵۷۷ الْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ

بِالْمُعَوَّذَتَيْنِ

۹۵۵: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ التِّرْمِذِيُّ وَهَرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوَّذَتَيْنِ قَالَ عُقْبَةُ فَأَمَّا بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ-

بَابُ ۵۷۸ الْفَضْلِ

فِي قِرَاءَةِ الْمُعَوَّذَتَيْنِ

۹۵۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي

تھے۔

۹۵۳: حضرت زیاد بن علاقہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے چچا سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت میں وَالنَّخْلَ بِاسِقَاتٍ لَهَا طُلُعَ نَضِيدُ (ق: ۱۰) تلاوت کیا۔ حضرت شعبہ نے کہا کہ میں نے زیاد سے بازار میں ایک بڑے مجمع میں ملاقات کی تو انہوں نے سورۃ قاف تلاوت فرمائی۔

باب: نماز فجر میں سورۃ

إِذَا الشَّمْسُ كُورَتْ تلاوت کرنا

۹۵۴: حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر میں سورۃ إِذَا الشَّمْسُ كُورَتْ پڑھتے تھے۔

باب: فجر میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس

پڑھنا

۹۵۵: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۃ معوذتین کے بارے میں دریافت فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں ان ہی دونوں سورت کو تلاوت فرمایا۔

باب: فضیلت سورۃ الفلق اور

سورۃ الناس

۹۵۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت

حَبِيبٌ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ أَسْلَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ
اتَّبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ يَدِي
عَلَى قَدَمِهِ فَقُلْتُ أَقْرِنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ سُورَةَ هُودٍ وَ
سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ قُلْ
أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

۹۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
بَيَانَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَاتُ أَنْزَلَتْ عَلَى اللَّيْلَةِ
لَمْ يَرْمِلْهُنَّ قَطُّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ
بِرَبِّ النَّاسِ۔

بَابُ ۵۷۹ الْقِرَاءَةُ فِي الصُّبْحِ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ

۹۵۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَأَبْنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ
سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَلَمْ تَنْزِيلُ وَهَلْ أَتَى۔

۹۵۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَأَخْبَرَنَا
عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ
الْمَخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ۔

بَابُ ۵۸۰ سُجُودِ الْقُرْآنِ

السُّجُودُ فِي

۹۶۰: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سوار تھے تو میں
نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پر رکھ دیا اور عرض کیا یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ کو سورہ ہود اور سورہ یوسف سکھلا دیں آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نہیں پڑھ سکتے ہو کوئی سورت بہتر نہیں ہے
خدا کے نزدیک سورہ الفلق اور سورہ الناس سے۔

۹۵۷: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چند آیات ہیں جو کہ میرے اوپر رات میں
نازل ہوتیں اور یہ کہ ان جیسی آیات کبھی بھی نہیں دیکھی گئیں ان
میں سے ایک تو سورہ الفلق اور دوسری سورہ الناس یعنی: قُلْ أَعُوذُ
بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

باب: بروز جمعہ نماز فجر میں کوئی سورت تلاوت کی

جائے؟

۹۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں بروز جمعہ سورہ اہم
تَنْزِيلُ اور هَلْ أَتَى یعنی سورہ سجدہ اور سورہ دھر تلاوت فرماتے
تھے۔

۹۵۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر
میں جمعہ کے دن سورہ تنزیل السجدہ اور سورہ دھر کی تلاوت
فرماتے تھے۔

باب: قرآن کریم کے سجدوں

سے متعلق

۹۶۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ زَرْقٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي صَ وَ قَالَ سَجَلَهَا دَاوُدُ تَوْبَةً وَ نَسَجَلَهَا شُكْرًا۔

بَابُ ۵۸۱ السُّجُودُ فِي النَّجْمِ

۹۶۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنُ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ سُورَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ وَ سَجَدَ مَنْ عِنْدَهُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَ ابْتَيْتُ أَنْ أَسْجُدَ وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ أَسْلَمَ الْمُطَّلِبُ۔

۹۶۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِيهَا۔

بَابُ ۵۸۲ تَرْكُ السُّجُودِ فِي النَّجْمِ

۹۶۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ وَ زَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ النَّجْمَ إِذَا هَوَى فَلَمْ يَسْجُدْ۔

بَابُ ۵۸۳ السُّجُودُ فِي إِذَا السَّمَاءُ

أُنْشَقَّتْ

۹۶۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ بِهِمْ إِذَا السَّمَاءُ أُنْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا

کریم نے سورہ ص میں سجدہ کیا اور ارشاد فرمایا: داؤد نے یہ سجدہ توبہ کیلئے فرمایا تھا۔ تو ہم لوگ شکر خداوندی بجالانے کے واسطے سجدہ کیا کرتے تھے اور اللہ عزوجل نے داؤد کی دعا قبول فرمائی۔

باب: سورہ نجم کے سجدہ سے متعلق

۹۶۱: حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں سورہ نجم کی تلاوت فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ فرمایا اور جس قدر لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے تمام کے تمام نے سجدہ کیا۔ میں نے اپنا سر اٹھایا اور سجدہ نہیں فرمایا اور میں ان دنوں میں مسلمان نہیں تھا۔

۹۶۲: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم تلاوت فرمائی تو اس میں سجدہ فرمایا۔

باب: سورہ نجم میں سجدہ نہ کرنے سے متعلق

۹۶۳: حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ امام کی اقتدا میں قرأت کرنی چاہئے یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ امام کی اقتدا میں قرأت نہیں کرنا چاہئے اور فرمایا کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورہ والنجم کی تلاوت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ نہیں فرمایا۔

باب: سورہ إِذَا السَّمَاءُ أُنْشَقَّتْ میں سجدہ کرنے سے متعلق

۹۶۴: حضرت ابو سلمہ بن حضرت عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سورہ انشقت تلاوت فرمائی تو اس میں سجدہ فرمایا پھر جس وقت تلاوت سے فارغ ہو گئے تو لوگوں سے بیان فرمایا

انصرفت اخبرهم ان رسول الله ﷺ سجد فيها۔

۹۶۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُذَيْلٍ قَالَ أَبَانَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عِيَّاشٍ عَنِ ابْنِ قَيْسٍ وَهُوَ مُحَمَّدٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ۔

۹۶۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَرِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

۹۶۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَرِثِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ۔

۹۶۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ وَمَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمَا۔

بَابُ ۵۸۴ السُّجُودِ فِي اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ

۹۶۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ قُتَيْبَةَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَا أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَمَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

۹۷۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَوْسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سجدہ فرمایا ہے۔

۹۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ انشقت میں سجدہ فرمایا۔

۹۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے سجدہ کیا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ اور سورۃ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں۔

۹۶۷: یہ روایت مذکورہ بالا روایت کی طرح ہے۔

۹۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ فرمایا اِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ میں اور انہوں نے جو کہ ان دونوں سے بہتر تھے یعنی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

باب: سورۃ اقراء میں سجدہ کرنے سے متعلق

۹۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سورۃ انشقت اور سورۃ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ میں سجدہ فرمایا۔

۹۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورۃ اعلق اور سورۃ اقراء

وَوَكَّعَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

بَابُ ۵۸۵ السُّجُودُ فِي الْفَرِيضَةِ

۹۷۱: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سَلِيمٍ هُوَ ابْنُ أَخْضَرَ عَنِ التَّيْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَزْنِيُّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ يَعْنِي الْعَتَمَ فَقَرَأَ سُورَةَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا قَرَعَ قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذِهِ يَعْنِي سَجْدَةً مَا كُنَّا نَسْجُدُهَا قَالَ سَجَدَ بِهَا أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا خَلْفُهُ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۵۸۶ قِرَاءَةُ النَّهَارِ

۹۷۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كُلُّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ فِيهَا فَلَمَّا أَسْمَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَاهَا أَخْفَيْنَا مِنْكُمْ۔

۹۷۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَبَانَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ فَمَا أَسْمَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفَاهَا أَخْفَيْنَا مِنْكُمْ۔

بَابُ ۵۸۷ الْقِرَاءَةُ فِي الظُّهْرِ

۹۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ صُدْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْبَرِيدِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نَصَلِّيُ خَلْفَ النَّبِيِّ

میں سجدہ کیا۔

باب: نماز فرض میں سجدہ تلاوت سے متعلق

۹۷۱: حضرت ابو رافع سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز عشاء ادا کی تو انہوں نے سورۃ **إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ** تلاوت فرمائی اور اس میں انہوں نے سجدہ فرمایا۔ جس وقت فارغ ہوئے تو میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! یہ سجدہ بالکل نئے قسم کا سجدہ ہے کہ جس کو کہ ہم نے کبھی نہیں کیا (اور نہ ہی سنا) ہے۔ انہوں نے فرمایا: ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے اس سورت میں سجدہ فرمایا ہے اور میں آپ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں تھا تو ہمیشہ میں سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ رسول کریم رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہو۔

باب: دن کے وقت نماز میں قرأت آہستہ کرنا چاہئے

۹۷۲: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ نے فرمایا: ہر ایک نماز میں قرأت ہوتی ہے لیکن جس نماز میں رسول کریم نے ہم لوگوں کو قرأت سنائی ہے تو اس نماز میں ہم تم کو (بلند) آواز سے سناتے ہیں اور جس نماز میں آپ نے تلاوت قرآن آہستہ سے فرمائی ہے تو ہم لوگ بھی آہستہ سے تلاوت کرتے ہیں۔

۹۷۳: اس کا ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

باب: نماز ظہر میں قرأت سے متعلق

۹۷۴: حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز ظہر ادا فرماتے تھے تو کوئی ایک آدھ آیت کریمہ متعدد آیات

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَتَسْمَعُ مِنْهُ الْآيَةَ بَعْدَ
الْآيَاتِ مِنْ سُورَةِ لُقْمَانَ وَالذَّارِيَاتِ۔

۹۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْمُرَوِّزِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ
أَيَّابَ بْنَ النَّصْرِ قَالَ كُنَّا بِالصَّفِّ عِنْدَ أَنَسٍ فَصَلَّى
بِهِمُ الظُّهْرَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ إِنِّي صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَقَرَأَ لَنَا
بِهَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ
الْأَعْلَى وَهَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ۔

بَابُ ۵۸۸ تَطْوِيلُ الْقِيَامِ فِي الرَّكْعَةِ

الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ

۹۷۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ
قَزْعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقَدْ كَانَتْ صَلَاةُ
الظُّهْرِ تَقَامُ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقْضِي
حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَجِيءُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى يُطَوِّلُهَا۔

۹۷۷: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ الْقَنَادُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَهُ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ
يُصَلِّي بِنَا الظُّهْرَ فَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيْنِ
يُسْمِعُنَا الْآيَةَ كَذَلِكَ وَكَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَةَ فِي صَلَاةِ
الظُّهْرِ وَالرَّكْعَةَ الْأُولَى يَعْنِي فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

بَابُ ۵۸۹ إِسْمَاعِ الْإِمَامِ الْآيَةَ فِي

الظُّهْرِ

کریمہ کے بعد سنائی دیتی تھی سورہ لقمان اور سورہ ذاریات
کی۔

۹۷۵: حضرت ابو بکر بن نصر سے روایت ہے کہ ہم لوگ مقام
طف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس
تھے انہوں نے نمازِ ظہر کی امامت فرمائی جس وقت نماز سے
فراغت ہوگئی تو فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ نمازِ ظہر ادا فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ
دو سورت پڑھیں دو رکعت میں یعنی سورہ اعلیٰ اور سورہ
غاشیہ۔

باب: نمازِ ظہر کی پہلی رکعت میں سورت پڑھنے

سے متعلق

۹۷۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ نمازِ ظہر شروع ہو جایا کرتی تھی پھر کوئی شخص مقامِ بقیع
جاتا تھا اور وہ قضا حاجت کے بعد وضو کرتا تھا پھر وہ واپس آتا
تو اس وقت تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت میں
ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مقدار میں رکعت پڑھتے
تھے۔

۹۷۷: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر ادا فرماتے تھے تو پہلی دو رکعت میں
قرآت فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی ایک آدھ
آیت کریمہ سنایا کرتے تھے (کہ جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذرا
بلند آواز سے پڑھتے) اور پہلی رکعت نمازِ ظہر اور نمازِ فجر کی آپ
صلی اللہ علیہ وسلم طویل پڑھا کرتے تھے بہ نسبت دوسری رکعت
کے۔

باب: نمازِ ظہر میں امام کا آیت کریمہ پڑھنا اگر سنا

جائے

۹۷۸: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ بْنُ مُسْلِمٍ يَعْرِفُ بِابْنِ أَبِي جَمِيلٍ الدَّمَشْقِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَمَاعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِإِمَامٍ الْقُرْآنَ وَسُورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى۔

بَابُ ۵۹۰ تَقْصِيرُ الْقِيَامِ

فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الظُّهْرِ

۹۷۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَيَقْصِرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَيَقْصِرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ يُطَوِّلُ الْأُولَى وَيَقْصِرُ الثَّانِيَةَ۔

بَابُ ۵۹۱ الْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ

مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ

۹۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِإِمَامٍ الْقُرْآنَ

۹۷۸: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سورہ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے نمازِ ظہر کی پہلی دو رکعت میں اور نمازِ عصر میں اور کبھی کبھی (اتفاق سے مذکورہ دو نمازوں میں) ایک آدھ آیت کریمہ ہم کو سنائی دیتی اور پہلی رکعت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم طویل فرماتے تھے۔

باب: نمازِ ظہر کی دوسری رکعت میں پہلی رکعت سے کم

قرأت کرنا

۹۷۹: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر کی پہلی دو رکعت میں قرأت فرماتے۔ کبھی ایک آدھ آیت کریمہ ہم لوگ سن لیا کرتے تھے اور پہلی رکعت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت سے طویل فرماتے تھے اور نمازِ فجر میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طریقہ سے کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے طویل فرماتے اور نمازِ عصر میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی دو رکعت میں قرأت فرماتے لیکن پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے طویل فرماتے اور دوسری رکعت کو چھوٹی کرتے یعنی مختصر پڑھتے۔

باب: نمازِ ظہر کی شروع کی دو رکعت

میں قرأت

۹۸۰: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کی پہلی دو رکعت میں سورہ فاتحہ اور دو سورت پڑھتے تھے اور بعد والی دو رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھتے اور کبھی ایک آدھ آیت کریمہ اس طریقہ سے پڑھتے تھے کہ ہم لوگ سن لیا کرتے تھے اور آپ

وَسُورَتَيْنِ وَفِي الْآخِرَيْنِ بِأَمِّ الْقُرْآنِ وَكَانَ نَسِيعًا
الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ أَوَّلَ رُكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ۔

بَابُ ۵۹۲ الْقِرَاءَةُ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ

مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ

۹۸۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ
حَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرُّكْعَتَيْنِ
الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ
أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ الرُّكْعَةَ الْأُولَى فِي الظُّهْرِ
وَيُقْصِرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَذَلِكَ فِي الصُّبْحِ۔

۹۸۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ
حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
بِالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَنَحْوِهِمَا۔

۹۸۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ
سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي
الظُّهْرِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذَلِكَ
وَفِي الصُّبْحِ بِأَطْوَلٍ مِنْ ذَلِكَ۔

بَابُ ۵۹۳ تَخْفِيفُ الْقِيَامِ وَالْقِرَاءَةُ

۹۸۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ
زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ
صَلَّيْتُمْ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ يَا جَارِيَّةُ هَلُمِّي لِي وَضُوءًا مَا
صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ أَشَبَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِمَامِكُمْ هَذَا قَالَ زَيْدٌ وَكَانَ عَمْرُو بْنُ

صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر کی پہلی رکعت طویل پڑھا کرتے
تھے۔

باب: نمازِ عصر کی شروع والی دو رکعت

میں قرأت

۹۸۱: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر اور نمازِ عصر کی پہلی دو رکعت میں سورہ
فاتحہ اور دو سورت پڑھا کرتے تھے اور ایک آدھ آیت کریمہ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم اس طریقہ سے پڑھا کرتے تھے کہ ہم لوگ وہ
آیت کریمہ سن لیا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر کی
پہلی رکعت لمبی کرتے اور دوسری رکعت چھوٹی یعنی مختصر کرتے
اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر میں بھی اسی طریقہ سے کرتے
تھے۔

۹۸۲: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر اور نمازِ عصر میں والسماء ذات
البروج اور والسماء والطارق اور ان کے برابر سورت پڑھا کرتے
تھے۔

۹۸۳: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ ظہر میں سورہ واللیل
پڑھتے اور نمازِ عصر میں اس سورت کے برابر پڑھتے اور نمازِ فجر
میں اس سورت سے لمبی سورت اور طویل سورت پڑھا کرتے
تھے جیسے کہ سورہ دھر اور سورہ مرسلات یا سورہ ق اور سورہ رحمن۔

باب: قیام اور قرأت کو مختصر کرنے سے متعلق

۹۸۴: حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ہم لوگ انس بن
مالک کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ نماز
سے فارغ ہو چکے ہو؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے اپنی باندی
سے کہا کہ پانی لے کر آؤ۔ پھر فرمایا کہ میں نے کسی امام کی اقتداء
میں نماز نہیں ادا کی جو کہ نبی کی نماز کے زیادہ مشابہ ہو تم لوگوں کے

عَبْدُ الْعَزِيزِ يَتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَيُخَفِّفُ الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ۔

امام کی نماز سے زیادہ۔ زید نے کہا کہ عمر بن عبدالعزیزؓ جو کہ اس زمانہ کے خلیفہ اور امام تھے وہ رکوع اور سجدہ عمدہ طریقہ سے ادا فرمایا کرتے تھے اور وہ قیام اور قعود کو مختصر کرتے۔

۹۸۵: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الصَّحَّاحِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشَبَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَلَانٍ قَالَ سُلَيْمَانُ كَانَ يُطِيلُ الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْآخَرَتَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفْصَلِ وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسْطِ الْمُفْصَلِ وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطَوْلِ الْمُفْصَلِ۔

۹۸۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے کسی کی اقتداء میں نماز نہیں ادا کی جو کہ رسول کریم ﷺ جیسی نماز پڑھتا ہو لیکن فلاں شخص البتہ وہ رسول کریم ﷺ کی نماز کے زیادہ مشابہ ہے سلیمان نے کہا کہ وہ نماز ظہر کی پہلی دو رکعت کو ہلکا پڑھتے اور آپ ﷺ ہلکا کرتے تھے نماز عصر کو اور آپ ﷺ نماز مغرب میں مفصل کی چھوٹی سورت پڑھتے تھے اور آپ ﷺ نماز عشاء میں مفصل کی متوسط سورت تلاوت فرماتے تھے اور نماز فجر میں مفصل کی طویل سورت تلاوت فرماتے۔

بَابُ ۵۹۴ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

بِقِصَارِ الْمُفْصَلِ

۹۸۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ الصَّحَّاحِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشَبَّ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَلَانٍ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَ ذَلِكَ الْإِنْسَانِ وَكَانَ يُطِيلُ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ فِي الْآخَرَتَيْنِ وَيُخَفِّفُ فِي الْعَصْرِ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفْصَلِ وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَأَشْبَاهَهَا وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِسُورَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ۔

۹۸۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے کسی کی اقتداء میں اس طرح کی نماز نہیں پڑھی جیسی نماز حضرت رسول کریم ﷺ کی نماز سے مشابہ نماز ہو مگر یہ کہ فلاں صاحب کی اقتداء میں جو نماز پڑھی (مطلب یہ کہ فلاں صاحب کی نماز نبیؐ کی نماز کے زیادہ مشابہ ہے) اور وہ صاحب نماز ظہر کی پہلی دو رکعت کو طویل کر کے پڑھتے تھے اور بعد والی دو رکعت کو مختصر کرتے اور نماز عصر کو مختصر پڑھتے اور نماز مغرب کی رکعات میں مفصل کی چھوٹی سورت تلاوت فرماتے اور نماز عشاء میں سورۃ الشمس پڑھتے اور اسکے برابر جو سورت ہیں اور نماز فجر میں دو سورت طویل پڑھتے۔

بَابُ ۵۹۵ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ بِسَبِّحِ اسْمَ

رَبِّكَ الْأَعْلَى

۹۸۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ

بَابُ: نماز مغرب میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى کی تلاوت کرنا

۹۸۷: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ انصار کے پانی کھینچنے والوں میں سے ایک صاحب حضرت معاذ بن جبلؓ

دَّثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِنَاصِحِينَ عَلَى مُعَاذٍ وَهُوَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ فَافْتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَصَلَّى الرَّجُلُ ثُمَّ ذَهَبَ فَلَمَّ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْتَانُ يَا مُعَاذُ أَقْتَانُ يَا مُعَاذُ أَلَا قَرَأْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَالشَّمْسُ وَضَحَاهَا وَنَحْوَهُمَا۔

کے پاس سے گزرے اور اس وقت معاذ رضی اللہ عنہ نماز مغرب ادا کرنے میں مشغول تھے کہ انہوں نے نماز مغرب میں سورہ بقرہ شروع فرما رکھی تھی تو وہ شخص نماز ادا کر کے رخصت ہو گیا۔ پھر یہ خبر رسول کریم تک پہنچ گئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! تم فتنہ برپا کر رہے ہو کیا تم فتنہ میں مبتلا کرنا چاہتے ہو؟ تم نماز میں کس وجہ سے سورہ شمس وغیرہ تلاوت نہیں کرتے ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ تمہاری طویل قرأت کی وجہ سے لوگ نماز سے پریشان ہو کر نماز باجماعت میں شرکت کرنا ترک کر دیں۔ اس وجہ سے مختصر سورتیں فرض نماز میں تلاوت کیا کرو۔

بَابُ ۵۹۶ الْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ
۹۸۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْخُرَيْثِ قَالَتْ صَلَّيْنَا بِنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ الْمُرْسَلَاتِ مَا صَلَّيْنَا بَعْدَهَا صَلَاةً حَتَّى قُبِضَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب: نماز مغرب میں سورہ والمرسلات کی تلاوت
۹۸۸: حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے مرض الموت میں) مکان میں نماز مغرب ادا فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ والمرسلات کی تلاوت فرمائی پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔

۹۸۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ۔

۹۸۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی والدہ سے سنا انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز مغرب میں سورہ والمرسلات سنی ہے۔

بَابُ ۵۹۷ الْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ
۹۹۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ۔

باب: نماز مغرب میں سورہ والطور کی تلاوت کرنا
۹۹۰: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ والطور کی تلاوت نماز مغرب میں فرماتے تھے۔

بَابُ ۵۹۸ الْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِحَمِّ الدِّخَانِ
۹۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَرْبُودٍ السُّقَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا خَبِوَةُ وَذَكَرَ آخَرَ فَلَا حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ هُرْمَزٍ حَدَّثَهُ أَنَّ

باب: نماز مغرب میں سورہ حم دخان کی تلاوت
۹۹۱: حضرت عبداللہ بن عقبہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں سورہ حم دخان کی تلاوت فرمائی۔

مَعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عُتْبَةَ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِحَمِّ الدُّخَانِ -

بَابُ ۵۹۹ الْقِرَاءَةُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمَصِّ

۹۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَرِثِ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ
عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ
لِمُرْوَانَ يَا أَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ اتَّقِرْ فِي الْمَغْرِبِ بِقُلِّ هُوَ
اللَّهُ أَحَدٌ وَأَنَا أُعْطِينَاكَ الْكُوثَرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ
فَمَحْلُوقَةٌ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيهَا بِأَطْوَلِ الطُّوَلَيْنِ الْمَصِّ -

۹۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ مُرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ
ثَابِتٍ قَالَ مَا لِي أَرَاكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ السُّورِ
وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِيهَا بِأَطْوَلِ الطُّوَلَيْنِ
قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ مَا أَطْوَلُ الطُّوَلَيْنِ قَالَ الْأَعْرَافُ -

۹۹۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ وَأَبُو حَيَّوَةَ
عَنِ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي صَلَاةِ
الْمَغْرِبِ بِسُورَةِ الْأَعْرَافِ فَرَقَّهَا فِي رَكْعَتَيْنِ -

بَابُ ۶۰۰ الْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

۹۹۵: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْجَوَابِ
قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِينَ مَرَّةً يَقْرَأُ فِي
الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ قُلِّ

باب: نماز مغرب میں سورہ "المص" کی تلاوت کرنا

۹۹۲: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے
حضرت مروان سے فرمایا اے ابوالملک تم نماز مغرب میں قُلِّ
هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور اَنَا أُعْطِينَاكَ الْكُوثَرَ پڑھتے ہو؟ انہوں نے
فرمایا کہ ہاں یہ نئی بات ہے یا اس طریقہ سے کہا کہ میں قسم کھاتا
ہوں بلاشبہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں طویل
سورت تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے یعنی المص اور سورہ
اعراف۔

۹۹۳: حضرت مروان سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت
رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ تم نماز مغرب میں
مختصر سورت تلاوت کرتے ہو حالانکہ میں نے حضرت رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کو طویل سورت دو طویل سورت میں سے تلاوت کرتے
ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے کہا کہ اے ابوعبداللہ طویل سورت
کوئی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ سورہ اعراف۔

۹۹۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں سورہ اعراف دو رکعت میں
تلاوت کی۔

باب: نماز مغرب میں کوئی سورت تلاوت کی جائے؟

۹۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیس مرتبہ نماز
مغرب کی سنت میں اور نماز فجر کی سنت میں قُلِّ يَا أَيُّهَا
الْكَافِرُونَ اور سورہ قُلِّ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کی تلاوت فرماتے ہوئے
سنا ہے۔

يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

بَابُ ۲۰۱ الْفَضْلُ فِي قِرَاءَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

۹۹۶: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَرِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ أَبَا الرَّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ فَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيُحْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ فَعَلَ ذَلِكَ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّهُ.

۹۹۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ مَوْلَى ابْنِ زَيْدٍ بِنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَقْبَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَبَتْ فَسَأَلْتُهُ مَا ذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْجَنَّةُ.

۹۹۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ يَرِدُّهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدُنَّ نَفْسُ الْقُرْآنِ.

۹۹۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

بَابُ: سُوْرَةُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ كِي فَضِيْلَتِ سِے مُتَعَلِق

۹۹۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سریہ کا سردار بنا کر بھیجا۔ وہ اپنے لوگوں کے ساتھ نماز میں قرآن کریم تلاوت کرتا تھا پھر آخر میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتا تھا۔ لوگوں نے یہ بات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص سے دریافت کرو وہ شخص کس وجہ سے اس طریقہ سے کرتا ہے؟ لوگوں نے اس شخص سے دریافت کیا تو اس شخص نے جواب دیا کہ سورۃ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ میں خداوند قدوس کی صفت ہے اس وجہ سے مجھ کو اس سورت کا پڑھنا بہت عمدہ معلوم ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس سے کہہ دو کہ خداوند قدوس اسے دوست رکھتا ہے۔

۹۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے ہوئے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ضرور لازم ہوگئی۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسی شے لازم ہوگئی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت۔

۹۹۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو متعدد مرتبہ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پڑھتے ہوئے دیکھا۔ جس وقت صبح ہوگئی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ سورۃ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۹۹۹: حضرت ابویوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اجر و ثواب کے اعتبار سے تمہاری قرآن کے برابر ہے۔

قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ امْرَأَةٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا أَعْرِفُ إِسْنَادًا أَطْوَلَ مِنْ هَذَا۔

بَابُ ۶۰۲ الْقِرَاءَةُ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّبِّكَ الْأَعْلَى

۱۰۰۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ مُعَاذٌ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَطَوَّلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَتَانِ يَا مُعَاذُ أَفَتَانِ يَا مُعَاذُ أَيْنَ كُنْتَ عَنْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَالصُّحَى وَإِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ۔

بَابُ ۶۰۳ الْقِرَاءَةُ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا

۱۰۰۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ لِأَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَأَنْصَرَفَ رَجُلٌ مِمَّا فَأَخْبَرَ مُعَاذٌ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ مُعَاذٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرِيدُ أَنْ تَكُونَ فِتْنَانًا يَا مُعَاذُ إِذَا أَمَسَتِ النَّاسَ فَأَقْرَأُ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَأَقْرَأُ بِاسْمِ رَبِّكَ۔

۱۰۰۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ أَبَانَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ

باب: نماز عشاء میں سورۃ اعلیٰ

کی تلاوت

۱۰۰۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے نماز عشاء پڑھائی اور طویل سورت پڑھائی تو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے معاذ رضی اللہ عنہ تم کیا فتنہ برپا کرو گے اے معاذ! (رضی اللہ عنہ) سورۃ اعلیٰ اور سورۃ الضحیٰ اور سورۃ انفطار کس طرف چلی گئیں یعنی تم نے ان سورتوں کو کس وجہ سے نماز میں نہیں پڑھا؟

باب: نماز عشاء میں سورۃ

”الشمس“ پڑھنا

۱۰۰۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنے لوگوں کے ساتھ نماز عشاء ادا کی اور اس کو انہوں نے لمبا کر دیا تو ایک شخص نماز توڑ کر چلا گیا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ شخص منافق ہے۔ اس شخص کو جس وقت یہ خبر ہوئی کہ (اس کو منافق قرار دیا گیا) تو وہ شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم لوگوں کے درمیان فتنہ برپا کرنا چاہتے ہو جس وقت امامت کرو تو تم سورۃ والشمس اور سورۃ اعلیٰ اور سورۃ غاشیہ اور سورۃ اقراء پڑھو۔

۱۰۰۲: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں سورۃ والشمس

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ بِالشَّمْسِ وَضَحَاهَا وَأَشْبَاهِهَا مِنَ السُّورِ.

بَابُ ۶۰۴ الْقِرَاءَةُ فِيهَا بِالتَّيْنِ وَالزَّيْتُونِ

۱۰۰۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ فِيهَا بِالتَّيْنِ وَالزَّيْتُونِ.

بَابُ ۶۰۵ الْقِرَاءَةُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ

صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

۱۰۰۴: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِالتَّيْنِ وَالزَّيْتُونِ.

بَابُ ۶۰۶ الرَّكُودُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ

۱۰۰۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَكَكَ النَّاسُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ سَعْدٌ أَتَيْدُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْذِفُ فِي الْآخِرَتَيْنِ وَمَا الْوُ مَا أَفْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ.

۱۰۰۶: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَلِيٍّ أَبُو الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ دَاوُدَ الطَّائِنِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

تلاوت کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس جیسی دوسری سورت تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

باب: سورۃ والتین نماز عشاء میں تلاوت کرنا

۱۰۰۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء ادا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء میں سورۃ والتین تلاوت فرمائی۔

باب: عشاء کی پہلی رکعت میں کونسی سورت پڑھی

جائے؟

۱۰۰۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ سفر میں تھے کہ عشاء کی پہلی رکعت میں سورۃ والتین پڑھی۔

اباب: شروع کی دو رکعت کو طویل کرنا

۱۰۰۵: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تمہاری ہر ایک بات اور ہر ایک عمل کے بارے میں لوگ شکایت کرتے ہیں یہاں تک کہ نماز کے بارے میں بھی۔ (شکایت کرتے ہیں) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں شروع کی دو رکعات میں قرأت کو لمبا کرتا ہوں اور آخری دو رکعات میں قرأت نہیں کرتا اور میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے ساتھ یہی گمان ہے۔

۱۰۰۶: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوفہ کے چند حضرات نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی شکایت پیش کی اور عرض کیا کہ خدا کی قسم وہ عمدہ طریقہ سے نماز

وَقَعَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ فِي سَعْدٍ عِنْدَ عُمَرَ فَقَالُوا
وَاللَّهِ مَا يُحْسِنُ الصَّلَاةَ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَأَصَلِّي بِهِمْ
صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَحْرِمُ
عَنْهَا أَرْكَدُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأَحْدِفُ فِي الْآخِرَتَيْنِ قَالَ
ذَلِكَ الظَّنُّ بِكَ-

بَابُ ۶۰۷ قِرَاءَةُ سُورَتَيْنِ فِي رُكْعَةٍ

۱۰۰۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عِيسَى
بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
إِنِّي لَا أَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ يَقْرَأُ بِهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِينَ سُورَةً فِي عَشْرِ
رُكْعَاتٍ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلْقَمَةَ فَدَخَلَ ثُمَّ حَرَجَ إِلَيْنَا
عَلْقَمَةُ فَسَأَلْنَاهُ فَأَخْبَرَنَا بِهِنَّ-

۱۰۰۸: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا
وَالِیْلٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ قَرَأْتُ الْمُفْصَلَ
فِي رُكْعَةٍ قَالَ هَذَا كَهَيْذِ الشَّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ
الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ
بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفْصَلِ سُورَتَيْنِ
سُورَتَيْنِ فِي رُكْعَةٍ-

۱۰۰۹: أَخْبَرَنَا عُمَرَو بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
رَجَاءٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ
وَتَّابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَآتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي
قَرَأْتُ اللَّيْلَةَ الْمُفْصَلَ فِي رُكْعَةٍ فَقَالَ هَذَا كَهَيْذِ الشَّعْرِ

اوانہیں کرتے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
نماز جیسی نماز پڑھتا ہوں اور میں اس میں کسی قسم کی کوئی کوتاہی
نہیں کرتا اور میں شروع کی دو رکعات کو طویل کرتا ہوں اور بعد
والی دو رکعت کو مختصر کرتا ہوں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم کو بھی یقین
ہے تم سے کہ تمہاری شکایت بیکار ہے اور واقعی آپ نبی کے طریقہ
کے مطابق چلتے ہیں اور سنت نبوی کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

باب: ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا

۱۰۰۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں
نے کہا کہ میں ان تمام سورتوں سے واقف ہوں جو کہ ایک
دوسرے کے مشابہ ہیں اور وہ سورتیں ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
ان سورتوں کو دس رکعات میں پڑھا کرتے تھے۔ پھر انہوں نے
علقمہ رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اندر داخل ہوئے۔ اسکے بعد علقمہ
باہر کی جانب نکلے۔ حضرت شقیق نے بیان فرمایا کہ ہم نے ان
سے دریافت کیا ان سورت سے متعلق تو انہوں نے بیان فرمایا۔

۱۰۰۸: حضرت ابو وائل سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے سامنے نقل کیا کہ میں نے مفصل کو
(یعنی اس کی تمام سورتوں کو یعنی سورۃ حجرات سے لے کر آخر
قرآن تک کی سورت کو) ایک ہی رکعت میں تلاوت کیا انہوں
نے فرمایا کہ یہ تو شعر کی طرح جلدی جلدی پڑھنا ہو گیا اور میں ان
سورتوں کو شناخت کرتا ہوں جو کہ ایک دوسرے کے مشابہ ہیں۔
جن کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ساتھ شامل کر کے پڑھا کرتے تھے۔
اس کے بعد انہوں نے مفصل کی بیس سورتیں بیان فرمائیں اور ہر
ایک رکعت میں دو دو سورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے۔

۱۰۰۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص
ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میں نے آج کی
رات ایک رکعت میں پوری مفصل کی سورتیں پڑھ دیں انہوں
نے فرمایا کہ کیا شعر کی طرح سے تم اڑتے ہوئے چلے گئے لیکن

لَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمَ يَقْرَأُ
النَّظَائِرَ عَشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفْصَلِ مِنْ آلِ حَمٍ۔
رسول کریم تو سورت کو جوڑ کر تلاوت فرمایا کرتے تھے اور وہ مفصل
کی بیس سورتیں تھیں یعنی ”حم“ سے لے کر آخر قرآن کریم تک۔

☆ خلاصہ الباب واضح رہے کہ قرآن کریم کی سورت کو تین حصوں پر تقسیم فرمایا گیا ہے:

۱ مفصل کی سورتیں

۲ اوسط والی سورتیں

۳ قصار والی سورتیں

اور مفصل والی سورت میں علماء کا اختلاف ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ مفصل کی سورتیں سورہ ”قی“ سے شروع ہوتی ہیں
اور بعض حضرات فرماتے ہیں سورہ ”صف“ سے شروع ہوتی ہیں اور بعض حضرات فرماتے ہیں سورہ ”ملک“ سے اور بعض فرماتے
ہیں کہ سورہ ”اعلیٰ“ سے۔ واللہ اعلم

بَابُ ۶۰۸ قِرَاءَةُ بَعْضِ السُّورَةِ

۱۰۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدِيثًا
رَفَعَهُ إِلَى ابْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ
حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ
فَقُضِيَ فِي قُبْلِ الْكُعْبَةِ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ
يَسَارِهِ فَافْتَحَ بِسُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى
أَوْ عِيسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ۔

باب: سورت کا کوئی حصہ نماز میں پڑھنا

۱۰۱۰: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ جس دن مکہ مکرمہ فتح ہوا میں اُس روز رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کی
جانب رخ فرما کر نماز ادا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے اتار کر
بائیں جانب رکھے اور سورہ مؤمنون شروع فرمائی۔ پس جس
وقت حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کے تذکرہ پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کو کھانسی ہو گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کر لیا۔

☆ خلاصہ الباب واضح رہے کہ اس جگہ آیت کریمہ: ﴿ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هَارُونَ بِآيَاتِنَا وَسُلْطَانٍ مُبِينٍ﴾
[المؤمنون: ۴۵] مذکورہ آیت کریمہ مراد ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی آ گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمادیا۔

بَابُ ۶۰۹ تَعَوُّذُ الْقَارِئِ إِذَا مَرَّ

بِآيَةِ عَذَابٍ

۱۰۱۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ وَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ
سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسَوَّرِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صَلَّةِ بْنِ
زُفَرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً فَقَرَأَ
فَكَانَ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ وَقَفَ وَتَعَوَّذَ وَإِذَا مَرَّ بِآيَةِ

باب: جس وقت دوران نماز عذاب الہی سے متعلق

آیت کریمہ تلاوت کرے تو اللہ سے پناہ مانگے

۱۰۱۱: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک
رات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہو کر نماز ادا کی تو
دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کی تلاوت فرماتے ہیں پس جس
وقت عذاب الہی سے متعلق آیت کریمہ آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رک
جاتے اور خداوند قدوس کی پناہ مانگتے اور جس وقت آیت رحمت

رَحْمَةٍ وَقَفَّ فَدَعَا وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ
الْعَظِيمِ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى۔

باب ۶۱۰ مَسْأَلَةُ الْقَارِي

إِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ

۱۰۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ
عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ طَلْعَةَ
بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُذَيْفَةَ وَالْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ
عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ
حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْبَقْرَةَ
وَالْإِسْرَاءَ وَالنِّسَاءَ فِي رُكْعَةٍ لَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ
إِلَّا سَالَ وَلَا بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا اسْتَجَارَ۔

باب ۶۱۱ تَرْدِيدُ الْآيَةِ

۱۰۱۳: أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنِي جَسْرَةُ بِنْتُ دَجَاجَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ
يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا
أَصْبَحَ بِآيَةِ وَالْآيَةِ إِنَّ تَعَذُّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ
تَغْفِرَ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

باب ۶۱۲ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَوَتِكَ

وَلَا تُخَافُ بِهَا

۱۰۱۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
الدُّورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ
جَعْفَرُ بْنُ أَبِي وَحْشِيَّةَ وَهُوَ ابْنُ إِيَّاسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

نازل ہوتی تو رک جاتے اور دعا مانگتے اور دوران رکوع سبحان
ربی العظیم پڑھتے۔

باب: رحمت کی آیت پڑھنے پر رحمت کی

دُعا کرنا

۱۰۱۲: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ بقرہ اور سورۃ آل
عمران اور سورۃ نساء ایک رکعت میں تلاوت فرمائی جس وقت
رحمت کی آیت تلاوت فرماتے تو اللہ تعالیٰ سے رحمت مانگتے اور
جس وقت آیت عذاب تلاوت فرماتے تو اس (اللہ عزوجل) کی
پناہ مانگتے۔

باب: ایک ہی آیت کریمہ کو متعدد مرتبہ تلاوت کرنا

۱۰۱۳: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہو گئے اور ایک آیت کریمہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے صبح کر دی (یعنی صبح ہونے تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی آیت
کریمہ تلاوت فرماتے رہے) اور وہ آیت کریمہ یہ تھی: إِنَّ
تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرَ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ
الْحَكِيمُ (المائدہ: ۱۱۸) یعنی اے خدا اگر تو بندوں پر عذاب نازل
کر دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو مغفرت فرما دے تو تو
بلاشبہ غالب اور حکمت والا ہے۔ (واضح رہے کہ مذکورہ بالا آیت
کریمہ عیسائی قیامت کے دن بارگاہ الہی میں عرض کریں گے)۔

باب: آیت کریمہ: وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَوَتِكَ وَلَا

تُخَافُ بِهَا کی تفسیر

۱۰۱۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کریمہ کی تفسیر
میں روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضرت
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکرمہ میں روپوش تھے۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم

جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ وَقَالَ ابْنُ مَيْبَعٍ يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا صَوْتَهُ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَیَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافُ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا يَسْمَعُوا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا.

اپنے احباب کے ہمراہ نماز ادا فرماتے تھے تو قرآن کریم بلند آواز سے تلاوت فرماتے اور جس وقت اہل شرک آپ ﷺ کی آواز سنتے تو نعوذ باللہ قرآن کریم کو برا کہتے اور جس ذات نے قرآن کریم نازل فرمایا اور جو قرآن کریم لے کر حاضر ہوئے (جبریل) اس کو بھی برا بھلا کہتے اس پر خداوند قدوس نے اپنے پیغام لانے والوں سے ارشاد فرمایا تم اتنی آواز میں نہ پکارو۔ مطلب یہ ہے کہ تم قرآن کریم بہت زیادہ آواز سے نہ پڑھو۔ ایسا نہ ہو کہ مشرکین قرآن کریم سن لیں اور قرآن کریم کو برا کہہ دیں اور نہ بہت زیادہ آہستہ سے قرآن کریم پڑھو کہ تمہارے ساتھی نہ سن سکیں بلکہ تم درمیان درمیان کا راستہ اختیار کرو۔ وہ راستہ یہ ہے کہ تمہارے ساتھی سن لیں اور باہر والے کافر نہ سنیں۔

۱۰۱۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا صَوْتَهُ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْفِضُ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ مَا كَانَ يَسْمَعُهُ أَصْحَابُهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا.

۱۰۱۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قرآن کریم تلاوت فرماتے اور جس وقت اہل شرک آپ ﷺ کی آواز سنتے تو وہ لوگ قرآن کریم کو برا کہتے اور جو شخص قرآن کریم لے کر آیا ہے اس کو بھی برا کہتے اس وجہ سے آپ ﷺ قرآن کریم کو بلکی آواز سے پڑھنے لگے اس قدر آہستہ سے کہ آپ ﷺ کے ساتھیوں کو بھی نہ سنائی دے سکے اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ: وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا (الاسراء: ۱۱۰) نازل فرمائی۔

بَابُ ۶۱۳ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

۱۰۱۶: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى عَرِيضَتِي.

باب: قرآن کریم کو بلند آواز سے تلاوت کرنا

۱۰۱۶: حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کو (مسجد میں) سنتی تھی اور میں اپنی چھت کے اوپر ہوتی تھی۔

بَابُ ۶۱۴ مَدِّ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ

۱۰۱۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا

باب: بلند آواز سے قرآن کریم پڑھنا

۱۰۱۷: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس

عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَارِثٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَمُدُّ صَوْتَهُ مَدًّا.

بَابُ ۶۱۵ تَزْيِينُ الْقُرْآنِ بِالصَّوْتِ

۱۰۱۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ.

۱۰۱۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ قَالَ ابْنُ عَوْسَجَةَ كُنْتُ نَسِيتُ هَذِهِ زَيِّنُوا الْقُرْآنَ حَتَّى ذَكَرَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مَزَاحِمٍ.

۱۰۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُبَيْرٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَارِثٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَدْنَى اللَّهُ لَشَيْءٍ مَا أَدْنَى لِنَبِيِّ حَسَنَ الصَّوْتِ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ.

۱۰۲۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَدْنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَشَيْءٍ يَعْنِي أَدْنَى لِنَبِيِّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ.

۱۰۲۲: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَرِثِ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ قِرَاءَةَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ

ﷺ سے دریافت کیا کہ حضرت رسول کریم ﷺ کس طریقہ سے تلاوت قرآن فرمایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ آپ ﷺ آواز کھینچ کر تلاوت فرماتے تھے۔

باب: قرآن کریم عمدہ آواز سے تلاوت کرنا

۱۰۱۸: حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کو اپنی آوازوں سے مزین کرو۔

۱۰۱۹: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ قرآن کریم کو اپنی (عمدہ) آواز سے زینت دو۔ ابن عوجہ نے فرمایا میں اس بات کو بھول گیا تھا تو مجھ کو یہ بات ابن مزاحم نے یاد دلائی۔

۱۰۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خداوند قدوس کسی شے کو اس طریقہ سے نہیں سنتا کہ جس طریقہ سے قرآن کریم کو سنتا ہے حضرت رسول کریم ﷺ کی زبان مبارک سے جو کہ عمدہ آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کرے۔

۱۰۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس طرح نہیں سنتے جس طرح کسی اچھی آواز والے نبی کی زبان سے قرآن سنتے ہیں۔

۱۰۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی قرأت سنی تو فرمایا کہ تم کو حضرت داؤد علیہ السلام کا لہجہ عطا فرمایا گیا ہے۔

لَقَدْ أُرْتِيَ مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

”مزامیر“ کی تشریح:

عربی زبان میں مزامیر کا لفظی ترجمہ بانسری ہے لیکن عظمت قرآن کے پیش نظر اس جگہ ترجمہ لہجہ اور آواز سے زیادہ مناسب ہے یعنی جیسا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا گلاتھا تو تمہارا گلا بھی ایسا ہی ہے اور تم قرآن کریم عمدہ آواز سے تلاوت کیا کرو۔ واضح رہے کہ قرآن کریم کو عمدہ لہجہ سے پڑھنا عندالشرع مطلوب ہے لیکن حروف کو اپنی مقدار سے کم زیادہ نہ کرو۔

۱۰۲۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم نے ایک مرتبہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی تلاوت قرآن کی آواز سنی تو ارشاد فرمایا کہ تم کو حضرت داؤد علیہ السلام کے خاندان کی ایک بانسری عطا کی گئی ہے یعنی تمہارا گلا اور لہجہ حضرت داؤد جیسا ہے۔

۱۰۲۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلاوت قرآن کریم سنی تو ارشاد فرمایا کہ ان کو حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک بانسری ملی ہے۔

۱۰۲۵: حضرت یعلیٰ بن مملک سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت اور نماز کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے کیا تعلق ہے؟ پھر انہوں نے بیان فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کو کہ وہ قرأت بالکل صاف تھی اور ایک ایک کر کے ہر ایک حرف علیحدہ معلوم ہوتا تھا۔

باب: بوقت رکوع تکبیر پڑھنا

۱۰۲۶: حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت ابو ہریرہ کو مدینہ میں مروان نے خلیفہ مقرر کیا تو وہ جس وقت نماز فرض کے واسطے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر رکوع فرماتے وقت تکبیر فرماتے پھر جس وقت رکوع سے سر اٹھاتے تو ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھتے پھر تکبیر کہتے۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرنے کے واسطے

۱۰۲۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ لَقَدْ أُرْتِيَ هَذَا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

۱۰۲۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قِرَاءَةَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ لَقَدْ أُرْتِيَ هَذَا مَرَّارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

۱۰۲۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلُكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ قَالَتْ مَا لَكُمْ وَصَلَاتِهِ ثُمَّ نَعَتُ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنَعْتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔

بَابُ ۶۱۶ التَّكْبِيرُ لِلرُّكُوعِ

۱۰۲۶: أَخْبَرَنَا سُؤْدَةُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حِينَ اسْتَخْلَفَهُ مَرْوَانُ عَلَى الْمَدِينَةِ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ

الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدٌ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ السُّجُودِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ يَفْعَلُ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ فَإِذَا قَضَى صَلَاتَهُ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَى أَهْلِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَا أَشْهَكُمُ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۶۱۷ رَفْعُ الْيَدَيْنِ لِلرُّكُوعِ

حَذَا فُرُوعَ الْأَذْنَيْنِ

۱۰۲۷: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتَّى بَلَغَتْ فُرُوعَ أُذُنَيْهِ.

بَابُ ۶۱۸ رَفْعُ الْيَدَيْنِ لِلرُّكُوعِ

حَذَا الْمُنَكَبِينَ

۱۰۲۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَازِيَ مَنْكَبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ.

بَابُ ۶۱۹ تَرْكُ ذَلِكَ

۱۰۲۹: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَا أُخْبِرُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَقَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ يُعِدْ.

جھک جاتے پھر جس وقت دو رکعت کے بعد تشہد پڑھ کر اٹھ جاتے تو تکبیر کہتے اور اس طریقہ سے وہ پوری نماز میں کرتے پھر جس وقت نماز سے فراغت ہوگئی اور سلام پھیرا تو لوگوں کی جانب مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تم سب سے زیادہ حضرت رسول کریم ﷺ کے زیادہ مشابہ ہوں نماز پڑھنے کے اعتبار سے۔

باب: بوقت رکوع کانوں تک ہاتھ اٹھانے سے متعلق

۱۰۲۷: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے جس وقت تکبیر فرماتے اور جس وقت رکوع فرماتے اور رکوع سے سر اٹھاتے دونوں کان کی لو تک۔

باب: دونوں مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانے سے متعلق

۱۰۲۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ جس وقت نماز شروع فرماتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے مونڈھوں تک اور اسی طریقہ سے جس وقت رکوع فرماتے اور رکوع سے سر اٹھاتے۔

باب: مونڈھوں تک ہاتھ نہ اٹھانا

۱۰۲۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کیا میں تم کو حضرت رسول کریم ﷺ کی نماز کے بارے میں نہ بتلا دوں پھر وہ کھڑے ہوئے انہوں نے دونوں ہاتھ اٹھائے پہلی مرتبہ میں (یعنی جس وقت نماز شروع کی) پھر ہاتھ نہ اٹھائے۔

بَابُ ۶۲۰ اِقَامَةُ الصُّلْبِ فِي الرُّكُوعِ

باب: رکوع میں پشت برابر رکھنا

۱۰۳۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُجْزَى صَلَاةٌ لَا يَقِيُمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔

۱۰۳۰: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو کہ اپنی پشت کو برابر نہ کرے رکوع اور سجدہ میں۔

بَابُ ۶۲۱ اِلْعِتْدَالُ فِي الرُّكُوعِ

باب: کس طریقہ سے رکوع کیا جائے؟

۱۰۳۱: أَخْبَرَنَا سُؤْدَةُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ اْعْتَدِلُوا فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا يَبْسُطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ۔

۱۰۳۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سیدھے اور ٹھیک ہو جاؤ۔ رکوع اور سجدہ میں اور تم لوگوں میں سے کوئی شخص دونوں ہاتھ کوکتے کی طرح سے رکوع اور سجود میں نہ پھیلائے۔

کتاب التَّطْبِیْ

کتاب تطبیق کی

۱۰۳۲: حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم دونوں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ان کے مکان میں تھے۔ انہوں نے فرمایا کیا یہ لوگ نماز سے فارغ ہو چکے ہیں۔ ہم لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے امامت فرمائی اور ہم دونوں کے درمیان میں کھڑے ہو گئے۔ نہ تو اذان پڑھی اور نہ اقامت اور فرمایا: جس وقت تم تین آدمی ہوں تو تم اسی طرح سے کرو اور جس وقت تین سے زیادہ مقتدی ہوں تو تمہارے میں سے کوئی شخص امامت کرے اور چاہئے کہ اپنی دونوں ہتھیلی کو بچھائے اپنی رانوں پر۔ گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے اختلاف کو۔

۱۰۳۳: حضرت اسود اور حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ دونوں حضرات نے فرمایا ہم لوگوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نماز ادا کی ان کے مکان میں اور وہ ہمارے درمیان میں کھڑے ہو گئے تو ہم لوگوں نے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا۔ انہوں نے ہمارے ہاتھ وہاں سے اٹھا دیئے اور انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۰۳۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے ہم لوگوں کو نماز کی تعلیم دی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے

۱۰۳۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ عُلُقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ أَنَّهُمَا كَانَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ فِي بَيْتِهِ فَقَالَ أَصَلَّى هَؤُلَاءِ قُلْنَا نَعَمْ فَأَمَّهُمَا وَقَامَ بَيْنَهُمَا بِغَيْرِ إِذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ قَالَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَاصْنَعُوا هَكَذَا وَإِذَا كُنْتُمْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَوْمَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيُفْرِشْ كَفَّهُ عَلَى فِخْذَيْهِ فَكَانَمَا أَنْظَرُ إِلَى اخْتِلَافِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۳۳: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّبَاطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبَانَا عَمْرُو وَهُوَ ابْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعُلُقَمَةَ قَالَا صَلَّيْنَا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي بَيْتِهِ فَقَامَ بَيْنَنَا فَوَضَعَا أَيْدِيَنَا عَلَى رُكْبِنَا فَنَزَعَهَا فَخَالَفَ بَيْنَ أَصَابِعِنَا وَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

۱۰۳۴: أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ أَبَانَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ فَقَامَ فَكَبَّرَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَرَكَعَ فَلَبَّغَ ذَلِكَ سَعْدًا فَقَالَ صَدَقَ أَخِي قَدْ كُنَّا نَفْعَلُ هَذَا ثُمَّ أَمَرْنَا بِهَذَا يَعْنِي الْإِمْسَاكَ بِالرُّكْبِ.

بَابُ ۶۲۳ نَسَخِ ذَلِكَ

۱۰۳۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَغْفُورٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي وَجَعَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيْ فَقَالَ لِي اضْرِبْ بِكَفِّكَ عَلَى رُكْبَتَيْكَ قَالَ ثُمَّ فَعَلْتُ ذَلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَضْرَبَ يَدَيَّ وَقَالَ إِنَّا قَدْ نَهَيْنَا عَنْ هَذَا وَأَمَرْنَا أَنْ نَضْرِبَ بِالْأَكْفِ عَلَى الرُّكْبِ.

۱۰۳۶: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَكَعْتُ فَطَبَّقْتُ فَقَالَ أَبِي إِنَّ هَذَا شَيْءٌ كُنَّا نَفْعَلُهُ ثُمَّ ارْتَفَعْنَا إِلَى الرُّكْبِ.

بَابُ ۶۲۴ الْإِمْسَاكِ بِالرُّكْبِ فِي الرُّكُوعِ

۱۰۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُمَرَ قَالَ سُنَّتُ لَكُمْ الرُّكْبُ فَأَمْسِكُوا بِالرُّكْبِ.

۱۰۳۸: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِنَّمَا السُّنَّةُ الْأَخَذُ بِالرُّكْبِ.

بَابُ ۶۲۵ مَوَاضِعِ الرَّاحَتَيْنِ فِي الرُّكُوعِ

۱۰۳۹: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَالِمٍ قَالَ آتَيْنَا

اور آپ نے تکبیر پڑھی جس وقت آپ رکوع فرمانے لگے تو دونوں ہاتھ ملا کر آپ نے گھٹنوں کے درمیان میں رکھ لئے اور رکوع کیا جس وقت یہ حدیث مسعودیؒ کے علم میں آئی تو انہوں نے فرمایا کہ میرے بھائی نے درست فرمایا اور پہلے اسی طریقہ سے حکم تھا پھر رکوع میں دونوں گھٹنوں کے پکڑنے کا حکم ہوا۔

باب: اس حکم کا منسوخ ہونا

۱۰۳۵: حضرت مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد کے پاس کھڑے ہو کر نماز ادا کی اور دونوں ہاتھوں کو رکوع میں گھٹنوں کے درمیان میں رکھا پھر میں نے دوسری مرتبہ اسی طرح کیا یعنی دونوں ہاتھ ملا کر گھٹنوں کے درمیان میں رکھا۔ میرے والد نے میرے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور فرمایا ہم کو اس سے منع فرمایا گیا اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر جمانے کا حکم ہوا۔

۱۰۳۶: حضرت مصعب بن سعد سے روایت ہے کہ میں نے رکوع میں دونوں ہاتھ جوڑے تو میرے والد حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پہلے ہم اس طریقہ سے کرتے تھے پھر ہم کو حکم ہوا گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا۔

باب: دوران رکوع دونوں گھٹنوں کو پکڑنا

۱۰۳۷: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا مسنون ہے تو تم لوگ گھٹنوں کو پکڑ لو۔

۱۰۳۸: حضرت ابو عبد الرحمن سلمی سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رکوع میں گھٹنوں کو پکڑنا ہی مسنون ہے۔

باب: دوران رکوع دونوں ہتھیلیاں کس جگہ رکھے؟

۱۰۳۹: حضرت سالم سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابو مسعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے کہا کہ (آپ

أَبَا مَسْعُودٍ فَقُلْنَا لَهُ حَدَّثَنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بَيْنَ آيِدَيْنَا وَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ وَجَافَى بِمِرْفَقَيْهِ حَتَّى اسْتَوَى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ حَتَّى اسْتَوَى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ۔

بَابُ ۶۲۶ مَوَاضِعِ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ

فِي الرُّكُوعِ

۱۰۴۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّهَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ سَالِمِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَلَا أُصَلِّي لَكُمْ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَقُلْنَا بَلَى فَقَامَ فَلَمَّا رَكَعَ وَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَجَعَلَ أَصَابِعَهُ مِنْ وَرَاءِ رُكْبَتَيْهِ وَجَافَى إِبْطَيْهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ حَتَّى اسْتَوَى كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ سَجَدَ فَجَافَى إِبْطَيْهِ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ سَجَدَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ ثُمَّ صَعَّ كَذَلِكَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهَكَذَا كَانَ يُصَلِّي بِنَا۔

بَابُ ۶۲۷ التَّجَافَى فِي الرُّكُوعِ

۱۰۴۱: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُليَّةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَالِمِ الْبَرَادِ قَالَ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ أَلَا أُرِيكُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قُلْنَا بَلَى فَقَامَ فَكَبَّرَ فَلَمَّا رَكَعَ

فرمائیں کہ) رسول کریم ﷺ نماز کو کس طریقہ سے ادا فرماتے تھے؟ چنانچہ وہ ہمارے سامنے کھڑے ہوئے اور تکبیر پڑھی اور جس وقت رکوع کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھا اور اپنی انگلیاں ان سے نیچے رکھ دیں اور اپنی دونوں کہنیاں (پیٹ) سے جدا رکھیں۔ یہاں تک کہ ہر ایک عضو سیدھا ہو گیا پھر ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) فرمایا یہاں تک کہ ہر ایک عضو سیدھا ہو گیا۔

باب: دوران رکوع دونوں ہاتھ کی انگلیاں کس جگہ

رہیں؟

۱۰۴۰: حضرت عقبہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کیا میں تم لوگوں کے سامنے اس طریقہ سے نماز ادا کروں جیسے میں نے رسول کریم ﷺ کو پڑھتے ہوئے دیکھا ہے ہم نے کہا کہ ضرور پڑھو۔ چنانچہ وہ کھڑے ہو گئے جس وقت انہوں نے رکوع کیا تو دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ لیں اور اپنی انگلیاں گھٹنوں کے نیچے کر لیں اور اپنی دونوں بغل کو کھول دیا یہاں تک کہ اپنی جگہ پر ہر ایک عضو جم گیا۔ پھر سر اٹھایا اور کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ ہر ایک عضو سیدھا ہو گیا پھر سجدہ کیا تو دونوں بغل کھول دیں۔ یہاں تک کہ ہر ایک عضو اپنی جگہ پر جم گیا پھر بیٹھ گئے۔ یہاں تک کہ ہر ایک عضو اپنی جگہ پر جم گیا پھر سجدہ کیا پھر چاروں رکعات میں اس طریقہ سے کیا اس کے بعد فرمایا کہ میں نے نبی کو اس طریقہ سے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ اسی طریقہ سے ہم لوگوں کے ہمراہ نماز ادا فرماتے تھے۔

باب: دوران رکوع بغلوں کو کشادہ رکھنے سے متعلق

۱۰۴۱: حضرت سالم براد سے روایت ہے کہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کو نماز نبوی ﷺ نہ سکھلا دوں؟ ہم نے عرض کیا کہ ضرور۔ چنانچہ وہ کھڑے ہو گئے اور تکبیر کہہ دی اور جس وقت رکوع کیا تو اپنی بغلوں کو کشادہ رکھا حتیٰ کہ جس وقت ہر

جَا فَي بَيْنَ اِبْطِيهِ حَتَّى لَمَّا اسْتَقَرَّ كُلُّ شَيْءٍ مِنْهُ رَفَعَ رَأْسَهُ فَصَلَّى اَرْبَعَ رُكْعَاتٍ هَكَذَا وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي.

بَابُ ۲۲۸ اِلِاعْتِدَالٍ فِي الرُّكُوعِ

۱۰۴۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ اِعْتَدَلَ فَلَمْ يَنْصِبْ رَأْسَهُ وَلَمْ يَقْبِعْهُ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ.

بَابُ ۲۲۹ النَّهْيُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ

۱۰۴۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِسِيِّ وَالْحَرِيرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى وَأَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا.

”قسی“ کیا ہے؟

قسی ایک کپڑے کا نام ہے جو کہ ریشم سے تیار کیا جاتا ہے اس کی نسبت قس کی جانب کی گئی ہے جو کہ ایک جگہ کا نام ہے اور حریر خالص ریشم کو کہا جاتا ہے بہر حال مردوں کے واسطے ان اشیاء کا استعمال ناجائز ہے۔

۱۰۴۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ رَاكِعًا وَعَنِ الْقِسِيِّ وَالْمَعْصُفَرِ.

۱۰۴۵: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُشْكَدَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْلٍ عَنْ الصَّحَّاحِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

۱۰۴۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگلی پینے اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے اور قسی اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے کے پہن لینے کی ممانعت فرمائی۔

۱۰۴۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور میں یہ بات نہیں کہتا ہوں کہ تم کو منع فرمایا سونے کی انگلی پینے سے اور قسی

ایک عضو اپنی جگہ پر جم گیا تو انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور چاروں رکعات اسی طریقہ سے ادا کیں پھر فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طریقہ سے نماز ادا فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔

باب: بحالت رکوع اعتدال اختیار کرنے سے متعلق

۱۰۴۲: حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رکوع فرماتے تو اعتدال کرتے یعنی اپنے سر کو نہ تو نیچا کرتے نہ اونچا کرتے (بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک اور پشت مبارک) اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے۔

باب: بحالت رکوع تلاوت قرآن کا ممنوع ہونا

۱۰۴۳: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”قسی“ ”حریر“ اور سونے کی انگلی پینے سے اور بحالت رکوع قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا۔

نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَقُولُ
نَهَاكُمْ عَنْ تَخْتِمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَيْسِيِّ وَعَنْ لُبْسِ
الْمُقَدَّمِ وَالْمُعْصَفِرِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ-

۱۰۴۶: أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَادٍ زُغَبَةُ عَنْ اللَّيْثِ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ
حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ
لُبْسِ الْقَيْسِيِّ وَالْمُعْصَفِرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ-

۱۰۴۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَيْسِيِّ وَالْمُعْصَفِرِ
وَعَنْ تَخْتِمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ-

بَابُ ۶۳۰ تَعْظِيمُ الرَّبِّ فِي الرُّكُوعِ

۱۰۴۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ
خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ
لَمْ يَنْقُ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النَّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا
الْمُسْلِمُ أَوْ تَرَى لَهُ ثُمَّ قَالَ إِلَّا إِنِّي نَهَيْتُ أَنْ أَقْرَأَ
رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا فَاَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظُمُوا فِيهِ الرَّبُّ وَأَمَّا
السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ قِمْنَ أَنْ يُسْتَجَابَ
لَكُمْ-

اور سرخ رنگ کے کپڑے پہن لینے اور کسم میں رنگ دیئے
ہوئے کپڑے پہن لینے سے اور رکوع میں قرات کرنے سے منع
فرمایا۔

۱۰۴۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضرت رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اور کسم میں رنگین کپڑے پہن لینے
سے اور سونے کی انگلی اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے منع
فرمایا۔

۱۰۴۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو کسی اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑوں کے پہننے اور
دوران رکوع تلاوت قرآن سے منع فرمایا۔

باب: دوران رکوع پروردگار کی عظمت کرنا

۱۰۴۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن (اپنے حجرہ مبارک کا) پردہ اٹھایا
اور اس وقت لوگ صف باندھے ہوئے تھے (نماز ادا کرنے کے
لئے) ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں۔ آپ نے فرمایا: اے لوگو! البتہ
پیغمبر کی خوشخبری دینے والوں میں سے کچھ نہیں لیکن سچا خواب کہ
اس کو مسلمان دیکھے یا اور کوئی دوسرا شخص اس کے واسطے دیکھے پھر
فرمایا کہ تم لوگ خبردار ہو جاؤ کہ مجھ کو رکوع اور سجدہ میں قرآن
پڑھنے سے منع فرمایا گیا ہے لیکن رکوع میں تم لوگ عظمت بیان
کرو اپنے پروردگار کی اور تم لوگ سجدے میں دُعا کے واسطے کوشش
کرو کیونکہ اس میں دُعا کا قبول ہونا عین ممکن ہے۔ کیونکہ سجدہ
بہت زیادہ عاجزی پر مشتمل ہے اپنے مالک کے سامنے تو امید
ہے کہ مالک اپنے بندہ پر رحم کرے اور جو چیز مانگے وہ شے ملے۔

باب: بوقت رکوع کیا پڑھے؟

۱۰۴۹: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

بَابُ ۶۳۱ الذِّكْرُ فِي الرُّكُوعِ

۱۰۴۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو

مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ
الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صَلَّةِ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ
قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرَكِعَ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَفِي
سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى۔

بَابُ ۶۳۲ نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ
۱۰۵۰: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ
وَيَرِيدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى
عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ
سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي۔

بَابُ ۶۳۳ نَوْعٌ آخَرُ

۱۰۵۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنبَأَنِي قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي
رُكُوعِهِ سُبُوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ۔

بَابُ ۶۳۴ نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ
۱۰۵۲: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَنْصُورٍ يَعْنِي النَّسَائِيَّ قَالَ
حَدَّثَنَا إِدْمُ بْنُ أَبِي إِيَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
مُعَاوِيَةَ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْكِنْدِيِّ وَهُوَ
عُمَرُو بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ حُمَيْدٍ قَالَ
سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَلَمَّا رَكَعَ مَكَّتَ قَدَرَ
سُورَةَ الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ ذِي
الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ۔

نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمایا اور اس میں ((سُبْحَانَ
رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) فرمایا اور سجدہ میں ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى))
فرمایا۔

باب: رکوع میں دوسرا کلمہ پڑھنا

۱۰۵۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت
ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے رکوع اور سجدہ
میں سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي فرماتے
تھے۔

باب: رکوع میں تیسرا کلمہ کہنا

۱۰۵۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے
کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع میں سُبُوحٌ
قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ فرماتے تھے۔

باب: رکوع کے درمیان چوتھا کلمہ پڑھنا

۱۰۵۲: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک رات
میں حاضر ہوا تو جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع
فرمایا تو سورۃ بقرہ کے برابر ٹھہرے رہے (یعنی اس قدر دیر
تک رکوع میں رہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:
سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ
آخر تک۔

باب ۶۳۵ نَوْعُ آخَرُ

۱۰۵۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِي الْمَاجِشُونُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ خَشَعْتُ سَمْعِي وَبَصَرِي وَعِظَامِي وَمُخِي وَعَصَبِي۔

باب ۶۳۶ نَوْعُ آخَرُ

۱۰۵۴: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْجَمْعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّوَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ أَنْتَ رَبِّي خَشَعْتُ سَمْعِي وَبَصَرِي وَدَمِي وَلَحْمِي وَعَظْمِي وَعَصَبِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

۱۰۵۵: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَمِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَذَكَرَ آخَرَ قَبْلَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا يَقُولُ إِذَا رَكَعَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ أَنْتَ رَبِّي خَشَعْتُ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَمُخِي وَعَصَبِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

باب ۶۳۷ الرُّخْصَةُ فِي تَرْكِ الذِّكْرِ فِي الرُّكُوعِ

۱۰۵۶: أَخْبَرَنَا عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَكَانَ بَدْرِيًّا قَالَ

باب: دوران رکوع پانچویں قسم کا کلمہ پڑھنا

۱۰۵۳: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رکوع فرماتے تو فرماتے: اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ خَشَعْتُ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَعِظَامِي وَمُخِي وَعَصَبِي۔

باب: رکوع کے دوران ایک دوسری قسم کا کلمہ

۱۰۵۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رکوع فرماتے تو فرماتے: اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ أَنْتَ رَبِّي خَشَعْتُ سَمْعِي وَبَصَرِي وَدَمِي وَلَحْمِي وَعَظْمِي وَعَصَبِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

۱۰۵۵: حضرت محمد بن مسلمہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز نفل ادا فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوران رکوع یہ دعا پڑھتے: اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ پھر رکوع کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تیرے سامنے گردن رکھ دی اور تجھ پر بھروسہ کیا۔ تو میرا پالنے والا ہے میرے کان اور میری آنکھ اور گوشت اور خون اور صفرا اور پٹھے تمام کے تمام خدا کے سامنے جھک گئے ہیں جو کہ تمام جہان کا پالنے والا ہے۔

باب: دوران رکوع کچھ نہ پڑھنے کے متعلق

۱۰۵۶: حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بدری تھے

كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ وَلَا يَشْعُرُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ لَا أَذِرُ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّلَاثَةِ قَالَ وَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَهِدْتُ فَعَلِمْنِي وَأَرِنِي قَالَ إِذَا أَرَدْتَ الصَّلَاةَ فَتَوَضَّأْ فَأَحْسِنِ الْوُضُوءَ ثُمَّ قُمْ فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ فَإِنَّمَا تُمُ اسْجُدُ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَطْمِئِنَّ فَأَعِدْ ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا فَإِذَا صَنَعْتَ ذَلِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ وَمَا انْتَقَصَتْ مِنْ ذَلِكَ فَإِنَّمَا تَنْقُصُهُ مِنْ صَلَاتِكَ۔

بَابُ ۶۳۸ الْأَمْرُ بِاتِّعَامِ الرُّكُوعِ

۱۰۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ إِذَا رَكَعْتُمْ وَسَجَدْتُمْ۔

بَابُ ۶۳۹ رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ

الرُّكُوعِ

۱۰۵۸: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنَبَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَلِيمٍ الْعُتْبَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَاثِلٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ صَلَّيْتُ حَلَفَ

یعنی (غزوہ بدر میں حضرت رسول کریم ﷺ کے ہمراہ شریک جہاد ہوئے تھے) کہ اس دوران ایک آدمی مسجد میں حاضر ہوا اور اس نے نماز ادا کی۔ آپ ﷺ اس شخص کو دیکھ رہے تھے لیکن اس شخص کو اس کا علم نہیں تھا جس وقت وہ شخص نماز سے فارغ ہو گیا تو خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور سلام کیا۔ آپ ﷺ نے اس شخص کے سلام کا جواب دیا پھر ارشاد فرمایا: جاؤ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تم (دوبارہ) نماز پڑھو۔ اس شخص نے دوسری یا تیسری مرتبہ میں عرض کیا اس ذات کی قسم کہ جس نے کہ قرآن کریم نازل فرمایا ہے میں تو بالکل تھک چکا ہوں آپ ﷺ مجھے سکھایا دیں اور فرمائیں کہ کس طریقہ سے نماز ادا کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم نماز ادا کرنا چاہو تو تم ٹھیک طریقہ سے وضو کرو۔ پھر وہ شخص کھڑا ہو گیا اور جانب قبلہ چہرہ کر کے تکبیر پڑھو۔ پھر قرآن کریم پڑھو اس کے بعد تم سکون اور اطمینان کے ساتھ رکوع کرو پھر تم سر اٹھاؤ اور سکون کے ساتھ بیٹھ جاؤ پھر تم اطمینان سے سجدہ کرو۔ جس وقت تم اس طریقہ سے کر لو گے تو تم (واقعی صحیح طریقہ سے) نماز ادا کر لو گے اور تم اس میں جس قدر کمی کرو گے تو تم درحقیقت میں نماز میں کوتاہی کے مرتکب ہو گے۔

باب: عمدہ طریقہ سے رکوع پورا کرنا

۱۰۵۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم رکوع اور سجدہ کو مکمل کرو جبکہ تم رکوع اور سجدہ کرو۔

باب: رکوع سے سر اٹھانے کے وقت ہاتھوں کو

اٹھانا

۱۰۵۸: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کی اقتدا میں نماز ادا کی تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے جس وقت نماز شروع

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ هَكَذَا وَأَشَارَ قَيْسُ إِلَى نَحْوِ الْأَذْنَيْنِ۔

بَابُ ۶۲۰ رَفْعُ الْيَدَيْنِ حَذْوِ فُرُوعِ الْأَذْنَيْنِ

عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ

۱۰۵۹: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتَّى يُحَازِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ۔

بَابُ ۶۲۱ رَفْعُ الْيَدَيْنِ حَذْوًا لِمُنْكَبَيْنِ عِنْدَ

الرَّفْعِ مِنَ الرُّكُوعِ

۱۰۶۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ حَذْوًا وَمُنْكَبِيهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ۔ قَالَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

بَابُ ۶۲۲ الرُّخْصَةُ فِي

تَرْكِ ذَلِكَ

۱۰۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ الْمُرُوزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ إِلَّا أَصَلَّيْ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

فرماتے اور جس وقت رکوع فرماتے اور جس وقت ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) فرماتے۔ جناب قیس نے نقل فرمایا ہے کہ دونوں کان تک۔

باب: رکوع سے اٹھتے وقت کانوں کی لوتک ہاتھ

اٹھانا

۱۰۵۹: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت دونوں کانوں کی لوتک۔

باب: جس وقت رکوع سے سر اٹھائے تو ہاتھوں کا

دونوں مونڈھے تک اٹھانا کیسا ہے؟

۱۰۶۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ کو دونوں مونڈھوں تک اٹھاتے تھے۔ جس وقت نماز شروع فرماتے اور جس وقت رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طریقہ سے کرتے اور جس وقت ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہتے تو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھتے اور دونوں مجبہ کے درمیان ہاتھ نہ اٹھاتے۔

باب: رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہاتھ نہ اٹھانے کی

اجازت

۱۰۶۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کے سامنے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی نماز پڑھتا ہوں پھر انہوں نے نماز ادا کی تو ہاتھ نہیں اٹھائے لیکن ایک مرتبہ (یعنی جس وقت نماز شروع فرمائی تو ایک مرتبہ

وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً۔

اس وقت ہاتھ اٹھائے۔

مسئلہ رفع الیدین:

مندرجہ بالا حدیث اور اس جیسی دیگر احادیث سے احناف نے یہ دلیل پیش فرمائی ہے کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رکوع اور رکوع سے اٹھنے کے وقت رفع یدین نہ کرنا افضل ہے (لیکن اگر کسی نے رفع یدین کر لیا تو نماز میں کوئی کراہت نہ ہوگی) حضرات حنفیہ فرماتے ہیں کہ رفع یدین کے ترک کرنے کی احادیث اور اس سلسلہ کی روایات دراصل حکم قرآن کے زیادہ قریب ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ اس حکم کے یہ بات زیادہ مناسب اور اس کے شایان شان ہے کہ نماز میں پرسکون طریقہ سے کھڑا ہونا چاہئے کیونکہ نماز میں جس قدر حرکات کم ہوں گی وہ حکم فرض کے زیادہ مطابق ہوگی۔ دوسری بات یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت زیادہ مستحکم ہے اور اس روایت میں کسی قسم کا اضطراب نہیں پایا جاتا۔ لیکن اس کے برخلاف حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول روایت میں اختلاف ہے اور ان سے بھی رفع یدین نہ کرنا ثابت ہے تفصیل کیلئے شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔ (قاسمی)

باب ۶۴۳ مَا يَقُولُ الْإِمَامُ**باب: جس وقت امام رکوع سے سر اٹھائے تو اس****إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ****وقت کیا پڑھنا چاہئے؟**

۱۰۶۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز شروع فرماتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے اور اسی طریقہ سے ہاتھ اٹھاتے جس وقت رکوع میں جانے کے واسطے تکبیر پڑھتے۔ اس طریقہ سے جس وقت رکوع سے سر اٹھاتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے اور ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھتے اور سجدہ میں ہاتھ نہ اٹھاتے۔

۱۰۶۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رکوع سے سر اٹھاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ((اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھتے تھے۔

۱۰۶۲: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّأُكَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ أَيْضًا وَ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ۔

۱۰۶۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

بَابُ ۶۴۴ مَا يَقُولُ

الْمَأْمُومُ

۱۰۶۴: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ قَدْ خَلُّوا عَلَيْهِ يَعُودُونَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ أَنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ.

۱۰۶۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنبَأَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى الزَّرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نَصَلِّي وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ الْمُتَكَلِّمُ إِنِّمَا فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَتَدَرُّونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلًا.

بَابُ ۶۴۵ قَوْلُهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

۱۰۶۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۱۰۶۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ

بَابُ: مقتدی جس وقت رکوع سے سر اٹھائے تو اس

وقت کیا کہنا چاہئے؟

۱۰۶۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ ایک مرتبہ گھوڑے سے دائیں جانب سے نیچے گر گئے تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی عیادت کے واسطے حاضر ہوئے جس وقت آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو ارشاد فرمایا کہ امام تو اس واسطے ہے کہ اس کی اتباع کی جائے اور وہ جس وقت رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ اور جس وقت وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جس وقت وہ ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) پڑھے تو تم ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھو۔

۱۰۶۵: حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکوع سے سر اٹھایا اور ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہا تو ایک شخص نے کہا: ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ)) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد پوچھا کہ یہ کلمہ کہنے والا کون ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم سے زیادہ فرشتوں کو اس کلمہ پر پہلے حاصل کرنے کے لیے جھپٹتے ہوئے دیکھا۔

بَابُ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنا

۱۰۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس وقت امام ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہے تو تم ((رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) پڑھو جس کا کہنا فرشتوں کے کہنے کے برابر ہوگا اور اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۱۰۶۷: حضرت ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے ایک

قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ
 حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مُوسَى قَالَ
 إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا وَبَيَّنَ لَنَا
 سُنَّتَنَا وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا
 صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيَوْمَتِكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ
 فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ غَيْرَ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا
 الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُحِبُّكُمْ اللَّهُ وَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ
 فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ
 قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِتْلَكَ
 بِتْلَكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ
 رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللَّهُ لَكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ
 عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللَّهُ
 لِمَنْ حَمِدَهُ فَإِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا
 فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِتْلَكَ بِتْلَكَ فَإِذَا كَانَ
 عِنْدَ الْقُعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلٍ أَحَدِكُمْ التَّحِيَّاتُ
 الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
 وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ
 الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
 مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ سَبْعَ كَلِمَاتٍ وَهِيَ تَحِيَّةُ
 الصَّلَاةِ۔

روز خطبہ دیا اور ہم لوگوں کو (نماز کے) طریقے سکھائے پھر
 ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگ نماز پڑھو تو تم لوگ صفیں کھڑی کرو
 اور تم لوگوں میں سے ایک شخص امامت کرے جس وقت امام تکبیر
 کہے تو تم لوگ بھی تکبیر کہو اور جس وقت وہ غیر الْمَغْضُوبِ
 عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم لوگ آمین کہو اللہ عزوجل اس کو
 قبول فرمائے گا اور جس وقت وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم
 لوگ بھی تکبیر کہو اور تم لوگ رکوع کرو کیونکہ تم لوگوں سے پہلے امام
 رکوع کرتا ہے اور تم لوگوں سے قبل سر اٹھاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ارشاد فرمایا کہ اس جانب کی کمی دوسری جانب نکل جائے گی
 مطلب یہ ہے کہ تم لوگ اس کے بعد رکوع کرو گے تو وہ تم لوگوں
 سے قبل سر اٹھائے گا اور تم لوگ اس کے بعد سر اٹھاؤ گے۔ پس تم
 لوگوں کا رکوع بھی اس کے رکوع کے برابر ہوگا اور جس وقت امام
 ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہے تو تم لوگ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ
 الْحَمْدُ کہو۔ اللہ عزوجل تمہارا کہنا سن لے گا کیونکہ اللہ عزوجل
 نے اپنے پیغمبر کی زبان سے ارشاد فرمایا: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ
 حَمِدَهُ)) مطلب یہ ہے کہ سن لیا اللہ نے۔ جو شخص اس کی
 تعریف کرے پھر جس وقت وہ تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم
 لوگ بھی تکبیر کرو اور سجدہ کرو اس لئے کہ امام تم لوگوں سے پہلے
 سجدہ کرتا ہے اور سر اٹھاتا ہے رسول کریم نے ارشاد فرمایا: پھر
 اس جانب کی کمی دوسری جانب سے پوری ہو جائے گی اور جس
 وقت امام بیٹھ جائے تو تم لوگوں میں سے ہر ایک شخص بیٹھ
 جائے اور تمہارے بیٹھنے میں ہر ایک شخص اس طریقہ سے کہے:
 التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ سے لے کر مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 تک۔ یہ کلمات نماز میں التحیات میں پڑھے جاتے ہیں۔

باب: رکوع اور سجود کے درمیان کتنی دیر کھڑا

ہوا جائے

بَابُ ۶۳۶ قَدْرُ الْقِيَامِ بَيْنَ الرَّفْعِ

مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

۱۰۶۸: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

۱۰۶۸: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ

ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور رکوع سے سر اٹھانا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان میں بیٹھ جانا یہ تمام کے تمام برابر ہوتے تھے۔

باب: جس وقت رکوع سے کھڑا ہو تو کیا کہنا چاہئے؟

۱۰۶۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہتے تو اس کے بعد فرماتے: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءُ الْاَرْضِ وَ مِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ”اے اللہ! پالنے والے تیری تعریف کرتا ہوں آسمان اور زمین بھر اور اس کے علاوہ جس پر تم چاہو۔“

۱۰۷۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رکوع فرما کر سجدہ میں جانا چاہتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءُ الْاَرْضِ وَ مِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ۔

۱۰۷۱: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) فرماتے پھر فرماتے رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ”اے پالنے والے ہمارے تیری تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور پھر اس کے بعد جس کو تو چاہے۔ اے تعریف اور بڑائی کے لائق تیری ذات اعلیٰ ہے۔ بندوں نے کہا اور ہم سب تیرے بندہ ہیں کوئی روکنے والا نہیں ہے تیرے دیئے ہوئے انعام کو اور تیرے سامنے مالدار کا مال کام نہیں آتا۔“

۱۰۷۲: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک رات نماز

قَالَ اُنَبِّئُكَ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رُكُوعَهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَسُجُودَهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ۔

بَابُ ۶۳۷ مَا يَقُولُ فِي قِيَامِهِ ذَلِكَ

۱۰۶۹: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءُ الْاَرْضِ وَ مِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ۔

۱۰۷۰: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ مِينَاسٍ الْعَدَنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ السُّجُودَ بَعْدَ الرَّكْعَةِ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءُ الْاَرْضِ وَ مِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ۔

۱۰۷۱: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ أَبُو أُمَيَّةَ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةِ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزْعَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ حِينَ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءُ الْاَرْضِ وَ مِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الشَّاءِ وَالْمَجْدِ خَيْرٌ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُنَّا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

۱۰۷۲: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي

حَمْزَةً عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْسٍ عَنْ حَدِيثِهِ أَنَّهُ صَلَّى
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَسَمِعَهُ حِينَ كَثَّرَ قَالَ
اللَّهُ أَكْبَرُ ذَا الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ
وَالْعُظْمَةِ وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ
الْعَظِيمِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ لِرَبِّي
الْحَمْدُ لِرَبِّي الْحَمْدُ وَفِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ
الْأَعْلَى وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي
وَكَانَ قِيَامُهُ وَرُكُوعُهُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ
وَسُجُودُهُ وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ۔

بَابُ ۶۳۸ الْقَنُوتِ بَعْدَ الرُّكُوعِ

۱۰۷۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوعِ يَدْعُو عَلَى رِجْلٍ وَذُكُوانَ
وَعُصِيَّةَ عَصَبِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ۔

بَابُ ۶۳۹ الْقَنُوتِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ

۱۰۷۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ
عَنْ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ سَأَلَ هَلْ قَنَتَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ
الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ
بَعْدَ الرُّكُوعِ۔

۱۰۷۵: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا
بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ
حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ
حَمِدَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَامَ هَنِيئَةً۔

۱۰۷۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

ادا کی۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر پڑھی تو ارشاد
فرمایا: اللَّهُ أَكْبَرُ۔ ذَا الْجَبَرُوتِ آخِرَتِک اور رکوع میں آپ صلی
اللہ علیہ وسلم ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) فرماتے اور جس وقت
رکوع سے سر اٹھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ((لِرَبِّي الْحَمْدُ)) اور سجدہ
میں ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى)) فرمایا اور دونوں سجدوں کے
درمیان میں رَبِّ اغْفِرْ لِي اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام اور رکوع اور
رکوع کے بعد قیام اور سجدوں کے درمیان کا قعدہ قریب قریب
ہے۔

باب: رکوع کے بعد دُعا قنوت پڑھنا

۱۰۷۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک رکوع کرنے کے بعد دُعا قنوت
پڑھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ رعد اور ذکوان اور عصبہ کے واسطے
بد دُعا کرتے تھے کیونکہ انہوں نے خدا اور اس کے رسول کی
نافرمانی کی تھی۔

باب: نماز فجر میں دُعا قنوت پڑھنا

۱۰۷۴: حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت انس
بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے نماز فجر میں دُعا قنوت پڑھی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں
پڑھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ رکوع سے قبل یا
رکوع کے بعد؟ انہوں نے فرمایا: رکوع کے بعد۔

۱۰۷۵: حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مجھ سے ایک
دوسرے شخص نے نقل کیا جس نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہمراہ نماز فجر ادا کی تھی اس نے کہا کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کہا دوسری رکعت میں تو کچھ دیر
تک کھڑے رہے دُعا قنوت پڑھنے کے واسطے۔

۱۰۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول

قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ لَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ
مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْجِ
الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي
رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأَتَكَ
عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسَنِي يُوسُفَ.

دے۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا رکوع سے فجر کی دوسری رکعت
میں تو فرمایا: اللہ نجات دے ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور
عیاش بن ابی ربیعہ کو اور جو کمزور حضرات مکہ مکرمہ میں کفار کے
ہاتھ میں پھنس گئے ہیں۔ یا اللہ! اپنا عذاب سخت بنا دے قبیلہ مضر
پر اور ان کے سال حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ جیسے سال بنا
دے۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ جس طریقہ سے حضرت یوسف علیہ السلام کی قوم پر قحط نازل ہوا تھا اسی طریقہ سے اے اللہ!
ان پر بھی قحط نازل فرما۔ چنانچہ اسی طریقہ سے یہ واقعہ پیش آیا اور قبیلہ مضر کے لوگ سخت ترین قحط میں مبتلا ہوئے اور ان لوگوں کو
مردار تک کھانے کی نوبت پیش آگئی۔

۱۰۷۷: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ
ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ
أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ حِينَ يَقُولُ سَمِعَ
اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ
قَبْلَ أَنْ يَسْجُدَ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ
بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطَأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا
عَلَيْهِمْ كَسَنِي يُوسُفَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَيَسْجُدُ
وَصَاحِبَةُ مُضَرَ يُؤْمِنُ بِمُخَالَفَتِهِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۱۰۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا فرماتے ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ)) کھڑے کھڑے سجدے سے پہلے آپ صلی
اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ نجات دے ولید بن ولید اور سلمہ بن
ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو اور جو ضعیف لوگ مکہ مکرمہ میں رہ
گئے ہیں مسلمانوں میں سے ان کو یا اللہ سخت کر دے اپنا عذاب
قبیلہ مضر پر اور ان کے سال ایسے ہوں کہ جیسے حضرت یوسف علیہ السلام
کے سال تھے پھر فرماتے تھے اللہ اکبر اور سجدہ فرماتے تھے اور اس
زمانہ میں عرب کے قبیلہ مضر کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف
تھے۔

باب: نماز ظہر میں قنوت پڑھنے سے متعلق

۱۰۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
انہوں نے بیان فرمایا کہ تم لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
نماز دکھلاؤں گا تو وہ آخر رکعت میں نماز ظہر اور نماز عشاء اور نماز
فجر میں ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) کے بعد قنوت پڑھا کرتے
تھے اور اہل اسلام کے لئے دعا فرماتے اور کفار پر لعنت فرماتے۔

باب ۶۵۰ القنوت فی صَلَاةِ الظُّهْرِ

۱۰۷۸: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
النَّضْرُ قَالَ أَبَانَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لِأَقْرَبَ لَكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقُتُّ فِي
الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ
الْآخِرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ

حَمْدَهُ فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكَافِرَةَ۔

بَابُ ۶۵۱ الْقَنُوتِ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

۱۰۷۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ح وَآخِرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۶۵۲ اللَّعْنِ فِي الْقَنُوتِ

۱۰۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَهَشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا قَالَ شُعْبَةُ لَعَنَ رَجُلًا وَقَالَ هَشَامٌ يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ بَعْدَ الرُّكُوعِ هَذَا قَوْلُ هَشَامٍ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا يَلْعَنُ رِعْلًا وَذُكْوَانَ وَلَحْيَانًا۔

بَابُ ۶۵۳ لَعْنِ الْمُنَافِقِينَ فِي الْقَنُوتِ

۱۰۸۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنَ الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَالَ اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا يَدْعُو عَلَى أَنَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاتَّهَمُ ظَلِمُونَ۔

باب: نماز مغرب میں قنوت پڑھنے سے متعلق

۱۰۷۹: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر اور نماز مغرب میں قنوت پڑھا کرتے تھے۔

باب: قنوت میں کفار اور مشرکین پر لعنت بھیجنا

۱۰۸۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک چند لوگوں پر قنوت پڑھی یا عرب کے چند قبائل پر لعنت فرمائی پھر اس کو چھوڑ دیا اور یہ قنوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع فرمانے کے بعد پڑھی اور ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم لعنت فرماتے تھے قبیلہ رعل اور ذکوان اور قبیلہ لحیان پر۔

باب: دُعاء قنوت کے دوران منافقین پر لعنت بھیجنا

۱۰۸۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم سے سنا آپ نے جس وقت سر اٹھایا نماز فجر کی آخر رکعت میں رکوع سے تو فرمایا اللہ عزوجل لعنت کرے فلاں اور فلاں شخص پر اور آپ نے بددعا فرمائی کچھ منافقین کے واسطے جو کہ بظاہر مسلمان ہو گئے تھے اور ان لوگوں کے دل میں کفر بھرا ہوا تھا اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ (ال عمران: ۱۲۸) یعنی تجھ کو کسی قسم کا کوئی اختیار نہیں ہے اللہ کو اختیار ہے خدا اُس کی مغفرت فرمائے ان پر عذاب نازل فرمائے وہ لوگ گنہگار ہیں۔

باب ۶۵۴ تَرْكُ الْقَنُوتِ

۱۰۸۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا مُعَاذُ ابْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ۔

۱۰۸۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ خَلْفٍ وَهُوَ ابْنُ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَقْنُتْ وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ فَلَمْ يَقْنُتْ ثُمَّ قَالَ يَا بَنِي إِهْمَا بَدْعٌ۔

باب: دُعاء قنوت نہ پڑھنے کے بارے میں

۱۰۸۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بدو عا فرماتے تھے عرب کے ایک قبیلہ پر پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قنوت پڑھنا ترک فرمادیا۔

۱۰۸۳: حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد حضرت طارق سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول کریم کی اقتداء میں نماز ادا کی آپ نے قنوت نہیں پڑھی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو انہوں نے قنوت نہیں پڑھی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو انہوں نے قنوت نہیں پڑھی اور عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو دیکھا کہ انہوں نے بھی قنوت نہیں پڑھی پھر فرمایا کہ اے صاحبزادے! یہ ایک بالکل نیا کام ہے۔

☆ خلاصہ الباب مطلب یہ ہے کہ نماز مذکورہ میں قنوت پڑھنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت نہیں ہے۔

باب ۶۵۵ تَبْرِيدُ الْحَصِيِّ لِلْسُّجُودِ عَلَيْهِ

۱۰۸۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَاخَذُ قَبْضَةً مِنْ حَصِيٍّ فِي كَفِّي أَبْرَدُهُ ثُمَّ أَحْوَلَهُ فِي كَفِّي الْآخَرَ فَإِذَا سَجَدْتُ وَضَعْتُهُ لِحَبْهَتِي۔

باب ۶۵۶ التَّكْبِيرُ لِلْسُّجُودِ

۱۰۸۵: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ صَلَّيْتُ أَنَا وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ خَلْفَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ كَبَّرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ كَبَّرَ

باب: کنکریوں کو سجدہ کرنے کی غرض سے ٹھنڈا کرنا

۱۰۸۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم کے ساتھ نماز ادا کیا کرتے تھے تو میں (دوران نماز ہی) ایک مٹھی کنکریوں کی اٹھالیا کرتا تھا پھر میں اس کو دوسرے ہاتھ کی مٹھی میں رکھ لیا کرتا تھا ان کو ٹھنڈا کرنے کیلئے اور جس وقت میں سجدہ کرتا تھا تو میں ان کو اپنی پیشانی کے نیچے رکھ لیا کرتا تھا۔

باب: بوقت سجدہ تکبیر کہنا کیسا ہے؟

۱۰۸۵: حضرت مطرف سے روایت ہے کہ میں نے اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی وہ جس وقت سجدہ فرماتے تو تکبیر فرماتے اور جس وقت سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر فرماتے اور جس وقت دو رکعات ادا فرما کر

وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ كَبَّرَ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَخَذَ عِمْرَانُ بِيَدِي فَقَالَ لَقَدْ ذَكَّرَنِي هَذَا قَالَ كَلِمَةً يَعْنِي صَلَاةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۰۸۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَيَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقْعَلَانِهِ۔

بَابُ ۶۵۷ كَيْفَ يُخَرُّ لِلْسُّجُودِ

۱۰۸۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ وَهُوَ ابْنُ مَاهِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَكِيمٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا أَخْرَأَ إِلَّا قَائِمًا۔

اُٹھ جاتے تو تکبیر فرماتے اور جس وقت وہ نماز سے فراغت حاصل کر چکے تو عمران رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ انہوں نے (یعنی علی رضی اللہ عنہ نے) مجھ کو نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ فرمادی۔

۱۰۸۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک جھکنے اور اٹھنے کے وقت تکبیر فرمایا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا کرتے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بھی یہی عادت مبارک تھی۔

باب: سجدہ کس طریقہ سے کرنا چاہئے؟

۱۰۸۷: حضرت حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی کہ میں سجدہ میں نہیں کروں گا لیکن کھڑے کھڑے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ کھڑے ہو کر ہی سجدہ میں جاؤں گا۔ یہ طریقہ نہیں کروں گا کہ میں کھڑے ہونے کی حالت سے بیٹھ جاؤں پھر سجدہ میں یا یہ کہ رکوع کرتے ہی سجدہ میں چلا جاؤں پھر رکوع کے بعد کھڑا ہو کر اور ہاتھ چھوڑ کر سجدہ میں جاؤں گا کیونکہ رکوع کرنے کے بعد کھڑا ہونا فرض ہے۔ شاہ ولی اللہ رحمہ نے اس سے یہ مراد لیا ہے کہ میں مرتے دم تک اسلام پر قائم رہوں گا۔

بَابُ ۶۵۸ رَفْعُ الْيَدَيْنِ لِلْسُّجُودِ

۱۰۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي صَلَاتِهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَإِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ حَتَّى يُحَادِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ۔

۱۰۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى

باب: سجدہ کرنے کے وقت ہاتھ اٹھانا
۱۰۸۸: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے (یعنی نماز شروع کرتے وقت) اور جس وقت رکوع سے سر اٹھایا کانوں کی لوتک۔

۱۰۸۹: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا پھر اسی طرح بیان فرمایا۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۰۹۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

بَابُ ۶۵۹ تَرْكُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ السُّجُودِ

۱۰۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكُوفِيُّ الْمُحَارَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ۔

بَابُ ۶۶۰ أَوَّلُ مَا يَصِلُ إِلَى الْأَرْضِ مِنَ

الْإِنْسَانِ فِي سُجُودِهِ

۱۰۹۲: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْقُومَيْسِيُّ الْبُسْطَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ هُرُونَ قَالَ أَبَانَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔

ایک مذموم نشست:

اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے کوئی شخص نماز میں بیٹھ جانے کے وقت زمین میں اپنے گھٹنے رکھے اس لئے کہ آدمی اونٹ کے ہاتھ کے ساتھ کافی مشابہت رکھتے ہیں کیونکہ جانوروں کے گھٹنے اس کے ہاتھ میں ہوتے ہیں اور مذکورہ بالا حدیث مشکلات حدیث میں سے ہے۔ شروحات حدیث میں اس کی تفصیل مذکور ہے۔

۱۰۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے ایک شخص نماز میں بیٹھ جانا

۱۰۹۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ

۱۰۹۰: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جس وقت نماز میں جاتے پھر روایت اسی طریقہ سے بیان فرمائی البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ جس وقت رکوع فرماتے تو اس طریقہ سے عمل فرماتے اور جس وقت سجدہ سے سر اٹھاتے اس طریقہ سے عمل فرماتے (دونوں ہاتھ) اٹھاتے تھے۔

باب: بوقت سجدہ ہاتھ نہ اٹھانے سے متعلق

۱۰۹۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ دونوں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے جس وقت آپ ﷺ نماز شروع فرماتے اور جس وقت رکوع فرماتے اور جس وقت رکوع سے سر اٹھاتے اور سجدہ کے دوران اس طریقہ سے نہ کرتے (یعنی دوران سجدہ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے)۔

باب: سجدہ کرنے کے وقت پہلے زمین پر کونسا

عضو رکھے

۱۰۹۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ جس وقت سجدہ فرماتے تھے تو دونوں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے اور جس وقت سجدہ سے اٹھ جاتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں سے اٹھاتے۔

چاہتا ہے پھر اس طریقہ سے بیٹھ جاتا ہے جس طریقہ سے اونٹ بیٹھ جاتا ہے۔

۱۰۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو اس کو چاہئے کہ وہ پہلے دونوں ہاتھ کو زمین پر سہارا دے پھر گھٹنے رکھے اور اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔

باب: دونوں ہاتھ پیشانی کے ساتھ زمین پر رکھنا
۱۰۹۵: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا (انسان کے) دونوں ہاتھ اس طریقہ سے سجدہ کرتے ہیں کہ جس طریقہ سے (انسان کا چہرہ) سجدہ کرتا ہے تو تم لوگوں میں سے جس وقت کوئی شخص (سجدہ میں) اپنا چہرہ رکھے تو اپنے دونوں ہاتھ بھی رکھے اور جس وقت چہرہ اٹھائے تو دونوں ہاتھ کو بھی اٹھائے۔

باب: سجدہ کتنے اعضاء پر کرنا چاہئے؟
۱۰۹۶: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کے بارے میں حکم فرمایا اور آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ بالوں اور کپڑوں کو (ایک ساتھ) نہ جوڑیں۔

الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْمِدُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَيَبْرُكُ كَمَا يَبْرُكُ الْجَمَلُ۔
۱۰۹۴: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَكَّارٍ بْنِ بِلَالٍ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكُوتِهِ وَلَا يَبْرُكْ بَرُوكَ الْبَعِيرِ۔

بَابُ ۲۶۱ وَضْعُ الْيَدَيْنِ مَعَ الْوُجْهِ فِي السُّجُودِ
۱۰۹۵: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ دَلُوتِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَفَعَهُ قَالَ إِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوُجْهُ فَإِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَهُ فَلْيَرْفَعْهُمَا۔

بَابُ ۲۶۲ عَلَى كَيْفِ السُّجُودِ
۱۰۹۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ عَمْرِو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْضَاءٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرَةً وَلَا ثِيَابَةً۔

سجدہ سے متعلق بحث:

جن سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم ہے وہ یہ ہیں: (۱) پیشانی (۲) دایاں ہاتھ (۳) بائیں ہاتھ (۴-۵) دونوں گھٹنے (۶-۷) دونوں پاؤں اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں بال کے جوڑنے سے مراد یہ ہے کہ ان تمام کو جمع کر کے جوڑا باندھ لیا جائے اور یا یہ کہ بالوں کو جمع کر کے دستار میں باندھ لیا جائے اور کپڑوں کے جوڑنے سے مراد یہ ہے کہ سجدہ اور رکوع میں جانے کے وقت کپڑوں کو سمیٹ لے اس گمان سے کہ کپڑوں پر گرد و غبار نہ لگ جائے تو یہ تمام کے تمام افعال شرعاً ممنوع ہیں۔

بَابُ ۶۶۳ تَفْسِيرُ ذَلِكَ

۱۰۹۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجْدَةً مِنْهُ سَبْعَةُ أَرْبَابٍ وَجْهَهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ.

بَابُ ۶۶۴ السُّجُودُ عَلَى الْجَبِينِ

۱۰۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَصُرْتُ عَيْنَايَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جَبِينِهِ وَأَنْفِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صُبْحِ لَيْلَةٍ إِحْدَى وَعِشْرِينَ مُخْتَصِرًا.

بَابُ ۶۶۵ السُّجُودُ عَلَى الْأَنْفِ

۱۰۹۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ السَّرْحِ وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ لَا أَكُفُّ الشَّعْرَ وَلَا الثِّيَابَ الْجَبْهَةَ وَالْأَنْفَ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ.

بَابُ ۶۶۶ السُّجُودُ عَلَى الْيَدَيْنِ

۱۱۰۰: أَخْبَرَنَا عَمْرٍو بْنُ مَنْصُورٍ النَّسَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

باب: مذکورہ سات اعضاء کی تشریح

۱۰۹۷: حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس وقت بندہ سجدہ میں جاتا ہے تو اس کے جسم کے سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں: چہرہ، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں۔

باب: پیشانی زمین پر رکھنا

۱۰۹۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (یہ ایک طویل حدیث ہے) راوی فرماتے ہیں کہ میری آنکھوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک پیشانی اور ناک پر کچھڑ کا نشان تھا۔ اکیسویں رات کی صبح کو۔ (اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ سجدہ میں پیشانی زمین پر اچھی طرح سے ٹکانا ضروری ہے)۔

باب: بحالت سجدہ زمین پر ناک رکھنا

۱۰۹۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا اور کپڑے یا بال کے نہ سمیٹ لینے کا (وہ سات اعضاء یہ ہیں: پیشانی، ناک اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور پاؤں)۔

باب: دونوں ہاتھوں پر سجدہ کرنے سے متعلق

۱۱۰۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا ہے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا: پیشانی اور پھر اشارہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى الْأَنْفِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ۔

وسلم نے ہاتھ سے ناک کی جانب اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے کنارہ (یعنی دونوں پاؤں کی انگلی کے کنارے)۔

بَابُ ۶۶۷ السُّجُودِ عَلَى

الرُّكْبَتَيْنِ

۱۱۰۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَكِّيُّ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعٍ وَنَهَى أَنْ يَكْفِيَ الشَّعْرَ وَالْثِيَابَ عَلَى يَدَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لَنَا ابْنُ طَاوُسٍ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى جَبْهَتِهِ وَأَمَرَهَا عَلَى أَنْفِهِ قَالَ هَذَا وَاحِدٌ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ۔

باب: بحالت سجدہ دونوں گھٹنے زمین پر لگانے سے متعلق

۱۱۰۱: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سات اشیاء پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے اور ممانعت بیان فرمائی گئی بالوں اور کپڑوں کو جوڑنے کی دونوں ہاتھ پر اور دونوں گھٹنوں پر اور دونوں پاؤں کی انگلی کے سروں پر۔ حضرت سفیان نے نقل کیا کہ (جو کہ مذکورہ حدیث کے روایت نقل کرنے والے ہیں) کہ حضرت ابن طاووس نے دونوں ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھے اور ان کو ناک تک لائے اور فرمایا کہ یہ تمام کا تمام ایک ہے۔

ضروری وضاحت:

واضح رہے کہ پیشانی اور ناک چہرہ میں داخل ہے اور وہ سب ایک عضو ہیں اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں چھ عضو ہوئے یہ تمام کے تمام اعضاء سجدہ ہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث دو آدمیوں سے سنی ہے ایک محمد بن منصور سے اور دوسرے عبداللہ بن محمد سے اور یہ الفاظ محمد بن منصور کے ہیں۔

بَابُ ۶۶۸ السُّجُودِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ

۱۱۰۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجْدَةً مَعَ سَبْعَةِ أَرَابٍ وَجْهَهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ۔

باب: دونوں پاؤں پر سجدہ کرنے کا بیان

۱۱۰۲: حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بندہ جس وقت سجدہ میں جاتا ہے تو اس کے سات اعضاء سجدہ میں جاتے ہیں ایک چہرہ دوسرے اور تیسرے دونوں ہتھیلی چوتھے اور پانچویں دونوں گھٹنے اور ساتویں دونوں پاؤں۔

بَابُ ۶۶۹ نَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي

باب: سجدہ کی حالت میں دونوں پاؤں کھڑے رکھنے

السُّجُودُ

سے متعلق

۱۱۰۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا عُبَيْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَيَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَنْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَقَدَمَاهُ مَنُصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ بِمَعَا فَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَبِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ.

۱۱۰۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکان میں نہیں دیکھا تو میں چل پڑی تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں تھے اور دونوں پاؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ)) مطلب یہ ہے کہ اے خدا میں پناہ مانگتا ہوں تیری خوشی کی تیرے غصہ سے اور تیری مغفرت کی تیرے عذاب سے اور میں تیری تجھ سے پوری تعریف بیان نہیں کر سکتا تو ایسا ہے کہ جیسی تو نے اپنی تعریف کی ہے۔

بَابُ ۶۷۰ فَتْحِ أَصَابِعِ الرَّجُلَيْنِ

باب: بحالت سجدہ دونوں پاؤں کی انگلیاں کھڑی

فِي السُّجُودِ

رکھنا

۱۱۰۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَهْوَى إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا جَافَى عَضُدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ وَفَتَحَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ مُخْتَصِرًا.

۱۱۰۴: حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ میں جاتے تو اپنے بازو دونوں بغل سے الگ رکھتے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں کھڑی رکھتے۔

بَابُ ۶۷۱ مَكَانِ الْيَدَيْنِ

باب: جس وقت سجدہ میں جائے تو دونوں ہاتھ کس

مِنَ السُّجُودِ

جگہ رکھے؟

۱۱۰۵: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ لَا تَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ إِبْهَامَيْهِ قَرِيبًا مِنْ أُذُنَيْهِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَانَتْ يَدَاهُ مِنْ أُذُنَيْهِ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي اسْتَقْبَلَ

۱۱۰۵: حضرت وائل بن حجر سے روایت ہے کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انگوٹھے میں نے کانوں کے پاس دیکھے۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کرنے کا ارادہ فرمایا تو تکبیر پڑھی دونوں ہاتھ اٹھائے پھر سر اٹھایا اور فرمایا: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) پڑھا پھر تکبیر پڑھی اور سجدہ کیا تو دونوں ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی جگہ تھے کہ جس جگہ نماز کے شروع

بِهِنَا الصَّلَاةَ۔

میں تھے۔

بَابُ ۶۷۲ النَّهْيُ عَنْ بَسْطِ الذِّرَاعَيْنِ فِي

السُّجُودِ

۱۱۰۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ هُرُونَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ وَأَسْمَةُ أَيُّوبُ بْنُ أَبِي مِسْكِينٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَقْرَشُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُودِ افْتِرَاشَ الْكُلْبِ۔

بَابُ ۶۷۳ صِفَةِ السُّجُودِ

۱۱۰۷: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمُرُوزِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ السُّجُودَ فَقَضَعَ يَدَيْهِ بِالْأَرْضِ وَرَفَعَ عَجِيزَتَهُ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

۱۱۰۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْمُرُوزِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ شَمِيلٍ هُوَ النَّضْرُ قَالَ أَنْبَأَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى جَحَى۔

۱۱۰۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطِيهِ۔

۱۱۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصْرْتُ إِبْطِيهِ قَالَ أَبُو مَجْلَزٍ كَأَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ لِأَنَّهُ فِي صَلَاةٍ۔

۱۱۱۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ

باب: دوران سجدہ دونوں بازو زمین پر نہ رکھنے سے

متعلق

۱۱۰۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے بازو سجدہ میں نہ بچھائے جس طریقہ سے کہ کوئی کتا اپنے بازو بچھاتا ہے۔

باب: ترکیب اور کیفیت سجدہ

۱۱۰۷: حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے سجدہ کو دکھلایا تو دونوں ہاتھ زمین پر رکھ دیئے اور دونوں سرین اٹھائے اور فرمایا کہ میں نے اسی طریقہ سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۱۰۸: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز ادا فرماتے تھے تو سجدہ میں دونوں پسلیوں کو جدا رکھتے۔

۱۱۰۹: حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز ادا فرماتے تو دونوں ہاتھ کو کشادہ رکھتے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغل کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

۱۱۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بحالت نماز ہوتا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی میں دونوں بغل دیکھتا (مطلب یہ ہے کہ سجدہ میں جانے کے وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ کو کشادہ رکھتے۔ یہاں تک کہ دونوں بغل نظر آ جاتی)

۱۱۱۱: حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی میں آپ صلی اللہ

أُفْرَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ أَرَى غُفْرَةً إِبْطِيهِ إِذَا سَجَدَ.

بَابُ ۶۷۴ التَّجَافِي فِي السُّجُودِ

۱۱۱۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ الْأَصَمِّ عَنْ مِمْوْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ جَافَى يَدَيْهِ حَتَّى لَوْ أَنَّ بِهِمَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَوَتْ.

بَابُ ۶۷۵ الْإِعْتِدَالُ فِي السُّجُودِ

۱۱۱۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ ح وَآخِرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَلَا يَسْطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعِيهِ أَبْسَاطَ الْكَلْبِ اللَّفْظُ لَا سَحْقَ.

بَابُ ۶۷۶ إِقَامَةُ الصُّلْبِ فِي السُّجُودِ

۱۱۱۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ الْمُرُوزِيُّ قَالَ أَبَانَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمَارَةَ عَنْ أَبِي مُعَمَّرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُجْزِي صَلَاةَ لَا يَقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

بَابُ ۶۷۷ النَّهْيُ عَنْ نَقْرَةِ

الْغُرَابِ

۱۱۱۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ تَمِيمَ بْنَ مَحْمُودٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شَيْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبْعِ وَأَنْ يُوَطَّنَ الرَّجُلُ الْمَقَامَ لِلصَّلَاةِ كَمَا يُوَطَّنُ الْبَعِيرُ.

علیہ وسلم کی دونوں بغل کی سفیدی سجدہ کی حالت میں دیکھا کرتا تھا۔

باب: سجدے میں دونوں ہاتھوں کو کھلا رکھنا

۱۱۱۲: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ کو کھلا رکھتے تھے اس قدر کہ اگر بکری کا بچہ چاہتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کے اندر سے نکل جاتا۔

باب: سجدہ میں میانہ روی رکھنے سے متعلق

۱۱۱۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سجدہ میں درمیانہ طریقہ رکھو (مطلب یہ ہے کہ خوبی کے ساتھ اور عمدگی کے ساتھ سجدہ ادا کرو) اور تم لوگوں میں سے کوئی شخص اپنے بازو کتے کی طرح سے نہ پھیلائے (یا بچھائے)۔

باب: بحالت سجدہ پشت برابر رکھنے کے بارے میں

۱۱۱۴: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی نماز صحیح طریقہ سے ادا نہیں ہوتی کہ جو اپنی پشت کو (برابر) نہ کرے رکوع اور سجدہ کرنے کی حالت میں۔

باب: کوئے کی طرح سے (نماز میں) چونچ مارنا

ممنوع ہے

۱۱۱۵: حضرت عبدالرحمن بن شبل سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا: ایک تو کوئے کی طرح سے ٹھونگ مارنے سے دوسرے درندہ کی طرح سے ہاتھ پھیلانے سے تیسرا یہ کہ نماز کے واسطے ایک جگہ متعین کرنے سے جس طریقہ سے کہ اونٹ جگہ متعین کرتا ہے (اس کا مطلب یہ ہے کہ اسی جگہ نماز ادا کرے اور دوسری جگہ نماز نہ ادا کرے)۔

بَابُ ۶۷۸ النَّهْيُ عَنْ كَفِّ الشَّعْرِ فِي السُّجُودِ
 ۱۱۱۶: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ عَنْ يَزِيدَ
 وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَرَوْحُ يَعْنِي ابْنَ
 الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرْتُ أَنْ
 أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ وَلَا أَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا۔

بَابُ ۶۷۹ مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَرَأْسُهُ

مَعْقُوصٌ

۱۱۱۷: أَخْبَرَنَا عَمْرِو بْنُ سَوَادٍ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرِو
 السَّرْحِيُّ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ قَالَ
 أَنبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنبَأَنَا عَمْرِو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ
 بُكَيْرًا حَدَّثَهُ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ
 يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَامَ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ
 فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ مَا لَكَ وَرَأْسِي
 قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ إِنَّمَا مَثَلُ هَذَا مَثَلُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ۔

بَابُ ۶۸۰ النَّهْيُ عَنْ كَفِّ الثِّيَابِ فِي السُّجُودِ
 ۱۱۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَكِّيُّ عَنْ سُفْيَانَ
 عَنْ عَمْرِو عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةٍ أَعْظَمُ
 وَنَهَى أَنْ يَكُفَّ الشَّعْرَ وَالثِّيَابَ۔

بَابُ ۶۸۱ السُّجُودُ عَلَى الثِّيَابِ

۱۱۱۹: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 الْمُبَارَكِ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ السَّلَمِيُّ قَالَ
 حَدَّثَنِي غَالِبُ الْقَطَّانُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرِّيِّ عَنْ

بَابُ: بَالِ جَوِزَ النَّهْيِ عَنْ مَمْنُوعٍ هُوَ مِنْهُ سَمْتٌ

۱۱۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ مجھ کو حکم ہوا ہے
 سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا اور بال اور کپڑوں کے نہ جوڑنے
 کا۔

بَابُ: جِسْ شَخْصٍ كَا جَوِزَا نَهْ بِنْدَهَا هُوَا كَرُوهُ نَمَازَا دَا

کَرُوهُ؟

۱۱۱۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں
 نے عبداللہ بن حارث کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا اور وہ جوڑا
 باندھے ہوئے تھے اپنے سر کے پیچھے تو وہ کھڑے ہو کر وہ بال
 کھولنے لگ گئے۔ پس جس وقت عبداللہ بن حارث نماز سے
 فارغ ہو گئے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے اور
 فرمایا کہ میرے سر سے تمہارا کیا واسطہ تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ
 میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے نماز میں
 کسی آدمی کے جوڑا باندھنے کی مثال ایسی ہے کہ جس طریقہ سے
 کہ کسی کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں اور ایسا شخص نماز ادا کرے۔

بَابُ: كَيْطَرُوكُو جَوِزَ النَّهْيِ عَنْ مَمْنَعَةٍ سَمْتٌ

۱۱۱۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
 ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا سات
 ہڈی پر سجدہ کرنے کا اور بال اور کپڑے کے جوڑنے سے منع
 فرمایا۔

بَابُ: كَيْطَرُوكُو جَوِزَ النَّهْيِ عَنْ مَمْنَعَةٍ سَمْتٌ

۱۱۱۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس
 وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ہم لوگ نماز ادا کیا
 کرتے تھے دوپہر کے وقت تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم گرمی کی

آنس قال کُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظُّهْرِ سَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا تَقَاءَ الْحَرِّ۔

بَابُ ۶۸۲ الْأَمْرُ بِاتِّمَامِ السُّجُودِ

۱۱۲۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَإِنَّ اللَّهَ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِي فِي رُكُوعِكُمْ وَسُجُودِكُمْ۔

بَابُ ۶۸۳ النَّهْيُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي السُّجُودِ

۱۱۲۱: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنْفِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ أَنْبَأَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي جَبِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا أَقُولُ نَهَى النَّاسَ نَهَانِي عَنْ تَخْتِمْ الذَّهَبَ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِي وَعَنِ الْمُعْصَفِرِ الْمُفَدَّمَةِ وَلَا أَقْرَأُ سَاجِدًا وَلَا رَاكِعًا۔

۱۱۲۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو ابْنُ السَّرْحِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا۔

بَابُ ۶۸۴ الْأَمْرُ بِالْاجْتِهَادِ

فِي الدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ

۱۱۲۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا

شدت کی وجہ سے کپڑوں پر سجدہ فرماتے۔

باب: سجدہ کے مکمل طریقہ سے ادا کرنے سے متعلق

۱۱۲۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ رکوع اور سجدہ کو مکمل طریقہ سے ادا کرو کیونکہ خدا کی قسم ہے میں تم لوگوں کو پیچھے کی جانب سے دیکھتا ہوں رکوع اور سجدہ کرنے کی حالت میں۔

باب: سجدہ کی حالت میں قرآن کریم پڑھنے کے ممنوع ہونے سے متعلق

۱۱۲۱: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سونے کی انگلیوں کے پہن لینے سے اور ریشمی قس کے لباس اور کسم میں رنگا ہوا گہرے سرخ رنگ کا کپڑا اور سجدے اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۱۲۲: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع اور سجدے میں قرآن کریم کے پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

باب: سجدہ کے دوران کوشش

سے دُعا کرنا

۱۱۲۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت

إِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ
سُحَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ بْنِ عَبَّاسٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسَهُ مَعْصُوبٌ فِي
مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ قَدْ بَلَغْتُ ثَلَاثَ
مَرَاتٍ أَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا
الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْعَبْدُ أَوْ تَرَى لَهُ أَلَا وَإِنِّي قَدْ نَهَيْتُ
عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ فَإِذَا رَكَعْتُمْ
فَعِظُمُوا رَبِّكُمْ وَإِذَا سَجَدْتُمْ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ
لِأَنَّهُ لَمِنْ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ۔

رسول کریم ﷺ نے پردہ کھولا اور آپ ﷺ کا سر بندھا ہوا تھا
اس مرض کی وجہ سے کہ جس میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی تو
ارشاد فرمایا: اے خدا میں نے (حکم خداوندی) پہنچا دیا اور پیغام
الہی پہنچا دیا۔ تین مرتبہ یہ جملے ارشاد فرمائے۔ پھر فرمایا کہ اے
لوگو! پیغمبری کی خوش خبری میں سے کوئی بات نہیں ہے جو کہ باقی
رہی ہو مگر سچا خواب کہ جس کو بندہ دیکھے یا اس کے واسطے کوئی
دوسرا شخص دیکھے (یعنی نبوت کے بعد سچے خواب باقی رہ جائیں
گے) اور یاد رکھو کہ مجھ کو رکوع اور سجدہ میں قرآن کریم پڑھنے سے
ممانعت فرمائی گئی ہے تو جس وقت تم لوگ رکوع کرو تو تم اپنے
پروردگار کی عظمت بیان کرو اور جس وقت تم لوگ سجدہ کرو تو تم
کوشش کرو دعا کے کرنے میں۔ اسلئے کہ سجدہ کرنے کی حالت
میں دعا کا قبول ہونا زیادہ قریب ہے۔

بَابُ ۶۸۵ الدُّعَاءُ فِي السُّجُودِ

۱۱۲۳: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي
رِشْدِينَ وَهُوَ كُرَيْبٌ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَثُّ عِنْدَ
خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَبَاثَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَرَأَيْتُهُ قَامَ لِحَاجَتِهِ
فَأَتَى الْقُرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَ الْبَيْنِ
الْوُضُوءِ يَنْ ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ قَامَ ثُمَّ قَامَ قَوْمَةٌ أُخْرَى
فَأَتَى الْقُرْبَةَ فَحَلَّ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَضُوءَ الْهُوَ
الْوُضُوءِ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي وَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ
اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَاجْعَلْ فِي سَمْعِي نُورًا
وَاجْعَلْ فِي بَصَرِي نُورًا وَاجْعَلْ مِنْ تَحْتِي نُورًا
وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ يَسَارِي
نُورًا وَاجْعَلْ أَمَامِي نُورًا وَاجْعَلْ خَلْفِي نُورًا
وَاعْظِمْ لِي نُورًا ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ قَاتَاهُ بِلَالٌ فَأَيَّقَهُ

باب: بحالت سجدہ دعا کرنے سے متعلق

۱۱۲۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اپنی
خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں رہا اور رسول کریم ﷺ بھی رات میں
اسی جگہ قیام فرما رہے میمونہ نے دیکھا کہ آپ ﷺ قضاء حاجت کیلئے
اُٹھے اور پانی کے مشکیزہ کے نزدیک تشریف لائے اس کا منہ کھول
دیا اور پھر وضو فرمایا (ایک طرح کا وضو فرمایا اور ہاتھ دھوئے) پھر
اپنے بستر پر تشریف لائے اور سو گئے پھر اُٹھے اور مشکیزہ کے
نزدیک آکر اس کا منہ کھولا اور مکمل وضو فرمایا (جس طریقہ سے کہ
نماز کے واسطے وضو فرماتے ہیں) پھر کھڑے ہو کر نماز شروع
فرمائی اور سجدہ کے دوران یہ دعا پڑھی: اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي۔
اے خدا! میرے قلب میں نور پیدا فرما دے اور میرے کانوں کو
نور عطا فرما اور میری آنکھ میں نور عنایت فرما اور میرے نیچے نور عطا
کر اور میرے اوپر نور نازل فرما اور میرے دائیں جانب نور دے
دے اور میری بائیں جانب نور عنایت فرما اور میرے آگے کی
طرف نور عنایت فرما اور میرے پیچھے نور عطا فرما اور میرا نور بڑا کر

لِلصَّلَاةِ۔

دے اور پھر آپ ﷺ سو گئے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ کو نیند میں خراٹے آنے لگے۔ اس کے بعد بلال رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ ﷺ کو نماز پڑھنے کے واسطے نیند سے بیدار فرمایا۔

باب: دورانِ سجدہ دوسری قسم کی دُعا مانگنا

۱۱۳۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ رکوع اور سجدہ کے دوران یہ دُعا: ((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي)) فرماتے تھے اور آپ ﷺ قرآن کریم کی اتباع فرمایا کرتے تھے اس لئے کہ قرآن میں ہے: فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ۔

باب: دورانِ سجدہ دوسری قسم کی دُعا پڑھنا

۱۱۳۶: اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ رکوع اور سجدے کے دوران: سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي فرماتے تھے اور پھر آیت کریمہ: ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ﴾ کی تفسیر اس طریقہ سے فرماتے کہ تم رکوع کے دوران اللہ عزوجل کی پاکی بیان کرو اور اس سے گناہوں کی معافی مانگو۔

باب: دورانِ سجدہ دوسری قسم کی دُعا

۱۱۳۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات حضرت رسول کریم ﷺ اپنی سونے کی جگہ نہیں مل سکے تو میں آپ ﷺ کو تلاش کرنے لگ گئی مجھے یہ خیال ہو گیا کہ آپ ﷺ کسی باندی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے کہ اس دوران میرا بھائی آ گیا۔ آپ ﷺ اس وقت سجدہ میں تھے اور فرماتے تھے: اے خدا! میرے وہ گناہ بھی معاف کر دے جو کہ پوشیدہ ہیں اور وہ گناہ بھی معاف فرما دے جو کہ ظاہری گناہ ہوں۔

باب: دورانِ سجدہ ایک دوسری دُعا پڑھنا

۱۱۳۸: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

۶۸۶ نَوْعٌ آخَرُ

۱۱۳۵: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّأُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ۔

۶۸۷ نَوْعٌ آخَرُ

۱۱۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ۔

۶۸۸ نَوْعٌ آخَرُ

۱۱۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَضْجَعِهِ فَجَعَلْتُ التَّمِيسَةَ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ أَتَى بَعْضَ جَوَارِيهِ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ۔

۶۸۹ نَوْعٌ آخَرُ

۱۱۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ أَتَى بَعْضَ جَوَارِيهِ فَطَلَبْتُهُ فَإِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ۔

۶۹۰ نوع آخر

۱۱۲۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِي الْمَاجِشُونُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُورَتَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ۔

۶۹۱ نوع آخر

۱۱۳۰: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَنبَأَنَا أَبُو حَيَّوَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ۔

۶۹۲ نوع آخر

۱۱۳۱: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَنبَأَنَا ابْنُ حُمَيْرٍ قَالَ

میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کو ایک رات نہیں پایا مجھ کو خیال ہوا کہ آپ ﷺ اپنی کسی باندی کے پاس تشریف لے گئے ہوں گے۔ اس کے بعد میں نے آپ ﷺ کو تلاش کیا تو آپ ﷺ سجدہ میں تھے اور یہ دعا: ((رَبِّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ)) آخر تک پڑھ رہے تھے یعنی اے خدا بخش دے میرے گناہ جو پوشیدہ ہوں اور جو ظاہر ہوں۔

باب: دوران سجدہ ایک دوسری قسم کی دعا

۱۱۲۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ جس وقت سجدہ میں جاتے تو فرماتے: اے خدا تیرے ہی لئے میں نے سجدہ کیا اور تیرے ہی واسطے میں نے گردن رکھ دی اور میں تیرے اوپر یقین لے آیا میرے چہرہ نے سجدہ کیا اس ذات کے واسطے کہ جس نے اس کو بنایا اور صورت ڈھالی اور اس کے کان آنکھ بنائے وہ خدا بہت بابرکت ہے جو کہ تمام بنانے والوں میں بہتر ہے۔

باب: ایک دوسری قسم کی دعا

۱۱۳۰: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ دوران سجدہ یہ دعا پڑھتے تھے: ((اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ)) آخر تک۔ یعنی اے خدا میں نے تیرے واسطے سجدہ کیا اور میں تجھ پر یقین لایا اور میں نے تیرے سامنے گردن رکھ دی تو میرا مالک ہے میرے چہرہ نے اس پروردگار کے واسطے سجدہ کیا کہ جس نے اس کو بنایا اور بہترین صورت بنائی اور اس کے کان اور آنکھ بنائے وہ ذات بہت زیادہ بابرکت ہے جو کہ تمام پیدا کرنے والوں میں سب سے زیادہ بہتر ہے۔

باب: دوران سجدہ ایک دوسری دعا پڑھنا

۱۱۳۱: حضرت محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول

حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ
وَذَكَرَ آخَرَ قَبْلَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ الْأَعْرَجِ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي تَطَوُّعًا قَالَ إِذَا سَجَدَ
اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ اللَّهُمَّ
أَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ
سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ۔

۶۹۳ نوۃ آخر

۱۱۳۲: أَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَّارٍ الْقَاضِي
وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ
عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ
فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ
وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ۔

۶۹۴ نوۃ آخر

۱۱۳۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا جَرِيرٌ عَنْ
يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ
لَيْلَةٍ فَوَجَدْتُهُ وَهُوَ سَاجِدٌ وَصُدُورُ قَدَمَيْهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ
فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ وَأَعُوذُ
بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي
ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ۔

۶۹۵ نوۃ آخر

۱۱۳۴: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَصْبُحِيُّ
الْمِقْسَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ
عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ
فَقَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ
فَطَنَنْتُ أَنَّهُ ذَهَبَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَتَجَسَّسْتُهِ فَإِذَا

کریم ﷺ جس وقت رات میں بیدار ہوتے تھے تو نفل پڑھتے
اور سجدہ میں فرماتے: اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ..... یعنی اے خدا!
میں نے تیرے ہی واسطے سجدہ کیا اور تیری ہی میں نے
فرمانبرداری کی اور میں تجھ پر ہی ایمان لایا اور میرے چہرہ نے
اس ذات کے واسطے سجدہ کیا کہ جس نے اس کو پیدا فرمایا اور عمدہ
صورت عنایت فرمائی پھر اس کے کان اور آنکھ بنائے خدا تعالیٰ کی
ذات بہت برکت والی ہے جو کہ بہترین پیدا کرنے والا ہے۔

باب: دُعا کا ایک اور طریقہ

۱۱۳۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ تلاوت
کے دوران رات میں یہ دُعا پڑھتے تھے: ((سَجَدَ وَجْهِي
لِلَّذِي خَلَقَهُ وَ شَقَّ سَمْعَهُ وَ بَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَ
قُوَّتِهِ.....))۔

باب: دوران سجدہ ایک دوسری دُعا

۱۱۳۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے
ایک رات رسول کریم کو موجود نہ پایا پھر دیکھا تو آپ اس وقت
سجدہ میں تھے اور آپ کے پاؤں مبارک کی انگلیاں قبلہ کی جانب
تھیں میں نے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: اے خدا! میں پناہ مانگتا
ہوں تیری رضا مندی کی تیرے غصہ سے اور تیری مغفرت کی
تیرے عذاب سے اور میں تیری تجھ سے پوری تعریف نہیں کر
سکتا۔ تو ایسا ہے کہ تو نے جیسی اپنی تعریف بیان کی ہے۔

باب: دوران سجدہ ایک دوسری دُعا

۱۱۳۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے
ایک رات حضرت رسول کریم ﷺ کو موجود نہیں پایا تو مجھ کو یہ
خیال ہوا کہ آپ ﷺ اپنی کسی اہلیہ کے پاس تشریف لے گئے
ہوں گے تو میں نے ان کو تلاش کیا۔ آپ ﷺ اس وقت رکوع
میں تھے یا سجدہ میں تھے تو آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے:

هُوَ رَاكِعٌ أَوْ سَاجِدٌ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ فَقَالَتُ يَا بَيْتُ أُمِّي إِنِّي لَفِي شَأْنٍ وَأَنْتَ لَفِي آخَرٍ۔

۶۹۶ نوع آخر

۱۱۳۵: أَخْبَرَنِي هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْكُنْدِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عَاصِمَ بْنَ حُمَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ فَاسْتَأْذَنَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَبَدَأَ فَاسْتَفْتَحَ مِنَ الْبَقَرَةِ لَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ وَسَالَ وَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ يَتَعَوَّذُ ثُمَّ رَكَعَ فَمَكَتْ رَاكِعًا بِقَدْرِ قِيَامِهِ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ رُكُوعِهِ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَأَ آلَ عِمْرَانَ ثُمَّ سُورَةَ ثُمَّ سُورَةَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

۶۹۷ نوع آخر

۱۱۳۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ ابْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صَلَّةِ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاسْتَفْتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَقَرَأَ بِمِائَةِ آيَةٍ لَمْ يَرُكَّعْ لَمْضَى قُلْتُ يَخْتِمُهَا فِي الرَّكَعَتَيْنِ لَمْضَى قُلْتُ يَخْتِمُهَا ثُمَّ يَرُكَّعُ لَمْضَى حَتَّى قَرَأَ سُورَةَ

((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ)) آخر تک۔ میں نے عرض کیا کہ میرے والدین آپ ﷺ پر فدا ہو جائیں میں کس خیال میں تھی اور آپ ﷺ کس دھیان میں ہیں۔

باب: ایک اور دعا

۱۱۳۵: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کے ہمراہ کھڑا ہوا اور آپ نے مسواک فرمائی اور پھر آپ نے وضو فرمایا پھر نماز ادا کرنے کے واسطے کھڑے ہو گئے تو سورہ بقرہ شروع فرمائی۔ اس طریقہ سے کہ جس وقت اس آیت کریمہ پر پہنچتے تو ٹھہر جاتے اور اللہ عزوجل سے دعا مانگتے اور جس وقت آیت عذاب آتی تو رک جاتے اور پناہ مانگتے پھر آپ نے رکوع فرمایا اور رکوع میں اس قدر ٹھہرتے کہ جس قدر تاخیر تک گھر میں رہے تھے رکوع میں آپ فرماتے تھے: ((سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ)) پھر آپ نے سجدہ رکوع کے بعد فرمایا اور آپ نے سجدہ رکوع کرنے کے برابر فرمایا اور آپ سجدہ میں فرماتے تھے: ((سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ...)) یعنی میں پاکی بیان کرتا ہوں اس ذات کی جو طاقت بزرگی اور بڑائی والا ہے پھر دوسری رکعت میں آپ نے آل عمران تلاوت فرمائی پھر اسی طرح سے ایک ایک سورت پڑھی اور اسی طریقہ سے کیا۔

باب: دوران سجدہ ایک اور قسم کی دعا

۱۱۳۶: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات رسول کریم کے ساتھ نماز ادا کی۔ آپ نے سورہ بقرہ شروع فرمائی آپ نے ایک سو آیات تلاوت فرمائیں لیکن آپ نے رُکوع نہیں فرمایا۔ مجھ کو خیال ہوا کہ آپ دو رکعت میں اس سورت کو ختم فرمادیں گے۔ آپ آگے کی طرف بڑھے (یعنی مزید تلاوت کی)۔ میں اُس وقت سمجھا کہ آپ اس سورت کو ختم فرما کر رکوع فرمائیں گے۔ آپ آگے کی طرف بڑھ گئے یہاں تک کہ

النِّسَاءِ ثُمَّ قَرَأَ سُورَةَ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى لَا يَمُرُّ بِآيَةٍ تَخْوِيفٍ أَوْ تَعْظِيمٍ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا ذَكَرَهُ۔

آپ نے سورہ نساء پڑھی پھر سورہ آل عمران تلاوت فرمائی پھر رکوع فرمایا جو کہ قیام کے قریب قریب تھا (مطلب یہ ہے کہ اس قدر دیر تک رکوع میں رہے) اور رکوع میں آپ فرماتے تھے: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، پھر سر اٹھایا اور سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہہ کر بڑی دیر تک کھڑے رہے پھر سجدہ فرمایا بڑی دیر تک۔ آپ سجدہ میں فرماتے تھے: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى اور جس وقت کوئی آیت کریمہ خوف کی یا عظمت خداوندی سے متعلق آتی تو آپ ذکر خداوندی (حمد و ثناء) فرماتے۔

۶۹۸ نوۃ آخر

۱۱۳۷: أَخْبَرَنَا بُنْدَارُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ۔

باب: دورانِ سجدہ ایک دوسری قسم کید عا
۱۱۳۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدہ کے دوران سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ فرماتے تھے۔

باب ۶۹۹ عَدَدُ التَّسْبِيحِ فِي السُّجُودِ

۱۱۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ عُمَرَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ وَهْبِ بْنِ مَانُوسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَبَّ صَلَاةَ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَذَا الْفَتَى يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَحَرَرْنَا فِي رُكُوعِهِ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ وَفِي سُجُودِهِ عَشْرَ تَسْبِيحَاتٍ۔

باب: دورانِ سجدہ کتنی مرتبہ تسبیح کہنا چاہئے؟
۱۱۳۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہ اس نوجوان شخص کی نماز سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔ (مطلب یہ ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی نماز نماز نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ مشابہ ہے) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگوں نے ان کے رکوع کرنے کا اندازہ قائم کیا تو وہ اندازہ دس تسبیحات کے برابر لگتا تھا اور سجدہ کی بھی یہی کیفیت تھی۔

باب ۷۰۰ الرَّخْصَةُ فِي تَرْكِ الذِّكْرِ فِي السُّجُودِ

۱۱۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُفَرِّجِيُّ

باب: اگر دورانِ سجدہ کچھ نہ پڑھے تو سجدہ جب بھی

ادا ہو جائے گا

۱۱۳۹: حضرت رافع بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ

أَبُو يَحْيَى بِمَكَّةَ وَهُوَ بَصْرِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ بْنُ مَالِكِ ابْنَ رَافِعِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَنَحْنُ حَوْلَهُ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَاتَى الْقِبْلَةَ فَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ أَذْهَبَ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَذَهَبَ فَصَلَّى فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُ صَلَاتَهُ وَلَا يَدْرِي مَا يُعِيبُ مِنْهَا فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ أَذْهَبَ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَأَعَادَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عِيبٌ مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهَا لَمْ تَتِمَّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتَّى يُسْبِغَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَغْسِلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحَ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ يُكَبِّرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيُحَمِّدُهُ وَيُتَمَجِّدُهُ قَالَ هَمَّامٌ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَيُحَمِّدُ اللَّهُ وَيُتَمَجِّدُهُ وَيُكَبِّرُهُ قَالَ فَكِلَاهُمَا قَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ وَيَقْرَأُ مَا تيسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ وَأَذِنَ لَهُ فِيهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَرْكَعُ حَتَّى تَطْمِئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرِيحَ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَسْتَوِي قَائِمًا حَتَّى يَقِيمَ صَلَاتَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَسْجُدُ حَتَّى يُمَكِّنَ وَجْهَهُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ جَبْهَتُهُ حَتَّى تَطْمِئِنَّ مَفَاصِلُهُ

حضرت رسول کریم ﷺ تشریف فرما تھے اور ہم لوگ آپ ﷺ کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور خانہ کعبہ کے نزدیک جا کر اس نے نماز ادا کی جس وقت وہ شخص نماز سے فراغت حاصل کر چکا تو وہ شخص خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور تمام حاضرین اور آپ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وعلیک۔ یعنی تم پر سلام ہو۔ جاؤ تم نماز ادا کر لو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ چنانچہ وہ آدمی پھر نماز ادا کرنے گیا۔ آپ ﷺ اس وقت اس کی نماز کو دیکھ رہے تھے لیکن اس کو علم نہیں تھا کہ اس کی نماز میں کیا اور کس قسم کی کمی ہے؟ جس وقت وہ نماز ادا کر چکا تو وہ شخص حاضر ہوا اور اس نے تمام حاضرین کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وعلیک۔ (یعنی تم پر سلامتی ہو) تم واپس جاؤ اور نماز ادا کرو تم نے نماز نہیں ادا کی۔ اس شخص نے اسی طرح سے دو یا تین مرتبہ نماز ادا کی آخر اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری نماز میں تو میں کسی قسم کی کوئی کمی محسوس نہیں کرتا آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے میں سے کسی شخص کی نماز مکمل نہیں ہوئی۔ جس وقت تک کہ وضو مکمل نہ کر لو۔ جس طریقہ سے کہ خدا نے حکم فرمایا ہے مطلب یہ ہے کہ تم چہرہ دھو ڈالو اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوؤ اور تم مسح کرو سر پر اور دونوں پاؤں دھو ڈالو۔ دونوں ٹخنہ تک پھر اللہ عزوجل کی عظمت بیان کرو۔ (یعنی تم تکبیر تحریرہ پڑھو) اور اس کی تعریف کرو اور عظمت بیان کرو (ثناء پڑھو) جو آسان ہو اس قدر قرآن کریم پڑھو اس میں سے جس قدر آسان ہو اس قدر قرآن کریم پڑھو اس میں سے جس قدر اللہ عزوجل نے اس کو سکھایا ہے اور حکم فرمایا پھر تکبیر پڑھو اس میں سے جس قدر کہ اللہ عزوجل نے اس کو سکھایا ہے اور حکم فرمایا پھر تکبیر پڑھو اور رکوع کرو۔ حتیٰ کہ اس کے تمام کے تمام جوڑ اپنی جگہ پر آ جائیں اور ڈھیلے پڑ جائیں پھر سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہو پھر سیدھا کھڑا ہو۔ یہاں تک کہ اس کی پشت برابر ہو جائے پھر تکبیر پڑھو اور سجدہ کرو۔ یہاں تک کہ اس کا چہرہ جم جائے اور پیشانی بھی جم

وَتَسْتَرِخِي وَيُكَبِّرُ فَيَرْفَعُ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا عَلَى مَقْعَدَتِهِ وَيُقِيمُ صَلَاتَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْجُدُ حَتَّى يُمَكِّنَ وَجْهَهُ وَيَسْتَرِخِي فَإِذَا لَمْ يَفْعَلْ هَكَذَا لَمْ تَتِمَّ صَلَاتُهُ۔

جائے اور تمام کے تمام جوڑ اپنی جگہ آ جائیں اور سب کے سب جوڑ ڈھیلے پڑ جائیں پھر تم تکبیر کہو اور اٹھ جاؤ۔ یہاں تک اپنے سرین پر سیدھا بیٹھ جائے اور اپنی پشت سیدھی کرو پھر تکبیر کہے اور سجدہ کرے حتیٰ کہ اس کا چہرہ جم جائے اور وہ ڈھیلا پڑ جائے یہاں تک کہ اس کا چہرہ جم جائے اور ڈھیلا پڑ جائے اگر ایسا کرے گا تو اس کی نماز پوری نہ ہوگی۔

أَقْرَبُ ۷۰۱ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ ۱۱۴۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عُمَرَ وَيَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ غَرْبَةَ عَنْ سُمَيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ وَهُوَ سَاجِدٌ فَكُثِّرُوا الدُّعَاءَ۔

باب: بندہ اللہ عزوجل سے کب نزدیک ہوتا ہے؟

۱۱۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ خدا سے اس وقت زیادہ نزدیک ہوتا ہے کہ وہ جس وقت سجدہ میں ہو اور سجدہ کرنے کی حالت میں بہت زیادہ دُعا مانگے۔

بَابُ ۷۰۲ فَضْلُ السُّجُودِ

باب: سجدہ کرنے کی فضیلت کا بیان

۱۱۴۱: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ هَقْلٍ بْنِ زِيَادٍ الدِّمَشْقِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ كُنْتُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوئِهِ وَبِحَاجَتِهِ فَقَالَ سَلْنِي قُلْتُ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَوْغَيْرَ ذَلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَلِكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكُثْرَةِ السُّجُودِ۔

۱۱۴۱: حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کرنے کا (پانی) اور ضرورت کا سامان (ڈھیلے پتھر وغیرہ) لایا کرتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: تم مانگو کیا مانگتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ مانگتا ہوں یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا اس کے علاوہ اور کچھ تم مانگنا چاہو تو مانگ سکتے ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف یہی الفاظ ارشاد فرمائے کہ تم میری امداد کرو اس سلسلہ میں سجدہ کرنے سے۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ تم بہت زیادہ سجدہ کیا کرو۔ کیونکہ خداوند قدوس کو یہ عبادت بہت زیادہ پسندیدہ ہے پس شاید مجھ کو موقع مل جائے تمہارے واسطے سفارش کرنے کا اور جنت میں اپنے ہمراہ لے کر جانے کا۔

بَابُ ۷۰۳ ثَوَابُ مَنْ سَجَدَ

باب: اللہ عزوجل کے واسطے جو شخص ایک سجدہ کرے

لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ سَجْدَةً

تو اس کو کس قدر اجر ملے گا؟

۱۱۴۲: أَخْبَرَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ

۱۱۴۲: حضرت معدان بن حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

أَبَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَمْعَرِيُّ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَنْفَعُنِي أَوْ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَسَكَتَ عَنِّي مَلِيًّا ثُمَّ انْفَتَّ إِلَيَّ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ عَرْوَةً جَلَّ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهُ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانُ فَقَالَ لِي عَلَيْكَ بِالسُّجُودِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلَّهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ.

میں ثوبان رضی اللہ عنہ سے ملا جو کہ رسول کریم کے غلام تھے اور میں نے کہا کہ مجھ کو اس قسم کا کوئی کام بتلاؤ جو کہ جنت میں داخل کر دے۔ وہ کچھ دیر خاموش رہے اس کے بعد مہری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم سجدہ میں جایا کرو۔ کیونکہ میں نے رسول کریم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے جو بندہ خداوند تعالیٰ کے واسطے ایک سجدہ کرے تو اللہ عز و جل اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور اس کا ایک گناہ مٹا دے گا۔ معدان نے فرمایا کہ پھر میں نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور میں نے ان سے بھی وہی بات دریافت کی جو ثوبان رضی اللہ عنہ سے دریافت کی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ سجدہ کیا کرو کیونکہ میں نے رسول کریم سے یہی بات سنی ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے جو کوئی بندہ اللہ عز و جل کے واسطے سجدہ میں جاتا ہے تو اللہ عز و جل اس کا مقام بلند فرما دے گا اور اس کا ایک گناہ مٹا دے گا۔ حضرت معدان نے فرمایا کہ پھر میں نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے بھی وہی بات دریافت کی جو ثوبان رضی اللہ عنہ سے دریافت کی انہوں نے فرمایا کہ تم سجدہ کیا کرو کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے جو بندہ اس کے واسطے سجدہ کرتا ہے تو اللہ عز و جل اس کا درجہ بلند فرما دے گا اور اس کا ایک گناہ مٹا دے گا۔

باب ۷۰۴ مَوْضِعُ

السُّجُودِ

۱۱۴۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُؤَيْنٌ بِالْمَصِصَةِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ وَالتَّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَآبِي سَعِيدٍ فَحَدَّثَ أَحَدُهُمَا حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ وَالْآخَرُ مُنِصَّتٍ قَالَ فَتَأْتِي الْمَلَائِكَةُ فَتَشْفَعُ وَتَشْفَعُ الرُّسُلُ وَذَكَرَ الصِّرَاطَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاكُونُ

باب: دوران سجدہ زمین پر لگنے والے اعضاء کی

فضیلت کا بیان

۱۱۴۳: حضرت عطاء بن یزید سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے نزدیک بیٹھا ہوا تھا ان دونوں میں سے ایک صاحب نے حدیث شفاعت بیان فرمائی اور دوسرے صاحب خاموش رہے تو بیان فرمایا کہ فرشتے آئیں گے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی شفاعت فرمائیں گے پھر بل صراط کا تذکرہ فرمایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے میں اس بل سے نکل جاؤں گا جس وقت اللہ عز و جل اپنی

أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ فَإِذَا قَرَعَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْقَضَاءِ
بَيْنَ خَلْقِهِ وَأَخْرَجَ مِنَ النَّارِ مَنْ يُرِيدُ أَنْ يُخْرِجَ أَمَرَ
اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ وَالرُّسُلَ أَنْ تَشْفَعَ فَيَعْرِفُونَ
بِعَلَامَاتِهِمْ أَنَّ النَّارَ تَأْكُلُ كُلَّ شَيْءٍ مِنْ ابْنِ آدَمَ
إِلَّا مَوْضِعَ السُّجُودِ فَيَصُبُّ عَلَيْهِمْ مِنْ مَاءٍ
الْحَبَّةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حِمِيلِ
السَّيْلِ-

مخلوق کے انصاف سے فارغ ہوگا اور جن حضرات کو آگ سے
باہر نکالنا چاہے گا ان کو نکال لے گا۔ اس وقت فرشتوں کو اور
پیغمبروں کو شفاعت کا حکم دے گا۔ وہ لوگ ان لوگوں کو شناخت
کریں گے (یعنی جو لوگ شفاعت کے اہل ہیں) ان کو نشانیوں
سے وہ یہ ہے کہ آگ انسان کے ہر ایک عضو کو کھالے گی ماسوا
سجدوں کی جگہ کو پھر ان پر چشمہ حیات کا پانی ڈالا جائے گا اور وہ
اس طریقہ سے آگ جائیں گے یعنی دوبارہ ان میں جان آجائے
گی کہ جس طریقہ سے کہ دانہ اگتا ہے۔ سیلاب کے کوڑے اور
کرکٹ میں یعنی جس طریقہ سے وہ جلدی تروتازہ ہو جاتا ہے
اسی طریقہ سے وہ لوگ بھی اس پانی کی برکت سے بالکل
تندرست ہو جائیں گے اور آگ کا نشان بالکل ختم ہو جائے گا۔

باب: کیا ایک سجدہ دوسرے سے طویل کرنا

جائز ہے؟

۱۱۴۳: حضرت شہاد بن علیؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نماز
عشاء ادا کرنے کیلئے باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ اس وقت
امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو گود میں اٹھائے ہوئے تھے۔
آپ ﷺ اس وقت آگے بڑھے (نماز کی امامت فرمانے کیلئے)
اور ان کو بٹھلایا۔ زمین پر پھر نماز کے واسطے تکبیر فرمائی اور نماز
شروع فرمائی۔ آپ ﷺ نے نماز کے درمیان ایک سجدہ میں
تاخیر فرمائی تو میں نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ صاحب زاوے (یعنی
رسول کریم ﷺ کے نواسے) آپ ﷺ کی پشت مبارک پر ہیں
اور اس وقت آپ ﷺ حالت سجدہ میں ہیں۔ پھر میں سجدہ میں
چلا گیا جس وقت آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو لوگوں نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے نماز کے دوران ایک سجدہ ادا
فرمانے میں تاخیر فرمائی۔ یہاں تک کہ ہم لوگوں کو اس بات کا
خیال ہوا کہ آپ کے ساتھ کسی قسم کا کوئی حادثہ پیش آ گیا یا آپ
ﷺ پر وحی نازل ہو گئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسی کوئی بات

بَابُ ۷۰۵ هَلْ يَجُوزُ أَنْ تَكُونَ سَجْدَةً

أَطْوَلَ مِنْ سَجْدَةٍ

۱۱۴۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَامٍ قَالَ
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ قَالَ أَبَانَا جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ قَالَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الْبَصْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ شَدَّادٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِحْدَى صَلَاتِي الْعِشَاءِ وَهُوَ
حَامِلٌ حَسَنًا أَوْ حُسَيْنًا فَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْضَعَهُ ثُمَّ كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ فَصَلَّى فَسَجَدَ
بَيْنَ ظَهْرَانِي صَلَاتِهِ سَجْدَةً أَطَالَهَا قَالَ أَبِي فَرَفَعْتُ
رَأْسِي وَإِذَا الصَّبِيُّ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَاجِدٌ فَرَجَعْتُ إِلَى سُجُودِي فَلَمَّا
قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ
قَالَ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ سَجَدْتَ بَيْنَ
ظَهْرَانِي صَلَاتِكَ سَجْدَةً أَطَالَهَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ
حَدَّثَ أَمْرًا أَوْ إِنَّهُ يُوحِي إِلَيْكَ قَالَ كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ

وَلَكِنْ ابْنِي ارْتَحِلْنِي فَكِرِهْتُ أَنْ أُعَجِّلَهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ۔

نہیں تھی میرا لڑکا (نواسہ) مجھ پر سوار ہوا تو مجھ کو (برا) محسوس ہوا کہ میں جلدی اٹھ کھڑا ہوں اور اس کی مراد (کھیلنے کی خواہش) مکمل نہ ہو۔

بَابُ ۷۰۶ التَّكْبِيرُ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السُّجُودِ

باب: جس وقت سجدہ سے سر اٹھائے تو تکبیر پڑھنا چاہئے

۱۱۳۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تکبیر پڑھتے ہوئے جھکتے اور اٹھتے ہوئے اور کھڑے اور بیٹھ جانے کے وقت۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھیرتے تھے دائیں اور بائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے۔ یہاں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک کی سفیدی نظر آنے لگتی۔ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر تک گردن کا رخ موڑ دیتے) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی اس طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۱۳۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ وَيَحْيَى ابْنُ آدَمَ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبِرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَ قِيَامٍ وَقُعُودٍ وَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ قَالَ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَفْعَلَانِ ذَلِكَ۔

بَابُ ۷۰۷ رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَةِ الْأُولَى

باب: پہلے سجدے سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنا

۱۱۳۶: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز شروع فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے اور جس وقت سجدہ سے سر اٹھاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی اس طریقہ سے کرتے یعنی دونوں ہاتھ اٹھاتے۔

۱۱۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا وَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ كُلَّهُ يَعْنِي رَفَعَ يَدَيْهِ۔

بَابُ ۷۰۸ تَرْكُ ذَلِكَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب: دونوں سجدوں کے درمیان ہاتھ کے نہ اٹھانے سے متعلق

۱۱۳۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم

۱۱۳۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَزَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَبَعْدَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

بَابُ ۷۰۹ الدُّعَاءُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۱۱۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عُبَيْدٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبْرُوتِ وَالْكَبرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَقَالَ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ لِرَبِّي الْحَمْدُ لِرَبِّي الْحَمْدُ وَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَكَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي۔

جس وقت نماز شروع فرماتے تو تکبیر فرماتے اور دونوں ہاتھ آپ اٹھاتے پھر جس وقت آپ ﷺ رکوع فرماتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے اور رکوع کرنے کے بعد بھی ہاتھ اٹھاتے اور دونوں سجدوں کے درمیان آپ ﷺ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

باب: دونوں سجدوں کے درمیان دُعا کرنا

۱۱۳۸: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز وہ حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور وہ آپ ﷺ کے نزدیک کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللَّهُ أَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبْرُوتِ وَالْكَبرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ اس کے بعد سورہ بقرہ تلاوت فرمائی اس کے بعد رکوع فرمایا تو رکوع میں اس قدر تاخیر تک رہے کہ جس قدر تاخیر تک کھڑے رہے تھے اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ فرمایا اور جس وقت آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں میرے پروردگار کے واسطے ہیں اور سجدہ کے دوران فرمایا: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى اور دونوں سجدوں کے درمیان فرمایا: رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي یعنی اے خدا مجھ کو بخش دے اے خدا مجھ کو معاف فرمادے۔

بَابُ ۷۱۰ رَفْعُ الْيَدَيْنِ

بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ تِلْقَاءَ الْوُجْهِ

۱۱۳۹: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ كَثِيرٍ أَبُو سَهْلٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ صَلَّى إِلَى جَنْبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ بِيَمْنِي فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَكَانَ إِذَا سَجَدَ السَّجْدَةَ الْأُولَى فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنْهَا رَفَعَ يَدَيْهِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ فَأَنْكَرْتُ أَنَا ذَلِكَ فَقُلْتُ لَوْ هَبَ بِنِ خَالِدٍ إِنَّ هَذَا يَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ أَأَحَدًا يَصْنَعُهُ فَقَالَ لَهُ وَهَيْبُ تَصْنَعُ شَيْئًا لَمْ نَرَأِ أَحَدًا يَصْنَعُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ رَأَيْتُ أَبِي

باب: چہرہ کے سامنے دونوں ہاتھ اٹھانے

سے متعلق

۱۱۳۹: حضرت ابوسہل ازدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے نزدیک حضرت عبداللہ بن طاووس نے مقام منیٰ میں مسجد خیف کے اندر نماز ادا کی تو جس وقت انہوں نے پہلے سجدہ سے سر اٹھایا تو دونوں ہاتھ چہرہ کے سامنے کئے میں نے اس کا انکار کیا اور حضرت وہیب بن خالد سے کہا کہ یہ شخص وہ کام کرتا ہے کہ ہم نے جو کام کسی شخص کو نہیں کرتے دیکھا ہے حضرت عبداللہ بن طاووس نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد کو اس طرح کرتے دیکھا ہے اور وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس طرح

يَصْنَعُهُ وَقَالَ أَبِي رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَصْنَعُهُ وَقَالَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

باب ۱۱۷ قَدْرُ الْجُلُوسِ بَيْنَ

السَّجْدَتَيْنِ

۱۱۵۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى
عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رُكُوعُهُ وَسُجُودُهُ وَقِيَامُهُ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ
مِنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِثْلَ السَّوَاءِ۔

باب ۱۱۸ كَيْفَ الْجُلُوسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

۱۱۵۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دَحِيمٌ قَالَ
حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِ عَنْ
مِمْوَنَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا سَجَدَ خَوَى بِيَدَيْهِ حَتَّى يُرَى وَضَخُ إِبْطَيْهِ مِنْ
وَرَائِهِ وَإِذَا قَعَدَ أَطْمَأَنَّ عَلَى فِخْذِهِ الْيُسْرَى۔

باب ۱۱۹ التَّكْبِيرُ لِلْسُّجُودِ

۱۱۵۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ الْأَسْوَدِ
وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ وَوَضْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ
وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ۔

۱۱۵۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّيْنٌ وَ
هُوَ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ
شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ
الْحَرِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ

سے کرتے دیکھا ہے اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ میں
نے رسول کریم ﷺ کو یہ عمل کرتے دیکھا ہے۔

باب: دونوں سجدوں کے درمیان کتنی دیر تک بیٹھنا

چاہئے؟

۱۱۵۰: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع سجدہ اور رکوع کے بعد کھڑا
ہونا اور دونوں سجدوں کے درمیان میں بیٹھ جانا برابر برابر ہوا کرتا
تھا۔

باب: دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا طریقہ

۱۱۵۱: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم
ﷺ جس وقت سجدہ فرماتے تو دونوں ہاتھ کھلے رکھتے۔ یہاں
تک کہ آپ ﷺ کی مبارک بظلوں تک کی چمک پیچھے سے دکھائی
دیتی اور جس وقت بیٹھ جاتے تو بائیں طرف کی ران زمین پر لگا
کر بیٹھ جاتے۔

باب: سجدہ کے واسطے تکبیر پڑھنا

۱۱۵۲: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
رسول کریم ﷺ ہر ایک عضو اٹھاتے اور رکھتے اور اٹھتے اور بیٹھ
جانے کے وقت تکبیر پڑھتے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت
عثمان غنی رضی اللہ عنہ بھی اسی طریقہ سے کرتے (یعنی ان حضرات کا عمل
مبارک بھی اسی طریقہ سے تھا)۔

۱۱۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے
کہ حضرت رسول کریم ﷺ جس وقت نماز پڑھنے کے واسطے
بیدار ہوتے تو آپ ﷺ تکبیر پڑھتے کھڑے ہونے کے وقت
پھر تکبیر پڑھتے رکوع کرنے کے وقت پھر سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ
ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ
حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا ثُمَّ
يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ ثُمَّ
يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي الصَّلَاةِ
كُلِّهَا حَتَّى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثَّانِيَةِ
بَعْدَ الْجُلُوسِ۔

حَمْدَهُ پڑھتے اور جس وقت رکوع سے سر اٹھاتے پھر کھڑے
کھڑے فرماتے: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
پھر جس وقت سجدہ میں جاتے تو تکبیر فرماتے پھر جس وقت سجدہ
سے سر اٹھاتے تو تکبیر پڑھتے پھر جس وقت سجدہ میں چلے جاتے تو
تکبیر پڑھتے پھر جس وقت سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر پڑھتے پھر
اس طریقہ سے آپ ﷺ پوری کی پوری نماز میں عمل کرتے۔ نماز
کے مکمل ہونے تک اور جس وقت آپ ﷺ دو رکعات ادا فرما کر
اٹھ جاتے تب بھی تکبیر فرماتے۔

بَابُ ۱۴۷ اِلِاسْتَوَاءِ لِلْجُلُوسِ

عِنْدَ الرَّفْعِ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ

۱۱۵۴: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا
أَبُو سُلَيْمَانَ مَالِكُ ابْنُ الْحُوَيْرِثِ إِلَى مَسْجِدِنَا فَقَالَ
أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ فَقَعَدَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى
حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ۔

باب: جس وقت دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر اٹھنے

لگے تو پہلے سیدھا کھڑا ہو کر بیٹھ جاتے پھر اٹھتے

۱۱۵۴: حضرت ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسلیمان
مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہم لوگوں کی نماز میں تشریف لائے اور
فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں تم لوگوں کو حضرت رسول کریم
ﷺ کی نماز دکھاؤں کہ آپ ﷺ کس طریقہ سے نماز ادا فرمایا
کرتے تھے۔ آپ ﷺ پہلی رکعت ادا فرما کر بیٹھ گئے اور جس
وقت آپ ﷺ نے دوسرے سجدہ سے سر اٹھایا۔

خلاصہ الباب ☆ واضح رہے کہ آپ ﷺ کا مذکورہ طریقہ سے بیٹھ جانا پہلے درجہ کا تھا کہ جس کو اصطلاح شرع میں
”جلسہ استراحت“ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

۱۱۵۵: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں
رسول کریم کو نماز ادا فرماتے ہوئے دیکھا ہے کہ آپ جس وقت
طاق والی نماز ہوتی (مطلب یہ ہے کہ جب آپ تین رکعت
جیسے مغرب کی نماز یا نماز وتر ادا فرماتے) تو آپ نہ اٹھتے کہ جس
وقت تک آپ سیدھے ہو کر نہ بیٹھ جاتے۔

۱۱۵۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ عَنْ
خَالِدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَإِذَا
كَانَ فِي وَتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ
جَالِسًا۔

باب: کھڑے ہوتے وقت ہاتھ

زمین پر ٹکانا

۱۱۵۶: حضرت ابو قلابہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن

بَابُ ۱۵۷ اِلِاعْتِمَادِ عَلَى الْأَرْضِ

عِنْدَ النَّهْوِضِ

۱۱۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحَوِيرِثِ يَأْتِينَا فَيَقُولُ إِلَّا أَحَدْتُكُمْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصُلِّي فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فِي أَوَّلِ الرَّكْعَةِ اسْتَوَى قَاعِدًا ثُمَّ قَامَ فَأَعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ -

باب ۱۶۷ رَفَعَ الْيَدَيْنِ عَنِ الْأَرْضِ

قَبْلَ الرَّكْعَتَيْنِ

۱۱۵۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنْبَأَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ قَالَ أَنْبَأَنَا شَرِيكُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَمْ يَقُلْ هَذَا عَنْ شَرِيكٍ غَيْرَ يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ -

باب ۱۶۸ التَّكْبِيرُ لِلتَّهْوِضِ

۱۱۵۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُصَلِّي بِهِمْ فَيُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ وَاللَّهُ إِنِّي لَا شَبَهَكُمْ صَلَاةَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

۱۱۵۹: أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَسَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ سَوَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا صَلَّيَا خَلْفَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا رَكَعَ كَبَّرَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ وَكَبَّرَ وَرَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ حِينَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَا أَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَتْ هَذِهِ صَلَاتُهُ

حویرث بن الحویرثؓ ہم لوگوں کے پاس آیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ کیا میں تم لوگوں کو رسول کریم ﷺ کی نماز نہ بتلاؤں پھر وہ (بے وقت) نماز ادا فرماتے تھے (یعنی نماز نفل) تو آپؐ جس وقت دوسرے سجدہ سے فراغت کے بعد سر اٹھاتے پہلی رکعت میں پہلے سیدھے بیٹھ جاتے پھر زمین پر سہارا دے کر بیٹھ جاتے۔

باب: ہاتھوں کو گھٹنوں سے

پہلے اٹھانا

۱۱۵۷: حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے تو دو گھٹنوں کو ہاتھ سے پہلے رکھتے اور جس وقت سجدہ سے اٹھ جانے لگتے تو پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ کو اٹھاتے گھٹنوں کو اٹھانے سے قبل۔

باب: سجدے سے اٹھتے وقت تکبیر کہنا

۱۱۵۸: حضرت ابوسلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ جس وقت نماز کی امامت فرماتے تو تکبیر فرماتے تھے جھکنے اور اٹھنے کے وقت پھر جس وقت فراغت ہو گئی تو کہتے: خدا کی قسم میں نماز نبوی ﷺ کے زیادہ مشابہ ہوں۔

۱۱۵۹: حضرت ابوبکر بن عبد الرحمنؓ اور حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمنؓ سے روایت ہے کہ ان دونوں حضرات نے ایک روز حضرت ابو ہریرہؓ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی جس وقت رکوع فرمایا تو تکبیر پڑھی پھر جس وقت سر اٹھایا تو سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فرمایا پھر سجدہ فرمایا اور تکبیر پڑھی پھر سر اٹھایا اور تکبیر پڑھی پھر جس وقت رکعت ادا فرما کر کھڑے ہو گئے تو تکبیر پڑھی اس کے بعد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں تم لوگوں سے زیادہ مشابہ ہوں رسول کریم ﷺ سے نماز میں اور آپ ﷺ اسی طریقہ سے نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ آپ

حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا وَاللَّفْظُ لِسَوَارٍ۔

سُلیٰ علیہ السلام کی وفات ہو گئی۔

باب ۱۸: كَيْفَ الْجُلُوسُ لِلتَّشَهُدِ الْأَوَّلِ

۱۱۶۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ أَنْ تَضْجَعَ رِجْلَكَ الْيُسْرَى وَتَنْصِبَ الْيُمْنَى۔

باب: قعدہ اولیٰ میں بیٹھنے کا طریقہ

۱۱۶۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نماز میں قعدہ میں سنت یہ ہے کہ بائیں جانب کے پاؤں کو بچھا دیا جائے اور دائیں جانب کے پاؤں کو کھڑا کر دیا جائے۔

باب ۱۹: الْإِسْتِقْبَالُ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ الْقَدَمِ الْقِبْلَةَ عِنْدَ الْقُعُودِ لِلتَّشَهُدِ

۱۱۶۱: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَحْيَى أَنَّ الْقَاسِمَ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ الْقَدَمَ الْيُمْنَى وَاسْتِقْبَالَه بِأَصَابِعِهَا الْقِبْلَةَ وَالْجُلُوسُ عَلَى الْيُسْرَى۔

باب: تشهد میں بیٹھنے کے وقت پاؤں کی انگلیاں قبلہ

کی جانب رکھنا چاہئے

۱۱۶۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سنت نماز یہ ہے کہ دائیں پاؤں کو کھڑا رکھے اور قبلہ کی جانب انگلیاں کر لے اور قعدہ میں بائیں جانب کے پاؤں کو بچھا کر بیٹھ جائے۔

باب ۲۰: مَوْضِعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْجُلُوسِ

لِلتَّشَهُدِ الْأَوَّلِ

۱۱۶۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقَرِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ حَتَّى يُحَازِيَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا جَلَسَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ أَضْجَعَ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى وَنَصَبَ أُصْبَعَهُ لِلدُّعَاءِ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ مِنْ قَابِلٍ فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي الْبَرَانِسِ۔

باب: بیٹھ جانے کے وقت ہاتھ کس جگہ

رکھنا چاہئے؟

۱۱۶۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نماز میں دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ نماز کی ابتداء میں دونوں مونڈھے تک (ہاتھ اٹھاتے) اسی طریقہ سے جس وقت رکوع فرماتے اور جس وقت دو رکعت کے بعد بیٹھ جاتے تو بائیں پاؤں بچھاتے اور دائیں پاؤں کھڑا رکھتے اور دائیں ہاتھ دائیں ران پر رکھ لیتے اور (شہادت کی) انگلی کھڑی کرتے دُعاء کے واسطے اور آپ ﷺ بائیں ہاتھ بائیں پاؤں پر رکھتے حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس کے بعد میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خدمت میں دوسرے سال حاضر ہوا تو دیکھ کہ وہ اپنے ہاتھ اٹھایا

کرتے تھے اپنے جہوں کے اندر۔

باب: بحالت نماز جس وقت بیٹھ جائے تو کس جانب

نگاہ رکھنا چاہئے؟

۱۱۶۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو نماز کی حالت میں کنکریوں کو کریدتے ہوئے دیکھا جس وقت وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تم نماز کی حالت میں کنکریوں سے نہ کھیلا کرو کیونکہ یہ شیطان کی جانب سے ہے (تاکہ وہ نماز میں غفلت پیدا کر دے) لیکن تم وہ کام کیا کرو جو کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ اس شخص نے جواب دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا عمل فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھا اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا کعبہ کی جانب اور اپنی آنکھ کو اسی جانب رکھا پھر فرمایا کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طریقہ سے عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

باب: انگلی سے اشارہ کرنے سے متعلق حدیث

۱۱۶۴: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت دو رکعت یا چار رکعت پڑھ کر بیٹھ جاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے پھر انگلی سے اشارہ فرماتے۔

باب: پہلا تشہد کون سا ہے؟

۱۱۶۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو سکھلایا کہ ہم لوگ جس وقت دو رکعت نماز ادا کر کے بیٹھ جائیں تو اس

باب ۲۱: مَوْضِعُ الْبَصَرِ فِي

التَّشَهُّدِ

۱۱۶۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُعَافِرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يُحَرِّكُ الْحَصَى بِيَدِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ لَا تُحَرِّكِ الْحَصَى وَأَنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَكِنْ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ قَالَ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَحِذِهِ الْيُمْنَى وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَمَى بَبَصَرِهِ إِلَيْهَا أَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ۔

باب ۲۲: الْإِشَارَةُ بِالْأَصْبَعِ فِي التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ
۱۱۶۴: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّجَزِيُّ يُعْرِفُ بِخِيَاطِ السُّنَّةِ نَزَلَ بِدِمَشْقَ أَحَدُ الثَّقَاتِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيْسَى قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي التَّسْتِيْنِ أَوْ فِي الْأَرْبَعِ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ أَشَارَ بِأَصْبَعِهِ۔

باب ۲۳: كَيْفَ التَّشَهُّدُ الْأَوَّلُ

۱۱۶۵: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ عَنْ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ

نَقُولَ إِذَا جَلَسْنَا فِي الرَّكَعَتَيْنِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ

طریقہ سے کہہ لیں: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۱۱۶۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ
أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا لَا نَدْرِي مَا
نَقُولُ فِي كُلِّ رَكَعَتَيْنِ غَيْرَ أَنْ نُسَبِّحَ وَنُكَبِّرَ وَنُحَمِّدَ
رَبَّنَا وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمَ فَوَاتِحَ
الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ فَقَالَ إِذَا قَعَدْتُمْ فِي كُلِّ رَكَعَتَيْنِ
فَقُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَلِتَخَيَّرَ أَحَدُكُمْ
مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَلْيَدْعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۱۶۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں
کو علم نہ تھا کہ ہم لوگ اس وقت کیا کہہ لیا کریں کہ جس وقت دو
رکعت پڑھ کر بیٹھ جائیں علاوہ اس کے کہ تسبیح کہہ لیں اور تکبیر و
تعریف کریں اپنے پروردگار کی اور کہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو
وہ باتیں سکھلا گئے ہیں جن کا شروع اور آخر عمدہ ہے۔ تو آپ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگ بیٹھ جاؤ تو تم لوگ
دو رکعت ادا کر کے اس طریقہ سے کہو: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ
وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ اس کے بعد تم لوگ
اختیار کرو کوئی دوسری دعا جو کہ پہلے معلوم ہو اور خدا سے دعا مانگو۔

۱۱۶۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُدَ فِي
الصَّلَاةِ وَالتَّشَهُدَ فِي الْحَاجَةِ فَأَمَّا التَّشَهُدُ فِي
الصَّلَاةِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَى آخِرِ التَّشَهُدِ۔

۱۱۶۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو نماز کا تشہد اور تشہد حاجت کے
بارے میں ارشاد فرمایا تو اس طرح سے کہا کہ نماز کا تشہد یہ ہے:
التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى
عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۱۱۶۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
وَهُوَ ابْنُ آدَمَ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَتَشَهُدُ بِهَذَا فِي
الْمَكْتُوبَةِ وَالنَّطَوِّعِ وَيَقُولُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ
أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَحَمَّادٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ

۱۱۶۸: حضرت یحییٰ بن آدم سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا
کہ میں نے حضرت سفیان کو یہ تشہد پڑھتے ہوئے دیکھا ہے نماز
فرض اور نماز نفل میں۔ اور وہ فرماتے تھے کہ میں نے یہ بات سنی
یہ تشہد ابوالاحق سے منقول ہے اور انہوں نے حضرت ابوالاخص
سے سنا اور انہوں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ تشہد سنا

عَبْدُ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہے۔

۱۱۶۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَرِثِ أَنَّ زَيْدَ ابْنَ أَبِي أَنَسَةَ الْجَزَرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا إِسْحَقَ حَدَّثَهُ عَنْ الْأَسْوَدِ عُلَقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْلَمُ شَيْئًا فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا فِي كُلِّ جَلْسَةٍ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۱۱۷۰: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ الرَّافِقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلَقَمَةَ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا لَا نُدْرِي مَا نَقُولُ إِذَا صَلَّيْنَا فَعَلَّمَنَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ فَقَالَ لَنَا قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ زَيْدٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلَقَمَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يُعَلِّمُنَا هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ۔

۱۱۷۱: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَارِثُ بْنُ عَطِيَّةَ وَكَانَ مِنْ زُهَادِ النَّاسِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلَقَمَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقُولُ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى

۱۱۶۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور کوئی بات نہیں جانتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت تم لوگ بحالت نماز بیٹھ جاؤ تو تم اس طریقہ سے کہا کرو التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ مطلب ہے کہ یہ تمام بزرگی خدا کے واسطے ہیں اس طریقہ سے تمام دعائیں اور نمازیں اور پاک سلامتی ہو تم پر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکات نازل ہوں۔ اس کی سلامتی ہو ہم پر اور خدا کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ بلاشبہ حضرت رسول کریم ﷺ اس کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے رسول (ﷺ) ہیں۔

۱۱۷۰: حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگ اس بات سے واقف نہ تھے کہ نماز کی حالت میں کیا کہنا چاہئے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو جوامع کلام سکھائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ نماز میں التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۱۱۷۱: حضرت علقمہ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہم کو یہ کلمات اس طریقہ سے سکھایا کرتے تھے کہ جس طریقہ سے کہ قرآن کریم ہم کو سکھایا کرتے تھے۔ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ

جَبْرِیْلَ السَّلَامُ عَلَى مِیْكَائِیْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۱۱۷۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ هُوَ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّيُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَنُوقُ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى جَبْرِیْلَ السَّلَامُ عَلَى مِیْكَائِیْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۱۱۷۳: أَخْبَرَنَا بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ وَ مَنْصُورٍ وَ حَمَّادٍ وَ مُعِیْرَةَ وَ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي التَّشْهَدِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو هَاشِمٍ غَرِيبٌ۔

۱۱۷۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفُ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۱۱۷۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھا کرتے تھے تو اس طریقہ سے کہتے تھے سلام اللہ پر سلام۔ حضرت جبریل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام پر سلام۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس طریقہ سے نہ کہو کہ اللہ پر سلام۔ اس لیے کہ وہ خود سلام ہے بلکہ تم لوگ اس طریقہ سے ہو: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۱۱۷۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے الفاظ تشہد ارشاد فرمایا: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۱۱۷۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو ان الفاظ سے تشہد کی تعلیم دی ہے کہ جس طریقہ سے قرآن مجید کی سورت کی تعلیم دی

عَنْدَ اللَّهِ يَقُولُ عَلَمًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ التَّشْهَدُ كَمَا يَعْلَمُنَا السُّورَةُ مِنَ الْقُرْآنِ وَكَفُّهُ
بَيْنَ يَدَيْهِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيَّاتُ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۷۲۵ نَوْءٌ آخَرُ مِنَ التَّشْهَدِ

باب: ایک دوسری قسم کے تشہد سے متعلق

۱۱۷۶: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ الْعَجَلِيُّ
الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ
عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي غَلَّابٍ وَهُوَ يُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ
حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمْ صَلَّوْا مَعَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا كَانَ عِنْدَ الْقُعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ
قَوْلِ أَحَدِكُمْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۱۱۷۶: حضرت طحان بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے
ایک مرتبہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ
نماز ادا کی تو کہا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص (بحالت
نماز) بیٹھ جائے تو پہلے اس طریقہ سے کہے: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ
وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ
اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ۔

خلاصہ الباب ☆ وہ تمام تشہد جن کا ذکر ہوا سب بہترین ہیں لیکن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد جیسے نہیں اور امام
محمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہمارے نزدیک ان کا تشہد ہی مختار ہے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ عبد اللہ بن
مسعود رضی اللہ عنہ اس بات کو برا خیال کرتے تھے کہ اس میں کسی ایک حرف کی بھی زیادتی یا کمی کی جائے۔

۷۲۶ نَوْءٌ آخَرُ مِنَ التَّشْهَدِ

باب: ایک دوسری نوعیت کے تشہد کا بیان

۱۱۷۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَطَاوُسٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُعَلِّمُنَا التَّشْهَدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ وَكَانَ يَقُولُ
التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلَّهِ سَلَامٌ
عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا
وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۱۱۷۷: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو
تشہد اس طریقہ سے سکھلاتے تھے کہ جس طریقہ سے کہ قرآن
کریم سکھلاتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:
التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى
عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

۷۲۷ نَوْءٌ آخَرُ مِنَ التَّشْهَدِ

باب: ایک اور نوعیت کے تشہد سے متعلق

۱۱۷۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَيْمَنَ وَهُوَ ابْنُ نَابِلٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي
أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يُعَلِّمُنَا

۱۱۷۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو اس طریقہ سے تشہد سکھلایا کرتے تھے کہ جس
طریقہ سے قرآن کریم کی کوئی سورت سکھلایا کرتے تھے بِسْمِ

اللّٰهُ وَ بِاللّٰهِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ سے لے کر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ تک۔

سَشْهَدُ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةُ مِنَ الْقُرْآنِ بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ
التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَ الصَّلَوَاتُ وَ الطَّيَّاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ
اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔

بَابُ ۷۲۸ التَّخْفِيفِ فِي التَّشْهَدِ الْأَوَّلِ

۱۱۷۹: أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَيُّوبَ الطَّالْقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الرَّكَعَتَيْنِ كَأَنَّهُ
عَلَى الرَّضْفِ قُلْتُ حَتَّى يَقُومَ قَالَ ذَلِكَ يُرِيدُ۔

بَابُ ۷۲۹ تَرْكُ التَّشْهَدِ الْأَوَّلِ

۱۱۸۰: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ غَرِيْبٍ الْبَصْرِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي بَحِينَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلَّى فَقَامَ فِي الشَّفْعِ الَّذِي كَانَ يُرِيدُ أَنْ
يَجْلِسَ فِيهِ فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ
صَلَاتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۱۱۸۱: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا
وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ
سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي بَحِينَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ فَقَامَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ فَسَبَّحُوا فَمَضَى فَلَمَّا
فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

باب: پہلے قعدہ کو ہلکا کرنے کا بیان

۱۱۷۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم
(چار رکعت والی نماز میں) دو رکعت نماز ادا فرما کر اس طریقہ
سے بیٹھا کرتے تھے گویا کہ آگ میں جلتے ہوئے توے پر بیٹھتے
ہوئے ہیں (حضرت ابوسعیدہ نے نقل فرمایا کہ) میں نے عرض
کیا: اٹھ جانے تک؟ انہوں نے کہا: جی ہاں یہی مراد ہے۔

باب: اگر قعدہ اولیٰ یاد نہ رہے تو کیا کرنا ہوگا؟

۱۱۸۰: حضرت ابن حنینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے نماز ادا فرمائی تو پہلے دو رکعت کے بعد جس وقت آپ سہلی
اللہ علیہ وسلم بیٹھا کرتے تھے وہ بیٹھنا بھول گئے اور کھڑے ہو
گئے آپ سہلی اللہ علیہ وسلم نماز کی امامت فرماتے گئے حتیٰ کہ آخر
نماز میں سلام سے قبل دو سجدے ادا کئے اس کے بعد سلام
پھیرا۔

۱۱۸۱: حضرت ابن حنینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
نے نماز ادا فرمائی اور دو رکعات ادا فرما کر آپ سہلی لکھنے لگے ہو
گئے اور (نماز میں بیٹھ جانا بھول گئے) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تسبیح
کہی آپ سہلی لکھتے نماز ادا فرماتے چلے گئے جس وقت نماز سے
فراغت ہو گئی تو آپ سہلی لکھنے دو سجدے فرمائے پھر سلام پھیرا۔

(۱۳)

کتاب السَّهْوِ

سہوکی کتاب

بَابُ ۳۰ التَّكْبِيرُ إِذَا

قَامَ مِنْ

الرُّكْعَتَيْنِ

۱۱۸۲ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصَمِ قَالَ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّكْبِيرِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ يُكَبَّرُ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ فَقَالَ حُطِيمٌ عَمَّنْ تَحْفَظُ هَذَا فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ثُمَّ سَكَتَ فَقَالَ لَهُ حُطِيمٌ وَعُثْمَانُ قَالَ وَعُثْمَانُ۔

۱۱۸۳ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غِيلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَكَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفَعٍ يَتَمُّ التَّكْبِيرَ فَقَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ لَقَدْ ذَكَرْنِي هَذَا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

بَابُ ۳۱ رَفْعُ الْيَدَيْنِ

باب: جس وقت درمیان کے قعدہ سے فراغت ہو جائے اور پچھلی دو رکعت کے واسطے اٹھنا چاہے تو

تکبیر پڑھے

۱۱۸۲: حضرت عبدالرحمن بن اصرم سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بحالت نماز تکبیر پڑھنے کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ پہلے تکبیر کہنا چاہئے جس وقت رکوع کرے اور جس وقت سجدہ میں جائے اور جس وقت سجدہ سے سر اٹھائے اور جس وقت دو رکعت ادا کر کے کھڑا ہو۔ حضرت حطیم نے نقل فرمایا تم نے یہ بات کس جگہ سے جانی ہے؟ انہوں نے فرمایا رسول کریم اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے پھر خاموش ہو گئے۔ حطیم نے فرمایا اور عثمانؓ سے حضرت انسؓ نے نقل کیا۔

۱۱۸۳: حضرت مطرف بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز ادا فرمائی تو وہ تکبیر فرماتے تھے اٹھتے اور جھکتے وقت حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: انہوں نے یاد دلایا اس نماز میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل مبارک کو۔

باب: جس وقت پچھلی دو رکعت کے واسطے اٹھے تو

فِي الْقِيَامِ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ

۱۱۸۴: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَثَرُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاضِيَ بِهِمَا مَبْكِيهِ كَمَا صَنَعَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ.

بَابُ ۳۲ رَفْعُ الْيَدَيْنِ لِلْقِيَامِ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ الْآخِرَتَيْنِ حَذْوِ الْمُنْكِبَيْنِ

۱۱۸۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّكَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يَرْفَعُ يَدَيْهِ كَذَلِكَ حَذْوِ الْمُنْكِبَيْنِ.

بَابُ ۳۳ رَفْعُ الْيَدَيْنِ وَحَمْدُ اللَّهِ

وَالثَّنَاءُ عَلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ

۱۱۸۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّحُ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَجَاءَ السَّارِدُونَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْمَعَ النَّاسَ رِيْءَ مِنْهُمْ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَفَ الصُّفُوفَ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ السُّفْدَمِ

دونوں ہاتھ اٹھائے

۱۱۸۴: حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت دو رکعات ادا فرما کر اٹھ جاتے تو تکبیر فرماتے اور دونوں ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مونڈھوں تک اٹھاتے تھے کہ جس طریقہ سے شروع نماز میں اٹھاتے تھے اور کچھلی دو رکعت کے واسطے اٹھتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے تھے۔

باب: قعدہ اولی کے بعد دونوں ہاتھ کندھوں تک

اٹھانا

۱۱۸۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے جس وقت نماز شروع فرماتے اور جس وقت رکوع فرماتے اور جس وقت رکوع سے سر اٹھاتے اور جس وقت دو رکعت ادا فرما کر اٹھتے اس طریقہ سے مونڈھوں تک ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔

باب: دونوں ہاتھوں کا اوپر اٹھانا اور بحالت نماز

اللہ عز وجل کی تعریف کرنا

۱۱۸۶: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں صلح کرانے کے واسطے تشریف لے گئے تو منوذن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حکم فرمایا ان حضرات کو لوگوں کے ہمراہ جماعت کے ہمراہ امامت کرنے کا تو انہوں نے امامت شروع فرمائی کہ اس دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے نماز کی صف کو چیرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم صف اول میں کھڑے ہو گئے اور لوگوں نے تالیاں بجانا شروع کر دیں تاکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس کا علم ہو

وَصَفَحَ النَّاسُ بِأَبِي بَكْرٍ لِيُؤْذِنُوهُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا اكْتَرَوْا عَلَيْهِمْ أَنَّهُ قَدْ نَاقَهُمْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِمْ فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ كَمَا أَنْتَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْ مَاتُ إِلَيْكَ أَنْ تُصَلِّيَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا كَانَ يُبْعِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَوْمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلنَّاسِ مَا بَالَكُمْ صَفَحْتُمْ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ ثُمَّ قَالَ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِكُمْ فَسَبِّحُوا۔

سکے کہ رسول کریم ﷺ تشریف لائے ہیں لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی جانب دھیان نہیں فرماتے تھے۔ جس وقت بہت زیادہ تالیاں بج گئیں تو ان کو معلوم ہوا کہ کوئی واقعہ پیش آیا ہے انہوں نے دیکھا تو رسول کریم ﷺ موجود ہیں۔ آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اشارہ فرمایا کہ تم اپنی جگہ کھڑے رہو۔ انہوں نے دونوں ہاتھ کو اٹھایا اور اللہ عزوجل کی تعریف بیان فرمائی اور اس کی شان والاصفات (بحالت نماز ہی) بیان فرمائی۔ رسول کریم ﷺ کے اس ارشاد پر پھر اُنے پاؤں پیچھے کی جانب آگئے اور رسول کریم ﷺ آگے کی جانب بڑھے۔ آپ ﷺ نے نماز کی امامت فرمائی جس وقت نماز سے فراغت ہوگئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم کو جس وقت اشارہ کیا تھا تو تم کس وجہ سے کھڑے نہیں رہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (تواضع اور انکساری سے) ارشاد فرمایا کہ کیا یہ مناسب ہے کہ ابو قحافہ (یہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے والد ماجد کی کنیت ہے) کے لڑکے کو یہ لائق ہے کہ رسول کریم ﷺ کی امامت کرے پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا: تم کو کیا ہو گیا کہ تم لوگ تالیاں بجاتے ہو۔ یہ عمل تو دراصل خواتین کا ہے۔ جس وقت تم کو بحالت نماز کسی قسم کا کوئی واقعہ پیش آجائے تو تم لوگ سبحان اللہ کہو۔

باب: بحالت نماز ہاتھ اٹھا کر سلام کرنے سے متعلق ۱۱۸۷: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ باہر تشریف لائے ہم لوگ نماز میں ہاتھ اٹھا رہے تھے (سلام کیلئے یعنی اشارہ لوگوں کو سلام کرتے یا سلام کا جواب دیتے) آپ ﷺ نے فرمایا: کیا حالت ہے اُن لوگوں کی ہاتھ اس طریقہ سے اٹھاتے ہیں کہ جس طریقہ سے کہ شریر قسم کے گھوڑوں کی دُمیں (ہوتی ہیں)۔ نماز میں سکون کرو (یعنی بلا ضرورت اس قسم کی حرکات نہ کرو)۔

۱۱۸۸: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ

بَابُ ۳۴ السَّلَامُ بِالْأَيْدِي فِي الصَّلَاةِ ۱۱۸۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَثَرُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ رَافِعُوا أَيْدِينَا فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ مَا بَالُهُمْ رَافِعِينَ أَيْدِيَهُمْ فِي الصَّلَاةِ كَأَنَّهَُا أَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمُسِ اسْكُنُوا فِي الصَّلَاةِ۔

۱۱۸۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

بْنِ اَدَةَ عَنْ مِسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقُبَيْطَةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُ بِأَيْدِينَا فَقَالَ مَا بَالُ هَؤُلَاءِ يُسَلِّمُونَ بِأَيْدِيهِمْ كَأَنَّهُمَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسُ أَمَا يَكْفِي أَحَدَهُمْ أَنْ يَصْنَعَ يَدَهُ عَلَى فِخْذِهِ ثُمَّ يَقُولَ السَّلَامُ عَلَيْكُمُ السَّلَامُ عَلَيْكُمُ.

بَابُ ۷۳۵ رَدُّ السَّلَامِ بِالْإِشَارَةِ

فِي الصَّلَاةِ

۱۱۸۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَكْرِ عَنْ نَابِلٍ صَاحِبِ الْعَبَاءِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ صُهَيْبٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ إِشَارَةً وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ بِأَصْبَعِهِ.

۱۱۹۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ قُبَاءَ لِيُصَلِّيَ فِيهِ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالٌ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ فَسَأَلْتُ صُهَيْبًا وَكَانَ مَعَهُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ.

۱۱۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ سَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَرَدَّ عَلَيْهِ.

۱۱۹۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَإِشَارَ إِلَيَّ فَلَمَّا فَرَغَ دَعَانِي فَقَالَ إِنَّكَ سَلَّمْتَ عَلَيَّ

رسول کریم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے۔ تو ہاتھوں کے اشارہ سے سلام کرتے تھے آپ ﷺ نے فرمایا کیا حالت ہے ان لوگوں کی جو کہ ہاتھوں سے سلام کرتے ہیں گویا وہ شریر گھوڑوں کی دمیں ہیں کیا تم میں سے ہر ایک کو یہ کافی نہیں ہے کہ وہ اپنا ہاتھ ران پر رکھ لے اور زبان سے السلام علیکم، السلام علیکم کہے۔

باب: نماز کی حالت میں سلام کا جواب اشارہ سے

دینا کیسا ہے

۱۱۸۹: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے میں نے سلام کیا۔ آپ ﷺ نے انگلی کے اشارہ سے جواب دے دیا۔

۱۱۹۰: حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم ﷺ مسجد قبا میں نماز ادا کرنے کے واسطے تشریف لے گئے کچھ لوگ آپ کے پاس سلام کرنے گئے صہیب آپ کے ساتھ تھے میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کیا کام کرتے تھے سلام کے جواب میں۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ﷺ دونوں ہاتھ سے اشارہ فرمایا کرتے تھے۔

۱۱۹۱: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔

۱۱۹۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ کو ایک کام کے واسطے بھیجا۔ میں جس وقت واپس آیا تو آپ نماز ادا فرما رہے تھے۔ میں نے سلام کیا۔ آپ ﷺ نے میری جانب اشارہ فرمایا جس وقت نماز سے فراغت ہوئی تو مجھ کو بلایا

اور فرمایا کہ تم نے مجھ کو ابھی ابھی سلام کیا تھا۔ لیکن میں نماز میں مشغول تھا اس لئے میں جواب نہ دے سکا تھا۔ اس وقت آپ ﷺ کا چہرہ مبارک جانب مشرق تھا۔

أَنَا وَأَنَا أَصَلِّي وَأَنَا هُوَ مُوجَّهٌ يَوْمَئِذٍ إِلَى الْمَشْرِقِ۔

خلاصہ الباب ☆ ہو سکتا ہے کہ اس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں ہوں اور لگتا بھی ہے کہ یہ واقعہ حالت سفر کا ہے۔

۱۱۹۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو کسی جگہ پر بھیج دیا جس وقت میں واپس آیا تو آپ ﷺ سواری پر تشریف لے جا رہے تھے جانب مشرق اور جانب مغرب پھر میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا۔ پھر میں نے سلام کیا آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا میں واپس آیا تو آپ ﷺ نے آواز دی کہ اے جابر! لوگوں نے بھی آواز دی اور کہا کہ اے جابر! اور میں حاشا ہو اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا آپ نے جواب نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نماز میں مشغول تھا۔

۱۱۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ الْبُغْلَكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ شَابُورٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَرِثِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُهُ وَهُوَ يَسِيرُ مُشْرِقًا أَوْ مُغْرِبًا فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَأَنْصَرَفْتُ فَأَدَانِي يَا جَابِرُ فَأَدَانِي النَّاسُ يَا جَابِرُ فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَلَّمْتُ عَلَيْكَ فَلَمْ تَرُدَّ عَلَيَّ قَالَ إِنِّي كُنْتُ أَصَلِّي۔

باب: نماز کے دوران کنکریوں کو

بَابُ ۷۳۶ النَّهْيُ عَنْ مَسِّ الْحَصَى

بہانا منع ہے

فِي الصَّلَاةِ

۱۱۹۴: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جس وقت کوئی شخص نماز کی حالت میں ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ (سامنے سے) کنکریاں نہ ہٹائے کیونکہ رحمت خداوندی اس کے سامنے ہوتی ہے۔

۱۱۹۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصَى فَإِنَّ الرَّحْمَةَ تَوَاجِهُهُ۔

باب: ایک مرتبہ کنکریوں کو ہٹانے کی اجازت

بَابُ ۷۳۷ الرُّخْصَةُ فِيهِ

سے متعلق

مَرَّةً

۱۱۹۵: حضرت معقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم کو (بحالت نماز) کنکریاں ہٹانا ہی ہوں تو تم ایک مرتبہ کنکریاں ہٹا دو۔

۱۱۹۵: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّأُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَقِّبُ بْنُ رَسُولٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

إِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا قَمَرَةً۔

☆ خلاصہ الباب یعنی نماز میں بار بار یہ حرکت نہ کرو بلکہ اگر بحالت مجبوری اس طرح سے کرنا ہی ہو تو ایک ہی مرتبہ (یکبارگی) کنکریاں ہٹالو۔ لیکن نہ کرنا افضل ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل پر ہمارا عمل ہے اور یہی قول امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا ہے۔ (جائی)

بَابُ ۳۸ النَّهْيُ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ

فِي الصَّلَاةِ

باب: بحالت نماز آسمان کی جانب دیکھنے کی ممانعت سے متعلق

۱۱۹۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کی کیا حالت ہے جو کہ نماز کی حالت میں اپنی نگاہیں آسمان کی جانب اٹھاتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں سختی فرمائی اور ارشاد فرمایا: لوگ اس حرکت سے باز آ جائیں ورنہ انکی آنکھوں کی روشنی ضائع ہو جائے گی۔

۱۱۹۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَ شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى قَالَ لِيُتَيْسَرَ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ۔

۱۱۹۷: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص نماز کی حالت میں ہو تو وہ اپنی آنکھیں آسمان کی جانب نہ اٹھائے ورنہ کہیں اس کی آنکھوں کی روشنی نہ ضائع ہو جائے۔

۱۱۹۷: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلَا يَرْفَعُ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ أَنْ يُلْتَمَعَ بَصَرُهُ۔

باب: نماز کی حالت میں ادھر ادھر دیکھنا ممنوع ہے

۱۱۹۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عز وجل بندہ کی جانب اس وقت تک متوجہ رہتا ہے جس وقت تک وہ بندہ نماز کی حالت میں کھڑا رہتا ہے اور وہ اُس طرف یا دوسری طرف نہیں دیکھتا اور جس وقت وہ چہرے کا رخ موڑ لیتا ہے تو اللہ عز وجل بھی اس کی جانب سے چہرہ موڑ لیتا ہے۔

بَابُ ۳۹ التَّشْدِيدُ فِي الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

۱۱۹۸: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُنَا فِي مَجْلِسِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ جَالِسٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ۔

۱۱۹۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْتِفَافِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الصَّلَاةِ۔

۱۲۰۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۱۲۰۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَاءُ بِلُّ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِي عَطِيَّةٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۱۲۰۲: أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ أَبِي الْعَلَاءِ هِلَالُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمَعَاذِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ وَهُوَ ابْنُ مَعْنٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي عَطِيَّةٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ الْإِلْتِفَافَ فِي الصَّلَاةِ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الصَّلَاةِ۔

بَابُ ۴۰ الرُّخْصَةُ فِي الْإِلْتِفَافِ فِي الصَّلَاةِ يَمِينًا وَشِمَالًا

۱۲۰۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَبُو بَكْرٍ يَكْبُرُ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا قَرَأْنَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ قَرَأْنَا مِمَّا سَلَّمَ قَالَ إِنْ كُنْتُمْ أَنْفَاءً تَفْعَلُونَ فَعَلَ فَارِسٌ وَالرُّومُ يَقُومُونَ عَلَى مُلُوكِهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ فَلَا تَفْعَلُوا انْتُمُوهَا بِأَمَّتِكُمْ إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا۔

۱۱۹۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ نماز پڑھنے کی حالت میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ شیطان کی اچک ہے جو کہ نماز سے اچک لیتا ہے۔

۱۲۰۰: یہ روایت مذکورہ بالا روایت جیسی ہے۔

۱۲۰۱: یہ روایت مذکورہ بالا جیسی روایت ہے۔

۱۲۰۲: حضرت ابو عطیہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نماز میں ادھر ادھر دیکھنا شیطان کا اچک لینا ہے حالت نماز میں۔

باب: نماز میں ادھر ادھر دیکھنے

کی اجازت

۱۲۰۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ بیمار پڑ گئے تو ہم لوگوں نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی کھڑے ہو کر اور آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور ابو بکرؓ تکبیر کی آواز کو ہم ہمیں سنایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے ہماری جانب دیکھا (حالت نماز ہی میں) تو ہم لوگ کھڑے تھے۔ آپ ﷺ نے اشارہ فرمایا: ہم لوگ بیٹھ گئے۔ بیٹھے بیٹھے آپ ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا: تم اس وقت ملک فارس و روم کے لوگوں جیسے کام انجام دے رہے تھے وہ اپنے بادشاہوں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور انکے بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں ایسا نہ کرو بلکہ اپنے

اماموں کی اتباع کرو اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں تو تم بھی کھڑے ہو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز ادا کریں تو تم بھی بیٹھ کر ادا کرو۔

۱۲۰۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالت نماز میں دائیں اور بائیں جانب دیکھتے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گردن پیچھے کی جانب نہ پھرتے تھے۔

۱۲۰۴: أَخْبَرَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقُضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِي عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ۔

بحالت نماز رخ بدلنا:

واضح رہے کہ نماز کی حالت میں چہرہ اور رخ دوسری جانب پھیر لینا یہ تو بالکل ہی درست نہیں ہے اور اس طریقہ سے نماز ادا نہیں ہوگی لیکن اگر اتفاق سے ضرورت کی وجہ سے کٹکھیوں سے ادھر ادھر دیکھ لیا تو اس کی گنجائش ہے اگرچہ اس کی عادت بنالینا درست نہیں ہے جیسا کہ بہت سے لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔

باب: بحالت نماز سانپ اور بچھو قتل کر ڈالنا

بَابُ ۷۴ قَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ

درست ہے

فِي الصَّلَاةِ

۱۲۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی حالت میں سانپ اور بچھو کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا ہے۔

۱۲۰۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَزَيْدٍ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ ضَمْصَمِ بْنِ جَوْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ۔

۱۲۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی حالت میں سانپ اور بچھو کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا ہے۔

۱۲۰۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ ضَمْصَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ۔

۱۲۰۷: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نواسی امامہ کو بحالت نماز اٹھائے ہوئے تھے اور جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ فرماتے تو اس کو ہٹا دیتے تھے اور جس وقت کھڑے ہوتے تو اس کو اٹھا لیتے تھے۔

۱۲۰۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةً فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَإِذَا قَامَ رَفَعَهَا۔

۱۲۰۸: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی امامت فرماتے تھے اور آپ امامہ بنت ابوالعاص کو اٹھائے ہوئے تھے اپنے مبارک کاندھوں پر اور جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع فرماتے تھے تو بٹھا دیتے تھے پھر جس وقت سجدہ سے فراغت ہوتی تو اٹھا لیتے تھے۔

باب: نماز میں چند قدم قبل کی

طرف چلنا

۱۲۰۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے دروازہ کھلوا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز نفل میں مشغول تھے اور دروازہ قبلہ کی جانب تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب یا بائیں جانب چل دیئے اور دروازہ کھولا پھر نماز ادا فرمانے لگے۔

باب: نماز کی حالت میں دستک دینا

۱۲۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے ارشاد فرمایا: مردوں کے واسطے تسبیح ہے اور خواتین کیلئے دستک ہے یعنی نماز میں کسی قسم کا کوئی واقعہ پیش آجائے تو مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہئے اور خواتین کو تسبیح کی بجائے دستک دینا چاہئے۔

۱۲۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مردوں کے واسطے تسبیح ہے یعنی سبحان اللہ کہیں اور خواتین کے واسطے دستک دینا (یعنی تالی بجانا) ہے۔

باب: بحالت نماز سبحان اللہ کہنا

۱۲۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کے واسطے تسبیح ہے اور خواتین کے لیے

۱۲۰۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ غَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ النَّاسِ وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا فَإِذَا فَرَغَ مِنْ سُجُودِهِ أَعَادَهَا۔

بَابُ ۷۴۲ الْمَشْيُ أَمَامَ الْقِبْلَةِ

خُطَى يَسِيرَةً

۱۲۰۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بُرْدُ بْنُ سِنَانَ أَبُو الْعَلَاءِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتَفْتَحْتُ الْبَابَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَى الْقِبْلَةِ فَمَشَى عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ يَسَارِهِ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُصَلَّاهُ۔

بَابُ ۷۴۳ التَّصْفِيقُ فِي الصَّلَاةِ

۱۲۱۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ زَادَ ابْنُ الْمُثَنَّى فِي الصَّلَاةِ۔

۱۲۱۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ۔

بَابُ ۷۴۴ التَّسْبِيحُ فِي الصَّلَاةِ

۱۲۱۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَابْنِ سُوَيْدٍ عَنْ نَصْرِ قَالَ أَبَانَا

دستک دینا ہے۔

۱۲۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت مذکورہ بالا مضمون کی طرح ہے۔

باب: نماز کی حالت میں کھنکارنا

۱۲۱۴: حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ میرا ایک وقت مقرر تھا کہ میں اس وقت خدمت نبوی میں حاضر ہوا کرتا تھا اور میں جس وقت حاضر خدمت ہوتا تو پہلے اجازت حاصل کرتا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز میں مشغول ہوتے تو سبحان اللہ فرما دیتے اور میں اندر داخل ہو جاتا اور اگر فارغ ہوتے تو اجازت عطا فرما دیتے۔

۱۲۱۵: ابن نجی سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کے واسطے میرے دو وقت مقرر تھے ایک تو رات کا وقت دوسرے دن کا وقت تو جس وقت بھی رات میں داخل ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانسی دیا کرتے تھے۔

۱۲۱۶: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک میرا ایک ایسا درجہ تھا کہ جو کسی دوسرے کا نہ تھا۔ میں ہر روز صبح کے وقت خدمت اقدس میں حاضر ہوا کرتا تھا اور السلام علیکم یا نبی اللہ کہتا تھا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھنکار دیتے تو میں اپنے مکان واپس آ جاتا ورنہ میں اندر داخل ہو جاتا۔

باب: نماز کے دوران رونے سے متعلق

۱۲۱۷: حضرت مطرف نے اپنے والد (حضرت عبداللہ بن

عبداللہ عن سلیمان الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التسبيح للرجال والتصفيق للنساء۔

۱۲۱۳: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ۔

باب ۷۴۵ التَّنَحُّنُ فِي الصَّلَاةِ

۱۲۱۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْخُرَيْثِ الْعُكْلِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُجَيْمٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةٌ آتِيهِ فَإِذَا آتَيْتُهُ اسْتَأْذَنْتُ إِنْ وَجَدْتُهُ يُصَلِّيَ فَتَنَحَّحَ دَخَلْتُ وَإِنْ وَجَدْتُهُ فَارِغًا أَذِنَ لِي۔

۱۲۱۵: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الْخُرَيْثِ الْعُكْلِيِّ عَنْ ابْنِ نُجَيْمٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْخَلَانِ مَدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ بِاللَّيْلِ تَنَحَّحَ لِي۔

۱۲۱۶: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ يَعْنِي ابْنَ مَذْرُوحٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُجَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي عَلِيٌّ كَانَتْ لِي مَدْرَلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْحَلَائِكِ فَكُنْتُ آتِيهِ كُلَّ سَحَرٍ فَأَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَإِنْ تَنَحَّحَ انْصَرَفْتُ إِلَى أَهْلِي وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ۔

باب ۷۴۶ الْبُكَاءُ فِي الصَّلَاةِ

۱۲۱۷: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ

حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ
مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَلَجَوْفُهُ أَزِيرٌ كَازِيرٌ الْمُرْجَلُ
يَعْنِي يَبْكِي۔

خبر (رضی اللہ عنہ) سے روایت نقل کی ہے کہ میں خدمت نبوی ﷺ میں
حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت نماز میں مشغول تھے اور آپ ﷺ
کے مبارک سینہ سے اس طرح کی آواز محسوس ہو رہی تھی کہ جس
طرح کی آواز تھکے (ہانڈی) میں سے آتی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ خوفِ خداوندی کی وجہ سے رویا کرتے تھے اور بحالتِ نماز اس طریقہ سے
رونا درست ہے۔

بَابُ ۷۷ لَعْنِ إِبْلِيسَ فِي الصَّلَاةِ

۱۲۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ
مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ
أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَسَمِعْنَاهُ
يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ أَلْعَنُكَ بَلْعَنَةِ اللَّهِ ثَلَاثًا
وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ
قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ
شَيْئًا لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذَلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ
يَدَكَ قَالَ إِنَّ عَدُوًّا لِلَّهِ إِبْلِيسَ جَاءَ بِشَهَابٍ مِنْ نَارٍ
لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِِي فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ أَلْعَنُكَ بَلْعَنَةِ اللَّهِ فَلَمْ يَتَأَخَّرْ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أَخْذَهُ وَاللَّهِ لَوْ لَا دَعْوَةُ أَخِينَا
سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوثَقًا بِهَا يَلْعَبُ بِهِ وَلَدَانُ أَهْلِ
الْمَدِينَةِ۔

باب: بحالتِ نماز شیطان پر لعنت کرنے سے متعلق
۱۲۱۸: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ
نماز ادا فرمانے کے واسطے کھڑے ہوئے۔ ہم نے سنا کہ آپ
ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں پھر
ارشاد فرمایا کہ میں تجھ پر خدا کی لعنت بھیجتا ہوں یہ جملہ تین مرتبہ
ارشاد فرمایا اور اپنا ہاتھ پھیلا یا کہ جس طریقہ سے کہ کسی شے کو
پکڑتے ہیں پس جس وقت نماز سے فراغت ہو گئی تو ہم لوگوں
نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم لوگوں نے آپ کو نماز کے
دوران اس طریقہ سے کہتے ہوئے سنا ہے کہ جو کبھی آپ کو نہیں
کرتے دیکھا اور نہ سنا اور ہم نے آپ کو ہاتھ پھیلاتے ہوئے
بھی دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا خدا کا دشمن ملعون شیطان ایک
آگ کا شعلہ ہے۔ میرے منہ میں لگانے کے واسطے آیا تھا۔ میں
نے کہا کہ میں نے۔ خدا کی پناہ مانگتا ہوں یہ جملہ تین مرتبہ ارشاد
فرمایا پھر میں نے کہا کہ میں تجھ پر لعنت بھیجتا ہوں خدا کی۔ اُس
وقت بھی وہ پیچھے کی جانب نہیں ہٹا تو میں نے چاہا کہ اُس کو پکڑ
لوں لیکن خدا کی قسم! اگر سلیمان علیہ السلام کی دعا کا مجھ کو خیال نہ رہتا تو
میں اُس کو باندھ لیتا پھر صبح کو مدینہ کے لڑکے اُس سے کھیلتے۔

سلیمان علیہ السلام کی دعا:

مطلب یہ ہے کہ کیونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا مانگی تھی کہ اے خدا مجھ کو ایسی سلطنت عطا فرما جو کہ میرے بعد کسی
دوسرے کو حاصل نہ ہو اور اللہ عز و جل نے شیطان ہو اور پرندے سب کے سب ان کے تابع کر دیئے تھے۔ پس اگر رسول کریم
ﷺ اس جن کو پکڑ کر اپنا تابع بنا لیتے تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی جو امتیازی خصوصیت ہے وہ کم ہو جاتی۔ اس لیے آپ ﷺ نے
اس جن اور شیطان کو چھوڑ دیا۔

بَابُ ۷۴۸ ۱۷۸ کَلَامُ فِي الصَّلَاةِ

۱۲۱۹: أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ لَقَدْ تَحَجَّرَتْ وَاسِعًا يُرِيدُ رَحْمَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

باب: دوران نماز گفتگو کرنے سے متعلق

۱۲۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نماز میں مشغول ہو گئے کہ ہم لوگ بھی آپ کے ہمراہ نماز کیلئے کھڑے ہو گئے تھے۔ ایک گاؤں کا رہنے والا شخص حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا (جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں مشغول تھے) کہ اے خدا مجھ پر رحمت فرما اور حضرت محمد پر رحمت نازل فرما اور کسی دوسرے پر رحمت نہ فرما پس جس وقت آپ نے سلام پھیرا تو اس گاؤں والے سے فرمایا کہ تم نے بڑی نعمت کی قدر کم کر دی۔

خلاصہ الباب ☆ یعنی وہ اللہ عزوجل کی رحمت عام تھی تم نے اس طرح دعا مانگ کر اس کو محدود کر دیا اور تم نے دعا اپنے اور میرے واسطے مانگ کر رحمت خداوندی کم کر دی۔ مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ دوران نماز گفتگو کرنا درست نہیں ہے ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی حالت ہی میں اس کو یہ جملے فرما دیتے۔

۲۲۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَحْفَظُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَحَجَّرَتْ وَاسِعًا.

۱۲۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہات کا رہنے والا شخص مسجد میں حاضر ہوا اور دو رکعت ادا کر کے کہنے لگا کہ اے خدا مجھ پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم فرما اور نہ رحم فرما ہمارے ساتھ کسی پر بھی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تم نے ایک کھلی ہوئی بات کو (یعنی رحمت خداوندی کو) تنگ کر دیا۔

۱۲۲۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السَّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ فَجَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ رِجَالًا مِنَّا يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدَّتْهُمْ وَرِجَالٌ مِنَّا يَأْتُونَ الْكُفَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتُوهُمْ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرِجَالٌ مِنَّا يَخْطُونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخْطُ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَلِكَ قَالَ وَبَيْنَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ إِذْ

۱۲۲۱: حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم لوگوں کا زمانہ جاہلیت کا زمانہ بھی گذرا ہے اس کے بعد اللہ عزوجل نے اسلام نازل فرمایا اور ہمارے میں سے کچھ لوگ بد فالی (یعنی برا شکون) لیتے ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ ان کے قلوب کی حالت ہے تو برا شکون لینا کسی کام سے ان کو نہ منع کرے۔ پھر میں نے کہا کہ ہمارے میں سے کچھ لوگ نجومی لوگوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم لوگ ہرگز نجومی لوگوں کے پاس نہ جاؤ۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے میں سے بعض لوگ لکیریں کھینچ لیتے ہیں یعنی زمین کے اوپر یا کسی کاغذ وغیرہ پر لائن کھینچ لیتے ہیں آئندہ کی

عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ
فَحَدَّثَنِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاتَّكَلُ أُمِّيَاءُ
مَالِكُمْ تَنْظُرُونَ إِلَيَّ قَالَ فَضَرَبَ الْقَوْمُ بِأَيْدِيهِمْ
عَلَى أَفْخَادِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُسَكِّتُونَنِي لِكَيْتَنِي
سَكَّتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَعَانِي يَا بِي وَأُمِّي هُوَ مَا ضَرَبَنِي وَلَا كَهَرَنِي
وَلَا سَبَنِي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ
تَعْلِيمًا مِنْهُ قَالَ إِنَّ صَلَوَاتَنَا هَذِهِ لَا يَصْلُحُ فِيهَا
شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ
وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ قَالَ ثُمَّ أَطْلَعْتُ إِلَى غَنِيمَةٍ لِّي
تَرْعَاهَا جَارِيَةٌ لِّي لِي قَبْلَ أَحَدٍ وَالْجَوَانِيَّةِ
وَرَأَيْتُ أَطْلَعْتُ فَوَجَدْتُ الذِّئْبَ قَدْ ذَهَبَ مِنْهَا بَشَاءُ
وَأَنَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِي آدَمَ أَسَفَ كَمَا يَأْسَفُونَ
فَصَكَّكْتُهَا صَكَّةً ثُمَّ انْصَرَفْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَعَظَّمَ ذَلِكَ عَلَيَّ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا اعْتَقَقَهَا قَالَ ادْعُهَا فَقَالَ
لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَنَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ قَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَمَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ
فَاعْتَقَقَهَا۔

بات کی اطلاع دینے کیلئے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ ایک پیغمبر
حضرات انبیاء میں سے لکیریں کھینچا کرتے تھے (وہ پیغمبر حضرت
اور لیس علیہ السلام یا حضرت دانیال علیہ السلام تھے اور علم رمل ان کی ایجاد
ہے) اب جس شخص کی لکیریں ان ہی کی لکیر جیسی ہوں تو درست
ہے اور سیکھنے کی گنجائش ہے لیکن معلوم نہیں کہ وہ لکیریں ان کی لکیر
جیسی ہیں یا نہیں؟ حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ پھر میں رسول کریمؐ
کے ہمراہ رہا نماز کی حالت میں کہ اس دوران ایک شخص کو حالت
نماز میں چھینک آگئی۔ میں نے نماز کے دوران بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ
کہا تو اس پر لوگ مجھ کو غور سے دیکھنے لگ گئے۔ میں نے عرض کیا
کہ میری والدہ میرے اوپر روئے (مطلب یہ ہے کہ میرا انتقال
ہو جائے تم لوگ مجھ کو کس وجہ سے غور سے دیکھ رہے ہو) یہ بات
سن کر لوگوں نے اپنے اپنے ہاتھ رانوں پر مارے مجھ کو خیال ہوا
کہ مجھ کو خاموش رہنے کو فرما رہے ہیں۔ اس وجہ سے میں خاموش
رہا۔ جس وقت رسول کریمؐ کو نماز سے فراغت ہو گئی تو آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھ کو بلایا۔ پھر میرے والدین آپؐ پر قربان آپؐ نے نہ تو
مجھ کو مارا اور نہ مجھ کو ڈانٹ ڈپٹ کی اور نہ ہی مجھ کو برا کہا۔ میں نے
کوئی تعلیم دینے والا آپؐ سے قبل یا آپؐ کے بعد آپؐ سے بہتر
نہیں دیکھا۔ تعلیم دینے کے حوالہ سے اور آپؐ نے ارشاد فرمایا
نماز کی حالت میں ہم لوگوں کو کسی قسم کی کوئی بات لوگوں کو نہیں کرنا
چاہئے۔ نماز میں تو تسبیح ہے یا تکبیر ہے یا تلاوت قرآن ہے۔
حضرت معاویہؓ نے فرمایا پھر میں اپنی بکریوں میں چلا گیا کہ جس کو
میری باندی چرایا کرتی تھی احد پہاڑ اور جوانیہ (یہ ایک گاؤں کا
نام ہے جو کہ احد نامی پہاڑ کے نزدیک مدینہ منورہ سے جانب
شمال واقع ہے) اس کی جانب گیا تو میں نے دیکھا کہ بھیڑیا ان
میں سے ایک بکری کو لے گیا ہے پھر آخر میں آدمی تھا جس طریقہ
سے دوسرے انسانوں کو غصہ آتا ہے مجھ کو بھی غصہ آتا ہے۔ میں
نے اس کو ایک مکہ مارا پھر میں رسول کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوا اور آپؐ سے عرض کیا اور یہ بات (باندی کا مارنا) مجھ کو

بہت زیادہ ناگوار گزرا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اس کو آزاد نہ کر دوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اس کو بلا لاؤ (چنانچہ میں بلا کر لے آیا اس پر رسول کریم نے اس سے دریافت کیا اور عرض کیا کہ اللہ کس جگہ ہے؟ اس باندی نے جواب دیا آسمان پر ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ عورت صاحب ایمان ہے تم اس کو آزاد کر دو۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف کے بارے میں حضرت امام نووی رحمہ اللہ شارح مسلم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف اللہ عزوجل کی صفات کو بیان کرنے والی احادیث میں سے ہے اور اس میں دو مذاہب ہیں ایک تو یہ کہ بغیر غور و فکر کے ان پر ایمان لایا جائے اور اس بارے میں انسان کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ عزوجل جیسی کوئی شے نہیں ہے دوسرے یہ کہ اللہ عزوجل کے بارے میں تاویل کرنا کہ جو تاویل اس کے شایان شان ہے۔ بہر حال یہ مسئلہ دراصل علم کلام اور عقائد سے متعلق ہے اس جگہ مفہوم حدیث شریف سمجھنے کے واسطے اس قدر تشریح کافی ہے کہ جس وقت اس باندی نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ وہ باندی توحید کی قائل ہے اور وہ عورت مشرک نہیں ہے اور اللہ عزوجل کے آسمان میں سے مراد دراصل قدرت خداوندی ہے ورنہ خدا تعالیٰ تو ہر جگہ بلاشبہ حاضر و ناظر ہے اور حضرات محدثین کرام رحمہ اللہ نے اس مسئلہ پر تفصیلی کلام فرمایا ہے۔ شرح شعاع میں حضرت قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اس مسئلہ کے مختلف پہلو پر تحقیقی بحث فرمائی ہے۔

۱۲۲۲: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پہلے ہر ایک آدمی اپنے ملنے والے شخص سے حالت نماز میں گفتگو کیا کرتا تھا۔ رسول کریم ﷺ کے سامنے پس جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ یعنی نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیان والی نماز کی اور تم لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور اللہ کے لیے کھڑے رہو خاموشی کے ساتھ چنانچہ اس دن سے ہم لوگوں کو حکم ہوا خاموش رہنے کا۔

۱۲۲۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ آپ جواب عطا فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ میں نے ایک مرتبہ خدمت اقدس میں سلام عرض کیا آپ ﷺ اس وقت نماز میں مشغول تھے تو آپ ﷺ نے جواب عطا نہیں فرمایا۔ جس وقت سلام پھیرا تو لوگوں کی جانب اشارہ کیا اور ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل نے حالت نماز میں نیا حکم دیا کہ تم لوگ نہ گفتگو کرو مگر خدا کو یاد کرو اور تم

۱۲۲۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَرِثُ بْنُ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُكَلِّمُ صَاحِبَهُ فِي الصَّلَاةِ بِالْحَاجَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ فَأَمَرْنَا بِالسُّكُوتِ۔

۱۲۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَيْنَةَ وَاسْمُهُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَالْقَاسِمُ بْنُ يَزِيدَ الْجَرُمِيُّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الزَّبْرِ عَنْ عِدِّي عَنْ كُثُومٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَهَذَا حَدِيثُ الْقَاسِمِ قَالَتْ كُنْتُ ابْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِرْدٌ عَلَى قَاتِنَةٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَلَمَّا سَلَّمَ أَشَارَ إِلَى الْقَوْمِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

يَعْنِي أَخَذْتُ فِي الصَّلَاةِ أَنْ لَا تَكَلَّمُوا إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ
وَمَا يَنْبَغِي لَكُمْ وَأَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ۔

۱۲۲۳: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ
قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيَرُدُّ عَلَيْنَا السَّلَامَ حَتَّى قَدِمْنَا مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَأَخَذَنِي مَا قَرُبَ وَمَا
بَعُدُ فَجَلَسْتُ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ
عَزَّ وَجَلَّ يُحَدِّثُ مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَإِنَّهُ قَدْ أَخَذْتُ
مِنْ أَمْرِهِ أَنْ لَا يُتَكَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ۔

بَابُ ۷۴۹ مَا يَفْعَلُ مَنْ قَامَ

مِنْ اثْنَتَيْنِ نَاسِيًا وَلَمْ يَتَشَهَّدْ

۱۲۲۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَلَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ
فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَنَظَرْنَا تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ فَسَجَدَ
سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۱۲۲۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ الصَّلَاةَ وَعَلَيْهِ
خُلُوسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ۔

بَابُ ۷۵۰ مَا يَفْعَلُ مَنْ سَلَّمَ مِنْ اثْنَتَيْنِ

نَاسِيًا وَتَكَلَّمَ

۱۲۲۷: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

کو نہیں مناسب ہے دوسری کوئی گفتگو کرنا اور تم کھڑے رہو خدا
کے سامنے خاموشی کے ساتھ یا فرمانبرداری کے ساتھ۔

۱۲۲۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ
رسول کریم کو نماز میں سلام کیا کرتے تھے آپ جواب دیا کرتے
تھے ہم لوگ جس وقت ملک حبشہ سے واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو
سلام کیا آپ نے جواب نہیں دیا۔ مجھ کو اپنے پاس اور فاصلہ کی فکر
لاحق ہوئی۔ (یعنی قسم قسم کے پرانے اور نئے نئے خیالات آتے
گئے) اور اس کا افسوس ہوا کہ آپ نے کس وجہ سے جواب نہیں
عنایت فرمایا؟ جس وقت آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو ارشاد
فرمایا: اللہ عزوجل جس وقت چاہتے ہیں نیا فرمان جاری فرما سکتے
ہیں۔ اب اس نے یہ حکم دیا ہے کہ دوران نماز گفتگو نہ کی جائے۔

باب: جو شخص دو رکعات ادا کر کے بھول کر کھڑا ہو

جائے اور درمیان میں وہ قعدہ نہ کرے

۱۲۲۵: حضرت عبداللہ بن حسینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی تو دو رکعت ادا کر کے کھڑے ہو
گئے۔ درمیان کا قعدہ نہیں کیا، لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے
کھڑے ہو گئے۔ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو
ہم لوگ سلام کے انتظار میں رہے کہ اس دوران آپ نے تکبیر
پڑھی اور دو سجدہ فرمائے بیٹھے بیٹھے سلام سے قبل پھر سلام پھیرا۔

۱۲۲۶: حضرت عبداللہ بن حسینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے ہو گئے اور ایک قعدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور تھا (مطلب یہ ہے کہ آپ نے درمیان کا قعدہ نہیں فرمایا) تو
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ فرمایا بیٹھے بیٹھے سلام کے پھیرنے سے قبل۔

باب: جس شخص نے دو رکعت ادا کر کے بھول کر سلام

پھیر دیا اور گفتگو بھی کر لی تو اب وہ شخص کیا کرے؟

۱۲۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ صَلَّى بِنَا النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَوَتِي الْعِشِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَلَكِنِّي نَسِيتُ قَالَ فَصَلَّى بِنَا رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَأَنْطَلَقَ إِلَى خَشْبَةِ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ بِيَدِهِ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ عَصَبَانُ وَخَرَجَتْ السَّرْعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا أَقْصَرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طَوْلٌ كَانَ يُسَمَّى ذَا الْيَدَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْسَيْتُ أَمْ قَصُرَتِ الصَّلَاةُ قَالَ لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصِرِ الصَّلَاةُ وَقَالَ أَكَمَا قَالَ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوا نَعَمْ فَجَاءَ فَصَلَّى الَّذِي كَانَ تَرَكَهُ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ۔

۱۲۲۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْصَرَفَ مِنْ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقْصَرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ

نے نمازِ ظہر یا نمازِ عصر ادا فرمائی۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھول گیا) تو دو رکعات ادا کر کے سلام پھیرا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لکڑی کی جانب تشریف لے گئے جو کہ مسجد میں لگی ہوئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس پر رکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت غصہ میں تھے اور جلدی جانے والے لوگ مسجد کے دروازوں سے باہر نکل گئے۔ لوگوں نے بیان کیا کہ ہو سکتا ہے کہ نماز کی رکعات میں کمی واقعی ہو گئی ہے یعنی چار رکعات کے بدلے دو رکعت ہی باقی رہ گئی۔ اس وقت لوگوں میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ موجود تھے وہ بھی ڈر گئے اور آپ سے کچھ نہ کہہ سکے اس وجہ سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ کے عالم میں دکھائی دے رہے تھے اور ایک آدمی ایسا تھا کہ جس کے دونوں ہاتھ لمبے لمبے تھے۔ اس کو ذوالیدین (یعنی لمبے ہاتھ والا) کہا کرتے تھے اس نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھول گئے ہیں یا نماز کم ہو گئی ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اسی طریقہ سے ہوا کہ جس طرح سے ذوالیدین کہتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! اسی طرح سے ہوا یا رسول اللہ! آپ پھر تشریف لائے (مصلی کی جانب) اور جس قدر نماز باقی رہ گئی تھی اس کو ادا فرمایا پھر سلام پھیرا پھر تکبیر فرمائی اور سجدہ فرمایا معمولی سجدہ کے برابر یا اس سے کچھ زیادہ طویل سجدہ فرمایا یا پھر تکبیر فرمائی اس کے بعد سجدہ فرمایا معمولی سجدہ کے برابر یا اس سے کچھ کم پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔

۱۲۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت ادا فرما کر فراغت فرمائی (بوجہ بھول کے) تو ذوالیدین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا نماز میں تخفیف ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے؟ آپ نے لوگوں سے فرمایا: کیا ذوالیدین درست کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! یا رسول اللہ! پھر آپ کھڑے ہو گئے اور دو رکعات ادا فرمائیں پھر سلام پھیرا پھر تکبیر فرمائی اور ایک سجدہ فرمایا معمولی سجدہ کے برابر یا اس سے کچھ زیادہ طویل سجدہ فرمایا۔ پھر سر اٹھایا پھر سجدہ فرمایا

رَأْسَهُ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ۔

۱۲۲۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ مَوْلَى أَبِي أَبِي أَحْمَدَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ فَقَامَ ذَوَالْيَدَيْنِ فَقَالَ أَقْصَرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَدَقَ ذَوَالْيَدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ فَاتَمَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ التَّسْلِيمِ۔

۱۲۳۰: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالُوا أَقْصَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۲۳۱: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عُمَرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمًا فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَذْرَكَهُ ذَوَالْشِّمَالَيْنِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَقْصِرُ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ فَقَالَ لَمْ تُنْقِصِ الصَّلَاةَ وَلَمْ أَنَسَ قَالَ بَلَى وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذَوَالْيَدَيْنِ قَالُوا نَعَمْ فَصَلَّى بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۲۳۲: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ مُوسَى الْفَرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو ضُمْرَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

معمولی سجدہ کے برابر یا اس سے کچھ طویل سجدہ کیا پھر سر اٹھایا۔

۱۲۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نماز عصر پڑھائی تو دو رکعت ادا فرما کر سلام پھیر دیا۔ اس پر حضرت ذوالیدین کھڑے ہو گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا نماز میں تخفیف ہو گئی ہے یا آپ ﷺ کو نماز میں بھول ہو گئی ہے؟ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ حضرت ذوالیدین نے فرمایا کہ کوئی بات ضرور پیش آئی ہے یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ اس پر لوگوں کی جانب متوجہ ہو گئے اور دریافت کیا کہ ذوالیدین سچ کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا جی ہاں۔ پھر رسول کریم ﷺ نے بقیہ نماز مکمل فرمائی اور پھر آپ ﷺ نے دو سجدے فرمائے سلام کے بعد۔

۱۲۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نماز ظہر کی دو رکعت ادا فرمائی۔ پھر سلام پھیرا لوگوں نے عرض کیا کہ کیا نماز میں کوئی قسم کی کمی واقع ہو گئی ہے؟ آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور دو رکعت ادا فرمائی۔ پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے فرمائے۔

۱۲۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک روز نماز کی امامت فرمائی اور دو رکعت ادا فرما کر سلام پھیرا پھر آپ ﷺ چل پڑے تو ذوالیدین رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! نماز میں کیا کسی قسم کی کمی واقع ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے؟ آپ نے فرمایا: نہ تو نماز میں کسی قسم کی کمی واقع ہوئی ہے اور نہ ہی مجھ کو بھول ہوئی تو ذوالیدین نے فرمایا: ضرور ایک بات پیش آئی ہے اس ذات کی قسم کہ جس نے آپ ﷺ کو سچا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ ذوالیدین سچ کہہ رہے ہیں۔

۱۲۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کو نماز میں بھول ہو گئی آپ ﷺ نے دو رکعت ادا فرما کر سلام

پھیرا تو ذوالیدین نے کہا کہ یا رسول اللہ! نماز میں کیا کسی قسم کی کوئی کمی واقع ہوئی ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ بھول ہو گئی؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا ذوالیدین سچ کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل فرمائی۔

۱۲۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر یا نماز عصر ادا فرمائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا فرما کر سلام پھیرا اور فراغت ہوئی اور ذوالشمالین جو کہ عمرو رضی اللہ عنہ کے صاحب زادے تھے انہوں نے فرمایا کیا نماز میں تخفیف واقع ہو گئی ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھول ہو گئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے ارشاد فرمایا: ذوالیدین کیا کہہ رہے ہیں؟ حاضرین نے عرض کیا: وہ سچ فرما رہے ہیں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دو رکعات جو کہ کم کی تھیں وہ ادا فرمائیں۔

۱۲۳۴: حضرت سلیمان بن ابی حشمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کو معلوم ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھول سے دو رکعات ادا فرمائیں پھر ذوالشمالین نے بیان فرمایا۔ یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث جیسی ہے۔

باب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایات کا اختلاف

کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے سجدے فرمائے یا نہیں؟

۱۲۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز (یعنی ذوالیدین نے جس وقت یہ کہا کہ کیا نماز میں کوئی کمی واقع ہو گئی ہے یا آپ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قَالَ نَسِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فِي سَجْدَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الشَّامِلِينَ أَقْصَرْتَ الصَّلَاةَ أَمْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ قَالُوا نَعَمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَمَ الصَّلَاةَ۔

۱۲۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ سَلِيمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ أَوْ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَنْصَرَفَ فَقَالَ لَهُ ذُو الشَّامِلِينَ بْنِ عَمْرٍو أَنْقَصْتَ الصَّلَاةَ أَمْ نَسِيتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا صَدَقَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَأَتَمَّ بِهِمُ الرُّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ نَقَصَ۔

۱۲۳۴: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ شَهَابٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنُ سَلِيمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الشَّامِلِينَ نَحْوَهُ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي هَذَا الْحَبَرُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَرِثِ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ۔

بَابُ ۵۷ ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ

فِي السَّجْدَتَيْنِ

۱۲۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ وَ أَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي

بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنُ أَبِي حَثْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّهُ قَالَ لَمْ يَسْجُدْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَئِذٍ قَبْلَ السَّلَامِ وَلَا بَعْدَهُ۔

۱۲۳۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ
سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ
عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ
سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ۔

۱۲۳۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ
أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَنبَأَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ قَالَ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

۱۲۳۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ
دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَحَدَّثَنِي
ابْنُ عَوْفٍ وَخَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ فِي وَهْمِهِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ۔

۱۲۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
النِّسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
سِيرِينَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي
الْمُهَلَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى
بِهِمْ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۱۲۴۰: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ
حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ
عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ مِنَ الْعَصْرِ فَدَخَلَ
مَنْزِلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ فَقَالَ بَعْثِي

اللہ علیہ وسلم بھول گئے ہیں) سجدہ سہو نہیں فرمائے۔ نہ تو سلام سے
قبل اور نہ ہی سلام کے بعد۔

۱۲۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح
سے روایت نقل فرمائی۔

۱۲۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے ذوالیدین نے سلام کے بعد دو سجدے کئے۔

۱۲۳۸: یہ حدیث گذشتہ حدیث کے مطابق ہے اور اس کا ترجمہ
سابقہ حدیث جیسا ہے۔

۱۲۳۹: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز پڑھائی تو آپ صلی
اللہ علیہ وسلم بھول گئے اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے سہو کے دو سجدے کئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
سلام پھیرا۔

۱۲۴۰: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کریم نے نماز عصر تین رکعات ادا فرما کر سلام پھیر دیا (بھول کی
وجہ سے) پھر آپ اپنے مکان میں تشریف لے گئے ایک آدمی کہ
جس کو کہ خرباق کہتے تھے انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا
نماز میں کوئی تخفیف فرمادی گئی ہے؟ آپ غصہ میں باہر تشریف

لائے اپنی چادر مبارک کو گھسیٹتے ہوئے اور دریافت فرمایا: یہ صاحب سچ کہہ رہے ہیں؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: جی ہاں! یہ سچے ہیں۔ چنانچہ آپؐ کھڑے ہوئے اور جو رکعت باقی رہ گئی تھی وہ ادا فرمائی پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے فرمائے پھر سلام پھیرا۔

نُفِصَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ مُغْضِبًا يَجُرُّ دَانَهُ فَقَالَ أَصَدَقَ قَالُوا نَعَمْ فَقَامَ فَصَلَّى تِلْكَ الرَّكْعَةَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

باب ۷۵۲ اِتِّمَامُ الصَّلَاةِ عَلَى

مَا ذَكَرَ إِذَا شَكَّ

جائے؟ (تو کتنی رکعت پڑھے؟)

۱۲۴۱: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس وقت تمہارے میں سے کسی شخص کو نماز میں کسی قسم کا شک ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ شک دور کرے اور جس پہلو پر یقین ہو وہ اختیار کرے اور جس وقت یقین حاصل ہو جائے نماز کے مکمل ہونے کا تو بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔

۱۲۴۱ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُلْغِ الشَّكَّ وَلْيُكِنِّ عَلَى الْيَقِينِ فَإِذَا اسْتَيْقَنَ بِاتِّمَامٍ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ۔

۱۲۴۲: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس وقت تمہارے میں سے کسی شخص کو یہ یاد نہ رہے کہ اس شخص نے نماز کی تین رکعات پڑھی ہیں یا چار رکعات پڑھی ہیں تو اس کو چاہئے کہ مزید ایک رکعت پڑھے اور پھر بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے اب اگر اس شخص نے پانچ رکعات پڑھ لی ہیں تو ان دو سجدوں کی وجہ سے وہ رکعت دو گانہ رکعت بن گئی اور اگر اس نے چار رکعت پڑھ لی تو یہ دو سجدے شیطان کیلئے رسوائی ہوئی کہ اس کے بہکانے سے کسی قسم کا کوئی بگاڑ نہیں ہوا بلکہ اللہ عزوجل کی عبادت ہوئی۔

۱۲۴۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّيْنُ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا لَمْ يَذَرِ أَحَدُكُمْ صَلَاتِي ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً ثُمَّ يَسْجُدْ بَعْدَ ذَلِكَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِنْ كَانَ صَلَاتِي خَمْسًا شَفَعَتَا صَلَاتَهُ وَإِنْ صَلَاتِي أَرْبَعًا كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ۔

باب: شک ہو جانے کی صورت میں سوچ میں پڑ

جانے سے متعلق

۱۲۴۳: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریمؐ کا فرمان مبارک بیان فرمایا کہ جس وقت کوئی شخص نماز کے دوران شک کرے (یعنی بھول سے نماز کی رکعت کی تعداد میں شک ہو جائے) تو وہ خود غور و فکر کرے کہ اس نے نماز

باب ۷۵۳

التَّحَرِّي

۱۲۴۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَفْضَلٌ وَهُوَ ابْنُ مُهْلَهْلٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ

فَلْيَتَحَرَّ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ الصَّوَابُ فَيَتَمَّهُ ثُمَّ يَعْنِي يَسْجُدُ
سَجْدَتَيْنِ وَلَمْ أَفْهَمْ بَعْضَ حُرُوفِهِ كَمَا أَرَدْتُ۔

۱۲۳۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ
الْمُخَرَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مَنُصُورٍ
عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ
فَلْيَتَحَرَّ وَيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ۔

۱۲۳۵: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
مِسْعَرٍ عَنْ مَنُصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرَادَ أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ
حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ لَوْ حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ
شَيْءٌ أَنَبَاتُكُمْ وَلَكِنِّي إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُنْسِي كَمَا
تُنْسُونَ فَأَيُّكُمْ مَا شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحْرَى
ذَلِكَ إِلَى الصَّوَابِ فَلْيَتَمَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ وَيَسْجُدْ
سَجْدَتَيْنِ۔

۱۲۳۶: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ
الْمُجَالِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ يَعْنِي ابْنَ عِيَّاضٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ اللَّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً فَرَادَ فِيهَا أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ
قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَلْ حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ قَالَ
وَمَا ذَاكَ فَذَكَّرْنَا لَهُ الَّذِي فَعَلَ فَشَنِي رَجُلَهُ فَاسْتَقْبَلَ
الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السُّهُوِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ
فَقَالَ لَوْ حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ لَأَنَبَاتُكُمْ بِهِ ثُمَّ
قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُنْسِي كَمَا تُنْسُونَ فَأَيُّكُمْ شَكَّ فِي
صَلَاتِهِ شَيْئًا فَلْيَتَحَرَّ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ هُوَ الصَّوَابُ ثُمَّ

درست طریقہ سے ادا کی ہے (یا غلطی کی ہے) پھر (حتی الامکان)
درست پہلو اختیار کرے اور دو سجدے (سہو کے) کر لے۔

۱۲۳۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت
تمہارے میں سے کوئی شخص نماز کی رکعت میں شک کرے تو وہ
شخص عذر کرے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو سجدے
کرے۔

۱۲۳۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کریم نے نماز پڑھائی تو آپ نے نماز میں اضافہ فرمایا یا کچھ کمی
فرمادی۔ حضرات صحابہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا کوئی نیا حکم
نازل ہوا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی نیا حکم نازل ہوتا تو
میں تم لوگوں کو باخبر کر دیتا۔ کیونکہ میرا یہی فریضہ ہے لیکن بہر حال
میں بھی ایک انسان ہوں اور جس طریقہ سے تمہارے ساتھ بھول
چوک لگی ہوئی ہے اسی طریقہ سے میرے ساتھ بھی بھول چوک لگی
ہوئی ہے اور تم لوگوں میں سے نماز میں کوئی شخص کسی قسم کے شک
میں مبتلا ہو جائے تو خواہ کوئی درست بات ہو تو اس کو غور و فکر کر کے
نکالے اور اسی اعتبار سے نماز کو مکمل کر لے اس کے بعد سلام
پھیرے اور دو سجدے کر لے۔

۱۲۳۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تو اس میں اضافہ یا کمی فرمادی اور جس
وقت سلام پھیرا تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نماز
میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے
کیا بیان کیا؟ ہم نے کہا وہی بیان کیا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مبارک پاؤں موڑ لیا اور قبلہ کی جانب چہرہ مبارک
فرمایا پھر دو سجدے فرمائے جو کہ سہو کے سجدے تھے۔ پھر ہماری
جانب چہرہ مبارک کیا اور ارشاد فرمایا کہ اگر نماز میں کسی قسم کا کوئی
نیا حکم نازل ہوتا تو میں تم لوگوں کو بتاتا لیکن میں انسان ہوں اور
جس طریقہ سے تم لوگوں کے ساتھ بھول چوک لگی ہوئی ہے میں

يُسَلِّمُهُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتِي الشَّهْوِ -

بھی بھولتا ہوں اور تمہارے میں سے جو شخص شک میں مبتلا ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ اچھی طرح سے غور و فکر کرے کہ درست کیا ہے؟ پھر سلام پھیرے اور سہو کے دو سجدے کرے۔

۱۲۴۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر پڑھی پھر لوگوں کی جانب چہرہ مبارک فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں کوئی نیا حکم نازل ہوا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا انہوں نے بیان فرمایا کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مبارک پاؤں موڑ لیا اور بیت اللہ شریف کی جانب رخ فرمایا۔ پھر دو سجدے کئے اور سلام پھیرا اس کے بعد متوجہ ہوئے لوگوں کی جانب اور فرمایا کہ میں بھی انسان ہوں اور میں بھی اسی طرح سے بھولتا ہوں کہ جس طریقہ سے تم لوگ بھولتے ہو۔ جس وقت میں بھول جاؤں تو تم لوگ مجھ کو یاد دلا دو اور ارشاد فرمایا کہ اگر نماز میں کوئی کسی قسم کا نیا حکم ہوتا تو میں تم کو باخبر کر دیتا اور ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں میں سے کسی شخص کو نماز میں وہم یا شک ہو جائے تو جو بات درست ہو اس کو خوب اچھی طرح سے غور و فکر کر لے پھر اسی حساب سے نماز کو مکمل کرے اور دو سجدے کرے۔

۱۲۴۸: حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص نماز میں شک کرے تو اس کو چاہئے کہ جو بات صحیح ہو اس کو غور کرے پھر دو سجدے کرے نماز سے فراغت کے بعد بیٹھے بیٹھے۔

۱۲۴۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص شک یا وہم کرے نماز کے دوران تو اس کو چاہئے کہ غور کرے درست بات کو پھر دو سجدے کرے۔

۱۲۵۰: حضرت ابراہیم نخعی سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے تھے کہ جس وقت کسی شخص کو نماز کے دوران وہم یا شک ہو جائے تو اس کو چاہئے وہ درست بات سوچ لے پھر دو سجدے کرے۔

۱۲۴۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ مَنُصُورٌ وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ وَسَمِعْتُهُ بِحَدِيثِهِ رَجُلًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلُقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الظُّهْرِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالُوا أَحَدٌ فِي الصَّلَاةِ حَدَّثَ قَالَ وَمَا ذَاكَ فَأَخْبَرُوهُ بِصَنِيعِهِ فَثَنَى رِجْلَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُنْسِي كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَقَالَ لَوْ كَانَ حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ حَدَّثَ أَنْبَأَكُمْ بِهِ وَقَالَ إِذَا أَوْهَمَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ أَقْرَبَ ذَلِكَ مِنَ الصَّوَابِ ثُمَّ لِيَتَمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ -

۱۲۴۸: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَنْ أَوْهَمَ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَفْرُغُ وَهُوَ جَالِسٌ -

۱۲۴۹: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَنْ شَكَّ أَوْ أَوْهَمَ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ -

۱۲۵۰: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ بِنِ عَوْفٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا يَقُولُونَ إِذَا أَوْهَمَ يَتَحَرَّى الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ -

۱۲۵۱: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں میں سے کسی شخص کو نماز کے دوران وہم یا شک ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ سلام کرنے کے بعد دو سجدے کر لے۔

۱۲۵۲: اس حدیث کا ترجمہ مندرجہ بالا حدیث کی طرح ہے۔

۱۲۵۳: اس حدیث کا ترجمہ بھی مندرجہ بالا حدیث جیسا ہے۔

۱۲۵۴: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کے دوران شک کرے تو اس کو چاہیے کہ دو سجدے کرے۔ حجاج نے سلام کے بعد کہا اور روح نے کہا بیٹھے ہی بیٹھے (واضح رہے کہ روح اور حجاج یہ دونوں کے دونوں اس حدیث شریف کے روایت کرنے والے ہیں۔)

۱۲۵۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہوتا ہے (نماز شروع کرتا ہے) تو اس کو شیطان بہکانے کے واسطے آتا ہے پھر اس کو یاد نہیں رہتا کہ میں نے نماز کی کس قدر رکعت پڑھی ہیں پس جس وقت تمہارے میں سے کسی شخص کو اس

۱۲۵۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَافِعٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ۔

۱۲۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ أُنَبِّئُكَ الْوَلِيدُ أُنَبِّئُكَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسَافِعٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ۔

۱۲۵۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَافِعٍ أَنَّ مُضْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ۔

۱۲۵۴: أَخْبَرَنَا هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ وَرُوْحُ هُوَ ابْنُ عِبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسَافِعٍ أَنَّ مُضْعَبَ بْنَ شَيْبَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَالَ حُجَّاجٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَقَالَ رُوْحُ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۱۲۵۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ حَتَّى لَا يَذَرِيَكُمْ صَلَاتِي فَإِذَا وَجَدَ أَحَدَكُمْ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ

وَهُوَ جَالِسٌ۔

۱۲۵۶: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطًا فَإِذَا قُضِيَ التَّوْبَتُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا رَأَى أَحَدَكُمْ ذَلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ۔

بَابُ ۷۵۴ مَا يَفْعَلُ مَنْ

صَلَّى خَمْسًا

۱۲۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَتَنَى رِجْلَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۲۵۸: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَبَانَا ابْنُ شَمِيلٍ قَالَ أَبَانَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ وَ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ خَمْسًا فَقَالُوا إِنَّكَ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۱۲۵۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ مَهْلَهٍ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ صَلَّى عَلْقَمَةَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ مَا فَعَلْتُ قُلْتُ بِرَأْسِي بَلَى قَالَ وَأَنْتَ يَا أَعُورُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ

طرح کا اتفاق ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ دو سجدے کرے بیٹھے بیٹھے۔

۱۲۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان رتخ خارج کرتا ہوا بھاگ کھڑا ہوتا ہے پھر جس وقت تکبیر پوری ہو جاتی ہے تو وہ واپس آ جاتا ہے اور وہ انسان کے قلب میں داخل ہو کر اس کے قلب اور ذہن میں وسوسے پیدا کرتا ہے حتیٰ کہ اس کو یہ یاد ہی نہیں رہتا کہ میں نے نماز کی کس قدر رکعات پڑھی ہیں پس جس وقت تمہارے میں سے کسی شخص کو اس طرح کا اتفاق ہو جائے تو اس کو چاہیے دو سجدے کر لے۔

باب: جو کوئی شخص نماز کی پانچ رکعات پڑھے تو اس کو

کیا کرنا چاہئے؟

۱۲۵۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نماز ظہر کی پانچ رکعات پڑھیں۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کس طرح کا اضافہ ہوا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ آپ نے پانچ رکعات پڑھ لی ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنا بھی ایک پاؤں موڑ لیا اور دو سجدے کئے۔

۱۲۵۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نماز ظہر پڑھائی تو پانچ رکعات پڑھ لی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے پانچ رکعات پڑھ لی ہیں۔ آپ ﷺ نے دو سجدے فرمائے سلام کے بعد بیٹھے ہی۔

۱۲۵۹: حضرت ابراہیم بن سوید سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے (بھول سے) پانچ رکعات پڑھ لی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ تم نے بھول سے پانچ رکعات پڑھ لی ہیں تو انہوں نے انکار فرمایا۔ پھر میں نے سر سے اشارہ کیا کہ پانچ رکعات پڑھ لی ہیں میں نے کہا کہ جی ہاں حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے دو

حَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى خَمْسًا فَوَشَّشَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالُوا لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ لَا فَأَخْبَرُوهُ فَشَنَى رَجُلُهُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُنْسِي كَمَا تَنْسَوْنَ۔

سجدے فرمائے اس کے بعد حدیث بیان فرمائی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ ایک مرتبہ رسول کریمؐ نے نماز کی پانچ رکعات پڑھ لی۔ انہوں نے فرمایا کہ اور تم نے بھی پانچ ہی رکعات پڑھ لی ہیں اے ایک آنکھ والے شخص! میں نے عرض کیا: جی ہاں علقمہؓ نے دو سجدے فرمائے پھر حدیث بیان فرمائی۔ عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ آج نبیؐ نے نماز کو پانچ رکعات پڑھ لی ہیں۔ اس پر لوگوں نے آپس میں آہستہ آہستہ ایک دوسرے سے باتیں کرنا شروع کر دیں۔ آخر کار آپؐ نے عرض کیا کہ نماز میں اضافہ ہو گیا ہے آپؐ نے فرمایا کہ نہیں۔ اس پر لوگوں نے نقل کیا کہ آپؐ نے پانچ رکعات پڑھ لی ہیں۔ آپؐ نے اپنا مبارک پاؤں موڑ لیا اور دو سجدے فرمائے پھر ارشاد فرمایا کہ میں انسان ہوں جس طریقہ سے تم لوگ بھول جاتے ہو میں بھی بھول جاتا ہوں۔

۱۲۶۰: حضرت شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ بن قیس کو نماز کے دوران سہو ہو گیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان سے عرض کیا پس جس وقت وہ گفتگو سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ واقعہ اسی طریقہ سے پیش آیا ہے ایک آنکھ والے شخص! اس نے کہا کہ جی ہاں۔ انہوں نے اپنا کمر بند کھول لیا پھر دو سجدے فرمائے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے عمل فرمایا تھا حضرت شعبی نے بیان کیا کہ میں نے حکم سے سنا کہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے نماز کی رکعات پانچ پڑھ لیتھیں۔

۱۲۶۱: حضرت ابراہیم بن علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ نے ایک روز نماز کی پانچ رکعات پڑھ لی تو حضرت ابراہیم بن سوید نے فرمایا کہ اے ابو شبل! تم نے پانچ رکعات پڑھی ہیں انہوں نے کہا کہ ایک آنکھ والے صاحب! یہ بات درست ہے۔ پھر دو سجدے کیے سہو کے بعد۔ اس نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے کیا ہے۔

۱۲۶۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر یا نماز عصر کی پانچ رکعات پڑھ لیں۔

۱۲۶۰: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَهَا عُلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ فِي صَلَاتِهِ فَذَكَرُوا لَهُ بَعْدَ مَا تَكَلَّمَ فَقَالَ أَكْذَلِكَ أَعَوْرُ قَالَ نَعَمْ فَحَلَّ حَبْوَتَهُ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَقَالَ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَسَمِعْتُ الْحَكَمَ يَقُولُ كَانَ عُلْقَمَةُ صَلَّى خَمْسًا۔

۱۲۶۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عُلْقَمَةَ صَلَّى خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ يَا أَبَا شَبْلٍ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَقَالَ أَكْذَلِكَ يَا أَعَوْرُ فَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۲۶۲: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرِ النَّهْشَلِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى إِحْدَى صَلَوَتِي الْعِشِيِّ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ خَمْسًا قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ كَمَا تَنْسَوْنَ وَادْكُرْ كَمَا تَذْكُرُونَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْقَلَبَ.

لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ کس طریقہ سے؟ لوگوں نے عرض کیا آپ نے نماز کی پانچ رکعات پڑھ لی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی آخر ایک انسان ہوں اور میں بھی اس طریقہ سے بھول جاتا ہوں کہ جس طریقہ سے تم لوگ بھول جاتے ہو اور میں بھی اس طرح سے یاد کرتا ہوں کہ جس طریقہ سے تم لوگ یاد کرتے ہو۔ پھر آپ نے دو سجدے فرمائے اور آپ اُنھ کھڑے ہوئے۔

بَابُ ۵۵ مَا يَفْعَلُ مَنْ نَسِيَ شَيْئًا

مَنْ صَلَّوْهُ

۱۲۶۳: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ ابْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ عَنْ مَوْلَى عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ يُونُسَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ صَلَّى إِمَامَهُمْ فَقَامَ فِي الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَسَبَّحَ النَّاسُ فَتَمَّ عَلَى قِيَامِهِ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ أَنْ أَتَمَّ الصَّلَاةَ ثُمَّ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ صَلَوَتِهِ فَلْيَسْجُدْ مِثْلَ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ.

باب: جو کوئی شخص اپنی نماز میں سے کچھ بھول جائے تو وہ شخص کیا کرے اس کے متعلق

۱۲۶۳: حضرت ابو یوسف رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن سفیان نے نماز پڑھائی تو وہ درمیان میں نہ بیٹھے اور وہ کھڑے ہو گئے لوگوں نے سبحان اللہ کہا وہ کھڑے رہے پھر جس وقت وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے بیٹھے بیٹھے دو سجدے فرمائے اور اس کے بعد منبر پر گئے اور انہوں نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص نماز میں کچھ بھول جائے تو اس طریقہ سے وہ دو سجدے کرے۔

بَابُ ۵۶ التَّكْبِيرُ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ

۱۲۶۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ قَالَ أَبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٍو وَ يُونُسُ وَاللَّيْثُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يُعْنَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ فِي اثْنَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ فَلَمْ يَجْلِسْ فَلَمَّا قَضَى صَلَوَتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ كَثَرَتْ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ.

باب: سجدہ سہو کے دوران تکبیر کہنا

۱۲۶۴: حضرت عبداللہ بن حبیبہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نماز ظہر کی دو رکعات پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور درمیان کا قعدہ نہیں فرمایا۔ جس وقت آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ ﷺ نے دو سجدے فرمائے اور ہر ایک سجدہ میں تکبیر فرمائی، بیٹھے ہی بیٹھے سلام سے قبل اور لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ہمراہ دونوں سجدے کیے یہ اس قعدہ کے بدلے تھے کہ جس کو کہ آپ ﷺ بھول گئے تھے۔

بَابُ ۵۷ صِفَةُ الْجُلُوسِ فِي الرَّكْعَةِ الَّتِي

باب: آخر جلسہ میں کس طریقہ سے

يُقْضَى فِيهَا الصَّلَاةُ

۱۲۶۵: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بْنُ دَارٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ فِي الرَّكَعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تُقْضَى فِيهِمَا الصَّلَاةُ آخِرَ رَجُلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَى شِقِّهِ مُنَوَّرًا ثُمَّ سَلَّمَ.

۱۲۶۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَإِذَا جَلَسَ أَضْجَعَ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُسْرَى وَيَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُمْنَى وَعَقَدَتْنِ الْوُسْطَى وَالْإِبْهَامَ وَأَشَارَ.

بَابُ ۵۸ مَوْضِعِ الذِّرَاعَيْنِ

۱۲۶۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ يُوسُفَ الْفَرِّيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ فَأَهْرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ ذِرَاعِيهِ عَلَى فِخْذَيْهِ وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ يَدْعُو بِهَا.

بَابُ ۵۹ مَوْضِعِ

الْمِرْفَقَيْنِ

۱۲۶۸: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ أَنْبَأَنَا بِشْرُ بْنُ الْمَفْضَلِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَا نَظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي فَقَامَ

بیٹھنا چاہئے؟

۱۲۶۵: حضرت ابو حمید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخر کی دو رکعت کے بعد کہ جن پر نماز مکمل ہو جاتی ہے اس طریقہ سے بیٹھے بایاں پاؤں دائیں جانب نکال دیتے اور اپنے ایک سرین پر زور دے کر بیٹھ جاتے پھر سلام پھیرتے۔

۱۲۶۶: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں مبارک ہاتھوں کو اٹھاتے تھے۔ جس وقت نماز شروع فرماتے اور جس وقت رکوع فرماتے اور جس وقت رکوع سے سر اٹھاتے تو بایاں پاؤں بچھا دیتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھ دیتے اور دایاں ہاتھ دہنی طرف والی ران پر رکھ دیتے اور درمیان کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ باندھ لیتے اور اشارہ فرماتے۔

باب: دونوں بازو کس جگہ رکھے؟

۱۲۶۷: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں جب بیٹھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بایاں پاؤں بچھایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ رانوں پر رکھے اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے دُعا مانگتے تھے۔

باب: دونوں کہنیاں بیٹھنے کے وقت کس طریقہ سے

رکھنی چاہئیں؟

۱۲۶۸: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز دیکھوں گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طریقہ سے نماز پڑھتے تھے تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور خانہ کعبہ کی جانب رخ فرمایا پھر دونوں ہاتھ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ
فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتْهُ أُذُنُهُ ثُمَّ أَخَذَ بِشِمَالِهِ بِيَمِينِهِ
فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا مِثْلَ ذَلِكَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ
عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا
مِثْلَ ذَلِكَ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ رَأْسَهُ بِذَلِكَ أَنْزَلَ مِنْ
يَدَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ
الْيُسْرَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُسْرَى وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْيَمَنَ
عَلَى فِخْذِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ بِنَتْنَيْنِ وَحَلَقَ وَرَأَيْتُهُ يَقُولُ
هَكَذَا وَأَشَارَ بِبُشْرٍ بِالسَّبَابَةِ مِنَ الْيُمْنَى وَحَلَقَ
الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى۔

اٹھائے دونوں کان کے برابر۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو
پکڑا اور جس وقت آپ ﷺ نے رکوع کرنے کا ارادہ فرمایا تو
دونوں ہاتھ کو اس طریقہ سے اٹھایا یعنی دونوں کان کے برابر اور
دونوں ہاتھ کو دونوں طرف کے گھٹنوں پر رکھا۔ جس وقت رکوع
سے آپ نے سر مبارک اٹھایا تو دونوں ہاتھ کو اس طریقہ سے
اٹھایا پھر جس وقت سجدہ کیا تو سر کو اس جگہ پر رکھا یعنی جس جگہ تک
ہاتھ اٹھایا تھا وہیں تک ہاتھ سجدے میں سر کے نزدیک رہے۔ پھر
بیٹھے تو بایاں پاؤں بچھایا اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور
دائیں جانب کی کہنی ران سے اٹھا رکھی یعنی کہنی کو پہلو سے نہیں
ملایا (علیحدہ رکھا) اور دو انگلی کو بند کر لیا یعنی کہ چھنگلی انگلی کو اور اسکے
پاس والی انگلی کو اور حلقہ باندھا اس طرح سے یہ بشر جو کہ اس
حدیث کے راوی ہیں کہ انہوں نے شہادت کی انگلی سے اشارہ
فرمایا دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور درمیان کی انگلی کا حلقہ بنایا۔

بَابُ ۶۰ مَوْضِعِ

الْكُفَّيْنِ

۱۲۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مُرَيْمٍ شَيْخٍ مِنْ
أَهْلِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ لَقِيتُ الشَّيْخَ فَقَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَلَّبْتُ
الْحَصَى فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ لَا نُقَلِّبُ الْحَصَى فَإِنَّ تَقْلِيْبَ
الْحَصَى مِنَ الشَّيْطَانِ وَافْعَلْ كَمَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ قُلْتُ وَكَيْفَ رَأَيْتَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ قَالَ هَكَذَا وَنَصَبَ
الْيُمْنَى وَاضْجَعَ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى
فِخْذِهِ الْيُمْنَى وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ
بِالسَّبَابَةِ۔

باب: دونوں ہتھیلیاں بیٹھنے کے وقت کس جگہ

رکھنا چاہئے؟

۱۲۶۹: حضرت علی بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ میں نے
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں نماز ادا کی تو میں کنکریاں الٹ
پلٹ کرنے لگا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (نماز کے بعد) مجھ سے کہا
کہ تم نماز کے دوران کنکریوں کو نہ الٹ پلٹ کرو۔ اس لیے کہ یہ
شیطانی کام (شیطان کی جانب سے وسوسہ) ہے بلکہ تم اس
طریقہ سے عمل کرو کہ جس طریقہ سے کہ میں نے رسول کریم ﷺ
کو عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ تم نے
رسول کریم ﷺ کو کس طریقہ سے عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے؟
انہوں نے فرمایا کہ میں نے اس طریقہ سے دائیں پاؤں کو کھڑا
کیا اور بایاں پاؤں کو لٹا دیا اور بایاں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھا اور
بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھا اور کلمہ کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

باب: شہادت کی انگلی کے علاوہ دائیں ہاتھ کی تمام

بَابُ ۶۱ قَبْضِ الْأَصَابِعِ

مِنْ الْيَدِ الْيُمْنَى دُونَ السَّبَابَةِ

۱۲۷۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَأَنَا أَعْبَثُ بِالْحَصَى فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَهَانِي وَقَالَ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قُلْتُ وَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ قَالَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى فِخْذِهِ وَقَبَضَ يَمِينِي أَصَابِعَهُ كُلَّهَا وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُسْرَى۔

بَابُ ۷۶۲ قَبْضِ الثَّانِيَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الْيَدِ

الْيُمْنَى وَعَقْدِ الْوُسْطَى وَالْإِبْهَامِ

۱۲۷۱: أَخْبَرَنَا سُؤْدَةُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ قَالَ قُلْتُ لَا نَظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ يُصَلِّي فَتَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَوَصَفَ قَالَ ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فِخْذِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْيَمِينِ عَلَى فِخْذِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ قَبَضَ الثَّانِيَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ وَحَلَقَ حَلَقَةً ثُمَّ رَفَعَ أَصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يَحْرِكُهَا يَدْعُو بِهَا مُخْتَصِرًا۔

بَابُ ۷۶۳ بَسْطِ الْيُسْرَى عَلَى الرُّكْبَةِ

۱۲۷۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَبَانَا مُعَمَّرٌ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ أَصْبَعَهُ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ فَدَعَا بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ بِاسِطُهَا عَلَيْهَا۔

انگلیوں کو بند کرنے سے متعلق

۱۲۷۰: حضرت علی بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ مجھ کو عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دیکھا اور میں اس وقت نماز میں کنکریوں سے کھیل رہا تھا وہ جس وقت نماز سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے مجھ کو منع فرمایا اور عرض کیا تم اس طریقہ سے کرو جس طریقہ سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمل فرماتے تھے میں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح کرتے تھے انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تھے تو دائیں ہتھیلی کو ران پر رکھتے اور تمام انگلیوں کو بند کرتے تھے اور کلمہ کی انگلی جو انگوٹھے کے پاس ہے اشارہ کر کے اور بائیں بازو کو بائیں ران پر رکھتے۔

باب: انگلیوں کو بند کرنا اور درمیان کی انگلی اور انگوٹھے

کا حلقہ باندھنے سے متعلق

۱۲۷۱: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو دیکھا اور بیان کیا تو فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور بایاں پاؤں بچھایا اور بائیں ہتھیلی بائیں ران اور گھٹنے پر رکھی اور دائیں ہاتھ کی کہنی دائیں طرف کی ران کے برابر کی۔ پھر دو انگلی بند کر لی اور ایک حلقہ باندھ لیا پھر انگلی اٹھائی تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ہلاتے تھے اور اس سے دُعا کرتے تھے۔

باب: بائیں ہاتھ کو گھٹنے پر رکھنے سے متعلق

۱۲۷۲: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز میں بیٹھ جاتے تھے تو دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر جماتے اور شہادت کی انگلی دائیں ہاتھ کی اٹھاتے اور اس سے دُعا کرتے اور ہاتھ گھٹنے پر جماتے۔

۱۲۷۳: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يُشِيرُ بِأَصْبَعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُهَا قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَزَادَ عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُو كَذَلِكَ وَيَتَحَامَلُ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى۔

بَابُ ۷۶۴ الْإِشَارَةُ بِالْإِصْبَعِ فِي

التَّشَهُّدِ

۱۲۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمُؤَصِّلِيُّ عَنِ الْمُعَاذِيِّ عَنْ عِصَامِ بْنِ قُدَامَةَ عَنْ مَالِكٍ وَهُوَ ابْنُ نُمَيْرٍ الْخَزَاعِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاصِعًا يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُمْنَى فِي الصَّلَاةِ وَيُشِيرُ بِأَصْبَعِهِ۔

بَابُ ۷۶۵ النَّهْيُ عَنِ الْإِشَارَةِ بِأَصْبَعَيْنِ وَ

بِأَيِّ إِصْبَعٍ يُشِيرُ

۱۲۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ عَنِ الْقُعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُو بِأَصْبَعَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُ أَحَدٍ۔

۱۲۷۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَدْعُو بِأَصَابِعِي فَقَالَ أَحَدُ أَحَدٍ وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ۔

بَابُ ۷۶۶ إِحْنَاءُ السَّبَّابَةِ فِي

الْإِشَارَةِ

۱۲۷۳: حضرت عامر بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی سے اشارہ فرماتے جس وقت دُعا مانگتے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس انگلی کو نہیں ہلاتے تھے۔ دوسری روایت میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس طریقہ سے دُعا مانگتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بایاں ہاتھ بائیں پاؤں پر رکھتے تھے۔

باب: تشہد کے درمیان انگلی سے اشارہ کرنے

سے متعلق

۱۲۷۴: حضرت مالک بن نمیر خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے نماز میں اور انگلی سے اشارہ کرتے۔

باب: دو انگلی سے اشارہ کرنے کی ممانعت اور کونسی

انگلی سے اشارہ کرے؟

۱۲۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص دو انگلی سے اشارہ کرتا تھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک انگلی لے کر ایک انگلی سے اشارہ کرو (اس لیے کہ یہ اشارہ ہے توحید کی جانب)۔

۱۲۷۶: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز میرے نزدیک سے گزرے میں انگلیوں سے دُعا مانگ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک انگلی سے دُعا مانگو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی کی جانب اشارہ فرمایا۔

باب: شہادت کی انگلی کو اشارہ کے دوران جھکانے

سے متعلق

۱۲۷۷: حضرت مالک بن نمیر خزاعی سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نماز کے دوران بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کلمہ کی انگلی کو اٹھائے ہوئے تھے اور آپ ﷺ نے اُس کو کسی قدر موز لیا تھا اور آپ ﷺ اس وقت دعا مانگ رہے تھے۔

باب: بوقت اشارہ نگاہ کس جگہ رکھی جائے؟

۱۲۷۸: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت تشہد میں بیٹھ جایا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں طرف کی ہتھیلی بائیں ران پر رکھ دیتے اور دائیں ہاتھ کی انگلی سے اشارہ فرماتے اور اس جگہ پر اپنی نگاہ رکھتے تھے۔

باب: نماز کے دوران دعا مانگتے وقت آسمان کی

جانب نظر نہ اٹھائے

۱۲۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو نماز کے دوران دعا مانگتے وقت آسمان کی جانب دیکھنے سے باز آنا ورنہ اللہ عزوجل ان کی آنکھوں کی روشنی ختم کر دے گا (یہ حکم اس وجہ سے ہے کیونکہ بارگاہ خداوندی میں یہ حرکت بے ادبی اور ایک طرح کی گستاخی ہے)۔

باب: تشہد پڑھنے کے وجوب سے متعلق

۱۲۸۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ نماز کے دوران تشہد کے فرض ہونے سے قبل اس طریقہ سے کہا کرتے تھے سلام اللہ پر سلام حضرت جبریل علیہ السلام پر سلام حضرت میکائیل علیہ السلام پر۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس طریقہ سے نہ کہو کیونکہ اللہ عزوجل خود سلام ہے لیکن تم اس طریقہ سے کہو: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ

۱۲۷۷: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَصَامُ بْنُ قَدَامَةَ الْجَدَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ نَمِيرٍ الْخَزَاعِيُّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَاعِدًا فِي الصَّلَاةِ وَاصِعًا ذِرَاعَهُ الْيُمْنَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُمْنَى رَافِعًا أَصْبَعَهُ السَّبَابَةَ قَدْ أَحْنَاهَا شَيْئًا وَهُوَ يَدْعُو۔

بَابُ ۷۶۷ مَوْضِعِ الْبَصَرِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ

۱۲۷۸: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فِخْذِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ لَا يَجَاوِزُ بَصَرَهُ إِشَارَتَهُ۔

بَابُ ۷۶۸ النَّهْيُ عَنْ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ

عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ

۱۲۷۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكَيْتَهَيِّنَ أَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِ أَبْصَارِهِمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ إِلَى السَّمَاءِ أَوْ لِيُخَطَفْنَ أَبْصَارُهُمْ۔

بَابُ ۷۶۹ إِيْجَابُ التَّشَهُّدِ

۱۲۸۰: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عُبَيْدِ اللَّهِ الْمَخْرُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٌ عَنْ شَفِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ التَّشَهُّدُ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُولُوا هَكَذَا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا
النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى
عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

بَابُ ۷۰۰ التَّشَهُّدِ كَتَعْلِيمِ السُّورَةِ

مِنَ الْقُرْآنِ

۱۲۸۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ
آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

بَابُ ۷۰۱ التَّشَهُّدِ

۱۲۸۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ وَهُوَ ابْنُ
عِيَّاضٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ
السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ
وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ
الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ بَعْدَ ذَلِكَ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ۔

بَابُ ۷۰۲ نَوْعٌ آخَرُ مِنَ التَّشَهُّدِ

۱۲۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ ح وَابْنَانَا مُحَمَّدُ الْمُثَنَّى
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ
عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ
الْأَشْعَرِيَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا سُبْحَتَنَا
وَبَيِّنَ لَنَا صَلَاتَنَا فَقَالَ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاقِيمُوا
صُفُوفَكُمْ ثُمَّ لِيُؤْمَكُم أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

بَابُ: تشہد کی قرآن کی سورت کی طرح

تعلیم دینا

۱۲۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو اس طریقہ سے تشہد
سکھلایا کرتے تھے کہ جس طریقہ سے قرآن کریم کی سورت
سکھلاتے ہیں۔

بَابُ: تشہد سے متعلق احادیث

۱۲۸۲: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ خود سلام ہے یعنی اللہ کا
ایک نام سلام بھی ہے۔ تو جس وقت کوئی شخص تمہارے میں سے
(نماز پڑھنے کیلئے) بیٹھ جائے تو اس کو التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ کہنا
چاہیے۔

بَابُ: ایک دوسری قسم کے تشہد سے متعلق

۱۲۸۳: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو طریقہ
سکھلائے اور طریقہ نماز سکھلایا پھر ارشاد فرمایا جس وقت تم لوگ
نماز ادا کرنے کیلئے کھڑے ہو جاؤ تو تم لوگ صفوں کو درست کر لو
پھر تم لوگوں میں سے کوئی ایک امامت کرے جس وقت امام تکبیر
کہے اور جس وقت وہ وَلَا الضَّالِّينَ کہے تو تم لوگ آمین پڑھو اللہ
عز وجل قبول فرمائے گا پھر جس وقت وہ تکبیر پڑھے اور رکوع میں

قَالَ وَلَا الصَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمْ اللَّهُ ثُمَّ إِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ قِتْلَكَ بِتْلَكَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ إِذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا وَاسْجُدُوا فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِتْلَكَ بِتْلَكَ وَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

جائے تو تم لوگ بھی تکبیر پڑھو اور رکوع میں چلے جاؤ کیونکہ تمہارے سے قبل امام رکوع میں جاتا ہے اور تمہارے سے قبل سر اٹھاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تو اس جانب کی کمی دوسری جانب نکل آئے گی اور جس وقت وہ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھے تو تم لوگ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھو کیونکہ اللہ عزوجل نے اپنے پیغمبر ﷺ کی زبان پر فرمایا کہ اللہ عزوجل نے سن لیا اس کو یہ جو شخص اس کی تعریف کرے پھر جس وقت وہ تکبیر پڑھے اور سجدہ میں جائے تو تم لوگ بھی تکبیر پڑھو اور سجدہ میں جاؤ کیونکہ امام تم لوگوں سے قبل سجدہ میں جاتا ہے اور تمہارے سے قبل سر اٹھاتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس جانب کی کمی دوسری جانب نکل جائے گی اور جس وقت امام بیٹھ جائے تو تم لوگ اس طریقہ سے پڑھو: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالسَّلَامُ سے رَسُوْلُهُ تک۔

باب: ایک دوسری قسم کے تشہد سے متعلق

۱۲۸۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہم لوگوں کو تشہد اس طریقہ سے سکھایا کرتے تھے کہ جس طریقہ سے قرآن کریم کی کوئی سورت سکھاتے تھے۔ بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ہم لوگ نہیں جانتے کسی شخص کو اس نے متابعت کی ہو ایمن بن نابل کی اس روایت پر ہم لوگوں کے نزدیک راوی ایمن بن نابل میں کسی قسم کا کوئی عیب نہیں ہے لیکن حدیث خطا ہے اور ہم اللہ سے توفیق مانگتے ہیں۔

باب ۷۷۳: نَوْعُ آخَرُ مِنَ التَّشْهَدِ

۱۲۸۴: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّمَنُ بْنُ نَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشْهَدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ أَيُّمَنَ بْنَ نَابِلٍ عَلَى هَذِهِ الرِّوَايَةِ وَأَيُّمَنُ عِنْدَنَا لَا بَأْسَ بِهِ وَالْحَدِيثُ خَطَأٌ وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ۔

باب: رسول کریم ﷺ پر سلام سے متعلق

۱۲۸۵: حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل کے فرشتے زمین میں گھومتے رہتے ہیں اور میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

باب: رسول کریم ﷺ پر سلام کرنے کے فضائل

۱۲۸۶: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ کے چہرہ انور پر خوشی محسوس ہو رہی تھی ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار محسوس کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میرے پاس فرشتہ حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے محمد ﷺ اللہ عزوجل فرماتا ہے کیا تم لوگ خوش نہیں ہوتے جو شخص تمہارے اوپر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے گا تو میں اس شخص پر دس مرتبہ رحمت بھیجوں گا اور تمہارے میں سے جو شخص سلام (ایک مرتبہ) بھیجے گا تو میں اس پر دس مرتبہ سلام کروں گا۔

باب: نماز کے دوران عظمت خداوندی

بیان کرنا

۱۲۸۷: حضرت فضالہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک آدمی کو نماز کے دوران دُعا مانگتے سنا کہ اس نے اللہ عزوجل کی عظمت بیان کی اور رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اے نمازی! تم نے عجلت سے کام لیا اس کے بعد آپ ﷺ نے لوگوں کو سکھایا کہ (پہلے اللہ عزوجل کی عظمت بیان کرنا پھر رسول کریم پر درود بھیجا کرو اس کے بعد دُعا

باب ۷۷۴ التَّسْلِيمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

۱۲۸۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ ح وَ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَ عَبْدِ الرَّزَّاقُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَادَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يَلْغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ.

باب ۷۷۵ فَضْلُ التَّسْلِيمِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

۱۲۸۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكُوسَجِيُّ قَالَ أَنبَأَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ زَمَنَ الْحِجَّاجِ فَحَدَّثَنَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشْرَى فِي وَجْهِهِ فَقُلْنَا إِنَّا لَنَرَى الْبُشْرَى فِي وَجْهِكَ فَقَالَ إِنَّهُ أَتَانِي الْمَلَكُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ أَمَّا يُرْضِيكَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّيُ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا.

باب ۷۷۶ التَّحْمِيدُ وَالصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ

۱۲۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانِيءٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْجَنْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالََةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ لَمْ يُمَجِّدِ اللَّهَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَلَتْ أَيْهَا الْبُصْلَى ثُمَّ عَلَّمَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَجُلًا يُصَلِّيُ فَمَجَّدَ اللَّهُ وَحَمِدَهُ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْعُ تُجَبُّ وَسَلْ تُعْطَ.

مانگا کرو) تاکہ تمہاری دعا جلد قبول ہو جائے پھر آپ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے سنا اس شخص نے اللہ عزوجل کی عظمت بیان کی اور اس کی تعریف کی پھر رسول کریم ﷺ پر درود بھیجا۔ آپ نے فرمایا: اب تو دعا قبول ہوگی اور مقصد حاصل ہوگا۔

باب: درود شریف بھیجنے کی تاکید سے متعلق

۱۲۸۸: حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر پر تشریف لائے تو حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! خدا نے ہم کو حکم فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا اس لیے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اے اہل ایمان! درود بھیجیں ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سن کر خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے تمنا کی کاش ہم لوگوں نے سوال نہ کیا ہوتا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس طریقہ سے کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

باب: رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے کا طریقہ

۱۲۸۹: حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگوں کو حکم ہوا ہے آپ ﷺ پر درود شریف بھیجنے کا اور سلام بھیجنے کا۔ تو سلام ہم لوگوں کو معلوم ہو گیا لیکن درود شریف ہم لوگ کس طریقہ سے بھیجیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اے خدا! اپنی رحمت نازل فرما محمد پر جیسی رحمت بھیجی تم نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر اور برکت نازل

بَابُ ۷۷۷ الْأَمْرُ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ
۱۲۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمَّرِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ الَّذِي أُرِيَ النَّبَاءَ بِالصَّلَاةِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرَنَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ ثُمَّ قَالَ قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَ السَّلَامُ كَمَا عَلِمْتُمْ۔

بَابُ ۷۷۸ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ
۱۲۸۹: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْنَا أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ وَنُسَلِّمَ أَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَ السَّلَامُ كَمَا عَلِمْتُمْ۔

عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ۔

بَابُ ۷۷۹ نَوْءُ آخَرُ

۱۲۹۰: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَرُو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ قَالَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى وَنَحْنُ نَقُولُ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا بِهِ مِنْ كِتَابِهِ وَهَذَا خَطًّا۔

۱۲۹۱: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَنَحْنُ نَقُولُ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا أَوَّلِي بِالصَّوَابِ مِنَ الَّذِي قَبْلَهُ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ فِيهِ عُمَرُو بْنُ مُرَّةَ غَيْرَ هَذَا وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

۱۲۹۲: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَالَ لِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةٌ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ السَّلَامُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي

فرما محمد پر جیسے برکت نازل فرمائی تو نے ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر۔

باب: ایک دوسری قسم کا درود

۱۲۹۰: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا تو ہم لوگ معلوم کر چکے لیکن ہم لوگ درود شریف کس طریقہ سے بھیجا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس طریقہ سے کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ آخِرَتِكَ۔ حضرت امام ابن ابی لیلیٰ نے فرمایا کہ ہم لوگ اس کے ساتھ یہ اور اضافہ کرتے ہیں: وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ حدیث انہوں نے اپنی کتاب سے نقل فرمائی اور یہ ایک بھول ہے۔

۱۲۹۱: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا تو ہم لوگ کو معلوم ہو گیا لیکن ہم لوگ درود شریف کس طریقہ سے بھیجا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طریقہ سے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ آخِرَتِكَ۔ حضرت عبد الرحمن نے فرمایا ہم اس روایت میں یہ اضافہ مزید کرتے ہیں وَ عَلَيْنَا مَعَهُمْ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ روایت درست ہے اور پہلی روایت بھول ہے۔

۱۲۹۲: حضرت ابن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے نقل کیا کہ میں تم کو ایک ہدیہ دے دوں۔ ہم لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ سلام کرنے کو تو خوب پہچان لیتے ہیں لیکن

عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

بَابُ ۸۰ نَوْعُ آخَرُ

۱۲۹۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ
بْنُ بِشْرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ
مَوْهَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْنَا يَا
رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَبَارِكْ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى
إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

۱۲۹۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ سَعْدٍ
قَالَ حَدَّثَنَا عَمِي قَالَ حَدَّثَنَا عَمِي قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ
عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
رَجُلًا أَتَى نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ
اللَّهِ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ
مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

۱۲۹۵: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَمَرِيُّ فِي
حَدِيثِهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ
سَلَمَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ
خَارِجَةَ قَالَ أَنَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ صَلُّوا
عَلَيَّ وَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ وَقُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ۔

درود شریف ہم کس طریقہ سے بھیجا کریں تو رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ آخِر
تک۔

باب: ایک دوسری قسم کے درود شریف سے متعلق

۱۲۹۳: حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں
نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ درود شریف
کس طریقہ سے بھیجا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: اس طریقہ سے کہو: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ آخِر
تک۔

۱۲۹۴: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ایک روز
خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہم لوگ کس طریقہ سے درود شریف بھیجا کریں؟ آپ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ کہو۔ آخر
تک۔

۱۲۹۵: حضرت زید بن خارجه رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ میرے اوپر درود شریف بھیجو
اور تم لوگ دعا میں کوشش کرو اور کہو: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
مُحَمَّدٍ آخِر تک۔

بَابُ ۷۸۱ نَوْءٌ آخَرُ

۱۲۹۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ.

بَابُ ۷۸۲ نَوْءٌ آخَرُ

۱۲۹۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ وَالْحَرِثُ ابْنُ مِسْكِينَ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حَمِيدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّيُ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ فِي حَدِيثِ الْحَرِثِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ قَالَا جَمِيعًا كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنبَأَنَا قُتَيْبَةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ مَرَّتَيْنِ وَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ قَدْ سَقَطَ عَلَيْهِ مِنْهُ شَطْرٌ.

بَابُ ۷۸۳ الْفُضْلُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

۱۲۹۸: أَخْبَرَنَا سُؤْدَةُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبُشَيْرُ يُرَاهُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ إِنَّهُ جَائِنِي

باب: ایک دوسری قسم کا درود شریف

۱۲۹۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کا بھیجنا تو ہم کو معلوم ہو گیا اب ہم لوگ درود شریف کس طریقہ سے بھیجا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کہو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ آخِرَتِكَ۔

باب: ایک دوسری قسم کا درود شریف

۱۲۹۷: حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کس طریقہ سے درود شریف بھیجا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ اس طرح سے کہا کرو اور حارث کی روایت میں یہ مزید اضافہ ہے: کَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ آخِرَتِكَ۔ پھر حارث اور قتیبہ دونوں حضرات کی روایت میں ہے کہ: کَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قتیبہ نے مجھ سے یہ حدیث شریف دوسری مرتبہ بیان فرمائی تو غالباً ان سے اس روایت کا بعض جز نقل کرنے سے رہ گیا۔ (لیکن فضیلت درود ابراہیمی ہی کو حاصل ہے)۔

باب: فضیلت درود سے متعلق

۱۲۹۸: حضرت ابو طلحہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور اس وقت آپ کے چہرہ مبارک سے خوشی محسوس ہو رہی تھی ہم نے دریافت کیا کہ آپ کے چہرہ مبارک پر خوشی کس وجہ سے ہے؟ آپ نے فرمایا: ابھی میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے کہا: اللہ عز و جل فرماتا ہے کہ کیا

جَبْرِيلُ ؑ فَقَالَ اَمَّا يَرْضِيكَ يَا مُحَمَّدُ اَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

تم اس سے اے محمد خوش اور رضا مند نہیں ہوتے کہ جو شخص تم پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا تو میں اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کروں گا اور تمہاری امت میں سے جو شخص تم پر ایک مرتبہ سلام بھیجے گا تو میں اس پر دس مرتبہ سلامتی بھیجوں گا اور تمہاری امت میں سے جو شخص ایک مرتبہ تم پر سلام پڑھے گا تو میں اس پر دس مرتبہ سلامتی بھیجوں گا۔

۱۲۹۹: یہ روایت مذکورہ بالا روایت کی طرح ہے۔

۱۲۹۹: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔

۱۳۰۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میرے اوپر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو اللہ عز و جل اس پر دس رحمت بھیجے گا اور دس گناہ معاف ہوں گے اور دس درجہ اس کے بلند ہوں گے۔

۱۳۰۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ بَرِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَوةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَجُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔

باب: درود شریف پڑھنے کے بعد نماز میں جو دل

بَابُ ۸۴ تَخْيِيرُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَاةِ عَلَى

چاہے دُعا مانگ سکتا ہے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۳۰۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیٹھے تھے نماز کی حالت میں تو ہم کہتے تھے: السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ عَنْ عِبَادِ اللَّهِ یعنی سلام ہو اللہ پر اللہ کے بندوں کی جناب سے اور سلام فلاں پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ پر سلام نہ کہو کیونکہ اللہ خود سلام ہے بلکہ تمہارے میں سے کوئی شخص اگر بیٹھ جائے تو اس طرح سے کہے: اَلتَّحِيَّاتُ لِلَّهِ سے لے کر وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ تک۔ اس لیے کہ جب اس طریقہ سے کہے گا تو ہر ایک نیک بندہ کو آسمان اور زمین میں سلام پہنچ جائے گا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

۱۳۰۱: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التُّورَقِيُّ وَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ اللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا إِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ مِنْ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى فَلَانٍ وَ فَلَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَ الصَّلَوَاتُ وَ الطَّيَّاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذَلِكَ أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ أَشْهَدُ

أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيُخَيَّرَ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدَ أَعْجَبَةِ إِلَيْهِ يَدْعُو بِهِ.

بَابُ ۷۸۵ الذِّكْرُ بَعْدَ

التَّشَهُّدِ

۱۳۰۲: أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ بْنُ وَكَيْعٍ بْنُ جَرَّاحٍ أَخْرُسُفَيَّانَ ابْنُ وَكَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمْنِي كَلِمَاتٍ أَدْعُو بِهِنَّ فِي صَلَاتِي قَالَ سَبِّحِي اللَّهَ عَشْرًا وَأَحْمَدِيهِ عَشْرًا وَكَبِّرِيهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِّهِ حَاجَتِكَ يَقُلْ نَعَمْ نَعَمْ.

بَابُ ۷۸۶ الدُّعَاءُ بَعْدَ الذِّكْرِ

۱۳۰۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ أَخِي أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا يَغْنَى وَرَجُلٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فَلَمَّا رَكَعَ وَسَجَدَ وَتَشَهَّدَ دَعَا فَقَالَ فِي دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ تَذَرُونَنِي بِمَا دَعَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ دَعَا اللَّهُ بِاسْمِهِ الْعَظِيمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ.

۱۳۰۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ بَرِيْدٍ أَبُو رَيْدٍ الْبَصْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ

عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اس کے بعد جو دُعا زیادہ پسندیدہ ہو وہ دُعا مانگے۔

باب: نماز میں تشہد کے پڑھنے کے بعد کیا پڑھنا

چاہئے؟

۱۳۰۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھ کو چند کلمات سکھا دیں کہ میں ان کلمات کے وسیلے سے دُعا مانگ لیا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سبحان اللہ کہو دس مرتبہ پھر دس مرتبہ الحمد للہ کہو اور اس کے بعد دُعا مانگو اور تم اپنے مقصد کو اللہ عزوجل سے مانگو وہ حکم فرما دے گا۔ مطلب یہ ہے کہ دنیا اور آخرت میں وہ قبول کرے گا۔

باب: دُعا مانگنا اور متعلق

۱۳۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم کے نزدیک بیٹھا ہوا تھا اور ایک آدمی وہاں پر کھڑا ہوا نماز میں مشغول تھا جس وقت رکوع اور سجدے اور تشہد سے فراغت ہوئی تو دُعا مانگنے لگا اور کہنے لگا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ سے لے کر اِنِّیْ اَسْأَلُكَ رَسُولَ اللَّهِ تک پڑھا کرو۔ پھر رسول کریم حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ کیا تم لوگ اس سے واقف ہو کہ کون سے جملوں سے دُعا مانگی جائے؟ انہوں نے فرمایا کہ خدا اور اس کا رسول خوب واقف ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس سے اللہ عزوجل کو آواز دی۔ اس کے اسم اعظم (یعنی بڑے نام) سے جس وقت اللہ عزوجل کو اس کے نام سے آواز دی جاتی ہے اور اس کو یاد کیا جاتا ہے اور جس وقت کوئی شخص مانگتا ہے اس سے یہ نام لے کر تو وہ عنایت کرتا ہے۔

۱۳۰۴: حضرت یحییٰ بن ادرع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے کہ ایک آدمی نماز

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حَنْظَلَةُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ مُحَجَّزَ بْنَ الْأَدْرِجِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ إِذَا رَجُلٌ قَدْ قَضَى صَلَاتَهُ وَهُوَ يَتَشَهَّدُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ بِأَنَّكَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ تَمَدُّ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غُفِرَ لَهُ ثَلَاثًا.

بَابُ ۸۷ نَوَوعُ آخَرُ

۱۳۰۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

بَابُ ۸۸ نَوَوعُ آخَرُ

۱۳۰۶: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ حَيَّوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُلِيِّ عَنِ الصَّنَابِغِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَخَذَ بِيَدِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي لَا أَحِبُّكَ يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ وَأَنَا أُحِبُّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَا تَدْعُ أَنْ تَقُولَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ رَبِّ اعْنِي عَلَى ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَحَسَنَ عِبَادَتِكَ.

بَابُ ۸۹ نَوَوعُ آخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ

۱۳۰۷: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ

پڑھ کر تشہد کے پڑھنے میں مشغول تھا کہ اس دوران وہ شخص کہنے لگا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ یَا اَللّٰہِ بِاَنَّکَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ تین مرتبہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ شخص مغفرت کر دیا گیا۔

باب: ایک دوسری قسم کی دُعا سے متعلق

۱۳۰۵: حضرت امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو ایک دُعا سکھا دیں کہ جس کو میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس طرح کہو: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ۔

باب: ایک دوسری قسم کی دُعا سے متعلق

۱۳۰۶: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور ارشاد فرمایا: میں تم سے محبت رکھتا ہوں اے معاذ! میں نے عرض کیا: میں (بھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پابندی سے ہر اک نماز میں یہ دُعا مانگا کرو: رَبِّ اعْنِیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَ شُکْرِكَ۔

باب: ایک دوسری قسم کی دُعا سے متعلق

۱۳۰۷: حضرت شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران فرمایا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ

أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ۔

التَّثَبُّتُ فِي الْأَمْرِ سے آخر تک۔ مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! میں تجھ سے ہر ایک کام میں استحکام چاہتا ہوں (صبر اور استقلال کا طلبگار ہوں) اور عزم بالجزم ہدایت پر اور میں تجھ سے تیری نعمت پر شکر اور تیری عبادت کی بہتری چاہتا ہوں اور میں تجھ سے تیرے قلب کی سلامتی چاہتا ہوں اور زبان کی سچائی چاہتا ہوں اور میں تجھ سے ہر چیز کی بہتری مانگتا ہوں جس کو کہ تو جانتا ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری ہر ایک چیز کی برائی سے کہ جس کو تو جانتا ہے اور میں مغفرت چاہتا ہوں تیری اس چیز سے کہ جس کو تو چاہتا ہے (یعنی مجھ سے جو غلطی سرزد ہوگئی ہے اس کی معافی مانگتا ہوں)۔

بَابُ ۹۰ نَوْعُ آخَرُ

۱۳۰۸: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّى بِنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلَوةً فَأَوْجَزَ فِيهَا فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ لَقَدْ خَفَّفْتَ أَوْ جَزْتَ الصَّلَوةَ فَقَالَ أَمَا عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ دَعَوْتُ فِيهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ هُوَ أَبِي غَيْرٍ أَنَّهُ كُنِيَ عَنْ نَفْسِهِ فَسَأَلَهُ عَنِ الدُّعَاءِ ثُمَّ جَاءَ فَأَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْبَبْتَنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَقَّيْتُ إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي اللَّهُمَّ وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ يَعْنِي فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَأَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَأَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْعِنْيِ وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَأَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَأَسْأَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَأَسْأَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقِ إِلَى لِقَاءِكَ فِي غَيْرِ ضَرَاءٍ مُضِرَّةٍ وَلَا

باب: ایک دوسری قسم کی دعا کے بارے میں ۱۳۰۸: حضرت عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی عمار نے نماز پڑھائی تو مختصر نماز پڑھائی بعض نے کہا کہ تم نے نماز بالکی یا مختصر پڑھی انہوں نے کہا کہ باوجود اسکے کہ میں نے اس میں کئی دعائیں پڑھیں جن کو رسول کریم سے سنا ہے جس وقت وہ کھڑے ہوئے تو ایک شخص ان کے پیچھے گئے عطاء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ میرے والد تھے لیکن انہوں نے اپنا نام پوشیدہ رکھا اور وہ دعا ان سے دریافت کی پھر واپس آئے اور لوگوں کو بتلائی وہ دعا یہ تھی: اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ یعنی اے اللہ! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں تیرے غیب اور قدرت کے وسیلہ سے جو تجھ کو مخلوقات پر ہے تو مجھ کو زندہ رکھ جس وقت تک میرے واسطے زندگی قائم رکھنا تیرے نزدیک بہتر ہو اور مجھ کو مار ڈال کہ جس وقت میرے واسطے مرجانا بہتر ہو۔ اے خدا میں ظاہری اور پوشیدہ تیرا خوف مانگتا ہوں اور میں مانگتا ہوں تجھ سے حکمت بھری ہوئی سچی بات خوشی اور غصہ میں اور میں مانگتا ہوں تجھ سے درمیان کا درجہ محتاجی اور مالداری میں اور میں تجھ سے اس نعمت کو مانگتا ہوں جو کہ تمام نہ ہو اور اس کی آنکھ کی ٹھنڈک کو کہ جو ختم نہ ہو اور میں تجھ سے رضامندی تیرے فیصلہ پر اور میں تجھ سے مانگتا ہوں راحت اور

فِئْتِنَةِ مُضِلَّةٍ اللَّهُمَّ زَيِّنَا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ۔

مرنے کے بعد آرام۔ اور میں مانگتا ہوں تجھ سے تیرے چہرہ کے دیکھنے کی لذت کو اور تجھ سے ملاقات کا شوق اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس مصیبت پر کہ جس پر صبر نہ ہو سکے اور جو فساد سے گمراہ کرادے اے خدا ہم کو ایمان کی دولت سے مالا مال فرما دے اور ہم کو ہدایت یافتہ لوگوں کا راستہ دکھلا دے۔

۱۳۰۹: حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھائی اور ہلکی (مختصر) نماز پڑھائی تو انہوں نے انکار کر دیا (اس قدر مختصر نماز پڑھنے پر) اس پر حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے نماز ادا کرنے میں سجدے اور رکوع کو برابر نہیں ادا کیا؟ انہوں نے کہا کہ کس وجہ سے نہیں حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے تو نماز کے دوران وہ دُعا مانگی تھی کہ جس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے: اللَّهُمَّ بَعْلِمِكَ الْغَيْبِ سے آخر تک۔

۱۳۰۹: أَخْبَرَنَا عُمَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِي قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْوَسِطِيِّ عَنْ أَبِي مَجَلٍّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ صَلَّى عَمَارُ بْنُ يَاسِرٍ بِالْقَوْمِ صَلَاةً أَخْفَهَا فَكَانَهُمْ أَنْكَرُوهَا فَقَالَ أَلَمْ أَتِمَّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ قَالُوا بَلَى قَالَ أَمَا إِنِّي دَعَوْتُ فِيهَا بِدُعَاءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ اللَّهُمَّ بَعْلِمِكَ الْغَيْبِ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيَيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوْفِيي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْأَخْلَاصِ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِهِ وَالشَّوْقَ إِلَى الْقَائِلِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَرَاءٍ مُضِرَّةٍ وَفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللَّهُمَّ زَيِّنَا بِزِينَةِ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ۔

باب: نماز کے دوران پناہ مانگنے سے متعلق

۱۳۱۰: حضرت فروة بن نوفل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا کہ مجھ کو وہ دُعا بتلا دو جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگتے تھے: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ۔ اے خدا! میں پناہ مانگتا ہوں میری برائی سے اُس کام کے جو کہ میں نے انجام دیا ہے اور برائی سے اس کام کی جو میں نے نہیں انجام دیے۔ (مطلب یہ ہے کہ مجھ کو اندیشہ ہے کہ میں وہ نہ کرنے لگ جاؤں۔)

باب ۹۱: التَّعَوُّذُ فِي الصَّلَاةِ

۱۳۱۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ فَرَوَةَ بْنِ نُوْفَلٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ حَدَّثِيْنِي بِشَيْءٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِهِ فَقَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

بَابُ ۷۹۲ نُوْعُ آخَرُ

باب: ایک دوسری قسم کی پناہ سے متعلق

۱۳۱۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةً بَعْدَ إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۱۳۱۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَائِثِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ۔

۱۳۱۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا عذاب قبر کے متعلق تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عذاب قبر سچ (اور حقیقت) ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ پھر جو نماز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی اس میں عذاب قبر سے پناہ مانگی۔

۱۳۱۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران دُعایا مانگا کرتے تھے: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ آخِرُ تِلْكَ۔ یعنی اے خدا! میں پناہ مانگتا ہوں تیری عذاب قبر سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری فتنہ دجال سے جو کہ ایک آنکھ والا ہوگا اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری گناہ کے کام سے اور مقروض ہو جانے سے۔ یہ بات سن کر حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کیا: اس کی کیا وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات مقروض ہونے سے پناہ مانگتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت انسان مقروض ہوتا ہے تو وہ جھوٹ بولنے لگتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان مبارک سے معلوم ہوا کہ قرضہ لے لینا اگرچہ گناہ تو نہیں ہے لیکن یہ گناہوں کا ذریعہ بن جاتا ہے اس وجہ سے اس سے پناہ مانگتے رہنا چاہئے۔

۱۳۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگوں میں سے کوئی شخص شہد پڑھے تو اس کو چاہیے کہ وہ چار کاموں سے پناہ مانگے۔ ایک تو عذاب دوزخ سے دوسرے عذاب قبر سے اور تیسرے موت اور زندگی سے اور چوتھے جو دُعایا مانگے اپنے واسطے جو دُعایا مناسب معلوم ہو۔

۱۳۱۳: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمُؤَصِّلِيُّ عَنِ الْمُعَاظِيِّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح وَآبَتَانَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ ثُمَّ يَدْعُو لِنَفْسِهِ بِمَا بَدَأَ لَهُ۔

بَاب ۹۳ ۷۹۳ نَوَعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّشْهَدِ
۱۳۱۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
كَانَ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ بَعْدَ التَّشْهَدِ أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ
اللَّهِ وَ أَحْسَنُ الْهُدَى هَدَى مُحَمَّدٍ ﷺ۔

بَاب ۹۴ ۷۹۴ تَطْيِيفُ الصَّلَاةِ

۱۳۱۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ
بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى
رَجُلًا تَصَلَّى فَطَفَّفَ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مَذْكُومٌ تَصَلَّى
هَذِهِ الصَّلَاةَ قَالَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ عَامًا قَالَ مَا صَلَّيْتُ
مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَوْ مِثِّي وَأَنْتَ تَصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ
لَمِتَّ عَلَى غَيْرِ فِطْرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ الرَّجُلَ لِيَخْفِفُ وَيَتَمَّ وَيُحْسِنُ۔

بَاب ۹۵ ۷۹۵ أَقَلُّ مَا تَجْزِي بِهِ الصَّلَاةُ

۱۳۱۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ
عَجَلَانَ عَنْ عَلِيٍّ وَهُوَ ابْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّ لَهُ
بَدْرِي أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى
وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ وَنَحْنُ لَا
نَشْعُرُ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ
فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ مَرَّتَيْنِ
أَوْ ثَلَاثًا فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ لَقَدْ جَهِدْتُ فَعَلِمْنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ تُرِيدُ
الصَّلَاةَ فَتَوَضَّأَ فَأَحْسِنُ وَضُوءَكَ ثُمَّ اسْتَقْبَلِ الْقِبْلَةَ

باب: ایک دوسری نوعیت کی دُعا سے متعلق

۱۳۱۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کریم ﷺ نماز کے دوران تشہد کے پڑھنے کے بعد فرماتے
تھے: أَحْسَنُ الْكَلَامِ سب سے بہتر کلام اللہ کا کلام اور سب
سے بہتر ہدایت محمد ﷺ کی ہدایت ہے۔

باب: نماز کو گھٹانے کے بارے میں

۱۳۱۵: حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو
دیکھا کہ جس شخص نے نماز کو گھٹا دیا (یعنی اس کی شرائط اور ارکان
میں کمی کر دی) تو دریافت کیا کہ تم کتنے زمانہ سے اس طریقہ سے
نماز پڑھتے چلے آ رہے ہو؟ اس شخص نے جواب دیا کہ چالیس
سال سے۔ حذیفہؓ نے فرمایا کہ تم نے چالیس سال سے نماز نہیں
پڑھی اور جب تم مر جاؤ گے اس طرح سے نماز پڑھتے ہوئے تو
تمہاری موت رسول کریمؐ کے علاوہ کسی دوسرے دین پر ہوگی نہ
کہ رسول کریمؐ کے دین پر مرو گے۔ اگر (ہم) نماز میں تخفیف
کرتے ہیں تو اسکی شرائط و ارکان کو اچھی طرح سے ادا کرتے ہیں۔

باب: نماز پڑھنے کے واسطے کیا کیا شرائط ہیں؟

۱۳۱۶: حضرت علی بن یحییٰ سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے
والد سے انہوں نے اپنے چچا سے سنا جو کہ بدری تھے یعنی غزوہ بدر
میں رسول کریمؐ کے ہمراہ جہاد میں شریک تھے۔ انہوں نے نقل کیا
کہ ایک آدمی مسجد میں حاضر ہوا اور اس نے نماز ادا کی۔ رسول
کریمؐ اس کو دیکھ رہے تھے لیکن ہم لوگ اس شخص سے واقف نہیں
تھے جس وقت وہ شخص نماز سے فارغ ہو گیا تو خدمت نبوی میں
حاضر ہوا اور سلام کیا۔ آپؐ نے فرمایا: جاؤ تم نے نماز نہیں پڑھی
اس طریقہ سے آپؐ نے دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا اس شخص نے
عرض کیا: یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو عزت کی
دولت سے نوازا میں تو تھک گیا۔ آپؐ مجھے بتلائیں میں کس
طریقہ سے نماز ادا کروں؟ آپؐ نے فرمایا: جس وقت تو نماز

فَكَبَّرَ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمِنَنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ فَإِنَّمَا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِنَنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِنَنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِنَنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ ثُمَّ افْعَلْ كَذَلِكَ حَتَّى تَفْرَغَ مِنْ صَلَوَتِكَ۔

پڑھنے کے واسطے کھڑا ہو تو پہلے اچھی طرح سے وضو کرو تمام شرائط اور ارکان کا خیال رکھو۔ پھر تم قبلہ کی جانب رخ کرو اور تکبیر پڑھو پھر قرآن پڑھو یعنی سورہ فاتحہ اور اسکے ساتھ دوسری سورت پڑھ لو۔ پھر تم اطمینان کے ساتھ رکوع کرو پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ بالکل اچھی طرح سے سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو پھر سر اٹھاؤ۔ یہاں تک کہ اطمینان کے ساتھ بیٹھ جاؤ پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو پھر سر اٹھاؤ پھر اس طرح سے نماز میں کیا کرو۔ یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو جاؤ۔

۱۳۱۷: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّأُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنُ خَلَادٍ بْنُ رَافِعٍ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمِّ لَهْ بِذَرِيٍّ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمُقُهُ فِي صَلَوَتِهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتَّى كَانَ عِنْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّبْعَةِ فَقَالَ وَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَهِدْتُ وَحَرَصْتُ فَأَرِنِي وَعَلَّمْنِي قَالَ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تُصَلِّيَ فَتَوَضَّأْ فَأَحْسِنْ وَضُوءَكَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِنَنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ فَإِنَّمَا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِنَنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِنَنَّ قَاعِدًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمِنَنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ فَإِذَا أَتَمَمْتَ صَلَوَتَكَ عَلَى هَذَا فَقَدْ تَمَّتْ وَمَا انْتَقَصَتْ مِنْ هَذَا فَإِنَّمَا تَنْتَقِصُهُ مِنْ صَلَوَتِكَ۔

۱۳۱۷: حضرت علی بن یحییٰ بن رافع بن مالک الانصاری سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا اپنے والد سے انہوں نے اپنے چچا (رفاع بن رافع) سے سنا جو کہ غزوہ بدر میں شریک تھے۔ کہا کہ میں رسول کریم کے ہمراہ مسجد میں بیٹھا تھا کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے دو رکعت نماز ادا کی پھر وہ شخص حاضر ہوا اور اس نے رسول کریم کو سلام کیا۔ آپ اس وقت اس شخص کو دیکھ رہے تھے جس وقت وہ شخص نماز میں مشغول تھا تو آپ ﷺ نے اس شخص کے سلام کا جواب دیا پھر فرمایا جاؤ اور تم نماز ادا کرو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ شخص واپس چلا گیا اور اس شخص نے نماز ادا کی پھر وہ شخص حاضر ہوا اور اس نے آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا کہ جاؤ تم نماز پڑھو (در اصل) تم نے نماز نہیں پڑھی۔ پس جس وقت تیسری یا چوتھی بار اس نے اسی طریقہ سے کیا تو اس نے عرض کیا: اُس ذات کی قسم کہ جس نے آپ پر کتاب نازل کی میں تو تھک گیا اور مجھ کو لالچ ہے تو آپ فرمائیں اور سکھلائیں۔ آپ نے فرمایا کہ جس وقت تم نماز ادا کرنے کا ارادہ کرو تو تم ٹھیک طریقہ سے وضو کرو پھر تم بیت اللہ شریف کی جانب چہرہ کرو اور تم تکبیر پڑھو (نماز شروع کرو) پھر قرآن کریم پڑھو پھر تم رکوع میں جاؤ۔ خوب اچھی طرح سے اطمینان سے پھر تم سر اٹھاؤ یہاں تک کہ تم سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر تم اطمینان سے سجدہ کرو پھر سر اٹھاؤ۔ اگر تم نے اس طریقہ سے نماز کو مکمل کر لیا تو تمہاری نماز مکمل ہو گئی

اور اگر تم نے اس میں سے کم کر دیا تو اپنی نماز میں سے کم کر دیا۔
 ۱۳۱۸: حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
 عرض کیا کہ اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کی نماز
 کے متعلق بتاؤ تو انہوں نے فرمایا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے
 سامان کر کے رکھتے تھے یعنی مسواک اور وضو کا پانی ہم تیار رکھتے
 تھے پھر جس وقت اللہ عزوجل کو منظور ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھا دیتا
 تھا۔ رات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک فرماتے اور وضو فرماتے اور
 آٹھ رکعت نماز ادا فرماتے اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان میں
 بیٹھا کرتے تھے لیکن آٹھویں رکعت کے بعد پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ
 جاتے تھے اور یاد خداوندی میں مشغول ہو جاتے اور دعا مانگتے پھر
 سلام پھیرتے۔ اس قدر آواز سے کہ ہم کو آواز سنائی دیتی۔

باب: سلام سے متعلق

۱۳۱۹: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا کرتے
 تھے۔

۱۳۲۰: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ
 جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی دائیں اور بائیں جانب
 سے دیکھا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 رخسار مبارک کی سفیدی معلوم ہوتی تھی (یعنی سلام کے پھیرنے
 میں)۔

باب: سلام پھیرتے وقت ہاتھ کہاں رکھے جائیں؟

۱۳۲۱: حضرت جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ ہم جس وقت

۱۳۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ
 سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ
 هِشَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِي عَنْ
 وَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نَعْدُّ
 لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهْرَهُ فَيَبْعُهُ اللَّهُ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَهُ
 مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَ يَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي ثَمَّانَ رَكَعَاتٍ
 لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ عِنْدَ الثَّامِنَةِ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَدْعُوا ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا
 يُسْمِعُنَا۔

باب ۷۹۶ السَّلَامُ

۱۳۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا
 سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَهُوَ
 ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَهُوَ ابْنُ الْمُسَوَّرِ
 الْمُخَرَّمِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ
 سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
 يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ۔

۱۳۲۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو عَامِرٍ
 الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُخَرَّمِيُّ عَنْ
 إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ
 قَالَ كُنْتُ أَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ
 حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
 جَعْفَرٍ هَذَا لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ نَجِيعٍ وَالِدُ
 عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ۔

باب ۷۹۷ مَوْضِعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ السَّلَامِ

۱۳۲۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ

مُسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقُبَيْطَةِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمْرَةَ يَقُولُ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا السَّلَامَ عَلَيْكُمْ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَأَشَارَ مُسْعَرٌ بِيَدِهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ مَا بَالُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُرْمُونَ بِأَيْدِيهِمْ كَأَنَّهَُا أَذْنَابُ الْخَيْلِ الشَّمْسِ أَمَا يَكْفِي أَنْ يَضَعَ يَدُهُ عَلَى فِخْذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَخِيهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ۔

بَابُ ۷۹۸ كَيْفَ السَّلَامُ عَلَى الْيَمِينِ

۱۳۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْصٍ وَرَفَعَ وَقَامَ وَقَعُودٌ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَفْعَلَانِ ذَلِكَ۔

۱۳۲۳: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَبَانَا عُمَرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا وَضَعَ اللَّهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا رَفَعَ ثُمَّ يَقُولُ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَنْ يَسَارِهِ۔

بَابُ ۷۹۹ كَيْفَ السَّلَامُ عَلَى الشِّمَالِ

۱۳۲۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَا وَرْدِي عَنْ عُمَرُو بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ

رسول کریم کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتے تھے تو کہا کرتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ حضرت مسعر (راوی حدیث) وہ دائیں اور بائیں جانب ہاتھ سے اشارہ کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ رسول کریم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کی کیا حالت ہے کہ جو اپنے ہاتھ اس طرح سے گھماتے ہیں کہ گویا وہ ہاتھ شریر گھوڑوں کی دم ہیں۔ تمہارے میں سے کیا ہر ایک شخص کے واسطے یہ بات کافی نہیں ہے کہ وہ اپنے ہاتھ ران پر ہی رہنے دے۔ (وہ زبان سے) دائیں اور بائیں جانب اپنے (مسلمان) بھائی کو سلام کرے۔

باب: سلام میں دائیں جانب کیا کہنا چاہئے؟

۱۳۲۲: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جھکنے اٹھنے اور کھڑے ہونے کے وقت تکبیر کہتے اور بیٹھ جاتے اور سلام پھیرتے دائیں اور بائیں جانب اور فرماتے: السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار کی سفیدی نظر آتی اور میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی اسی طریقہ سے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۳۲۳: حضرت واسع بن حبان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر فرماتے تو جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم جھک جاتے اور اللہ اکبر فرماتے جس وقت اٹھ جاتے پھر آخر میں دائیں اور بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے۔

باب: بائیں جانب سلام میں کیا کہنا چاہئے؟

۱۳۲۴: حضرت واسع بن حبان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے متعلق

دریافت کیا کہ وہ نماز کس طریقہ سے تھی؟ تو انہوں نے تکبیر سے متعلق بیان فرمایا اور اس طرح سے کہا کہ آپ ﷺ دائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے اور بائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے۔

۱۳۲۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ گویا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک گال کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے اور بائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے۔

۱۳۲۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب اس طریقہ سے سلام پھیرا کرتے تھے کہ آپ ﷺ کے گال کی سفیدی نظر آتی۔ اس طریقہ سے بائیں جانب پھیرتے تھے۔

۱۳۲۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تو فرماتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گال کی سفیدی اس جانب سے اور اس جانب سے نظر آ جاتی۔

۱۳۲۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب سلام پھیرتے تھے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یہاں تک کہ دائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی پھر بائیں جانب سلام پھیرتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ بائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی۔

باب: سلام کے وقت ہاتھوں سے اشارہ کرنا

۱۳۲۹: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ أَخْبَرْنِي عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ كَانَتْ قَالَ فَذَكَرَ التَّكْبِيرَ قَالَ يَعْنِي وَذَكَرَ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ عَنْ يَسَارِهِ۔

۱۳۲۵: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ عَنْ ابْنِ دَاوُدَ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانِي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ خَدِّهِ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَعَنْ يَسَارِهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ۔

۱۳۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ خَدِّهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ خَدِّهِ۔

۱۳۲۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ مِنْ هَهُنَا وَبَيَاضَ خَدِّهِ مِنْ هَهُنَا۔

۱۳۲۸: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَفِيٍّ قَالَ أَتَانَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ وَابْنِ الْأَخْوَصِ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ الْيَمَنِ عَنْ يَسَارِهِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ الْاَيْسَرِ۔

باب ۸۰۰ السلام باليدين

۱۳۲۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ

رسول کریم ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی تو ہم جس وقت سلام پھیرتے ہاتھوں کو اٹھاتے اور کہتے السلام علیکم السلام آپ ﷺ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا کیا حالت ہے۔ تمہاری اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہو یا وہ دہیں ہیں شریہ گھوڑوں کی۔ جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص نماز یا سلام پھیرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے نزدیک والے شخص کی جانب دیکھے لیکن ہاتھ سے اشارہ نہ کرے۔

باب: جس وقت امام سلام کرے تو اس وقت مقتدی

کو بھی کرنا چاہیے

۱۳۳۰: حضرت عتبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی قوم قبیلہ بنو سالم کی امامت میں مشغول رہا کرتا تھا کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری آنکھوں کی روشنی رخصت ہو گئی ہے اور راستہ میں ندی نالے مجھ کو (دربار نبوی) اور مسجد نبوی میں حاضری سے روکتے ہیں تو میری خواہش ہے کہ آپ ﷺ میرے مکان پر تشریف لائیں اور کسی جگہ نماز پڑھ دیں جس کو میں مسجد بنا لوں۔ آپ نے فرمایا: انشاء اللہ میں حاضر ہوں گا۔ چنانچہ صبح کے وقت رسول کریم تشریف لائے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے اور دن چڑھ گیا تھا۔ آپ نے داخل ہونے کی اجازت طلب فرمائی میں نے اس کی اجازت دے دی۔ آپ ﷺ بیٹھے نہیں اور فرمایا: تم اپنے مکان میں کس جگہ پر چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں میں نے ایک جگہ کی نشاندہی کی جس جگہ میں چاہتا تھا آپ کا نماز ادا کرنا آپ کھڑے ہوئے ہم نے آپ ﷺ کی اقتدا میں صف باندھی آپ نے نماز ادا فرمائی پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہی سلام پھیرا۔

باب: نماز سے فراغت کے بعد سجدہ کرنے سے متعلق

۱۳۳۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم

مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ فُرَاتِ الْقَرَارِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ الْقِبْطِيَّةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا سَلَّمْنَا قُلْنَا بِأَيْدِينَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالَ فَظَنَرْنَا أَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ تَشِيرُونَ بِأَيْدِيكُمْ كَأَنَّهَُا أَذْنَابُ خَيْلٍ شَمْسٍ إِذَا سَلَّمَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْتَفِتْ إِلَى صَاحِبِهِ وَلَا يُؤْمِ بِإِيْدِهِ۔

بَابُ ۸۰۱ سَلَامِ الْمَأْمُومِ حِينَ

يُسَلِّمُ الْإِمَامُ

۱۳۳۰: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كُنْتُ أَصَلِّيُ بِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ فَاتَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَإِنَّ السَّيُولَ تَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي فَلَوَدِدْتُ أَنَّكَ جُنْتَ فَصَلَّيْتَ فِي بَيْتِي مَكَانًا اتَّخَذَهُ مَسْجِدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَعَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ مَعَهُ..... بَعْدَ مَا اشْتَدَّ النَّهَارُ فَاسْتَاذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أَصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفَا خَلْقَهُ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ۔

بَابُ ۸۰۲ السُّجُودِ بَعْدَ الْفَرَاعِ مِنَ الصَّلَاةِ

۱۳۳۱: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ حَمَّادٍ بْنُ سَعْدٍ عَنِ

عَنْ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَمَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاتِهِ فَوَجَدْتُ قِيَامَهُ وَرَكَعَتَهُ وَاعْتَدَا لَهُ بَعْدَ الرُّكْعَةِ فَسَجَدْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ فَسَجَدْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ التَّسْلِيمِ وَالْإِنْصِرَافِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ۔

۱۳۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرْتَنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ الْفَرَّاسِيَّةُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ النَّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الصَّلَاةِ قُمْنَ وَبَتَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَامَ الرِّجَالُ۔

بَابُ ۸۰۶ الْإِنْصِرَافِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

۱۳۳۷: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ بَزِيدٍ عَنْ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا صَلَّى انْحَرَفَ۔

بَابُ ۸۰۷ التَّكْبِيرِ بَعْدَ تَسْلِيمِ

الْإِمَامِ

۱۳۳۸: أَخْبَرَنَا بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبُدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا كُنْتُ أَعْلَمُ الْقَضَاءَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ۔

بَابُ ۸۰۸ الْأَمْرِ بِقِرَاءَةِ الْمُعَوَّذَاتِ بَعْدَ

التَّسْلِيمِ مِنَ الصَّلَاةِ

۱۳۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ حُنَيْنِ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ

رسول کریم ﷺ کو ایک روز غور سے دیکھا تو آپ ﷺ کا کھڑے ہونا نماز میں پھر رکوع کرنا پھر رکوع سے فراغت کے بعد کھڑے ہونا اور پھر سجدہ کرنا پھر سجدہ کر کے بیٹھ جانا پھر دوسرا سجدہ کرنا۔ پھر سلام پھیر کر بیٹھ جانا سب قریب قریب تھا یعنی ہر ایک دوسرے کے برابر تھا۔

۱۳۳۶: حضرت اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے دور میں خواتین نماز سے سلام پھیرتے ہی اٹھ جایا کرتی تھیں اور رسول کریم ﷺ اس جگہ پر بیٹھے رہتے تھے اور مرد حضرات بھی سب کے سب بیٹھے رہتے جس وقت تک خدا کو منظور ہوتا پھر جس وقت آپ ﷺ اٹھ جاتے تو مرد بھی اٹھ جاتے۔

باب: سلام پھیرتے ہی اٹھ جانا

۱۳۳۷: حضرت یزید بن الاسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر ادا فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فراغت کے بعد فوراً ہی اٹھ گئے۔

باب: امام کے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنے کے

بارے میں

۱۳۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ کو جس وقت معلوم ہوتا کہ رسول کریم ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے جبکہ تکبیر ہوتی۔

باب: نماز سے فراغت کے بعد معوذتین (سورۃ

الفلق وسورۃ ناس) کی تلاوت

۱۳۳۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہر ایک نماز کے بعد مجھ کو سورۃ الفلق اور

عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ الْمُعَوِّذَاتِ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ.

سورہ ناس کے پڑھنے کا حکم فرمایا۔

بَابُ ۸۰۹ الْإِسْتِغْفَارُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

۱۳۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ عَمْرِو الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي شَدَّادُ أَبُو عَمَّارٍ أَنَّ أَبَا أَسْمَاءَ الرَّجَافِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

باب: سلام کے بعد استغفار پڑھنا

۱۳۳۰: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ رسول کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے کہ رسول کریم ﷺ جس وقت نماز سے فارغ ہو جایا کرتے تھے تو آپ ﷺ تین مرتبہ استغفار پڑھا کرتے تھے پھر ارشاد فرماتے: اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ یعنی اے اللہ! تو ہر قسم کی برائی اور عیب سے سالم اور بری ہے اور تیری جانب سے ہماری سلامتی ہے تو بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی اور عزت والے!

بَابُ ۸۱۰ الذِّكْرُ بَعْدَ الْإِسْتِغْفَارِ

۱۳۳۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ صُدْرَانَ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَرِثِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

باب: استغفار کے بعد ذکر خداوندی میں مشغول ہونا

۱۳۳۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جس وقت سلام پھیرتے تھے تو فرماتے: اللَّهُمَّ مِنْكَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ۔ (ترجمہ پیچھے کئی دفعہ تحریر کیا جا چکا)۔

بَابُ ۸۱۱ الذِّكْرُ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

۱۳۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَايٍ الْمُرُوزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَلَى هَذَا الْمَنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ أَهْلُ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالشَّاءِ الْحَسَنِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔

باب: سلام کے بعد کیا دعا پڑھی جائے؟

۱۳۳۲: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ جس وقت سلام پھیرتے تھے تو فرماتے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ آخِرَتِک۔ یعنی تیرے علاوہ کوئی سچا معبود نہیں ہے اے ذوالجلال والا کرام! اور تیرا کوئی بھی شریک نہیں ہے اس کی بادشاہت ہے اور اس کے واسطے تعریف ہے اور وہ ہر ایک بات پر قدرت رکھتا ہے گناہ سے بچاؤ اور حفاظت نہیں ہے نہ طاقت ہے عبادت کی لیکن اللہ کی مدد سے ہم کسی دوسرے کی عبادت نہیں کرتے مگر اس ذات کی اور وہ ہی ذات لائق ہے نعمت اور فضل کے اور عمدہ تعریف کے کوئی سچا معبود نہیں علاوہ خدا کے ہم اس کی خالص عبادت کرتے ہیں اور اگرچہ

مشرکین اور کفار برائے انہیں۔

باب: سلام کے بعد تسبیح پڑھنا اور ذکر کرنا

۱۳۴۳: حضرت ابو زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابوزبیر رضی اللہ عنہ ہر ایک نماز کے بعد اس طریقہ سے فرمایا کرتے تھے لا اِلهَ اِلاَ اللہ وحدہ آخر تک اور وہ فرمایا کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کو ہر ایک نماز کے بعد پڑھتے تھے۔

باب: نماز کے بعد کی ایک (اور) دعا

کا بیان

۱۳۴۴: حضرت وراذ سے روایت ہے جو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھے تم وہ دعا بتلاؤ جو کہ تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ جو انہوں نے بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز سے فارغ ہو جاتے تو فرماتے: ”لا اِلهَ اِلاَ اللہ“ آخر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں ہے علاوہ خدا کے وہ تنہا ہے اور اس کا کوئی شریک اور حصہ دار نہیں ہے اس کی بادشاہت ہے تمام قسم کی تعریف اس کی شایان شان ہے اور جس کو تو روک دے اس کا کوئی دینے والا نہیں ہے اور تیرے عذاب سے مال دار کو اس کا مال نہیں بچا سکتا۔

۱۳۴۵: حضرت وراذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان کو لکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھے تو نماز کے بعد فرماتے: لا اِلهَ اِلاَ اللہ وحدہ آخر تک۔

بَابُ ۸۱۲ عَدَدِ التَّهْلِيلِ وَالذِّكْرِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ
۱۳۴۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَهْتَلِلُ فِي دُبْرِ الصَّلَاةِ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ثُمَّ يَقُولُ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْتَلِلُ بِهِنَّ فِي دُبْرِ الصَّلَاةِ۔

بَابُ ۸۱۳ نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الْقَوْلِ

عِنْدِ انْقِضَاءِ الصَّلَاةِ

۱۳۴۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ وَسَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ كِلَاهُمَا سَمِعَهُ مِنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

۱۳۴۵: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ وَرَّادٍ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ دُبْرَ الصَّلَاةِ إِذَا سَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ

لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانَعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

بَابُ ۸۱۴ كَمْ مَرَّةً يَقُولُ ذَلِكَ

۱۳۴۶: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَجَالِدِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا الْمُغِيرَةُ وَذَكَرَ آخَرَ ح وَأَنْبَأَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ الْمُغِيرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ أَنْ كُتِبَ إِلَيَّ بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

باب: یہ دعا کتنی مرتبہ پڑھی جائے

۱۳۴۶: حضرت وراد بن ابی العزہ سے روایت ہے کہ جو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو تحریر کیا میرے پاس وہ دعا تحریر کر کے بھیج دو کہ جو تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب لکھا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فرمایا کرتے تھے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تین مرتبہ۔

باب: سلام کے بعد کا ایک اور ذکر

۱۳۴۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں بیٹھ جاتے یا نماز پڑھتے تو چند کلمات کہتے۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کلموں کے بارے میں دریافت کیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر وہ شخص نیک گفتگو کرتا ہے تو یہ جملے قیامت تک میری طرح ان پر قائم رہتے ہیں اور جو شخص دوسری قسم کی گفتگو کرے تو ان باتوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں وہ کلمات یہ ہیں: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔

باب: سلام کے بعد ایک دوسری قسم

کی دعا

۱۳۴۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی عذاب قبر پیشاب کے لگنے سے ہوتا

بَابُ ۸۱۵ نُوعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

۱۳۴۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَكَانَ مِنَ الْخَائِفِينَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَلَسَ مَجْلِسًا أَوْ صَلَّى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ فَسَأَلَتْهُ عَائِشَةُ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ إِنْ تَكَلَّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعًا عَلَيْهِنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنْ تَكَلَّمَ بِغَيْرِ ذَلِكَ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ۔

بَابُ ۸۱۶ نُوعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ وَالِدُّعَاءِ

بعد التسليم

۱۳۴۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا قَدَامَةُ عَنْ جَسْرَةَ قَالَتْ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ

ہے۔ اس پر میں نے کہا: تو جھوٹی ہے۔ اُس نے کہا: نہیں سچ ہے ہم کو حکم ہے کہ اگر پیشاب کھال یا کپڑے پر لگ جائے تو اس کو کاٹ ڈالیں اور رسول کریم ایک دن نماز پڑھنے کے واسطے نکلے ہم گفتگو میں مشغول تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا: جو اُس یہودی خاتون نے کہا تھا۔ آپ نے فرمایا: وہ خاتون سچ کہتی ہے پھر اس دن سے آپ نے کوئی نماز نہیں پڑھی۔ لیکن نماز کے بعد فرمایا: وہ خاتون سچ کہتی ہے۔ پھر نماز کے بعد ارشاد فرمایا (ہر نماز کے بعد پڑھا): رَبِّ جِبْرِيلَ وَ مِيكَائيلَ - اے میرے پروردگار! جبریل میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار مجھ کو دوزخ کی گرمی اور عذابِ قبر سے محفوظ فرما۔

باب: ایک دوسری قسم کی دُعا کے

بارے میں

۱۳۴۹: حضرت مروان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت کعب بن العنبر نے حلف سے کہا کہ اس نے خدا کی قسم اس ذات کی قسم کہ جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واسطے دریا کو چیر دیا کہ ہم نے توریت میں دیکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام جس وقت نماز سے فارغ ہوتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِي الَّذِيْ جَعَلْتَهُ آخِرَ تِك - یعنی اے خدا میرا دین درست فرما دے اور میری دنیا سنوار دے۔ جس میں کہ میرا رزق ہے اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے غصہ سے تیری رضامندی سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کی تیرے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے اور تیرے عنایت کیے ہوئے رزق کو کوئی روکنے اور منع کرنے والا نہیں ہے اور جس سے تو منع کر دے اور جس کو تو روک دے وہ کوئی دینے والا نہیں ہے اور دولت مند کی دولت تیرے سامنے کوئی کام نہ آئے گی۔ مروان نے نقل کیا حضرت صہیب نے ان سے نقل کیا کہ حضرت محمدؐ جس وقت نماز سے فارغ ہو جاتے تھے تو یہ جملے پڑھتے تھے۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مِّنَ الْيَهُودِ فَقَالَتْ اِنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ مِّنَ الْبُؤْسِ فَقُلْتُ كَذَبْتَ فَقَالَتْ بَلَى اَنَا لَنَقْرَضُ مِنْهُ الْجِلْدَ وَالثَّوْبَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلَاةِ وَقَدْ ارْتَفَعَتْ اصْوَاتُنَا فَقَالَ مَا هَذَا فَاخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَتْ فَقَالَ صَدَقَتْ فَمَا صَلَّى بَعْدَ يَوْمَئِذٍ صَلَاةً اِلَّا قَالَ فِيْ دُبْرِ الصَّلَاةِ رَبِّ جِبْرِيلَ وَ مِيكَائيلَ وَ اسْرَافِيْلَ اَعِزَّنِيْ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

باب ۸۱۶ نُوْعٌ اٰخَرُ مِّنَ الدُّعَاءِ عِنْدَ

الْاَنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

۱۳۴۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ بْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرِو قَالَ اَخْبَرَنِيْ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عُقْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ مَرْوَانَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ كَعْبًا حَلَفَ لَهُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ فَلَاقَ الْبَحْرَ لِمُوسَى اِنَّا لَنَجِدُ فِيْ التَّوْرَةِ اَنَّ دَاوُدَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَنْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ اللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِي الَّذِيْ جَعَلْتَهُ لِيْ عِصْمَةً وَ اَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّذِيْ جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِيْ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ وَ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نَقْمَتِكَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ كَعْبٌ اَنَّ صُهَيْبًا حَدَّثَهُ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ عِنْدَ اَنْصِرَافِهِ مِنْ صَلَاتِهِ۔

بَابُ ۸۱۸ التَّعَوُّذُ فِي دُبْرِ الصَّلَاةِ

۱۳۵۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُمَانَ الشَّحَامِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَانَ أَبِي يَقُولُ فِي دُبْرِ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَكُنْتُ أَقُولُهُنَّ فَقَالَ أَبِي أَيْ بَنِي عَمْرٍو أَخَذْتَ هَذَا قُلْتُ عَنْكَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُهُنَّ فِي دُبْرِ الصَّلَاةِ.

بَابُ ۸۱۹ عَدَدُ التَّسْبِيحِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

۱۳۵۱: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُمَا بِسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلْ بِهِمَا قَلِيلٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتُ الْخُمْسُ يُسَبِّحُ أَحَدُكُمْ فِي دُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيَكْبِّرُ عَشْرًا فَهِيَ خَمْسُونَ وَمِائَةٌ فِي اللِّسَانِ وَالْفُ فِي الْوَسْطَانِ وَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ هُنَّ بِيَدِهِ وَإِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ أَوْ مَضْجِعِهِ سَبَّحَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمَدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَهِيَ مِائَةٌ عَلَى اللِّسَانِ وَالْفُ فِي الْوَسْطَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّكُمْ تَعْمَلُونَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ أَلْفَيْنِ وَخَمْسِمِائَةٍ سَيِّئَةٌ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ لَا تُحْصِيهِمَا فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ وَيَأْتِيهِ عِنْدَ مَنَامِهِ فَيُنِمُّهُ.

باب: نماز کے بعد پناہ مانگنے کے بارے میں

۱۳۵۰: حضرت مسلم بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد نماز کے بعد فرماتے تھے: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ اے خدا! میں پناہ مانگتا ہوں کفر سے اور فقر سے اور عذاب قبر سے۔ چنانچہ میں بھی کہنے لگا کہ میرے والد نے دریافت کیا کہ تم نے یہ جملے کس جگہ سے سیکھے ہیں۔ تو میں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی سیکھے ہیں انہوں نے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان جملوں کو نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے۔

باب: سلام کے بعد تسبیح کتنی مرتبہ پڑھنا چاہئے؟

۱۳۵۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دو خصلتیں ہیں جن کو اگر کوئی مسلمان اختیار کرے تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا اور وہ آسان ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ وقت کی نمازیں اللہ عزوجل کی تسبیح کرتی ہیں اور تمہارے میں سے ہر ایک شخص ہر ایک وقت کی نماز کے بعد دس مرتبہ تسبیح کرے (یعنی سبحان اللہ پڑھے) اور ہر ایک تمہارے میں سے ہر ایک نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ کہے اور دس مرتبہ الحمد للہ پڑھے اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے تو تمام کا مجموعہ ایک سو پچاس کلمات ہو گئے۔ زبان پر ایک ہزار پانچ سو میزان پر کیونکہ ہر ایک نیک عمل کے عوض اللہ عزوجل دس نیک عمل لکھتا ہے۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیوں پر ان جملوں کو شمار فرمایا کرتے تھے اور جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر سونے کیلئے جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ پڑھے اور الحمد للہ بھی ۳۳ مرتبہ ہی پڑھے اور اس کو چاہیے کہ وہ ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر پڑھے تو یہ مجموعی عدد زبان پر ایک سو بن گیا اور میزان اعمال میں یہ عدد ایک ہزار بن گیا اور یہ عدد اور مذکورہ بالا عدد شامل کر کے (روزانہ میزان میں ڈھائی ہزار ہو گئے) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا کہ پھر تمہارے میں سے کون شخص ڈھائی ہزار گناہوں کا ارتکاب کرتا ہے۔ اس لیے کہ جس وقت روزانہ اس قدر گناہ کرے گا تب اللہ عزوجل اس کے نیک اعمال سے آگے بڑھ سکتے ہیں اس طریقہ سے تو نیک اعمال ہی میں اضافہ ہوتا رہے گا لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ان ہر دو عادت کا اختیار کرنا بڑا مشکل اور دشوار بنا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز کے درمیان شیطان حاضر ہوتا ہے اور نمازی سے وہ کہتا ہے کہ تم فلاں وقت کی بات یاد کرو اور تم ذرا فلاں مقدمہ کو بھی یاد کرو (بس ان ہی جملوں کا کہنا نماز میں بھول پیدا کرتا ہے) اسی طریقہ سے شیطان سونے کے وقت آتا ہے اور وہ یہ کلمات نہیں کہنے دیتا۔

باب: ایک دوسری قسم کی تسبیح سے متعلق

۱۳۵۲: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز کے بعد متعدد الفاظ ہیں کہنے کے واسطے کہ جن کو پڑھنے والا شخص مایوس اور محروم نہیں ہو سکتا۔ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہنا اور ۳۳ مرتبہ ہر ایک نماز کے بعد الحمد للہ کہنا اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا۔

۱۳۵۳: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم ہوا ہر ایک نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہنے کا اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہنے کا اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہنے کا کہ ایک شخص جو قبیلہ انصار کا تھا وہ حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ تم ۲۵، ۲۵ مرتبہ ہر ایک کلمہ کو پڑھو اور تم ۲۵ مرتبہ لا الہ الا اللہ کہو صبح کے وقت انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ٹھیک ہے تم اس طریقہ سے کرو۔

باب ۸۲۰: نَوَءٌ آخَرُ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيحِ

۱۳۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِي سَبَاطٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعْقَبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ يُسَبِّحُ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُكَبِّرُهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ۔

۱۳۵۳: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَفْلَحَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَمَرُوا أَنْ يُسَبِّحُوا دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيَحْمَدُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُكَبِّرُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَاتَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي مَنَامِهِ فَقِيلَ لَهُ أَمَرَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُسَبِّحُوا دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ قَالَ نَعَمْ فَاجْعَلُوهَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَاجْعَلُوهَا فِيهَا التَّهْلِيلَ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ

فَقَالَ اجْعَلُوا مَا كُنْتُمْ

۱۳۵۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبُو زُرْعَةَ الْبَارِزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا رَأَى فِيمَا يَرَى النَّائِمُ قِيلَ لَهُ يَا نَفْسُ أَمَرَكَ نَبِيُّكُمْ ﷺ قَالَ أَمَرَنَا أَنْ نُسَبِّحَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنَحْمَدَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرَ أَوْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ مِائَةٌ قَالَ سَبِّحُوا خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَاحْمَدُوا خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَكَبِّرُوا خَمْسًا وَعِشْرِينَ وَهَلِّلُوا خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَتِلْكَ مِائَةٌ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ افْعَلُوا كَمَا قَالَ الْأَنْصَارِيُّ.

بَابُ ۸۲۱ نَوْءٌ آخَرُ مِنْ عَدَدِ التَّسْبِيحِ

۱۳۵۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى ابْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبًا عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهَا وَهِيَ فِي الْمَسْجِدِ تَدْعُو ثُمَّ مَرَّ بِهَا قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا مَا زِلْتِ عَلَى خَالِكَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ أَلَا أَعْلَمُكَ يَعْزِي كَلِمَاتٍ تَقُولِينَهُنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ.

بَابُ ۸۲۲ نَوْءٌ آخَرُ

۱۳۵۶: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَتَّابٌ هُوَ

۱۳۵۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے خواب میں دیکھا اس شخص سے کسی دوسرے شخص نے دریافت کیا تم کو تمہارے پیغمبر نے کیا حکم ارشاد فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ ہم لوگوں کو حکم ہوا ہے ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر کہنے کا یہ مجموعی عدد سو ہو گئے اس نے کہا کہ ۲۵ مرتبہ سبحان اللہ کہو اور ۲۵ مرتبہ الحمد للہ پڑھو اور تم ۲۵ مرتبہ اللہ اکبر کہو اور ۲۵ مرتبہ لا الہ الا اللہ کہو پھر صبح کے وقت اس شخص نے رسول کریم سے اس خواب کے بارے میں عرض کیا آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا تم اسی طرح سے کرو جیسا کہ اس انصاری نے بیان کیا (یہ واضح رہے کہ وہ خواب درست تھا اور اللہ عزوجل کی جانب سے تعلیم دی گئی تھی)۔

باب: ایک دوسری قسم کی تسبیح سے متعلق احادیث

۱۳۵۵: حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ان کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ وہ مسجد میں بیٹھی ہوئی دعا مانگ رہی ہیں پھر دوپہر کے وقت اس طرف گئے اور ان سے فرمایا: کیا تم اب اس وقت تک اسی حالت میں ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو چار کلمات کی تعلیم دیتا ہوں تم ان کو پڑھا کرو وہ کلمات یہ ہیں: سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ تین مرتبہ اور تین ہی مرتبہ یہ دعا: سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَا نَفْسِهِ اور سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ بھی تین مرتبہ اور یہ دعا بھی تین مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ۔

باب: ایک دوسری قسم کی تسبیح کے بارے میں

۱۳۵۶: حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ فقیر اور محتاج

ابْنُ بَشِيرٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ عِكْرِمَةَ وَمُجَاهِدٍ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْأَغْنِيَاءَ
يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ
أَمْوَالٌ يَتَصَدَّقُونَ بِهَا وَيَعْتَقُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَقُولُوا سُبْحَانَ اللَّهِ ثَلَاثًا وَ
ثَلَاثِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا وَ
ثَلَاثِينَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَشْرًا فَإِنَّكُمْ تَدْرِكُونَ بِذَلِكَ
مَنْ سَبَقَكُمْ وَتُسَبِّقُونَ مَنْ بَعْدَكُمْ۔

لوگ ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول
اللہ! مالدار لوگ ہم جیسی نماز ادا کرتے ہیں اور وہ لوگ ہم لوگوں
جیسی نماز کے علاوہ ہم لوگوں جیسا روزہ رکھتے ہیں پھر ان کے
پاس دولت ہے وہ لوگ اس دولت کو صدقہ کرتے ہیں اور اس
سے وہ لوگ غلام خرید کر آزاد کرتے ہیں (ہم انکی برابری کیسے
کریں؟) یہ سن کر رسول کریم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ نماز کے
بعد سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ ۳۳ مرتبہ اور اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ اور
لا الہ الا اللہ دس مرتبہ کہا کرو تو تم لوگ مذکورہ بالا لوگوں کے برابر
پہنچ جاؤ گے ان لوگوں سے جو کہ تم سے آگے ہیں یعنی درجات
میں تم سے بڑھے ہوئے ہیں اور اس طریقہ سے تم لوگ اپنے سے
بعد میں آنے والے لوگوں سے اور زیادہ آگے چلے جاؤ گے۔

باب ۸۲۳ نوۃ آخرہ

۱۳۵۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
النَّسَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي
ابْنَ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ
عَنْ أَبِي عُلْقَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ
سَبَّحَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِائَةً تَسْبِيحَةً وَهَلَّلَ مِائَةً
تَهْلِيلَةً غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

باب: ایک دوسری قسم کی دُعا کے بارے میں

۱۳۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز فجر کے بعد جو
شخص ایک سو مرتبہ سبحان اللہ کہے اور ایک سو مرتبہ لا الہ الا اللہ
کہے تو اس شخص کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ گناہ
سمندر کے جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

باب ۸۲۴ عقد التسبیح

۱۳۵۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ وَ
الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَّاعُ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا
عَثَامُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ
السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ۔

باب: تسبیح کے شمار کرنے کے بارے میں احادیث

۱۳۵۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (انگیوں پر) تسبیح شمار کرتے ہوئے دیکھا۔

باب ۸۲۵ تَرَكِ مَسْحَ الْجَبْهَةِ بَعْدَ

التَّسْلِيمِ

باب: سلام کے بعد چہرہ خشک نہ کرنے کے

بارے میں

۱۳۵۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْاَلْدَى فِي وَسْطِ الشَّهْرِ فَإِذَا كَانَ مِنْ حِينَ يَمْضِي عِشْرُونَ لَيْلَةً وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ يَرْجِعُ إِلَى مَسْكَنِهِ وَيَرْجِعُ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ ثُمَّ إِنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرِ جَاوَرَ فِيهِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَمَرَهُمْ بِمَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي كُنْتُ أُجَاوِرُ هَذِهِ الْعَشْرَ ثُمَّ بَدَأَ لِي أَنْ أُجَاوِرَ هَذِهِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَثْبُتْ فِي مُعْتَكَفِهِ وَقَدْ رَأَيْتُ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فَأَنْسَيْتُهَا فَالْتِمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِي كُلِّ وَتَرٍ وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ مُطَرْنَا لَيْلَةً إِحْدَى وَعِشْرِينَ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلًى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَرُتُ إِلَيْهِ وَقَدْ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُبْتَلٌ طِينًا وَمَاءً.

بَابُ ۸۲۶ قُعُودُ الْإِمَامِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ

التَّسْلِيمِ

۱۳۶۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

۱۳۶۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ وَذَكَرَ آخَرُ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِحَبِيبِ بْنِ سَمُرَةَ كُنْتُ تُجَالِسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَانَ

۱۳۵۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ (رمضان میں) اعتکاف فرمایا کرتے تھے یعنی آخری عشرہ میں۔ جس وقت رات گزرنے کو ہوتی اور ۲۱ ویں رات آتی ہے تو آپ ﷺ گھر تشریف لے جاتے اور جو لوگ آپ ﷺ کے ہمراہ اعتکاف کیا کرتے تھے تو وہ لوگ بھی اپنے مکانات کو واپس ہو جاتے تھے پھر ایک مہینہ میں آپ ﷺ جس رات میں واپس آتے ٹھہرے رہے اور لوگوں کو خطبہ سنایا اور خدا کو جو منظور تھا اس کا لوگوں کو حکم فرمایا۔ پھر ارشاد فرمایا کہ میں اعتکاف کرتا تھا اس عشرہ میں۔ آپ ﷺ کی مجھ کو یہ بات بہتر معلوم ہوئی کہ میں اعتکاف کرتا تھا آخر عشرہ میں۔ تو جس آدمی نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ شخص اپنی جگہ قائم رہے اور میں نے رات کو یعنی شب قدر میں دیکھا ہے پھر میں بھول گیا اب تم اس کو آخری عشرہ میں تلاش کرو ہر ایک طاق رات میں اور میں نے دیکھا کہ میں اس رات میں کیچڑ میں سجدہ کرتا ہوں۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ ۲۱ ویں رات میں بارش ہوئی اور جس جگہ رسول کریم ﷺ مسجد میں نماز پڑھا کرتے تھے تو اس جگہ پر بارش ہوئی۔ میں نے آپ کو دیکھا آپ نماز فجر سے فارغ ہو گئے تھے اور آپ کا چہرہ پانی اور مٹی سے تر ہو گیا تھا (آپ نے اپنے چہرہ کو خشک نہ کیا)۔

باب: نماز کے سلام کے بعد جس جگہ نماز پڑھی ہے

اُس جگہ پر امام کا بیٹھے رہنا

۱۳۶۰: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جس وقت نماز فجر ادا فرماتے تو نماز کی جگہ پر بیٹھے رہتے سورج کے نکلنے تک۔

۱۳۶۱: حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا کرتے تھے انہوں نے کہا جی ہاں! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز فجر ادا فرماتے تو اسی جگہ پر بیٹھے رہتے

آفتاب کے طلوع ہونے تک پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے گفتگو فرماتے وہ حضرات دور جاہلیت کا تذکرہ فرمایا کرتے تھے اور اشعار پڑھتے اور ہنستے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر مسکراتے۔

باب: نماز سے فارغ ہو کر کس طرف گھوما جائے؟

۱۳۶۲: حضرت سدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ جس وقت میں نماز سے فارغ ہو جاؤں تو میں کس جانب رخ کروں یعنی دائیں یا بائیں جانب رخ کروں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اکثر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں جانب رخ پھیرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۳۶۳: حضرت اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے میں سے کوئی شخص اپنے اوپر شیطان کا ایک حصہ نہ لگائے یعنی جو بات شروع میں لازم نہیں ہے اس کو لازم کر لے۔ یہ سمجھے کہ جس وقت نماز سے فراغت ہو جائے تو دائیں جانب اٹھ کر چلے حالانکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات میں بائیں جانب اٹھ کر جاتے تھے۔

۱۳۶۴: حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہونے اور بیٹھ جانے کی حالت میں پانی پیتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے آپ کو جوتے پہنے ہوئے اور ننگے پاؤں اور نماز کے بعد دائیں اور بائیں طرف سے اٹھتے ہوئے پس معلوم ہوا کہ یہ سب باتیں درست ہیں اب اگر کوئی شخص ان میں سے کسی بات کو لازم یا فرض سمجھے مثلاً نماز میں ہوتے ہوئے لازمی سمجھے تو یہ شیطان کی تقلید ہے۔

باب: خواتین نماز سے کس وقت فراغت حاصل

کریں

۱۳۶۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ جَلَسَ فِي مُصَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلَيَتَحَدَّثُ أَصْحَابُهُ يَذْكُرُونَ حَدِيثَ الْجَاهِلِيَّةِ وَيُشْدُونَ الشَّعْرَ وَيُضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۸۲۷ الْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

۱۳۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ السَّيِّدِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ كَيْفَ انْصَرَفَ إِذَا صَلَّى عَنْ يَمِينِي أَوْ عَنْ يَسَارِي قَالَ أَمَّا أَنَا فَأَكْثَرُ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ۔

۱۳۶۳: أَخْبَرَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهِ جُزْءًا يَرَى أَنَّ حَتْمًا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ انْصِرَافِهِ عَنْ يَسَارِهِ۔

۱۳۶۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا بَقِيَّةٌ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ أَنَّ مَكْحُولًا حَدَّثَهُ أَنَّ مَسْرُوقَ بْنَ الْأَجْدَعِ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَ قَاعِدًا وَ يُصَلِّي حَافِيًا وَ مُتَعِلًا وَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَنْ شِمَالِهِ۔

بَابُ ۸۲۸ الْوَقْتُ الَّذِي يَنْصَرِفُ فِيهِ النِّسَاءُ

مِنَ الصَّلَاةِ

۱۳۶۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عِيسَى ابْنُ

يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النِّسَاءُ يُصَلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَكَانَ إِذَا سَلَّمَ انْصَرَفْنَ
مُتَلَفِعَاتٍ يَمُرُّو طَهُنَّ فَلَا يُعْرِفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خواتین نماز فجر کی سنتیں پڑھتی تھیں پھر
آپ ﷺ جس وقت سلام پھیر لیتے تھے تو خواتین چادریں لپیٹ
کر واپس آ جاتیں تاکہ ان کی اندھیرے کی وجہ سے شناخت نہ کی
جاسکے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ خواتین کو چاہیے کہ وہ امام کے سلام پھیرتے ہی مسجد سے
رخصت ہو جائیں تاکہ مردوں کے مجمع کی وجہ سے ان کو تکلیف نہ ہو۔

بَابُ ۸۲۹ النَّهْيُ عَنْ مُبَادَرَةِ الْإِمَامِ

باب: اٹھنے میں امام سے جلدی کرنا

بِالْإِنْصِرَافِ مِنَ الصَّلَاةِ

ممنوع ہے

۱۳۶۶: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
مُسَهَّرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ
يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ إِنِّي إِمَامُكُمْ فَلَا
تُبَادِرُونِي بِالرُّكُوعِ وَلَا بِالسُّجُودِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا
بِالْإِنْصِرَافِ فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ أَمَامِي وَمِنْ خَلْفِي ثُمَّ
قَالَ وَاللَّهِ نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ رَأَيْتُمْ مَا رَأَيْتُمْ لَصَحَحْتُكُمْ
قَلِيلًا وَلَكُنْتُمْ كَثِيرًا قُلْنَا مَا رَأَيْتُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
رَأَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ۔

۱۳۶۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کریم نے ایک دن نماز کی امامت فرمائی پھر آپ ہم لوگوں کی
جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: قیام میں میں تم لوگوں کا امام ہوں
اور تم لوگ رکوع اور سجدے میں مجھ سے جلدی نہ کیا کرو چونکہ میں
تم لوگوں کو آگے اور پیچھے کی جانب سے دیکھتا ہوں پھر فرمایا: اس
ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم لوگ دیکھو
جو کچھ میں نے دیکھا ہے تو تم لوگوں کو بہت کم ہنسی آئے اور زیادہ
ردیا کرو۔ ہم لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے کیا
دیکھا؟ آپ نے فرمایا: میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا ہے۔

بَابُ ۸۳۰ ثَوَابُ مَنْ صَلَّى

باب: جو شخص امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو اور اس

مَعَ الْإِمَامِ يَنْصَرِفَ

کی فراغت تک ساتھ رہے تو کیا ثواب ہے؟

۱۳۶۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ
وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ
الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ
قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتَّى يَبْقَى سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ نَحْوُ

۱۳۶۷: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں نے
رسول کریم ﷺ کے ہمراہ رمضان المبارک کے روزے رکھے
آپ ﷺ نے نماز تراویح نہیں پڑھائی یہاں تک کہ سات رات
باقی رہ گئیں اس وقت آپ ﷺ کھڑے ہو کر ایک تہائی رات
تک نماز پڑھتے رہے پھر ۲۴ ویں شب میں کھڑے نہیں ہوئے
اور ۲۵ ویں رات میں کھڑے ہوئے آدھی رات تک۔ ہم لوگوں

مِنْ ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ كَانَتْ سَادِسَةً فَلَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا
كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ نَحْوُ مَنْ شَطْرِ
اللَّيْلِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَفَلْنَا قِيَامَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ
قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ
حُسِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ قَالَ ثُمَّ كَانَتِ الرَّابِعَةُ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا
فَلَمَّا بَقِيَ ثُلُثٌ مِنَ الشَّهْرِ أَرْسَلَ إِلَى بَنَاتِهِ وَنِسَائِهِ
وَحَشَدِ النَّاسِ فَقَامَ بِنَا حَتَّى خَشِينَا أَنْ يَقُوتَنَا
الْفَلَاحُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ قَالَ دَاوُدُ قُلْتُ
مَا الْفَلَاحُ قَالَ السَّحُورُ۔

نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش آپ ﷺ زیادہ کھڑے ہوتے۔
آپ ﷺ نے فرمایا: جس وقت انسان کسی دوسرے کے ساتھ
نماز پڑھے اس سے فراغت تک تو اس کو تمام رات کھڑے ہونے
کا اجر و ثواب ملے گا پھر ۲۶ ویں رات کو آپ ﷺ کھڑے نہیں
ہوئے پھر جس وقت تین رات باقی رہ گئیں یعنی ۲۷ ویں رات کو تو
کہلویا آپ نے اپنی لڑکیوں، خواتین اور تمام حضرات کی
جماعتوں کو اور کھڑے ہوئے آپ یہاں تک کہ ہم لوگ ایسا سمجھے
کہ شاید سحری کا وقت ہی فوت ہو جائے۔ پھر باقی راتوں میں
آپ کھڑے نہیں ہوئے۔ داؤد بن ابی ہندہ نے نقل کیا جو کہ اس
حدیث کے راوی ہیں کہ میں نے حضرت داؤد سے دریافت کیا
انہوں نے کہا کہ یہ سحری ہے یعنی سحری کا وقت ہو جانا مراد ہے۔

باب: لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر امام کو نماز

پڑھانے کیلئے جانا درست ہے

۱۳۶۸: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
رسول کریم ﷺ کے ہمراہ نماز عصر ادا کی مدینہ منورہ میں تو آپ
ﷺ نماز سے فراغت کے بعد لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر چل
دیئے۔ یہاں تک کہ لوگوں نے حیرت کا اظہار کیا آپ ﷺ کی
جلدی پر آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ساتھ ہو گئے آپ ﷺ
اپنی ایک زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے پھر آپ ﷺ
باہر نکلے اور فرمایا کہ مجھ کو نماز عصر میں خیال آیا کہ ایک ڈلی سونے
کی تھی یا چاندی کی تو مجھے برا لگا۔ اس وجہ سے میں نے جلدی اس
کے تقسیم کرنے کا حکم دیا۔

باب: جب نماز کا پوچھا جائے تو وہ شخص کہہ سکتا ہے

نہیں پڑھی

۱۳۶۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

بَابُ ۸۳۱ الرُّخْصَةُ لِلْإِمَامِ

فِي تَخْطِي رِقَابِ النَّاسِ

۱۳۶۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ
النُّوْفَلِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَرْثِ
قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ
بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ سَرِيعًا
حَتَّى تَعَجَّبَ النَّاسُ لِسُرْعَتِهِ فَتَبِعَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ
فَدَخَلَ عَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ إِنِّي
ذَكَرْتُ وَأَنَا فِي الْعَصْرِ شَيْئًا مِّنْ يَّبْرُكَ كَانَ عِنْدَنَا
فَكْرَهُتُ أَنْ يَبِيتَ عِنْدَنَا فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ۔

بَابُ ۸۳۲ إِذَا قِيلَ لِلرَّجُلِ هَلْ صَلَّيْتَ

هَلْ يَقُولُ لَا

۱۳۶۹: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ

عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ
هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ جَعَلَ
يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَذَبْتُ أَنْ
أُصَلِّيَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَ اللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَنَزَلْنَا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُطْحَانَ
فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا
غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ۔

غزوہ خندق کے دن جس وقت کہ سورج غروب ہو گیا تھا تو
انہوں نے مشرکین کو برا کہنا شروع کر دیا اور عرض کیا کہ یا
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز نہیں پڑھ سکا حتیٰ کہ
سورج غروب ہونے کو تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ خدا کی قسم میں نے ابھی تک نماز نہیں ادا کی۔ پھر ہم لوگ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بطحان نامی جگہ ٹھہر گئے اور وضو فرمایا۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے واسطے وضو فرمایا اور ہم لوگوں نے
وضو فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عصر ادا کی سورج
کے غروب ہونے کے بعد پھر نماز مغرب ادا کی۔

(۱۳)

کتاب الجمعة

جمعة المبارک سے متعلق احادیث

بابُ اِيجَابِ الْجُمُعَةِ

باب: نماز جمعہ کے وجوب سے متعلق

۱۳۷۰: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ بَيِّنَاتُهُمْ أَوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَ أَوْتَيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ وَ هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَذَا آتَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَالْتَأَسُّ لَنَا فِيهِ تَبَعَ الْيَهُودُ عَدَاً وَ النَّصَارَى بَعْدَ عَدٍ۔

۱۳۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم لوگ دنیا میں بعد میں آئے لیکن ہم لوگ قیامت کے دن پہلے ہوں گے لیکن فرق صرف اس قدر ہے کہ یہود اور نصاریٰ کو ان لوگوں کو ہم لوگوں سے قبل (آسمانی) کتاب ملی اور ہم لوگوں کو بعد میں ملی اور یہودی لوگوں نے ہفتہ کا دن مقرر کیا اور نصاریٰ نے اتوار کا دن اور نے ہم لوگوں کو ہدایت فرمائی اس روز کی اور لوگ ہمارے تابع ہیں کیونکہ جمعہ کا دن دنیا کی پیدائش کا دن ہے۔

جمعة المبارک کی فضیلت:

جمعہ کا دن اللہ کے نزدیک تمام دنوں میں افضل اور ممتاز ہے اس میں اللہ نے چھ ایسی امتیازی خوبیاں بیان کی ہیں جو اور کسی دن میں نہیں ہیں اسی لئے اس کو جمعہ کہتے ہیں۔ پہلی امتیازی خوبی یہ ہے کہ یہ مسلمانوں کے عظیم الشان اجتماع کا دن ہے۔ اسی لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مسلمانوں کی عید قرار دیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: مسلمانو یہ وہ دن ہے جس کو اللہ نے تمہارے لئے عید کا دن قرار دیا ہے لہذا تم اسی دن غسل کرو اور جس کو خوشبو میسر ہو تو کیا حرج ہے اگر وہ اس کو استعمال کرے اور دیکھو مسواک ضرور کیا کرو۔ (ابن ماجہ) دوسری فضیلت یہ ہے کہ اللہ نے آدم کو اس دن پیدا کیا۔ تیسری اسی دن آدم علیہ السلام کو خلیفہ بنا کر زمین پر اتارا گیا۔ چوتھی اسی دن ان کی وفات ہوئی۔ پانچویں اس میں ایک ایسی مقبول گھڑی ہے کہ بندہ اس گھڑی میں اپنے رب سے جو حلال اور پاکیزہ چیز مانگتا ہے وہ ضرور اس کو عطا کی جاتی ہے۔ چھٹی اسی دن قیامت آئے گی۔ اللہ کے مقرب فرشتے آسمان زمین ہوا پہاڑ دریا کوئی چیز ایسی نہیں جو جمعہ کے دن سے لرزتے اور ڈرتے نہ ہوں۔

اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) اپنے درجے کے اعتبار سے امت محمدیہ سے پہلے ہیں۔ مگر انہوں نے جمعہ کے بارے میں اختلاف کیا نتیجہ یہ ہوا کہ یہود نے ہفتہ کا دن اور نصاریٰ نے اتوار کا دن تجویز کر لیا اور مسلمانوں کے لئے آپؐ نے جمعہ کا دن تجویز کیا لہذا مسلمان پہلے اور یہود و نصاریٰ بعد میں چلے گئے۔ (جائی)

باب ۸۳۴ الیہود غداً

باب: یہودی ایک روز ہم لوگوں کے بعد ہیں اور

وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ

نصاری ہم سے دو دن کے بعد

۱۳۷۱: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے پہلی امت کے لوگوں کو گمراہ کر دیا جمعہ کے دن سے تو اہل یہود نے ہفتہ کا دن مقرر فرمایا اور نصاریٰ نے اتوار کا دن تجویز کیا پھر اللہ نے ہم لوگوں کو پیدا فرمایا تو جمعہ کا روز ارشاد فرمایا۔ اب پہلے دن جمعہ کا ہوا پھر ہفتہ اور پھر اتوار کا تو یہودی اور نصرانی لوگ ہم لوگوں کے ماتحت بن گئے۔ قیامت کے دن اور ہم لوگ دنیا والوں میں پست ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے پہلے ہوں گے۔ تمام مخلوقات سے پہلے ہمارا فیصلہ ہوگا۔

۱۳۷۱: أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاحٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا فَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمَ السَّبْتِ وَالنَّصَارَى يَوْمَ الْأَحَدِ فَجَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِنَا فَهَذَا نَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَعَلَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتُ وَالْأَحَدُ وَكَذَلِكَ هُمْ لَنَا تَبَعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَنَحْنُ الْأَحَرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضَى لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ۔

نماز جمعہ کا دن اور اہمیت:

جمعہ کی نماز فرض عین ہے۔ قرآن و سنت اور اجماع امت سے اس کی فرضیت قطعی طور پر ثابت ہے نیز اسلامی شعائر میں اس کا عظیم مرتبہ ہے۔ اس کی فرضیت کا منکر دائرۃ اسلام سے خارج ہے اور جو شخص کسی عذر کے بغیر محض سستی اور لا پرواہی سے اس کو چھوڑے وہ فاسق ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو کوئی کسی معذوری اور ضرورت کے بغیر نماز جمعہ چھوڑ دے اس کا نام منافق کی حیثیت سے اس کتاب (لوح محفوظ) میں لکھ دیا جائے گا جس کا لکھنا نہ منایا جاسکتا ہے اور نہ بدلا جاسکتا ہے۔

باب: نماز جمعہ چھوڑنے کی وعید کا بیان

۱۳۷۲: حضرت ابوالجعد ضمیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تین جمعہ کی نماز ترک کر دے تو اللہ عزوجل اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔

باب ۸۳۵ التَّشْدِيدُ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ

۱۳۷۲: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمَرِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوَنَّا بِهَا طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ۔

۱۳۷۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے منبر کی لکڑیوں پر لوگوں کو باز رہنا چاہیے نماز جمعہ کے ترک کرنے سے نہیں تو اللہ عزوجل ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر وہ غافلین میں سے ہو جائیں گے۔

۱۳۷۴: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز جمعہ کیلئے ہر ایک بالغ مرد کے ذمہ جانا لازم ہے۔

۱۳۷۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَبَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ الْحَضَرَمِيِّ بْنِ لَاحِقٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي مِينَاءَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثَانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى أَعْوَادٍ مِنْبَرِهِ لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَلَيَكْرَنَنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ۔

۱۳۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَسَجِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ رَوَّاحُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

بَابُ ۸۳۶ كَفَّارَةُ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ

مِنْ غَيْرِ عَذْرِ

۱۳۷۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ وَبَرَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عَذْرِ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَنْصِفْ دِينَارٍ۔

جمعہ کے احکام و آداب:

(۱) جمعہ کے دن بکثرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا چاہئے۔ (۲) مسواک کرنا، خوشبو لگانا چاہئے نیز جمعہ کے دن غسل کا اہتمام کرنا چاہئے۔ جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے۔ ہر مسلمان پر سات روز میں ایک مرتبہ غسل کرنا لازم ہے اور جمعہ کا دن اس عمل کے لئے نہایت افضل ہے۔ (۳) جمعہ کے دن ہم بستری کے بعد میاں بیوی دونوں کا غسل کرنا افضل ہے۔ صاف ستھرا لباس پہننے کی تاکید کی گئی ہے۔ (۴) جمعہ کے لئے جلدی کرنی چاہئے جس قدر جلدی مسجد میں پہنچے گا اس قدر اجر و ثواب کا مستحق ٹھہرے گا۔ (۵) لغو کلام سے اعراض کرنا چاہئے یا تو خاموش رہے بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ جس قدر درود شریف اور ذکر کا اہتمام ہو کرنا چاہئے۔ جس قدر دیر سے جائے گا اجر و ثواب میں کمی ہوتی جائے گی۔ اس عمل کو بہت خوبصورت خیال کے ذریعہ درج بالا احادیث میں بیان کیا گیا ہے۔ امام غزالی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یوم جمعہ

باب: بغیر عذر جمعہ چھوڑنے

کا کفارہ

۱۳۷۵: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص بغیر عذر (شرعی) تین جمعہ چھوڑ دے اس کو چاہیے کہ وہ ایک دینار صدقہ دے اور اگر ایک دینار نہ دے تو (کم از کم) آدھا دینار صدقہ دے۔

کے فیوض و برکات سے درحقیقت وہی مؤمن مالا مال ہوتا ہے جو اس کے انتظار میں گھڑیاں گنتا رہتا ہے اور وہ غفلت شعار تو انتہائی بدنصیب ہے جس کو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ کب جمعہ آیا اور وہ صبح کو لوگوں سے یہ پوچھے کہ آج کونسا دن ہے۔ (احیاء العلوم)۔ (۶) ابتداء میں چونکہ آبادی کم تھی لہذا ایک اذان ہی کافی تھی۔ دور عثمان تک مدینہ کی آبادی میں خاصا اضافہ ہو چکا تھا لہذا لوگوں کی زیادہ سے زیادہ شرکت کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا گیا۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے حسن بن زیاد روایت کر کے فرماتے ہیں کہ حرمت بیع اور سعی الی الجمعة میں اذان اول معتبر ہے۔ دلیل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اذان ثانی پر خرید و فروخت چھوڑ کر سعی الی الجمعة کرے گا تو جمعہ سے پہلے کی سنتیں فوت ہو جائیں گی، خطبہ کا سننا فوت ہو جائے اور اگر گھر جامع مسجد سے دور ہو تو جمعہ ہی فوت ہو سکتا ہے اس لئے اذان اول ہی معتبر ہے بشرطیکہ زوال کے بعد دی گئی ہو کیونکہ مقصد اعلان سے حاصل ہو گیا ہے۔ واللہ اعلم

باب: فضیلت جمعہ سے متعلق احادیث

۱۳۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ بہترین (یعنی افضل دن) جس میں سورج طلوع ہوا وہ جمعہ کا دن ہے کہ اس روز حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت مبارک ہوئی اور اسی روز وہ جنت میں داخل ہوئے اور اسی روز وہ جنت سے باہر نکالے گئے۔

باب: جمعے کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت

درود بھیجنا

۱۳۷۷: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی نے ارشاد فرمایا: تمام دنوں میں تم لوگوں کے واسطے جمعہ کا دن ہے اس روز حضرت آدم کی ولادت مبارک ہوئی اور اس روز ان کی روح مبارک قبض ہوئی اور اس روز صور پھونکا جائے گا اور وہ لوگ بے ہوش ہو جائیں گے تو اس روز تم لوگ بہت زیادہ درود شریف بھیجو اس لیے کہ تم لوگ جو درود بھیجو گے وہ میرے سامنے پیش ہوگا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگوں کا درود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کس طرح سے پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں خاک ہو چکے ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عز و جل نے زمین پر حرام فرمایا ہے انبیاء علیہم السلام کے اجسام مبارک کو۔

باب ۸۳۷ ذکر فضل یوم الجمعة

۱۳۷۶: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا۔

باب ۸۳۸ كَثَارِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۳۷۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْجُعْفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَكَثَرُوا عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ تُعَرِّضُ صَلَاتَنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ أَيْ يَقُولُونَ قَدْ بَلَيْتَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

خلاصہ الباب ☆ نبی کریم ﷺ کے فرمان مبارک ”زمین پر حرام فرمایا ہے“ کا مطلب یہ ہے کہ زمین حضرات انبیاء ﷺ کے اجسام کو نہیں کھاتی میں قبر میں زندہ رہوں گا۔

بَابُ ۸۳۹ الْأَمْرُ بِالسَّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۳۷۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هِلَالٍ وَبُكَيْرُ بْنُ الْأَشَجِّ حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسَّوَاكُ وَيَمْسُ مِنَ الطِّيبِ مَا قَدَرَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يَكْبُرَ أَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَقَالَ فِي الطِّيبِ وَلَوْ مِنْ طِيبِ الْمَرْأَةِ۔

بَابُ ۸۴۰ الْأَمْرُ بِالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۳۷۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

بَابُ ۸۴۱ إِيْجَابُ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۳۸۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔

۱۳۸۱: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى كُلِّ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ غُسْلُ يَوْمٍ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ۔

بَابُ ۸۴۲ الرُّخْصَةُ فِي تَرْكِ الْغُسْلِ

يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب: جمعے کے دن مسواک کرنے کا حکم

۱۳۷۸: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کا غسل ہر ایک بالغ پر واجب ہے (مرد ہو یا عورت) اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق اور ایک روایت میں ہے کہ اگرچہ عورت کی خوشبو ہو۔

باب: جمعہ کے دن غسل کرنے سے متعلق

۱۳۷۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی آدمی جمعہ کی نماز ادا کرنے کے واسطے آئے تو اس کو غسل کرنا چاہیے۔

باب: غسل جمعہ واجب ہے

۱۳۸۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے روز غسل کرنا ہر ایک بالغ شخص پر لازم ہے۔

۱۳۸۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر ایک مسلمان مرد پر سات روز میں ایک روز غسل کرنا لازم ہے اور وہ جمعہ کا دن ہے۔

باب: جمعے کے روز اگر نہ غسل کرے تو کیا کرنا

چاہیے؟

۱۳۸۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا غُسْلَ يَوْمِ الْجُمُعَةِ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يَسْكُنُونَ الْعَالِيَةَ فَيَحْضُرُونَ الْجُمُعَةَ وَبِهِمْ رَسَخٌ فَإِذَا أَصَابَهُمُ الرُّوحُ سَطَعَتْ أَرْوَاحُهُمْ فَيَتَأَذَى بِهَا النَّاسُ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَوْلَا يَغْتَسِلُونَ-

۱۳۸۲: حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جمعہ کے غسل کا تذکرہ کیا انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ عالیہ (مدینہ کے نزدیکی گاؤں کا نام) میں رہائش کیا کرتے تھے اور وہ جمعہ میں آتے تو وہ لوگ میلے کچیلے آتے تو جس وقت ہوا چلتی تھی تو وہ ہوا ان کے جسم کی بدبو اڑاتی تھی۔ اس کی وجہ سے لوگوں کو تکلیف محسوس ہوتی تھی تو جس وقت خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ بات عرض کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ غسل کس وجہ سے نہیں کرتے؟

۱۳۸۳: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سُمَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهَا وَنَعِمَتْ وَمَنْ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَسَنُ عَنْ سُمَرَةَ كِتَابًا وَلَمْ يَسْمَعْ الْحَسَنُ مِنْ سُمَرَةَ إِلَّا حَدِيثَ الْعَقِيقَةِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ-

۱۳۸۳: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن وضو کیا تو اس شخص نے بہتر کیا اور جس شخص نے غسل کیا تو وہ غسل کرنا افضل ہے۔ حضرت امام نسائی بیہ سے نے فرمایا کہ حسن نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو نقل کیا ان کی کتاب سے۔ اس لئے حسن نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا عقیقہ کی حدیث کو اور خدا خوب واقف ہے۔

بَابُ ۸۴۳ فَضْلُ غُسْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب: غسل جمعہ کی فضیلت

۱۳۸۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنصُورٍ وَهَرُونَ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ بَكَّارٍ بْنُ بِلَالٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ يَحْيَى ابْنِ الْخَوِثِ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ غَسَلَ وَغَسَّلَ وَغَدَّ وَابْتَكَّرَ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلٌ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَرَقِيَامِهَا-

۱۳۸۴: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جمعہ کے دن اپنی بیوی کو غسل کرائے یعنی اس سے ہم بستری کرے اور خود بھی غسل کرے اور مسجد میں جلدی پہنچے اور امام کے نزدیک بیٹھ جائے اور وہ شخص لغو کلام نہ کرے تو اس شخص کو ہر ایک قدم کے عوض ایک سال کے روزے اور عبادت کا اجر ملے گا۔

بَابُ ۸۴۴ الْهَيَاةُ لِلْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کیلئے کیسا لباس زیب تن کرے

۱۳۸۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ قَلْبِسَتْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۱۳۸۵: حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ عمرؓ نے ایک جوڑا کپڑے کا فروخت ہوتے ہوئے دیکھا اور وہ ریشمی تھا کہ جس کو عطاء بن حابب فروخت کرتے تھے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کاش آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کپڑے کو خریدیں اور جمعہ کے دن اور

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِيهَا الْآخِرَةَ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهَا فَأَعْطَى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عَطَارِدٍ مَا قُلْتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَكْسُهَا لِنَلْسَبِهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخَاهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ.

جس دن باہر کے لوگ آپ ﷺ کے پاس آیا کریں آپ اس کو پہنا کریں۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس لباس کو وہ شخص پہنے گا کہ جس کا آخرت میں کوئی اور کسی قسم کا حصہ نہیں ہے نہ وہاں کی نعمتوں میں پھر رسول کریم کے پاس اس قسم کے جوڑے آئے آپ نے ان میں سے ایک جوڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیا۔ عمر نے فرمایا: یا رسول اللہ! آپ مجھے یہ کپڑا پہناتے ہیں اور پہلے آپ نے عطار د کے جوڑوں کے متعلق کیا فرمایا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھے یہ جوڑا پہننے کیلئے نہیں دیا ہے پھر عمر نے وہ جوڑا اپنے ایک بھائی کو پہنایا جو کہ مشرک تھا مکہ مکرمہ میں۔

۱۳۸۶: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کا غسل کرنا واجب ہے ہر ایک بالغ شخص پر اسی طریقہ سے مسواک کرنا اور خوشبو لگانا اپنی وسعت کے مطابق۔

۱۳۸۶: أَخْبَرَنِي هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ الْمُكَدِّرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ سُلَيْمٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسَّوَّاکِ وَأَنْ يَمَسَّ مِنَ الطَّيِّبِ مَا يَقْدِرُ عَلَيْهِ.

بَابُ ۸۴۵ فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ

۱۳۸۷: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ ابْنِ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْأَشْعَثِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَوْسَ بْنَ أَوْسٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَلَ وَغَدَا وَابْتَكَّرَ وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَأَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ.

باب: نماز جمعہ کیلئے جانے کی فضیلت سے متعلق

۱۳۸۷: حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ صحابی تھے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بروز جمعہ غسل کرے اور (اپنی بیوی کو بوجہ جماع) غسل کرائے اور نماز جمعہ کیلئے وہ جلدی کر کے مسجد پہنچے اور جمعہ کی نماز کیلئے پیدل چلے سوار نہ ہو اور امام کے قریب (یعنی صف اول میں) بیٹھ جائے اور خاموش رہے اور بیہودہ کلام نہ کرے تو ایسے شخص کو ہر ایک قدم پر ایک نیک عمل ملے گا۔

بَابُ ۸۴۶ التَّبَكُّيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ

۱۳۸۸: أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ نَصْرِ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا

باب: جمعہ کے دن مسجد جلدی جانے کے فضائل

۱۳۸۸: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس روز جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر بیٹھ جاتے ہیں اور جو کوئی جمعہ کے واسطے آتا ہے اس کا نام لکھتے

كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَعَدَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَكَتَبُوا مَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَّتِ الْمَلَائِكَةُ الصُّحُفَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُهَجَّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدَى بَدَنَةً ثُمَّ كَالْمُهْدَى بَقَرَةً ثُمَّ كَالْمُهْدَى شَاةً ثُمَّ كَالْمُهْدَى بَطَّةً ثُمَّ كَالْمُهْدَى دَجَاجَةً ثُمَّ كَالْمُهْدَى بَيْضَةً.

۱۳۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَنَازِلِهِمْ الْأَوَّلَ فَلَا أَوَّلَ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَّيَتِ الصُّحُفَ وَاسْتَمَعُوا الْخُطْبَةَ فَالْمُهَجَّرُ إِلَى الصَّلَاةِ كَالْمُهْدَى بَدَنَةً ثُمَّ الَّذِي يَكُنِيهِ كَالْمُهْدَى بَقَرَةً ثُمَّ الَّذِي يَكُنِيهِ كَالْمُهْدَى كَبْشًا حَتَّى ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ وَالْبَيْضَةَ.

ہیں پھر جس وقت امام (خطبہ کے لیے) نکلتا ہے تو فرشتے کتابیں لپیٹ دیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: جو شخص سب لوگوں سے قبل جمعہ پڑھنے آتا ہے تو وہ شخص ایسا ہے کہ جسے کسی شخص نے (مکہ میں) ایک اونٹ قربان کرنے کے واسطے بھیجا۔ پھر جیسے کہ کسی نے بکری بھیجی پھر جیسے کسی نے بٹخ راہ خدا میں صدقہ کی پھر جیسے کسی نے راہ خدا میں مرغی بھیجی پھر جیسے کہ کسی نے انڈا صدقہ کیا۔

۱۳۸۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: جس وقت جمعہ کا دن ہوتا ہے تو مسجد کے ہر ایک دروازہ پر فرشتے لوگوں کو لکھتے ہیں جو شخص پہلے مسجد پہنچتا ہے تو اسکو پہلے پھر جو اس کے بعد مسجد پہنچتا ہے تو اس کو بعد میں لکھتے ہیں اس طریقہ سے جس وقت امام (خطبہ کے لیے) نکلتا ہے تو نامہ اعمال لپیٹ دیے جاتے ہیں اور فرشتے خطبہ سننے لگتے ہیں پھر جو شخص سب لوگوں سے قبل نماز جمعہ کو جلدی کر کے پہنچتا ہے اسکی مثال ایسی ہے کہ جیسے کسی شخص نے ایک اونٹ قربانی کرنے کے واسطے مکہ بھیجا۔ پھر جو شخص اس کے بعد جیسے کہ کسی شخص نے قربان کرنے کے واسطے ایک گائے بھیجی پھر جو شخص اسکے بعد آئے تو وہ شخص ایسا ہے کہ جیسے کہ اس نے قربان کرنے کے واسطے ایک مینڈھا بھیجا یہاں یہاں تک کہ آپؐ نے مرغی اور انڈے کا تذکرہ فرمایا۔

۱۳۹۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے جمعہ کے دن مسجد کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور وہ حضرات لوگوں کو ان کے درجات کے مطابق (یعنی ترتیب سے) تحریر کرتے ہیں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک اونٹ قربانی کرنے کے واسطے بھیجا اور بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک مرغی قربان کرنے کیلئے بھیجی اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ جیسے کسی نے ایک چڑیا قربان کرنے کے واسطے بھیجی اور بعض ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی نے ایک انڈا صدقہ کرنے کیلئے بھیجا ہو۔

۱۳۹۰: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَقَعُدُ الْمَلَائِكَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَنَازِلِهِمْ فَالنَّاسُ فِيهِ كَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ دَجَاجَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ عَصْفُورًا وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً.

بَابُ ۸۴۷ وَقْتُ الْجُمُعَةِ

باب: جمعہ کے دن کس وقت نماز کیلئے جانا افضل ہے؟

۱۳۹۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَانَ مَقْرَبَ بَدَنَةٍ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَانَ مَقْرَبَ بَقَرَةٍ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَانَ مَقْرَبَ كَبْشٍ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَانَ مَقْرَبَ دَجَاجَةٍ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَانَ مَقْرَبَ بَيْضَةٍ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ.

۱۳۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے روز غسل جنابت کرے اور (مسجد) چلا جائے (سورج کے زوال کے بعد پہلی گھڑی میں) تو اس شخص نے گویا ایک اونٹ قربانی کرنے کے واسطے بھیجا اور جو شخص دوسری گھڑی میں مسجد جائے تو اس نے گویا ایک گائے بھیجی اور جو شخص مسجد تیسری گھڑی جائے تو اس شخص نے گویا کہ راہ خدا میں ایک بکری بھیجی اور جو شخص چوتھی گھڑی میں مسجد جائے تو اس نے گویا کہ ایک مرغی راہ خدا میں بھیجی اور جو شخص پانچویں گھڑی میں مسجد پہنچے تو اس نے گویا کہ ایک انڈا بھیجا پھر جس وقت امام خطبہ پڑھنے کے واسطے نکلتا ہے تو فرشتے آجاتے ہیں اور خطبہ سنتے ہیں۔

۱۳۹۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرِو وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْجَلَّاحِ مَوْلَى عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اثْنَا عَشْرَةَ سَاعَةً لَا يُوجَدُ فِيهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ آيَاهُ فَالْتِمِسُوهَا آخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ.

۱۳۹۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کا دن بارہ گھنٹہ کا ہے جو بندہ مومن اللہ عزوجل سے کچھ مانگے اللہ عزوجل اس کو عنایت فرمائے گا تم لوگ اس کو عصر کے بعد آخری وقت میں تلاش کرو۔

۱۳۹۳: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيحُ نَوَاضِحَنَا قُلْتُ آيَةُ سَاعَةٍ قَالَ زَوَالُ الشَّمْسِ.

۱۳۹۳: حضرت جابر بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کے ہمراہ نماز جمعہ پڑھتے تھے پھر جس وقت ہم لوگ واپس آئے تو ہم لوگ اپنے اونٹوں کو آرام پہنچاتے۔ حضرت امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کونسا وقت ہوتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ سورج کے زوال کے بعد ہی۔

۱۳۹۴: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ يَعْلَى بْنِ الْحَرِثِ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

۱۳۹۴: حضرت سلمہ بن الأكوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کے ہمراہ نماز جمعہ ادا کرتے جس وقت ہم لوگ واپس آجاتے تو دیواروں کا سایہ نہ ہوتا تھا تا کہ ہم لوگ

الْجُمُعَةِ ثُمَّ تَرْجِعُ وَلَيْسَ لِلْحَيْطَانِ فِيَّ يَسْتَظِلُّ بِهِ.

ان کے سایہ میں قیام کر سکیں۔

بَابُ ۸۴۸ الْاِذَا نِ لِلْجُمُعَةِ

باب: اذان جمعہ سے متعلق احادیث

۱۳۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ الْاِذَا نَ كَانَ أَوَّلَ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا كَانَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ وَكَثُرَ النَّاسُ أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْاِذَا نِ الثَّلَاثِ فَأَذَنَ بِهِ عَلَى الزُّورَاءِ فَتَبَتِ الْأُمُورُ عَلَى ذَلِكَ.

۱۳۹۵: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں پہلی اذان جمعہ کی اس وقت ہوا کرتی تھی کہ جس وقت امام منبر پر بیٹھتا پس جس وقت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت قائم ہو گئی اور لوگ کافی تعداد میں ہو گئے تو انہوں نے تیسری اذان کا جمعہ کے دن حکم کیا مع تکبیریں۔ اذان ہو گئی تو اذان دی گئی تو مقام زوراء پر اذان دی گئی (مدینہ میں ایک جگہ کا نام)۔ اس کے بعد اس طرح سے حکم قائم رہا۔

۱۳۹۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ قَالَ إِنَّمَا أَمَرَ بِالتَّأْذِينِ الثَّلَاثِ عُثْمَانُ حِينَ كَثُرَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَلَمْ يَكُنْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُؤَذِّنٍ وَاحِدٍ وَكَانَ التَّأْذِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ.

۱۳۹۶: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تیسری اذان کا حکم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا جس وقت مدینہ منورہ میں لوگ زیادہ ہو گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک ہی اذان تھی یعنی جس وقت امام منبر پر بیٹھتا۔

۱۳۹۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ إِذَا جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِذَا نَزَلَ أَقَامَ ثُمَّ كَانَ كَذَلِكَ فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

۱۳۹۷: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن اذان دیتے تھے جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھ جاتے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترتے تو تکبیر پڑھتے اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں اسی طرح سے رہا۔

بَابُ ۸۴۹ الصَّلَاةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِمَنْ جَاءَ

باب: امام جب خطبہ کے واسطے نکل چکا ہو تو اس وقت

وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ

مسجد میں آجائے تو سنت پڑھے یا نہیں؟

۱۳۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَقَدْ خَرَجَ الْإِمَامُ فَلْيَصِلْ رَكْعَتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

۱۳۹۸: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص آئے اور امام خطبہ دینے کے واسطے نکل چکا ہو تو اس شخص کو چاہیے کہ وہ (تحیۃ المسجد) کی دو رکعت ادا کرے جمعہ کے روز۔

امام اعظم حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں مروی روایت:

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک جمعہ کے روز امام خطبہ دینے کے لئے جب اپنے حجرہ سے نکلا اور منبر کی طرف چلا تو لوگ نہ نوافل اور سنن پڑھیں اور نہ بات چیت کریں یہاں تک کہ امام خطبہ سے فارغ ہو جائے۔ ہاں! قضاء نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کی دلیل ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ کی روایت ہے: ((النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اذا خرج الإمام فلا صلوة ولا كلام)) اس حدیث میں خطبہ سے پہلے اور بعد کی کوئی تفصیل نہیں ہے۔ اس لئے امام کے خطبہ کے واسطے حجرہ سے نکلنے کے بعد صلوة وکلام کو ممنوع قرار دیا گیا۔

باب: امام خطبہ کیلئے کس چیز پر کھڑا ہو؟

۱۳۹۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت خطبہ پڑھتے تھے تو مسجد کے ایک ستون پر جو کہ کھجور کی لکڑی کا تھا اس پر سہارا لگاتے جس وقت منبر بن گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر چڑھنے لگے تو وہ ستون بے قرار ہو گیا اور اس میں سے ایک آواز پیدا ہو گئی جیسے کہ اونٹنی کی آواز ہوتی ہے اور وہ ستون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرقت سے رونے لگا یہاں تک کہ اس آواز کو تمام مسجد والوں نے سنا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے اور اس کو گلے سے لگایا تو وہ خاموش ہو گیا۔

۱۴۰۰: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور انہوں نے حضرت عبد الرحمن بن حکم کو دیکھا کہ وہ بیٹھے بیٹھے خطبہ پڑھ رہے تھے انہوں نے فرمایا ان کو دیکھو اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ دیکھو اس خبیث شخص کو کہ وہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے حالانکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ لوگ جس وقت تجارت دیکھتے ہیں یا کھیل دیکھتے ہیں تو وہ دوڑ جاتے ہیں اس جانب اور تم کو کھڑا چھوڑ دیتے ہیں پس معلوم ہوا کہ خطبہ کھڑے ہو کر دینا چاہیے۔

باب: امام کے قریب بیٹھنے کی فضیلت

۱۴۰۱: حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص غسل دے اور خود غسل

باب ۸۵۰ مقام الإمام فی الخطبة

۱۳۹۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَسْتَبْدُ إِلَى جَذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صَنَعَ الْمِنْبَرَ وَاسْتَوَى عَلَيْهِ اضْطَرَبَتْ تِلْكَ السَّارِيَةُ كَحَيْنِ النَّاقَةِ حَتَّى سَمِعَهَا أَهْلُ الْمَسْجِدِ حَتَّى نَزَلَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَقَهَا فَسَكَّتْ۔

۱۴۰۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ انْظُرُوا إِلَى هَذَا يَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُوا إِلَيْهَا وَكَلَّ كَوْلَهُ قَائِمًا۔

باب ۸۵۱ الفضل فی الدُّنُو مِنَ الْإِمَامِ

۱۴۰۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ الْحَرِثِ يُحَدِّثُ عَنْ

کرے جمعہ کے دن (اپنی عورت سے صحبت کرے) اور وہ شخص مسجد جلدی پہنچے اور خاموش رہے اور وہ شخص بیہودہ کلام نہ کرے تو اس شخص کو ہر ایک قدم پر ایک سال کے روزے اور عبادت کا اجر ملے گا۔

باب: جس وقت امام منبر پر خطبہ دے رہا ہو تو لوگوں کی گردنیں پھلانگنا ممنوع ہے

۱۴۰۲: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک شخص حاضر ہوا لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ کیونکہ تم نے لوگوں کو سخت تکلیف پہنچائی۔

باب: اگر امام خطبہ دے رہا ہو اور اس وقت کوئی شخص آجائے تو نماز پڑھے یا نہیں؟

۱۴۰۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے روز حاضر ہوا اور اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے دو رکعات (تحیۃ المسجد) پڑھ لی ہیں؟ اُس شخص نے کہا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو رکعت پڑھ لو۔

باب: جس وقت خطبہ ہو رہا ہو تو خاموش

رہنا چاہیے

۱۴۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے ساتھی سے جمعہ کے دن کہے خاموش رہو اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اس شخص نے بھی لغو کلام کیا کیونکہ خاموش رہنے کا حکم بھی نئی بات کرنے جیسا ہے۔ کسی سے یہ کہنا کہ تم خاموش رہو تو یہ بھی کلام ہے۔ (البتہ اگر اشارہ سے خاموش

أَبِي الْأَشْعَثِ الضَّنْعَانِيُّ عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَسَلَ وَاغْتَسَلَ وَابْتَكَّرَ وَغَدَّ وَذَنَّا مِنَ الْإِمَامِ وَأَنْصَتَ ثُمَّ لَمْ يَلْعُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ كَأَجْرِ سَنَةِ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا۔

بَابُ ۸۵۲ النَّهْيُ عَنْ تَخَطُّي رِقَابِ النَّاسِ وَالْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۴۰۳: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَّانٍ قَالَ أَبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ عَبْدِ بْنِ بُسْرِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا إِلَى جَانِبِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ اجْلِسْ فَقَدْ أَذَيْتَ۔

بَابُ ۸۵۳ الصَّلَاةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِمَنْ جَاءَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

۱۴۰۴: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ وَيُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ رَكَعْتَ رَكَعَتَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَارْكَعْ۔

بَابُ ۸۵۴ الْإِنْصَاتُ لِلْخُطْبَةِ

يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۴۰۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا۔

کرائے تو اس میں کوئی برائی نہیں)۔ واللہ اعلم

۱۳۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس وقت تم خطبہ کے وقت اپنے ساتھی سے کہو کہ تم خاموش رہو تو تم نے (بھی) دراصل یہودہ کلام کیا۔

۱۳۰۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ.

باب: خاموش رہنے کے فضائل
سے متعلق

بَابُ ۸۵۵ فَضْلِ الْإِنْصَاتِ وَتَرْكِ اللَّغْوِ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۳۰۶: حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جو شخص جمعہ کے دن حکم کے مطابق اپنے آپ کو پاک کرے پھر اپنے مکان سے نکلے اور نماز جمعہ میں حاضر ہو اور وہ خاموش رہے نماز ہونے تک تو اس کے اگلے جمعہ تک کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۱۳۰۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ زِيَادِ بْنِ كُثَيْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ الْقُرَيْشِيِّ الصَّبِيِّ وَكَانَ مِنَ الْقُرَاءِ الْأَوَّلِينَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَمَا أُمِرْتُمْ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتَّى يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ وَيُنْصِتُ حَتَّى يَقْضَى صَلَوَتُهُ إِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ.

باب: خطبہ کس طریقہ سے پڑھے؟

بَابُ ۸۵۶ كَيْفَ الْخُطْبَةِ

۱۳۰۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حاجت کا خطبہ (یعنی نکاح وغیرہ کا) اس طریقہ سے سکھایا: الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ یعنی تمام تعریف ہے اللہ کی اور ہم اس سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے مغفرت مانگتے ہیں اور ہم پناہ مانگتے ہیں اپنے خدا کی اپنے قلوب کی برائی سے کہ جس کو اللہ عزوجل راستہ دکھلا دے تو اس کو گمراہ کرنے والا کوئی شخص نہیں ہے اور جس کو گمراہ کر دے تو اس کو کوئی راستہ بتلانے والا نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود برحق نہیں ہے۔ علاوہ اللہ کے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے ہیں اور اس کے

۱۳۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَّمَنَا خُطْبَةَ الْحَاجَةِ الْحَمْدُ لِلَّهِ نُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَفْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ يَا

أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ شَيْئًا وَلَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ مَسْعُودٍ وَلَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ ابْنُ حُجْرٍ -

بھیجے ہوئے رسول ہیں پھر آپ ﷺ نے تین آیات کریمہ تلاوت فرمائی۔ اے ایمان والو! تم خدا سے ڈرو اپنے پروردگار سے کہ جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا پھر اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں کے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلانے اور تم ڈرو اللہ سے کہ جس کے نام پر تم مانگتے ہو اور تم ڈرو اس کے رشتہ ناطوں سے اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے اور تم مضبوط بات کہا کرو۔ امام نسائی نے فرمایا کہ یہ حدیث منقطع ہے کیونکہ ابو عبیدہ نے عبد اللہ بن مسعود سے نہیں سنا اور نہ عبد الرحمن نے عبد اللہ سے سنا اور نہ عبد الجبار بن وائل نے اپنے والد ابن حجر سے سنا۔

کیفیت خطبہ:

خطبہ نماز کے مقابلے میں مختصر ہونا چاہئے۔ نماز کے مقابلہ میں خطبہ طویل دینا مکروہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے ارشاد ہے: نماز کا طول اور خطبہ کا اختصار خطیب کی سوجھ بوجھ اور دینی بصیرت کی علامت ہے لہذا تم نماز طویل پڑھو اور خطبہ مختصر دو۔ (صحیح مسلم)

خطبہ کے وقت خطیب کے قریب بیٹھنا اور اس کی طرف رخ کرنا مستحب ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ خطبہ میں حاضر ہو اور امام سے قریب رہو۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

بَابُ ۸۵۷ حَضِّ الْإِمَامِ فِي خُطْبَتِهِ

عَلَى الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۴۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا رَاحَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ -

۱۴۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَشِيطٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ سُنَّةٌ وَقَدْ حَدَّثَنِي بِهِ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمَ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ -

باب: خطبہ جمعہ میں غسل کی ترغیب سے متعلق

احادیث

۱۴۰۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے خطبہ پڑھا تو ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں سے جس وقت کوئی شخص نماز جمعہ کے واسطے جانے لگے تو اس کو چاہیے کہ وہ شخص پہلے غسل کرے۔

۱۴۰۹: حضرت ابراہیم بن نشیط سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن شہاب سے جمعہ کے دن غسل کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ غسل مسنون ہے پھر بیان کیا کہ مجھ سے حضرت سالم بن عبد اللہ نے نقل کیا اور انہوں نے اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے اس کو منبر پر بیان فرمایا۔

۱۴۱۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ مَنْ جَاءَ مِنْكُمُ الْجُمُعَةُ فَلْيَغْتَسِلْ۔

بَابُ ۸۵۸ حَدَّثَ الْإِمَامُ عَلَى الصَّدَقَةِ

يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي خُطْبَتِهِ

۱۴۱۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِهَيْئَةِ بَذَّةٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَحَتَّى النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَالْقُوا نِيَابًا فَأَعْطَاهُ مِنْهَا ثَوْبَيْنِ فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الثَّانِيَةُ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَحَتَّى النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ قَالَ فَالْقَى أَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ هَذَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِهَيْئَةِ بَذَّةٍ فَأَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَالْقُوا نِيَابًا فَأَمَرْتُ لَهُ مِنْهَا بِثَوْبَيْنِ ثُمَّ جَاءَ الْآنَ فَأَمَرْتُ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ فَالْقَى أَحَدَهُمَا فَانْتَهَرَهُ وَقَالَ خُذْ ثَوْبَكَ۔

۱۴۱۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: جو شخص تمہارے میں سے نماز جمعہ کے واسطے حاضر ہو تو اس کو غسل کرنا چاہیے۔ دیگر روایات بھی ذکر فرمائی گئیں۔

باب: جمعہ کے روز امام کو خیرات کرنے کی ترغیب دینا

چاہیے

۱۴۱۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا جو کہ خراب اور خستہ حالت میں تھا (یعنی وہ شخص میلے کپڑے پہنے ہوئے تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نماز سے فارغ ہو گئے ہو؟ اس شخص نے انکار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دو رکعت پڑھ لو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے حضرات کو بھی اس کی جانب توجہ کرائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دینے کی ترغیب دلائی انہوں نے کپڑے ڈالنا شروع کر دیئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کو ان میں سے دو کپڑے دے دیئے۔ جس وقت دوسرا جمعہ ہوا تو پھر وہ شخص حاضر ہوا اور اس وقت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو رغبت دلائی صدقہ کرنے کی۔ اس آدمی نے ان دو کپڑوں میں سے جو کہ آئندہ جمعہ میں اس کو ملے تھے ایک کپڑا رکھ دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی پچھلے جمعہ کو یہ پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے آیا تھا اس وجہ سے میں نے لوگوں کو اسے صدقہ کرنے کی ترغیب دی۔ لوگوں نے کپڑے دیئے جن میں سے دو کپڑے اسے دے دیئے اس مرتبہ یہ آیا تو میں لوگوں کو پھر صدقہ کی ترغیب دے رہا تھا اس پر اس نے بھی (انہی میں سے) ایک کپڑا دے دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ڈانٹا اور فرمایا کہ اپنا کپڑا اٹھا لو۔

امام کا لوگوں کو خطبہ جمعہ کے دوران صدقہ کی ترغیب دینا:

امام کو لوگوں کو خطبہ میں صدقہ و خیرات کی ترغیب دینی چاہئے۔ امام منبر پر عوام سے خطاب کرے۔ مختصر خطبہ دینا مستحب

ہے۔ دونوں خطبہ کے درمیان فصل کرنا چاہئے اس قدر کہ اس وقفہ میں تین مرتبہ سبحان اللہ کہا جاسکے۔ خطبہ کے دوسرے حصہ میں قرآن کریم کی چند آیات کے ذریعے بھی وعظ و نصیحت کی جائے۔ نبی اکرم ﷺ سے نماز جمعہ میں طویل اور مختصر سورتیں پڑھنا ثابت ہیں لہذا امام کو چاہئے کہ کبھی طویل اور کبھی مختصر سورت تلاوت کرے۔

بَابُ ۸۵۹ مُخَاطَبَةِ الْإِمَامِ رَعِيَّتِهِ

وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ

۱۳۱۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَأَرْكَعْ۔

۱۳۱۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى إِسْرَآئِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ مَعَهُ وَهُوَ يَقْبَلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ مَرَّةٌ وَيَقُولُ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَظَمَتَيْنِ۔

بَابُ ۸۶۰ الْقِرَاءَةِ فِي الْخُطْبَةِ

۱۳۱۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا هُرُوثُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ وَهَّابٍ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ حَفِظْتُ قِيَامَ الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

بَابُ ۸۶۱ الْإِشَارَةِ فِي الْخُطْبَةِ

۱۳۱۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ أَنَّ بَشَرَ بْنَ مَرْوَانَ رَفَعَ يَدَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَسَبَّ عَمَّارَةَ بْنَ

باب: امام کا منبر پر بیٹھ کر اپنی رعایا سے

خطاب کرنا

۱۳۱۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تم نے نماز پڑھ لی؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چلو اٹھو اور نماز ادا کرو۔

۱۳۱۳: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو منبر پر دیکھا۔ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے اور کبھی اُن (حسن رضی اللہ عنہ) کی طرف اور کہتے: میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ شائد رب کریم اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان مصالحت کرادے۔

باب: خطبہ میں قرآن پڑھنا

۱۳۱۴: حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے سورہ "قی" سن کر یاد کی۔ اس لیے کہ نبی ﷺ سے جمعہ کے دن منبر پر پڑھا کرتے تھے۔

باب: دوران خطبہ اشارہ کرنا

۱۳۱۵: حضرت حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بشیر بن مروان نے جمعہ کے دن منبر پر (دوران خطبہ) اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا تو عمارہ رضی اللہ عنہ نے انہیں تنبیہ کی اور فرمایا: نبی ﷺ

رُويَةُ النَّقْفِيِّ وَقَالَ مَا زَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَذَا وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ السَّبَابَةِ۔

بَابُ ۸۶۰ نَزُولِ الْإِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ قَبْلَ فَرَغِهِ مِنَ الْجُمُعَةِ وَقَطْعِهِ كَلَامَهُ وَرُجُوعِهِ إِلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۳۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَعَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَغْتَرَانِ فِيهِمَا فَتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ كَلَامَهُ فَحَمَلَهُمَا ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فَتَنَةٌ رَأَيْتُ هَذَيْنِ يَغْتَرَانِ فِي قَمِيصَيْهِمَا فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ كَلَامِي فَحَمَلْتُهُمَا۔

بَابُ ۸۶۳ مَا يَسْتَحَبُّ مِنْ تَقْصِيرِ الْخُطْبَةِ

۱۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ عَزْوَانَ قَالَ أَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَقِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَوْفَى يَقُولُ كَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْثُرُ الذِّكْرُ وَيَقْلُ اللَّغْوُ وَيَطِيلُ الصَّلَاةُ وَيَقْصُرُ الْخُطْبَةُ وَلَا يَأْنِفُ أَنْ يَسْئَلَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ فَيَقْضِي لَهُ الْحَاجَةَ۔

بَابُ ۸۶۴ كَمْ يَخْطُبُ

۱۳۱۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُهُ يَخْطُبُ إِلَّا قَائِمًا وَيَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ الْخُطْبَةَ الْآخِرَةَ۔

بَابُ ۸۶۵ الْفَضْلُ بَيْنَ الْحُطْبَتَيْنِ بِالْجُلُوسِ

نے اس سے زائد نہیں کیا اور اپنی شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔

باب: خطبہ ختم کرنے سے پہلے منبر سے اترنا اور پھر

واپس جانا

۱۳۱۶: حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حسن و حسین بیٹے آئے۔ دونوں نے سرخ کپڑے پہن رکھے تھے اور گرتے گراتے (بوجہ بچپن) چلے آ رہے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر خطبہ روک دیا اور اتر کر انہیں اٹھا لیا اور پھر دوبارہ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: ”تمہارے اموال اور اولاد میں فتنہ ہے“ دیکھو! میں نے انہیں دیکھا کہ اپنے گرتوں میں گرتے چلے آ رہے ہیں تو میں صبر نہ کر سکا (یعنی گھبراہٹ ہوئی کہ کہیں گر کر چوٹ نہ لگ جائے) اور میں نے خطبہ موقوف کر کے انہیں اٹھا لیا۔

باب: خطبہ مختصر دینا مستحب ہے

۱۳۱۷: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا ذکر زیادہ کیا کرتے اور لا یعنی گفتگو کم کرتے۔ نماز لمبی پڑھتے اور خطبہ مختصر دیتے۔ نیز بیواؤں اور مسکینوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور ان کا کام کر دینے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتے تھے۔

باب: بروز جمعہ کتنے خطبے دیئے جائیں؟

۱۳۱۸: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک خطبہ دے کر بیٹھ جاتے اور دوبارہ کھڑے ہو کر دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے۔

باب: دو خطبوں کے درمیان بیٹھنے کا بیان

۱۳۱۹: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ الْخُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ۔

بَابُ ۸۶۶ السُّكُوتِ فِي الْقَعْدَةِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ
۱۳۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ خُطْبَةً أُخْرَى فَمَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَدْ كَذَبَ۔

بَابُ ۸۶۷ الْقِرَاءَةِ فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ

وَالذِّكْرُ فِيهَا

۱۳۲۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ وَيَقْرَأُ آيَاتٍ وَيَذْكُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا وَصَلَوَتُهُ قَصْدًا۔

بَابُ ۸۶۸ الْكَلَامِ وَالْقِيَامِ بَعْدَ النَّزُولِ

عَنِ الْمَنْبَرِ

۱۳۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَرِيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْزِلُ عَنِ الْمَنْبَرِ فَيَعْرِضُ لَهُ الرَّجُلُ فَيَكَلِّمُهُ فَيَقُومُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى يَقْضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ إِلَى مُصَلَّاهُ فَلْيُصَلِّيَ۔

۱۳۱۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبے ارشاد فرماتے اور دونوں خطبے کھڑے ہو کر ارشاد فرماتے۔ نیز ان دونوں خطبوں کے درمیان فصل کرتے۔ (یعنی ذرا دیر کو بیٹھتے)۔

باب: خطبوں کے درمیان خاموش بیٹھنا

۱۳۲۰: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بروز جمعہ خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھ جاتے اور خاموش رہتے۔ اس کے بعد دوبارہ کھڑے ہوتے اور دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے۔ اگر کوئی شخص تم سے یہ کہہ دے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتا ہے۔

باب: دوسرے خطبہ میں قرأت کرنا اور

کا ذکر کرنا

۱۳۲۱: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے۔ پھر کچھ دیر تشریف رکھتے اور دوبارہ کھڑے ہوتے۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کی چند آیات کی تلاوت فرماتے اور اللہ جل جلالہ کا ذکر فرماتے۔ علاوہ ازیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ اور نماز دونوں متوسط ہوتے۔ (یعنی نہ بہت چھوٹے اور نہ بہت طویل)

باب: منبر سے نیچے اتر کر کھڑا ہونا یا کسی

سے گفتگو کرنا

۱۳۲۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر سے نیچے تشریف لاتے تو جو بھی سامنے آ جاتا اس سے گفتگو فرماتے۔ جب وہ اپنی بات پوری کر لیتا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھتے اور نماز پڑھاتے۔

بَابُ ۸۶۹ عَدَدِ صَلَوةِ الْجُمُعَةِ

۱۳۲۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَالَ عُمَرُ صَلَوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَصَلَوةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلَوةُ الْأَضْحَى رَكْعَتَانِ وَصَلَوةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرِ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي لَيْلَى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ۔

بَابُ ۸۷۰ الْقِرَاءَةُ فِي صَلَوةِ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ

الْجُمُعَةِ وَالْمَنَافِقِينَ

۱۳۲۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَرْثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَخْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمًا الْبُطَيْنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلَوةِ الصُّبْحِ أَلَمْ تَنْزِيلُ وَهَلْ آتَى عَلَى الْإِنْسَانِ وَفِي صَلَوةِ الْجُمُعَةِ بِسُورَةِ الْجُمُعَةِ وَالْمَنَافِقِينَ۔

بَابُ ۸۷۱ الْقِرَاءَةُ فِي صَلَوةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ

اِسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ۱۳۲۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْبُدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقَبَةَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلَوةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اِسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ۔

باب: نماز جمعہ کی رکعات

۱۳۲۳: حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نماز جمعہ عید الفطر، عید الاضحیٰ اور سفر کی نماز دو دو رکعات ہیں اور یہ (دو رکعات ہی) پوری ہیں، ان میں کوئی کمی نہیں۔ یہ بات ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوئی۔ امام نسائی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے عمر رضی اللہ عنہ سے کوئی حدیث نہیں سنی۔

باب: نماز جمعہ میں سورہ جمعہ اور سورہ

منافقون پڑھنا

۱۳۲۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورہ المجدہ اور سورہ دہر کی تلاوت فرماتے۔ پھر جمعہ کی نماز میں سورہ جمعہ اور سورہ منافقون کی تلاوت فرماتے۔

باب: نماز جمعہ میں سورہ الاعلیٰ اور سورہ غاشیہ کی

تلاوت کرنے کا بیان

۱۳۲۵: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ میں سورہ الاعلیٰ اور سورہ غاشیہ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

جمعة المبارک کے روز پڑھی جانے والی سورتوں کا بیان :

جمعة المبارک مبارک دن ہے اس میں جس قدر ہو سکے انسان کو چاہئے کہ اپنے رب کی عبادت کرے۔ یہ گویا مسلمانوں کا ہفتہ وار تربیتی پروگرام ہے لہذا اس میں ہر ممکن کوشش کی جائے کہ شرکت کی جائے بلکہ جس قدر جلدی ممکن ہو مسجد میں آکر ذکر و اذکار اور تلاوت کا اہتمام کیا جائے خاص طور پر اس زمانہ میں جو دجالیت اور مادیت پرستی کا فتنہ ہے سورۃ الکہف کی تلاوت کی جائے اور اس کا ترجمہ بھی پڑھا جائے تو بندہ کا تجربہ ہے کہ بے حد نافع ہے۔ (جامی)

بَابُ ۸۷۲ ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ

بَابُ ۸۷۲ ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ

بَشِيرٌ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلَوةِ الْجُمُعَةِ
۱۳۲۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَأَلَ النَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ مَاذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى أَثَرِ سُورَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ كَانَ يَقْرَأُ هَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ۔

۱۳۲۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنْشَرِ أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فَيَقْرَأُ بِهِمَا فِيهِمَا جَمِيعًا۔

بَابُ ۸۷۳ مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً

مَنْ صَلَوةِ الْجُمُعَةِ

۱۳۲۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَذْرَكَ مِنْ صَلَوةِ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَذْرَكَ۔

بَابُ ۸۷۳ عَدَدُ الصَّلَوةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

بَابُ ۸۷۳ عَدَدُ الصَّلَوةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

بَابُ ۸۷۳ عَدَدُ الصَّلَوةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

فِي الْمَسْجِدِ

ادا کرے

۱۴۲۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْ أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا.

بَابُ ۸۷۵ صَلَاةُ الْإِمَامِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۱۴۳۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

۱۴۳۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ.

بَابُ ۸۷۶ إِطَالَةُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ

۱۴۳۲: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ هُرُونَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ يُطِيلُ فِيهِمَا وَيَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُهُ.

بَابُ ۸۷۷ ذِكْرُ السَّاعَةِ الَّتِي يُسْتَجَابُ فِيهَا

الدُّعَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

۱۴۳۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ الطُّورَ فَوَجَدْتُ نَمَّ كَعْبًا فَمَكْتُ أَنَا وَهُوَ يَوْمًا أَحَدُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْدِثُنِي عَنِ التَّوْرَةِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُهْبِطَ وَفِيهِ تَبَيَّنَ عَلَيْهِ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ

۱۴۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھ چکے تو اسے چاہیے اس کے بعد چار رکعات ادا کرے۔

باب: امام کا بعد جمعہ نماز ادا کرنا

۱۴۳۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ لیکن گھر واپس جا کر دو رکعتیں ادا کیا کرتے تھے۔

۱۴۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے بعد گھر واپس آ کر دو رکعات نماز ادا کیا کرتے تھے۔

باب: جمعہ کے بعد دو طویل رکعات ادا کرنا

۱۴۳۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ وہ جمعہ کی نماز کے بعد دو طویل رکعات پڑھتے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بعینہ (دو طویل رکعات) ادا فرمایا کرتے تھے۔

باب: بروز جمعہ قبولیت کی گھڑی

کا بیان

۱۴۳۳: حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ جب میں کوہ طور پر گیا تو میری ملاقات کعب بن احبار رضی اللہ عنہ سے ہو گئی۔ ہم دونوں ایک دن اکٹھے رہے۔ میں انہیں رسول اللہ ﷺ کی احادیث سناتا اور وہ مجھے توریت کی احادیث بیان کرتے رہے۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طلوع آفتاب ہونے والے دنوں میں سب سے اچھا دن جمعہ کا ہے۔ اسی دن آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اسی دن (آدم علیہ السلام) جنت سے نکالے گئے اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اسی دن ان کی وفات ہوئی اور یہی دن روزِ

تَقُومُ السَّاعَةُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ ذَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ تُصْبِحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُصِيحَةً حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَقَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا ابْنُ آدَمَ وَفِيهِ لَا يُصَادِفُهَا مُؤْمِنٌ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ يَسْأَلُ اللَّهُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ آيَاهُ فَقَالَ كَعَبٌ ذَلِكَ يَوْمٌ لِي كُلِّ سَنَةٍ فَقَرَأَ كَعَبُ التَّوْرَةَ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَخَرَجْتُ فَلَقِيتُ بَصْرَةَ بْنَ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيَّ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ جِئْتَ قُلْتَ مِنَ الطُّورِ قَالَ لَوْ لَقِيتُكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَأْتِيَهُ لَمْ تَأْتِهِ قُلْتُ لَهُ وَلَمْ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَعْمَلُ الْمُطَيُّ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي وَمَسْجِدِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ فَقُلْتُ لَوْ رَأَيْتَنِي خَرَجْتُ إِلَى الطُّورِ فَلَقِيتُ كَعَبًا فَمَكَّكْتُ أَنَا وَهُوَ يَوْمًا أَحَدْتُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَحْدِثُنِي عَنِ التَّوْرَةِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُهْبِطَ وَفِيهِ نَبِّ عَلَيْهِ وَفِيهِ قُبِضَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ ذَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ تُصْبِحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُصِيحَةً حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَقَقًا مِنَ السَّاعَةِ إِلَّا ابْنُ آدَمَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ يَسْأَلُ اللَّهُ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ آيَاهُ قَالَ كَعَبٌ ذَلِكَ يَوْمٌ لِي كُلِّ سَنَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبَ كَعَبٌ قُلْتُ ثُمَّ قَرَأَ كَعَبٌ فَقَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ صَدَقَ كَعَبٌ إِنِّي لَا أَعْلَمُ بِلِكَ السَّاعَةِ فَقُلْتُ يَا أَخِي حَدِّثْنِي بِهَا قَالَ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ

قیامت ہوگا۔ کوئی جانور ایسا نہیں جو جمعہ کے دن سورج طلوع ہونے تک قیامت کے خوف کی وجہ سے کان نہ لگائے رہے۔ اسی دن ایک گھڑی ایسی بھی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اس گھڑی نماز پڑھنے کے بعد رب ذوالجلال والا کرام سے کچھ طلب کرتا ہے تو رب قدوس اسے ضرور وہ چیز عطا فرماتے ہیں۔ کعب کہنے لگے ایسا دن تو سال میں صرف ایک مرتبہ آتا ہے۔ میں نے کہا، نہیں! ہر جمعہ کو ایسی ساعت آتی ہے۔ چنانچہ کعب نے توریت پڑھی اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا یہ ساعت ہر جمعہ کو آتی ہے۔ پھر میں وہاں سے چلا تو بصرہ بن ابی بصرہ غفاری سے ملاقات ہو گئی۔ انہوں نے دریافت کیا کہ (ابو ہریرہؓ) کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے کہا: کوہ طور سے۔ فرمایا اگر میری ملاقات آپ سے وہاں پر جانے سے پہلے ہو جاتی تو آپ ہرگز وہاں نہ جاتے۔ میں نے پوچھا: کیوں؟ کہنے لگے: میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تین مسجدوں کے علاوہ کسی زیارت کے لیے سفر نہ کیا جائے۔ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد بیت المقدس۔ پھر اس کے بعد میری ملاقات عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے کہا: میں آج کوہ طور پر گیا تھا وہاں میری کعب سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ایک دن اُن کے ساتھ گزارا۔ میں اُن سے نبی کی احادیث بیان کرتا تھا اور وہ توریت کی روایات بیان کرتے رہے۔ میں نے انہیں بتایا کہ نبی نے فرمایا: سورج طلوع ہونے والے دنوں میں سب سے بہتر دن جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن آدم کی پیدائش ہوئی اسی دن وہ جنت سے نکالے گئے اسی دن ان کی توبہ کو اللہ جل جلالہ نے شرف قبولیت بخشا۔ اسی دن اُن کی وفات ہوئی اور قیامت بھی جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی اور انسان کے علاوہ کوئی جانور ایسا نہیں جو جمعہ کے دن آفتاب طلوع ہونے تک قیامت کے ڈر کی وجہ سے اُسی طرف متوجہ نہ رہے۔ (اور میں نے یہ بھی کہا کہ) اس میں ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے کہ اگر کوئی مسلمان شخص اس میں نماز ادا کرے اور اللہ جل جلالہ سے کوئی چیز

الشَّمْسُ فَقُلْتُ أَلَيْسَ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُصَادِفُهَا مُؤْمِنٌ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ وَلَيْسَتْ بِتِلْكَ السَّاعَةِ صَلَاةُ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى وَجَلَسَ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ لَمْ يَزَلْ فِي صَلَاتِهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ الصَّلَاةُ الَّتِي تَلَاqِيهَا قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهُوَ كَذَلِكَ۔

طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے ضرور وہ چیز عطا کرتے ہیں۔ کعب کہنے لگے وہ دن تو سال بھر میں صرف ایک مرتبہ آتا ہے۔ عبد اللہ بن سلام کہنے لگے کعب جھوٹ بولتے ہیں۔ میں نے کہا: اس کے بعد کعب نے (توریت کو) پڑھ کر دیکھا تو کہا کہ رسول اللہ نے سچ کہا ہے۔ یقیناً ایسی گھڑی ہر جمعہ کو آتی ہے۔ اس پر عبد اللہ فرماتے لگے۔ کعب نے سچ کہا اور مجھے اُس ساعت کا علم ہے۔ میں نے کہا: میرے بھائی پھر مجھے آگاہ کرو۔ انہوں نے کہا: غروب آفتاب سے پہلے جمعہ کی آخری گھڑی ہے۔ میں نے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان نہیں سنا کہ جو شخص اس ساعت کو نماز میں پائے۔ لیکن اس وقت تو نماز ہی ادا نہیں کی جاسکتی۔ انہوں نے کہا: کیا تم نے یہ فرمان نہیں سنا کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ایک نماز ادا کی اور دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھا رہا تو گویا وہ حالت نماز ہی میں ہے۔ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ کہا: تو پھر یہ بھی اسی طرح ہے۔

۱۴۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسا وقت بھی ہے اگر کوئی مسلمان اس وقت اللہ تعالیٰ سے کسی (جائز) چیز کی طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے وہ چیز لازماً عطا کرتا ہے۔

۱۴۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابو قاسم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اگر کوئی مسلمان دوران نماز اُس ساعت کو پالے اور پھر اس میں اللہ جل جلالہ سے کوئی چیز طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے ضرور وہ چیز عطا فرماتے ہیں۔ ہم نے کہا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ یہ ساعت چند گھڑی کے لیے ہے۔ (یعنی چند لمحہ ہی کے لیے ہے)۔

۱۴۳۴: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ رَبَاحٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ۔

۱۴۳۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زَرَّارَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ قَانِمٌ يُصَلِّيُ يَسْأَلُ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قُلْنَا يَقْلِلُهَا يُزْهِدُهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ رَبَاحٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَّا أَيُّوبَ بْنُ سُوَيْدٍ فَإِنَّهُ حَدَّثَ بِهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ وَأَيُّوبَ بْنِ سُوَيْدٍ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ۔

(۱۵)

کتاب تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ

نماز قصر سے متعلقہ احادیث

۱۳۳۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابِيهِ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَدْ آمَنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتُ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَأَقْبَلُوا صَدَقْتَهُ.

۱۳۳۶: حضرت یعلیٰ بن اُمیہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ارشاد ربانی ہے: "اگر تم لوگوں کو خطرہ ہو کہ کافر تمہیں پریشان کریں گے تو تمہیں نماز کم کرنے پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔" لیکن اب تو ہم لوگوں کو امن نصیب ہو گیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: مجھے بھی پہلی دفعہ یہ بات سن کر اسی طرح حیرت ہوئی تھی جس طرح تمہیں ہوئی ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم کو عطا کیا گیا ایک صدقہ ہے لہذا اسے قبول کرو۔

خلاصہ الباب ☆ اس روایت میں ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ یعلیٰ رضی اللہ عنہ امن قائم ہو جانے کی وجہ سے نماز قصر کی روایات کو متروک سمجھتے تھے اور ان کا خیال تھا یہ نماز (نماز قصر) صرف حالت جنگ یا کسی کو جان کے خطرے کے وقت ہی پڑھنی چاہیے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بتائی گئی حدیث سے ان کا یہ شک دور ہو گیا۔ ویسے بھی ترمذی کی ایک روایت سے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول کو مزید تقویت ملتی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی دو سہولتوں میں سے جس میں اپنے لیے آسانی پاؤ اسے اختیار کرو۔" اس کے علاوہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں اکثر دو رکعات پڑھنا احادیث میں وارد ہے۔

۱۳۳۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِنَّا نَجِدُ صَلَاةَ الْحَضَرِ وَصَلَاةَ الْخَرَفِ فِي الْقُرْآنِ وَلَا تَجِدُ صَلَاةَ السَّفَرِ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ

۱۳۳۷: حضرت اُمیہ بن عبد اللہ بن خالد نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہم حضر اور خوف کی نماز کے متعلق ذکر تو قرآن میں پاتے ہیں لیکن سفر کی نماز کا ذکر نہیں ملتا۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بھتیجے! اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت ہماری طرف مبعوث کیا اس وقت ہم کچھ نہیں جانتے تھے۔ لہذا ہم لوگ بعینہ

يَا ابْنَ آخِي إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ بَعَثَ إِلَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ شَيْئًا وَإِنَّمَا نَفْعَلُ كَمَا رَأَيْنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ۔

۱۴۳۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَادَانَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ لَا يَخَافُ إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ۔

۱۴۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ لَا نَخَافُ إِلَّا بِاللَّهِ عَزَّوَجَلَّ نُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ۔

۱۴۴۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَبِيبَ بْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ ابْنِ السَّمِطِ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُصَلِّي بِذِي الْحَلِيفَةِ رَكَعَتَيْنِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا أَفْعَلُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ۔

۱۴۴۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَلَمْ يَزَلْ يَقْصُرُ حَتَّى رَجَعَ فَأَقَامَ بِهَا عَشْرًا۔

۱۴۴۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ شَفِيقٍ قَالَ أَبِي أَنبَاءًا أَبُو حَمْرَةَ وَهُوَ الشَّكْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي السَّفَرِ رَكَعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَكَعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَكَعَتَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔

۱۴۴۳: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ

اُسی طرح کرتے جس طرح آپ ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے اور نبی ﷺ نے ہمیشہ حالت سفر میں قصر نماز ہی پڑھی اسی وجہ سے ہم بھی قصر ہی پڑھتے ہیں۔

۱۴۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ جانے کے لیے نکلے اور نبی ﷺ کو اللہ رب العالمین کے علاوہ کسی کا خوف بھی نہیں تھا (یعنی کفار کی طرف سے ایذا دیئے جانے کا اندیشہ نہ تھا) لیکن باوجود اس کے نبی کریم ﷺ قصر ادا فرماتے رہے۔

۱۴۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف آرہے تھے اور اس وقت ہمیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی چیز کا اندیشہ نہیں تھا لیکن ہم دو رکعات ہی پڑھتے رہے۔

۱۴۴۰: حضرت سمط رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقام ذوالحلیفہ پر دو رکعات ادا کرتے ہوئے پایا تو ان سے اس کی وجہ دریافت کی۔ انہوں نے کہا: میں تو اسی طرح کرتا ہوں جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔

۱۴۴۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جانے کے لیے نکلا تو رسول اللہ ﷺ واپس آنے تک نماز قصر ادا فرماتے رہے اور رسول اللہ ﷺ کی (مکہ مکرمہ) میں قیام کی مدت دس دن تھی۔

۱۴۴۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ سفر میں (ہمیشہ) دو ہی رکعات پڑھی ہیں۔

۱۴۴۳: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ

عید الفطر عیدالضحیٰ اور سفر کی نماز دو دو رکعات ہے اور یہ (دو رکعات نماز ہی) مکمل نماز ہے اور رسول اللہ ﷺ نے یہی فرمایا ہے۔

۱۴۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زبان سے حضر کی نماز چار رکعت سفر کی دو رکعات اور خوف کی نماز ایک رکعت فرض کی گئی ہے۔

۱۴۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے تم پر حضر میں چار رکعات سفر میں دو رکعات اور حالت خوف میں صرف ایک رکعت نماز فرض کی ہے۔

باب: مکہ معظمہ میں نماز پڑھنا

۱۴۴۶: حضرت موسیٰ بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ اگر میں مکہ معظمہ میں باجماعت نماز کے علاوہ کوئی نماز پڑھوں تو کتنی رکعات پڑھوں؟ فرمایا: ابو قاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق دو رکعات ادا کرو۔

۱۴۴۷: حضرت موسیٰ بن سلمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: اگر میں باجماعت نماز نہ پڑھ سکوں اور میں بطحاء مکہ معظمہ میں ہوں تو کتنی رکعات نماز ادا کروں؟ فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق دو رکعات۔

باب: منیٰ میں نماز قصر ادا کرنا

۱۴۴۸: حضرت حارثہ بن وہب خزاعی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں نماز ادا کی۔ جس وقت ہم لوگ

حَبِيبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عُمَرَ قَالَ صَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ وَالْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَالنَّحْرِ رَكْعَتَانِ وَالسَّفَرِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرِ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۴۴۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدٌ عَنْ أَيُّوبَ وَهُوَ ابْنُ عَائِدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ أَبِي الْحَجَّاجِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فُرِضَتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا وَصَلَاةُ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَاةُ الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

۱۴۴۵: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مَا هَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً۔

بَابُ ۸۷۹ الصَّلَاةُ بِمَكَّةَ

۱۴۴۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى فِي حَدِيثِهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْخَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ أَصَلَيْتُ بِمَكَّةَ إِذَا لَمْ أَصَلِّ فِي جَمَاعَةٍ قَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ أَبِي الْقَاسِمِ ۝

۱۴۴۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ مُوسَى بْنَ سَلَمَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ تَفَوُّنِي الصَّلَاةَ فِي جَمَاعَةٍ وَأَنَا بِالْبُطْحَاءِ مَا تَرَى أَنْ أَصَلِّيَ قَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۸۸۰ الصَّلَاةُ بِمَنَى

۱۴۴۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ الْخَزَاعِيِّ قَالَ صَلَّيْتُ

مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْىَ أَمِنْ مَا كَانَ النَّاسُ وَكَثْرَةُ رَكَعَتَيْنِ۔

۱۴۴۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ ح وَابْنَانَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو اسْحَقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنْىَ أَكْثَرَ مَا كَانَ النَّاسُ وَأَمَنَهُ رَكَعَتَيْنِ۔

۱۴۵۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْىَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرُ رَكَعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ رَكَعَتَيْنِ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ۔

۱۴۵۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ ح وَابْنَانَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ بِمَنْىَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۱۴۵۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ صَلَّى عُثْمَانُ بِمَنْىَ أَرْبَعًا حَتَّى بَلَغَ ذَلِكَ عَبْدَ اللَّهِ فَقَالَ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۱۴۵۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَبَانَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْىَ رَكَعَتَيْنِ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَكَعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَكَعَتَيْنِ۔

۱۴۵۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

حَالَتِ امْنِ مِیں تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت سے زیادہ نماز ادا نہ فرمائی۔

۱۴۴۹: حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منیٰ میں دو رکعات نماز پڑھائی۔ حالانکہ لوگوں کی بہت بڑی تعداد تھی اور ہر طرف امن تھا۔

۱۴۵۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ابتدائی زمانہ میں ان حضرات کے ساتھ منیٰ میں (ہمیشہ) دو رکعات ہی پڑھیں۔

۱۴۵۱: حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ کے مقام پر دو رکعات پڑھیں۔

۱۴۵۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات ادا کیں اور اس بات سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو آگاہ کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں دو رکعات ہی پڑھی تھیں۔

۱۴۵۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ منیٰ میں دو رکعات نماز ہی پڑھی ہے۔

۱۴۵۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعات ادا فرمائیں۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ

عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے ابتدائی خلافت کے دور میں دو رکعات ہی ادا فرمائیں۔

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا أَبُو بَكْرٍ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا عُمَرُ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّاهَا عُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهِ۔

باب: کتنے دن ٹھہرنے تک قصر کرنا جائز ہے؟

۱۳۵۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جانے کے لیے سفر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب تک (مدینہ) واپس نہ لوٹے تب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں دو رکعات ہی پڑھاتے رہے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں قیام بھی کیا تھا؟ فرمایا: ہاں! اس دن ٹھہرے تھے۔

بَابُ ۸۸۱ الْمَقَامُ الَّذِي يَقْصَرُ بِمِثْلِهِ الصَّلَاةُ ۱۳۵۵: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَنبَأَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا قُلْتُ هَلْ أَقَامَ بِمَكَّةَ قَالَ نَعَمْ أَقَامْنَا بِهَا عَشْرًا۔

۱۳۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن قیام کیا اور (اس عرصہ میں) دو رکعات ہی نماز پڑھتے رہے۔

۱۳۵۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَسْوَدِ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَالٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقَامَ بِمَكَّةَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۳۵۷: حضرت علاء بن حضرمی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہاجرین ارکان حج کو پورا کر چکے تو اس کے بعد تین دن تک مکہ میں قیام پذیر رہیں۔

۱۳۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضَرَمِيِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثًا۔

۱۳۵۸: حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہاجر حج کے ارکان پورا کر چکنے کے بعد مکہ میں تین دن قیام کریں۔

۱۳۵۸: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مُسْكِينٍ قَرَأَهُ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضَرَمِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ نُسُكِهِ ثَلَاثًا۔

۱۳۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ انہوں نے

۱۳۵۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اعْتَمَرَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ حَتَّى إِذَا قَدِمَتْ مَكَّةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا أَبَى أَنْتَ وَأُمِّي قَصَرْتُ وَاتَّمَمْتُ وَافْطَرْتُ وَصُمْتُ قَالَ أَحْسَنْتِ يَا عَائِشَةُ وَمَا عَابَ عَلَيَّ.

بَابُ ۸۸۲ تَرْكُ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

۱۳۶۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَبَرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلِّي قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا فَقِيلَ لَهُ مَا هَذَا قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ.

۱۳۶۱: أَخْبَرَنِي نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى طَيْفَسَةٍ لَهُ فَرَأَى قَوْمًا يُسَبِّحُونَ قَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا أَوْ بَعْدَهَا لَأَتَمَمْتُهَا صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ حَتَّى قُبِضَ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ كَذَلِكَ.

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عمرہ کا سفر کیا اور آپ ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ گئیں۔ جب مکہ مکرمہ پہنچیں تو عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میرے والدین آپ ﷺ پر قربان میں (دوران سفر) قصر بھی پڑھتی رہی اور پوری نماز بھی ادا کرتی رہی، افطار بھی کرتی رہی اور روزے بھی رکھتی رہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ! تم نے عمدہ کام کیا اور رسول اللہ ﷺ نے میرے اس فعل پر مجھے کو تنبیہ نہیں کی۔

باب: دوران سفر نوافل ادا کرنا

۱۳۶۰: حضرت ویرہ بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما دوران سفر دو سے زیادہ رکعات نہیں ادا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ نہ ان رکعات سے پہلے کچھ پڑھتے اور نہ ان کے بعد۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۳۶۱: حضرت حفص بن عاصم فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر میں تھا کہ انہوں نے ظہر اور عصر کی دو دو رکعات پڑھیں اور پھر اپنے رہنے کی جگہ پر چلے گئے۔ جب انہوں نے باقی لوگوں کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو ان سے پوچھا کہ یہ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے کہا: نوافل ادا کر رہے ہیں۔ کہنے لگے: اگر میں نے فرض نماز سے ماقبل یا بعد میں کچھ نماز پڑھنی ہوتی تو میں فرض ہی پورے ادا کر لیتا لیکن میں رسول اللہ ﷺ کی وفات تک آپ ﷺ کے ساتھ رہا۔ رسول اللہ ﷺ سفر میں دو رکعات سے زائد نماز نہیں ادا فرماتے تھے۔ پھر میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ان کی وفات تک رہا۔ اس کے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی وقت گزارا۔ یہ سب حضرات اسی طرح (دو رکعات ہی) پڑھا کرتے تھے۔

(۱۶)

کتاب الکسوف

گرہن سے متعلقہ احادیث کی کتاب

باب: چاند گرہن اور سورج گرہن کا بیان
 ۱۴۶۲: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاند اور سورج اللہ تعالیٰ کی دو نشانیوں میں سے ہیں۔ ان میں کسی کے زندہ رہنے یا مر جانے کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈرانے کے لیے ”گرہن“ لگاتے ہیں۔

باب: بوقت سورج گرہن تسبیح و تکبیر پڑھنا اور دُعا کرنا

۱۴۶۳: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں اپنے تیروں سے کھیل میں مصروف تھا کہ سورج گرہن لگ گیا۔ چنانچہ میں نے اپنے تیرا کٹھے کیے اور سوچنے لگا کہ چل کر دیکھوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورج گرہن کی وجہ سے کوئی نئی ہدایت فرماتے ہیں۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کی طرف سے آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اور تسبیح و تکبیر ادا کرتے ہوئے دُعا فرما رہے تھے۔ حتیٰ کہ گرہن ختم ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور چار سجدوں کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کی۔

بَابُ ۸۸۳ كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
 ۱۴۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ.

بَابُ ۸۸۴ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالِدُّعَاءِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ

۱۴۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ هُوَ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ الْجَرِيرِيُّ عَنْ حَيَّانِ بْنِ عَمِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَتْرَامِي بِأَسْهُمٍ لِي بِالْمَدِينَةِ إِذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَجَمَعْتُ أَهْلِي وَقُلْتُ لَا نُنْظَرَنَّ مَا أَحَدَتْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ فَاتَيْتُهُ مِمَّا يَلِي ظَهْرَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُو حَتَّى حَسِرَ عَنْهَا قَالَ

ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

بَابُ ۸۸۵ الْأَمْرُ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ
۱۳۶۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أُنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ
عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ
حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا
يَخْفَيَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ
آيَاتِ اللَّهِ تَعَالَى فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا۔

بَابُ ۸۸۶ الْأَمْرُ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ كُسُوفِ الْقَمَرِ
۱۳۶۵: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَ
الْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ
آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا۔

بَابُ ۸۸۷ الْأَمْرُ بِالصَّلَاةِ

عِنْدَ الْكُسُوفِ حَتَّى تَنْجَلِيَ

۱۳۶۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمَرْوَرِيُّ عَنْ هُشَيْمٍ
عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ
مِنْ آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ
أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ۔

۱۳۶۷: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنْ
الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَوُتِبَ

باب: سورج گرہن کے وقت نماز ادا کرنا

۱۳۶۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے
ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج یا چاند گرہن کسی کی موت یا
زندگی کی وجہ سے نہیں ہوتا یہ تو رب ذوالجلال والا کرام کی نشانیوں
میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اس وجہ سے اگر تم لوگ (گرہن) دیکھو
تو نماز پڑھا کرو۔

باب: چاند گرہن کے وقت نماز پڑھنے کا حکم

۱۳۶۵: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی
موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ تو رب کریم کی نشانیوں
میں سے ہیں۔ اگر تم ایسا دیکھا کرو (گرہن) تو نماز پڑھا
کرو۔

باب: ابتدائے گرہن سے گرہن ختم ہو جانے تک نماز

میں مصروف رہنا

۱۳۶۶: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: چاند اور سورج اللہ جل جلالہ کی دو نشانیاں ہیں اور
انہیں کسی کے مر جانے یا زندہ رہنے کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ
یہ تو اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی ہے۔ اگر تم ایسا (گرہن) دیکھو تو نماز
ادا کیا کرو حتیٰ کہ وہ (گرہن) ختم ہو جائے۔

۱۳۶۷: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب بیٹھے ہوئے تھے کہ سورج کو گرہن لگ گیا۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیزی سے اپنے کپڑے گھسیٹتے ہوئے کھڑے
ہوئے اور دو رکعات ادا فرمائیں حتیٰ کہ سورج گرہن ختم

ہو گیا۔

يَجْرُ ثُوبُهُ فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ حَتَّىٰ انْجَلَتْ۔

بَابُ ۸۸۸ الْأَمْرُ بِالْندَاءِ لِصَلَاةِ الْكُسُوفِ

۱۳۶۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يَنَادِي إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَاجْتَمِعُوا وَاصْطَفُوا فَصَلَّى بِهِمْ أَرْبَعَ رُكْعَاتٍ فِي رُكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

بَابُ ۸۸۹ الصُّفُوفِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

۱۳۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ خَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَاءَهُ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رُكْعَاتٍ وَ أَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصُرِفَ۔

بَابُ ۸۹۰ كَيْفَ صَلَاةُ الْكُسُوفِ

۱۳۷۰: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ عَلِيَّةٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ ثَمَانِي رُكْعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عَطَاءٍ مِثْلُ ذَلِكَ۔

۱۳۷۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ

باب: صلوة کسوف (گرہن کی نماز) کیلئے اذان دینا
۱۳۶۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج گرہن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے متوذن کو حکم فرمایا تو انہوں نے اعلان کیا کہ لوگوں نماز کے لیے اکٹھے ہو جاؤ۔ چنانچہ لوگ اکٹھے ہو گئے اور اپنی صفیں درست کرنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار سجدوں اور چار رکوع کے ساتھ دو رکعات نماز پڑھائی۔

باب: گرہن کی نماز میں صفیں بنانے کا بیان

۱۳۶۹: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک دفعہ سورج گرہن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے اور کھڑے ہو کر تکبیر کہی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں بنالیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع اور چار سجدے ادا کیے۔ اس سے پہلے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فراغت حاصل کرتے گرہن ختم ہو چکا تھا۔

باب: نماز گرہن کا طریقہ

۱۳۷۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت نماز ادا فرمائی تو اس میں آٹھ رکوع کیے اور چار سجدے ادا کیے۔ عطاء بھی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح کی روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۳۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز میں پہلے قرأت فرمائی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُسُوفٍ
فَقَرَأْتُمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَرَأْتُمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَرَأْتُمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَرَأْتُمْ
رَكْعَةً ثُمَّ سَجَدَ وَالْآخِرَى مِثْلَهَا۔

بَابُ ۸۹۱ نَوْءُ آخِرُ مِنْ صَلَوةِ الْكُسُوفِ عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

۱۳۷۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ عَنِ ابْنِ نَمِرٍ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ نَمِرٍ عَنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبَّاسٍ ح وَآخِرُنِي عَمْرُو بْنُ
عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ كَثِيرِ بْنِ
عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ أَرْبَعَ
رَكَعَاتٍ فِي رَكَعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ۔

بَابُ ۸۹۲ نَوْءُ آخِرُ مِنْ صَلَوةِ الْكُسُوفِ

۱۳۷۳: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ
عَبِيَّةٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ
عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ أَصْدَقُ
فَقُلْتُ أَنَّهُ يُرِيدُ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَسَفَتِ
الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَامَ بِالنَّاسِ قِيَامًا شَدِيدًا يَقُومُ بِالنَّاسِ ثُمَّ
يَرُكْعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرُكْعُ ثُمَّ يَقُومُ ثُمَّ يَرُكْعُ فَرُكْعَ
رَكَعَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكَعَةٍ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ رَكَعَ الثَّالِثَةِ
ثُمَّ سَجَدَ حَتَّى أَنْ رَجُلًا يَوْمِنِيذٍ يُغْشَى عَلَيْهِمْ حَتَّى
أَنْ سَحَالِ الْمَاءِ لَنْصَبٍ عَلَيْهِمْ مِمَّا قَامَ بِهِمْ يَقُولُ
إِذَا رَكَعَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ
حَمِدَهُ فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتَّى تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَامَ

اس کے بعد رکوع کیا اس کے بعد قرأت کی پھر رکوع کیا پھر
قرأت فرمائی پھر رکوع کیا اور پھر سجدے میں گئے۔ پھر دوسری
رکعت بھی اسی طرح ادا فرمائی۔

باب: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نماز گرہن سے متعلق

ایک اور روایت

۱۳۷۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سورج
گرہن کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی تو دو رکعات
پڑھیں اور اس میں چار رکوع اور چار سجدے ادا کیے۔

باب: ایک اور طریقہ کی گرہن کی نماز

۱۳۷۳: حضرت عطاء، حضرت عبید بن عمیر سے نقل کرتے ہیں کہ
فرمایا مجھ سے اُس شخص نے یہ بیان کیا کہ جسے میں سچا انسان سمجھتا
ہوں۔ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں سورج کو گرہن لگا تو
آپ نے صحابہ کے ساتھ بہت طویل قیام کیا۔ پہلے کھڑے رہے
پھر رکوع فرمایا پھر کھڑے ہوئے پھر رکوع فرمایا اور دو رکعات ادا
فرمائیں ان میں ہر رکعت میں تین رکوع ادا کیے اور تیسرے رکوع
کے بعد سجدے میں چلے گئے۔ حتیٰ کہ بعض لوگ طویل قیام کی وجہ
سے بیہوش ہو گئے اور ان پر پانی کے گلاس اُنڈیلے گئے۔ آپ
جب رکوع فرماتے تو اللہ اکبر کہتے پھر رکوع سے سر اٹھاتے تو
”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہتے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نماز
میں مصروف رہے جب تک کہ گرہن ختم نہیں ہو گیا۔ پھر کھڑے
ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: سورج اور

فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَتْنَىٰ عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُكُم بِهِمَا فَإِذَا كَسَفَا فَافْرَعُوا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّىٰ يَنْجَلِيَا۔

۱۳۷۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ فِي صَلَاةِ الْيَاتِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّ رُكْعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ قُلْتُ لِمُعَاذٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا شَكَّ وَلَا مَرِيقَ۔

بَابُ ۸۹۳ نَوْعٌ آخَرُ مِنْهُ عَنْ عَائِشَةَ

۱۳۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسُ وَرَأَوْهُ فَافْتَرَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكِعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ قَامَ فَافْتَرَا قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَذْنَىٰ مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَىٰ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكِعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَذْنَىٰ مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرُّكْعَةِ الْآخَرَىٰ مِثْلَ ذَلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رُكْعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ قَائِلًا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا

چاند کو گرہن کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی ایک نشانی ہے اور اللہ اس سے تمہیں ڈراتا ہے۔ لہذا جب انہیں گرہن لگے تو اللہ کو یاد کرنے کیلئے دوڑ پڑو (یعنی صلوٰۃ کسوف ادا کرنے کیلئے)۔ یہاں تک کہ وہ (گرہن) صاف ہو جائے۔

۱۳۷۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی اور اس میں چھ رکوع اور چار سجدے ادا کیے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے معاذ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ یہ (نماز) رسول اللہ ﷺ سے ہے؟ راوی حدیث نے فرمایا اس میں کسی قسم کے شک و شبہ کی قطعاً گنجائش نہیں۔

باب: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا گیا ایک اور طریقہ ۱۳۷۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صفیں بنالیں۔ پہلے رسول اللہ ﷺ نے طویل قرأت کی پھر تکبیر کہہ کر کافی لمبا رکوع کیا پھر رکوع سے سر اٹھایا اور سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا۔ اس کے بعد کھڑے ہوئے اور طویل قرأت کی لیکن یہ پہلی قرأت سے نسبتاً کم تھی۔ پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے گئے اور طویل رکوع کیا۔ یہ رکوع بھی پہلے رکوع کی نسبت کم تھا۔ پھر سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہہ کر سجدہ کیا۔ اس کے بعد دوسری رکعت میں بھی اسی طرح طرح کیا۔ چنانچہ چار سجدے ادا کیے۔ اس سے پہلے کہ رسول اللہ ﷺ نماز (صلوٰۃ الکسوف) سے فارغ ہوتے گرہن صاف ہو چکا تھا۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ چنانچہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی کہ جس کا وہ اہل ہے۔ پھر فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں

آيَاتٍ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ تَعَالَى لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا حَتَّى يُفْرَجَ عَنْكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي مَقَامِي هَذَا كُلَّ شَيْءٍ وَعِدْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُمُونِي أَرَدْتُ أَنْ أَخُذَ قِطْفًا مِنَ الْجَنَّةِ حِينَ رَأَيْتُمُونِي جَعَلْتُ أَتَقَدَّمُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحِطُّ بِبَعْضِهَا بَعْضًا حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ وَرَأَيْتُ فِيهَا ابْنَ لُحْيٍ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَابَ.

ہیں۔ انہیں کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے ہرگز گرہن نہیں لگتا۔ لہذا اگر تم (گرہن) دیکھو تو اُس وقت تک نماز ادا کرتے رہو جب تک کہ گرہن ختم نہ ہو جائے۔ پھر فرمایا: میں نے اس جگہ سے وہ سب چیزیں دیکھی ہیں جن کے متعلق تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ تم نے دیکھا ہوگا کہ میں (دوران نماز) ذرا آگے ہوا تھا۔ اس وقت میں جنت کے میوؤں میں سے ایک گچھا توڑنے لگا تھا اور جب میں پیچھے ہٹا تھا تو اس وقت میں نے جہنم کو دیکھا، اس حالت میں کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا تھا۔ پھر میں نے جہنم میں عمرو بن لُحی کو دیکھا جس نے سب سے پہلے سائبہ (اونٹ) کو ہمیشہ کیلئے آزاد چھوڑنا نکالا۔

۱۴۷۶: حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج کو گرہن لگا تو نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے لوگوں کو پکارا گیا۔ تمام لوگ جمع ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دو رکعات نماز پڑھائی جس میں چار رکوع اور چار ہی سجدے ادا کیے۔

۱۴۷۷: حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ نے صحابہ کو نماز پڑھائی۔ چنانچہ پہلے طویل قیام کیا، پھر طویل رکوع کیا، پھر کھڑے ہوئے اور پہلے سے ذرا کم طویل قیام کیا، پھر رکوع کیا تو وہ بھی کافی لمبا تھا لیکن پہلے رکوع سے نسبتاً کم تھا۔ پھر کھڑے ہوئے اور سجدے میں چلے گئے اور اسی طرح دوسری رکعت بھی ادا فرمائی۔ جب رسول اللہ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج بالکل صاف ہو چکا تھا۔ چنانچہ آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اللہ جل جلالہ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں انہیں کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، اگر تم لوگ ایسا دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کیا

۱۴۷۶ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَدَّى الصَّلَاةُ جَامِعَةً فَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعٍ سَجَدَاتٍ.

۱۴۷۷ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ فِي الرُّكُوعِ الْآخَرِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَحَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَاتَّسَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنَ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا

لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْعُوا اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ وَكَبِّرُوا وَتَضَعُوا أَيْمَانَكُمْ قَالُوا يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِي أُمَّتُهُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللَّهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمَ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا۔

کرو تکبیر کہا کرو اور صدقہ دیا کرو۔ پھر ارشاد فرمایا: اے امت محمدیہ! تم میں سے کوئی بھی شخص اپنی باندی یا غلام کے زنا کرنے پر بھی اللہ سے زیادہ غیرت مند (یعنی انکے زنا کرنے پر تمہیں تو غیرت آئے لیکن یہ سوچو کہ تمہارے زنا پر اللہ کو کتنی غیرت آتی ہوگی) نہیں ہو سکتا۔ اے امت محمدیہ اگر تم لوگوں کو وہ کچھ معلوم ہو جائے جو مجھے پتا ہے تو تم لوگ ہنسنا کم کرو اور رونا زیادہ کرو۔

۱۴۷۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَرِثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهَا أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتْهَا فَقَالَتْ أَجَارِكِ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ لَيَعَذَّبُونَ فِي الْقُبُورِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَخْرَجًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجْنَا إِلَى الْحُجْرَةِ فَاجْتَمَعَ إِلَيْنَا نِسَاءٌ وَأَقْبَلَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ ذَلِكَ ضُحْوَةٌ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ دُونَ رُكُوعِهِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّ رُكُوعَهُ وَقِيَامَهُ دُونَ الرُّكُوعَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَجَدَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ فِيمَا يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ يُفْتَنُونَ فِي قُبُورِهِمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَالِ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنَّا نَسْمَعُهُ ذَلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۱۴۷۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک یہودیہ ان کے پاس آئی اور کہنے لگی: اللہ تمہیں عذاب قبر سے بچائے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا لوگوں کو قبروں میں بھی عذاب ہوگا؟ فرمایا: ہاں! میں قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو سورج گرہن ہو گیا۔ چنانچہ ہم سب حجرہ میں آگئے اور عورتیں بھی ہمارے پاس جمع ہونے لگیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اس وقت تقریباً چاشت کا وقت ہوگا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی اور طویل قیام کرنے کے بعد طویل رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اور پہلے قیام سے ذرا کم طویل رکوع کیا اور اس طرح پہلے رکوع سے ذرا کم طویل رکوع کیا۔ پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔ فرق صرف یہ تھا کہ اس میں قیام اور رکوع پہلی رکعت سے ذرا کم طویل تھے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے تو سورج گرہن ختم ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے اور منبر پر بیٹھ کر ارشاد فرمایا: لوگوں کی قبر میں اس طرح آزمائش کی جائے گی جس طرح کہ دجال کے سامنے آزمائش کی جائے گی۔ اس کے بعد ہم اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عذاب قبر سے پناہ مانگتے ہوئے سنا کرتے تھے۔

بَابُ ۸۹۲ نَوَءُ الْآخِرِ

باب: ایک اور قسم

۱۴۷۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ هُوَ الْأَنْصَارِيُّ

۱۴۷۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک یہودن آئی اور کہنے لگی: اللہ تمہیں قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے۔

جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا لوگوں کو قبر میں عذاب دیا جائے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی پناہ! پھر آپ ﷺ سوار ہوئے اور اتنے میں سورج کو گرہن لگ گیا۔ میں حجرہ میں دیگر خواتین کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی کہ آپ ﷺ سواری سے نیچے اترے اور مصلیٰ کی طرف تشریف لے گئے۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کی امامت کی۔ آپ ﷺ نے طویل قیام کیا، پھر طویل رکوع کیا، پھر رکوع سے سر اٹھایا اور طویل قیام کیا، پھر طویل رکوع کیا، پھر رکوع سے سر اٹھایا اور طویل قیام کیا پھر سجدے میں چلے گئے۔ اور سجدے بھی طویل کیے پھر دوبارہ کھڑے ہوئے اور پہلے سے ذرا کم طویل قیام کیا، پھر پہلے رکوع سے ذرا کم طویل رکوع کیا، پھر سر اٹھایا اور پہلے سے کم طویل قیام کیا۔ یہ کل چار رکوع اور چار سجدے ہوئے۔ اتنے میں سورج گرہن ختم ہو گیا اور اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ قبر میں اسی طرح فتنہ میں مبتلا کیے جاؤ گے جس طرح دجال کے آنے پر فتنہ میں مبتلا ہوں گے۔ اس کے بعد میں نے سنا کہ آپ ﷺ قبر کے عذاب سے پناہ مانگ رہے تھے۔

۱۲۸۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے موقع پر زمزم کے پاس نماز ادا فرمائی اور اس میں چار رکوع اور چار ہی سجدے ادا کیے۔

۱۲۸۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سورج گرہن ہوا تو اس روز گرمی بہت سخت تھی۔ آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی امامت کروائی اور اتنا طویل قیام کیا کہ لوگ (بیہوش ہو کر) گرنے لگے۔ پھر طویل رکوع کیا، پھر طویل قیام کیا، پھر طویل رکوع کیا، پھر طویل قیام کیا اور سجدے میں چلے گئے اور دو سجدے کرنے کے بعد پھر کھڑا ہوئے اور اسی طرح کیا۔ پھر آپ ﷺ ذرا آگئے ہوئے (دوران نماز) اور پھر پیچھے ہٹے۔ یہ

قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ جَاءَتْنِي يَهُودِيَّةٌ تَسْأَلُنِي فَقَالَتْ أَعَاذَكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْعَذَّبُ النَّاسُ فِي الْقُبُورِ فَقَالَ عَائِشَةُ بِاللَّهِ فَرَكِبَ مَرْكَبًا يَغْنَى وَانْخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَكُنْتُ بَيْنَ الْحَجَرِ مَعَ نِسْوَةٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَرْكَبِهِ فَأَتَى مُصَلَّاهُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا آيَسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ آيَسَرَ مِنْ رُكُوعِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ آيَسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْأَوَّلِ فَكَانَتْ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعُ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتْ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ كَفِتْنَةِ الدَّجَالِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۱۲۸۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي كُسُوفٍ فِي صَفَةِ زَمْزَمَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ۔

۱۲۸۱: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ صَاحِبُ الدُّسْتَوَائِي عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتَّى جَعَلُوا يَحِرُّونَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ ثُمَّ رَفَعَ

فَاطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ نَحْوًا مِّنْ ذَلِكَ وَجَعَلَ يَتَقَدَّمُ ثُمَّ جَعَلَ يَتَأَخَّرُ فَكَانَتْ أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعُ سَجَدَاتٍ كَانُوا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنْ عُظَمَائِهِمْ وَانَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُرِيكُمُوهُمَا فَإِذَا انْخَسَفَتْ فَصَلُّوا حَتَّى تَنْجَلِيَ.

باب ۸۹۵ نوۃ آخر

۱۳۸۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَرْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ فَنُودِيَ الصَّلَاةُ جَامِعَةً فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ رَكَعَتَيْنِ وَسَجْدَةً ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَسَجْدَةً قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعَتْ رُكُوعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُودًا قَطُّ كَانَ أَطْوَلَ مِنْهُ خَالِفُهُ مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيرٍ.

۱۳۸۳: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَمِيرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي طُعْمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ وَسَجَدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَوَكَعَ رَكَعَتَيْنِ وَسَجَدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَّى عَنِ الشَّمْسِ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ مَا سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُجُودًا وَلَا رَكَعَ رُكُوعًا أَطْوَلَ مِنْهُ خَالِفُهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ.

۱۳۸۴: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى

کل چار رکوع اور چار سجدے ہوئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: لوگ یہ کہتے تھے کہ سورج اور چاند کو گرہن صرف اسی صورت میں ہوتا ہے کہ کوئی بڑی شخصیت وفات پا جائے۔ حالانکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ تمہیں دکھاتا ہے۔ پس اگر دوبارہ ایسا ہو تو نماز پڑھا کرو حتیٰ کہ گرہن ختم ہو جائے۔

باب: ایک اور (طریقہ) نماز گرہن

۱۳۸۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو باجماعت نماز کا اعلان کیا گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا فرمائی اور اس میں دو رکوع اور ایک سجدہ کیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور دو رکوع اور ایک سجدہ کیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں نے تو نہ کبھی (اس سے پہلے) اتنا لمبا رکوع کیا اور نہ سجدہ۔ امام نسائی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ محمد ابن حمیر نے اس روایت کے نقل کرنے میں اختلاف کیا ہے۔

۱۳۸۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکوع اور دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوئے (پہلی رکعت سے) اور دو رکوع اور دو سجدے کیے۔ پھر سورج گرہن ختم ہو گیا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ (میرے مشاہدہ کی حد تک) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس سے پہلے) کبھی اتنا طویل سجدہ یا رکوع نہیں کیا۔

۱۳۸۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ نے وضو کیا اور

بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصَةَ مَوْلَى عَائِشَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَأَمَرَ فَنُودِيَ أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَقَالَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ فِي صَلَاتِهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسِبْتُ قَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ مِثْلَ مَا قَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ ثُمَّ رَكَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ رَكَعَتَيْنِ وَسَجَدَهُ ثُمَّ جَلَسَ وَجَلَّى عَنِ الشَّمْسِ۔

بَابُ ۸۹۶ نَوْءٌ آخَرُ

۱۳۸۵: أَخْبَرَنَا هَلَالُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي السَّائِبُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ وَقَامَ الَّذِينَ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَجَلَسَ فَأَطَالَ الْجُلُوسَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَامَ فَصَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الْقِيَامِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَالْجُلُوسِ فَجَعَلَ يَنْفُخُ فِي إِخْرِ سُجُودِهِ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَيَبْكِي وَيَقُولُ لَمْ تَعِدْنِي هَذَا وَأَنَا فِيهِمْ لَمْ تَعِدْنِي هَذَا وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَانْجَلَبَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَتْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِذَا رَأَيْتُمُ كُسُوفَ

باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے اعلان کرنے کا حکم دیا۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور طویل قیام کیا۔ عائشہ فرماتی ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے (اتنا طویل قیام کیا کہ) سورہ بقرہ پڑھی ہوگی۔ پھر آپ نے طویل رکوع کیا، پھر ”سمع الله لمن حمده“ کہہ کر کھڑے ہو گئے اور کافی دیر تک توقف کرنے کے بعد دوبارہ رکوع میں گئے۔ پھر رکوع کیا، پھر سجدہ کے بعد کھڑے ہو گئے اور بعینہ اسی طرح دوسری رکعت میں دو رکوع کرنے کے بعد سجدہ میں گئے۔ جب سجدہ سے سر اٹھایا تو گرہن ختم ہو چکا تھا۔

باب: ایک اور (طریقہ) نماز

۱۳۸۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ جو صحابہ جنہم آپ ﷺ کے قریب تھے کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے پہلے طویل قیام کیا اور پھر طویل رکوع، پھر سر اٹھایا اور سجدہ کیا، وہ بھی بہت طویل تھا۔ پھر سجدہ سے سر اٹھایا اور کافی دیر تک بیٹھے رہے۔ پھر دوسرا سجدہ ادا کیا اور وہ بھی اسی طرح طویل تھا۔ پھر سر اٹھایا اور کھڑے ہو گئے اور دوسری رکعت میں بھی رکوع، قیام، سجدہ اور جلوس کافی طویل کیے جیسے پہلی رکعت میں کیے تھے۔ پھر دوسری رکعت کے آخری سجدہ میں اونچی سانس لینے لگے (بوجہ طویل نماز) اور روتے ہوئے یہ فرما رہے تھے کہ اے اللہ! تُو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا۔ ابھی تو میں بھی ان میں موجود ہوں۔ تُو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں کیا۔ ہم تجھ سے معرفت کے طالب ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا تو سورج گرہن ختم ہو چکا تھا۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور خطبہ دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ جل جلالہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اگر ان میں سے کسی (سورج یا چاند) کو گرہن لگ جائے تو اللہ تعالیٰ

أَحَدَهَا فَاسْعُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ أُذِنَتْ الْجَنَّةُ مِنِّي حَتَّى لَوْ بَسَطْتُ يَدِي لَتَعَاطَيْتُ مِنْ قُطُوفِهَا وَلَقَدْ أُذِنَتْ النَّارُ مِنِّي حَتَّى لَقَدْ جَعَلْتُ أَتْفِئَهَا خَشِيَةً أَنْ تَغْشَاكُمْ حَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ حَمِيرٍ تُعَذِّبُ فِي هِرَّةٍ رَبَطْتُهَا فَلَمْ تَدْعُهَا تَأْكُلْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ شَقَّتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُهَا تَنْهَشُهَا إِذَا أَقْبَلَتْ وَإِذَا وَلَّتْ تَنْهَشُ أَلْيَتَهَا وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ السَّبْيَتَيْنِ أَخَابَنِي الدَّعْدَاعُ يَرْفَعُ بَعْضًا ذَاتِ شُعْبَتَيْنِ فِي النَّارِ وَحَتَّى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمُحْجَنِ الَّذِي كَانَ يَسْرِقُ الْحِجَّاجَ بِمُحْجَنِهِ مُتَكِنًا عَلَى مُحْجَنِهِ فِي النَّارِ يَقُولُ أَنَا سَارِقُ الْمُحْجَنِ.

کے ذکر کے لیے تیزی دکھایا کرو۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے۔ جنت مجھ سے اتنی نزدیک کر دی گئی تھی (دوران نماز) کہ اگر میں ہاتھ آگے کرتا تو اس کے چند گچھے توڑ لیتا اور جہنم بھی مجھ سے اتنی قریب کر دی گئی تھی کہ میں ڈرنے لگا کہ کہیں تم لوگوں کو یہی اپنے اندر نہ سمو لے۔ یہاں تک کہ میں نے اس میں حمیر کی ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب ہوتے ہوئے دیکھا۔ اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا نہ تو اسے زمین کے کیڑے مکوڑے کھانے دیتی اور نہ خود اسے کھانے پینے کے لیے کچھ دیتی حتیٰ کہ وہ مر گئی۔ میں نے یہ دیکھا کہ وہ بلی اس عورت کو نوچتی ہے۔ جب سامنے آتی تو اسے نوچتی اور جب وہ پشت موڑ کر جاتی تو پیچھے کندھوں سے اُس کو نوچتی۔ پھر میں نے اس میں بنو دعداع کے بھائی دو جوتیوں والے کو دیکھا اُسے دو شاخوں والی لکڑی سے مار کر جہنم کی طرف دھکیلا جا رہا تھا۔ پھر میں نے اس میں ایک ذرا (نیچے سے) ٹیڑھی (نو کدار) لکڑی والے کو دیکھا جو حجاج کرام کا مال چرایا کرتا تھا۔ وہ لکڑی پر ٹیک لگائے ہوئے تھا اور پکار رہا تھا کہ میں لکڑی کا چور ہوں۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں پہلے جنت و جہنم کے دکھائے جانے اور اس کے قریب آ جانے کا ذکر ہے اس کے متعلق تفصیل گزر چکی اور کچھ آگے آرہی ہے۔ اس کے علاوہ ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیئے جانے کا ذکر ہے کہ اُس نے بلی کو (پالنے کی نیت سے) باندھا۔ اس کے بعد وہ نہ تو اُسے خود کچھ کھانے کو دیتی اور نہ ہی اُسے کھول دیتی کہ وہ خود ہی کہیں گری پڑی چیزوں میں سے اپنی خوراک وغیرہ تلاش کر لیتی۔ اس وجہ سے اُس کو اتنی سخت سزا دی جا رہی تھی۔ اس سے ہمیں یہ خیال رکھنا چاہیے کہ بے زبان جانوروں کو اگر پالیں بالخصوص ایسے جانور جنہیں باندھ کر بھی رکھا جاتا ہے تو اُن کے کھانے پینے اور رہنے سہنے کے ماحول کا خیال رکھیں۔ اس کے بعد ایک لکڑی والے کا جہنم میں پکارنے کا ذکر ہے۔ علماء کرام نے فرمایا کہ ”لکڑی کا چور“ سے یہ مطلب ہے کہ اُس نے نیچے لکڑی کے کونے میں کوئی نو کدار چیز لگا رکھی تھی یا لکڑی کو ذرا خم دار کیا ہوا تھا۔ وہ حجاج کے قریب سے گزرتے ہوئے اپنی لکڑی کو اُن کے سامان میں اُس لیتا اگر حجاج دیکھ لیتے تو کہتا کہ یہ تو غلطی سے لکڑی میں پھنس گیا ہے ورنہ سامان لے کر رنو چکر ہو جاتا۔

حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ سَبْلَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ عَبَادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ وَهُوَ دُونَ السُّجُودِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَفَعَلَ فِيهِمَا مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يَفْعَلُ فِيهِمَا مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَاتَّهَمَا لَا يَنْكُسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَافْرَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى الصَّلَاةِ۔

بَابُ ۸۹۷ نَوْعُ آخَرُ

۱۳۸۷: أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي ثَعْلَبَةُ بْنُ عَبَادٍ الْعَبْدِيُّ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ أَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةً يَوْمًا لِسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ بَيْنَا أَنَا يَوْمًا وَغُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ نَرْمِي غَرَضِينَ لَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قَيْدَ رُمْحَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ فِي عَيْنِ النَّاطِرِ مِنَ الْأَفُقِ اسْوَدَّتْ فَقَالَ أَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللَّهِ لَيُحْدِثَنَّ شَأْنُ هَذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُمَّتِهِ حَدَّثَنَا

زمانے میں سورج گرہن ہوا تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور باجماعت نماز پڑھائی پہلے طویل قیام کیا پھر طویل رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے اور پہلے سے کم طویل قیام کیا۔ پھر طویل رکوع کیا پھر کھڑے ہوئے اور پہلے سے کم طویل قیام کیا۔ پھر رکوع میں گئے اور پہلے سے کم طویل رکوع کیا۔ پھر طویل سجدہ کیا پھر سجدے سے سر اٹھا کر کافی دیر تک بیٹھے رہے۔ پھر طویل سجدہ کیا لیکن یہ سجدہ پہلے سے کم طویل تھا۔ پھر کھڑے ہوئے دو دو رکوع کیے ان میں بھی اسی طرح کیا۔ پھر اسی طرح دو سجدے کیے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو گئے۔ پھر فرمایا: سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ اگر تم ایسا دیکھو تو فوراً اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرو اور نماز پڑھنی شروع کر دیا کرو۔

باب: ایک اور (طریقہ) نماز

۱۳۸۷: حضرت ثعلبہ بن عباد عبدی بصری سے منقول ہے کہ انہوں نے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا ایک خطاب سنا۔ جس میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث بیان کی کہ ایک دن میں اور ایک انصاری لڑکا تیر اندازی (کی مشق) کر رہے تھے۔ کہ سورج دو یا تین نیزے بلند ہونے کے بعد اچانک کالا ہو گیا۔ ہم نے سوچا کہ چلو مسجد چلتے ہیں۔ یہ واقعہ ضرور آپ ﷺ سے آپ ﷺ کی امت کے لیے کوئی نئی چیز پیدا کرائے گا۔ ہم مسجد کی طرف چلے گئے تو رسول اللہ ہمیں نکلتے ہوئے ملے۔ آپ ﷺ آگے بڑھے اور نماز پڑھی۔ اس میں قیام اتنا طویل کیا کہ کبھی کسی اور نماز میں اتنا طویل قیام نہیں کیا تھا۔ ہمیں آپ ﷺ کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ پھر آپ ﷺ نے اتنا طویل رکوع کیا کہ کبھی (پہلے) کسی نماز میں اتنا طویل رکوع

قَالَ فَدَقَعْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ قَالَ فَوَافِينَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ قَالَ فَاسْتَقْدَمَ فَصَلَّى فَقَامَ كَأَطْوَلَ قِيَامٍ قَامَ بِنَافِي صَلَوةٍ قَطُّ مَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ رَكَعَ بِنَا كَأَطْوَلَ رُكُوعٍ مَا رَكَعَ بِنَا فِي صَلَوةٍ قَطُّ مَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ سَجَدَ بِنَا كَأَطْوَلَ سُجُودٍ مَا سَجَدَ بِنَا فِي صَلَوةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ قَالَ فَوَافَقَ تَجَلَّى الشَّمْسِ جُلُوسَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَشَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَشَهِدَ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ مُخْتَصِرٌ۔

بَابُ ۸۹۸ نَوْعُ آخَرُ

۱۳۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنِ التَّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ يَجُزُّ ثَوْبَهُ فِرْعَا حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَزَلْ يُصَلِّي بِنَا حَتَّى انْجَلَتْ فَلَمَّا انْجَلَتْ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ إِلَّا لِمَوْتِ عَظِيمٍ مِنَ الْعُظَمَاءِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ إِذَا بَدَأَ لَشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا كَأَحَدٍ صَلَوةٍ صَلَّيْتُمُوهَا مِنَ الْمَكْتُوبَةِ۔

نہیں کیا تھا۔ اس میں بھی ہم نے آپ ﷺ کی آواز نہ سنی۔ پھر آپ ﷺ نے اتنا لمبا قیام کیا کہ اس سے پہلے کبھی اتنا طویل قیام نہیں کیا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے طویل سجدہ کیا کہ اس سے پہلے کبھی اتنا طویل سجدہ نہیں کیا تھا۔ اس میں بھی آپ ﷺ کی آواز ہمیں سنائی نہیں دی۔ پھر اسی طرح دوسری رکعت بھی پڑھائی اور جب دوسری رکعت کے بعد بیٹھے تو سورج گرہن ختم ہو چکا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنے کے بعد اس بات کی شہادت دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا بندہ اور رسول ہوں۔

باب: ایک اور (طریقہ) نماز

۱۳۸۸: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ اپنے کپڑوں کو گھسیٹتے ہوئے جلدی سے باہر نکلے اور مسجد تشریف لے گئے۔ پھر متواتر اُس وقت تک ہماری امامت کرواتے رہے جب تک گرہن ختم نہیں ہو گیا۔ جب سورج صاف ہو گیا تو ارشاد فرمایا: لوگ خیال کرتے ہیں کہ سورج یا چاند گرہن کسی عظیم شخصیت کی موت کی وجہ سے ہوتا ہے لیکن ایسا ہرگز نہیں۔ انہیں کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کسی چیز پر اپنی تجلی ڈالتے ہیں تو وہ ان کی مطیع ہو جاتی ہے۔ اگر تم لوگ ایسا دیکھو تو فرض نماز کی طرح نماز پڑھو جو گرہن ہونے سے پہلے گزری ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد کا سادہ سا مفہوم تو یہ ہے کہ مثلاً اگر فجر کے ساتھ گرہن ہو تو دو رکعت اور ظہر و عصر کے بعد چار رکعت ادا کرے اور احناف کے نزدیک اس نماز کا طریقہ بعینہ وہی ہے جو عام نمازوں کا طریقہ ہے۔

۱۳۸۹: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِمِ أَنَّ جَدَّهُ عُبَيْدَ اللَّهِ ابْنَ الْوَازِعِ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقِ الْهَلَالِيِّ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ وَنَحْنُ إِذَا ذَاكَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَخَرَجَ قِرْعًا يَجْرُ ثَوْبَةٌ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ أَطَالَهُمَا فَوَافَقَ انْصِرَافُهُ انْجِلَاءَ الشَّمْسِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَانْتَهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَصَلُّوا كَأَحَدٍ صَلَوةٍ مَكْتُوبَةٍ صَلَّيْتُمُوهَا۔

۱۳۹۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ قَبِيصَةَ الْهَلَالِيِّ أَنَّ الشَّمْسَ انْخَسَفَتْ فَصَلَّى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَكِنَّهُمَا خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِهِ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحَدِّثُ فِي خَلْقِهِ مَا شَاءَ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَجَلَّى لَشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ يَخْشَعُ لَهُ قَائِلُهُمَا حَدَّثَ فَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ أَوْ يُحَدِّثَ اللَّهُ أَمْرًا۔

۱۳۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَسَفَتِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ فَصَلُّوا كَأَحَدٍ صَلَوةٍ صَلَّيْتُمُوهَا۔

۱۳۹۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

۱۳۸۹: حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سورج گرہن ہوا تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے عالم میں اپنا کپڑا اگھیسٹے ہوئے کھڑے ہوئے اور تیزی سے باہر نکلے اور دو طویل رکعات پڑھائیں۔ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے اسی وقت (تقریباً) سورج گرہن بھی ختم ہو گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی وفات یا حیات کی وجہ سے ہرگز گرہن نہیں لگتا۔ لہذا اگر تم ایسا دیکھو تو اس نماز کی طرح نماز پڑھا کرو جو گرہن سے پہلے پڑھی ہو۔

۱۳۹۰: حضرت قبیصہ ہلالی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز پڑھی۔ حتیٰ کہ سورج گرہن ختم ہو گیا۔ پھر فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے ہرگز گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ تو اللہ کی مخلوق میں سے دو چیزیں ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات میں جو چاہتے ہیں (تصرف) فرماتے ہیں۔ نیز اللہ جل جلالہ جب اپنی مخلوق میں سے کسی مخلوق پر اپنی تجلی ڈالتے ہیں تو وہ چیز ان کی فرمانبردار ہو جاتی ہے۔ اگر ان (چاند و سورج) میں سے کسی کو گرہن لگ جائے تو اس وقت تک نماز پڑھا کرو جب تک کہ وہ (گرہن) ختم نہ ہو جائے۔ یا پروردگار کوئی نئی چیز (بات) پیدا فرمادیں۔

۱۳۹۱: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر سورج گرہن یا چاند گرہن ہو جائے تو اس سے پہلے پڑھی گئی (فرض) نماز کی طرح نماز ادا کیا کرو۔

۱۳۹۲: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن ہو جانے پر عام (فرض) نمازوں کی ہی طرح نماز پڑھائی اور اس میں رکوع و سجود کیے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلَوَتِنَا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ۔

۱۴۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا مُسْتَعْجِلًا إِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدْ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى حَتَّى انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ إِلَّا لِلْمَوْتِ عَظِيمٍ مِنْ عُظَمَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ وَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا خَلِيقَتَانِ مِنْ خَلْقِهِ يُحَدِّثُ اللَّهُ فِي خَلْقِهِ مَا يَشَاءُ فَأَيُّهُمَا انْخَسَفَ فَصَلُّوا حَتَّى يَنْجَلِيَ أَوْ يُحَدِّثِ اللَّهُ أَمْرًا۔

۱۴۹۴: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْمَسْجِدِ وَثَابَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلَّى بِنَا رَكَعَتَيْنِ فَلَمَّا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِمَا عِبَادَهُ وَإِنَّهُمَا لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ وَذَلِكَ أَنَّ ابْنَاهُ مَاتَ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ لَهُ نَاسٌ فِي ذَلِكَ۔

۱۴۹۵: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ مِثْلَ

۱۴۹۳: حضرت نعمان بن بشیرؓ رسول اللہؐ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہؐ جلدی سے مسجد کی طرف تشریف لے گئے۔ اس وقت سورج کو گرہن لگا ہوا تھا۔ چنانچہ آپؐ نے نماز کی امامت کروائی یہاں تک کہ گرہن ختم ہو گیا۔ پھر ارشاد فرمایا: دور جاہلیت میں لوگ کہا کرتے تھے کہ سورج یا چاند گرہن کسی بڑی شخصیت کی وفات کی وجہ سے ہوتا ہے، لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے۔ انہیں کسی کی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ اللہ کی مخلوق میں سے ہی دو چیزیں ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو جس طرح چاہتا ہے تغیر پذیر کرتا رہتا ہے۔ لہذا اگر سورج یا چاند گرہن ہو جائے تو جب تک وہ ختم نہ ہو جائے تم نماز پڑھا کرو۔ یا ایسا ہو کہ اللہ لی کوئی (اس گرہن کی وجہ سے) نئی بات رونما کریں۔

۱۴۹۴: حضرت ابوبکرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہؐ کے قریب تھے کہ سورج گرہن ہو گیا۔ چنانچہ آپؐ اپنے کرتے کو گھسیٹے ہوئے مسجد تک تشریف لے گئے اور دو رکعات ادا فرمائیں۔ پھر جب گرہن ختم ہو گیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں ہی میں سے دو نشانیاں ہیں اور ان کے ذریعہ وہ اپنے بندوں کو تنبیہ کرتا ہے۔ نیز انہیں کسی کی وفات یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا اگر تم ایسا دیکھو تو گرہن کے ختم ہو جانے تک نماز ادا کیا کرو۔ آپؐ نے یہ بات اس لیے فرمائی کہ اسی روز آپؐ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ کی وفات ہوئی تھی۔ چنانچہ لوگ کہنے لگے کہ سورج گرہن بھی اسی وجہ سے ہوا ہوگا۔

۱۴۹۵: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سورج گرہن کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزمرہ کی نمازوں کی طرح دو رکعات نماز ادا فرمائی۔

صَلَوَاتُكُمْ هَذِهِ، وَذَكَرَ كُسُوفَ الشَّمْسِ۔

بَابُ ۸۹۹ قَدْرُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

۱۳۹۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا قَرَأَ نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ قَالَ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْكُرُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْنَاكَ تَنَّا وَلَتْ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكْعُكُفَتْ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرَيْتُ الْجَنَّةَ فَنَتْنَا وَلَتْ مِنْهَا عُنُقُودًا وَلَوْ أَخَذْتُهُ لَا كَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا نِسَاءً قَالُوا لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِكَفْرِ هُنَّ قِيلَ يَكْفُرْنَ بِاللَّهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحَدٍ هُنَّ الدَّهْرُ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ۔

باب: نمازِ گرہن میں کتنی قرأت کرے؟

۱۳۹۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلوٰۃ الکسوف پڑھی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا اور اس میں اتنی قرأت کی جتنی سورۃ بقرہ کی طوالت ہے۔ پھر طویل رکوع کیا، پھر اٹھے اور پہلے قیام سے کم طویل قیام کیا۔ پھر رکوع میں گئے اور پہلے رکوع سے کم طویل رکوع کیا۔ پھر سجدہ کیا، پھر پہلے قیام سے کم طویل قیام کیا، پھر رکوع میں گئے اور پہلے سے کم طویل رکوع کیا، پھر کھڑے ہوئے اور پہلے سے کم طویل قیام کیا، پھر سجدہ کیا اور نماز سے فارغ ہوئے۔ اس وقت سورج صاف ہو چکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند رب کریم کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ انہیں کسی کی موت و حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ تم اگر کبھی ایسا دیکھو تو اپنے رب کو یاد کیا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے (دورانِ نماز) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے شاید کوئی چیز پکڑنے کے لیے آگے ہوئے۔ پھر ہم نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے کی طرف ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی یا فرمایا میں نے جنت دیکھی تو اس میں سے میوؤں کا ایک گچھا توڑنے کے لیے آگے بڑھا۔ اگر میں لے لیتا تو تم جب تک دنیا باقی ہے اس میں سے کھاتے رہتے۔ پھر میں نے دوزخ دیکھی۔ میں نے آج تک اس سے خوفناک کوئی چیز نہیں مشاہدہ کی۔ اس میں اکثریت عورتوں کی تھی۔ لوگوں نے دریافت کیا: کیوں یا رسول اللہ! فرمایا: ان کی ناشکری (کی عادت) کی وجہ سے۔ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے ساتھ؟ فرمایا: خاوند کے ساتھ ناشکری کرتی ہیں اور اس کا احسان نہیں مانتیں۔ اگر تم کسی خاتون کے ساتھ تازندگی

احسان کرتے رہو پھر اُسے تمہاری کوئی ایک بات بھی ناگوار محسوس ہو تو وہ فوراً کہے گی۔ میں نے کبھی تجھ سے بھلائی نہیں دیکھی۔

باب: نمازِ گرہن میں باوازِ بلند قراءت کرنا

۱۳۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکوع اور چار سجدے فرمائے اور باوازِ بلند قراءت فرمائی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھاتے تو سَمِعَ اللہ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ارشاد فرماتے۔

باب: (صلوٰۃ کسوف) میں بغیر آواز کے قراءت

۱۳۹۸: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورجِ گرہن کی نماز ادا کی تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہیں سنی۔

باب: نمازِ گرہن میں بحالتِ سجدہ کیا پڑھا جائے؟

۱۳۹۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی۔ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا، پھر طویل رکوع کیا، پھر سر اٹھایا اور طویل سجدہ کیا۔ یا اس طرح فرمایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدوں میں روتے رہے اور سسکیاں لیتے ہوئے فرمانے لگے: اے اللہ! تُو نے مجھ سے اس کا وعدہ نہیں کیا۔ میں تجھ سے مغفرت کا طلبگار ہوں۔ تُو نے مجھ سے اس کا وعدہ نہیں کیا۔ جب تک میں ان میں موجود ہوں۔ پھر جب نماز سے فارغ ہو چکے تو ارشاد فرمایا: جنت میرے سامنے پیش کی گئی یہاں تک کہ

بَابُ ۹۰۰ الْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ
۱۳۹۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أُنْبَأَنَا الرَّبِيعُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَجَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ كُلَّمَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

بَابُ ۹۰۱ تَرَكِ الْجَهْرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ

۱۳۹۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّادٍ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي عَبْدِ الْقَيْسِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمْ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا

بَابُ ۹۰۲ الْقَوْلُ فِي السُّجُودِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

۱۳۹۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْمُسَوَّرِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُذْرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَالَ الْقِيَامُ ثُمَّ رَكَعَ فَطَالَ الرُّكُوعُ ثُمَّ رَفَعَ فَطَالَ قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ فِي السُّجُودِ نَحْوَ ذَلِكَ وَجَعَلَ يَبْكِي فِي سُجُودِهِ وَيَنْفَعُ وَيَقُولُ رَبِّ لَمْ تَعَذِّنِي صَدًّا وَأَنَا أَسْتَغْفِرُكَ لَمْ تَعَذِّنِي هَذَا وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتَّى

لَوْ مَدَدْتُ يَدِي تَنَاوَلْتُ مِنْ قُطُوفِهَا وَعَرِضْتُ عَلَى النَّارِ فَجَعَلْتُ أَنْفُخُ خَشِيَّةً أَنْ يَغْشَاكُمْ حَرُّهَا وَرَأَيْتُ فِيهَا سَارِقَ بَدَنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ فِيهَا أَخَابِنِي دُعْدُعَ سَارِقِ الْحَبِيجِ فَإِذَا فُطِنَ لَهُ قَالَ هَذَا عَمَلُ الْمُحْجَنِ وَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً طَوِيلَةً سَوْدَاءَ تُعَذِّبُ فِي هِرَّةٍ رَبَطْتُهَا فَلَمْ تُطْعَمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدْعُهَا تَأْكُلْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ وَإِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا انْكَسَفَتْ أَحَدَاهُمَا وَقَالَ فَعَلَ أَحَدُهُمَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَاسْعُوا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

بَابُ ۹۰۳ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ

۱۵۰۰: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ لَوْلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَمِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ الزُّهْرِيَّ عَنْ سُنَّةِ صَلَاةِ الْكُسُوفِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ قَامَرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلًا فَنَادَى أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلَةً مِثْلَ قِيَامِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ سَجُودًا طَوِيلًا مِثْلَ رُكُوعِهِ

اگر میں ہاتھ کو آگے کرتا تو اس کے گچھے توڑ سکتا تھا۔ پھر جہنم بھی میرے سامنے پیش کی اور میں اسے پھونکنے لگا اس خوف سے کہ تم لوگوں کو اس کی گرمی نہ اپنی لپیٹ میں لے لے۔ پھر میں نے اس میں اپنے اونٹ کے چور کو دیکھا۔ پھر بنو عدع کے بھائی کو دیکھا جو حاجیوں کا مال چوری کیا کرتا تھا اور اگر کوئی اُسے پکڑ لیتا (دیکھ لیتا) تو کہتا یہ لکڑی (بوجہ نوک) کی وجہ سے ہے۔ پھر میں نے اس میں ایک لمبی سیاہ خاتون کو دیکھا جسے بلی کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا۔ اس نے اس بلی کو باندھ رکھا تھا اور اسے کھانے پینے کے لیے بھی کچھ نہیں دیتی تھی۔ حتیٰ کہ وہ مر گئی۔ پھر فرمایا: سورج یا چاند میں کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ یہ تو اللہ جل جلالہ کی نشانیوں میں سے ہے۔ اگر سورج یا چاند گرہن ہو جائے تو فوراً کا ذکر (صلوٰۃ الکسوف) شروع کر دیا کرو۔

باب: نمازِ گرہن میں تشہد پڑھنا اور سلام پھیرنا

۱۵۰۰: حضرت عبدالرحمن بن نمر سے مروی ہے کہ انہوں نے زہری سے گرہن کی نماز کا طریقہ دریافت کیا تو فرمایا: مجھ سے حضرت عروۃ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کیا کہ سورج گرہن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم فرمایا اور اُس نے باجماعت نماز کے لیے لوگوں کو جمع ہونے کا اعلان کیا۔ لوگ جمع ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع فرمائی۔ پہلے تکبیر کہہ کر طویل قرات کی۔ پھر رکوع میں گئے اور قیام کی طرح یا اس سے بھی طویل رکوع کیا۔ پھر سر اٹھایا اور سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا۔ پھر تکبیر کہی اور رکوع کی طرح طویل یا اس سے بھی کچھ زائد طویل سجدہ کیا۔ پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا، پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کیا۔ پھر تکبیر کہہ کر سر اٹھایا، پھر تکبیر

وَأَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ
فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ رَكَعَ
رُكُوعًا طَوِيلًا هُوَ آذَنِي مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ
رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً
وَهِيَ آذَنِي مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى فِي الْقِيَامِ الثَّانِي ثُمَّ كَبَّرَ
فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ
رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ آذَنِي
مِنْ سُجُودِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ فِيهِمْ فَحَمِدَ
اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا
يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلِكِنَّهُمَا آيَاتَانِ مِنْ
آيَاتِ اللَّهِ فَأَيُّهُمَا خُسِفَ بِهِ أَوْ بِأَحَدِهِمَا فَأَفْزَعُوا إِلَى
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِذِكْرِ الصَّلَاةِ۔

۱۵۰۱: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا
مُوسَى بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ
أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ صَلَّيَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُسُوفِ
فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ
فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ
سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ
السُّجُودَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ
الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ
الرُّكُوعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ
رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ
انْصَرَفَ۔

کہہ کر دوسرا سجدہ کیا، پھر تکبیر کہہ کر کھڑے ہو گئے اور پہلی رکعت
کی قرأت سے کم طویل رکوع کیا، پھر سر اٹھایا اور سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ
حَمِدَهُ کہا، پھر اس سے طویل رکوع کیا، پھر تکبیر کہہ کر رکوع میں
گئے اور پہلے سے کم طویل رکوع کیا، پھر تکبیر کہہ کر اٹھے اور سَمِعَ
اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا، پھر تکبیر کہہ کر سجدے میں گئے اور پہلے
سجدوں سے کم طویل سجدے کیے۔ پھر تشہد پڑھا اور سلام پھیر
دیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد ارشاد
فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں
لگتا بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں ہی میں سے دو نشانیاں ہیں۔ اگر
دونوں میں سے کسی ایک کو گرہن لگ جائے تو فوراً اللہ کی طرف
رجوع کیا کرو اور نماز ادا کیا کرو۔

۱۵۰۱: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کسوف کی نماز پڑھی تو پہلے طویل قیام کیا، پھر طویل رکوع
کیا، پھر اٹھے اور طویل قیام کیا، پھر رکوع میں گئے اور طویل
رکوع کیا، پھر اٹھے اور سجدے میں چلے گئے اور طویل سجدہ کیا،
پھر سر اٹھایا اور پھر دوسرا سجدہ بھی اسی طرح طویل کیا، پھر
کھڑے ہوئے اور طویل قیام کیا۔ پھر طویل رکوع کیا، پھر اٹھے
اور طویل قیام کیا، پھر رکوع میں گئے اور طویل رکوع کیا۔ پھر
اٹھے اور سجدہ میں گئے اور طویل سجدہ کیا۔ پھر اٹھے اور دوسرا
سجدہ بھی اسی طرح طویل کیا، پھر اٹھے اور نماز سے فراغت
حاصل کی۔

بَابُ ۹۰۴ الْقُعُودُ عَلَى الْمِنْبَرِ

بَعْدَ صَلَاةِ الْكُسُوفِ

۱۵۰۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مَخْرَجًا فَخَسِفَ بِالشَّمْسِ فَخَرَجْنَا إِلَى الْحَجَرَةِ فَاجْتَمَعَ إِلَيْنَا نِسَاءُ وَأَقْبَلَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ صُحُوةً فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَامَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ دُونَ رُكُوعِهِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَصَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّ قِيَامَهُ دَرَكَوعَهُ دُونَ الرَّكْعَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَجَدَ وَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ فِيمَا يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ يُفْتَنُونَ فِي قُبُورِهِمْ كَفِتْنَةِ الدَّجَالِ مُحْتَضَرٍ.

بَابُ ۹۰۵ كَيْفَ الْخُطْبَةُ فِي الْكُسُوفِ

۱۵۰۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَصَلَّى فَأَطَالَ الْقِيَامَ جَدًّا ثُمَّ

بَابُ: صَلَاةُ الْكُسُوفِ كَيْفَ

پَر مِٹھنا

۱۵۰۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور انتہائی لمبا قیام کیا، پھر رکوع میں گئے اور انتہائی لمبا رکوع کیا، پھر اٹھے اور بہت طویل لیکن نسبتاً پہلے سے کم طویل قیام کیا، پھر رکوع میں گئے اور پہلے سے نسبتاً کم لیکن طوالت میں پھر کافی طویل رکوع کیا، پھر سجدے میں گئے اور پھر سجدے سے سر اٹھا کر کھڑے ہو گئے، پھر پہلے سے کم طویل قیام کیا، پھر رکوع بھی پہلے سے کم طویل کیا، پھر سر اٹھایا اور پہلے سے کم طویل قیام کیا، پھر رکوع میں گئے اور پہلے رکوع سے کم طویل رکوع کیا۔ پھر سجدے کیے اور نماز سے فراغت حاصل کی۔ اس وقت تک سورج گرہن ختم ہو چکا تھا۔ پھر آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اللہ کی تعریف و توصیف بیان کرنے کے بعد ارشاد فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ اگر تم ایسا دیکھو تو نماز ادا کرو، صدقہ دو اور اللہ کو یاد کرو۔ پھر فرمایا: اے امت محمدیہ! تم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ سے تو زیادہ غیرت مند نہیں کہ اس کی باندی یا غلام زنا کرے پھر ارشاد فرمایا: اے امت محمدیہ! اگر تم لوگوں کو ان چیزوں کا علم ہو جائے جو مجھے معلوم ہیں تو ہنسنا کم اور رونا زیادہ کر دو۔

بَابُ: نَمَازِ گِرہن کے بعد کیسے خطبہ دیا جائے؟

۱۵۰۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ کہیں جانے کے ارادے سے تشریف لے گئے تو سورج گرہن ہو گیا۔ ہم حجرے میں چلی گئیں اور دیگر عورتیں میرے پاس جمع ہو گئیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ جِدًّا ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ جِدًّا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَفَرَعَ مِنْ صَلَاتِهِ وَقَدْ جُلِيَ عَنِ الشَّمْسِ فَخَطَبَ النَّاسَ فِحَمَدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَصَلُّوا تَصَدَّقُوا وَادْكُرُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ آخِرَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَزِي عِبْدُهُ أَوْ أُمَّةُ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَصَحَحْتُمْ قَلِيلًا وَلَكِنَّتُمْ كَثِيرًا۔

۱۵۰۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ حِينَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ۔

بَابُ ۹۰۶ الْأَمْرُ بِالْدُّعَاءِ فِي الْكُسُوفِ

۱۵۰۵: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ إِلَى الْمَسْجِدِ يَجُرُّ رِائَهُ مِنَ الْعَجَلَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ كَمَا يُصَلُّونَ فَلَمَّا انْجَلَتْ خَطَبَنَا فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَاتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَإِنَّهُمَا لَا

واپس تشریف لائے وہ چاشت کا وقت تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور طویل قیام کیا، پھر طویل رکوع کیا، پھر سر اٹھایا اور پہلے سے کم طویل قیام کیا، پھر رکوع میں گئے اور پہلے سے کم طویل رکوع کیا، پھر سجدہ کیا اور دوسری رکعت شروع کی۔ اس میں بھی اسی طرح کیا لیکن آپ ﷺ کا قیام اور رکوع اس رکعت میں پہلی رکعت سے کم طویل تھے، پھر سجدے کیے تو سورج صاف ہو گیا۔ پھر جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ ارشاد فرمایا جس میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ لوگ قبر میں بھی اسی طرح فتنے میں مبتلا کیے جائیں گے جس طرح دجال کے آجانے پر وہ فتنے میں مبتلا ہو جائیں گے۔

۱۵۰۴: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج گرہن ہونے پر خطبہ دیا تو انا بعد! ارشاد فرما کر خطبہ کی ابتداء کی۔

باب: گرہن کے موقع پر حکم دعا

۱۵۰۵: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورج گرہن ہو گیا۔ آپ جلدی میں چادر گھسیٹتے ہوئے مسجد میں تشریف لے گئے۔ دیگر لوگ بھی جمع ہو گئے اور آپ ﷺ نے دیگر نمازوں کی طرح دو رکعات نماز کی امامت فرمائی۔ پھر فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ جن سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور انہیں کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گرہن نہیں

يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتٍ أَحَدٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ كُسُوفَ أَحَدِهِمَا
فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يَنْكَشِفَ مَا بَيْنَكُمْ۔

بَابُ ۹۰۷ الْأَمْرُ بِالِاسْتِغْفَارِ فِي الْكُسُوفِ

۱۵۰۶: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْرُوقِيُّ
عَنْ أَبِي أَسَامَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ
خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَزِعًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ فَقَامَ حَتَّى أَتَى
الْمَسْجِدَ فَقَامَ يُصَلِّي بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ
مَا رَأَيْتُهُ يَفْعَلُهُ فِي صَلَاتِهِ قَطُّ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الْآيَاتُ
الَّتِي يُرْسِلُ اللَّهُ لَا تَكُونُ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ
وَلَكِنَّ اللَّهَ يُرْسِلُهَا يُخَوِّفُ بِهَا عِبَادَهُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهَا
شَيْئًا فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ۔

لگتا۔ اگر دونوں (چاند یا سورج) میں سے کسی کو گرہن لگ جائے
تو نماز پڑھا کرو اور دعا کیا کرو حتیٰ کہ گرہن ختم ہو جائے۔

باب: سورج گرہن کے موقع پر استغفار کرنے کا حکم

۱۵۰۶: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سورج گرہن
ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے خوف سے گھبرا کر اٹھے اور مسجد
میں تشریف لائے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی طویل قیام رکوع
اور سجود کے ساتھ نماز ادا فرمائی۔ اس سے پہلے ایسے (اتنا طویل
ارکان) کبھی نہیں کیا تھا۔ پھر ارشاد فرمایا: یہ نشانیاں جو اللہ تعالیٰ
دکھاتے ہیں یہ کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے نہیں پیش آتیں۔
بلکہ اللہ ان کی وجہ سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے لہذا اگر تم ان میں
سے کوئی نشانی دیکھو تو فوراً اللہ کا ذکر کرو۔ اس سے دعا کرو اور
استغفار کرو۔

(۱۷)

کِتَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

بارشِ طبعی کی نماز سے متعلقہ احادیث

بَابُ ۹۰۸ مَتْنِ يَسْتَسْقِي الْاِمَامُ

۱۵۰۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتَ الْمَوَاشِي وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُطِرْنَا مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ وَلَقِطَعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكْتَ الْمَوَاشِي فَقَالَ اللَّهُمَّ عَلَى رُؤُسِ الْجِبَالِ وَالْأَكَامِ وَبَطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ فَأَنْجَبَاتُ عَنِ الْمَدِينَةِ أَنْجِيَابَ الثَّوْبِ.

بَابُ ۹۰۹ خُرُوجِ الْاِمَامِ إِلَى الْمُصَلِّي لِلْاِسْتِسْقَاءِ

۱۵۰۸: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُسْعُوْدِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ قَالَ سُفْيَانُ فَسَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ يُحَدِّثُ

باب: امام نمازِ استسقاء کی امامت کب کرے؟

۱۵۰۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مویشی مر گئے اور راستوں کی بندش ہو گئی۔ لہذا اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی تو اس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک بارش برتی رہی۔ پھر ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! گھر گر گئے اور راستے بند ہو گئے اور مویشی بھی مرنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی کہ یا اللہ! بارش پہاڑوں کی چوٹیوں، ٹیلوں، وادیوں اور درختوں پر برسا۔ اسی وقت مدینہ منورہ سے بادل کپڑے کی طرح پھٹ گئے۔ (یعنی منتشر ہو گئے اور آسمان صاف ہو گیا)

باب: امام کا بارش کی نماز کے لیے باہر نکلنا

۱۵۰۸: حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ استسقاء پڑھنے کے لیے عید گاہ تشریف لے گئے اور قبلہ رخ ہو کر اپنی چادر کو پلٹ دیا اور دو رکعت نماز کی امامت فرمائی۔ امام نسائی کہتے ہیں کہ یہ سنیان بن عیینہ کی غلطی ہے کہ

عَنْ أَبِي أَنَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَرَى النَّدَاءَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلِّي يَسْتَسْقِي فَاِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَّبَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا غَلَطَ مِنْ ابْنِ عِيْنَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ الَّذِي أَرَى النَّدَاءَ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ وَهَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ۔

بَابُ ۹۱۰ الْحَالِ الَّتِي يَسْتَحِبُّ لِلْإِمَامِ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهَا إِذَا خَرَجَ

۱۵۰۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَقَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَرَسَلَنِي فَلَانٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَضَرِّعًا مُتَوَاضِعًا مُتَبَدِّلًا فَلَمْ يَخْطُبْ نَحْوَ خُطْبَتِكُمْ هَذِهِ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ۔

۱۵۱۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى وَعَلَيْهِ خِمِيصَةٌ سَوْدَاءُ۔

بَابُ ۹۱۱ جُلُوسِ الْإِمَامِ عَلَى الْمِنْبَرِ لِلْإِسْتِسْقَاءِ ۱۵۱۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَقَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَدِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا فَجَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ

عبداللہ بن زید وہ ہیں جنہوں نے خواب میں اذان سنی تھی وہ تو ”عبداللہ بن زید بن عبد ربہ“ ہیں اور یہ عبداللہ بن زید بن عاصم ہیں۔

باب: امام کے لیے (نماز استسقاء میں) کس طریقہ سے نکلنا بہتر ہے

۱۵۰۹: حضرت اسحق بن عبداللہ بن کنانہ کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس رسول اللہ ﷺ کی نماز استسقاء سے متعلق پوچھنے کے لیے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نماز استسقاء کے لیے تشریف لے گئے تو انتہائی عاجزی اور انکساری کی حالت میں بغیر کسی زینت یا آرائش کے نکلے اور دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ نیز آپ ﷺ نے خطبہ نہیں ارشاد فرمایا جیسا کہ آج کل تمہارے یہاں شروع ہو گیا ہے۔

۱۵۱۰: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز استسقاء پڑھی تو ایک کالی چادر اپنے اوپر لے رکھی تھی۔

باب: استسقاء میں امام کا منبر پر تشریف رکھنا ۱۵۱۱: حضرت اسحق بن کنانہ سے روایت ہے کہ فرمایا: فلاں شخص نے مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس رسول اللہ ﷺ کی نماز استسقاء کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے بھیجا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ استسقاء کیلئے عاجزی انکساری اور بغیر کسی آرائش وزینت کے تشریف لے گئے۔ پھر منبر پر تشریف لائے لیکن خطبہ نہیں ارشاد فرمایا جیسا کہ تم لوگوں نے آج کل دینا شروع کر دیا

هَذِهِ وَلَكِنْ لَمْ يَزَلْ فِي الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيرِ
وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّي فِي الْعِيدَيْنِ۔

بَابُ ۹۱۲ تَحْوِيلِ الْإِمَامِ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ
عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

۱۵۱۲: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ
عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ
عَمَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّه خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِي فَحَوَّلَ رِذَاءَهُ وَحَوَّلَ لِلنَّاسِ ظَهْرَهُ
وَدَعَا ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَقَرَأَ فَجَهَرَ۔

بَابُ ۹۱۳ تَقْلِيلِ الْإِمَامِ الرِّذَاءِ عِنْدَ الْإِسْتِسْقَاءِ
۱۵۱۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ
عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اسْتَسْقَى وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَقَلَّبَ رِذَاءَهُ۔

بَابُ ۹۱۴ مَتَى يَحَوِّلُ الْإِمَامُ رِذَاءَهُ

۱۵۱۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ
أَنَّهُ سَمِعَ عَبَادَ بْنَ تَمِيمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ
يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاسْتَسْقَى وَحَوَّلَ رِذَاءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

بَابُ ۹۱۵ رَفْعِ الْإِمَامِ يَدَهُ

۱۵۱۵: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ أَبُو تَقِيٍّ
الْحِمَصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ
وَقَلَّبَ الرِّذَاءَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ۔

ہے بلکہ مسلسل دُعا و عاجزی کرتے رہے اور تکبیر کہتے رہے۔ نیز
آپؐ نے بعینہ عیدین کی نماز جیسی دو رکعات کی امامت فرمائی۔

باب: بوقت استسقاء امام دُعا مانگے اور پشت کو لوگوں
کی طرف پھیر لے

۱۵۱۲: حضرت عباد بن تمیم فرماتے ہیں کہ ان کے چچا نے ان سے
بیان کیا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ استسقاء کے
لیے نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر کو الٹا اور لوگوں کی
طرف کمر کر کے دُعا کی پھر دو رکعات ادا فرمائیں اور ان میں
قرأت باوازیں بند کی۔

باب: بوقت استسقاء امام کا چادر کو الٹ دینا

۱۵۱۳: حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقاء کے موقع پر دو رکعات نماز ادا فرمائی اور اپنی
چادر کو الٹ دیا۔

باب: کس وقت امام اپنی چادر کو الٹ لے

۱۵۱۴: حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارش کے لیے دُعا کرنے کے
ارادے سے تشریف لے گئے تو قبلہ رخ ہو کر اپنی چادر
الٹی۔

باب: امام کا بوقت استسقاء بغرض دُعا ہاتھوں کا اٹھانا

۱۵۱۵: حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں
نے استسقاء کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رخ فرمایا، پھر اپنی چادر پٹٹی اور
پھر دونوں ہاتھوں کو اٹھایا۔

باب ۹۱۶ کَيْفَ يَرْفَعُ

باب: ہاتھ کہاں تک بلند کیے جائیں؟

۱۵۱۶: أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِّنَ الدُّعَاءِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ إِبْطِهِ.

۱۵۱۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استسقاء کے علاوہ کسی دُعا میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔ لیکن استسقاء میں ہاتھ اتنے اونچے اٹھاتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں میں موجود سفیدی دکھائی دینے لگتی۔

۱۵۱۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى أَبِي اللَّحْمِ عَنْ أَبِي اللَّحْمِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِي وَهُوَ مُقْنَعٌ بِكَفِّهِ يَدْعُو.

۱۵۱۷: حضرت ابوہریرہ سے منقول ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار الزیت کے پاس بارش کے لیے دُعا فرماتے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں اٹھا رکھی تھیں۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث میں اور پچھلی احادیث میں نماز استسقاء پڑھنے کا طریقہ اور دُعا مانگنے کا طریقہ بتایا گیا ہے۔ پچھلی حدیث میں انس رضی اللہ عنہ سے جو یہ فرمان گزرا ہے کہ اس کے علاوہ کبھی ہاتھ اٹھا کر دُعا نہیں مانگی۔ علماء کرام نے اس کا یہ مطلب اخذ کیا ہے کہ اتنے اونچے ہاتھ اٹھا کر دُعا نہیں مانگی ورنہ ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگنا تو کئی صحیح احادیث میں وارد ہے۔ کچھ علماء کرام نے یہ بھی کہا ہے کہ استسقاء میں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو نیچے کی طرف رکھا جاتا ہے اس لیے انس رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہوگا۔ اس کے علاوہ ”چادر کو پلٹ دیتے تھے“ کا مفہوم بھی علماء کرام نے یہ لکھا ہے کہ دایاں کو نہ بائیں پر اور بائیاں کو نہ دائیں پر کر لیتے تھے اور اللہ سے یقین رکھتے تھے کہ اللہ بھی خشک سالی کو ایسے ہی پلٹ دے گا۔

۱۵۱۸: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ وَهُوَ الْمُقْبَرِيُّ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَاجْدَبَ الْبِلَادُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ حِذَاءَ وَجْهِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا قَوْلَ اللَّهِ مَا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُنْبَرِ حَتَّى أَوْسِعْنَا مَطَرًا وَأَمْطَرْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَى الْجُمُعَةِ

۱۵۱۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم بروز جمعہ مسجد میں بیٹھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ مبارک سن رہے تھے کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستے بند ہو گئے، جانور مر گئے اور شہروں میں قحط پڑ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے بارش کے لیے دُعا کیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ چہرے کے سامنے تک اٹھائے اور دُعا فرمائی: یا اللہ! ہم پر مینہ برسا۔ اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ ابھی منبر سے نیچے بھی تشریف نہیں لائے تھے کہ موسلا دھار بارش شروع ہو گئی اور اس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک مسلسل بارش برتی رہی۔ چنانچہ ایک شخص نے

الْأُخْرَى فَقَامَ رَجُلٌ لَا أَدْرِي هُوَ الَّذِي قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقِ لَنَا أَمْ لَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْقَطَعَتِ السُّبُلُ وَهَلَكَتِ الْأَمْوَالُ مِنْ كَثَرَةِ الْمَاءِ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُمِسِكَ عَنَّا الْمَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا وَلَكِنْ عَلَى الْجِبَالِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ تَمَزَّقَ السَّحَابُ حَتَّى مَا نَرَى مِنْهُ شَيْئًا.

باب ۹۱ ذکر الدعاء

۱۵۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي وَهَبٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا.

۱۵۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ الْعُسْرِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَصَاحُوا فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَحَطَبَتِ السُّطُرُ وَهَلَكَبِ الْبَهَائِمُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَسْقِنَا قَالَ اللَّهُمَّ اسْقِنَا اللَّهُمَّ اسْقِنَا قَالَ وَآيَمَ اللَّهُ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَرَعَةً مِنْ سَحَابٍ قَالَ فَاثْنَاثُ سَحَابَةٍ فَانْتَشَرَتْ ثُمَّ إِنِّهَا أُمِطِرَتْ وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى وَانْصَرَفَ النَّاسُ عَنْهُ نَزَلَ تَمْطُرُ إِلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ الْآخِرَى فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ صَاحُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ تَهْدِمَتِ الْبُيُوتُ وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَحْبِسَهَا عَنَّا فَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا

(اگلے جمعہ) عرض کیا: یا رسول اللہ! بارش زیادہ ہونے کی وجہ سے راستے مخدوش ہو گئے اور جانور مر گئے ہیں۔ لہذا اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ بارش رک جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ! ہم پر نہیں ہمارے ارد گرد برسا پہاڑوں پر اور درختوں پر برسا۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا تھا کہ بادل چھٹ گئے اور اس حد تک چھٹ گئے کہ ہمیں ان میں سے پھر کوئی نظر نہیں آتا تھا۔

باب: دعا کے متعلق

۱۵۱۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی تھی: اللَّهُمَّ اسْقِنَا یعنی اے اللہ پانی پلا۔

۱۵۲۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ لوگ کھڑے ہو کر بولنا شروع ہو گئے کہ اے اللہ کے رسول! بارش نہ ہونے کی وجہ سے جانور مر گئے ہیں! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ وہ بارش برسائے۔ آپ نے دعا فرمائی کہ یا اللہ! ہمیں پانی دے۔ یا اللہ! ہمیں پانی دے۔ اللہ کی قسم اس وقت ہمیں آسمان پر (دور دور تک) بادل کا ایک ٹکڑا بھی نہیں دکھائی دے رہا تھا کہ اتنے میں ایک بادل دکھائی دیا اور پھر پھینتا گیا۔ پھر بارش ہونے لگی۔ رسول اللہ منبر سے نیچے تشریف لائے اور نماز پڑھ کر فارغ ہوئے۔ پھر اگلے جمعہ تک مسلسل مینہ برستا رہا۔ جب اگلے جمعہ نبی خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے تو لوگ پکارنے لگے: یا رسول اللہ! گھر تباہ ہو گئے! راستے بند ہو گئے۔ پروردگار سے دعا کیجئے کہ بارش بند کر دے۔ رسول اللہ مسکرا کر لگے اور دعا کی کہ یا اللہ! ہم پر نہیں ہمارے ارد گرد برسا۔ یہ فرمانا تھا کہ بادل مدینہ سے چھٹ گئے اور مدینہ کے ارد گرد مینہ برستا رہا

فَتَفَشَّعَتْ عَنِ الْمَدِينَةِ فَجَعَلَتْ تَمْطُرُ حَوْلَهَا وَمَا تَمْطُرُ بِالْمَدِينَةِ قَطْرَةً فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَرَأَيْتُهَا لَفِي مِثْلِ الْإِكْلِيلِ۔

۱۵۲۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُغِيثَنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْثِنَا اللَّهُمَّ اغْثِنَا قَالَ أَنَسٌ وَلَا وَاللَّهِ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ مِنْ سَحَابَةٍ وَلَا قَرَعَةٍ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلَا دَارٍ فَطَلَعَتْ سَحَابَةٌ مِثْلُ التُّرْسِ فَلَمَّا تَوَسَّطَتِ السَّمَاءَ انْتَشَرَتْ وَأَمْطَرَتْ قَالَ أَنَسٌ وَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سَبًّا قَالَ ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُسْكِنَهَا عَنَّا فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْأَكَامِ وَالْظُرَابِ وَبُطُونِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَأَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ قَالَ شَرِيكُ سَأَلْتُ أَنَسًا هُوَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ قَالَ لَا۔

بَابُ ۹۱۸ الصَّلَاةِ بَعْدَ الدُّعَاءِ

۱۵۲۲: قَالَ الْخَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا

لیکن مدینہ میں ایک قطرہ بھی نہیں گرا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے مدینہ کی طرف (نظر اٹھا کر دیکھا) تو یوں محسوس ہوا گویا اس نے تاج پہن رکھا تھا اور اس پر مدینہ برس رہا تھا۔

۱۵۲۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عین سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جانور مر گئے اور راستے بند ہو گئے۔ ربِّ قدوس سے دُعا کیجئے کہ ہم پر مدینہ برسا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور دُعا کی کہ اے اللہ مدینہ برسا۔ اے اللہ مدینہ برسا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اللہ کی قسم! آسمان پر کہیں بادل یا بادل کی ایک ٹکڑی بھی نظر نہیں آرہی تھی۔ ہمارے اور سلع کے درمیان (پہاڑ کا نام ہے) کوئی آڑ نہیں تھی۔ پھر بادل کا ایک ٹکڑا ڈھال کی طرح ظاہر ہوا اور آسمان کے وسط میں آ کر پھیل گیا۔ پھر مدینہ برسنے لگا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! پھر ایک ہفتے تک ہمیں سورج نہیں دکھائی دیا۔ پھر آئندہ جمعہ اسی دروازے سے ایک شخص اندر داخل ہوا اور دورانِ خطبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! جانور مر گئے اور راستے مخدوش ہو گئے۔ اللہ سے دُعا فرمائیے کہ بارش رُک جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور دُعا کی کہ یا اللہ! ہمارے ارد گرد بارش برسا، ہم پر نہیں۔ اے اللہ ٹیلوں، پست جگہوں، وادیوں اور درختوں پر برسا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا تھا کہ بادل چھٹ گئے اور ہم دھوپ میں چلتے ہوئے نکلے۔ شریک کہتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا یہ وہی شخص تھا جو پچھلے جمعہ آیا تھا؟ فرمایا: نہیں۔

باب: دُعا مانگنے کے بعد نماز ادا کرنا

۱۵۲۲: حضرت عباد بن تمیم کہتے ہیں کہ ان کے چچا نے بیان کیا

أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ وَيُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبَادُ بْنُ تَمِيمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَمَّهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَسْتَسْقِي فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ يَدْعُوا اللَّهَ وَيَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِذَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ فِي الْحَدِيثِ وَقَرَأَ فِيهِمَا۔

بَابُ ۹۱۹ كَمْ صَلَاةُ الْإِسْتِسْقَاءِ

۱۵۲۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

بَابُ ۹۲۰ كَيْفَ صَلَاةُ الْإِسْتِسْقَاءِ

۱۵۲۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَرْسَلَنِي أَمِيرٌ مِنَ الْأَمْوَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْإِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا مَنَعَهُ أَنْ يَسْأَلَنِي خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُبْتَدِلًا مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدَيْنِ وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هَذِهِ۔

بَابُ ۹۲۱ الْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْإِسْتِسْقَاءِ

۱۵۲۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَاسْتَسْقَى فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَهْرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ۔

بَابُ ۹۲۲ الْقَوْلُ عِنْدَ الْمَطَرِ

کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ بارش کی دعا کے لیے نکلے تو لوگوں کی طرف پشت اور قبلہ کی طرف رخ کر کے اللہ سے دعا کی اور اپنی چادر کو اٹھا کیا۔ پھر دو رکعات نماز ادا فرمائی اور دونوں رکعات میں قرأت فرمائی۔

باب: نماز استسقاء کی رکعتیں

۱۵۲۳: حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ استسقاء کے لیے باہر تشریف لائے اور قبلہ رخ ہو کر دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

باب: نماز استسقاء ادا کرنے کا طریقہ

۱۵۲۴: حضرت اسحق بن عبد اللہ بن کنانہ روایت کرتے ہیں کہ ایک امیر نے مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ کی نماز استسقاء کے متعلق دریافت کرنے کے لیے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا: اس نے خود کیوں نہیں پوچھا؟ پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ خشوع و خضوع کے ساتھ عام کپڑے پہنے آہ وزاری کرتے ہوئے نکلے۔ پھر عیدین کی نماز کی طرح کی دو رکعات نماز ادا فرمائیں اور تم لوگوں کے اس خطبہ کی طرح خطبہ ارشاد نہیں فرمایا۔

باب: نماز استسقاء میں باوازی بلند قرأت کرنا

۱۵۲۵: حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء کے لیے نکلے تو دو رکعات ادا فرمائیں اور ان میں باوازی بلند قرأت فرمائی۔

باب: بارش کے وقت کیا دعا کی جائے؟

۱۵۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
مُسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا امْطَرَّ قَالَ
اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ صَيًّا نَافِعًا۔

بَابُ ۹۲۳ كَرَاهِيَةِ الْإِسْتِمطارِ بِالْكُوكِبِ

۱۵۲۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرِو قَالَ
أَبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا
أَنْعَمْتُ عَلَى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ إِلَّا أَصْحَحَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِهَا
كَافِرِينَ يَقُولُونَ الْكُوكِبُ وَالْكُوكِبُ۔

۱۵۲۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ
ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ مَطَرُ النَّاسِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعُوا مَاذَا قَالَ
رَبُّكُمْ اللَّيْلَةَ قَالَ مَا أَنْعَمْتُ عَلَى عِبَادِي مِنْ
نِعْمَةٍ إِلَّا أَصْحَحَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ
يَقُولُونَ مَطَرُنَا بِنُوءٍ كَذَا وَكَذَا فَأَمَّا مَنْ آمَنَ بِهِ
وَحَمِدَنِي عَلَى سُقْيَايَ فَذَاكَ الَّذِي كَفَّرَ بِالْكُوكِبِ
وَمَنْ قَالَ مَطَرُنَا بِنُوءٍ كَذَا وَكَذَا فَذَاكَ الَّذِي كَفَّرَ بِهِ
وَأَمَّنَ بِالْكُوكِبِ۔

۱۵۲۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو
عَنْ عَتَّابِ بْنِ حُنَيْيٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَمْسَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
الْمَطَرَ عَنْ عِبَادِهِ حُمْسَ سَبْعِينَ ثُمَّ أَرْسَلَهُ لَأَصْحَحْتَ طَائِفَةً
مِنَ النَّاسِ كَافِرِينَ يَقُولُونَ سُقْيَا بِنُوءٍ الْمَجْدَحِ۔

۱۵۲۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ
جب بارش ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا
فرماتے: اے اللہ! اے موسلا دھار برسا اور اسے فائدہ مند
بنادے۔

باب: ستاروں کی وجہ سے مینہ برسنے کے عقیدہ کا رد
۱۵۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب
میں اپنے بندوں پر کسی نعمت کا نزول کرتا ہوں تو ان میں سے ایک
فريق اس کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں ستارے کی وجہ سے
ایسا ممکن ہوا ہے۔

۱۵۲۸: حضرت یزید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بارش ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: کیا تم لوگوں نے نہیں سنا کہ تمہارے رب نے رات کو کیا حکم
فرمایا ہے؟ اُس نے فرمایا: میں جب اپنے بندوں پر کسی نعمت کا
نزول کرتا ہوں تو ان میں سے کچھ لوگ اس کا انکار کرتے ہیں اور
کہتے ہیں کہ فلاں ستارے کی وجہ سے مینہ برسا۔ چنانچہ جو شخص مجھ
پر ایمان لایا اور بارش کے برسنے پر میرا شکر ادا کیا تو وہ شخص مجھ پر
ایمان لایا اور ستارے سے کفر اختیار کیا اور جس کسی نے کہا کہ
ستارے کی وجہ سے مینہ برسا تو اُس نے مجھ سے کفر اختیار کیا اور
ستارے پر ایمان لے آیا۔

۱۵۲۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا: اگر رب قدوس (مسل) پانچ برس تک بارش
نہ برسانیں اور پھر بارش شروع ہو جائے تو بھی ایک گروہ کافر ہی
رہے گا اور کہے گا کہ مجدح (ستارے کا نام) کے نکلنے کی وجہ سے
ہم پر مینہ برسا۔

بَابُ ۹۲۴ مَسْأَلَةِ الْإِمَامِ رَفْعَ الْمَطَرِ

إِذَا خَافَ ضَرَرَهُ

۱۵۳۰ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقِطَ الْمَطَرُ عَامًا فَقَامَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقِطَ الْمَطَرُ وَأَجْدَبَتِ الْأَرْضُ وَهَلَكَ الْمَالُ قَالَ لَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ سَحَابَةً لَمَّا يَدِيهِ حَتَّى رَأَيْتُ إِبْطِيهِ يَسْتَسْقِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَمَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ حَتَّى أَهَمَّ الشَّابَّ الْقَرِيبَ الدَّارِ الرُّجُوعُ إِلَى أَهْلِهِ فَدَامَتْ جُمُعَةٌ فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الَّتِي تَلِيهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهْتَمُّتِ الْبُيُوتُ وَاحْتَبَسَ الرُّكْبَانُ قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسُرْعَةِ مَلَالَةِ ابْنِ آدَمَ وَقَالَ بِيَدِيهِ اَللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَتَكْشَطُتْ عَنِ الْمَدِينَةِ.

بَابُ ۹۲۵ رَفْعِ الْإِمَامِ يَدَيْهِ

عِنْدَ امْسَاكِ مَسْأَلَةِ الْمَطَرِ

۱۵۳۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ أَنَبَانَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَ النَّاسُ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاءَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ

بَابُ ۹۲۵ رَفْعِ الْإِمَامِ يَدَيْهِ

لِيَدْعُوَ

۱۵۳۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ پورے سال تک بارش نہیں ہوئی تو لوگ جمعہ کے دن نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ بارش نہیں ہو رہی زمین خشک ہو گئی ہے اور جانور مر رہے ہیں۔ آپ نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے تو آسمان پر بالکل بادل نہیں تھا۔ پھر آپ نے ہاتھ زیادہ آگے بڑھائے یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھا۔ آپ اللہ تعالیٰ سے بارش کیلئے دعا فرما رہے تھے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ جب ہم نے نماز جمعہ سے فراغت حاصل کی تو جس کا گھر قریب تھا اس کا گھر جانا بھی دشوار ہو گیا اور وہ بارش اگلے جمعہ تک برسی رہی۔ پھر لوگ حاضر ہوئے (اگلے جمعہ) اور کہا: یا رسول اللہ! مکانات گر رہے ہیں، سواروں کا چلنا مشکل ہو گیا ہے۔ اس پر آپ مسکرائے کہ آدمی کتنی جلدی دل گرفتہ ہو جاتا ہے۔ پھر ہاتھوں سے اشارہ کیا اور دعا کی کہ یا اللہ! ہمارے ارد گرد برسا۔ ہم پر نہیں۔ اسی وقت مدینہ منورہ سے بادل چھٹ گیا۔

بَابُ ۹۲۵ رَفْعِ الْإِمَامِ يَدَيْهِ

لِيَدْعُوَ

۱۵۳۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک مرتبہ ایک برس تک بارش نہیں برسی۔ آپ منبر پر جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانور مر گئے اور بچے بھوکے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے ہمارے حق میں دعا فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لیے ہاتھ بلند کیے تو اس وقت تک آسمان پر بادل کا ایک بھی ٹکڑا دکھائی نہیں دے رہا تھا لیکن اس ذات کی قسم جس کے قبضہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدِيهِ وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ
قَزَعَةً وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتَّى تَارَ
سَحَابٌ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مُنْبَرِهِ حَتَّى
رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَمُطِرُنَا يَوْمَنَا
ذَلِكَ وَمِنْ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْآخِرَى
فَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ تَهْدِمَ الْبِنَاءَ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا فَرَفَعَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدِيهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ
حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةِ مَنْ
السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ حَتَّى صَارَتْ الْمَدِينَةُ مِثْلَ
الْجُوبَةِ وَسَالَ الْوَادِي وَلَمْ يَجِ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةِ
إِلَّا أَخْبَرَ بِالْجُودِ.

قدرت میں میری جان ہے۔ آپ ﷺ نے ابھی ہاتھ نیچے بھی
نہیں کیے تھے کہ بادل پہاڑوں کی طرح اُمد آئے اور چھا گئے۔
پھر آپ ﷺ ابھی منبر سے نیچے بھی نہیں تشریف لائے تھے کہ میں
نے بارش کا پانی آپ کی ریش مبارک پر پڑتے دیکھا۔ پھر اس
روز بارش ہوئی، دوسرے روز ہوئی، تیسرے روز ہوئی حتیٰ کہ اگلا
جمعہ آ گیا۔ پھر وہی اعرابی یا کوئی اور کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یا رسول
اللہ ﷺ! مکان گر رہے ہیں، مال (جانور) غرق ہونے لگے
ہیں۔ لہذا اللہ تعالیٰ سے دُعا فرمائیے۔ آپ ﷺ نے ہاتھ
اُٹھائے اور دُعا فرمائی کہ یا اللہ! ہمارے ارد گرد بارش برسنا۔ ہم پر
نہیں اور بادل کی طرف اشارہ کیا۔ جس طرف آپ نے اشارہ
کیا تھا وہاں سے بادل چھٹ گیا۔ اور مدینہ منورہ گھرے کی طرح
ہو گیا۔ پھر نالوں میں پانی بھر گیا اور جو آدمی بھی خواہ کسی سمت سے
مدینہ آیا اس نے آگاہ کیا کہ ہر طرف بارش برس رہی ہے۔

اخر کتاب الاستسقاء ولله المنة

استسقاء کے متعلق احادیث کی کتاب کا بحمد اللہ خاتمہ ہوا

(۱۸)

کِتَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

خوف کی نماز کا بیان

۱۵۳۲: حضرت ثعلبہ بن زہد فرماتے ہیں کہ ہم سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ طبرستان میں موجود تھے۔ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بھی ہمارے ساتھ تھے۔ سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ہاں! میں نے پڑھی ہے۔ پھر آپ ﷺ کی طائف میں نماز پڑھنے کا طریقہ بیان کیا کہ آپ ﷺ نے ایک جماعت کے ساتھ ایک رکعت ادا فرمائی اور دوسری جماعت اس وقت آپ ﷺ کے اور دشمن کے درمیان حائل تھی۔ پھر دوسری جماعت نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بندی کی اور ایک رکعت ادا فرمائی اس وقت تک پہلی رکعت والی جماعت دشمن کے مقابلے میں کمر بستہ ہو چکی تھی۔

۱۵۳۳: حضرت ثعلبہ بن زہد فرماتے ہیں کہ ہم سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ طبرستان میں تھے کہ انہوں نے پوچھا: کوئی شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز خوف ادا فرمائی ہو؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں! میں نے ادا فرمائی ہے۔ چنانچہ حذیفہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ان کے پیچھے دو صفیں بنائی گئیں۔ ایک صف دشمن کے مقابلے میں صف آرا رہی اور دوسری نے ان کے پیچھے نماز ادا فرمائی۔ پھر وہ لوگ اٹھ کر ان کی جگہ چلے گئے اور وہ

۱۵۳۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِي بِطَبْرِسْتَانَ وَمَعَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيُّكُمْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا فَوَصَفَ فَقَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِطَائِفَةٍ رَكْعَةً صَفٍ خَلْفَهُ وَطَائِفَةٍ أُخْرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الَّتِي تَلِيهِ رَكْعَةً ثُمَّ نَكَصَ هَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافٍ أُولَئِكَ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً۔

۱۵۳۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِي بِطَبْرِسْتَانَ فَقَالَ أَيُّكُمْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا فَقَامَ حُذَيْفَةُ فَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفَيْنِ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَارِي الْعَدُوِّ فَصَلَّى

بِالَّذِي خَلْفَهُ رَكْعَةٌ ثُمَّ انْصَرَفَ هُوَ إِلَى مَكَانٍ هُوَ لَاءَ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوا۔
 ۱۵۳۴: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي الرَّكَّابِيُّ بْنُ الرَّبِيعِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ صَلَاةِ حُذَيْفَةَ۔

۱۵۳۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ الْاَحْسَنِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً۔
 ۱۵۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِذِي قُرْدٍ وَصَفَتِ النَّاسُ خَلْفَهُ صَفَّتَيْنِ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُوَازِي الْعُدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِي خَلْفَهُ رَكْعَةً ثُمَّ انْصَرَفَ هُوَ لَاءَ إِلَى مَكَانٍ هُوَ لَاءَ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً وَلَمْ يَقْضُوا۔

۱۵۳۷: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَكَبَّرَ وَكَبَّرُوا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ إِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَتَأَخَّرَ الَّذِينَ سَجَدُوا مَعَهُ وَحَرَسُوا إِخْوَانَهُمْ وَآتَتِ الطَّائِفَةُ الْآخَرَى فَرَكَعُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدُوا وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِي صَلَاةٍ يُكَبِّرُونَ وَلَكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

۱۵۳۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ

ان کی جگہ (نماز کے لیے) آ گئے۔ پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی اور کسی نے (باقی نماز کی) قضا نہیں ادا کی۔
 ۱۵۳۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز خوف کے متعلق حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح ہی روایت کرتے ہیں۔

۱۵۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے تم پر حضر میں چار رکعت نماز سفر میں دو رکعات نماز اور حالت خوف میں ایک رکعت فرض نماز فرض کی ہے۔

۱۵۳۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قرد کے مقام پر نماز ادا فرمائی تو لوگوں نے آپ کے پیچھے دو صفیں آراستہ کیں۔ ایک دشمن کے مقابلے میں سینہ سپر رہی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صف کو ایک رکعت نماز پڑھائی۔ پھر یہ لوگ ان کی جگہ چلے گئے اور وہ لوگ ادھر آ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک رکعت نماز پڑھائی۔ پھر کسی نے قضا (یعنی رہ جانے والی ایک رکعت) نہیں پڑھی۔

۱۵۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی (نماز کے لیے)۔ لوگوں نے بھی تکبیر کہی۔ پھر آپ نے رکوع کیا تو لوگوں میں سے بھی چھ لوگوں نے رکوع کیا۔ پھر آپ نے سجدہ کیا اور انہوں نے بھی سجدہ کیا۔ پھر آپ دوسری رکعت کیلئے کھڑے ہوئے تو جن لوگوں نے آپ کے ساتھ سجدہ ادا کر لیا تھا وہ پیچھے ہوتے گئے اور اپنے بھائیوں کی حفاظت کیلئے کمر بستہ ہو گئے پھر دوسری جماعت آگے بڑھی اور آپ کے ساتھ رکوع و سجدہ کیا۔ چنانچہ سب کے سب نماز میں تھے تکبیر کہتے اور اور ایک دوسرے کی حفاظت کرتے ہوئے۔

۱۵۳۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نماز خوف میں

حَدَّثَنَا عَمِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ الْحَصِينِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَانَتْ صَلَوةُ الْخَوْفِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ كَصَلَاةِ أَخْرَاسِكُمْ هُوَلَاءِ الْيَوْمَ خَلْفَ أَيْمَتِكُمْ هُوَلَاءِ إِلَّا أَنَّهُمَا كَانَتْ عُقْبًا قَامَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ وَهُمْ جَمِيعًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامُوا مَعَهُ جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعُوا مَعَهُ جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدَ مَعَهُ الَّذِينَ كَانُوا قِيَامًا أَوَّلَ مَرَّةٍ فَلَمَّا جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ سَجَدُوا مَعَهُ فِي آخِرِ صَلَاتِهِمْ سَجَدَ الَّذِينَ كَانُوا قِيَامًا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ جَلَسُوا فَجَمَعَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّسْلِيمِ.

۱۵۳۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَفَّ صَفًّا خَلْفَهُ وَصَفًّا مُصَافُوا الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هُوَلَاءِ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَامُوا فَقَضُوا رَكْعَةً رَكْعَةً.

۱۵۴۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَاتٍ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وَجَّاهُ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَّتَ قَائِمًا وَاتَّمُوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَصَفُّوا وَجَّاهُ الْعَدُوِّ وَجَاءَ بَ الطَّائِفَةُ الْآخَرَى فَصَلَّى بِهِمْ الرَّكْعَةَ الْآخِرَى

صرف دو سجدے تھے جیسے آج کل تمہارے محافظ تمہارے ان اماموں کے پیچھے ادا کرتے ہیں۔ الا یہ کہ وہ لوگ پیچھے بیٹے اس طرح کہ پہلے ایک جماعت بلکہ سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو جاتے اور ان میں سے ایک جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ ادا کرتی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو سب کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے تو سب ساتھ رکوع کرتے پھر سجدہ میں جاتے تو صرف وہی لوگ ساتھ سجدہ میں جاتے جو پہلی رکعت میں کھڑے ہوئے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تو وہ لوگ آپ کے ساتھ بیٹھ جاتے۔ جنہوں نے یہ رکعت آپ کے ساتھ پڑھی تھی۔ پھر پہلی رکعت پڑھنے والے سجدہ کرتے اور آپ کے ساتھ بیٹھ جاتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور سب لوگ ایک ساتھ سلام پھیرتے۔

۱۵۳۹: حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھائی تو ایک صف آپ کے پیچھے کھڑی ہوئی اور دوسری دشمن سے کمر بستہ رہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھی تو وہ لوگ چلے گئے اور جو دشمن کے مقابلہ میں (صف آراء) تھے وہ آگئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی۔ پھر سب کھڑے ہو گئے اور ایک ایک رکعت جو بقایا تھی ادا کی۔

۱۵۴۰: حضرت صالح بن خوات اس شخص سے نقل کرتے ہیں جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں نماز خوف پڑھی تھی کہ پہلے ایک جماعت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف بنائی اور ایک دشمن کے مقابلے میں صف آراء رہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہے اور دوسری جماعت آئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ دوسری رکعت ادا فرمائی۔ پھر بیٹھ رہے اور

بَقِيَتْ مِنْ صَلَواتِهِ ثُمَّ ثَبَّتَ جَالِسًا وَاتَّمُوا لِأَنفُسِهِمْ
ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ۔

۱۵۴۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ زُرَيْعٍ
قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِأَحَدِي
الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةَ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةً الْعَدُوِّ ثُمَّ
انْطَلَقُوا فَقَامُوا فِي مَقَامِ أُولَئِكَ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَصَلَّى
بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرَى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا
رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هَؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ۔

۱۵۴۲: أَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بَقِيَّةَ عَنْ شُعَيْبٍ
قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَزَّوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَبْلَ نَجْدٍ فَوَارَيْنَا الْعَدُوَّ وَصَافَقْنَا هُمْ فَقَامَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِمَا فَقَامَتِ
طَائِفَةٌ مَنَا مَعَهُ وَ أَقْبَلَ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَرَكَعَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ رَكْعَةً
وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَكَانُوا مَكَانَ أُولَئِكَ
الَّذِينَ لَمْ يُصَلُّوا وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ
فَرَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَتَيْنِ۔

۱۵۴۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ
الْبَرْقِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ أُنَبِّأُ سَعِيدُ بْنُ
عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ
يُحَدِّثُ أَنَّ صَلَاتِي صَلَوةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَبَّرَ النَّبِيُّ ﷺ وَصَفَّ
حُلُمَهُ حَذًى مَنَا وَ أَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ فَرَكَعَ

انہوں نے اپنی رہ جانے والی ایک رکعت ادا کی۔ پھر رسول اللہ
ﷺ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

۱۵۴۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک جماعت کے ساتھ ایک رکعت ادا فرمائی اور
دوسری دشمن کے مقابلہ میں کھڑی رہی۔ پھر یہ چلے گئے اور وہ
ان کی جگہ آ کر کھڑے ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان کے ساتھ دوسری رکعت ادا فرمائی۔ پھر سلام پھیرا اور
دونوں جماعتوں نے اپنی انفرادی رکعت پڑھی جو ابھی پڑھنی
رہ گئی تھی۔

۱۵۴۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کی غرض سے گیا تو
ہم دشمن کے برابر صف آراء ہوئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نماز کیلئے کھڑے ہوئے تو ہم میں سے ایک جماعت آپ
کے ساتھ نماز میں شریک ہو گئی اور ایک جماعت دشمن کے
مقابلے میں سینہ سپر رہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع و
سجود کیے پھر وہ گئے اور اس جماعت کی جگہ لے لی جنہوں نے
بھی نماز نہیں پڑھی تھی پھر وہ لوگ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان کے ساتھ رکوع و سجود ادا کیے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے سلام پھیرا تو ہر شخص باقی رہ جانے والے ایک رکوع اور دو
سجدے ادا کیے۔

۱۵۴۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز خوف پڑھی۔ آپ صلی
اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو ہم میں سے ایک جماعت نے آپ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنائی اور ایک جماعت دشمن کے
مقابلے میں صف آراء رہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجود کیے۔ پھر دشمن کے مقابلے کے

بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَأَقْبَلُوا عَلَى الْعُدُوِّ وَجَاءَتْ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلُّوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَصَلَّى لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجْدَتَيْنِ۔

۱۵۴۴: أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنْبَأَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْعَلَاءِ وَأَبِي أَيُّوبَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ قَامَ فَكَبَّرَ فَصَلَّى خَلْفَهُ طَائِفَةٌ مَنَا وَطَائِفَةٌ مُوَاكِفَةُ الْعُدُوِّ فَرَكَعَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَلَمْ يُسَلِّمُوا وَأَقْبَلُوا عَلَى الْعُدُوِّ فَصَفُّوا مَكَانَهُمْ وَجَاءَتْ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَفُّوا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ آتَمَ رَكْعَتَيْنِ وَارْبَعَ سَجَدَاتٍ ثُمَّ قَامَتِ الطَّائِفَتَانِ فَصَلَّى كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمَا لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَتَيْنِ قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ الشَّيْبَانِي الزُّهْرِيُّ سَمِعَ مِنْ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثَيْنِ وَلَمْ يَسْمَعْ هَذَا مِنْهُ۔

۱۵۴۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ فَقَامَتِ طَائِفَةٌ مَعَهُ طَائِفَةٌ يَارَاءِ الْعُدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبُوا وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ قَصَبَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً۔

لیے چلے گئے اور وہ لوگ آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز میں شریک ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ بھی اسی طرح (نماز پڑھی) کیا۔ پھر سلام پھیر دیا۔ پھر دونوں جماعتوں میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی باقی رہ جانے والی رکعت ادا کی۔

۱۵۴۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف پڑھی تو تکبیر کہی اور ہم میں سے ایک جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف آراء ہوئی جبکہ دوسری جماعت دشمن کے مقابلے میں ڈٹی رہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھی یعنی ایک رکوع اور دو سجدے کیے۔ پھر یہ لوگ سلام پھیرے بغیر چلے گئے اور اس جماعت کی جگہ دشمن کے مقابلے میں برسر پیکار ہو گئے اور وہ جماعت آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رکعت اور دو سجدے کیے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رکوع اور چار سجدے پورے ہو گئے تھے چنانچہ ہر آدمی نے ایک رکوع اور دو سجدے کر کے اپنی نماز ادا کی۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابوبکر بن انس نے فرمایا: زہری نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے صرف دو احادیث کی سماعت کی ہے۔ یہ حدیث أن احادیث میں سے نہیں ہے۔

۱۵۴۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز ادا فرمائی تو ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہوئی اور ایک دشمن کے ساتھ سینہ بہ سینہ رہی۔ پھر جو جماعت آپ کے ساتھ تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے ساتھ ایک رکعت ادا فرمائی اور وہ جماعت چلی گئی پھر دوسری جماعت آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے ساتھ بھی ایک رکعت ادا فرمائی۔ پھر دونوں جماعتوں نے باقی ایک رکعت ادا کی۔

۱۵۴۶: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ
أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُفَرِّجِيُّ ح وَآبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَيَّوَةُ
وَذَكَرَ آخَرَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ
الزُّبَيْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا
هُرَيْرَةَ هَلْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ قَالَ مَتَى
قَالَ غَامَ غَزْوَةٌ تَجِدُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ
وَقَامَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ أُخْرَى مُقَابِلَ الْعَدُوِّ
وَوُظِّفُوا لَهُمْ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَثَّرَ رَسُولُ اللَّهِ فَكَثَرُوا
جَمِيعًا الَّذِينَ مَعَهُ وَالَّذِينَ يُقَابِلُونَ الْعَدُوَّ ثُمَّ رَكَعَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَاحِدَةً
وَرَكَعَتْ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيهِ ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَتِ
الطَّائِفَةُ الَّتِي تَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامَ مُقَابِلِ الْعَدُوِّ ثُمَّ
قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتِ
الطَّائِفَةُ الَّتِي مَعَهُ فَذَهَبُوا إِلَى الْعَدُوِّ فَقَابِلُوهُمْ
وَأَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوا
وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللَّهِ قَائِمٌ كَمَا هُوَ ثُمَّ قَامُوا فَكَرَعَ
رَسُولُ اللَّهِ رَكْعَةً أُخْرَى وَرَكَعُوا مَعَهُ وَسَجَدَ
وَسَجَدُوا مَعَهُ ثُمَّ أَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِي كَانَتْ مُقَابِلَ
الْعَدُوِّ فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ مَنْ مَعَهُ ثُمَّ كَانَ السَّلَامُ وَسَلَّمُوا
فَسَلَّمَ جَمِيعًا فَكَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ
رَجُلٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ.

۱۵۴۷: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي
عَنْ الصَّدِّ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ
عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَفِيقٍ قَالَ

۱۵۴۶: مروان بن حکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا
آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز ادا کی
ہے؟ فرمایا: ہاں! اُس نے پوچھا: کب؟ انہوں نے فرمایا: غزوہ
نجد میں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز پڑھنے کے لیے
کھڑے ہوئے تو ایک جماعت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
صف آراء ہوئی اور دوسری دشمن کے مقابلہ میں کھڑی رہی۔ ان
کی پشت قبلہ رخ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی۔ ان
لوگوں نے بھی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ان
لوگوں نے بھی جو دشمن کے مقابلہ تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ
وسلم نے رکوع کیا تو صرف اس جماعت نے ہی رکوع کیا جو
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے انہی کے ساتھ سجدہ کیا اور ایک جماعت دشمن کے مقابلہ
میں کھڑی رہی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو
وہ جماعت بھی کھڑی ہوئی اور دشمن کے مقابلے کے لیے چلی
گئی۔ جبکہ دوسری جماعت جو دشمن سے برسرِ پیکار تھی آئی تو
آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کھڑے تھے۔ وہ لوگ بھی
کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت
کے رکوع اور سجود کیے۔ انہوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ رکوع و سجود کیے۔ پھر آپ اور وہ جماعت بیٹھ گئی۔ پھر سلام
ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں کے ساتھ سلام
پھیرا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو رکعات ادا
فرمائیں اور باقی دونوں جماعتوں نے ایک ایک رکعت ادا
فرمائی۔

۱۵۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ضحیان کے درمیان مشرکین کا محاصرہ کیا تو
مشرکین کہنے لگے۔ یہ لوگ نماز کو اپنی اولاد اور ازواج سے بھی

حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَازِلًا بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ مُحَاصِرًا الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ لِهَؤُلَاءِ صَلَوةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ آبَاءِهِمْ وَأَبْكَارِهِمْ أَجْمَعُونَ أَمَرُكُمْ ثُمَّ مِيلُوا عَلَيْهِمْ مِيلةً وَاحِدَةً فَجَاءَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ نِصْفَيْنِ فَيُصَلِّي بِطَائِفَةٍ مِنْهُمْ وَطَائِفَةٍ مُقْبِلُونَ عَلَى عَدُوِّهِمْ قَدْ أَخَذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلَحَتَهُمْ فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ يَتَأَخَّرُ هَؤُلَاءِ وَيَتَقَدَّمُ أُولَئِكَ فَيُصَلِّي بِهِمْ رَكْعَةً تَكُونُ لَهُمْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَةً رَكْعَةً وَلِلنَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَانِ.

۱۵۳۸: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلَوةَ الْخَوْفِ فَقَامَ صَفٌّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَفٌّ خَلْفَهُ صَلَّى بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجَدَتَيْنِ ثُمَّ تَقَدَّمَ هَؤُلَاءِ حَتَّى قَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ وَجَاءَ أُولَئِكَ فَقَامُوا مَقَامَ هَؤُلَاءِ وَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَسَجَدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلَهُمْ رَكْعَةٌ.

۱۵۳۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَسْعُودِيُّ قَالَ أَبَانِي يَزِيدُ الْفَقِيرُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقِيمَتِ الصَّلَوةُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتِ خَلْفَهُ طَائِفَةٌ وَطَائِفَةٌ مُوَاجِهَةٌ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجَدَتَيْنِ ثُمَّ إِنَّهُمْ انْطَلَقُوا فَقَامُوا مَقَامَ

زیادہ محبوب رکھتے ہیں۔ لہذا اپنی قوت جمع کر کے ایک ہی دفعہ ان (مسلمانوں) پر حملہ آور ہوا جائے۔ اس پر جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنے صحابہ کرام کو دو حصوں میں منقسم فرمادیں۔ ایک حصہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھے اور دوسرا حصہ اپنے ہتھیار اور بچاؤ کی چیزیں لے کر دشمن کے مقابلے میں کمر بستہ رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس جماعت کو ایک رکعت نماز پڑھائیں اور وہ لوگ پیچھے ہٹ جائیں۔ پھر دوسری جماعت کے ساتھ ایک رکعت ادا فرمائیں۔ اس طرح ان کی تو ایک ایک رکعت ہوگی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعت ادا ہو جائیں گی۔

۱۵۳۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ نماز خوف پڑھی۔ چنانچہ ایک صف آپ کے سامنے کھڑی ہوئی اور ایک پیچھے۔ جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے ان کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع اور دو سجود ادا فرمائے۔ پھر وہ لگ آگے بڑھ کر ان کی جگہ جا کھڑے ہو گئے (جنگ کرنے والوں کی جگہ) اور وہ لوگ ان کی جگہ پر۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ بھی ایک رکوع اور دو سجود ادا کیے۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو دو رکعت ادا ہو گئیں اور باقیوں نے ایک ایک رکعت ادا فرمائی۔

۱۵۳۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ نماز کی اقامت ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک جماعت صف آراء ہوئی۔ جبکہ دوسری جماعت دشمن کے سامنے کھڑی رہی۔ جو لوگ آپ کے ساتھ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک رکوع اور دو سجود کیے۔ پھر وہ چلے گئے اور ان کی جگہ لے لی جو دشمن سے برسرِ پیکار تھے اور وہ لوگ ان کی جگہ آ گئے۔

أُولَئِكَ الَّذِينَ كَانُوا فِي وَجْهِ الْعُدُوِّ وَجَاءَتْ تِلْكَ الطَّائِفَةُ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْعَةً وَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ الَّذِينَ خَلْفَهُ وَسَلَّمَ أُولَئِكَ.

۱۵۵۰: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الدَّرَهَمِيُّ وَاسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقُمْنَا خَلْفَهُ صَفَيْنِ وَالْعُدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا وَرَكَعَ وَرَكَعْنَا وَرَفَعَ رَفَعًا قَلِيلًا انْحَدَرَ لِلْسُجُودِ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ يَلُونَهُ وَقَامَ الصَّفُّ الثَّانِي حِينَ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِينَ يَلُونَهُ ثُمَّ سَجَدَ الصَّفُّ الثَّانِي حِينَ رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَمْكِنِهِمْ ثُمَّ تَأَخَّرَ الصَّفُّ الَّذِينَ كَانُوا يَلُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْآخَرُ فَقَامُوا فِي مَقَامِهِمْ وَقَامَ هَؤُلَاءِ فِي مَقَامِ الْآخَرِينَ قِيَامًا وَرَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا ثُمَّ رَفَعَ وَرَفَعْنَا فَلَمَّا انْحَدَرَ لِلْسُجُودِ سَجَدَ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَالْآخَرُونَ قِيَامًا فَلَمَّا رَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ يَلُونَهُ سَجَدَ الْآخَرُونَ ثُمَّ سَلَّمَ.

۱۵۵۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْلٍ وَالْعُدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرُوا جَمِيعًا ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ

پھر آپ ﷺ نے ان کے ساتھ بھی ایک رکوع اور دو سجود کیے۔ پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو ان لوگوں نے بھی سلام پھیرا۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صف آراء تھے اور ان لوگوں نے بھی جو دشمن سے برسرِ پیکار تھے۔

۱۵۵۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم خوف کی نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک تھے۔ چنانچہ ہم نے آپ کے پیچھے دو صفیں بنائیں۔ دشمن مقابلے کی جانب تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو ہم نے بھی تکبیر کہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو ہم نے بھی رکوع کیا، پھر آپ رکوع سے اٹھے تو ہم سب بھی کھڑے ہو گئے۔ پھر جب سجدے کے لیے جانے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اگلی والی صف حالت سجدہ میں ہو گئی اور پچھلی صف کھڑی رہی۔ پھر آپ اور اس صف کے سجدہ کرنے کے بعد دوسری صف نے سجدے کیے۔ اس کے بعد اگلی صف پیچھے ہٹ گئی اور پچھلی صف آگے بڑھ گئی۔ یعنی یہ ان کی جگہ اور وہ ان کی جگہ آ گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع ادا کیا تو ہم نے بھی رکوع کیا، جب اٹھے تو ہم سب بھی اٹھے، لیکن جب سجدے میں گئے تو صرف اگلی صف نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا، پچھلی صف کھڑی رہی۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے سے اٹھے تو پچھلی صف نے بھی سجدہ کیا اور سب نے اکٹھے سلام پھیرا۔

۱۵۵۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھجوروں کے درختوں میں موجود تھے اور دشمن ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھا۔ آپ ﷺ نے تکبیر کہی تو سب نے تکبیر کہی، آپ ﷺ نے رکوع کیا تو سب نے رکوع کیا، لیکن جب آپ سجدہ میں گئے تو صرف پہلی صف سجدہ میں گئی پچھلی صف حفاظت

سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفَّ الَّذِي يَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامٍ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا قَامُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ مَكَانَهُمُ الَّذِي كَانُوا فِيهِ ثُمَّ تَقَدَّمَ هَؤُلَاءِ إِلَى مَصَافٍ هَؤُلَاءِ فَرَكَعَ فَرَكَعُوا جَمِيعًا فَرَكَعَ فَرَكَعُوا جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفَّ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَالْآخَرُونَ قِيَامٍ يَحْرُسُونَهُمْ فَلَمَّا سَجَدُوا وَاجْتَلَسُوا سَجَدَ الْآخَرُونَ مَكَانَهُمْ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ جَابِرٌ كَمَا يَفْعَلُ أَمْرَاءُكُمْ۔

۱۵۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ شُعْبَةُ كَتَبَ بِهِ إِلَيَّ وَقَرَأْتُهُ عَلَيْهِ وَسَمِعْتُهُ مِنْهُ يُحَدِّثُ وَلَكِنِّي حَفِظْتُهُ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ حِفْظِي مِنَ الْكِتَابِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَصَافٍ الْعَدُوِّ بِعُسْفَانَ وَعَلَى الْمُشْرِكِينَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَصَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ قَالَ الْمُشْرِكُونَ أَنْ لَهُمْ صَلَوةٌ بَعْدَ هَذِهِ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَأَبْنَاءِهِمْ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَصَنَّهُمْ صَفَيْنِ خَلْفَهُ فَرَكَعَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ جَمِيعًا فَلَمَّا رَفَعُوا رُؤُسَهُمْ سَجَدَ بِالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الْآخَرُونَ فَلَمَّا رَفَعُوا رُؤُسَهُمْ مِنَ السُّجُودِ سَجَدَ الصَّفَّ الْمُؤَخَّرُ بِرُكُوعِهِمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ تَأَخَّرَ الصَّفَّ وَالْمُقَدَّمُ تَقَدَّمَ الصَّفَّ الْمُؤَخَّرُ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي مَقَامٍ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَكَعَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا ثُمَّ رَفَعُوا رُؤُسَهُمْ مِنَ الرُّكُوعِ سَجَدَ الصَّفَّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الْآخَرُونَ فَلَمَّا فَرَعُوا مِنْ سُجُودِهِمْ سَجَدَ

کے لیے کھڑی رہی۔ جب وہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے بھی سجدہ کیا۔ پھر پچھلی صف والے اگلی صف کی جگہ اور اگلی صف والے پچھلی صف کی جگہ آگئے۔ جب آپ ﷺ نے رکوع کیا تو سب نے رکوع کیا، آپ رکوع سے اٹھے تو سب اٹھے۔ پھر آپ ﷺ نے سجدہ کیا تو صرف آپ کے پیچھے والی ایک صف سجدہ میں گئی، پچھلی صف کھڑی حفاظت کرتی رہی۔ جب وہ سجدہ کر کے بیٹھ گئے تو ان لوگوں نے بھی سجدہ کیا پھر سلام پھیرا۔ پھر جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جیسے تمہارے آج کل کے امراء کا دستور ہے۔

۱۵۵۲: حضرت ابو عیاش زرقی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقام عسفان پر دشمن کے مقابلہ میں برسرِ پیکار تھے۔ مشرکین کی قیادت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کر رہے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز کی امامت کی تو مشرکین کہنے لگے اس کے بعد ان کی ایک نماز ایسی ہے جو ان کے نزدیک ان کی اولاد اور اموال سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عصر پڑھانے لگے تو اپنے پیچھے لوگوں کی دو صفیں بنائیں۔ پھر سب نے آپ کے ساتھ رکوع کیا، پھر سب رکوع سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی کھڑے ہوئے لیکن سجدہ صرف پہلی صف نے کیا، پچھلی صف بدستور کھڑی رہی جب اگلی صف سجدہ کر چکی تو پچھلی صف بھی سجدہ میں چلی گئی۔ پہلی صف پیچھے اور پچھلی صف آگے آگئی یعنی دونوں صفیں ایک دوسرے کی جگہ کھڑی ہو گئیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا تو سب نے ساتھ رکوع کیا، پھر رکوع سے سر اٹھایا تو پہلی صف آپ کے ساتھ سجدہ میں چلی گئی۔ پچھلی صف کھڑی رہی جب وہ سجدہ سے فارغ ہوئے تو انہوں نے بھی سجدہ کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب (مقدموں) کے ساتھ سلام پھیرا۔

الْآخِرُونَ ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۵۵۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُسْفَانَ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ وَعَلَى الْمُشْرِكِينَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لَقَدْ أَصَبْنَا مِنْهُمْ غُرَّةً وَلَقَدْ أَصَبْنَا مِنْهُمْ غَفْلَةً فَتَزَلَّتْ بَيْنَ صَلَاةِ الْخَوْفِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَصَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَرَأَ قَا فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً تُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِرْقَةً يَحْرُسُونَهُ فَكَبَّرَ بِالَّذِينَ يَلُونَهُ وَالَّذِينَ يَحْرُسُونَهُمْ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ هَؤُلَاءِ وَأُولَئِكَ جَمِيعًا ثُمَّ سَجَدَ الَّذِينَ يَلُونَهُ وَتَأَخَّرَ هَؤُلَاءِ وَالَّذِينَ يَلُونَهُ وَتَقَدَّمَ الْآخَرُونَ فَسَجَدَ وَثُمَّ قَالَ فَرَكَعَ بِهِمْ جَمِيعًا الْقَائِمَةُ بِالَّذِينَ يَلُونَهُ وَبِالَّذِينَ يَحْرُسُونَهُ ثُمَّ سَجَدَ بِالَّذِينَ يَلُونَهُ ثُمَّ تَأَخَّرُوا فَقَامُوا فِي مَصَافِ أَصْحَابِهِمْ وَتَقَدَّمَ الْآخَرُونَ فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَكَانَتْ لِكُلِّهِمْ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ مَعَ أَمَامِهِمْ وَصَلَّى مَرَّةً بَارِضٍ بَنِي سُلَيْمٍ.

۱۵۵۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَاسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى بِالْقَوْمِ فِي الْخَوْفِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى بِالْقَوْمِ الْآخَرِينَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَصَلَّى النَّبِيُّ ۞ أَرْبَعًا.

۱۵۵۵: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ

۱۵۵۳: حضرت ابو عیاش زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم عسکان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ اس وقت مشرکین کی قیادت خالد بن ولید کر رہے تھے۔ مشرکین کہنے لگے۔ ہم نے انہیں دھوکہ دینے کے لیے ایک وقت معلوم کر لیا ہے جس میں یہ لوگ غافل ہو جاتے ہیں۔ اس پر ظہر اور عصر کے درمیان نماز خوف کا حکم نازل ہوا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی اور ہم گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ ایک نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور ایک گروہ بدستور حفاظت کرتا رہا۔ وہ اس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو سب نے (دونوں گروہوں نے) ساتھ تکبیر کہی۔ پھر رکوع کیا تو سب نے ساتھ رکوع کیا۔ پھر آپ کے پیچھے والوں نے سجدہ کیا اور پیچھے ہٹ گئے۔ پھر (دوسرا گروہ) آگے بڑھا اور سجدہ کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور سب کے ساتھ دوسری رکعت پڑھی۔ جب سجدہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے والی صف نے سجدہ کیا اور وہ لوگ پیچھے ہٹ گئے۔ پھر پیچھے والے آگے بڑھے اور سجدہ کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے ساتھ سلام پھیرا اس طرح دونوں گروہوں نے امام (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ دو دو رکعات نماز ادا کی۔ پھر ایک دفعہ بنو قریظہ کے ساتھ دو دو نماز خوف ادا کی گئی۔

۱۵۵۴: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ لوگوں کے ساتھ نماز خوف پڑھی تو دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا پھر دوسری جماعت کے ساتھ دو رکعتیں پڑھیں اور سلام پھیرا۔ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعات پڑھیں۔ (دیگر لوگوں نے دو دو رکعات ادا کی)

۱۵۵۵: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِطَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى بِالْآخَرِينَ أَيْضًا رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۱۵۵۶: أَخْبَرَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَشْمَةَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُومُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ قِبَلَ الْعَدُوِّ وَوُجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكَعَةً وَيَرْكَعُونَ لِنَفْسِهِمْ وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ وَيَذْهَبُونَ إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ وَيَحْيَى أُولَئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فَهِيَ لَهُ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُونَ رَكَعَةً رَكَعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ۔

۱۵۵۷: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلَّتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ طَائِفَةٌ وَوُجُوهُهُمْ قِبَلَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قَامُوا مَقَامَ الْآخَرِينَ وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔

۱۵۵۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكَعَتَيْنِ وَالَّذِينَ جَاءُوا بَعْدَ رَكَعَتَيْنِ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَلَهُمْ لَآءٍ رَكَعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ۔

کی ایک جماعت کے ساتھ دو رکعات پڑھ کر سلام پھیرا۔ پھر دوسری جماعت کے ساتھ بھی دو رکعات ادا فرمائیں اور سلام پھیرا۔

۱۵۵۶: حضرت سہل بن ابی حشمہ رضی اللہ عنہ نماز خوف کے متعلق فرماتے ہیں کہ امام قبلہ کی جانب کھڑا ہو اور ایک جماعت اُس کے ساتھ کھڑی ہو جبکہ دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ میں اُن کی طرف منہ کر کے کھڑی ہو۔ پھر امام ایک رکعت پڑھے۔ حتیٰ کہ وہ لوگ اپنی اپنی ایک ایک رکعت پڑھ کر چلے گئے۔ پھر وہ ان کی جگہ چلے جائیں اور وہ ان کی جگہ آجائیں۔ پھر امام ان کے ساتھ رکوع اور دو سجدے کرے اس طرح امام کی دو رکعات پوری ہو جائیں گی اور ان لوگوں (ہر گروہ) کی ایک رکعت ادا ہوگی لہذا وہ لوگ اپنی اپنی ایک رکعت ادا کریں۔

۱۵۵۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز خوف ادا کی تو ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہوئی اور ایک جماعت دشمن کے مقابلہ میں سینہ سپر رہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ دو رکعات ادا فرمائیں۔ پھر وہ ان کی جگہ اور یہ ان کی جگہ چلے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ بھی دو رکعات ادا فرمائیں۔

۱۵۵۸: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ والی جماعت کے ساتھ دو رکعات ادا فرمائیں۔ پھر دوسری جماعت آئی تو اُن کے ساتھ بھی دو رکعات ادا فرمائیں۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو چار رکعات ہوئیں اور باقیوں کی دو دو رکعات ادا ہوئیں۔

(۱۹)

کتاب صلوٰۃ العیدین

عیدین سے متعلق احادیث کی کتاب

۱۵۵۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دور جاہلیت میں لوگوں نے سال میں دو دن کھیل کود کے لیے مقرر کر رکھے تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: تم لوگوں کے کھیلنے کودنے کے لیے دو دن مقرر تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں ان سے بہتر دنوں میں تبدیل کر دیا ہے۔ یعنی عید الفطر اور عید الضحیٰ۔

باب: عیدین (کی نماز) کے لیے دوسرے دن نکلنا
۱۵۶۰: حضرت ابوعمیر بن انس اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے چاند دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بتایا۔ اس وقت دن چڑھ چکا تھا لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو افطار کرنے اور دوسرے روز عید کی نماز ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

باب: بالغ اور باپردہ خواتین کا نماز عید کے

لیے جانا

۱۵۶۱: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتیں تو کہتی ”بابا“ یعنی میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان۔ میں نے کہا: کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

۱۵۵۹: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِأَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ يَوْمَانِ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ قَالَ كَانَ لَكُمْ يَوْمَانِ تَلْعَبُونَ فِيهِمَا وَقَدْ أَبْدَلَكُمْ اللَّهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى۔

بَابُ ۹۲۸ الْخُرُوجِ إِلَى الْعِيدَيْنِ مِنَ الْغَدِ

۱۵۶۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ بَنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُومَةٍ لَهَا أَنَّ قَوْمًا رَأَوْا الْهَلَالَ فَأَتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُفْطِرُوا بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ الشَّهَارُ وَأَنْ يَخْرُجُوا إِلَى الْعِيدِ مِنَ الْغَدِ۔

بَابُ ۹۲۹ خُرُوجِ الْعَوَاتِقِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ

فِي الْعِيدَيْنِ

۱۵۶۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ لَا تَذْكُرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَتْ

بَابُ ۹۳۰ اِعْتِزَالُ الْحَيْضِ مُصَلَّى النَّاسِ
۱۵۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ
مُحَمَّدٍ قَالَ لَقِيتُ أُمَّ عَطِيَّةَ فَقُلْتُ لَهَا هَلْ سَمِعْتَ
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ إِذَا ذَكَرَتْهُ
قَالَتْ يَا أَبَا قَالَ أَخْرِجُوا الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ
فَيُشْهَدَنَّ الْعِيدَ وَدَعْوَةُ الْمُسْلِمِينَ وَلْيَعْتَزِلِ الْحَيْضُ الْمُصَلَّى.

بَابُ ۹۳۱ الزَّيْنَةُ فِي الْعِيدَيْنِ
۱۵۶۳: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَرِثِ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ
بِالشُّوقِ فَأَخَذَهَا فَاتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتَغِ هَذِهِ فَتَجَمَّلْ
بِهَا لِلْعِيدِ وَالْوَفْدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ أَوْ إِنَّمَا يَلْبَسُ
هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ
أَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبَّةٍ
دِيْبَاجٍ فَأَقْبَلَ بِهَا حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسٌ
مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ أَرْسَلْتُ إِلَيَّ بِهَذِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَهَا وَتُصَبِّ بِهَا حَاجَتَكَ.

یہ بات سنی ہے؟ کہنے لگیں: ہاں! بابا! آپ ﷺ نے فرمایا: جوان،
باپردہ اور حائضہ خواتین نماز عید کے لیے جائیں اور مسلمانوں کی
دُعا میں شریک ہوں۔ لیکن جن خواتین کو حیض ہو وہ نماز کی جگہ
سے فاصلے پر رہیں۔

باب: حائضہ خواتین کا نماز کی جگہ سے علیحدہ رہنا
۱۵۶۲: محمد فرماتے ہیں کہ میں اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے ملا تو پوچھا کہ کیا
آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ (ان کی عادت تھی کہ
جب نبی ﷺ کا ذکر کرتیں تو کہتیں میرے ماں باپ آپ ﷺ پر
قربان) آپ ﷺ نے فرمایا: جوان اور باپردہ خواتین کو (نماز
عید) کیلئے نکالو کہ وہ مسلمانوں کی اجتماعی دعا اور بھلائی میں حصہ
دار ہوں۔ لیکن حیض والی خواتین نماز کی جگہ سے الگ رہیں۔

باب: عید کے دن آرائش کرنا
۱۵۶۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
ایک ریشمی کپڑے کا لباس بازار میں فروخت ہوتے ہوئے دیکھا
تو اسے لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: یا رسول
اللہ ﷺ اسے خرید لیجئے اور عید کے موقع پر یا وفود سے ملاقات
کے وقت پہنا کیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ لباس تو
ان لوگوں کے لیے ہے جن کا (بروزِ آخرت) کوئی حصہ نہیں اور
اسے وہی پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ یہ سن کر
حضرت عمر رضی اللہ عنہ جتنی دیر اللہ کو منظور تھا ٹھہرے۔ پھر ایک مرتبہ
رسول اللہ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو ایک ریشمی جبہ بھیجا۔ وہ اسے لے
کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ اُن لوگوں کا لباس ہے جن کا
آخرت میں کوئی حصہ نہیں پھر مجھے کیوں بھیج دیا؟ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اس لیے کہ اسے فروخت کر کے اپنی ضرورت
پوری کر لو۔

بَابُ ۹۳۲ الصَّلَاةُ قَبْلَ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ

۱۵۶۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زُهْدَمٍ أَنَّ عَلِيًّا اسْتَخْلَفَ أَبَا مَسْعُودٍ عَلَى النَّاسِ فَخَرَجَ يَوْمَ عِيدٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ السَّنَةِ أَنْ يُصَلِّيَ قَبْلَ الْإِمَامِ۔

بَابُ ۹۳۳ تَرْكُ الْأَذَانِ لِلْعِيدَيْنِ

۱۵۶۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عِيدٍ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ۔

بَابُ ۹۳۴ الْخُطْبَةُ يَوْمَ الْعِيدِ

۱۵۶۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بِهِزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ عِنْدَ سَارِيَةَ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ التَّحْرِيقِ فَقَالَ..... فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَذْبَحَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ ذَلِكَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يُقَدِّمُهُ لِأَهْلِهِ فَذَبَحَ أَبُو بَرْدَةَ بْنُ دِينَارٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ أَذْبَحُهَا وَلَنْ تُؤْفَى عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

بَابُ ۹۳۵ صَلَاةُ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

۱۵۶۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ

باب: نماز عید سے پہلے نماز (نفل) ادا کرنا

۱۵۶۴: حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ کو لوگوں کا حاکم مقرر کیا تو وہ عید کے روز نکلے اور فرمایا: اے لوگو! امام سے پہلے نماز پڑھنا سنت نہیں۔ (نماز عید سے پہلے عید گاہ میں یا گھر پر نفل پڑھنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ نہیں۔)

باب: عیدین کے لیے اذان نہ دینے کا بیان

۱۵۶۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز خطبہ سے پہلے ادا فرمائی اور بغیر اذان و تکبیر کے ادا فرمائی۔

باب: عید کے روز خطبہ دینا

۱۵۶۶: حضرت شعبی کہتے ہیں کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے مسجد کے ایک ستون کے قریب بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الضحیٰ کے موقع پر خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا: ہم آج کے دن کی ابتداء نماز سے کریں گے پھر قربانی کریں گے۔ جس نے اس طرح کیا اس نے ہماری سنت پر عمل کیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی اس نے اپنے گھر والوں کے لیے گوشت مہیا کیا۔ چنانچہ ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک چھ ماہ کا ذنبہ ہے جو ایک برس کے ذنبے سے بھی (صحت میں) لچھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے ذبح کر لو لیکن تمہارے بعد یہ رعایت کسی کے لیے نہیں ہے۔

باب: نماز عیدین خطبہ سے پہلے ادا کرنا

۱۵۶۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمر

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانُوا يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ۔

بَابُ ۹۳۶ صَلَوةُ الْعِيدَيْنِ إِلَى الْعَنْزَةِ

۱۵۶۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
قَالَ أَبَانَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ الْعَنْزَةَ
يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى يُرْكِزُهَا فَيُصَلِّيُ إِلَيْهَا۔

بَابُ ۹۳۷ عَدَدُ صَلَوةِ الْعِيدَيْنِ

۱۵۶۹: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زُبَيْدِ الْأَيْمِيِّ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ذَكَرَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَوةُ الْأَضْحَى رَكْعَتَانِ وَصَلَوةُ
الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَصَلَوةُ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَانِ وَصَلَوةُ الْجُمُعَةِ
رَكْعَتَانِ تَمَامٌ لَيْسَ بِقَصْرِ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ ﷺ۔

بَابُ ۹۳۸ الْقِرَاءَةُ فِي الْعِيدَيْنِ بِقَافٍ

وَأَقْتَرَبَتْ

۱۵۷۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَبَانَا سُفْيَانُ قَالَ
حَدَّثَنِي ضَمْرَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ
قَالَ خَرَجَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَ عِيدٍ فَسَالَ أَبَا
وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي هَذِهِ الْيَوْمِ فَقَالَ بِقَافٍ وَأَقْتَرَبَتْ۔

بَابُ ۹۳۹ الْقِرَاءَةُ فِي الْعِيدَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ

رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

۱۵۷۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عِيدَيْنِ كِي نَمَازِ خُطْبَةِ سَے پہلے ادا کیا کرتے
تھے۔

باب: برچھی گاڑ کر (بطور سترہ) اسکے پیچھے نماز ادا کرنا
۱۵۶۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز کے موقع پر برچھی نکالتے اور اس
کو (بطور سترہ) اپنے آگے زمین میں) گاڑ کر نماز ادا
فرماتے۔

باب: رکعات عیدین

۱۵۶۹: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عید الفطر
عید الاضحیٰ، صلوة المسافر اور جمعہ کی نماز دو دو رکعات ہیں اور یہ
سب پوری ہیں ان میں قصر نہیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد پاک
ہے۔

باب: عیدین میں سورۃ ق اور سورۃ قمر

تلاوت کرنا

۱۵۷۰: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عید کے دن نکلے تو ابو
واقد لیش سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ آج کے دن کونسی سورتیں
تلاوت کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: سورۃ ق اور سورۃ
قمر۔

باب: عیدین میں سورۃ اعلیٰ اور سورۃ غاشیہ تلاوت

کرنے کا بیان

۱۵۷۱: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِيهِ حَبِيبُ بْنُ سَالِمٍ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ آتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَيَقْرَأُ بِهِمَا۔

بَابُ ۹۴۰ الْخُطْبَةُ فِي الْعِيدَيْنِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

۱۵۷۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ يُخْبِرُ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنِّي شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ۔

۱۵۷۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ۔

بَابُ ۹۴۱ التَّخْيِيرُ بَيْنَ الْجُلُوسِ

فِي الْخُطْبَةِ لِلْعِيدَيْنِ

۱۵۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقُفْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ السَّائِبِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الْعِيدَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْصَرِفَ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُقِيمَ لِلْخُطْبَةِ فَلْيُقِمَ۔

بَابُ ۹۴۲ الزَّيْنَةُ لِلْخُطْبَةِ

۱۵۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِيَادَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي رَمَثَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَحْضَرَانِ۔

بَابُ ۹۴۳ الْخُطْبَةُ عَلَى الْبَعِيرِ

۱۵۷۶: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعہ کی نماز میں سورہ اعلیٰ اور سورہ غاشیہ تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ اگر کبھی جمعہ کی عید ہو جاتی تب بھی دونوں نمازوں میں یہی سورتیں تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

باب: عیدین میں نماز کے بعد خطبہ دینا

۱۵۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھاتے ہوئے دیکھا۔ پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا۔

۱۵۷۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الضحیٰ کے موقع پر نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا۔

باب: عیدین (کے روز) خطبہ کے لیے بیٹھنے یا

کھڑے ہونے دونوں کا اختیار ہے

۱۵۷۴: حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کی نماز پڑھی اور ارشاد فرمایا: جو جانا چاہے جائے اور جو خطبہ سننا چاہے وہ بیٹھا رہے۔

باب: خطبے کے لیے بہترین لباس زیب تن کرنا

۱۵۷۵: حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو بہتر چادریں اوڑھے ہوئے تھے۔

باب: اونٹ پر بیٹھ کر خطبہ دینا

۱۵۷۶: حضرت ابو کابل حمسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ پر سوار ہو کر خطبہ ارشاد

أَبِي كَاهِلٍ الْأَحْمَسِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى نَاقَةٍ وَحَبَشِيٍّ آخِذٌ بِخِطَامِ النَّاقَةِ.

بَابُ ۹۴۴ قِيَامِ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ

۱۵۷۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً ثُمَّ يَقُومُ.

بَابُ ۹۴۵ قِيَامِ الْإِمَامِ فِي الْخُطْبَةِ

مُتَوَكِّنًا عَلَى إِنْسَانٍ

۱۵۷۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ عِيدٍ قَبْدًا بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ آذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَامَ مُتَوَكِّنًا عَلَى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعِظَ النَّاسَ وَذَكَرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلَى طَاعَتِهِ ثُمَّ مَالَ وَمَضَى إِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللَّهِ وَوَعِظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ وَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ حَثَّهُنَّ عَلَى طَاعَتِهِ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَ كُنَّ حَطْبُ جَهَنَّمَ فَقَالَتْ أَمْرَأَةٌ مِنْ سَفَلَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ الْحَدِيثِ بِمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَكْثِرُنَ الشُّكَاةَ وَتَكْفُرُنَ الْعَشِيرَ فَجَعَلْنَ يَنْزِعْنَ فَلَا يَنْدَهُنَّ وَأَقْرَطَهُنَّ وَخَوَاتِيمَهُنَّ يَقْدِفُهُنَّ فِي ثَوْبٍ بِلَالٍ يَتَصَدَّقْنَ بِهِ.

فرماتے ہوئے دیکھا اور ایک حبشی اونٹ کی نکیل تھامے ہوئے تھا۔

باب: کھڑے ہو کر خطبہ دینا

۱۵۷۷: حضرت سہاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھ جاتے اور پھر کھڑے ہو جاتے۔

باب: خطبہ پڑھتے وقت امام کا کسی شخص

سے ٹیک لگانا

۱۵۷۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کی نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سے پہلے بغیر اذان و اقامت کے نماز ادا فرمائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو بلال رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنایاں کرنے کے بعد لوگوں کو وعظ و نصیحت کی اور آخرت کی یاد دلائی۔ نیز لوگوں کو اطاعت کی ترغیب دی۔ پھر چلے اور عورتوں کی طرف تشریف لے گئے۔ بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو بھی اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا اور انہیں بھی وعظ و نصیحت کی۔ پھر اللہ کی حمد و ثنایاں کی اور انہیں اطاعت کی ترغیب دلائی۔ پھر فرمایا: (اے عورتو!) صدقہ دیا کرو کیونکہ جہنم کے ایندھن کی اکثریت عورتیں ہی ہیں۔ اس پر ایک ادنیٰ درجہ کی کالے گالوں والی خاتون بول اٹھی کہ کیوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ نے فرمایا: اس لیے کہ شکوہ بہت اور خاوند کی ناشکری کرتی ہیں۔ یہ سن کر عورتوں نے اپنے ہار بالیاں اور انگوٹھیاں اتار کر بلال کے کپڑے میں ڈالنا شروع کر دیں اور صدقہ دے دیں۔

بَابُ ۹۴۶ اسْتِقْبَالُ الْإِمَامِ بِالنَّاسِ

بُوجُهِهِ فِي الْخُطْبَةِ

۱۵۷۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ فَإِذَا جَلَسَ فِي الثَّانِيَةِ وَسَلَّمَ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسَ بِوَجْهِهِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ يُرِيدُ أَنْ يَبْعَثَ بَعْثًا ذَكَرَهُ لِلنَّاسِ وَالْأَمْرَ النَّاسَ بِالصَّدَقَةِ قَالَ تَصَدَّقُوا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَكَانَ مِنْ أَكْثَرِ مَنْ يَتَصَدَّقُ النَّسَاءُ.

بَابُ ۹۴۷ الْإِنْصَابِ لِلْخُطْبَةِ

۱۵۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَعَنْتَ.

بَابُ ۹۴۸ كَيْفَ الْخُطْبَةُ

۱۵۸۱: أَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَنَبَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ بِحَمْدِ اللَّهِ وَيُسَبِّحُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلِّهِ فَلَا هَادِيَ لَهُ إِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَكُلُّ مُحَدَّثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ

بَابُ: خطبہ دیتے وقت امام کا منہ لوگوں

کی طرف ہو

۱۵۷۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحی کے موقع پر عید گاہ جاتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے۔ جب دوسری رکعت میں بیٹھ کر سلام پھیرتے تو لوگوں کی طرف چہرہ کر کے کھڑے ہو جاتے۔ لوگ بیٹھے رہتے۔ چنانچہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کام ہوتا مثلاً کہیں لشکر وغیرہ بھیجنا ہوتا تو لوگوں سے بیان کر دیتے ورنہ لوگوں کو صدقہ کرنے کا حکم ارشاد فرماتے اور تین مرتبہ فرماتے: ”صدقہ دو“ چنانچہ سب سے زیادہ خواتین صدقہ دیا کرتی تھیں۔

بَابُ: دورانِ خطبہ دوسرے کو کہنا خاموش رہو

۱۵۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے اپنے ساتھی سے کہا کہ: ”خاموش رہو“ اور امام خطبہ دے رہا ہو تو تم نے ناپسندیدہ بات کہی۔

بَابُ: خطبہ کیسے پڑھا جائے؟

۱۵۸۱: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ خطبہ دیتے تو اللہ کی حمد و ثنا بیان کرتے جیسے کہ اس کا حق ہے۔ پھر فرماتے جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اُسے ہدایت دینے والا کوئی نہیں۔ یقین رکھو سب سے سچی کتاب اللہ کی کتاب اور سب سے بہتر طریقہ محمد کا طریقہ ہے۔ سب سے بُری چیز (دین میں) نئی چیز پیدا کرنا ہے اور ہر نئی چیز بدعت ہے ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی۔ پھر فرماتے: میں اور قیامت اتنی قریب ہیں

فِي النَّارِ يَقُولُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَكَانَ إِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ احْمَرَّتْ وَجَنَّتْهُ غَلَاصُونُهُ وَاسْتَدَّ غَضَبُهُ كَمَا تَدِيرُ جَيْشٍ يَقُولُ صَبَّحَكُمْ مَسَاكُمُ ثُمَّ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دِينًا أَوْ ضِيَاعًا فَإِنِّي أَوْ عَلَيَّ وَأَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ۔

جتنی یہ دوائگیاں۔ آپؐ جب قیامت کا ذکر کرتے تو آپؐ کے زخسار مبارک سرخ ہو جاتے آواز بلند ہو جاتی اور غصہ تیز ہو جاتا جیسے کہ آپؐ کسی لشکر کو ڈرا رہے ہوں کہ صبح یا شام کے وقت تم لوگوں کو لشکر لوٹ لیگا۔ جو شخص مال چھوڑ کر مرے گا وہ اُسکے ورثاء کا ہے اور جو شخص قرض یا بچے چھوڑ کر مرے گا اُسکا قرض اور بچوں کی پرورش کا میں ذمہ دار ہوں کیونکہ میں مسلمانوں کا ولی ہوں۔

بَابُ ۹۴۹ حَثُّ الْإِمَامِ عَلَى الصَّدَقَةِ

فِي الْخُطْبَةِ

۱۵۸۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِيَّاضٌ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيدِ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَخْطُبُ فَيَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَكُونُ أَكْثَرُ مَنْ يَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ أَوْ أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ بَعَثًا تَكَلَّمَ وَلَا رَجَعَ۔

۱۵۸۲: حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید کے دن نکلتے تو دو رکعت نماز ادا فرمانے کے بعد خطبہ دیتے ہوئے لوگوں کو صدقہ دینے کا حکم دیتے۔ خواتین سب سے زیادہ صدقہ کیا کرتیں۔ نیز اگر آپ ﷺ کو کوئی کام ہوتا یا کوئی لشکر بھیجنا ہوتا تو بیان کر دیتے ورنہ واپس آ جاتے۔

۱۵۸۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ هُرُوفٍ قَالَ أَبَانَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ خَطَبَ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ أَذُوا زَكَاةَ صَوْمِكُمْ فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُومُوا إِلَى إِخْوَانِكُمْ فَعَلِمُوا فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحَرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ۔

۱۵۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک مرتبہ بصرہ میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اپنے روزوں کی زکوٰۃ دیا کرو۔ یہ سن کر لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ انہوں نے فرمایا: یہاں اہل مدینہ میں سے کون کون ہیں؟ اٹھو اور اپنے بھائیوں کو بتاؤ۔ یہ لوگ نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ہر چھوٹے بڑے آزاد و غلام اور مرد و عورت پر فرض کیا ہے۔ اس کی مقدار نصف صاع گیہوں یا ایب صاع کھجور یا ایک صاع (تقریباً تین کلو) جو کی ہے۔

۱۵۸۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

۱۵۸۴: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عید الضحیٰ کے بعد خطبہ میں فرمایا: جو شخص ہماری اس نماز کی طرح پڑھے گا اور قربانی کرے گا (صرف) اُسی کی (نماز و) قربانی

ثُمَّ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسْكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسْكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَبَلَكَ شَاةٌ لَحْمٍ فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نَبَارٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ عَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلِ وَ شُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَأَكَلْتُ وَأَطْمَمْتُ أَهْلِي وَجِيرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ تِلْكَ شَاةٌ لَحْمٍ قَالَ فَإِنَّ عِنْدِي جَذْعَةً خَيْرٌ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ فَهَلْ تُجْزِي قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تُجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

بَابُ ۹۵۰ الْقَصْدِ فِي الْخُطْبَةِ

۱۵۸۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سَمَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ أَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا۔

بَابُ ۹۵۱ الْجُلُوسِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ

وَالسَّكُوتُ فِيهِ

۱۵۸۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَمَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلَّمُ فِيهَا ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ خُطْبَةً أُخْرَى فَمَنْ خَبَرَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ قَاعِدًا فَلَا تُصَدِّقُهُ۔

بَابُ ۹۵۲ الْقِرَاءَةِ فِي الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ

وَالذِّكْرُ فِيهَا

۱۵۸۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَمَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخُطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ وَيَقْرَأُ آيَاتِ

ہوگی۔ جس نے نماز سے قبل قربانی کی وہ صرف گوشت ہے۔ ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! میں تو نماز سے قبل قربانی کر چکا۔ میں یہ کھانے کا دن سمجھا، لہذا خود بھی کھایا، ہمسائیوں کو بھی کھلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تو صرف گوشت تھا۔ انہوں نے کہا: میرے پاس چھ ماہ کا ذنبہ ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے، کیا اس سے قربانی ہو جائے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! صرف تمہارے لیے تمہارے بعد کسی کے لیے نہیں۔

باب: متوسط خطبہ دینا

۱۵۸۵: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بھی متوسط (درمیانی) ہوتی اور خطبہ بھی۔

باب: دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا اور

سکوت کرنا

۱۵۸۶: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو پہلے کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ پھر بیٹھ گئے اور خاموش رہے۔ پھر کھڑے ہوئے اور دوسرا خطبہ دیا۔ لہذا اگر کوئی تمہیں بتائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر خطبہ ارشاد فرمایا تو اس کو سچ مت سمجھا کرو۔

باب: خطبہ دوم میں تلاوت قرآن و

ذکر الہی کرنا

۱۵۸۷: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہو کر خطبہ دیتے پھر بیٹھتے اور پھر کھڑے ہوتے اور قرآن کریم کی آیات تلاوت کرتے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اور خطبہ دونوں چیزیں

وَيَذْكُرُ اللَّهَ وَكَانَتْ خُطْبَتُهُ قَصْدًا وَصَلَوَتُهُ قَصْدًا۔

اعتدال پر ہوتی تھیں۔

بَابُ ۹۵۳ نَزُولِ الْإِمَامِ عَنِ الْمِنْبَرِ

باب: اختتام خطبہ سے قبل امام کا

قَبْلَ فَرَاعِهِ مِنَ الْخُطْبَةِ

نیچے آنا

۱۵۸۸: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَمِيلَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخُطُبُ إِذَا أَقْبَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتُرَانِ فَنَزَلَ وَحَمَلَهُمَا فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَأَيْتُ هَذَيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتُرَانِ فِي قَمِيصَيْهِمَا فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى نَزَلْتُ فَحَمَلْتُهُمَا۔

۱۵۸۸: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حسن و حسین رضی اللہ عنہما آگئے دونوں نے سرخ کرتے پہن رکھے تھے اور گرتے پڑتے چلے آ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے اور ان دونوں کو گود میں اٹھا لیا پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ سچ فرماتے ہیں کہ تمہارے مال اور اولادیں فتنہ ہیں۔ میں نے انہیں گرتے پڑتے آتے ہوئے دیکھا تو صبر نہ کر سکا۔ یہاں تک کہ منبر سے اتر کر انہیں (گود میں) اٹھا لیا۔

بَابُ ۹۵۴ مَوْعِظَةِ الْإِمَامِ النَّسَاءِ بَعْدَ الْفَرَاعِ

باب: خطبہ کے بعد خواتین کو نصیحت اور صدقے

مِنَ الْخُطْبَةِ وَحَثَّهِنَّ عَلَى الصَّدَقَةِ

کی ترغیب

۱۵۸۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَهُ رَجُلٌ شَهِدْتُ الْخُرُوجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْ لَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ أَتَى الْعِلْمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النَّسَاءَ فَوَعظَهُنَّ وَذَكَرَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تَهْوِي بِيَدِهَا إِلَى حَلْقِهَا تُلْقِي فِي ثَوْبِ بِلَالٍ۔

۱۵۸۹: ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ (نماز عید کیلئے) نبیؐ کے ساتھ نکلے تھے؟ فرمایا: ہاں! اگر میرا آپؐ کے نزدیک کوئی مقام نہ ہوتا تو میں نہیں جاسکتا تھا۔ (کیونکہ میں اس وقت بہت چھوٹا تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثیر بن صلت کے مکان کے پاس موجود اُس نشان کے قریب آئے۔ (اشارے سے بتایا سمجھایا) نماز ادا کی پھر خطبہ ارشاد فرمایا پھر خواتین کے پاس گئے اور انہیں وعظ و نصیحت کی اور آخرت کی یاد دلائی۔ پھر آپؐ نے انہیں صدقہ کرنے کا حکم فرمایا تو خواتین اپنے ہاتھ گلے (زیور) کی طرف لے جاتیں اور بلالؓ کے کپڑے میں ڈالتی جاتیں۔

بَابُ ۹۵۵ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَبَعْدَهَا

باب: نماز عید سے قبل یا بعد نماز پڑھنا

۱۵۹۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

۱۵۹۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

إِدْرِيسَ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ
يَوْمَ الْعِيدِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا۔

بَابُ ۹۵۶ ذَبْحُ الْإِمَامِ يَوْمَ الْعِيدِ
وَعَدَدَ مَا يَذْبَحُ

۱۵۹۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ
وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
أَضْحَى وَانْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَعَهُمَا۔

۱۵۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ
شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قُرْقِدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْبَحُ أَوْ يَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى۔

بَابُ ۹۵۷ اجْتِمَاعُ الْعِيدَيْنِ وَشُهُودُهُمَا

۱۵۹۳: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُتَشِيرِ قُلْتُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
سَالِمٌ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ وَالْعِيدِ بِسَبْحِ اسْمِ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَ
هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَإِذَا اجْتَمَعَ الْجُمُعَةُ
وَالْعِيدُ فِي يَوْمٍ قَرَأَ بِهِمَا۔

بَابُ ۹۵۸ الرُّخْصَةُ فِي التَّخَلُّفِ

عَنِ الْجُمُعَةِ لِمَنْ شَهِدَ الْعِيدَ

۱۵۹۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا

عليه وسلم عید کے دن نکلے تو صرف دو رکعات ادا فرمائیں۔ نہ ان
سے ما قبل کچھ پڑھا اور نہ بعد میں۔

باب: امام کا قربانی کرنا

تعداد قربانی

۱۵۹۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عید الضحیٰ کے
موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور دو
دُنبوں کے قریب گئے جو سفید اور کالے تھے۔ پھر انہیں ذبح
کیا۔

۱۵۹۲: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قربانی عید گاہ میں کیا کرتے تھے۔

باب: جمعہ کے دن عید ہو تو کیا کرے؟

۱۵۹۳: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ اور عیدین میں سورۃ اعلیٰ اور سورۃ غاشیہ
پڑھا کرتے تھے۔ اگر جمعہ اور عید کبھی ایک ہی دن ہو جاتے تو بھی
ان ہی سورتوں کی تلاوت فرماتے۔

باب: اگر عید اور جمعہ ایک ہی روز ہوں تو جس شخص

نے نماز عید پڑھی ہو اسے جمعہ پڑھنے یا نہ پڑھنے کا

اختیار ہے

۱۵۹۴: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ
عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ قَالَ
سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ أَشْهَدْتُ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيدَيْنِ قَالَ نَعَمْ
صَلَّى الْعِيدَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ.

۱۵۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَهْبُ
بْنُ كَيْسَانَ قَالَ اجْتَمَعَ عِيدَانِ عَلَى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ
فَأَخَّرَ الْخُرُوجَ حَتَّى تَعَالَى النَّهَارُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى
وَلَمْ يُصَلِّ لِلنَّاسِ يَوْمَئِذٍ الْجُمُعَةَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِابْنِ
عَبَّاسٍ فَقَالَ أَصَابَ السُّنَّةَ.

بَابُ ۹۵۹ ضَرْبُ الدَّفِّ يَوْمَ الْعِيدِ

۱۵۹۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
جَعْفَرٍ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيتَانِ
تَضْرِبَانِ بِدُقَيْنِ فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُنَّ فَإِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا.

بَابُ ۹۶۰ اللَّعْبُ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ

يَوْمَ الْعِيدِ

۱۵۹۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ السُّودَانُ يَلْعَبُونَ بَيْنَ
يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ عِيدِهِ
فَدَعَانِي فَكُنْتُ أَطْلُعُ إِلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِ عَاتِقِهِ فَمَارِلْتُ
أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ حَتَّى كُنْتُ أَنَا الَّتِي أَنْصَرَفْتُ.

بَابُ ۹۶۱ اللَّعْبُ فِي الْمَسْجِدِ

سے پوچھا کہ کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدین کے موقع
پر موجود تھے؟ فرمایا: ہاں! آپ ﷺ نے صبح کی عید کی نماز پڑھائی
تھی پھر جمعہ کے لیے اجازت تھی کہ اگر (کوئی شخص) چاہے تو
آئے اور جی نہ چاہے تو نہ آئے۔

۱۵۹۵: وہب بن کیسان کہتے ہیں کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ
خلافت میں عید جمعہ کے دن ہو گئی۔ تو انہوں نے دن چڑھے تک
نکلنے میں تاخیر کی پھر نکلے اور ایک طویل خطبہ دینے کے بعد منبر
سے اتر کر نماز ادا فرمائی اور اس دن لوگوں نے جمعہ کی نماز نہیں
پڑھی۔ جب اس واقعہ کا ذکر ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے کیا گیا تو
انہوں نے فرمایا: انہوں نے سنت پر عمل کیا۔

باب: عید کے روزِ دف بجانا!

۱۵۹۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو بچیاں دف بجا رہی تھیں۔
ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں ڈانٹا تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو بکر بجانے دو۔ ہر قوم کی ایک عید
ہوتی ہے۔

باب: عید کے دن امام کے

سامنے کھیلنا

۱۵۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عید کے دن چند
حبشی آپ ﷺ کے سامنے کھیلتے ہوئے آئے۔ تو آپ ﷺ نے
مجھے بھی بلایا۔ چنانچہ میں آپ ﷺ کے کندھے کے اوپر سے
انہیں دیکھنے لگی اور مسلسل دیکھتی رہی یہاں تک کہ جب میرا جی
چاہا تب وہاں سے ہٹی۔

باب: عید کے دن مسجد میں کھیلنا اور خواتین کا کھیل

يَوْمَ الْعِيدِ وَ نَظَرُ النِّسَاءِ إِلَى ذَلِكَ

۱۵۹۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَرْنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا أَسَامُ فَأَقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهِو۔

۱۵۹۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ عُمَرُ وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعَهُمْ يَا عُمَرُ فَإِنَّمَا هُمْ بَنُو آرْفَدَةَ۔

بَابُ ۹۲۳ الرُّخْصَةِ فِي الْإِسْتِمَاءِ إِلَى الْغَنَاءِ

وَضَرْبُ الدَّفِّ يَوْمَ الْعِيدِ

۱۶۰۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تَضْرِبَانِ بِالْأُفِّ وَتُغْنِيَانِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجَّى بِثَوْبِهِ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى مُتَسَحِّجٌ ثَوْبَهُ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ دَعُهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ وَهِنَّ أَيَّامُ مِنَى وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِالْمَدِينَةِ۔

دیکھنا

۱۵۹۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر سے میرے سامنے پردہ کر دیا اور میں حبشیوں کو مسجد میں کھیلتے ہوئے دیکھتی رہی۔ یہاں تک کہ خود ہی تھک کر ہٹ گئی۔ تم خود ہی اندازہ کر لو کہ جو ان کم سن اور کھیل کود کی شوقین لڑکی کتنی دیر تک کھڑی رہ سکتی ہے۔ (یعنی میں کافی دیر کھڑی رہی، نبی نے نہیں فرمایا کہ ہٹ جاؤ بلکہ میں خود ہی کافی دیر بعد اکتا کر ہٹی۔)

۱۵۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو حبشی کھیل رہے تھے۔ انہوں نے انہیں (ان حبشیوں کو) ڈانٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمر! انہیں کھیلنے دو۔ یہ تو حبشی ہیں۔

باب: عید کے روزگانے اور دف بجانے کی اجازت

کا بیان

۱۶۰۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس آئے تو ان کے پاس دو لڑکیاں دف بجاتے ہوئے گارہی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر لپیٹے ہوئے تھے۔ (ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں ڈانٹا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ سے چادر ہٹائی اور فرمایا: ابو بکر انہیں گانے دو کیونکہ یہ عید کے دن ہیں۔ وہ منیٰ کے ایام تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ ہی میں قیام پذیر تھے۔

(۲۰)

کِتَابُ قِيَامِ اللَّيْلِ وَتَطَوُّعِ النَّهَارِ

رات دن کے نوافل کے متعلق احادیث

باب: گھروں میں نوافل ادا کرنے کی ترغیب اور اس

کی فضیلت کا بیان

۱۶۰۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے گھروں میں نماز (نفل نماز) پڑھا کرو اور انہیں قبریں مت بناؤ الو۔ (یعنی جیسے قبرستان میں نماز پڑھنا ممنوع ہے ایسے ہی گھروں میں نوافل پڑھنے سے باز نہ رہو کہ مسجد ہی میں پڑھنے کی پختہ عادت بنا لو۔)

۱۶۰۲: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں چٹائی کا ایک حجرہ بنوایا اور اس میں کئی رات تک نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں شریک ہونے لگے۔ ایک رات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز نہیں سنی تو سمجھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے ہیں۔ اس پر چند لوگوں نے کھانسا شروع کر دیا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائیں۔ (اس پر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے مسلسل تم لوگوں کو اس طرح کرتے ہوئے (کھانستے) ہوئے سنا تو مجھے اندیشہ لاحق ہو گا کہ کہیں تم لوگوں پر یہ نماز فرض ہی نہ کر دی جائے اور اگر فرض کر دی جاتی تو تم لوگوں ادا نہ کر سکتے۔ اے لوگو! اپنے

بَابُ ۹۶۳ الْحَثُّ عَلَى الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوتِ

وَالْفُضْلُ فِي ذَلِكَ

۱۶۰۱: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ ابْنُ أَسْمَاءَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوا هَا قُبُورًا۔

۱۶۰۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا لَيْلًا حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ ثُمَّ فَقَدُوا صَوْتَهُ لَيْلَةً فَظَنُّوا أَنَّهُ نَائِمٌ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ تَنْحَحُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا ذَاكَ بِكُمْ أَلَيْدِي رَأَيْتُمْ مِنْ صُنْعِكُمْ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ

عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ
فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَوةٍ الْمَرْءُ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَوةَ
الْمَكْتُوبَةَ۔

۱۶۰۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ أُنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ
أَبِي الْوَزِيرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْفِطْرِيُّ
عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَجْرَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلَوةَ الْمَغْرِبِ فِي مَسْجِدِ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ
فَلَمَّا صَلَّى قَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُونَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الصَّلَوةِ فِي الْبُيُوتِ۔

بَابُ ۹۶۴ قِيَامِ اللَّيْلِ

۱۶۰۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ
هَشَامٍ أَنَّهُ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوُتْرِ فَقَالَ لَا
أُنَبِّئُكَ بِأَعْلَمَ أَهْلِ الْأَرْضِ بِوُتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَائِشَةُ أُنَبِّئُهَا فَلَمَّا نَمَّ
ارْجِعْ إِلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِرَدِّهَا عَلَيْكَ فَاتَّيْتُ عَلَى
حَكِيمِ ابْنِ أَفْلَحٍ فَاسْتَلَحَقْتُهُ إِلَيْهَا فَقَالَ مَا أَنَا بِقَارِبِهَا
إِنِّي نَهَيْتُهَا أَنْ تَقُولَ فِي هَاتَيْنِ الشَّيْعَتَيْنِ شَيْعًا فَابْتُ
فِيهَا إِلَّا مُصِيًّا فَأَقْسَمْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ مَعِيَ فَدَخَلَ
عَلَيْهَا فَقَالَتْ لِحَكِيمٍ مَنْ هَذَا مَعَكَ قُلْتُ سَعْدُ بْنُ
هَشَامٍ قَالَتْ مَنْ هَشَامٌ قُلْتُ بْنُ عَامِرٍ فَتَرَحَّمَتْ
عَلَيْهِ وَقَالَتْ نَعَمْ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرًا قَالَ يَا أُمَّ
الْمُؤْمِنِينَ أُنَبِّئُنِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَلَيْسَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ قُلْتُ بَلَى
قَالَتْ فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گھروں میں نمازیں ادا کیا کرو۔ کیونکہ فرض نماز کے علاوہ (اللہ
تعالیٰ کے نزدیک) افضل ترین نماز وہ ہے جو گھر میں ہی پڑھی
جائے البتہ فرض نماز مسجد ہی میں پڑھنا افضل ہے۔

۱۶۰۳: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ مغرب کی نماز بنو
عبدالاشہل کی مسجد میں پڑھی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے
لوگ نوافل ادا کرنے لگے۔ (یہ دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نماز (نفل نماز) گھروں میں ہی ادا کیا
کرو۔

باب: تہجد کا بیان

۱۶۰۴: حضرت سعد بن ہشام سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن
عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور رسول اللہ کی وتر نماز کے متعلق
دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
نماز وتر کے متعلق اُس (شخص) کا پتہ بتاؤں جو اس سلسلے میں
سب سے زیادہ معلومات رکھتا ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔
انہوں نے فرمایا: تو پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ
اور ان سے پوچھو پھر واپس آ کر مجھ سے بھی بیان کرنا کہ انہوں
نے کیا بتلایا۔ پھر میں حکیم بن افلح کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ
میرے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس چلے۔ انہوں
نے کہا: نہیں! میں ان کے پاس نہیں جاؤں گا۔ کیونکہ میں نے ان
سے کہا تھا (مشورہ دیا تھا) کہ ان دو گروہوں کے متعلق کوئی بات
نہ کریں (یعنی علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ) لیکن انہوں نے میری
بات کو رد کر دیا تھا۔ سعد کہتے ہیں۔ میں نے انہیں قسم دی کہ ضرور
میرے ساتھ چلیں تو وہ تیار ہو گئے۔ جب ہم حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے تو انہوں نے حکیم سے پوچھا کہ

الْقُرْآنَ فَهَمَمْتُ أَنْ أَقُومَ فَبَدَّ إِلَيَّ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى فَقَالَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِي عَنْ قِيَامِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَلَيْسَ تَقْرَأُ هَذِهِ السُّورَةَ يَا أَيُّهَا السَّرْمَلُ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ قِيَامَ اللَّيْلِ فِي أَوَّلِ هَذِهِ السُّورَةِ فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَوْلًا حَتَّى انْتَفَحَتْ أَقْدَامُهُمْ وَأَمْسَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ خَاتِمَتَهَا اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ التَّخْفِيفَ فِي آخِرِ هَذِهِ السُّورَةِ فَصَارَ قِيَامُ اللَّيْلِ تَطَوُّعًا بَعْدَ أَنْ كَانَ فَرِيضَةً فَهَمَمْتُ أَنْ أَقُومَ فَبَدَّ إِلَيَّ وَتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْبِئِي عَنْ وَتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نَعُدُّ لَهُ سِوَاكَ وَطَهْوَرَةَ فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسُوكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي ثَمَانِي رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ يَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَدْعُو ثُمَّ يَسْلِمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا يَسْلِمُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَةً فَيُتْلِكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكَعَةً يَا بَنِي قَلَمًا أَسَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْ تَرَ بِسَبْعٍ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا سَلَّمَ فَيُتْلِكَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ يَا بَنِي وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَوةً أَحَبَّ أَنْ يَدُومَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ نَوْمٌ أَوْ مَرَضٌ أَوْ رَجْعٌ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ اثْنَيْ عَشْرَةَ وَلَا أَعْلَمُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً كَامِلَةً حَتَّى الصَّبَاحَ وَلَا صَامَ

تمہارے ساتھ کون ہے؟ میں نے کہا: سعد بن ہشام۔ کہنے لگیں: کون ہشام؟ میں نے کہا: ہشام بن عامر۔ فرمانے لگیں۔ عامر پر اللہ رحم فرمائے بہت اچھے آدمی تھے۔ سعد کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے اُم المؤمنین مجھے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق و عادات کے متعلق بتائیے۔ فرمایا: تم قرآن پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمانے لگیں: آپ ﷺ کا اخلاق قرآن کے عین مطابق تھا۔ پھر میں اٹھنے لگا تو مجھے آپ ﷺ کی تہجد کی نماز (والی بات) یاد آگئی۔ چنانچہ میں نے عرض کیا: اے اُم المؤمنین مجھے رسول اللہ ﷺ کی تہجد کی نماز کے متعلق کچھ بتائیے۔ فرمانے لگیں: کیا تم نے سورۃ مزل نہیں پڑھی؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ فرمانے لگیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے شروع میں رات کو نماز پڑھنا فرض قرار دیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ ایک سال تک رات کو نماز پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ ان کے پاؤں میں ورم ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی آخری آیات بارہ ماہ تک روکنے کے بعد نازل فرمائی۔ جن میں تخفیف کا حکم دے دیا گیا اور اس طرح رات کو نماز پڑھنا فرض کی بجائے نفل ہو گیا۔ سعد کہتے ہیں: پھر میں اٹھنے لگا تو مجھے رسول اللہ کی وتر نماز یاد آگئی۔ میں نے عرض کیا: اے اُم المؤمنین! مجھے رسول اللہ کی وتر نماز کے متعلق بتائیے۔ فرمایا: ہم رسول اللہ کے وضو اور مسواک کے لیے پانی رکھ دیا کرتے تھے جب اللہ کو منظور ہوتا تو آپ بیدار ہو کر مسواک کرتے وضو کرتے اور پھر آٹھ رکعت نماز ادا فرماتے اور ان آٹھ رکعات کے درمیان نہیں بیٹھتے بلکہ آخر میں آٹھویں رکعت کے بعد بیٹھتے اور اللہ کا ذکر اور دعا کرنے کے بعد ذرا بلند آواز سے سلام پھیر دیتے پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے اور پھر ایک رکعت پڑھتے۔ اس طرح کل گیارہ رکعتیں ہو جاتیں۔ پھر فرمانے لگیں: بیٹے! لیکن جب رسول اللہ کی عمر زیادہ ہو گئی اور کچھ وزن بڑھ گیا تو آپ وتر کی سات رکعت پڑھنے لگے۔ پھر دو رکعتیں

شَهْرًا كَامِلًا غَيْرُ رَمَضَانَ فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ
فَحَدَّثَنِي بِحَدِيثِهَا فَقَالَ صَدَقْتَ أَمَا إِنِّي لَوْ كُنْتُ
أَدْخُلُ عَلَيْهَا لَا تَبُتُهَا حَتَّى تُشَافِهَنِي مُشَافَهَةً قَالَ
أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَذَا وَقَعَ فِي كِتَابِي وَلَا أَدْرِي
مِمَّنْ أَخْطَأُ فِي مَوْضِعٍ وَتَرَاهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

بیٹھ کر پڑھتے اور اس طرح یہ نو رکعات ہو جاتیں۔ بیٹے! پھر
رسول اللہ اگر کوئی نماز پڑھنا شروع کرتے تو خواہش یہ ہوتی کہ
ہمیشہ ہی اُسے باقاعدگی سے پڑھتے رہیں اور اگر کبھی رات کو نیند
مرض یا کسی تکلیف کی وجہ سے نماز نہ پڑھ سکتے تو دن میں بارہ
رکعات پڑھتے۔ مجھے علم نہیں کہ آپ ﷺ نے کبھی ایک رات
میں پورا قرآن شریف پڑھا ہو یا کبھی پوری رات عبادت کی ہو یا
رمضان کے علاوہ پورے مہینے روزے رکھے ہوں۔ سعد کہتے ہیں
پھر میں ابن عباسؓ کے پاس آیا اور انہیں یہ سب باتیں بتائیں۔ تو
فرمایا: انہوں نے سچ فرمایا: اگر میں ان کے پاس جاتا ہوتا تو
بالشافہ یہ حدیث سنتا۔ امام نسائی کہتے ہیں: یہ حدیث میری
کتاب میں اسی طرح مذکور ہے۔ معلوم نہیں آپ کے وتر کے
متعلق غلطی کس سے ہوئی ہے؟

بَابُ ۹۶۵ ثَوَابُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ

إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا

۱۶۰۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا
وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۱۶۰۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَصْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جَوْبِرَةُ
عَنْ مَالِكٍ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ
رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

باب: رمضان المبارک کی راتوں میں ایمان اور

اخلاص کے ساتھ عبادت کرنے کے ثواب کا بیان

۱۶۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان میں ایمان کے ساتھ حصولِ ثواب کی
نیت سے عبادت کرے گا تو اُس کے پچھلے تمام کیے گئے گناہ ()
بخش دے گا۔

۱۶۰۶: مذکورہ سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بعینہ وہی
(پچھلی) حدیث روایت کی گئی ہے۔

باب: ماہ رمضان میں نقلی عبادت کرنا

بَابُ ۹۶۶ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

۱۶۰۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَصَلَّى بِصَلَاتِهِ نَاسٌ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْقَابِلَةِ وَكَثُرَ النَّاسُ ثُمَّ اجْتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلِ الثَّلَاثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ قَدَرْتُ آيَةُ الَّذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَّا آيَةُ خَشِيتُ أَنْ يُفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ.

۱۶۰۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَاحَتِي بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي لِسَادِسَةِ فَقَامَ فِي الْخَامِسَةِ حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَقَلْنَا بِقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هَذِهِ قَالَ إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ قِيَامَ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا وَلَمْ يَقُمْ حَتَّى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا فِي الثَّلَاثَةِ وَجَمَعَ أَهْلُهُ وَنِسَاءُهُ حَتَّى تَخَوَّفْنَا أَنْ يَقُوتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ.

۱۶۰۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَعِيمُ بْنُ زِيَادٍ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ التَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَلَى مِنبَرٍ حَمِصَ يَقُولُ قُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لَيْلَةً ثَلَاثٌ وَعِشْرِينَ إِلَى ثَلَاثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ إِلَى

۱۶۰۷: حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں نماز ادا فرمائی تو لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ شریک ہو گئے۔ دوسری رات پڑھی تو (پہلے سے) زیادہ لوگ شریک ہو گئے۔ پھر تیسری اور چوتھی رات بھی لوگ جمع ہوئے تو رسول اللہ ﷺ باہر نکلے ہی نہیں۔ پھر صبح کے وقت فرمایا: میں نے تم لوگوں کا عمل دیکھا تو میں صرف اس اندیشہ سے باہر نہیں نکلا کہ کہیں یہ نماز تم لوگوں پر فرض نہ کر دی جائے۔ یہ رمضان المبارک کا مہینہ تھا۔

۱۶۰۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ کے ساتھ رمضان المبارک کے روزے رکھے تو آپ نے تیسویں رات تک تراویح نہیں پڑھائیں۔ پھر تیسویں کی رات کو تہائی رات تک نماز پڑھاتے رہے۔ پھر چوبیسویں کی رات کو نماز نہیں پڑھائی۔ پھر پچیسویں کی رات کو آدھی رات تک نماز پڑھاتے رہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش آپ بقیہ رات بھی اسی طرح ہمارے ساتھ نماز ادا فرماتے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص امام کے ساتھ کھڑا ہو اور اُسکے فارغ ہونے تک ساتھ رہے اُسے پوری نماز پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ نے ستائیسویں کی رات اپنے اہل و عیال اور ازواج کو بھی جمع کر کے نماز ادا فرمائی۔ یہاں تک کہ ہمیں ”فلاح“ کے فوت ہو جانے کا خطرہ لاحق ہو گیا۔ راوی حدیث کہتے ہیں: میں نے پوچھا: ”فلاح“ کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: سحری۔

۱۶۰۹: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رمضان کی تیسویں رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہائی رات تک نماز ادا کرتے رہے۔ پھر پچیسویں رات کو آدھی رات تک اور ستائیسویں رات کو اتنی دیر تک نماز ادا کرتے رہے کہ ہمیں سحری کے وقت کے نکل جانے کا خطرہ لاحق ہو گیا۔

نُصِفَ اللَّيْلَ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةً سَبْعَ وَ عَشْرِينَ حَتَّى ظَنَّا
أَنْ لَا نُدْرِكَ الْفَلَاحَ وَ كَانُوا يَسْمُؤْنَ السَّحُورَ۔

بَابُ ۹۶۷ التَّرْغِيبُ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ

۱۶۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَامَ أَحَدُكُمْ
عَقَدَ الشَّيْطَانُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلَى
كُلِّ عُقْدَةٍ لَيْلًا طَوِيلًا أَوْ ارْقُدْ فَإِنْ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ
اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ أُخْرَى
فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ الْعُقْدُ كُلُّهَا فَيُصْبِحُ طَيِّبَ النَّفْسِ
نَشِيطًا وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسَلَانً۔

۱۶۱۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَةً
حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ۔

۱۶۱۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَلَانًا نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ
الْبَارِحَةِ حَتَّى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ بَالَ أُذُنَيْهِ۔

۱۶۱۳: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي الْقُعْقَاعُ عَنْ
أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ
النَّيِّ فَصَلَّى ثُمَّ أَبْقَطَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ
نَسَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ وَرَحِمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ
اللَّيْلِ فَصَلَّتْ ثُمَّ أَبْقَطَتْ زَوْجَهَا فَصَلَّى فَإِنْ أَبَى

باب: رات کو نماز پڑھنے کی ترغیب کا بیان

۱۶۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سو رہا ہوتا ہے تو شیطان اُس کے سر پر تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ باندھتے ہوئے کہتا ہے کہ رات بہت لمبی ہے سو جاؤ لیکن اگر وہ شخص بیدار ہو جائے اور اللہ کا ذکر کرنے لگے تو اُس کی ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ پھر اگر وضو کرتا ہے تو دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ پر اگر نماز ادا کرتا ہے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ اس سورت میں صبح کے وقت وہ چاک و چوبند اور خوش مزاج رہتا ہے ورنہ منحوس اور سُست رہتا ہے۔

۱۶۱۱: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اُس شخص کا ذکر کیا گیا جو رات کو سوتا ہے تو صبح تک سویا ہی رہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تو ایسا شخص ہے جس کے کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہو۔

۱۶۱۲: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! رات کو ایک شخص سو گیا اور صبح تک سویا رہا، نماز نہیں پڑھی۔ آپ نے فرمایا: شیطان نے اُس کے کانوں میں پیشاب کر دیا تھا جس کی وجہ سے وہ نماز میں شریک نہیں ہوا۔

۱۶۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم کرے جو رات کو بیدار ہو کر نماز ادا کرے اور پھر اپنی بیوی کو جگائے اور وہ بھی نماز پڑھے۔ اگر وہ (بیوی) اٹھنے سے انکار کر دے (یا سستی کرے) تو یہ اُس کے چہرے پر پانی کا ایک چھینٹا مار دے۔ پھر اللہ اس عورت پر بھی رحم کرے جو رات کو اٹھے اور پھر اپنے خاوند کو جگائے اور وہ بھی نماز پڑھے پھر اگر وہ نہ اٹھے تو اُس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مار کر

نَضَحْتُ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ۔

اُسے اٹھانے۔

۱۶۱۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَهُ وَفَاطِمَةَ فَقَالَ أَلَا تَصَلُّونَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَنْفُسَنَا بِيَدِ اللَّهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهَا فَأَنْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قُلْتُ لَهُ ذَلِكَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُدْبِرٌ يَضْرِبُ فِخْذَهُ وَيَقُولُ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۔

۱۶۱۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور فاطمہ رضی اللہ عنہما کو آواز دے کر فرمایا: کیا تم لوگ نماز نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری جانیں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ جب چاہتا ہے ہمیں جگا دیتا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ گئے اور ران پر ہاتھ مار کر فرمانے لگے: وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا یعنی: ”انسان سب سے زیادہ جھگڑا کرنے والا ہے۔“

۱۶۱۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي حَكِيمٌ بْنُ حَكِيمٍ بْنُ عَبَّادٍ بْنُ حَنِيْفٍ عَنْ مُحَمَّدَ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى فَاطِمَةَ مِنَ اللَّيْلِ فَاقْبَضْنَا لِلصَّلَاةِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلَّى هَوِيًّا مِنَ اللَّيْلِ فَلَمْ يَسْمَعْ لَنَا حِسًّا فَرَجَعَ إِلَيْنَا فَاقْبَضْنَا فَقَالَ قَوْمًا فَصَلِّيًا قَالَ فَجَلَسْتُ وَأَنَا أَعْرُكُ عَيْنِي وَأَقُولُ إِنَّا وَاللَّهِ مَا نُصَلِّي إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا إِنَّمَا أَنْفُسَنَا بِيَدِ اللَّهِ فَإِنْ شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَا قَالَ قَوْلِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ وَيَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى فِخْذِهِ مَا نُصَلِّي إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا۔

۱۶۱۵: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس رات کو تشریف لائے اور ہمیں نماز کے لیے جگایا۔ پھر اپنے گھر آ گئے اور خاصی دیر تک نماز ادا فرماتے رہے۔ جب ہماری کوئی آہٹ نہ سنی تو دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا: اٹھو اور نماز ادا کرو۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اٹھ بیٹھا اور آنکھیں ملتا ہوا کہنے لگا کہ ہم اتنی ہی نماز پڑھیں گے جتنی اللہ نے ہمارے مقدر میں لکھ دی ہے۔ پھر ہماری جانیں بھی اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہیں لہذا جب وہ ہمیں جگانا چاہتا ہے تو جگا دیتا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ران پر ہاتھ مار کر یہ کہتے ہوئے واپس چلے گئے کہ: ہم اتنی ہی نماز پڑھیں گے جتنی ہمارے مقدر میں لکھی ہوئی ہے۔ انسان سب سے زیادہ جھگڑا واقع ہوا ہے۔

بَابُ ۹۶۸ فُضِّلَ صَلَاةُ اللَّيْلِ

باب: رات کو نماز پڑھنے کی فضیلت کا بیان

۱۶۱۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَوْفٍ عَنْ

۱۶۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے بعد افضل ترین

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ۔

۱۶۱۷: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي وَحْشِيَّةٍ أَنَّهُ سَمِعَ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ قِيَامُ اللَّيْلِ وَأَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ الْمُحَرَّمُ أَرْسَلَهُ شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ۔

بَابُ ۹۲۹ فَضْلُ صَلَاةِ اللَّيْلِ فِي السَّفَرِ

۱۶۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيًّا عَنْ زَيْدِ بْنِ طَبْيَانَ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ أَتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللَّهِ وَلَمْ يَسْأَلَهُمْ بِقَرَابَةِ بَيْنِهِ وَبَيْنَهُمْ فَمَنُّوهُ فَتَخَلَّفَهُمْ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِي أَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهِ نَزَلُوا فَوَضَعُوا رُؤُسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِي وَيَتَلَوُّوا آيَاتِي وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَانْهَزَمُوا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتَّى يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لَهُ۔

روزے محرم کے روزے (یعنی نویں دسویں یا دسویں گیارہویں) ہیں اور فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات کی نماز ہے۔

۱۶۱۷: حضرت حمید بن عبد الرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات کی نماز اور رمضان کے روزوں کے بعد افضل ترین روزے محرم کے ہیں۔ شعبہ بن حجاج نے یہ حدیث مرسل روایت کی ہے۔

باب: سفر میں نماز تہجد پڑھنے کی فضیلت کا بیان

۱۶۱۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: تین اشخاص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں۔ ایک وہ شخص جس کی قوم کے پاس کسی دوسری قوم کا کوئی شخص صرف اللہ کے لیے مانگنے آیا نہ کہ قرابت یا رشتہ داری کی وجہ سے اور اس قوم نے اسے کچھ نہیں دیا۔ چنانچہ وہ شخص گیا اور اس کو چھپا کر کچھ دے دیا جس کا اللہ اور اس شخص کے علاوہ کسی کو علم نہیں جسے اُس نے (مال) دیا ہے۔ دوسرا وہ شخص جو کسی قوم کے ساتھ رات بھر چلا اور جب نیند غالب آنے لگی تو سب کے سب لیٹ کر (تھک کر) سو گئے۔ لیکن وہ شخص نماز پڑھنے اور قرآن کریم کی آیات کی تلاوت میں مصروف رہا۔ تیسرا وہ شخص جو کسی لشکر میں تھا کہ دشمن سے مقابلہ ہو گیا۔ لوگ جان بچا کر بھاگ کھڑے ہوئے لیکن وہ سینہ تان کر آگے بڑھتا رہا۔ حتیٰ کہ یا تو قتل (شہید) ہو گیا یا اللہ تعالیٰ نے اُس کو فتح عنایت کی۔

باب: رات میں نوافل پڑھنے کا وقت

۱۶۱۹: حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کونسا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ تھا؟ فرمانے لگیں جو

بَابُ ۹۷۰ وَقْتُ الْقِيَامِ

۱۶۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَصْرِيُّ عَنْ بَشِيرٍ هُوَ ابْنُ السُّفْصَلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَيْ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ الدَّائِمُ قُلْتُ
فَأَيُّ اللَّيْلِ كَانَ يَقُومُ قَالَتْ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ-

بَابُ ۹۷۱ ذِكْرُ مَا يُسْتَفْتَحُ

بِهِ الْقِيَامُ

۱۶۲۰: أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ
الْحُبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَزْهَرِيُّ بْنُ
سَعِيدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِمَا
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتَحُ قِيَامَ
اللَّيْلِ قَالَتْ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ
قَبْلَكَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبُرُ
عَشْرًا وَيَحْمَدُ عَشْرًا وَيُسَبِّحُ عَشْرًا وَيَسْتَغْفِرُ
عَشْرًا وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي
وَعَافِنِي أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ-

۱۶۲۱: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
مَعْمَرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ
عِنْدَ حُجْرَةَ النَّبِيِّ ﷺ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ
يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَلْهُوَى ثُمَّ يَقُولُ
سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ أَلْهُوَى-

۱۶۲۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
الْأَحْوَلِ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ
يَتَهَجَّدُ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ
مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ

ہمیشہ کیا جائے۔ میں نے پوچھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کس
وقت بیدار ہوتے تھے؟ فرمایا: جب مرغ اذان دیتا تھا۔

باب: شب میں بیدار ہونے پر سب سے پہلے کیا پڑھا

جائے؟

۱۶۲۰: حضرت عاصم بن حمید فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کس دعا
سے شروع فرمایا کرتے تھے؟ فرمایا: تم نے ایسی چیز کے متعلق
سوال کیا ہے جس کے متعلق اب تک کسی اور نے نہیں پوچھا!
آپ صلی اللہ علیہ وسلم دفعہ تکبیر کہتے دس مرتبہ الحمد للہ دس مرتبہ سبحان اللہ
دس مرتبہ لا الہ الا اللہ اور دس مرتبہ استغفر اللہ کہنے کے بعد یہ دعا
پڑھتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ ”اے اللہ! میری مغفرت
فرما مجھے ہدایت دے مجھے رزق عطا فرما مجھے عافیت عطا فرما۔
میں قیامت کے دن کی تنگی سے تیری کی پناہ طلب کرتا ہوں۔“

۱۶۲۱: حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے پاس سویا کرتا
تھا۔ چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھتے تو خاصی دیر
تک پہلے سبحان اللہ رب العالمین اور پھر سبحان اللہ و بحمدہ
پڑھتے۔

۱۶۲۲: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ جب رات کو
تہجد کیلئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: ”اے اللہ تمام تعریفیں
تیرے لیے ہیں آسمانوں زمین اور ان میں موجود چیزوں کو روشن
کرنے والا تو ہی ہے۔ تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں تو ہی
آسمانوں زمین اور ان میں موجود چیزوں کو قائم و دائم رکھنے والا
ہے۔ تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں تو حق ہے تیرا وعدہ حق ہے
جنت حق ہے دوزخ حق ہے قیامت حق ہے انبیاء حق ہیں اور محمد

أَنْتَ حَقٌّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَالْحَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ
وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ لَكَ
أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ آمَنْتُ ثُمَّ ذَكَرْتُ قُبَيْهَهُ
كَلِمَةً مَعْنَاهَا وَابِكَ خَاصَمْتُ وَابَيْكَ حَاكَمْتُ
اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ
الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُوَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

حق ہیں۔ میں تیری ہی فرمانبرداری کرتا ہوں تجھ ہی پر بھروسہ کرتا ہوں اور تجھ ہی پر ایمان لاتا ہوں۔ پھر قتیہ نے کسی کلمے کے معنی بیان کیے اور آگے دُعا بیان کی۔ **وَبِكَ خَاصَمْتُ** میں نے تیرے ہی لیے جھگڑا مول لیا اور تجھ ہی سے فیصلے کے لیے حاضر ہوا۔ (اے پروردگار!) میرے اگلے پچھلے ظاہر (اور چھپے ہوئے) تمام گناہوں سے درگزر فرما۔ کیونکہ تو ہی آگے ہے اور تو ہی پیچھے ہے۔ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور نیکی کرنے یا بُرائی سے بچنے کی طاقت اللہ کے سوا کسی میں نہیں ہے جو بڑی شان اور کبریائی والا ہے۔“

١٦٢٣: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَبَانَا ابْنُ
الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ
عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ
عِنْدَ مَيْمُونَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ خَالَتُهُ فَأُضْطَجَعَ فِي
عَرَضِ الْوِسَادَةِ وَأُضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْقَبَلَهُ قَلِيلًا
أَوْ بَعْدَهُ قَلِيلًا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَجَلَسَ يَمْسَحُ التُّومَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ
الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِيمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ
إِلَى شَيْءٍ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضْوءَهُ ثُمَّ قَامَ
يُصَلِّي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ
مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي
وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ
رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ السُّوْدُنُ
فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ.

۱۶۲۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ ایک رات اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہے۔ تو وہ بچھونے کے عرض (چوڑائی) میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس کی لمبائی میں لیٹے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات یا اس سے کچھ پہلے یا اس سے کچھ بعد تک سوتے رہنے کے بعد اٹھے اور بیٹھ کر ہاتھ چہرے پر ملنے لگے تاکہ نیند دور ہو جائے پھر سورۃ آل عمران کی آخری دس آیات پڑھیں: **فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** پھر ایک مشک کی طرف چلے جو ٹکلی ہوئی تھی۔ پھر اس سے اچھی طرح وضو کیا اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں بھی اٹھا اور اسی طرح کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا دایاں کان پکڑ کر مسلنے لگے پھر پہلے دو رکعات پڑھیں، پھر دو رکعات پڑھیں، پھر دو رکعات پڑھیں، پھر دو رکعات پڑھیں، پھر دو رکعات اور پھر وتر پڑھ کر لیٹ گئے پھر جب مؤذن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانے کے لیے آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلکی سی دو رکعات ادا کیں۔

باب: رات کو سو کر اٹھ کے مسواک کرنا

۱۶۲۳: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو اپنا منہ (دانتوں پر) مسواک کرتے۔

۱۶۲۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے اٹھنے پر اپنا منہ مسواک سے ملا کرتے تھے۔

۱۶۲۶: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رات کو نیند سے بیدار ہونے پر مسواک کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

۱۶۲۷: حضرت شقیق فرماتے ہیں کہ ہمیں حکم تھا کہ جب رات کو اٹھیں تو اپنا منہ (دانت) مسواک سے صاف کیا کریں۔

باب: رات کی نماز کی کس دعا سے ابتدا کی جائے؟

۱۶۲۸: حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز (تہجد) کس دعا سے شروع فرماتے تھے۔ فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھتے تو نماز کی ابتداء میں یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِائِلَ "اے جبریل! میکائیل اور اسرافیل کے رب! اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! اے غیب و حاضر کا علم رکھنے والے! تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان چیزوں میں فیصلہ فرمائے گا جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔ اے اللہ اختلاف والی باتوں میں سے مجھے سیدھی راہ دکھا دے۔ کیونکہ تو جسے چاہتا ہے سیدھی راہ پر گامزن کر دیتا ہے۔"

بَابُ ۹۷۲ مَا يَفْعَلُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ مِنَ السَّوَالِ

۱۶۲۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ وَحُصَيْنٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُورُ فَاهُ بِالسَّوَالِ۔

۱۶۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُورُ فَاهُ بِالسَّوَالِ۔

۱۶۲۶: أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي سَنَانٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا نُوْمَرُ بِالسَّوَالِ إِذَا قُمْنَا مِنَ اللَّيْلِ۔

بَابُ ۹۷۳ بَاقِيَ شَيْءٍ يَسْتَفْتِيهِ صَلَوَتُهُ بِاللَّيْلِ

۱۶۲۸: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ أَبَانَا عُمَرُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بَاقِيَ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَحُ صَلَوَتَهُ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَحَ صَلَوَتَهُ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ۔

۱۶۲۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَبَانَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَأَنَا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ لَا رَقَبَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةٍ حَتَّى أَرَى فَعَلَهُ فَلَمَّا صَلَّى صَلَاةَ الْعِشَاءِ وَهِيَ الْعَتَمَةُ اضْطَجَعَ هَوِيًّا مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَنَظَرَ فِي الْأُفُقِ فَقَالَ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا حَقَّ بَلِّغَ إِنَّكَ لَا تُخَلِّفُ الْمِيعَادَ ثُمَّ أَهْوَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فِرَاشِهِ فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِوَا كَمَا ثُمَّ أَفْرَغَ فِي قَدَحٍ مِّنْ إِذَا وَهٍ عِنْدَهُ مَاءٌ فَاسْتَنْثَى ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى حَتَّى قُلْتُ قَدْ صَلَّى قَدْرًا مَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى قُلْتُ قَدْ نَامَ قَدْرًا مَا صَلَّى ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ.

بَابُ ۹۷۴ ذِكْرُ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ

۱۶۳۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا يَزِيدُ قَالَ أَبَانَا حُمَيْدُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا كُنَّا نَشَاءُ أَنْ نَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اللَّيْلِ مُصَلِّيًّا إِلَّا رَأَيْنَاهُ وَلَا نَشَاءُ أَنْ نَرَاهُ نَائِمًا إِلَّا رَأَيْنَاهُ.

۱۶۳۱: أَخْبَرَنَا هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِيهِ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ يَعْلَى بْنَ مَمْلُوكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي الْعَتَمَةَ ثُمَّ يُصَلِّي بَعْدَهَا مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ

۱۶۲۹: حضرت حمید بن عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک صحابی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا کہ میں نے سوچا میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی نماز دیکھوں گا کہ آپ ﷺ کس طرح نماز ادا فرماتے ہیں؟ چنانچہ آپ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد کافی دیر تک استراحت فرماتے رہے پھر (نیند سے) بیدار ہوئے اور آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی۔ پھر فرمایا: رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سِوَاكَ لَا تُخَلِّفُ الْمِيعَادَ تک۔ یعنی: اے ہمارے رب تو نے یہ بیکار نہیں بنایا۔ پھر اپنے بستر پر جھک کر مسواک اٹھائی اور ایک ڈول سے پیالے میں پانی نکال کر مسواک کی۔ پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے۔ یہاں تک کہ میرے خیال میں جتنی دیر سوئے تھے اتنی ہی دیر نماز پڑھی۔ پھر لیٹ گئے یہاں تک کہ میں نے سوچا کہ اتنی ہی دیر سوئے ہیں جتنی دیر تک نماز ادا فرمائی تھی۔ پھر اٹھے اور اسی طرح عمل کیا جس طرح پہلی دفعہ کیا تھا اور وہی کچھ پڑھا جو پہلے پڑھا تھا۔ چنانچہ فجر تک آپ ﷺ نے تین دفعہ اسی طرح کا عمل دہرایا۔

باب: رسول اللہ کی (تہجد) نماز کا بیان

۱۶۳۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جب چاہتے کہ رسول اللہ ﷺ کو رات کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھیں تو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے اور جب چاہتے کہ آپ ﷺ کو سونے کی حالت میں دیکھیں تو سوئے ہوئے دیکھتے۔

۱۶۳۱: حضرت یعلیٰ بن مملک سے روایت ہے کہ انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نماز عشاء ادا کرنے کے بعد سنتیں ادا فرماتے۔ پھر جتنی دیر تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا نماز ادا فرماتے رہتے۔ پھر جتنی دیر نماز پڑھنے میں لگاتے (تقریباً)

اللَّيْلِ ثُمَّ يُصَرِّفُ فَيَرْقُدُ مِثْلَ مَا صَلَّى ثُمَّ يَسْتَقِظُ مِنْ نَوْمِهِ ذَلِكَ فَيُصَلِّي مِثْلَ مَا نَامَ وَصَلَوْتُهُ تِلْكَ الْآخِرَةُ تَكُونُ إِلَى الصُّبْحِ۔

۱۶۳۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلُكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ صَلَوَتِهِ فَقَالَتْ مَا لَكُمْ وَصَلَوْتُهُ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ قَدَرًا مَا صَلَّى ثُمَّ يُصَلِّي قَدَرًا مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدَرًا مَا صَلَّى حَتَّى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَ لَهُ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ نَعَتْ قِرَاءَةَ مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا۔

بَابُ ۹۷ ذِكْرُ صَلَاةِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاللَّيْلِ ۱۶۳۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ۔

بَابُ ۹۸ ذِكْرُ صَلَاةِ نَبِيِّ اللَّهِ مُوسَى كَلِيمِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۶۳۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ أَبَانَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ

اتنی ہی دیر تک آرام فرماتے اور پھر اٹھ کر جتنی دیر آرام فرمایا ہوتا اتنی ہی دیر تک نماز ادا فرماتے اور یہ نماز (اذان) فجر تک جاری رہتی۔

۱۶۳۲: حضرت یعلیٰ بن مملک کہتے ہیں کہ انہوں نے اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت (قرآن) کس طرح ہوتی اور آپ نماز کس طرح ادا فرمایا کرتے تھے؟ فرمایا: تم لوگوں کو رسول اللہ کی نماز سے کیا کام؟ آپ نماز پڑھتے پھر جتنی دیر نماز پڑھی ہوتی اتنی دیر سو جاتے پھر اٹھتے اور جتنی دیر سوئے تھے اتنی ہی دیر تک نماز ادا فرماتے۔ پھر جتنی دیر نماز پڑھی ہوتی اتنی دیر تک آرام فرماتے۔ یہاں تک کہ (اذان) فجر ہو جاتی۔ پھر اُم سلمہ نے رسول اللہ کی قرأت کے متعلق بیان فرمایا کہ آپ پڑھتے تھے تو ایک ایک حرف الگ الگ سنائی دیتا۔

باب: حضرت داؤد علیہ السلام کی رات کی نماز کا بیان

۱۶۳۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ روزے داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔ پھر سب نمازوں سے زیادہ پسندیدہ نماز بھی حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہی ہے۔ وہ پہلے آدھی رات تک آرام کرتے پھر تہائی رات تک نماز پڑھتے اور پھر رات کا چھٹا حصہ سوئے رہتے۔

باب: حضرت موسیٰ علیہ السلام کا طریقہ نماز

کا بیان

۱۶۳۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں شب معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب سرخ ریت کے ٹیلے کے پاس پہنچا تو وہ اپنی

قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۶۳۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سرخ ریت کے ٹیلے کے قریب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ امام نسائی حج بیان کرتے ہیں کہ پیچھے گزرنے والی روایت کی نسبت یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔

۱۶۳۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے گزرا تو وہ قبر میں کھڑے ہوئے نماز ادا فرما رہے تھے۔

۱۶۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں شب معراج کے موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو وہ قبر میں نماز ادا فرما رہے تھے۔

۱۶۳۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب معراج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب سے گزرے تو وہ قبر میں نماز ادا فرما رہے تھے۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو وہ قبر میں نماز ادا فرما رہے تھے۔

۱۶۳۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شب معراج میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب سے گزرے تو وہ قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

۱۶۴۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نقل کرتے

اللہ قال آتت لیلۃ اُسری بی علی موسی علیہ السلام عند الکئیب الاحمر وهو قائم یُصلی فی قبرہ۔

۱۶۳۵: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آتَتْ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْكُئَيْبِ الْأَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا أَوْلَى بِالصَّوَابِ عِنْدَنَا مِنْ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ خَالِدٍ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

۱۶۳۶: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنَبَاءُ ثَابِتٍ وَسُلَيْمَانَ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى قَبْرِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ۔

۱۶۳۷: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ۔

۱۶۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مَرَّ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ۔

۱۶۳۹: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ وَاسْمَعِيلُ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أَخْبَرَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مَرَّ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ۔

۱۶۴۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ

سَلِمَانَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلَةُ أُسْرَى بِي مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ۔

بَابُ ۹۷۷ أَحْيَاءِ اللَّيْلِ

۱۶۳۱: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي وَبَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنُ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَّابٍ بْنِ الْأَرْتِ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ كُلَّهَا حَتَّى كَانَ هَجْعُ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ جَاءَهُ حَبَّابٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَابِي أَنْتَ وَامُّي لَقَدْ صَلَّيْتُ اللَّيْلَةَ صَلَاةً مَا رَأَيْتُكَ صَلَّيْتَ نَحْوَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجَلُ إِنَّهَا صَلَاةُ رَغَبٍ وَرَهَبٍ سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا ثَلَاثَ خِصَالٍ فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُهْلِكَنَا بِمَا أَهْلَكَ بِهِ الْأُمَمُ قَبْلَنَا فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُظْهِرَ عَلَيْنَا عَدُوًّا مِنْ غَيْرِنَا فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يَلْبِسَنَا شَيْعًا فَمَنْعَنِيهَا۔

بَابُ ۹۷۸ الْإِخْتِلَافِ عَلَى عَائِشَةَ

فِي أَحْيَاءِ اللَّيْلِ

۱۶۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ إِذَا كَانَ إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ أَحْيَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّيْلَ وَاقْطَعَ أَهْلَهُ وَشَدَّ الْمِنْزَرَ۔

ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس رات کو میں معراج کے لیے گیا تھا تو موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

باب: شب میں عبادت کرنے کا بیان

۱۶۳۱: حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے تمام رات نماز ادا فرمائی یہاں تک کہ فجر کے قریب فارغ ہوئے۔ جب سلام پھیرا تو خباب رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان آج رات جس طرح آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی ہے میں نے اس سے پہلے کبھی آپ ﷺ کو اس طرح نماز ادا فرماتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں صحیح ہے۔ یہ نماز محبت اور خوف کی نماز ہے۔ میں نے اپنے رب سے تین چیزیں طلب کی ہیں جن میں سے دو اس (رب) نے مجھے عطا کر دیں اور ایک عطا نہیں کی۔ میں نے اپنے رب سے دعا فرمائی: اے اللہ! ہمیں ان عذابوں سے ہلاک نہ کرنا جن سے پچھلی امتوں کو ہلاک کیا گیا۔ یہ دعا قبول ہو گئی۔ پھر میں نے دعا فرمائی کہ ہم پر غیر دشمن مسلط نہ کرنا یہ بھی قبول کر لی۔ پھر میں نے دعا کی کہ ہم میں پھوٹ نہ ڈالے اور ہم باہم گروہوں میں منقسم نہ ہو جائیں لیکن یہ دعا قبول نہیں کی گئی۔

باب: سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے (رسول اللہ ﷺ کی)

رات میں عبادت سے متعلق مختلف روایات کا بیان

۱۶۳۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو رسول اللہ ﷺ خود بھی رات بھر جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔ نیز تہ بند مضبوط باندھتے۔

۱۶۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ أَتَيْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ يَزِيدَ وَكَانَ لِي أَخًا وَصَدِيقًا فَقُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو وَحَدَّثَنِي مَا حَدَّثْتِكَ بِهِ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِي آخِرَهُ.

۱۶۳۴: أَخْبَرَنَا هَرُونَ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحَ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ.

۱۶۳۵: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ قَالَتْ فَلَانَةٌ لَا تَنَامُ فَذَكَرْتُ مِنْ صَلَوتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى تَمَلُّوا وَلَكِنَّ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

۱۶۳۶: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى حَبْلًا مَمْدُودًا بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا الْحَبْلُ فَقَالُوا لِرَيْبٍ تُصَلِّي فَاذَا افْتَرَّتْ تَعَلَّقْتَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلْوَةٌ لِيَصِلَ أَحَدُكُمْ نَشَاطَةً فَاذَا فُتِرَ فَلْيَقْعُدْ.

۱۶۳۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ مَنْصُورٍ

۱۶۳۳: حضرت ابو اسحق فرماتے ہیں کہ میں اسود بن یزید کے پاس آیا وہ میرے بھائی اور دوست تھے۔ میں نے کہا: اے ابو عمرو مجھے وہ باتیں بتائیں جو اُم المؤمنین (عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) نے آپ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق بیان کی ہیں۔ کہنے لگے: اُم المؤمنین نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رات کے پہلے حصہ میں آرام فرماتے اور آخری حصہ میں جاگتے تھے۔

۱۶۳۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک رات میں پورا قرآن پاک پڑھا ہو یا کبھی پوری رات صبح تک جاگتے رہے ہوں یا کبھی رمضان کے علاوہ پورا مہینہ ہی روزے رکھتے رہے ہوں۔

۱۶۳۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: فلاں ہے اور یہ رات بھر عبادت میں مصروف رہتی ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ کیا بات ہوئی؟ تم لوگوں کو چاہیے کہ اتنا ہی عمل کیا کرو جتنی تم میں ہمت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ تو نہیں تھکے گا لیکن تم لوگ ہی تھک جاؤ گے۔ پھر فرماتی ہیں کہ رسول اللہ کو وہ عمل زیادہ محبوب تھا جس پر مستقل مزاجی سے عمل پیرا ہوا جائے۔ (بیشکی اختیار کی جائے)

۱۶۳۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو دو دستونوں کے درمیان ایک رسی بندی ہوئی دیکھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ رسی کیوں باندھی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: زینب کے لیے باندھی گئی ہے۔ وہ نماز پڑھتے ہوئے جب تھک جاتی ہیں تو اس سے سہارا لیتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کھول دو اور جب تک بدن میں چستی ہو نماز ادا کیا کرو اور جب تھک جاؤ تو بیٹھ جایا کرو۔

۱۶۳۷: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ

وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُومُ قَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا۔

۱۶۳۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِهْرَانَ وَكَانَ ثِقَةً قَالَ حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَزْلَعَ يَغْنَى تَشَقُّقُ قَدَمَاهُ۔

بَابُ ۹۷۹ كَيْفَ يَفْعَلُ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ

قَائِمًا وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ عَنْ عَائِشَةَ

فِي ذَلِكَ

۱۶۳۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُدَيْلٍ وَابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيلًا فَإِذَا صَلَّى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا۔

۱۶۵۰: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَائِمًا وَ قَاعِدًا فَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا وَإِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا۔

۱۶۵۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ وَأَبُو النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

رسول اللہ ﷺ نے نماز میں اتنی دیر قیام کیا کہ آپ ﷺ کے پیروں پر ورم آ گئے۔ چنانچہ عرض کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ (لغزشیں) معاف فرمادی ہیں۔ (تو آپ ﷺ کو عبادت میں اتنی مشقت کی کیا ضرورت؟) فرمایا: کیا میں اُس (رب ذوالجلال والاکرام) کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

۱۶۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر تک نماز ادا فرمایا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پھٹ جاتے۔ (طویل قیام کی وجہ سے ایسا ہوتا)

باب: نماز کے لئے کھڑا ہونے پر کیا کرے اور اس

سلسلے میں راویان حدیث کا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

روایت کرنے میں اختلاف کا بیان

۱۶۳۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو طویل نماز پڑھتے۔ اس لیے اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہوتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور اگر بیٹھ کر نماز ادا کر رہے ہوتے تو رکوع بھی بیٹھ کر ہی کرتے۔

۱۶۵۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کھڑے ہو کر نماز (تہجد) ادا فرماتے اور کبھی بیٹھ کر۔ چنانچہ اگر کھڑے ہو کر نماز کی ابتداء کرتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر ہی کرتے۔

۱۶۵۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ اس دوران بیٹھ کر قرأت کرتے رہتے اور جب تمیں چالیس آیات باقی رہ

يُصَلِّي وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرٌ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَقَعُ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ۔

۱۶۵۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى جَالِسًا حَتَّى دَخَلَ فِي السِّنِّ فَكَانَ يُصَلِّي وَهُوَ جَالِسًا يَقْرَأُ فَإِذَا غَبَرَ مِنَ السُّورَةِ ثَلَاثُونَ أَوْ أَرْبَعُونَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ بِهَا ثُمَّ رَكَعَ۔

۱۶۵۳: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي هِشَامٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ وَهُوَ قَائِمٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرُكَعَ قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ إِنْسَانٌ أَرْبَعِينَ آيَةً۔

۱۶۵۴: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ أَنْتَ قُلْتُ أَنَا سَعْدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَتْ رَحِمَ اللَّهُ أَبَاكَ قُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ وَكَانَ قُلْتُ أَجَلُ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ صَلَوةَ الْعِشَاءِ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ فَيَنَامُ فَإِذَا كَانَ جَوْفُ اللَّيْلِ قَامَ إِلَى حَاجَتِهِ وَآلِيَ طَهُورِهِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي ثَمَانِي رَكَعَاتٍ يُخَيِّلُ إِلَيَّ أَنَّهُ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَيُؤَيِّرُ بِرُكْعَةٍ ثُمَّ

جائیں تو کھڑے ہو کر قرأت شروع کر دیتے پھر رکوع اور سجدہ کرنے کے بعد دوسری رکعت میں بھی بعینہ یہی عمل دہراتے۔

۱۶۵۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت تک بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک کہ آپ ﷺ کی عمر مبارک زیادہ نہیں ہو گئی۔ چنانچہ عمر زیادہ ہو جانے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا فرمانے لگے اور جب تمیں چالیس آیات مبارکہ رہ جائیں تو کھڑا ہو جاتے اور پھر رکوع میں جاتے۔

۱۶۵۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر قرأت فرمایا کرتے تھے۔ (دوران نوافل) اور جب رکوع کرنے کا ارادہ ہوتا تو اتنی دیر پہلے ہی کھڑے ہو جاتے کہ جتنی دیر میں کوئی شخص تمیں یا چالیس آیات کی تلاوت کرتا ہے۔

۱۶۵۴: حضرت سعید بن ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ آیا اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے پوچھا کہ تم کون ہو؟ میں نے کہا: سعد بن ہشام بن عامر۔ فرمانے لگیں: اللہ تمہارے والد پر رحم کرے۔ میں نے عرض کیا: مجھے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق بتائیے۔ فرمانے لگیں: رسول اللہ ﷺ اس طرح کرتے تھے اُس طرح کرتے تھے۔ میں نے کہا: جی ہاں۔ پھر فرمانے لگیں: رات کو عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد رسول اللہ ﷺ بستر پر لیٹ کر آرام فرماتے اور آدھی رات کے وقت قضائے حاجت اور وضو وغیرہ کے لیے اُٹھتے۔ پھر وضو کر کے مسجد تشریف لے جاتے اور آٹھ رکعت نماز ادا فرماتے۔ میرا خیال ہے کہ ان رکعات میں رکوع سجود اور قرأت برابر برابر ہوتے۔ پھر ایک رکعت وتر ادا فرماتے۔ پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے پھر (دائیں) کروٹ پر لیٹ جاتے۔ پھر

يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يَضَعُ جَنْبَهُ فَرُبَّمَا جَاءَ بِلَالٌ فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يُغْفِيَ وَرُبَّمَا يُغْفِي وَرُبَّمَا شَكَّكَتْ أَغْفِي أَوْ لَمْ يُغْفِ حَتَّى يُؤْذِنَهُ بِالصَّلَاةِ فَكَانَتْ تِلْكَ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَسَنَّ وَلَحِمَ فَذَكَرْتُ مِنْ لَحْمِهِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَتْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا كَانَ جَوْفُ اللَّيْلِ قَامَ إِلَى طَهُورِهِ وَآلَى حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي سِتَّ رَكَعَاتٍ يُخَيِّلُ إِلَيَّ أَنَّهُ يُسَوِّي بَيْنَهُنَّ فِي الْقِرَاءَةِ وَالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ثُمَّ يُؤْتِرُ بِرَكَعَةٍ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يَضَعُ جَنْبَهُ وَرُبَّمَا جَاءَ بِلَالٌ فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يُغْفِيَ وَرُبَّمَا أَغْفِي وَرُبَّمَا شَكَّكَتْ أَغْفِي أَمْ لَا حَتَّى يُؤْذِنَهُ بِالصَّلَاةِ قَالَتْ وَمَا زَالَتْ تِلْكَ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کبھی آپ ﷺ کے سو جانے کے بعد کبھی سو جانے سے پہلے اور کبھی میں انہی سوچوں میں غرق ہوتی کہ آپ ﷺ سوئے بھی ہیں یا نہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ آجاتے اور آپ ﷺ کو نماز کے لیے جگا دیتے۔ چنانچہ عمر مبارک کے زیادہ ہونے تک آپ اسی طرح نماز ادا فرماتے رہے۔ لیکن جب عمر زیادہ ہو گئی اور جسم ذرا فربہ ہو گیا (عائشہؓ نے نبی کے فربہ ہو جانے کی کیفیت جیسے اللہ کو منظور تھا بیان فرمائی) تو آپ لوگوں کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد بستر پر تشریف لے جاتے اور آدمی آلات تک سوتے۔ پھر اٹھ کر طہارت اور قضائے حاجت وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد وضو کرتے اور مسجد جا کر چھ رکعت نماز پڑھتے۔ میرا خیال ہے کہ ان رکعات کی قرأت رکوع اور سجدے برابر برابر ہی ہوتے۔ پھر ایک رکعت وتر پڑھتے اور پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھنے کے بعد کروٹ پر لیٹ جاتے۔ اسکے بعد کبھی آپ کی آنکھ لگ جانے کے بعد کبھی آنکھ لگنے سے پہلے اور کبھی میں انہیں سوچ میں گم ہوتی کہ آپ ابھی سوئے ہیں یا نہیں کہ بلال آپ کو نماز کیلئے جگانے آجاتے۔ پھر فرمایا: رسول اللہ ہمیشہ اسی طریقہ پر نماز ادا فرماتے رہے۔

باب: نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کے بیان میں

۱۶۵۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت روزہ میں میرا بوسہ لے لیا کرتے تھے اور وفات کے قریب فرض نماز کے علاوہ اکثر بیٹھ کر نماز ادا فرماتے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک وہ عمل بہت پسندیدہ ہوتا جس پر ہمیشگی اختیار کی جائے اگرچہ قلیل ہو۔

۱۶۵۶: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے قریب اکثر بیٹھ کر نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ البتہ

باب ۹۸۰ صَلَاةُ الْقَاعِدِ فِي النَّافِلَةِ

۱۶۵۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ حَدِيثِ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْتَدِّعُ مِنْ وَجْهِهِ وَهُوَ صَائِمٌ وَمَا مَاتَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ قَاعِدًا ثُمَّ ذَكَرْتُ كَلِمَةً مَعَهَا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَكَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ الْإِنْسَانُ وَإِنْ كَانَ يَسِيرًا خَالَفَهُ يُونُسُ رَوَاهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ۔

۱۶۵۶: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ أَبَانَا يُونُسُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

فرض نماز کھڑے ہو کر ہی ادا فرماتے۔

قَالَتْ مَا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرَ صَلَوَتِهِ جَالِسًا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ خَالَفَهُ شُعْبَةُ وَ سُفْيَانُ وَ قَالَا عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ۔

۱۶۵۷: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازوں کے علاوہ اکثر نمازیں بیٹھ کر ہی ادا کیا کرتے تھے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ عمل بہت محبوب ہوتا جس پر ہمیشگی اختیار کی جائے۔ اگرچہ وہ قلیل ہی ہو۔

۱۶۵۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرَ صَلَاتِهِ قَاعِدًا إِلَّا الْفَرِيضَةَ وَكَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَيْهِ أَدْوَمَهُ وَإِنْ قَلَّ۔

۱۶۵۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس وقت تک وفات نہ ہوئی جب تک فرض نمازوں کے علاوہ اکثر نمازیں (نفل) بیٹھ کر نہیں پڑھنے لگ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک پھر یہ ترین عمل وہ تھا جس پر ہمیشگی اختیار کی جائے۔ اگرچہ (مقدار میں وہ) کم ہو۔

۱۶۵۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ أَكْثَرَ صَلَوَتِهِ قَاعِدًا إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ وَكَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ خَالَفَهُ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَرَوَاهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔

۱۶۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے قریب فرض نمازوں کے علاوہ اکثر نمازیں بیٹھ کر ہی ادا فرمایا کرتے تھے۔

۱۶۵۹: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى كَانَ يُصَلِّي كَثِيرًا مِنْ صَلَوَتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۱۶۶۰: حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا: ہاں! جب تم لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو (بوجھ ڈال کر) بوڑھا کر دیا۔

۱۶۶۰: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ أَبَانَا الْجَرِيرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَهُوَ قَاعِدٌ قَالَتْ نَعَمْ بَعْدَ مَا حَطَمَهُ النَّاسُ۔

۱۶۶۱: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بیٹھ کر نوافل پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن وفات سے ایک سال قبل آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نوافل ادا فرمانے لگے تھے۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سورت کی اتنی ٹھہر ٹھہر کر قرأت فرماتے کہ وہ طویل سے طویل تر ہوتی جاتی تھی۔

۱۶۶۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِعَامٍ فَكَانَ يُصَلِّي قَاعِدًا يَقْرَأُ بِالسُّورَةِ فَيَرْتَلُّهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلُ مِنْ أَطْوَلِ مِنْهَا۔

باب ۹۸۱ فضلِ صَلَوةِ الْقَائِمِ

عَلَى صَلَوةِ الْقَاعِدِ

۱۶۶۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي جَالِسًا فَقُلْتُ حَدِّثْ إِنَّكَ قُلْتَ إِنَّ صَلَوةَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَوةِ الْقَائِمِ وَ أَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ۔

باب ۹۸۲ فضلِ صَلَوةِ الْقَاعِدِ

عَلَى صَلَوةِ النَّائِمِ

۱۶۶۳: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الَّذِي يُصَلِّي قَاعِدًا قَالَ مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ۔

باب ۹۸۳ كَيْفَ صَلَوةِ الْقَاعِدِ

۱۶۶۴: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ حَفْصِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرَ أَبِي دَاوُدَ وَهُوَ ثِقَةٌ وَلَا أَحْسِبُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا خَطَأً وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

باب: نماز کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی بیٹھ کر (نماز)

پڑھنے والے پر فضیلت کا بیان

۱۶۶۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو عرض کیا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ: بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے مقابلہ میں آدھا ثواب ملتا ہے اور اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی بیٹھ کر نماز ادا فرما رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں یہ صحیح ہے لیکن میں تم میں سے کسی کی طرح نہیں ہوں۔

باب: نماز بیٹھ کر پڑھنے والے کی لیٹ کر پڑھنے

والے پر فضیلت کا بیان

۱۶۶۳: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے متعلق حکم پوچھا تو فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھنا سب سے افضل ہے۔ پھر بیٹھنے والے کو اس سے نصف اور لیٹ کر پڑھنے والے کو اس سے (بھی) نصف اجر ملتا ہے۔

باب: بیٹھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ

۱۶۶۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آلتی پالتی مارے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ ابو داؤد کے علاوہ بھی کسی نے یہ حدیث نقل کی ہو۔ وہ ثقہ ہیں لیکن میرے خیال میں یہ حدیث غلط ہے۔ واللہ اعلم۔

بَابُ ۹۸۴ كَيْفَ الْقِرَاءَةُ بِاللَّيْلِ

۱۶۶۵: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ يَجْهَرُ أَمْ يُسِرُّ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رَبِّمَا جَهَرَ وَرَبِّمَا أَسَرَ.

بَابُ ۹۸۵ فَضْلِ السِّرِّ عَلَى

الْجَهْرِ

۱۶۶۶: أَخْبَرَنَا هُرُوزُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَكَّارٍ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ سُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ وَاقِدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ كَالَّذِي يَجْهَرُ بِالصَّدَقَةِ وَالَّذِي يُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالَّذِي يُسِرُّ بِالصَّدَقَةِ.

بَابُ ۹۸۶ تَسْوِيَةِ الْقِيَامِ

وَالرُّكُوعِ

وَالْقِيَامِ

۱۶۶۷: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَخْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَافْتَتَحَ الْبَقْرَةَ فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَةِ فَمَضَى فَقُلْتُ يَرْكَعُ عِنْدَ الْمِائَتَيْنِ فَمَضَى فَقُلْتُ يُصَلِّي بِهَا فِي رُكْعَةٍ فَمَضَى فَافْتَتَحَ النَّسَاءَ فَقَرَأَهَا

اب: رات کو قرأت کا طریقہ

۱۶۶۵: حضرت عبداللہ بن قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ رات کو کس طریقہ پر قرأت فرمایا کرتے تھے؟ جہری یا سری۔ (باواز بلند یا بغیر آواز) فرمانے لگیں: دونوں ہی طرح کیا کرتے تھے۔ کبھی بلند آواز سے اور کبھی آہستہ آواز سے۔

باب: آہستہ (آواز سے) پڑھنے والے کی

فضیلت کا بیان

۱۶۶۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بلند آواز سے قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے وہ اعلانیہ صدقہ دینے والے کی طرح ہے اور جو آہستہ آواز سے تلاوت کرتا ہے وہ چھپا کر صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔

باب: نماز تہجد میں قیام رکوع سجود بعد از سجدہ بیٹھنا اور

رکوع کے بعد کھڑا ہونا سب برابر برابر کرنے کے

بیان میں

۱۶۶۷: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے سورہ بقرہ شروع کی تو میں نے سوچا کہ سو آیتیں پڑھ کر رکوع کریں گے۔ لیکن آپ نے اس سے (سو آیات سے) آگے تلاوت شروع کی تو میں نے گمان کیا شاید پوری سورت (سورہ بقرہ) پڑھ کر رکوع فرمائیں گے لیکن آپ نے اس کے بعد سورہ نساء کی تلاوت کی اور بعد میں سورہ آل عمران بھی پڑھ ڈالی۔ دوران قرأت آپ

ثُمَّ افْتَتَحَ اِلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا يَقْرَأُ مُتَرَسِّلاً اِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا مَسْبُوحٌ سَبَّحَ وَاِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ وَاِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِّنْ قِيَامِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَكَانَ قِيَامُهُ قَرِيبًا مِّنْ رُكُوعِهِ ثُمَّ سَجَدَ لَجَعَلَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى فَكَانَ سُجُودُهُ قَرِيبًا مِّنْ رُكُوعِهِ۔

۱۶۶۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُرُوزِيُّ ثِقَةً قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ عُمَرُو بْنِ مُرَّةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَرَكَعَ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ جَلَسَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى مِثْلَ مَا كَانَ قَائِمًا فَمَا صَلَّى إِلَّا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ حَتَّى جَاءَ بِلَالٌ إِلَى الْغَدَاةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدِي مُرْسَلٌ وَطَلْحَةُ بْنُ يَزِيدَ لَا أَعْلَمُهُ سَمِعَ مِنْ حُذَيْفَةَ شَيْئًا وَغَيْرُ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ۔

بَابُ ۹۸۷ كَيْفَ صَلَوةُ اللَّيْلِ

۱۶۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مِثْنِي مِثْنِي قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا

ٹھہر ٹھہر کر تلاوت فرماتے اور جب کوئی تسبیح کی آیات آتی تو تسبیح کرتے جب کوئی سوال کی آیت آتی تو سوال کرتے اور جب کوئی پناہ مانگنے کی آیت آتی تو اللہ جل جلالہ سے پناہ طلب کرتے۔ پھر آپ نے رکوع کیا اور اس میں سبحان ربی العظیم پڑھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع بھی قیام کے برابر ہی تھا۔ پھر سر اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہا اور تقریباً رکوع کے برابر قیام کیا پھر سجدے میں گئے اور سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے ہوئے تقریباً رکوع کے برابر سجدے کیے۔

۱۶۶۸: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان المبارک میں نماز پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کے بعد رکوع کیا اور سبحان ربی العظیم پڑھا۔ پھر بیٹھے تو بھی قیام کے برابر ہی بیٹھے اور ”رب اغفر لی“ ”رب اغفر لی“ پڑھتے رہے۔ پھر سجدہ بھی قیام کے برابر ہی کیا اور اس میں ”سبحان ربی الاعلیٰ“ پڑھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ابھی چار رکعات ہی ادا فرمائیں گے کہ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فجر کی نماز کے لیے بلانے آگئے۔

باب: رات کی نماز کس طریقہ پر ادا کی جائے؟

۱۶۶۹: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: رات اور دن کی نماز دو دو رکعات ہی ہے۔

الْحَدِيثُ عِنْدِي خَطَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

۱۶۷۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَوَاحِدَةً۔

۱۶۷۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَفَتْ الصُّبْحَ فَأَوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ۔

۱۶۷۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَسْأَلُ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَفَتْ الصُّبْحَ فَأَوْتِرَ بِرُكْعَةٍ۔

۱۶۷۳: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَرِّ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِنْ خَشِيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ فَلْيَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ۔

۱۶۷۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَفَتْ الصُّبْحَ فَأَوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ۔

۱۶۷۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَقَالَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَفَتْ الصُّبْحَ فَأَوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ۔

۱۶۷۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے رات کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو دو رکعات ہے لیکن اگر تمہیں صبح ہو جانے کا ڈر ہو تو ایک رکعت پڑھ لو۔

۱۶۷۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے لیکن اگر تمہیں اس چیز کا اندیشہ ہو کہ صبح ہونے والی ہی تو ایک رکعت پڑھ لیا کرو۔

۱۶۷۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے (کسی کو) رات کی نماز کے متعلق سوال کرتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو دو رکعات پڑھا کرو لیکن اگر صبح ہو جانے کا اندیشہ لاحق ہو تو ایک رکعت وتر ہی ادا کر لیا کرو۔

۱۶۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے لیکن اگر کسی کو صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت وتر ہی پڑھ لیا کرے۔

۱۶۷۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے لیکن اگر تمہیں صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لیا کرو۔

۱۶۷۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ رات کی نماز کس طرح پڑھی جائے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو دو رکعات اور اگر تمہیں گمان ہو کہ صبح ہو جائے گی تو ایک رکعت وتر (ہی) پڑھ لیا کرو۔

۱۶۷۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ.

۱۶۷۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَرِثِ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَاهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ.

بَابُ ۹۸۸ الْأَمْرُ بِالْوِتْرِ

۱۶۷۸: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمٍ وَهُوَ ابْنُ صُمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ أَوْتِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَتَرُّ يُحِبُّ الْوِتْرَ.

۱۶۷۹: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ صُمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الْوِتْرُ لَيْسَ بِحُتْمٍ كَهَيْئَةِ الْمَكُونَةِ وَلَكِنَّهُ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۹۸۹ الْحِثُّ عَلَى الْوِتْرِ

قَبْلَ النَّوْمِ

۱۶۷۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کا طریقہ دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے لیکن اگر صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لیا کرو۔

۱۶۷۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) رات کی نماز کا طریقہ بیان فرمائیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے لیکن اگر صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت بھی ادا کر سکتے ہو۔

باب: وتر پڑھنے کے حکم کا بیان

۱۶۷۸: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کی نماز پڑھی اور ارشاد فرمایا: اے اہل قرآن وتر پڑھا کرو۔ کیونکہ اللہ بھی وتر (طاق) ہے لہذا وہ وتر کو پسند کرتا ہے۔

۱۶۷۹: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر فرض (نماز) نہیں ہے بلکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔

باب: سونے سے قبل وتر پڑھنے کی ترغیب

کا بیان

۱۶۸۰: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ابْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَمِيلٍ قَالَ أُنَبِّأُ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي شَمْرٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ النَّوْمِ عَلَى وَتَرٍ وَ صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَ رَكَعَتِي الضُّحَى -

۱۶۸۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا عَنْ عَبَّاسِ الْحَرِيرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ الْوَتْرِ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَ رَكَعَتِي الْفَجْرِ وَ صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ -

بَابُ ۹۹۰ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ الْوَتَرَيْنِ فِي لَيْلَةٍ

۱۶۸۲: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ مُلَازِمٍ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ قَالَ زَارَنَا أَبِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ فِي يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ فَأَمْسَى بِنَا وَ قَامَ بِنَا بِتِلْكَ اللَّيْلَةِ وَ أَوْتَرَ بِنَا ثُمَّ انْحَدَرَ إِلَى مَسْجِدٍ بِأَصْحَابِهِ حَتَّى بَقِيَ الْوَتَرُ ثُمَّ قَدَّمَ رَجُلًا فَقَالَ لَهُ أَوْتِرْ بِهِمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا وَتَرَانِ فِي لَيْلَةٍ -

بَابُ ۹۹۱ وَقْتُ الْوَتْرِ

۱۶۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ فَإِذَا كَانَ مِنَ السَّحْرِ أَوْتَرَ ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ فَإِذَا كَانَ لَهُ حَاجَةٌ

۱۶۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دوست (رسول اللہ ﷺ) نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی: (۱) وتر پڑھنے کے بعد سونا۔ (۲) ہر ماہ تین روزے رکھنا۔ اور (۳) فجر کی دو سنتیں (ضرور) پڑھنا۔

۱۶۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے دوست رسول اللہ ﷺ نے تین چیزوں کی وصیت کی۔ رات کے پہلے حصہ میں وتر پڑھنا، فجر کی دو سنتیں پڑھنا اور ہر ماہ تین روزے رکھنا۔

باب: ایک رات میں دو دفعہ وتر پڑھنے کی

ممانعت کا بیان

۱۶۸۲: حضرت قیس بن طلق فرماتے ہیں کہ طلق بن علی ایک مرتبہ رمضان میں ہمارے ہاں تشریف لائے تو شام تک وہیں رہے۔ رات کی نماز پڑھی اور وتر ادا کرنے کے بعد ایک مسجد میں تشریف لے گئے۔ وہاں بھی اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی لیکن جب وتر پڑھنے کی باری آئی تو دوسرے شخص کو آگے کر دیا اور کہا کہ وتر پڑھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ایک رات میں دو مرتبہ وتر نہیں ہوتے۔

باب: وتر کے وقت کا بیان

۱۶۸۳: حضرت اسود بن یزید فرماتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ رات کے ابتدائی حصہ میں سو جاتے پھر اٹھتے اور سحری کے وقت وتر پڑھتے۔ پھر اپنے بستر پر آ جاتے اور اگر خواہش ہوتی تو زوجہ محترمہ کے پاس جاتے۔ پھر جب

أَلَمْ يَأْهِلْهُ فَإِذَا سَمِعَ الْإِذَاْنَ وَتَبَّ فَإِنْ كَانَ جُنُبًا أَفَاضَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَالْأَتَوْضَأْتُمْ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ۔

۱۶۸۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ وَأَوْسَطِهِ وَانْتَهَى وَتَرَةً إِلَى السَّحْرِ۔

۱۶۸۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ مَنْ صَلَّى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَوَتِهِ وَتَرًا فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِذَلِكَ۔

بَابُ ۹۹۲ الْأَمْرُ بِالْوُتْرِ قَبْلَ الصُّبْحِ

۱۶۸۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو نَضْرَةَ الْعَوْقِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سُنِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوُتْرِ فَقَالَ أَوْتَرُوا قَبْلَ الصُّبْحِ۔

۱۶۸۷: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَمْعِيلٍ الْقُنَادُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَوْتَرُوا قَبْلَ الْفَجْرِ۔

بَابُ ۹۹۳ الْوُتْرُ بَعْدَ الْإِذَاَنِ

۱۶۸۸: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُثَنِّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ عُمَرُو بْنِ شَرْحَبِيلٍ فَأَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَجَعَلُوا يَنْتَظِرُونَهُ فَجَاءَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَوْتَرُ قَالَ وَسُنِلَ عَبْدُ اللَّهِ هَلْ بَعْدَ الْإِذَاَنِ وَتَرُ قَالَ نَعَمْ وَبَعْدَ الْإِقَامَةِ وَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

إِذَا نَسْتَيْتُمْ تَوَفُّرًا أَتُحْكَرُ هَوْتُمْ أَوْ أَوْ غَسَلُ كَرْنَا هَوْتَا تَوَسَّلُ كَرْتُمْ وَرَنَهُ وَضَوُ كَرْنَهُ كَبَعْدُ نَمَازُ كَبَعْدُ تَشْرِيفُ لَعَجَاتُ۔

۱۶۸۴: حضرت مسروقؒ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ابتدائی حصے، آخری حصے اور درمیانی حصے سب وقتوں میں وتر پڑھے۔ نیز آپ کے وتر ادا کرنے کا آخری وقت سحری (کے قریب کا) وقت ہوتا تھا۔

۱۶۸۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص رات کو نماز پڑھے اُسے آخر میں وتر پڑھنے چاہئیں کیونکہ نبی ﷺ (ہمیں) یہی حکم فرمایا کرتے تھے۔

باب: صبح سے پہلے وتر پڑھنے کا بیان

۱۶۸۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے وتر کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: صبح ہونے سے قبل وتر ادا کر لیا کرو۔

۱۶۸۷: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد) فرمایا: وتر فجر سے قبل پڑھ لیا کرو۔

باب: فجر کی اذان کے بعد وتر پڑھنا

۱۶۸۸: ابراہیم بن محمد بن منتشر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ عمرو بن شرحبیل کی مسجد میں تھے کہ جماعت کیلئے اقامت ہوئی تو لوگ ان کا انتظار کرنے لگے۔ جب وہ آئے تو کہنے لگے میں وتر پڑھ رہا تھا۔ اسکے علاوہ فرمایا کہ ایک مرتبہ عبد اللہ سے پوچھا گیا کہ کیا فجر کی اذان کے بعد وتر پڑھنا جائز ہے؟ فرمایا: ہاں! بلکہ اقامت کے بعد بھی جائز ہے۔ پھر رسول

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى۔

اللہ سے نقل کیا کہ ایک مرتبہ نبی فجر کی نماز کے وقت اٹھ نہ سکے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ پھر آپ نے نماز ادا فرمائی۔

بَابُ ۹۹۴ الْوُتْرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ

۱۶۸۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الرَّاحِلَةِ۔
۱۶۹۰: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَرِّ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُوتِرُ عَلَى بَعِيرِهِ وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

باب: سواری پر وتر پڑھنے کا بیان
۱۶۸۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر وتر نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

۱۶۹۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ اپنے اونٹ پر وتر پڑھتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح (وتر پڑھا) کیا کرتے تھے۔

۱۶۹۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ۔

۱۶۹۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر (سوار ہو کر) وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

بَابُ ۹۹۵ كَمِ الْوُتْرُ

۱۶۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي مُجَلِّزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوُتْرُ مِمَّنْ أَخِيرَ اللَّيْلِ۔

باب: رکعات وتر کا بیان
۱۶۹۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وتر رات کے آخری حصے میں ایک رکعت ہے۔

۱۶۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَ مُحَمَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مُجَلِّزٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوُتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ۔

۱۶۹۳: مذکورہ سند سے بھی گزشتہ حدیث ہی نقل کی گئی ہے۔

۱۶۹۴: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَفَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَفِيقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ سَأَلَ رَسُولَ

۱۶۹۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو ارشاد فرمایا: دو رکعات اور وتر رات کے آخری حصے میں (صرف)

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عَنْ صَلَوةِ اللَّیْلِ قَالَ
مَثْنِیْ مَثْنِیْ وَالْوُتْرُ رُكْعَةٌ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ۔

بَابُ ۹۹۶ کَیْفَ الْوُتْرِ بِوَاحِدَةٍ

۱۶۹۵: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَرِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ صَلَوةُ اللَّیْلِ مَثْنِیْ مَثْنِیْ فَاِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَنْصَرِفَ فَارْكَعْ بِوَاحِدَةٍ تُؤْتِرُ لَكَ مَا قَدْ صَلَّيْتَ۔

۱۶۹۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم صَلَوةُ اللَّیْلِ مَثْنِیْ مَثْنِیْ وَالْوُتْرُ رُكْعَةٌ وَاحِدَةٌ۔

۱۶۹۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم عَنْ صَلَوةِ اللَّیْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم صَلَوةُ اللَّیْلِ مَثْنِیْ مَثْنِیْ فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمْ الصُّبْحَ صَلَّی رُكْعَةً وَاحِدَةً تُؤْتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّی۔

۱۶۹۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُضَالَةَ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَنَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ صَلَوةُ اللَّیْلِ رُكْعَتَيْنِ رُكْعَتَيْنِ فَاِذَا خِفْتُمُ الصُّبْحَ فَأَوْتِرُوا بِوَاحِدَةٍ۔

۱۶۹۹: أَخْبَرَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ اُنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ

باب: ایک رکعت وتر پڑھنے کے طریقے کا بیان
۱۶۹۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ: رات کی نماز دو دو رکعات ہے اور اگر تم نماز ختم کرنے کا ارادہ کرو تو ایک رکعت وتر پڑھ لیا کرو۔ اس طرح وہ سب رکعات وتر (طاق) بن جائیں گی۔

۱۶۹۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے اور وتر ایک رکعت ہے۔

۱۶۹۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ رات کی نماز کس طرح پڑھی جائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے لیکن اگر کسی کو فجر طلوع ہو جانے (صبح ہو جانے) کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ کر پوری نماز کو وتر (طاق) کر لے۔

۱۶۹۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا: رات کی نماز دو دو رکعات ہے لیکن اگر صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھ لیا کرو۔ (تاکہ باقی نماز طاق ہو جائے)۔

۱۶۹۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ

حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُؤْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى بَيْتِهِ الْأَيْمَنِ-

بَابُ ۹۹۷ كَيْفَ الْوُتْرُ بِثَلَاثٍ

۱۷۰۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْمُ قَبْلَ أَنْ تُؤْتِرَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنِي تَنَامُ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي-

۱۷۰۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَمْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتِي الْوُتْرِ-

بَابُ ۹۹۸ ذِكْرُ اخْتِلَافِ الْفَاحِشِ النَّاقِلِينَ

لِخَبَرِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فِي الْوُتْرِ

۱۷۰۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي عَرَبٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

عليه وسلم رات کو گیارہ رکعات پڑھتے اور ان میں سے ایک وتر کی رکعت ہوتی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں کروٹ آرام فرمایا کرتے۔

باب: تین رکعات وتر پڑھنے کے طریقہ کا بیان

۱۷۰۰: حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان کی نماز کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان یا اس کے علاوہ گیارہ رکعات سے زائد نہیں پڑھتے تھے۔ پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور ان کی خوبی اور طوالت کے متعلق کچھ نہ پوچھو۔ پھر چار رکعات پڑھتے اور ان کی حسن اور طوالت کے متعلق بھی مت پوچھو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعتیں پڑھتے۔ (تین وتر کی) پھر عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھنے سے پہلے سوتے ہیں؟ فرمایا: عائشہ! میری آنکھیں تو سوتی ہیں مگر میرا دل نہیں سوتا۔

۱۷۰۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعات پڑھ کر سلام نہیں پھیرتے تھے۔

باب: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی وتر کے متعلق

حدیث میں اختلافِ راویان

۱۷۰۲: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعات وتر پڑھا کرتے تھے۔ پہلی رکعت میں سورہ اعلیٰ دوسری میں سورہ کافرون اور تیسری میں سورہ اخلاص تلاوت

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوترُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَ يَقُتُّ قَبْلَ الرُّكُوعِ فَإِذَا أَقْرَعَ قَالَ عِنْدَ فِرَاقِهِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يُطِيلُ فِي الْآخِرِ هُنَّ -

۱۷۰۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِرَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى مِنَ الْوُتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ -

۱۷۰۴: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِرَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي الْآخِرِ هُنَّ وَيَقُولُ يَعْنِي بَعْدَ التَّسْلِيمِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا -

بَابُ ۹۹۹ الْاِخْتِلَافُ عَلَى أَبِي إِسْحَقَ فِي حَدِيثِ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْوُتْرِ

۱۷۰۵: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوترُ بِثَلَاثِ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ

فرماتے پھر رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے اور جب فارغ ہوتے تو تین دفعہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ پڑھتے اور آخری مرتبہ ذرا کھینچ کر کہتے۔

۱۷۰۳: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ دوسری رکعت میں سورۃ کافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۰۴: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ دوسری میں سورۃ کافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھا کرتے اور آخر میں ایک ہی مرتبہ سلام پھیرتے نیز سلام پھیرنے کے بعد تین دفعہ یہ کلمات ادا فرماتے: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ -

باب: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں راویان

حدیث کا اختلاف

۱۷۰۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی تین رکعات ادا فرماتے۔ پہلی رکعت میں سورۃ اعلیٰ دوسری رکعت میں سورۃ کافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے۔

اللَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَفَّهْ زُهَيْرٌ۔

۱۷۰۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يُؤْتِرُ بِثَلَاثٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

بَابُ ۰۰۰ اذْكَرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى حَبِيبِ بْنِ

أَبِي ثَابِتٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْوُتْرِ ۱۷۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَنْتَنَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَنْتَنَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى سِتًّا ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

۱۷۰۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَأَكَ وَهُوَ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى فَرَغَ مِنْهَا إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالاِخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ عَادَ قَنَامَ حَتَّى سَمِعْتُ نَفْخَهُ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَأَكَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ فَاسْتَأَكَ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَأَوْتَرَ بِثَلَاثٍ۔

۱۷۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُبَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ مَخْلَدٍ بَقَّةً قَالَ حَدَّثَنَا عُمَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو عَنْ زَيْدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَيْقِظَ

۱۷۰۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ وہ وتر کی تین رکعتیں پڑھتے اور ان میں سورۃ اعلیٰ، سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے۔

باب: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حضرت حبیب بن

ابی ثابت سے مروی روایت کے متعلق اختلاف

۱۷۰۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھے، مسواک کی اور دو رکعات پڑھ کر پھر سو گئے۔ پھر اٹھے مسواک کی وضو کیا اور دو رکعت کے چھ رکعات پڑھیں۔ پھر تین رکعات ادا فرمائیں اور پھر دو رکعات ادا فرمائیں۔

۱۷۰۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ فرمایا میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کیا اور مسواک کی۔ اس دوران یہ آیت پڑھتے رہے: إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالاِخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا فرمائیں اور دوبارہ سو گئے۔ یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خراٹوں کی آواز سنی۔ پھر اٹھ کر وضو کیا، مسواک کی اور دو رکعات پڑھنے کے بعد پھر سو گئے۔ پھر اٹھ کر وضو کیا، مسواک کی اور دو رکعات پڑھنے کے بعد وتر کی تین رکعات ادا فرمائیں۔

۱۷۰۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے اور مسواک کی پھر آخر تک حدیث بیان کی۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَنْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

۱۷۱۰: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّهْشَلِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ وَيُوتِرُ بِثَلَاثٍ وَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ خَالَفَهُ عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ فَرَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۷۱۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرُو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ عَشْرَةَ رَكَعَةً فَلَمَّا كَبَّرَ وَضَعَفَ أَوْتَرَ بِتِسْعٍ خَالَفَهُ عَمَّارَةُ ابْنُ عُمَيْرٍ فَرَوَاهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَائِشَةَ۔

۱۷۱۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمَّارَةَ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعًا فَلَمَّا أَسَنَ وَثَقُلَ صَلَّى سَبْعًا۔

بَابُ ۱۰۰۱ ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِي

حَدِيثِ أَبِي أَيُّوبَ فِي الْوُتْرِ

۱۷۱۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيعَةُ قَالَ حَدَّثَنِي صُبَّارَةُ بْنُ أَبِي السَّلِيلِ قَالَ حَدَّثَنِي دُوَيْدُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ ابْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخُمْسٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ۔

۱۷۱۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو آٹھ رکعات نماز ادا فرماتے پھر وتر کی تین رکعات پڑھتے۔ پھر فجر کی نماز سے پہلے دو رکعات ادا فرمایا کرتے۔ حبیب کی اس روایت میں عمرو بن مرہ نے اختلاف کیا ہے۔ چنانچہ وہ اسے یحییٰ بن جزار سے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واسطے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

۱۷۱۱: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعات پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب عمر رسیدہ اور ضعیف ہو گئے تو نو رکعات پڑھنے لگے۔ اس روایت میں عمرو بن مرہ کی عمارہ بن عمیر نے مخالف کی ہے۔ چنانچہ وہ یحییٰ بن جزار سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

۱۷۱۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے رات کو نو رکعات پڑھا کرتے تھے لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک زیادہ ہو گئی اور جسم ذرا فرہ ہو گیا تو سات رکعات ادا فرمانے لگے۔

باب: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے

متعلق زہری پر اختلاف کا بیان

۱۷۱۳: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وتر ضروری ہے جس کا جی چاہے سات رکعات پڑھے جس کا جی چاہے پانچ رکعات ادا فرمائے جس کا جی چاہے تین رکعات ادا فرمائے اور جس کا جی چاہے ایک رکعات ادا فرمائے۔

۱۷۱۴: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَرْزُوقٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ۔

۱۷۱۵: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مُعِيذٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ الْوُتْرُ حَقٌّ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتَرَ بِخَمْسٍ رَكَعَاتٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتَرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتَرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ۔

۱۷۱۶: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قَرَأَ قُرْآنًا عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ مَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ وَمَنْ شَاءَ أَوْ مَا إِيْمَاءٌ۔

بَابُ ۱۰۰۲ كَيْفَ الْوُتْرِ بِخَمْسٍ وَذِكْرُ

الْإِخْتِلَافِ عَلَى الْحَكَمِ فِي حَدِيثِ الْوُتْرِ ۱۷۱۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ بِخَمْسٍ وَبِسَبْعٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِسَلَامٍ وَلَا بِكَلَامٍ۔

۱۷۱۸: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمِيدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤْتِرُ بِسَبْعٍ أَوْ بِخَمْسٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِسَلَامٍ۔

۱۷۱۴: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وتر ضروری ہیں جس کسی کا جی چاہے پانچ رکعات پڑھے جس کا جی چاہے تین رکعات پڑھے اور جس کا جی چاہے (صرف) ایک رکعت پڑھ لیا کرے۔

۱۷۱۵: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: وتر حق ہے۔ جو پانچ رکعات پڑھنا چاہے وہ پانچ رکعات پڑھے جو تین رکعات پڑھنا چاہے وہ تین رکعات پڑھے اور جو ایک رکعات پڑھنا چاہے وہ ایک رکعات پڑھے۔

۱۷۱۶: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کا جی چاہے سات رکعات پڑھے جس کا جی چاہے پانچ رکعات پڑھے جس کا جی چاہے تین رکعات پڑھے اور جس کا جی چاہے ایک رکعات پڑھے اور جس کا جی چاہے اشارہ پر اکتفا کرے۔

باب: پانچ رکعات وتر پڑھنے کا طریقہ اور حکم کے

متعلق وتر کی حدیث میں راویوں کے اختلاف کا بیان ۱۷۱۷: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی پانچ اور سات رکعات پڑھتے اور ان کے درمیان نہ سلام پھیرتے اور نہ کسی سے گفتگو فرماتے۔

۱۷۱۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی سات یا پانچ رکعات پڑھتے اور ان کے درمیان سلام نہیں پھیرا کرتے تھے۔

۱۷۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ
مُقْسِمٍ قَالَ الْوُتْرُ سَبْعٌ فَلَا أَقْلَ مِنْ خُمْسٍ فَذَكَرْتُ
ذَلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ عَمَّنْ ذِكْرُهُ قُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَ
الْحَكَمُ فَحَجَجْتُ فَلَقِيتُ مُقْسِمًا فَقُلْتُ لَهُ عَمَّنْ
قَالَ عَنِ الثَّقَةِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ مَيْمُونَةَ۔

۱۷۲۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِخُمْسٍ وَلَا
يَجْلِسُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ۔

بَابُ ۱۰۰۳ كَيْفَ الْوُتْرُ بِسَبْعٍ

۱۷۲۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ
حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ ابْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ
هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أَسَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمَ صَلَّى سَبْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ إِلَّا
فِي آخِرِهِنَّ وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ قَاعِدٌ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ فَيُتْلِكَ
تِسْعًا يَا بَنِيَّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ
أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا مُخْتَصِرٌ خَالَفَهُ هِشَامُ الدَّسَوَاتِي۔

۱۷۲۲: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا أَوْتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيُحَمِّدُ
اللَّهَ وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُو ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ يُصَلِّي
التَّاسِعَةَ فَيَجْلِسُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ
تَسْلِيمَةً يُسَمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا

۱۷۱۹: حضرت مقسم فرماتے ہیں کہ وتر کی سات رکعات ہیں اور
پانچ سے کم نہیں۔ حکم کہتے ہیں: میں نے یہ بات ابراہیم کو بتائی تو
انہوں نے پوچھا کہ مقسم نے یہ کس سے سنا ہے؟ میں نے
کہا: مجھے علم نہیں۔ پھر میں حج کو گیا تو وہاں مقسم سے ملاقات
ہو گئی۔ چنانچہ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے یہ کس سے سنا
ہے؟ فرمایا: اللہ سے سنا ہے۔ عائشہ اور میمونہ رضی اللہ عنہما سے سنا ہے۔

۱۷۲۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وتر کی پانچ رکعت پڑھتے اور صرف آخری رکعت میں بیٹھا
کرتے۔

باب: وتر کی سات رکعت پڑھنے کے طریقہ کا بیان

۱۷۲۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک زیادہ ہوئی اور وشت بڑھ گیا (فرہ ہو گئے)
تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سات رکعات پڑھنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف ان
کے آخر میں بیٹھتے اور پھر سلام پھیرنے کے بعد دو رکعات ادا
فرماتے۔ بیٹے! اس طرح یہ نو رکعات ہو جاتیں۔ نیز اگر آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نماز (پڑھنا) شروع کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش
ہوتی کہ اس پر پیشگی اختیار کی جائے۔

۱۷۲۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب وتر کی نو رکعات پڑھتے تو صرف آٹھویں رکعت میں بیٹھتے
اور حمد بیان کرتے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے اور دعا کرنے کے
بعد کھڑے ہو جاتے۔ سلام نہ پھیرتے۔ پھر نویں رکعات پڑھنے
کے بعد بیٹھ کر (دوبارہ) اللہ کا ذکر فرماتے دعا کرتے اور اتنی
(اوپنی) آواز سے سلام پھیرتے کہ ہمیں سنائی دیتا۔ پھر بیٹھ کر دو
رکعات ادا فرماتے۔ لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر زیادہ ہو گئی اور
ضعیف ہو گئے تو وتر کی سات رکعات پڑھنے لگے ان میں چھٹی

كَبِيرَ وَضَعْفٍ أَوْ تَرَبَّعَ سَبْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَقْعُدُ إِلَّا فِي
الْسَّادِسَةِ ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ فَيُصَلِّي السَّابِعَةَ ثُمَّ
يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

بَابُ ۱۰۰۴ كَيْفَ الْوُتْرُ بِتِسْعٍ

۱۷۲۳: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ عَائِشَةَ
قَالَتْ كُنَّا نَعُدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَاكَهُ وَ
طُهْرُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنَ اللَّيْلِ
فَيَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيُ تِسْعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْلِسُ فِيهِنَّ
إِلَّا عِنْدَ الثَّامِنَةِ وَيَحْمَدُ اللَّهُ وَيُصَلِّيُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُو بَيْنَهُنَّ وَلَا يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا ثُمَّ يُصَلِّيُ
التَّاسِعَةَ وَيَقْعُدُ وَذَكَرَ كَلِمَةً نَحْوَهَا وَيَحْمَدُ اللَّهُ وَيُصَلِّيُ
عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا
يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ قَائِدٌ۔

۱۷۲۴: أَخْبَرَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ
قَالَ أَبَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ أَبَانَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ
بْنِ أَوْفَى أَنَّ سَعْدَ بْنَ هِشَامٍ بِنِ عَامِرٍ لَمَّا أَنْ قَدِمَ
عَلَيْنَا أَخْبَرَنَا أَنَّهُ أَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ عَنْ وَتْرِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِلَّا أَدْلَكَ أَوْ
إِلَّا أَتَيْتَكَ بِأَعْلَمِ الْأَرْضِ بِوَتْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ قَالَ عَائِشَةُ فَأَتَيْنَا فَسَلَّمْنَا
عَلَيْهَا وَدَخَلْنَا فَسَأَلْنَاهَا فَقُلْتُ أَنْبِئْنِي عَنْ وَتْرِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كُنَّا نَعُدُّ لَهُ
سِوَاكَهُ وَطُهْرُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا شَاءَ أَنْ
يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّيُ تِسْعَ

رکعت میں بیٹھنے کے بعد سلام پھیرنے کے بجائے آپ ﷺ
کھڑے ہو جاتے اور ساتویں رکعت پڑھنے کے بعد سلام
پھیرتے۔ پھر بیٹھ کر دو رکعات ادا فرماتے۔

باب: نورکعات وتر پڑھنے کے طریقہ کا بیان

۱۷۲۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ
ﷺ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی رکھ چھوڑا کرتے تھے۔ پھر
جب اللہ جل جلالہ کو منظور ہوتا تو آپ ﷺ کو اٹھا دیتا۔ آپ صلی
اللہ علیہ وسلم مسواک کر کے وضو کرتے اور اس طرح نورکعات
پڑھنے کے بعد بیٹھتے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کرتے۔ پھر رسول
اللہ پر درود بھیجتے، پھر دعا کرتے لیکن سلام نہ پھیرتے بلکہ نویں
رکعت پڑھ کر دوبارہ بیٹھ جاتے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرتے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے اور درود اور دعا کرنے کے
بعد اتنی آواز سے سلام پھیرتے کہ ہمیں آواز سنائی دیتی۔ پھر بیٹھ کر
دو رکعات ادا فرماتے۔

۱۷۲۴: حضرت زرارہ بن اوفی فرماتے ہیں کہ جب سعد بن
ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے تو بیان کیا کہ وہ ابن
عباس رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے رسول اللہ ﷺ کی وتر کی نماز
کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی ہستی کے
متعلق نہ بتاؤں جو اس کرۂ ارض پر موجود سب لوگوں سے زیادہ
رسول اللہ ﷺ کے وتر (رات کی نماز) سے واقف ہے؟ میں نے
پوچھا: کون؟ فرمایا: عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا چنانچہ ہم اُن کے پاس گئے
انہیں سلام کیا اور اندر داخل ہو گئے۔ پھر ہم نے ان سے پوچھا تو
میں نے عرض کیا مجھے رسول اللہ ﷺ کی وتر کی نماز کے متعلق
بتائیے۔ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کی مسواک اور وضو کا
پانی رکھ چھوڑا کرتے تھے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا آپ
ﷺ کو (نیند سے) اٹھا دیتا۔ پھر آپ ﷺ مسواک کر کے وضو

رُكْعَاتٍ لَا يَقْعُدُ فِيْهِنَّ إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ فَيُحْمَدُ اللَّهُ
وَيَذْكُرُهُ وَيَدْعُو ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ ثُمَّ
يُصَلِّيُ التَّاسِعَةَ فَيَجْلِسُ فَيُحْمَدُ اللَّهُ وَيَذْكُرُهُ
وَيَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا ثُمَّ يُصَلِّيُ رُكْعَتَيْنِ
وَهُوَ جَالِسٌ فَلَيْتَكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رُكْعَةً يَا بَنِي فَلَمَّا
أَسَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمَ
أَوْ تَرَ بَسِيعَ ثُمَّ يُصَلِّيُ رُكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ مَا
يُسَلِّمُ فَلَيْتَكَ ثَمَانًا أَوْ بَنِي وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ
عَلَيْهَا۔

کرتے اور اس طرح نور رکعات پڑھتے کہ آٹھویں رکعات میں
ہی بیٹھتے۔ پھر اللہ کا ذکر کرتے اُس کی حمد و ثناء بیان کرتے اور دُعا
کرنے کے بعد کھڑے ہو جاتے سلام نہ پھیرتے پھر نویں
رکعت پڑھنے کے بعد دوبارہ بیٹھتے اور اس مرتبہ بھی اللہ کی تعریف
بیان کرتے اُس کا ذکر کرتے اور دُعا کرنے کے بعد اتنی (بلند)
آواز سے سلام پھیرتے کہ ہمیں (آواز) سنائی دیتی۔ پھر بیٹھ کر
ہی دو رکعات پڑھتے۔ بیٹے! اس طرح یہ کل گیارہ رکعات
ہوئیں لیکن جب آپ ﷺ کی عمر زیادہ ہو گئی اور گوشت بڑھ گیا۔
تو آپ ﷺ وتر کی سات رکعات پڑھنے لگے۔ پھر بیٹھ کر دو
رکعات پڑھتے اور سلام پھیر دیتے۔ اس طرح بیٹے یہ کل نو
رکعات ہوئیں۔ نیز آپ نماز شروع کرتے تو آپ کی خواہش
یہی ہوتی کہ اُس پر ہمیشگی اختیار کی جائے۔

۱۷۲۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
وتر کی نو رکعات پڑھتے۔ پھر دو رکعات بیٹھ کر ادا فرماتے لیکن عمر
زیادہ ہو جانے کے بعد سات رکعات پڑھنے لگے۔ ان کے بعد
دو رکعات بیٹھ کر پڑھا کرتے۔

۱۷۲۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وتر کی نو رکعات پڑھا کرتے تھے پھر دو رکعات بیٹھ کر
پڑھتے۔

۱۷۲۷: حضرت سعد بن ہشام سے منقول ہے کہ انہوں نے اُمّ
المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
نماز کے متعلق دریافت کیا تو (اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے) فرمایا: آپ
ﷺ رات کو آٹھ رکعات پڑھنے کے بعد نویں رکعت سے ان
آٹھ رکعات کو طاق بنا دیا کرتے تھے۔ پھر دو رکعات بیٹھ کر ادا

۱۷۲۵: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَبَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ
عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ
سَمِعَهَا تَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤْتِرُ بِسَبْعِ رُكْعَاتٍ
ثُمَّ يُصَلِّيُ رُكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَلَمَّا ضَعُفَ أَوْ تَرَ بِسَبْعِ
رُكْعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى رُكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۱۷۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ
يُؤْتِرُ بِسَبْعٍ وَيَرْكَعُ رُكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

۱۷۲۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَلَجِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
سَعِيدٍ يَعْنِي مُوَلَّى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نَافِعٍ
قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ وَقَدْ عَلَى أُمِّ
الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَمَانَ رُكْعَاتٍ

وَيُوتِرُ بِالتَّاسِعَةِ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ مُخْتَصِرٌ۔

۱۷۲۸: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ أَرَاهُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ۔

بَابُ ۱۰۰۵ كَيْفَ الْوُتْرِ بِأَحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً
۱۷۲۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ أَحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً وَيُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ۔

بَابُ ۱۰۰۶ الْوُتْرِ بِثَلَاثِ عَشْرَةَ رَكْعَةً

۱۷۳۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَسْرٍ عَنْ مَرْثَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَرَّازِ عَنْ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ عَشْرَةَ رَكْعَةً فَلَمَّا كَبَّرَ وَضَعَفَ أَوْتَرَ بِتِسْعٍ۔

بَابُ ۱۰۰۷ الْقِرَاءَةُ فِي الْوُتْرِ

۱۷۳۱: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى كَانَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَةً أَوْتَرَ بِهَا فَقَرَأَ فِيهَا بِسْمَةَ آيَةٍ مِنَ النِّسَاءِ ثُمَّ قَالَ مَا الْوُتُّ أَنْ أَضَعَ قَدَمَيَّ حَيْثُ وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَمَيْهِ وَأَنَا أَقْرَأُ بِمَا قَرَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۱۰۰۸ نَوْعُ آخَرٍ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الْوُتْرِ

۱۷۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ابْنُ أَشْكَابٍ النَّسَائِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ

فرمایا کرتے۔

۱۷۲۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعات پڑھا کرتے تھے۔

باب: وتر کی گیارہ رکعات پڑھنے کے طریقہ کا بیان
۱۷۲۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں گیارہ رکعات ادا فرماتے جن میں سے ایک وتر کی رکعت ہوتی تھی۔ پھر دائیں لمبوت پر ایٹ جایا کرتے تھے۔

باب: تیرہ رکعات وتر پڑھنے کا بیان

۱۷۳۰: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (پہلے) وتر کی تیرہ رکعات ادا فرماتے تھے لیکن جب بوڑھے اور عمر رسیدہ ہو گئے تو نو رکعات پڑھنے لگے۔

باب: وتر میں قرأت کرنے کا بیان

۱۷۳۱: حضرت ابو مجلز کہتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان تھے کہ عشاء کی دو رکعات پڑھیں اور پھر وتر کی ایک رکعت پڑھی جس میں سورۃ نساء کی ایک سو آیات تلاوت کیں۔ پھر فرمایا: میں نے اس میں کوتاہی نہیں برتی کہ میں وہیں قدم رکھوں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم رکھے تھے اور وہیں پڑھوں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا تھا۔ (یعنی نقش قدم پر چلنے کی ہر ممکن سعی کی)۔

باب: وتر میں ایک اور طریقہ سے قرأت کرنے کا بیان

۱۷۳۲: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورۃ اعلیٰ سورۃ کافرون اور

سورۃ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے پھر سلام پھیرنے کے بعد تین دفعہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ پڑھتے۔

۱۷۳۳: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۃ اعلیٰ سورۃ الکافرون اور سورۃ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۳۴: حضرت عبدالرحمن بن ابی ہریرہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورۃ اعلیٰ سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

باب: مندرجہ بالا حدیث میں شعبہ کے متعلق اختلاف

راویان

۱۷۳۵: حضرت عبدالرحمن بن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورۃ اعلیٰ سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص پڑھتے اور سلام کے بعد تین مرتبہ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ پڑھتے ہوئے آخری مرتبہ آواز کو (ذرا) بلند کیا کرتے۔

حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِسْمِ اللَّهِ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَإِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۱۷۳۳: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدٍ وَطَلْحَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ بِسْمِ اللَّهِ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ خَالَفَهُمَا حُصَيْنٌ فَرَوَاهُ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۷۳۴: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَرَعَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ ابْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِسْمِ اللَّهِ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

بَابُ ۱۰۰۹ ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى

شُعْبَةٍ فِيهِ

۱۷۳۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَهُزُّ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ وَزَيْدٍ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ بِسْمِ اللَّهِ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَكَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالثَّلَاثَةِ۔

۱۷۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ وَزَيْدٌ عَنْ ذَرِّ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثُمَّ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ وَيَرْفَعُ بِسُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ صَوْتَهُ بِالثَّلَاثَةِ رَوَاهُ مَنْصُورٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَرًّا.

۱۷۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَكَانَ إِذَا سَلَّمَ وَفَرَّغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا طَوَّلَ فِي الثَّلَاثَةِ وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَرًّا.

۱۷۳۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ حُجَارَةَ عَنْ زَيْدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَرًّا.

۱۷۳۹: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُجَارَةَ عَنْ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَإِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۱۷۳۶: حضرت عبدالرحمن بن ابی ہاشم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی نماز میں سورۃ اعلیٰ سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص پڑھتے پھر سلام پھیرنے کے بعد: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ تین مرتبہ کہتے اور تیسری دفعہ آواز کو ذرا اونچا کرتے۔

۱۷۳۷: حضرت عبدالرحمن بن ابی ہاشم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں سورۃ اعلیٰ سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب سلام پھیر کر فارغ ہوتے تو تین مرتبہ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہتے اور تیسری مرتبہ (نسبتاً) کھینچ کر ادا فرماتے۔

۱۷۳۸: حضرت عبدالرحمن بن ابی ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں سورۃ اعلیٰ سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۳۹: ابن ابی ہاشم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز وتر پڑھتے تو اس میں سورۃ اعلیٰ سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص کی تلاوت فرماتے۔ پھر نماز پڑھ لینے کے بعد تین دفعہ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہتے۔

باب ۱۰۰ اذکر الاختلاف علی

مالک بن مغول

۱۷۴۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

۱۷۴۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ ابْنِ أَبِي مُرْسَلٍ وَقَدْ رَوَاهُ عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ۔

۱۷۴۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ۔

باب ۱۰۱ اذکر الاختلاف علی شعبۃ عن

قتادة فی هذا الحديث

۱۷۴۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَزْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَإِذَا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا۔

۱۷۴۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا

باب: حدیث ذیل میں مالک بن مغول کے متعلق

اختلاف کا بیان

۱۷۴۰: ابن ابزی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر نماز میں سورہ اعلیٰ، سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۴۱: مذکورہ سند سے بھی یہی حدیث (۱۷۴۰) کی طرح منقول کی گئی ہے۔

۱۷۴۲: حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں سورہ اعلیٰ، سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

باب: حدیث ذیل میں قتادہ سے شعبہ پر راویوں کے

اختلاف کا بیان

۱۷۴۳: حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سورہ اعلیٰ، سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب فارغ ہوتے تو تین مرتبہ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہتے۔

۱۷۴۴: حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَإِذَا أَفْرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا وَيَمُدُّ فِي الثَّلَاثَةِ۔

۱۷۴۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى خَالَفَهُمَا شَبَابَةُ فَرَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ۔

۱۷۴۶ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْتَرَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ شَبَابَةَ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ خَالَفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ۔

۱۷۴۷ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَرَأَ رَجُلٌ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا صَلَّى قَالَ مَنْ قَرَأَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى قَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَهُمْ خَالَجَ فِيهَا۔

بَابُ ۱۰۱۲ الدُّعَاءُ فِي الْوُتْرِ

۱۷۴۸ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي الْجَوَّزَاءِ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ عَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر نماز میں سورۃ اعلیٰ سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص پڑھتے اور جب فارغ ہوتے تو تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ کہتے۔ نیز تیسری دفعہ پڑھتے ہوئے آواز کو ذرا (نسبتاً) اونچا کرتے۔

۱۷۴۵: حضرت عبد الرحمن بن ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں سورۃ اعلیٰ کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۴۶: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کی نماز میں سورۃ اعلیٰ کی تلاوت فرمائی۔

۱۷۴۷: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی تو کسی شخص نے سورۃ اعلیٰ پڑھی۔ (دوران نماز ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں)۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو فرمایا: سورۃ اعلیٰ کس نے پڑھی تھی؟ ایک شخص نے کہا: میں نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تو ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ مجھ سے قرآن کو چھینا جا رہا ہے۔

باب: وتر میں دُعا کا بیان

۱۷۴۸: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وتر میں قنوت کے لیے چند کلمات سکھائے: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ اِلَى اللّٰهِ! مجھے ان لوگوں کے ساتھ ہدایت دے

أَقُولُهُنَّ فِي الْوُتْرِ فِي الْقَنُوتِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّيْنِيْ فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيمَا اَعْطَيْتَ وَفِيْ شَرِّ مَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَدُلُّ مَنْ وَاَلَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔

جنہیں تو نے ہدایت بخشی مجھے اُن لوگوں کے ساتھ عافیت عطا فرما جنہیں تو نے عافیت بخشی میری ان لوگوں کے ساتھ نگہبانی فرما جن کو تو نے نگہبانی عطا کی مجھے جو کچھ دیا ہے اس میں برکت دے مجھے اس شر سے محفوظ رکھ جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے کیونکہ تو ہی فیصلہ کرنے والا ہے نہ کہ تجھ پر فیصلے کیے جاتے ہیں۔ جس کے ساتھ تو دوستی کر لے وہ کبھی ذلیل نہیں ہو سکتا اور تو بڑا باہرکت اور عظیم تر ہے۔“

۱۷۴۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْكَلِمَاتِ فِي الْوُتْرِ قَالَ قُلِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيمَنْ هَدَيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيمَا اَعْطَيْتَ وَتَوَلَّيْنِيْ فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَفِيْ شَرِّ مَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَدُلُّ مَنْ وَاَلَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ۔

۱۷۴۹: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وتر میں پڑھنے کے لیے مندرجہ بالا دعا سکھائی: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيمَنْ هَدَيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيمَا اَعْطَيْتَ وَتَوَلَّيْنِيْ فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَفِيْ شَرِّ مَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَدُلُّ مَنْ وَاَلَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ۔

۱۷۵۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَهَشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو الْفَزَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَرِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ وَتْرِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَا فَاتِكَ مِنْ عِقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔

۱۷۵۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ یعنی: اے اللہ میں تیرے غصہ سے تیری رضا کی تیرے عذاب سے تیری عافیت کی اور تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری حمد و ثناء بیان نہیں کر سکتا۔ تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف بیان کی ہے۔“

بَابُ ۱۰۱۳ تَرْكُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ فِي الْوُتْرِ ۱۷۵۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ

باب: وتر میں بوقت دعائے قنوت ہاتھ نہ اٹھانا ۱۷۵۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا استقواء کے علاوہ کسی دعا میں ہاتھ نہیں اٹھایا کرتے تھے۔ شعبہ کہتے ہیں: میں نے ثابت بنانی سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے

فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ قَالَ شُعْبَةُ
فَقُلْتُ لِثَابِتٍ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ سُبْحَانَ
اللَّهِ۔

خود یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سماعت کی ہے؟ فرمایا: ہاں!
سبحان اللہ میں کہہ تو رہا ہوں کہ (ہاں) سنی ہے۔ اس پر شعبہ بھی
کہنے لگے: سبحان اللہ!

بَابُ ۱۰۱۴ قَدْرُ السَّجْدَةِ بَعْدَ الْوُتْرِ

۱۷۵۲: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ قَالَ
حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً فِيمَا بَيْنَ
أَنْ يَقْرَعَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ بِاللَّيْلِ سِوَى
رَكْعَتِي الْفَجْرِ وَيَسْجُدُ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً۔

باب: وتر کے بعد سجدہ کی طوالت کا بیان
۱۷۵۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
عشاء کی نماز سے فراغت حاصل کرنے کے بعد فجر کی نماز تک
گیارہ رکعات ادا فرماتے تھے اور یہ فجر کی دو سنتوں کے علاوہ
ہوتی تھیں۔ نیز آپ ﷺ کا سجدہ اتنا طویل ہوتا تھا جتنی دیر میں
کوئی شخص پچاس آیات تک کی تلاوت کر سکتا ہے۔

بَابُ ۱۰۱۵ التَّسْبِيحُ بَعْدَ الْفَرَاعِ مِنَ الْوُتْرِ

۱۷۵۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ عَنْ
سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ
بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ
هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَيَقُولُ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ سُبْحَانَ الْمَلِكِ
الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ۔

باب: وتر سے فارغ ہونے کے بعد تسبیح پڑھنا
۱۷۵۳: حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ وتر کی نماز میں سورہ اعلیٰ، سورہ کافرون اور سورہ اخلاص
پڑھا کرتے تھے اور پھر سلام پھیرنے کے بعد تین دفعہ بلند آواز
سے سبحان الملک القدوس پڑھتے۔

۱۷۵۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ
عَنْ زَيْدِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِسَبِّحِ
اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ
أَحَدٌ وَيَقُولُ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ خَالِفَهُمَا أَبُو نَعِيمٍ فَرَوَاهُ عَنْ
سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدٍ۔

۱۷۵۴: مذکورہ سند سے بھی وہی حدیث مروی ہے۔

۱۷۵۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
أَبِي نَعِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

۱۷۵۵: حضرت عبدالرحمن بن ابزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں سورہ اعلیٰ، سورہ کافرون

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو نُعَيْمٍ أَتَيْتُ عِنْدَنَا مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ وَمِنْ قَاسِمِ بْنِ يَزِيدَ وَأَتَيْتُ أَصْحَابَ سُفْيَانَ عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِخَبَرِ بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ ثُمَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ثُمَّ وَكِيعُ ابْنُ الْجَرَّاحِ ثُمَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثُمَّ أَبُو نُعَيْمٍ ثُمَّ الْأَسْوَدُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَاهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ زُبَيْدٍ فَقَالَ يَمُدُّ صَوْتَهُ فِي الثَّلَاثَةِ وَيَرْفَعُ-

۱۷۵۶: أَخْبَرَنَا حَرْمِيُّ بْنُ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ سَمِعْتُ زُبَيْدَ يُحَدِّثُ عَنْ ذَرٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَمُدُّ صَوْتَهُ فِي الثَّلَاثَةِ يَمَّ يَرْفَعُ-

۱۷۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَإِذَا فَرَغَ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ أَرْسَلَهُ هِشَامُ-

۱۷۵۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَامِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اور سورۃ اخلاص تلاوت فرماتے اور جب اُٹھنے کا ارادہ کرتے تو تین دفعہ اونچی آواز سے سبحان الملک القدوس پڑھتے۔

۱۷۵۶: حضرت عبدالرحمن بن ابی بنی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی نماز میں ان سورتوں کی تلاوت فرمایا کرتے تھے: سورہ اعلیٰ سورہ کافرون اور سورہ اخلاص۔ جب سلام پھیرتے تو تین مرتبہ: سبحان الملک القدوس کہتے اور تیسری مرتبہ آواز کھینچ کو ذرا اونچی کرتے۔

۱۷۵۷: حضرت عبدالرحمن بن ابی بنی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں سورہ اعلیٰ سورہ کافرون اور سورہ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب فارغ ہوتے تو سبحان الملک القدوس کہتے۔

۱۷۵۸: حضرت عبدالرحمن بن ابی بنی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی نماز میں اور پھر آگے باقی حدیث روایت کرتے ہیں۔

وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِرُ وَسَاقَ الْحَدِيثِ -

بَابُ ۱۰۶ ابَّاحَةِ الصَّلَاةِ بَيْنَ الْوُتْرِ

وَبَيْنَ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ

۱۰۵۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً سَبْعَ رَكْعَاتٍ قَائِمًا يُؤْتِرُ فِيهَا وَرَكْعَتَيْنِ جَالِسًا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَسَجَدَ وَيَقْعَلُ ذَلِكَ بَعْدَ الْوُتْرِ فَإِذَا سَمِعَ بَدَاءَ الصُّبْحِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ -

بَابُ ۱۰۷ الْمُحَافَظَةُ عَلَى الرَّكْعَتَيْنِ

قَبْلَ الْفَجْرِ

۱۰۶۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدْعُ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ خَالَفَهُ عَامَّةُ أَصْحَابِ شُعْبَةَ مِمَّنْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ فَلَمْ يَذْكُرُوا مَسْرُوقًا -

۱۰۶۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ أَنَّهُ يُحَدِّثُ أَنَّ سَمِعَ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الصَّوَابُ عَدْنَا وَحَدَّثَ عُثْمَانُ بْنُ عُسَرَ خَطَا وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ -

باب: وتر (کے بعد) اور فجر کی سنتوں سے پہلے نوافل

پڑھنا جائز ہے

۱۰۵۹: حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو فرمایا: آپ ﷺ رات کو تیرہ رکعات پڑھتے جن میں سے نو رکعات کھڑے ہو کر پڑھتے وتر بھی انہی میں ہوتا۔ پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے اور جب ان رکعتوں میں رکوع کرنے لگتے تو کھڑے ہو جاتے اور کھڑے ہو کر رکوع و سجود کرتے۔ یہ نماز آپ ﷺ وتر کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب فجر کی اذان سنتے تو دو ہلکی سی رکعات ادا فرماتے۔

اباب: فجر کی سنتوں کی حفاظت

کا بیان

۱۰۶۰: حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے قبل کی دو رکعات اور ظہر سے پہلے کی چار رکعات میں کبھی ناغہ نہیں فرماتے تھے۔

۱۰۶۱: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے کی چار اور فجر سے پہلے کی دو رکعات کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

۱۷۶۲: أَخْبَرَنَا هُرُوثُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

بَابُ ۱۸۰ أَوْقَاتِ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ

۱۷۶۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا نُودِيَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ إِلَى الصَّلَاةِ.

۱۷۶۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرْتَنِي حَفْصَةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

بَابُ ۱۰۱۹ الْأَضْطِجَاعِ

۱۷۶۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرْتَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ بِالْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بَعْدَ أَنْ يَتَبَيَّنَ الْفَجْرُ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ.

بَابُ ۱۰۲۰ ذَمُّ مَنْ تَرَكَ

قِيَامَ اللَّيْلِ

۱۷۶۶: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ

۱۷۶۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب فجر کی اذان ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے جانے سے قبل دو ہلکی سی رکعات ادا فرمایا کرتے تھے۔

باب: فجر کی دو رکعات کا وقت

۱۷۶۳: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب فجر کی اذان ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے جانے سے قبل دو ہلکی سی رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

۱۷۶۴: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی روشنی نظر آنے پر دو رکعات ادا کیا کرتے تھے۔

باب: فجر کی سنتیں ادا کرنے کے بعد دائیں کروٹ پر لیٹنا

۱۷۶۵: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب مؤذن فجر کی اذان دے کر سکوت اختیار کرتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت ہلکی سی دو رکعات ادا فرماتے۔ یہ دو رکعات فجر کی نماز سے پہلے اور فجر کے طلوع ہونے کے بعد ہوتیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں کروٹ پر لیٹ جایا کرتے۔

باب: جو شخص رات کو عبادت میں مصروف رہتا ہو پھر

چھوڑ دے

۱۷۶۶: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: فلاں کی طرح مت ہو جاؤ جو پہلے رات کو

عبادت کیا کرتا تھا پھر چھوڑ دی۔

۱۷۶۷: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبداللہ فلاں کی طرح مت کرنا جو پہلے رات کو عبادت کیا کرتا تھا لیکن بعد میں ترک کر دی۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ۔
۱۷۶۷: أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُنْ يَا عَبْدَ اللَّهِ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ۔

باب: فجر کی رکعات

کا وقت

۱۷۶۸: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعت انتہائی خفیف (ہلکی) پڑھا کرتے تھے۔

۱۷۶۹: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان دو ہلکی پھلی رکعات ادا فرمایا کرتے تھے۔

بَابُ ۱۰۲۱ وَقْتُ رُكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَذِكْرُ

الِاخْتِلَافِ عَلَى نَافِعٍ

۱۷۶۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي رُكْعَتَيِ الْفَجْرِ رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔
۱۷۶۹: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ أَنبَأَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكَعُ رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ الْبَدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَلَّا الْحَدِيثَيْنِ عِنْدَنَا خَطَأٌ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

۱۷۷۰: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذان اور اقامت کے درمیان دو ہلکی پھلکی رکعات ادا فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۷۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنبَأَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بَيْنَ الْبَدَاءِ وَالصَّلَاةِ رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

۱۷۷۱: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۷۷۱: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

وسلم فجر کی اذان اور تکبیر کے درمیان دو ہلکی پھلکی رکعت ادا فرمایا کرتے تھے۔

يَعْنِي ابْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ هُوَ وَنَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَيْنَ الْبَدَاءِ وَالْإِقَامَةِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ۔

۱۷۷۲: اس سند سے بھی پہلے والی حدیث نقل کی گئی ہے۔

۱۷۷۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ حَفْصَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ الْبَدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

۱۷۷۳: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز (فرض) سے پہلے دو رکعات ادا فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۷۳: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُهَيْصٍ قَالَ إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرْتَنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ۔

۱۷۷۴: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب فجر کی اذان ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پہلے دو سجدے کرتے۔ (یعنی دو رکعات ادا فرماتے)

۱۷۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ أَبَانَا إِسْحَاقُ بْنُ الْفَرَاتِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَبَانَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نُودِيَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

۱۷۷۵: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب مؤذن اذان دے کر خاموش ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلکی پھلکی دو رکعات ادا فرمایا کرتے۔

۱۷۷۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عَقَبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

۱۷۷۶: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب مؤذن فجر کی اذان دے کر خاموش ہو جاتا اور صبح ہو جاتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جماعت کھڑی ہونے سے پہلے دو ہلکی پھلکی رکعات ادا فرماتے۔

۱۷۷۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَبَانَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ حَفْصَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْآذَانِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ وَبَدَأَ الصُّبْحُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَقَامَ الصَّلَاةُ۔

۱۷۷۷: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر سے پہلے ہلکی پھلکی دو رکعات پڑھتے۔

۱۷۷۸: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب فجر طلوع ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات نماز ادا فرماتے۔

۱۷۷۹: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر طلوع ہونے کے بعد ہلکی پھلکی دو رکعات کے علاوہ کوئی اور نماز نہیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۷۸۰: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب فجر کی نماز کے لیے اذان دی جا چکی ہوتی تو نماز کے لیے (فرض نماز) جانے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہلکی پھلکی دو رکعات ادا فرمایا کرتے تھے۔

۱۷۸۱: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز سے پہلے اور فجر طلوع ہونے کے بعد دو رکعات پڑھتے۔

۱۷۸۲: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فجر کی روشنی کا احساس ہوتا تو دو رکعات ادا فرماتے۔

۱۷۸۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان دو ہلکی پھلکی رکعات پڑھا

۱۷۷۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَرْثِ قَالَ حَدَّثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي حَفْصَةُ أَنَّكَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

۱۷۷۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ۔

۱۷۷۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔

۱۷۸۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا نُودِيَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ إِلَى الصَّلَاةِ وَرَوَى سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ۔

۱۷۸۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرُكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا يَطْلُعُ الْفَجْرُ۔

۱۷۸۲: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَضَاءَ لَهُ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ۔

۱۷۸۳: أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ أَبِي عَمْرِو عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَيْنَ النَّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ -

کرتے تھے۔

۱۷۸۴: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي ثَمَانِ رَكْعَاتٍ ثُمَّ يُوْتِرُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ -

۱۷۸۴: حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو کہنے لگیں: رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعات پڑھا کرتے تھے۔ پہلے آٹھ رکعات پڑھتے، پھر وتر پڑھتے، پھر بیٹھ کر دو رکعات پڑھتے اور رکوع کرنے کے لیے کھڑے ہو جاتے۔ پھر فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعات پڑھتے۔

۱۷۸۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَثَامُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ وَيُخَفِّفُهُمَا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ -

۱۷۸۵: حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دو سنتیں اذان سننے کے بعد پڑھتے اور انہیں خفیف پڑھا کرتے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ: یہ حدیث منکر ہے۔

بَابُ ۱۰۲۲ مَنْ كَانَ لَهُ صَلَاةٌ بِاللَّيْلِ فَعَلَبَهُ عَلَيْهَا النَّوْمُ

۱۷۸۶: حَدَّثَنَا سَائِبُ بْنُ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَمَاتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس شترجی حضرمی کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ قرآن پاک کا توسد (تکیہ) نہیں کرتا۔

۱۷۸۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عِنْدَهُ رَضِيَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ أَمْرٍ إِذَا تَكُونُ لَهُ صَلَاةٌ بِلَيْلٍ فَعَلَبَهُ عَلَيْهَا نَوْمٌ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ صَلَاتِهِ وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ -

باب: کوئی روز تہجد پڑھتا ہو لیکن غلبہ نیند کی وجہ سے کبھی نہ پڑھ سکے

۱۷۸۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کے وقت نماز ادا کرتا ہو (نوافل اور تہجد) پھر وہ شخص نیند آنے کی وجہ سے (کسی روز) نہ پڑھ سکے تو اللہ عزوجل اس شخص کو نماز کا اجر و ثواب عطا فرمائے گا اور اس شخص کا سونا اور آرام کرنا صدقہ بن جائے گا۔

بَابُ ۱۰۲۳ اِسْمُ الرَّجُلِ الرَّضِيِّ

۱۷۸۸: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدِّرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ صَلَاةٌ صَلَاتُهَا مِنَ اللَّيْلِ ضَامَةً عَنْهَا كَانَ ذَلِكَ صَدَقَةً تَصَدَّقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ وَكُتِبَ لَهُ أَجْرُ صَلَاتِهِ.

۱۷۸۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدِّرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِي فِي الْحَدِيثِ.

بَابُ ۱۰۲۴ اَمِنْ اَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ

يَتَوَى الْقِيَامَ فَنَامَ

۱۷۹۰: أَخْبَرَنَا هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ يُلْغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى فِرَاشَهُ وَهُوَ يَتَوَى أَنْ يَقُومَ يُصَلِّيَ مِنَ اللَّيْلِ فَغَلَسَتْهُ عَيْنَاهُ حَتَّى أَصْبَحَ كُتِبَ لَهُ مَا نَوَى وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَالَفَهُ سُفْيَانُ.

۱۷۹۱: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ سُؤَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ عَنْ أَبِي زَرٍّ وَابْنِ الدَّرْدَاءِ مُؤَفَّرًا.

بَابُ ۱۰۲۵ كَمْ يُصَلِّي

بَابُ رَضِيَ (نَامِي شَخْص) كے متعلق

۱۷۸۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی شخص رات میں نماز پڑھتا ہو پھر وہ شخص سو جائے اور نماز نہ پڑھ سکے تو یہ عمل صدقہ ہوگا خداوند تعالیٰ کا اور اس شخص کے واسطے ثواب کا اجر و ثواب لکھا جائے گا۔

۱۷۸۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر اسی طریقہ سے بیان فرمایا کہ جس طریقہ سے مندرجہ بالا روایت میں مذکور ہے۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا اس روایت کو اسناد میں ایک راوی ابو جعفر رازی ہے جو کہ روایت حدیث کے سلسلہ میں قوی نہیں ہے۔

بَابُ: كَوْنِي شَخْصٍ اِپْنِ بَسْتَرٍ پَر رَاتِ مِی بیدار ہونے کی

نیت سے آیا لیکن نیند آگئی اور بیدار نہ ہوسکا

۱۷۹۰: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے بستر پر آئے (سوتے کی نیت سے) لیکن وہ شخص رات میں بیدار ہونے کی نیت سے آئے اور نماز پڑھنے کی نیت سے آئے پھر اس شخص کو نیند آ جائے صبح کے وقت تک تو اس شخص کی نیت کا اجر و ثواب ہوگا اور اس شخص کا سونا ایک صدقہ ہوگا اسکے پروردگار کی جانب سے۔ امام نسائی نے فرمایا کہ حبیب بن ابی ثابت کی حضرت سفیان ثوری راوی نے مخالفت کی ہے۔

۱۷۹۱: مذکورہ سند سے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا قول منقول ہے۔

بَابُ: اِگَر کوئی شَخْص نیند یا مرض کی وجہ سے رات میں

مَنْ نَامَ

عَنْ صَلَوةٍ أَوْ مَنَعَهُ وَجَعُ

۱۷۹۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذَلِكَ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً.

بَابُ ۱۰۲۶ مَتَى يَقْضَى مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ

مِنَ اللَّيْلِ

۱۷۹۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ وَعَبِيدَ اللَّهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ.

۱۷۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ قَالَ حِزْبِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الصُّبْحِ إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ فَكَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ.

۱۷۹۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ الْحَصِينِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ مَنْ قَاتَهُ حِزْبُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَرَأَهُ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ فَإِنَّهُ لَمْ يَقْتَهُ أَوْ كَأَنَّهُ أَذْرَكَهُ رَوَاهُ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ مُوقُوفًا.

نماز میں مشغول نہ رہ سکا تو وہ شخص دن میں کس قدر

رکعت ادا کرے؟

۱۷۹۲: حضرت عائشہ صدیقہ خاتون سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت رات میں نماز نہ پڑھ سکتے تیند یا مرض کی وجہ سے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن میں بارہ رکعات پڑھتے تھے۔

باب: جو کوئی اپنا وظیفہ وغیرہ رات میں نہ پڑھ سکے تو وہ

دن میں کب وہ وظیفہ پڑھے؟

۱۷۹۳: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات میں اپنا وظیفہ کا کچھ حصہ یا پورا وظیفہ نہ پڑھ سکے اور اس طریقہ سے وہ شخص سو جائے پھر نماز فجر سے لے کر ظہر کے وقت تک اس کو پڑھ لے تو گویا کہ اس شخص نے رات میں ہی پڑھ لیا یعنی اس شخص کے واسطے اس طرح کا اجر و ثواب لکھا جائے گا۔

۱۷۹۴: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے وظیفے یا رات کے ایک حصہ سے سو جائے پھر اس شخص کو نماز فجر سے لے کر نماز ظہر تک پڑھ لے تو گویا کہ اس شخص نے رات ہی میں پڑھ لیا (یعنی رات میں وہ وظیفہ وغیرہ پڑھنے جیسا اس کو ثواب ملے گا۔)

۱۷۹۵: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے روایت نقل فرمائی اور فرمایا کہ جس کسی کا رات کا وظیفہ فوت ہو جائے اور پھر وہ شخص سورج کے زوال سے وقت ظہر تک اس کو ادا کر لے تو گویا کہ وہ وظیفہ وغیرہ قضا ہی نہ ہوایا اس نے وظیفہ پالیا۔

۱۷۹۶: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ مَنْ قَاتَهُ وَرَدَّهُ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقْرَأْهُ فِي صَلَاةٍ قَبْلَ الظُّهْرِ فَإِنَّهَا تَعْدِلُ صَلَاةَ اللَّيْلِ۔

بَابُ ۱۰۲۷ ثَوَابُ مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ

۱۷۹۷: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ جَعْفَرٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعِينَةُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ثَابَتْ عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

۱۷۹۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ عَنِ الْمُعِينَةِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ثَابَرَ عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

۱۷۹۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَخْبَرْتُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَكَعَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمِهِ وَلَيْلِهِ سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بِهَا بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

۱۷۹۶: حضرت حمید بن عبد الرحمن نے فرمایا کہ جس کسی کا رات کا وظیفہ قضا ہو جائے پھر اس کو نماز ظہر سے قبل پڑھ لے تو (اس عمل کا ثواب) رات کی نماز کے برابر ہوگا۔

باب: نماز فرض کے علاوہ رات دن میں بارہ رکعات پڑھنے کے اجر سے متعلق احادیث

۱۷۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمیشہ بارہ رکعات پڑھے تو اللہ عز و جل اس شخص کیلئے جنت میں ایک مکان بنائے گا۔ چار رکعات نماز ظہر سے قبل اور دو رکعت نماز ظہر کے بعد اور دو رکعات نماز مغرب کے بعد اور دو رکعات نماز عشاء کے بعد اور دو رکعات نماز فجر سے قبل۔

۱۷۹۸: یہ حدیث گزشتہ حدیث جیسی ہے۔

۱۷۹۹: حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: جو شخص ہر دن اور رات میں بارہ رکعات پڑھے علاوہ فرض کے تو اللہ عز و جل اس کے واسطے جنت میں ایک مکان بناتے ہیں۔

۱۸۰۰: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ بَلَّغْنِي أَنَّكَ تَزَكُّعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رُكْعَةً مَا بَلَغَكَ فِي ذَلِكَ قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ حَدَّثَتْ عَنْبَسَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَكَعَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رُكْعَةً فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۱۸۰۱: أَخْبَرَنِي أَبُو بَرْزَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جَبَانَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَنْبَسَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رُكْعَةً بَنَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَطَاءٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ عَنْبَسَةَ.

۱۸۰۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قَدِمْتُ الطَّائِفَ فَدَخَلْتُ عَلَى عَنْبَسَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ وَهِيَ بِالْمَوْتِ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَزَعًا فَقُلْتُ إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ فَقَالَ أَخْبَرْتَنِي أُخْتِي أُمُّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رُكْعَةً بِالنَّهَارِ أَوْ بِاللَّيْلِ بَنَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ خَالَفَهُمْ أَبُو يُونُسَ الْقَشِيرِيُّ.

۱۸۰۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَبَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَكِّيٍّ قَالَا أَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي يُونُسَ الْقَشِيرِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي رِبَاحٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشِبٍ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رُكْعَةً فِي يَوْمٍ فَصَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۱۸۰۴: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ

۱۸۰۰: حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عطاء سے عرض کیا کہ مجھ کو خبر ملی ہے کہ تم نماز جمعہ سے قبل بارہ رکعات پڑھتے ہو اس سلسلہ میں تم نے کیا بات سنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عنبہ بن ابی سفیان سے نقل کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بارہ رکعات رات اور دن میں پڑھے علاوہ نماز فرض کے تو اللہ عزوجل اس شخص کے واسطے جنت میں ایک مکان بنادے گا۔

۱۸۰۱: حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص دن میں بارہ رکعات ادا کرتا ہے اللہ عزوجل اُس کے لیے جنت میں ایک گھر مقرر فرما دیتے ہیں۔

۱۸۰۲: حضرت یعلیٰ بن اُمیہ سے روایت ہے کہ میں جس وقت مقام طائف میں پہنچا تو حضرت عنبہ بن ابی سفیان کو موت کے عالم میں پایا اور میں نے دیکھا کہ (موت کی سختی کی وجہ سے) وہ بے قراری کے عالم میں ہیں۔ میں نے کہا کہ تم تو بھلے آدمی ہو انہوں نے کہا کہ مجھ سے میری بہن حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن یا رات میں بارہ رکعات پڑھے گا تو اللہ عزوجل اس کے واسطے جنت میں ایک مکان بنادے گا۔

۱۸۰۳: حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو شخص ایک دن میں بارہ رکعات پڑھے گا چار رکعات نماز ظہر سے قبل اور دو رکعات اس کے بعد اور دو رکعات نماز مغرب کے بعد اور دو رکعات نماز عشاء کے بعد اور دو رکعات نماز فجر سے قبل تو اللہ عزوجل اسکے واسطے جنت میں ایک مکان تعمیر کریگا۔

۱۸۰۴: حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ

قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُصَرَّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ
الْهَسَدَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبَسَةَ بِنْتِ أَبِي سَفْيَانَ
عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اثْنَا عَشْرَةَ رُكْعَةً مَنْ
صَلَاهُنَّ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعَ رُكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ
وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ وَرُكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَ
الْمَغْرِبِ وَرُكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

۱۸۰۵: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ النَّيْسَابُورِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ
عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ
الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبَسَةَ بِنْتِ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رُكْعَةً بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ
أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَاثْنَتَيْنِ بَعْدَهَا وَاثْنَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ
وَاثْنَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَاثْنَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ قَالَ أَبُو
عَبْدِ الرَّحْمَنِ فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ۔

۱۸۰۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
نُعَيْمٍ قَالَ أَنبَأَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْمُسَيَّبِ
بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبَسَةَ أُخِي أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ
قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رُكْعَةً
سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعًا قَبْلَ
الظُّهْرِ وَرُكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَاثْنَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَاثْنَتَيْنِ
بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَاثْنَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

بَابُ ۲۸: الْإِخْتِلَافُ عَلَى إِسْمَاعِيلَ بْنِ

أَبِي خَالِدٍ

۱۸۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ قَالَ أَنبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْمُسَيَّبِ

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بارہ رکعات
ہیں جو شخص ان کو پڑھے گا تو اس کے واسطے جنت میں ایک مکان
بنایا جائے گا چار رکعات نماز ظہر سے قبل اور دو رکعات نماز ظہر
کے بعد اور دو رکعات عصر کی نماز سے قبل اور دو رکعات نماز
مغرب کے بعد اور دو رکعات نماز فجر سے قبل۔

۱۸۰۵: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی بارہ رکعات پڑھے
تو اس کے واسطے (اللہ عزوجل) جنت میں ایک مکان بنا دے گا
(وہ رکعت اس طرح ہیں) چار رکعات ظہر سے قبل اور دو رکعات
ظہر کے بعد اور دو رکعات نماز عصر سے قبل اور نماز مغرب کے بعد
دو رکعات اور دو رکعات نماز فجر سے قبل۔

۱۸۰۶: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی نے دن اور
رات میں بارہ رکعات ادا کیں علاوہ نماز فرض کے تو اس کے
واسطے جنت میں ایک مکان بنایا جائے گا۔

اسمعیل بن ابی خالد کی بابت اختلاف

کا بیان

۱۸۰۷: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان
فرمایا کہ جس آدمی نے رات اور دن میں بارہ رکعات پڑھیں

بْنِ رَافِعٍ عَنْ عُبَيْسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ.

۱۸۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عُبَيْسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ.

۱۸۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَكِّيٍّ وَجَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْمَكْتُوبَةِ بَنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ لَمْ يَرْفَعْهُ حُصَيْنٌ وَأَدْخَلَ بَيْنَ عُبَيْسَةَ وَبَيْنَ الْمُسَيَّبِ ذِكْوَانَ.

۱۸۱۰: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذِكْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْسَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ.

۱۸۱۱: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيضَةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ أَوْ بَنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ.

۱۸۱۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ سُوَيْدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

۱۸۱۳: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ

علاوہ نماز فرض کے تو اس کے واسطے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔

۱۸۰۸: حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جس نے رات اور دن میں بارہ رکعت ادا کی علاوہ نماز فرض کے تو اس کے واسطے جنت میں ایک مکان بنایا جائے گا۔

۱۸۰۹: حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جو شخص ایک دن میں بارہ رکعت ادا کرے گا تو اس کے واسطے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔

۱۸۱۰: حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک دن میں بارہ رکعت پڑھے علاوہ نماز فرض کے تو اللہ عز و جل اس کے واسطے جنت میں ایک مکان بنائے گا۔

۱۸۱۱: حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک دن میں بارہ رکعت پڑھے گا تو اللہ عز و جل اس کے واسطے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

۱۸۱۲: حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جو شخص ایک دن میں بارہ رکعت پڑھے گا تو اس کے واسطے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔

۱۸۱۳: اس کا ترجمہ سابقہ حدیث جیسا ہے۔

قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ
عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ مَا صَلَّيْتُ
فِي يَوْمٍ اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بِنِي لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ۔

۱۸۱۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ
سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّيْتُ فِي يَوْمٍ اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ
رَكْعَةً سِوَى الْفَرِيضَةِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو
عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ضَعِيفٌ هُوَ
ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ أَوْجِهٍ سِوَى
هَذَا الْوَجْهِ بِغَيْرِ اللَّفْظِ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ۔

۱۸۱۵: أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا
هِشَامُ الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
سَمَاعَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أُعَيْنَ عَنْ أَبِي عَمْرِو وَالْأَوْزَاعِيِّ عَنْ
حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَ بِعَنْبَسَةَ جَعَلَ يَتَصَوَّرُ فَقِيلَ
لَهُ فَقَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ مَنْ رَكَعَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعًا
بَعْدَهُ أَحْرَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَحْمَهُ عَلَى النَّارِ فَمَا تَرَكْتُهُنَّ
مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ۔

۱۸۱۶: أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسَةَ قَالَ
حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنِ الْقَاسِمِ
الِدَمْشَقِيِّ عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي
أُخْتِي أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
حَبِيبَهَا أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهَا قَالَ
مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الظُّهْرِ

۱۸۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایک دن
میں بارہ رکعات پڑھے گا علاوہ فرض کے اس کے واسطے ایک گھر
جنت میں بنایا جائے گا۔

۱۸۱۵: حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت
حضرت عنبرہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت آیا تو وہ تڑپ رہے تھے۔
لوگوں نے ان سے کہا کہ (یعنی ان کو تسلی دی) انہوں نے کہا کہ
میں نے حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سنا جو کہ حضرت رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز ظہر
سے قبل چار رکعات پڑھے۔ اور چار رکعات نماز ظہر کے بعد
پڑھے تو اللہ عز و جل دوزخ پر اس کا گوشت حرام فرما دے گا۔
چنانچہ جب سے میں نے یہ بات سنی تو اس وقت سے میں نے ان
رکعت کو نہیں چھوڑا۔

۱۸۱۶: حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جو کہ
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ تھیں کہ ان کے حبیب
حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: جو بندہ
مسلمان چار رکعات نماز ظہر کے بعد پڑھے گا تو کبھی دوزخ کی
آگ خدا نے چاہا اس کو نہیں لگے گی۔

فَتَمَسَّ وَجْهَهُ النَّارُ أَبَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ۔

۱۸۱۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُبَيْسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى النَّارِ۔

۱۸۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُبَيْسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَ مَرْوَانُ وَكَانَ سَعِيدٌ إِذَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَقْرَبَ بِذَلِكَ وَلَمْ يُنْكِرْهُ وَإِذَا حَدَّثَنَا بِهِ لَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ مَنْ رَكَعَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُبَيْسَةَ شَيْئًا۔

۱۸۱۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَ بِهِ الْمَوْتُ أَخَذَهُ أَمْرٌ شَدِيدٌ فَقَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافِظٌ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعِ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى النَّارِ۔

۱۸۲۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّعْبِيُّ عَنْ عُبَيْسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعًا بَعْدَهَا لَمْ تَمَسَّهُ النَّارُ۔

۱۸۱۷: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص نماز ظہر سے قبل چار رکعات پڑھے اور چار رکعات نماز ظہر کے بعد پڑھے تو اللہ عزوجل اس کو دوزخ پر حرام فرمادے گا۔

۱۸۱۸: اس حدیث کا ترجمہ سابقہ حدیث کی طرح ہے۔

۱۸۱۹: حضرت محمد بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ جس وقت ان کی وفات کا وقت نزدیک آ گیا تو ان کو بہت زیادہ بے قراری ہوئی تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ مجھ سے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے حدیث شریف بیان فرمائی کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز ظہر سے قبل کی نماز کی (پابندی سے) حفاظت کرے اور اسی طرح سے نماز ظہر کے بعد کی چار رکعات کی حفاظت کرے تو خداوند تعالیٰ اس پر دوزخ حرام کر دے گا۔

۱۸۲۰: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز ظہر سے قبل چار رکعات پڑھے اور چار رکعات نماز ظہر کے بعد پڑھے تو اس کو دوزخ کی آگ نہ لگے گی۔

(۲۱)

کتاب الجنائز

جنائز کے متعلق احادیث

بَاب ۱۰۲۹ تَمَنَّى الْمَوْتِ

باب: موت کی خواہش سے متعلق احادیث

۱۸۲۱: أَخْبَرَنَا هُرُؤُنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الرَّهْرِیِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتَبَ.

۱۸۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ وہ اگر آدمی نیک ہے تو شاید وہ شخص زیادہ نیکی کرے (یعنی اس کے نیک اعمال میں اضافہ ہو جائے) اور اگر وہ شخص برا آدمی ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ شخص برائی سے توبہ کر لے (بہر حال اس شخص کے واسطے زندہ رہنا بہتر ہے)۔

۱۸۲۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي الرَّبِیْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الرَّهْرِیُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَعِيشَ يَزْدَادَ خَيْرًا وَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتَبَ.

۱۸۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ اگر وہ شخص نیک آدمی ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ شخص نیک عمل کرے اور زیادہ بھلائی کے کام کرے اور اگر گنہگار ہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ شخص گناہ سے توبہ کرے۔

۱۸۲۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِضَرْبِ نَزَلٍ بِهِ فِي الدُّنْيَا وَلَكِنْ لِيَقُلِ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَلَوْ قَلِيًّا إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي.

۱۸۲۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: تمہارے میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے یا س آفت و مصیبت کی وجہ سے جو کہ اس شخص کو دنیا میں پہنچی لیکن اس طریقہ سے کہے کہ اے خدا! مجھ کو اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے واسطے زندہ رہنا بہتر ہو اور مجھ کو اس وقت موت دینا جب میرے واسطے موت بہتر ہو۔

۱۸۲۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ح وَأَبْنَاءِ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا لَا يَمُتِي أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِيُصْرَ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مَتَسَيِّبًا الْمَوْتَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي مَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي۔

بَابُ ۱۰۳۰ الدُّعَاءُ بِالْمَوْتِ

۱۸۲۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ الْحَجَّاجِ وَهُوَ الْبَصْرِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَدْعُوا بِالْمَوْتِ وَلَا تَتَمَنَّوْهُ فَمَنْ كَانَ دَاعِيًا لَا بُدَّ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي۔

۱۸۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى خَبَّابٍ وَقَدْ اِكْتَوَى فِي بَطْنِهِ سَبْعًا وَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُو بِالْمَوْتِ دَعَوْتُ بِهِ۔

بَابُ ۱۰۳۱ اكْثَرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ

۱۸۲۷: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُدَيْثٍ قَالَ أَبْنَاءُ الْفَضْلِ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَبْنَاءُ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اكْثَرُوا وَذَكَرْ هَادِمِ اللَّذَاتِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۱۸۲۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے یا اس آفت و مصیبت کی وجہ سے اگر موت کی تمنا کرنی ہی ہو تو یوں کہے: اے اللہ! مجھ کو اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے واسطے زندہ رہنا بہتر ہو اور مجھ کو اس وقت موت دینا جب میرے واسطے موت بہتر ہو۔

باب: موت کی دُعا مانگنے سے متعلق

۱۸۲۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ مرنے کے واسطے دُعا نہ مانگا کرو اور نہ تم موت کی تمنا کرو اور اگر تم ضروری دُعا مانگنا چاہو تو تم اس طرح سے دُعا مانگو "اے خدا! مجھ کو اس وقت تک زندہ رکھنا کہ جب تک میرے واسطے زندگی بہتر ہو اور مجھ کو اس وقت موت دینا جب میرے واسطے موت بہتر ہو۔"

۱۸۲۶: حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے اپنے پیٹ پر سات دان لگوا لیے وہ فرمانے لگے اگر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع نہ فرمایا ہوتا تو میں دُعا مانگتا موت کی سختی اور تکلیف سے (نجات کی)۔

باب: موت کو بہت زیادہ یاد کرنے سے متعلق

۱۸۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لذتوں کو مٹانے والی چیز اور لذتوں کو کاٹ ڈالنے والی چیز کو بہت زیادہ یاد کرو۔

مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَالِدُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ.

۱۸۲۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا حَضَرْتُمْ الْمَرِيضَ فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَوْمُنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقُولُ قَالَ قُولِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ وَأَعْفِ عَنِّي مِنْهُ عَقْبِي حَسَنَةً فَأَعْفَبَنِي اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۸۲۸: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس وقت تم لوگ کسی مرنے والے شخص کے نزدیک آؤ تو اچھی بات کہو (یعنی بخشش کی دعا مانگو) کیونکہ فرشتے تمہاری بات پر آمین کہتے ہیں پس جس وقت میرے شوہر ابو سلمہ کی وفات ہوگئی تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا: اے خدا میری مغفرت فرمادے اور اس شخص کی بھی مغفرت فرما دے اور اسکے بعد ہم کو اس سے بہتر عطا فرما۔ تو اللہ عز و جل نے ان سے (سابقہ شوہر سے) عمدہ اور بہتر (شوہر) رسول کریم عطا فرمائے۔ (سبحان اللہ!)

بَابُ ۱۰۳۲ تَلْقِيَنِ الْمَوْتِ

۱۸۲۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُقْصِلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَارَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَأَبْنَانَا قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِقِنُوا مَوْتَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

باب: نیت کو موت کے وقت سکھانا

۱۸۲۹: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے مردوں کو سکھلاؤ (یعنی جو کہ موت کے قریب ہوں ان کو موت سے قبل کلمہ وغیرہ کی تلقین کرو)۔

۱۸۳۰: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقِنُوا هَلَكَاكُمْ قَوْلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

۱۸۳۰: اس حدیث کا ترجمہ گزشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

بَابُ ۱۰۳۳ عَلَامَةُ مَوْتِ الْمُؤْمِنِ

۱۸۳۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَوْتُ الْمُؤْمِنِ بِعَرَقِ الْجَبِينِ.

باب: مؤمن کی موت کی علامت

۱۸۳۱: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مؤمن کی موت اس کی پیشانی کے پسینہ سے ہوتی ہے۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ موت کی سختی مؤمن پر بھی اس قدر ہوتی ہے کہ مرنے والے کی پیشانی پر پسینہ آ جاتا ہے اور شدت اس وجہ سے ہوتی ہے کہ اس کے گناہ دنیا ہی میں مٹ جائیں اور وہ شخص بارگاہ الہی میں پاک و صاف ہو کر حاضر ہو۔

۱۸۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ

ابْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا كَثْمٌ عَنْ ابْنِ بَرِيدَةَ
عَنِ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِعَرَقٍ الْجَبِينِ۔

باب: موت کی سختی سے متعلق

باب ۳۴۰ شِدَّةُ الْمَوْتِ

۱۸۳۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میری ہنسی کی ہڈی اور میرے حلق کے درمیان ہوئی اور میں اب کسی کی موت کی شدت کو برا نہیں سمجھتی کیونکہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے (یعنی آپ پر بھی موت کی سختی ہوئی)۔

۱۸۳۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي
ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَانَّهُ لَبِينَ
حَاقِنِّي وَذَاقِنِّي فَلَا أَكْرَهَ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا
بَعْدَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ۔

باب: سوموار کے روز موت آنے سے متعلق احادیث

باب ۳۵۰ الْمَوْتِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ

۱۸۳۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آخری مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی جس وقت آپ نے پردہ اٹھایا اور لوگ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف باندھے ہوئے تھے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پیچھے کی جانب ہٹ جانا چاہا۔ آپ نے ان کو اپنی ہی جگہ (یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ٹھہرے) رہنے کا اشارہ فرمایا اور پھر پردہ ڈال لیا پھر اسی روز دن کے آخر حصہ میں آپ کی وفات ہوئی اور وہ پیر کا روز تھا۔

۱۸۳۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آخِرُ نَظَرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَشَفَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ
خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَرْتَدَّ فَأَشَارَ
إِلَيْهِمْ أَنْ امْكُثُوا وَالْقَى السَّجْفَ وَتَوَفَّى مِنْ آخِرِ
ذَلِكَ الْيَوْمِ وَذَلِكَ ذَلِكَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ۔

باب: وطن کے علاوہ دوسری جگہ موت آنے سے متعلق

باب ۳۶۰ الْمَوْتِ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ

۱۸۳۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی جو کہ مدینہ منورہ میں پیدا ہوا تھا اس کی مدینہ منورہ میں وفات ہوئی حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز (جنازہ) ادا فرمائی پھر فرمایا کہ کاش اس شخص کی کسی اور جگہ وفات ہوتی اس پر لوگوں نے عرض کیا: کس وجہ

۱۸۳۵: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَبَانَا ابْنُ
وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي
عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
مَاتَ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ مِمَّنْ وَلَدَهَا فَصَلَّى عَلَيْهِ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَأْلَيْتُهُ
مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قَالُوا وَلَمْ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قَبِلَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِهِ
إِلَى مُنْقَطِعِ أَثَرِهِ فِي الْجَنَّةِ۔

بَابُ ۳۷۰ أَمَّا يُلْقَى بِهِ الْمُؤْمِنُ مِنَ الْكِرَامَةِ
عِنْدَ خُرُوجِ نَفْسِهِ

۱۸۳۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
قُسَامَةَ ابْنِ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ أَتَتْهُ
مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيرَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُولُونَ
أُخْرِجِي رَاصِيَةً مَرْضِيًّا عَنْكَ إِلَى رُوحِ اللَّهِ
وَرِيحَانٍ وَرَبِّ غَيْرِ غَضَبَانَ فَتُخْرَجُ كَأَطْيَبِ
رِيحِ الْمَسْكِ حَتَّى أَتَهُ لِيَسْأَلُوهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا
حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ بَابَ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ مَا أَطْيَبَ
هَذِهِ الرِّيحَ الَّتِي جَاءَتْكُمْ مِنَ الْأَرْضِ فَيَأْتُونَ بِهِ
أَرْوَاحُ السُّومِيَّيْنَ فَلَهُمْ أَشَدُّ فَرَحًا بِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ
بِغَابِهِ يَقْدَمُ عَلَيْهِ فَيَسْأَلُونَهُ مَاذَا فَعَلَ فَلَانٌ مَاذَا
فَعَلَ فَلَانٌ فَيَقُولُونَ دَعَاؤُهُ فَإِنَّهُ كَانَ فِي عَمِّ الدُّنْيَا
فَإِذَا قَالَ أَمَّا أَنَا كُمْ قَالُوا ذَهَبَ بِهِ إِلَى أُمِّهِ
النَّبَاوِيَّةِ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا اخْتَصِرَ أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ
الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُولُونَ أَخْرِجِي سَاحِطَةً
مَسْحُوطًا عَلَيْكَ إِلَى عَذَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
فَتُخْرَجُ كَأَنَّيْنِ رِيحٍ حَبْقَةٍ حَتَّى يَأْتُونَ بِهِ بَابَ
الْأَرْضِ فَيَقُولُونَ مَا أَتَنَ هَذِهِ الرِّيحَ حَتَّى يَأْتُونَ
بِهِ أَرْوَاحُ الْكُفَّارِ۔

سے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ انسان جس وقت
اپنے وطن کے علاوہ کسی اور جگہ ہوتا ہے تو اسے جنت میں زمین عطا کر
دی جاتی ہے اس کی ولادت سے لے کر اس کی آخری پاؤں کے نشان
تک (یعنی مرنے کی جگہ تک)۔

باب: روح کے خروج (یعنی قفسِ عنصری کو پرواز
کرتے) وقت مؤمن کا اکرام

۱۸۳۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: جس وقت کوئی مؤمن بندہ مرنے کے قریب ہوتا ہے تو رحمت
کے فرشتے سفید ریشی کپڑے لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نکل جا تو
خدا سے رضامند ہے اور اللہ عز و جل تجھ سے رضامند ہے اللہ عز و جل
کی رحمت کی جانب اور اس کے رزق کی جانب اور اپنے پروردگار کی
جانب جو کہ غضبناک نہیں ہے (یہ فرشتے روح سے کہتے ہیں کہ) پھر
وہ روح نکلتی ہے جس طریقہ سے عمدہ خوشبودار مشک اور فرشتے اس
شخص کو اس وقت اٹھاتے ہیں اور آسمان کے دروازہ پر لے جاتے ہیں
اور کہتے ہیں کیا (عمدہ) خوشبو ہے جو کہ زمین سے آئی پھر اس کو لاتے
ہیں اور اہل ایمان کی ارواح کے پاس لاتے ہیں اور وہ روح خوش
ہوتی ہے اس سے زیادہ جو کہ تم کو کسی پھنڑے ہوئے شخص کی آمد سے
ہوتی ہے اور اس سے دریافت کرتے ہیں فلاں آدمی یعنی جس شخص کو
وہ لوگ دنیا میں چھوڑ کر گئے تھیاب وہ کس طرح کے کام میں مشغول
ہے۔ پھر وہ ارواح کہتی ہیں کہ تم ابھی ٹھہر جاؤ اس کو چھوڑ دو یہ دنیا کے
نعم میں مبتلا تھا یہ روح کہتی ہے کیا وہ شخص تم لوگوں کے پاس نہیں پہنچا۔
(وہ تو مر چکا تھا) تو اس پر وہ روحیں کہتی ہیں وہ شخص تو جہنم میں گیا ہوگا
اور جس وقت کافر کی موت آتی ہے تو عذاب کے فرشتے ایک ٹکڑا کاٹ
کر لے کر آتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ تو نکل کر باہر آ جا۔ تو اللہ عز و جل
سے ناراض ہے اور تجھ سے اللہ عز و جل ناراض ہے اللہ کے عذاب کی
طرف پھر وہ روح نکلتی ہے اس طرح سے کہ جس طرح سڑے ہوئے

مردار کی بدبو ہوتی ہے یہاں تک کہ زمین کے دروازے پر اس کو لاتے ہیں جو کہ اوپر ہے آسمان کی حد شروع ہوتی ہے یا وہ نیچے ہے (اسفل السافلین میں) اور کہتے ہیں کیسی بو ہے پھر اس کو کفار اور مشرکین کی ارواح میں لے جاتے ہیں۔

باب: جو شخص اللہ عزوجل کی ملاقات چاہے

۱۸۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ عزوجل سے ملاقات کرنا چاہے تو اس سے اللہ عزوجل ملاقات کرنا چاہے گا اور جو کوئی شخص اللہ عزوجل سے ملاقات کو برا سمجھے اور ناگواری محسوس کرے تو اللہ عزوجل بھی اس سے ملنے کو برا سمجھے گا۔ حضرت شریح نے بیان کیا کہ میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے ام المؤمنین رضی اللہ عنہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم سے ایک حدیث بیان کی ہے اگر ایسا ہو تو ہم تمام لوگ تباہ ہو جائیں گے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ کیا؟ میں نے عرض کیا کہ رسول کریم نے فرمایا: جو شخص اللہ سے ملاقات کرنا چاہے گا تو اللہ عزوجل بھی اس سے ملاقات کرنا چاہے گا اور جو شخص اللہ سے ملاقات کو برا سمجھے گا تو اللہ عزوجل اس سے ملاقات کو برا سمجھتا ہے لیکن ہم لوگوں میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جو موت کو برا نہ سمجھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بلاشبہ یہ رسول کریم نے ارشاد فرمایا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو مطلب تم لوگ سمجھتے ہو بلکہ اس کا مطلب تو یہ ہے کہ جس وقت آنکھوں کی روشنی ختم ہو جائے اور انسان کا سانس سینہ میں آجائے اور جسم پر رونگٹے کھڑے ہو جائیں تو اس وقت خداوند تعالیٰ سے ملاقات کرنا چاہے گا تو اللہ عزوجل بھی اس سے ملاقات کرنا چاہے گا اور جو شخص اللہ عزوجل سے ملاقات نہ کرنا چاہے تو اللہ عزوجل بھی اس سے ملاقات نہیں کرنا چاہے گا۔

باب ۱۰۳۸ فَمِنْ أَحَبِّ لِقَاءِ اللَّهِ

۱۸۳۷: أَخْبَرَنَا هَنَادٌ عَنْ أَبِي زُبَيْدٍ وَهُوَ عَبَثُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ قَالَ شُرَيْحٌ فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا إِنْ كَانَ كَذَلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا قَالَتْ وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَلَكِنْ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَتْ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ بِالَّذِي تَذْهَبُ إِلَيْهِ وَلَكِنْ إِذَا طَمَحَ الْبَصَرُ وَحَشَرَ جَ الصَّدْرُ وَأَقْشَعَرَ الْجِلْدُ فَعِنْدَ ذَلِكَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ جس وقت مؤمن کی وفات کا وقت قریب ہوتا ہے تو مؤمن کو اس وقت مسرت اور خوش حاصل ہوتی ہے اللہ سے ملاقات اور دیدار الہی کی اور کافر اور مشرک اللہ تعالیٰ سے ملاقات سے خوفزدہ ہوتا ہے۔

۱۸۳۸: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ ح وَأَبَانَا قَبِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَحَبَّ عَبْدِي لِقَائِي أَحَبَّتُ لِقَاءَهُ وَإِذَا كَرِهَ لِقَائِي كَرِهْتُ لِقَاءَهُ۔

۱۸۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ جس وقت میرا کوئی بندہ مجھ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے تو میں بھی اس سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں اور جس وقت میرا وہ بندہ مجھ سے ملاقات کو برا سمجھتا ہے تو میں بھی اس سے ملاقات کو برا سمجھتا ہوں۔

۱۸۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ۔

۱۸۳۹: حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ عزوجل سے ملاقات کرنا چاہے گا تو اللہ عزوجل بھی اس سے ملاقات کرنا چاہے گا اور جو شخص اللہ عزوجل سے ملاقات کو برا سمجھے گا تو اللہ عزوجل بھی اس سے ملاقات کو برا سمجھے گا۔

۱۸۴۰: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ۔

۱۸۴۰: ترجمہ بعینہ ہے۔

۱۸۴۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ ح وَأَخْبَرَنَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ زَادَ عَمْرُو فِي حَدِيثِهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَرَاهِيَةُ لِقَاءِ اللَّهِ كَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ ذَاكَ عِنْدَ مَوْتِهِ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةٍ

۱۸۴۱: عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم نے فرمایا: جو شخص خداوند تعالیٰ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملاقات کرنا چاہتا ہے اور جو شخص اللہ عزوجل سے ملاقات کو برا سمجھتا ہے تو اللہ بھی اس سے ملاقات کو برا سمجھتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ عزوجل سے ملاقات کے کیا معنی ہیں؟ موت سے ملاقات اور موت سے ملاقات تو ہمارے میں سے ہر ایک آدمی برا سمجھتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اس کا تعلق تو مرنے کے وقت ہے جس وقت کسی شخص کو مرنے کے وقت رحمت اور مغفرت خداوندی کی خوش خبری دی جاتی ہے تو وہ شخص خداوند تعالیٰ سے ملاقات کرنا چاہتا

اللَّهُ وَمَغْفِرَتِهِ أَحَبُّ لِقَاءِ اللَّهِ وَأَحَبُّ اللَّهِ لِقَاءَهُ
وَإِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ كَرِهَ لِقَاءِ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ
لِقَاءَهُ.

ہے اور خداوند تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنا چاہتا ہے اور جس وقت
اس کو اللہ عزوجل کے عذاب کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے
ملنے کو برا خیال کرتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملنے کو برا سمجھتا ہے۔

بَابُ ۳۹۰ اتَّقِيْلُ الْمَيِّتِ

۱۸۳۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ أَبَانَا ابْنُ وَهْبٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْ النَّبِيِّ وَهُوَ مَيِّتٌ.
۱۸۳۳: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ أَبِي
عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مَيِّتٌ.

۱۸۳۴: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ قَالَ
مَعْمَرٌ وَ يُونُسُ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ
أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَقْبَلَ عَلَى قَرَسٍ مِنْ
مَسْكِيَةٍ بِالسَّخِ حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ
يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًى بِرِدِّ حَبْرَةٍ
فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ فَبَكَى
ثُمَّ قَالَ يَا أَبَتِ إِنَّكَ وَاللَّهِ لَا يَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ
مَوْتَيْنِ أَبَدًا أَمَّا الْمَوْتُ الَّتِي كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكَ
فَقَدْ مَتَّهَا.

بَابُ ۱۰۴۰ تَسْجِيَةِ الْمَيِّتِ

۱۸۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ
جَابِرَ يَقُولُ جِئْتُ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ وَقَدْ مَثَلَ
بِهِ فَوْضِعَ بَيْنَ يَدَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

باب: میت کو بوسہ دینے سے متعلق

۱۸۳۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کی مبارک آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور
اس وقت آپ کی وفات ہو چکی تھی۔
۱۸۳۳: ترجمہ بعینہ ہے۔

۱۸۳۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک گھوڑے پر
اپنے مکان سے تشریف لائے جو مکان (مقام) نخ میں واقع تھا۔
یہاں تک کہ وہ گھوڑے سے نیچے اتر گئے اور مسجد میں تشریف لے گئے
اور انہوں نے کسی شخص سے گفتگو نہیں فرمائی اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے
حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے اور اس وقت رسول کریم ﷺ کو
ایک لائن والی جس میں کہ لال رنگ یا کالے رنگ کی دھاریاں تھیں
اس چادر سے ڈھانک دیا گیا تھا (اور آپ کی وفات ہو چکی تھی) ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے آپ کا چہرہ انور کھولا اور وہ آپ کے جنازہ پر جھک گئے اور
آپ کو بوسہ دیا اور رونے لگ گئے اور فرمایا کہ مجھ پر میرے والد فدا ہو
جائیں خدا کی قسم اللہ عزوجل آپ کو دوسری مرتبہ وفات نہ دے گا۔

باب: میت کو ڈھانکنے سے متعلق

۱۸۳۵: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
میرے والد کو غزوہ احد کے دن لایا گیا اور کفار و مشرکین نے ان کے
ناک کان کاٹ دیئے تھے تو وہ رسول کریم ﷺ کے سامنے لائے گئے
اور ان کے اوپر ایک کپڑا ڈھکا ہوا تھا۔ میں نے اس کپڑے کو کھول

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سُجِيَ بِثَوْبٍ فَجَعَلْتُ أَرِيدُ
أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَتَهَانِي قَوْمِي فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ فَلَمَّا رَفَعَ سَمِعَ
صَوْتَ بَاكِيَةٍ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَقَالُوا هَذَا بِنْتُ
عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو قَالَ فَلَاتَبْكِي أَوْ فَلِمَ
تَبْكِي مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى
رَفَعَ۔

بَابُ ۱۰۴۱ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَوْتِ

۱۸۴۱: أَخْبَرَنَا هُشَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَتْ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ
صَغِيرَةٌ فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَضَمَّهَا إِلَى
صَدْرِهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَقَضَتْ وَهِيَ بَيْنَ يَدَيِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَكَتُ أَمْ أَيْمَنَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يَا أُمَّ أَيْمَنَ أَتَبْكِينَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَكَ
فَقَالَتْ مَا لِي لَا أَبْكِي وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبْكِي فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَنْتُ أَبْكِي وَلَكِنَّهَا رَحِمَةٌ ثُمَّ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ
يُخَيَّرُ عَلَى كُلِّ حَالٍ تَنْزِعُ نَفْسُهُ مِنْ بَيْنِ جَنَّتِهِ
وَهُوَ يَحْمَدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۸۴۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ
أَنَّ قَاطِمَةَ بَكَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ فَقَالَتْ يَا أَبَتَاهُ مِنْ رَبِّهِ مَا أَذْنَاهُ يَا
أَبَتَاهُ إِلَى جَبْرِئِلَ نُنْعَاهُ يَا أَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَا
وَأَدُ۔

دینے کا ارادہ کیا لوگوں نے مجھ کو منع کیا اس خیال سے کہ یہ بیٹا ہے اور
اپنے والد کو اس حالت میں دیکھ کر زار و قطار اور بے قرار ہو جائے گا
پھر رسول کریم نے حکم فرمایا اور وہ اٹھائے گئے (یعنی جنازہ) تو ایک
خاتون کے رونے کی آواز سنی گئی آپ نے دریافت فرمایا: یہ کون
خاتون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ خاتون حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی لڑکی یا
انکی بہن ہے۔ آپ نے فرمایا: تم رونا بند کرو کیونکہ فرشتے اپنے پروں
سے اس پر سایہ کیے ہوئے ہیں یہاں تک کہ ان کا جنازہ اٹھالیا گیا۔

باب: مرنے والے پر رونے سے متعلق

۱۸۴۱: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چھوٹی لڑکی کی وفات کا وقت آ گیا تو آپ نے اس کو اٹھا
کر اپنے سینہ مبارک سے لگا لیا پھر اپنے دونوں ہاتھ اس پر رکھ دیئے
اس لڑکی کی وفات آپ کے سامنے ہو گئی اس پر حضرت ام
ایمن رضی اللہ عنہا رونے لگیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ام
ایمن رضی اللہ عنہا تم کس وجہ سے رورہی ہو جبکہ میں موجود ہوں۔ انہوں نے
کہا: میں کس وجہ سے نہ رھوں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم روتے
ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں نہیں روتا لیکن یہ رحمت خداوندی ہے
یعنی آہستہ سے روتا اور صرف آنسو ٹپکنا بندہ پر اللہ عز و جل کا رحم
ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ہر ایک حالت میں مسلمان کی بہتری
ہے اور مسلمان کی روح پسلیوں سے نکلتی ہے لیکن وہ خدا تعالیٰ کا شکر بجا
لاتا ہے۔

۱۸۴۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی وفات پر رونے
لگیں اور عرض کرنے لگیں کہ اے میرے والد تم اپنے پروردگار کے
قریب آ گئے اے میرے والد ماجد! میں تمہاری وفات کی خبر حضرت
جبرئیل علیہ السلام تک پہنچاتی ہوں اے میرے والد! تمہارا مقام جنت میں
ہے۔

۱۸۳۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْرُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ فَجَعَلْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ وَأَبْكَى وَالنَّاسُ يَنْهَوْنِي وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْهَانِي وَجَعَلْتُ عَمِّي تَبْكِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْكِيهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تَظْلُهُ بِأَجْنَحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ۔

باب ۴۲۰ النہی عن البكاء

۱۸۳۹: أَخْبَرَنَا عُثْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَابِرٍ بْنِ عَتِيكَ أَنَّ عَتِيكَ بْنَ الْحَارِثِ وَهُوَ جَدُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو أُمِّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَابِرَ ابْنَ عَتِيكَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ يَعُودُ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غَلَبَ عَلَيْهِ فَصَاحَ بِهِ فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ غَلَبَنَا عَلَيْكَ أَبَا الرَّبِيعِ فَصَحْنِ النِّسَاءَ وَبَكَيْنَ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِيكَ يُسَكِّنُهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُهُنَّ فَإِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِينَ بَاكِئَةً قَالُوا وَمَا الْوُجُوبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْمَوْتُ قَالَتِ ابْنَتُهُ إِنْ كُنْتُ لَا أَرْجُو أَنْ تَكُونُ شَهِيدًا قَدْ كُنْتُ قَضَيْتُ جَهَاذَكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَوْقَعَ أَجْرَهُ عَلَيْهِ عَلَى قَدْرِ نَيْتِهِ وَمَا تَعْدُونَ الشَّهَادَةَ قَالُوا الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهَادَةُ سَبْعُ سَوَى الْقَتْلِ

۱۸۳۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ اُحد کے دن میرے والد رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو میں اُن کے چہرے سے چادر ہٹاتا اور روتا تھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین مجھے روکتے تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا۔ پھر میری چچی بھی رونے لگیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اپنے شوہر پر) مت روؤ کیونکہ تم نے اسے اٹھایا نہیں بلکہ اس پر تو ملائکہ اپنے پروں سے سایہ کیے ہوئے تھے۔

باب: کس قسم کا رونا ممنوع ہے؟

۱۸۳۹: حضرت جابر بن عتیک سے روایت ہے کہ رسول کریم ایک مرتبہ عبداللہ بن ثابت کی مزاج پرستی کو تشریف لائے تو انہوں نے دیکھا کہ انکے اوپر مرض کا غلبہ ہے آپ نے ان کو آواز سے پکارا انہوں نے جواب نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا: انا للہ وانا الیہ راجعون اور فرمایا: تمہارے اوپر ہم مغلوب ہو گئے اے ابوالربیع (یہ عبداللہ بن ثابت کی کنیت تھی) مطلب یہ ہے کہ تقدیر کا لکھا ہوا ہمارے ارادہ پر غالب آ گیا ہم تو تمہاری زندگی کی خواہش رکھتے ہیں لیکن تقدیر ہمارے ارادہ پر غالب آ گئی اور تمہاری تقدیر میں موت ہے۔ یہ بات سن کر خواتین نے چیخ ماری اور وہ رونے لگ گئیں۔ یہ دیکھ کر حضرت ابن عتیک ان کو خاموش کرنے لگ گئے رسول کریم نے ارشاد فرمایا: تم ان کو چھوڑ دو جس وقت لازم ہو جائے تو اس وقت کوئی بھی نہ رویا کرے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ لازم ہونے سے کیا مراد ہے یا رسول اللہ۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ موت کا آنا۔ یہ بات سن کر ان کی صاحبزادی نے فرمایا کہ مجھ کو تو قلعہ تھی کہ تم کو شہادت کا مقام حاصل ہوگا اس لیے کہ تم سامان جہاد کی تیاری کر چکے تھے نبی نے فرمایا: اللہ عزوجل نے ان کو ان کی نیت کے مطابق ثواب عطا فرمایا تم کس چیز کو شہادت سمجھ رہے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ عزوجل کے راستہ میں قتل کیے جانے کو۔ پھر حضور نے فرمایا کہ شہادت سات قسم کی ہوتی ہے راہ

فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ الْمَطْعُونُ شَهِيدٌ
وَالْمَطْبُونُ شَهِيدٌ الْغَرِيقُ شَهِيدٌ وَصَاحِبُ الْهَدَمِ
شَهِيدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ
وَصَاحِبُ الْحَرَقِ شَهِيدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجَمْعِ
شَهِيدَةٍ۔

خدا میں قتل کیے جانے کے علاوہ (یعنی مفصلاً) جو شخص طاعون میں
انتقال کر جائے تو وہ شخص شہید ہے اور جو شخص پیٹ کے مرض میں مر
جائے تو وہ شہید ہے اور جو شخص پانی میں غرق ہو کر مر جائے تو وہ شہید
ہے اور جو شخص کسی عمارت وغیرہ میں دب کر مر جائے تو وہ شہید ہے اور
جو کوئی مرض ذات الجنب میں مرے وہ شہید ہے جو شخص آگ سے جل
کر مر جائے تو وہ شہید ہے اور جو خاتون بچہ کی ولادت میں مر جائے وہ
شہید ہے یا بچہ کی ولادت کے بعد مر جائے تو وہ شہید ہے۔

۱۸۵۰: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ
وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ لَمَّا أَتَى نَعْمَى زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ وَجَعْفَرُ بْنُ أَبِي
طَالِبٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِفُ فِيهِ الْحُزْنَ وَأَنَا أَنْظُرُ
مِنْ صِرِّ الْبَابِ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ
يَبْكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
انْطَلِقْ فَأَنْتِهِنَّ فَأَنْطَلِقْ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ
فَأَبَيْنَ أَنْ يَنْتَهِيَنَّ فَقَالَ انْطَلِقْ فَأَنْتِهِنَّ فَأَنْطَلِقْ
ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ فَأَبَيْنَ أَنْ يَنْتَهِيَنَّ قَالَ فَأَنْطَلِقْ
فَاحْتُ لِي أَفَوَاهِيَهُنَّ التُّرَابَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ
أَرْغَمَ اللَّهُ أَنْفَ الْأَبْعَدِ إِنَّكَ وَاللَّهِ مَا تَرَكْتَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ۔

۱۸۵۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت
حضرت زید بن حارثہ اور حضرت جعفر بن ابی طالب اور حضرت
عبداللہ بن رواحہ کے قتل کیے جانے کی اطلاع آئی (واضح رہے کہ وہ
حضرات غزوہ موتہ میں شہید کئے گئے تھے) تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
گئے اور آپ کو رنج و غم محسوس ہوتا تھا میں یہ منظر دروازہ کے سوراخ
سے دیکھ رہی تھی اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ
حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی خواتین رو رہی ہیں آپ نے ارشاد فرمایا تم جاؤ
اور ان کو منع کر دو چنانچہ وہ چلے گئے اور پھر واپس آئے اور عرض کیا میں
نے ان کو منع تو کر دیا ہے لیکن وہ خواتین نہیں مان رہی ہیں۔ آپ نے
فرمایا کہ تم جاؤ اور ان کے منہ میں مٹی ڈال دو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
فرمایا کہ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ان کی ناک کو مٹی لگا دے (وہ رحمت
خداوندی سے دور رہیں) خدا کی قسم تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (بتائے
بغیر) نہیں چھوڑا اور تم کرنے والے نہیں ہو (یعنی انہیں خاموش کروا
نہیں سکے)۔

۱۸۵۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ۔

۱۸۵۱: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: میت کو اُس کے اہل خانہ کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا
ہے۔

۱۸۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَبِيحٍ
قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يَقُولُ ذَكَرَ عِنْدَ

۱۸۵۲: حضرت محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت
عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے بیان کیا گیا کہ میت کو
اُس کے اہل خانہ کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔ تو (محمد

عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ الْمِثِّيُّ يُعَذِّبُ بِكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَ عِمْرَانُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ -

۱۸۵۳: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ عُمَرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَذِّبُ الْمِثِّيُّ بِكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ -

بَابُ ۴۳۰ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمِثِّيِّ

۱۸۵۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ عَاصِمٍ قَالَ لَا تَنُوحُوا عَلَى فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَنْحَ عَلَيْهِ مُخْتَصِرٌ -

۱۸۵۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ عَلَى النِّسَاءِ حِينَ بَايَعَهُنَّ أَنْ لَا يَنْحُنَّ قُلُوبَهُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ نِسَاءً أَسْعَدَنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَفْسَعِدَهُنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِسْعَادَ فِي الْإِسْلَامِ -

۱۸۵۶: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْمِثِّيُّ يُعَذِّبُ فِي قَبْرِهِ بِالنِّيَاحَةِ عَلَيْهِ -

۱۸۵۷: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا مَصُورٌ هُوَ ابْنُ رِازَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ النَّبِيُّ يُعَذِّبُ بِنِيَاحَةِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَرَأَيْتَ رَجُلًا مَاتَ بِخُرَاسَانَ وَنَاحَ أَهْلُهُ

بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ (کہنے لگے: (کیا) یہ ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا؟

۱۸۵۳: حدیث ۱۸۵۱ میں ترجمہ گزر چکا۔

باب: مردہ پر نوحہ کرنا

۱۸۵۴: حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے (اپنی موت کو یاد کرتے ہوئے) فرمایا کہ تم لوگ مجھ پر نوحہ نہ کرنا کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نوحہ نہیں کیا گیا تھا۔

۱۸۵۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے جس وقت خواتین سے بیعت لی تو آپ نے خواتین سے نوحہ نہ کرنے کا عہد کرایا انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بعض خواتین نے دور جاہلیت میں ہماری امداد (نوحہ کرنے میں) کی ہے کیا ہم بھی ان کو امداد کریں؟ رسول کریم نے فرمایا: اسلام میں یہ چیز نہیں ہے (یعنی نوحہ کرنا اور مرنے والے پر زار و قطار آواز سے رونا ماتم کرنا نہیں)۔

۱۸۵۶: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قبر میں مردہ کو عذاب ہوتا ہے جس وقت کہ لوگ اس پر ماتم کرتے ہیں۔

۱۸۵۷: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ مردہ کو اس کے گھر والوں کے ماتم کرنے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے یہ سن کر ایک شخص نے کہا کہ اگر کوئی شخص (ملک) خراسان میں انتقال کرے اور اس کے گھر والے یہاں پر ماتم کریں تو کیا جب بھی اس کو عذاب ہوگا؟ (اس کے ماتم کرنے کی وجہ سے؟) بظاہر یہ

بات سمجھ میں نہیں آتی) حضرت عمران بنی سہیل نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے اور تم جھوٹے آدمی ہو۔

۱۸۵۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردہ پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے یہ بات عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھول گئے۔ درحقیقت اصل بات اس طرح ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر سے گذرے اور ارشاد فرمایا کہ اس قبر والے شخص پر عذاب ہو رہا ہے اور اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں پھر آپ نے یہ آیت کریمہ: وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰی فرمائی۔ یعنی: کوئی شخص کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

۱۸۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ایک مرتبہ اس بات کا تذکرہ ہوا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ مردہ کو زندہ لوگوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے انہوں نے فرمایا کہ اللہ عزوجل ابو عبد الرحمن پر رحم فرمائے (یہ کنیت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی) انہوں نے جھوٹ نہیں بھولا لیکن ان کو شاید بھول ہو گئی اصل بات یہ ہے کہ ایک مرتبہ نبی ایک یہودی خاتون کے پاس سے گذرے کہ جس کے متعلقین اس خاتون پر رو رہے تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ اس خاتون (کی موت پر) رو رہے ہیں اور اس کو عذاب ہو رہا ہے۔

۱۸۶۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کافر کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب دیتا ہے۔ (اگر کوئی مسلمان بھی نوحہ سے اپنی زندگی میں نہ روکتا ہو تو وہ بھی اسی سلوک کا مستحق ٹھہرے گا الامان الحفیظ)۔

۱۸۶۱: حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت ام ابان کا انتقال ہو گیا تو میں بھی لوگوں کے ہمراہ موجود تھا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان میں بیٹھا ہوا تھا خواتین اس وقت رو رہی تھیں۔ عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ رونے

عَلَيْهِ هُنَا اَكَانَ يُعَذَّبُ بِسَاحَةِ اَهْلِهِ قَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَبْتَ اَنْتَ۔

۱۸۵۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِكُغَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ وَهَلْ إِنَّمَا مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ فَقَالَ إِنَّ صَاحِبَ الْقَبْرِ لَيُعَذَّبُ وَإِنَّ أَهْلَهُ يَكُونُونَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَأَتْ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰی۔

۱۸۵۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذَكَرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِكُغَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلَكِنْ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَةٍ يُسْكِي عَلَيْهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَكُونُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ۔

۱۸۶۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ قَصَّه لَنَا عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَرِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِغَضِّ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ۔

۱۸۶۱: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَسْعُودٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ لَمَّا هَلَكْتُ أُمُّ أَبَانَ حَضَرْتُ مَعَ النَّاسِ فَجَلَسْتُ بَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ

عَبَّاسٍ فَبَكَيْنَ النِّسَاءُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَلَا تَنْهَى هَؤُلَاءَ عَنِ الْبُكَاءِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ بَعْضُ ذَلِكَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ رَأَى رُكْبًا تَحْتَ شَجَرَةٍ فَقَالَ انْظُرْ مِنَ الرُّكْبِ فَذَهَبَتْ فَإِذَا صُهَيْبٌ وَأَهْلُهُ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هَذَا صُهَيْبٌ وَأَهْلُهُ فَقَالَ عَلَيَّ بِصُهَيْبٍ فَلَمَّا دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ أَصِيبَ عُمَرُ فَجَلَسَ صُهَيْبٌ يَبْكِي عِنْدَهُ يَقُولُ وَأُخَيَّاهُ وَأُخَيَّاهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ لَا تَبْكُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ أَمَا وَاللَّهِ مَا تُحَدِّثُونَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ كَاذِبِينَ مُكَذِّبِينَ وَلَكِنَّ السَّمْعَ يُخْطِئُ وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْقُرْآنِ لَمَّا يَشْفِيكُمْ أَلَّا تَزُرُّوْا وَازِرَةً وَزَرَّ أُخْرَى وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ.

بَابُ ۱۰۴۳ الرُّخْصَةُ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

۱۸۶۲ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْأَزْرَقِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ مَاتَ مَيِّتٌ مِنْ آلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ

سے تم ان کو نہیں روکتے ہو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طریقہ سے کیا کرتے تھے میں ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نکلا اور جس وقت (مقام) بیدا، میں پہنچے تو کچھ سواروں کو میں نے ایک درخت کے نیچے دیکھا۔ مجھ سے کہا گیا کہ تم دیکھو یہ سوار کون لوگ ہیں چنانچہ میں گیا اور میں نے دیکھا کہ وہاں پر حضرت صہیب رضی اللہ عنہ اور ان کے گھروالے موجود ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم ان لوگوں کو میرے پاس لے کر آؤ بہر حال جس وقت ہم لوگ مدینہ منورہ پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا تو صہیب رضی اللہ عنہ ان کے پاس جا کر رونے لگے اور پکارنے لگے ہائے میرے بھائی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم نہ روؤ کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ مردہ کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے یہ بات عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی تو انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم تم یہ حدیث جھوٹے لوگوں اور جھٹلانے والے لوگوں سے روایت نہیں کرتے ہو (مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں نے یہ حدیث بیان کی ہے وہ سچے لوگ ہیں) لیکن حدیث کے سننے میں غلطی ہو گئی ہے اور قرآن میں وہ بات موجود ہے کہ جس کی وجہ سے تمہاری تسلی ہو یعنی ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَا تَزُرُّوْا وَازِرَةً یعنی کوئی شخص دوسرے کا بوجہ نہیں اٹھائے گا لیکن نبی نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ عز و جل کا فرشتہ اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب میں اضافہ کرے گا۔

باب: میت پر آنسو بہانے کی اجازت کا بیان

۱۸۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد (رضی اللہ عنہم) میں سے کسی کی وفات ہو گئی (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی وفات ہو گئی) تو خواتین اکٹھا ہو کر رونے لگ گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور ان کو منع فرمانے لگے اور ان کو

ہاتھ لگ گئے رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر بن خطاب! ان کو جانے دو کیونکہ آنکھ آنسو بہانے والی ہے اور دل غمگین ہے اور موت کا وقت قریب ہے۔

النِّسَاءُ يَكِينٌ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ يَبْتَهِنَ وَنَظَرَ دَهْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعُهُنَّ يَا عُمَرُ فَإِنَّ الْغَيْنَ دَامِعَةٌ وَالْقَلْبُ مُصَابٌ وَالْعَهْدُ قَرِيبٌ۔

باب: دورِ جاہلیت کی طرح چیخنا چلانا

۱۸۶۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہمارے میں سے نہیں ہے جو کہ رخسار پیٹے (یعنی گال پر ہاتھ مار مار کر روئے) اور وہ شخص مسلمان نہیں ہے جو کہ گال پیٹے اور گریبان چاک کرے اور جاہلیت کے زمانہ کی طرح پکارے (یعنی ماتم کرے)۔

باب ۱۰۴۵ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

۱۸۶۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ ح أَنبَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُلُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ وَاللَّفْظُ لِعَلِيٍّ وَقَالَ الْحَسَنُ بِدَعْوَى۔

باب: چیخ کر رونے کی ممانعت

۱۸۶۴: حضرت صفوان بن محرز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ بے ہوش ہو گئے تو لوگ رونے لگ گئے تو انہوں نے فرمایا کہ میں تم لوگوں سے بری ہوتا ہوں جس طرح سے تم لوگوں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بری ہوئے وہ شخص ہمارے میں سے نہیں ہے جو کہ سر منڈائے اور کپڑے پھاڑ ڈالے اور چیخ چیخ کر روئے۔

باب ۱۰۴۶ السَّلْقِ

۱۸۶۴: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ خَالِدِ الْأَحْدَبِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَرَّرٍ قَالَ أَعْمَى عَلَى أَبِي مُوسَى فَبَكَوا عَلَيْهِ فَقَالَ أَبْرَأُ إِلَيْكُمْ كَمَا بَرَى الْبَنَاءُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَلَا خَرَقَ وَلَا سَلَقَ۔

باب: رخسار پر مارنے کی ممانعت سے متعلق

۱۸۶۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ہم لوگوں میں سے نہیں ہے جو کہ رخسار کو مارے اور گریبان چاک کرے اور زمانہ جاہلیت کے لوگوں کی طرح سے پکارے۔

باب ۱۰۴۷ ضَرْبِ الْخُدُودِ

۱۸۶۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُلُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

باب: مصیبت میں سر منڈانا ممنوع ہے

۱۸۶۶: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سخت بیمار ہو گئے

باب ۱۰۴۸ الخلق

۱۸۶۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ أَنبَأَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمِيْرٍ عَنْ

أَبِي صَحْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي نُزْدَةَ قَالَ لَمَّا تَقُلَّ أَبُو مُوسَى أَقْبَلَتْ امْرَأَتُهُ تُصْبِحُ قَالَ فَأَقَاقَ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبِرْكَ أَنِّي بَرِيٌّ مِمَّنْ بَرِيَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا بَرِيٌّ مِمَّنْ حَلَقَ وَخَرَقَ وَسَلَقَ.

باب ۱۰۴۹ شِقِّ الْجُيُوبِ

۱۸۶۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْحُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ.

۱۸۶۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ أُغِيْمِيَ عَلَيْهِ فَبَكَتْ أُمُّ وَلَدٍ لَهُ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ لَهَا أَمَا بَلَغَكَ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهَا فَقَالَتْ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ سَلَقَ وَحَلَقَ وَخَرَقَ.

۱۸۶۹: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ امْرَأَةِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَسَلَقَ وَخَرَقَ.

۱۸۷۰: أَخْبَرَنَا هَنَادٌ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِجَابٍ عَنِ الْقُرَيْعِ قَالَ لَمَّا تَقُلَّ أَبُو مُوسَى صَاحِبِ امْرَأَتِهِ فَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ مَا

تو ان کی اہلیہ محترمہ چیختی ہوئی آئیں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ جوش میں آ گئے اور فرمایا میں ہر ایک اس شخص سے بیزار ہوں کہ جس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بے زار تھے۔ دونوں نے فرمایا کہ ہم سے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ حدیث بیان فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص سے بیزار ہوں جو کہ سر منڈائے اور کپڑے پھاڑے۔

باب: گریبان چاک کرنا ممنوع ہے

۱۸۶۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہمارے میں سے نہیں ہے جو کہ رخسار پر مارے اور اپنا گریبان چاک کرے اور زمانہ جاہلیت کی طرح سے چیخ و پکار کرے (تفصیل ابھی اوپر بیان کی جا چکی)۔

۱۸۶۸: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ بے ہوش ہو گئے تو ان کی باندی رونے لگ گئی جب ان کو ہوش آ گیا تو فرمانے لگے۔ تم لوگوں کو اس بات کی خبر نہیں ملی جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہم نے ان سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا؟ (انہوں نے کہا) وہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: وہ شخص ہمارے میں سے نہیں جو کہ چیخ و پکار کرے اور سر منڈائے۔

۱۸۶۹: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہمارے میں سے نہیں جو کہ بال منڈائے یا چیخ و پکار کرے یا کپڑے پھاڑے۔

۱۸۷۰: روایت ہے کہ جس وقت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بہت بیمار ہو گئے اور ان کی اہلیہ نے ایک چیخ ماری اس پر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں یہ بات نہیں معلوم کہ رسول کریم نے کیا فرمایا؟ انہوں نے جواب

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلَى ثُمَّ سَكَتَ فَقِيلَ لَهَا بَعْدَ ذَلِكَ أَيْ شَيْءٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ حَلَّقَ أَوْ سَلَقَ أَوْ حَرَّقَ۔

بَابُ ۱۰۵۰ الْأَمْرِ بِالْإِحْتِسَابِ

وَالصَّبْرِ عِنْدَ الْمَصِيبَةِ

۱۸۷۱: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سَلِيمَانَ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أُرْسِلْتُ بِسُتِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ أَنْ ابْسُلِي قُبُصَ قَاتِنَا فَأَرْسَلَ يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أُعْطِيَ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَ اللَّهِ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ تَقْسِمُ عَلَيْهِ لِيَأْتِيَنَهَا فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبُو بَرْزَاءُ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرَفَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيَّ وَنَفْسَهُ تَقْفَعُ فَقَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ يَجْعَلُهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مَنِ عِبَادَهُ الرَّحْمَاءَ۔

۱۸۷۲: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى۔

۱۸۷۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ وَهُوَ

دیا: ہاں! کیوں نہیں جانتی؟ (یعنی یاد آگیا ہے)۔ پھر خاموش ہو گئیں لوگوں نے اس سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا تو حضرت موسیٰ کی اہلیہ نے فرمایا کہ رسول کریم نے لعنت فرمائی اس پر جو کہ بال منڈائے چیخ و پکار کرے شور مچائے یا کپڑے پھاڑ ڈالے۔

باب: مصیبت کے وقت صبر اور اللہ تعالیٰ سے ہی

مانگنے کا حکم

۱۸۷۱: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم کی صاحبزادی زینبؓ نے آپ کی خدمت اقدس میں یہ کہلوا یا کہ میرے لڑکے کی وفات کا وقت قریب ہے آپ تشریف لائیں آپ نے جواب میں کہلوا یا کہ خداوند تعالیٰ کی دولت ہے جو وہ واپس لے وہ اس کا ہے اور جو چیز وہ عطا فرمائے وہ بھی اسی کی ہے اور خداوند تعالیٰ کے یہاں ہر ایک شے کا ایک وقت مقرر ہے اس وجہ سے صبر ہی کرنا چاہیے اور ثواب اور اجر خدا سے ہی مانگنا چاہیے پھر انہوں نے قسم دے کر کہلوا بھیجا آپ تشریف لائیں اس وقت آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے ہمراہ سعد بن عبادہ اور ت معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابتؓ اور دوسرے حضرات تھے۔ حضرت نبی کریم ﷺ کے سامنے وہ لڑکا پیش کیا گیا اس کا سانس اس وقت ٹوٹ رہا تھا یہ منظر دیکھ کر آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے حضرت سعدؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ رحمت ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے قلوب میں رکھ دی ہے اور اللہ عز و جل ان ہی بندوں پر رحم فرماتا ہے جو (کہ دوسروں پر) رحم کرتے ہیں۔

۱۸۷۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: صبر وہی ہے کہ جو صدمہ اور مصیبت کے پہنچتے ہی ہو اور رونہ رونے دھونے کے بعد تو انسان کو آخر کار صبر آ ہی جاتا ہے۔

۱۸۷۳: حضرت قرۃ بنی سید سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اسکے ہمراہ ایک لڑکا تھا۔ آپ نے اس شخص سے دریافت

مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا
 أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ابْنٌ لَهُ
 فَقَالَ لَهُ اتَّحِبَّهُ فَقَالَ أَحَبَّكَ اللَّهُ كَمَا أُحِبُّهُ فَمَاتَ
 فَقَقَدَهُ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالَ مَا يَسُرُّكَ أَنْ لَا تَأْتِيَ أَبَا
 مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ عِنْدَهُ يَسْعَى يَفْتَحُ
 لَكَ.

کیا کہ تم کیا چاہتے ہو؟ اس شخص نے عرض کیا کہ خدا تعالیٰ تم سے محبت
 کرے اور ایسی محبت کرے کہ جیسی میں اس سے محبت کرتا ہوں اس
 کے بعد وہ لڑکا مر گیا آپ نے اس لڑکے کو نہیں دیکھا۔ اور اسکے والد
 سے لڑکے کے بارے میں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ لڑکا مر گیا۔ پھر
 آپ نے (اس لڑکے کے والد سے) فرمایا تم اس بات سے خوش نہیں
 ہوتے کہ تم جنت کے جس دروازہ پر جاؤ گے تو تم اپنے بچے کو پاؤ گے اور
 وہ تمہارے واسطے جنت کا دروازہ کھولنے کی کوشش کریگا۔

بَابُ ۱۰۵۱ ثَوَابِ مَنْ صَبَرَ

وَاحْتَسَبَ

۱۸۷۴: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
 قَالَ أَنَا عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ أَنَّ عَمْرُو
 بْنَ شُعَيْبٍ كَتَبَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
 حُسَيْنٍ يُعَزِّيه بِأَبِي لَهُ هَلَكَ وَذَكَرَ فِي كِتَابِهِ أَنَّهُ سَمِعَ
 أَبَاهُ يَحَدِّثُ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى لِعَبْدِهِ
 الْمُؤْمِنِ إِذَا ذَهَبَ بِصَفِيهِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَصَبَرَ
 وَاحْتَسَبَ وَقَالَ مَا أَمْرُ بِهِ بِثَوَابٍ دُونَ الْجَنَّةِ.

باب: مصیبت پر جو شخص صبر کرے اور اللہ عزوجل سے
 اجر مانگے اس کا ثواب

۱۸۷۴: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے
 حضرت عبد اللہ بن عبد الرحمن کو ان کے لڑکے کی وفات پر تعزیتی خط
 لکھا اور اس خط میں لکھا تھا کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ انہوں
 نے اپنے دادا حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے سنا کہ رسول
 کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل اپنے بندے سے
 رضامند نہیں ہوتا کسی اجر و ثواب سے جب اس بندہ کے بچے کو لے
 جاتا ہے اور وہ بندہ صبر کرتا ہے اور اجر و ثواب مانگتا ہے علاوہ جنت
 کے۔

صبر کرنے کا ثواب:

مطلب یہ ہے کہ جب کسی بندہ کے بچے کی وفات ہوتی ہے اور اس سخت حادثہ پر اس کے والدین صبر سے کام لیتے ہیں اور
 ثواب کی امید رکھتے ہیں تو اللہ عزوجل ایسے صابر بندوں کو صرف جنت سے نوازتے ہیں۔

بَابُ ۱۰۵۲ ثَوَابِ مَنْ احْتَسَبَ ثَلَاثَةً

مِنْ صُلْبِهِ

۱۸۷۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا
 ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ قُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ
 عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ

باب: جس کے تین بچے فوت ہو جائیں

اُس کا ثواب

۱۸۷۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے
 ارشاد فرمایا: جو شخص تین اولاد کی وفات پر جو کہ اس کے نطفہ سے پیدا
 ہوئی ہوں اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب مانگے تو وہ شخص جنت میں داخل

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ احْتَسَبَ ثَلَاثَةً مِنْ صُلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ أَوْ اثْنَانِ قَالَ أَوْ اثْنَانِ قَالَتِ الْمَرْأَةُ يَا لَيْتَنِي قُلْتُ وَاحِدًا.

ہوگا (یہ بات سن کر) ایک خاتون کھڑی ہوئی اور اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اور دو اولاد کی وفات پر؟ آپ نے فرمایا کہ دو اولاد کی وفات پر بھی یہی اجر و ثواب ہے اس پر اس خاتون نے عرض کیا کہ کاش میں ایک ہی کہتی (مطلب یہ ہے کہ ایک بچہ کی وفات ہونے کے بارے میں سوال کرتی تو آپ مذکورہ بالا اجر و ثواب ارشاد فرماتے۔)

بَابُ ۱۰۵۳ مَنْ يَتَوَفَّى

لَهُ ثَلَاثَةٌ

ہو جائے اس کا ثواب

۱۸۷۶: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَفَّى لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَلْغُوا الْحِنْتَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ.

۱۸۷۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ جس کی تین اولاد کی وفات ہو جائے جوانی کا زمانہ آنے سے قبل۔ مگر یہ کہ اللہ عزوجل اس کو اپنی رحمت و فضل سے جنت میں داخل فرمائے گا۔

۱۸۷۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ يُونُسَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ حَدِّثْنِي قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةٌ أَوْلَادٍ لَمْ يَلْغُوا الْحِنْتَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُمَا بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ.

۱۸۷۷: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت دو مسلمانوں کی (یعنی مسلم والدین کی) تین اولادیں مر جائیں جوانی سے قبل ہی تو اللہ عزوجل ان دونوں کو بخش دے گا اپنے فضل و کرم و رحمت سے۔

۱۸۷۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَسَّهَ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ.

۱۸۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کی تین اولاد کی وفات نہیں ہوتی پھر اس کو دوزخ کی آگ لگ جائے۔ لیکن قسم پورا ہونے کے لیے۔

ایک بشارت:

یہ ایک عظیم خوشخبری ہے کہ جس شخص کی زندگی میں اسکی تین اولاد کی وفات ہو جائے تو وہ دوزخ کی آگ سے ان شاء اللہ محفوظ رہے گا البتہ چونکہ ہر ایک کو دوزخ کے اوپر سے گزرنا ہے اس وجہ سے وہ بھی دوزخ کے پاس سے گزرے گا۔ جیسا کہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا "یعنی تمہارے میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ جو دوزخ کے اوپر سے نہ گزرے۔"

۱۸۷۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَلِيٍّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْحَقُ وَهُوَ الْأَزْرَقُ عَنْ عُرْفٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَمُوتُ بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةُ أَوْلَادٍ لَمْ يَلْغُوا الْجَنَّةَ إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللَّهُ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ يَقَالُ لَهُمْ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَيَقُولُونَ حَتَّى يَدْخُلَ آبَاؤُنَا فَيَقَالُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ۔

بَابُ ۱۰۵۴ مَنْ قَدَّمَ

ثَلَاثَةً

۱۸۸۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ قَالَ أَنبَأَنَا جَرِيرٌ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْقُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي طَلْقُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ بِي امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِابْنٍ لَهَا يَشْتَكِي فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَافُ عَلَيْهِ وَقَدْ قَدَّمْتُ ثَلَاثَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ احْتَطَرْتَ بِحِطَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ۔

بَابُ ۱۰۵۵ النَّعْيُ

۱۸۸۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ قَالَ أَنبَأَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعِيَ زَيْدًا وَجَعَفَرًا قَبْلَ أَنْ يَجِيَّ خَبَرُهُمْ فَنَعَاهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

۱۸۸۲: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ

۱۸۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کسی دو مسلمانوں (والدین) کے تین نابالغ بچے ان کی زندگی میں وفات پا جائیں تو اللہ تعالیٰ ان والدین کو اپنے فضل سے جنت میں داخل فرمادے گا۔ چنانچہ ان (بچوں) سے کہا جائے گا: جاؤ جنت میں چلے جاؤ۔ وہ عرض کریں گے۔ (اے اللہ عزوجل) ہم اس وقت تک جنت میں قدم نہیں رکھیں گے جب تک کہ ہمارے والدین ساتھ نہیں ہوں گے۔ اُس پر (اللہ عزوجل) ارشاد فرمائے گا: جاؤ تم اور تمہارے ماں باپ جنت میں (اکٹھے) داخل ہو جاؤ۔

باب: جس شخص کی زندگی میں اُس کی تین اولاد کی

وفات ہو جائے؟

۱۸۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ایک لڑکا لے کر جو کہ بیمار تھا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس لڑکے کے مرنے سے خوف کرتی ہوں اور اس سے پہلے میری تین لڑکے وفات پا چکے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے دوزخ سے مضبوط روک کر لی ہے (یعنی تم دوزخ سے محفوظ ہو گئی ہو)۔

باب: موت کی اطلاع پہنچانے سے متعلق

۱۸۸۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی وفات کی اطلاع دی ان کی وفات کی اطلاع آنے سے پہلے تو جس وقت آپ نے وفات کی اطلاع فرمائی تو آپ کی آنکھیں (غم سے) بہہ رہی تھیں (مطلب یہ ہے کہ مذکورہ حضرات کی وفات سے آنکھوں سے آنسو جاری تھے)

۱۸۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی بادشاہ حبش کے مرنے کی اطلاع دی جس دن وہ انتقال کر گیا اور فرمایا مغفرت مانگ لو اپنے بھائی کے

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَعَى لَهُمَا النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ
الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ۔

۱۸۸۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْمُقَرِّي ح وَأَبَانَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقَرِّي قَالَ حَدَّثَنَا
أَبِي قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ سَيْفٍ الْمُعَاوِرِيُّ
عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرٍو قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ بَصُرَ بِامْرَأَةٍ لَا نَظْنَ أَنَّهُ عَرَفَهَا
فَلَمَّا تَوَسَّطَ الطَّرِيقَ وَقَفَ حَتَّى انْتَهَتْ إِلَيْهِ فَإِذَا
فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَهَا مَا أَخْرَجَكَ مِنْ بَيْتِكَ يَا فَاطِمَةُ قَالَتْ أَتَيْتُ
أَهْلَ هَذَا الْمَيِّتِ ... فَتَرَحَّمْتُ إِلَيْهِمْ وَعَزَّيْتُهُمْ
بِمَيِّتِهِمْ قَالَ لَعَلَّكَ بَلَغْتَ مَعَهُمُ الْكُذَى قَالَتْ
مَعَاذَ اللَّهِ أَنْ أَكُونَ بَلَغْتُهَا وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ فِي
ذَلِكَ مَا تَذْكُرُ فَقَالَ لَهَا لَوْ بَلَغْتُهَا مَعَهُمْ مَا رَأَيْتِ
الْجَنَّةَ حَتَّى يَرَاهَا جَدُّ أَبِيكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ
رَبِيعَةُ ضَعِيفٌ۔

۱۸۸۳: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک
روز رسول کریم ﷺ کے ہمراہ جا رہے تھے کہ اس دوران آپ نے
ایک خاتون کو دیکھا ہمارے خیال میں آپ نے اس خاتون کو نہیں
پہچانا جس وقت راستہ کے درمیان پہنچ گئے تو آپ ﷺ اکھڑے
ہوئے یہاں تک کہ وہ خاتون آپ کے پاس پہنچ گئی اس وقت علم ہوا
کہ حضرت فاطمہؓ ان کی صاحبزادی ہیں رسول کریم ﷺ نے
فرمایا: اے فاطمہؓ! تم اپنے مکان سے کس وجہ سے نکل گئیں۔
انہوں نے فرمایا کہ میں اس مرنے والے کے گھر کے لوگوں کے پاس
گئی تھی ان پر میں نے رحمت کی دعا کی۔ اور ان کی مصیبت کی تعزیت
کی رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم ان کے ہمراہ قبرستان تک گئی تھیں۔
انہوں نے فرمایا کہ خدا کی پناہ میں کس وجہ سے قبرستان تک جاتی
اور آپ ﷺ سے میں سن چکی تھی جو آپ نے اس سلسلہ میں فرمایا تھا
اگر تم ان کے ہمراہ قبرستان تک چلی جاتی تو تم جنت کو نہ دیکھتی یہاں
تک کہ تمہارے والد کے دادا۔ (یعنی عبدالمطلب نہ دیکھتے اور وہ تو
کبھی بھی نہیں دیکھیں گے کیونکہ وہ کفر کی حالت میں مرے ہیں پھر تم
بھی نہیں دیکھو گی۔)

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف اور اس جیسی دیگر صحیح احادیث شریفہ سے خواتین کے قبرستان جانے کی ممانعت
ظاہر ہو رہی ہے۔

باب: مردہ کو پانی اور بیری کے پتے سے غسل سے متعلق
۱۸۸۴: حضرت اُمّ عطیہ انصاریہؓ سے روایت ہے کہ نبی ہم لوگوں کے
پاس تشریف لائے جس وقت کہ آپ کی صاحبزادی حضرت
زینبؓ کی وفات ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ تم ان کو غسل تین مرتبہ
دو یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ دو اگر تم مناسب خیال کرو (یعنی
جس وقت تک کہ خوب پاکی حاصل ہو) پانی اور بیری سے اور تم آخر

بَابُ ۵۶: اغْسِلِ الْمَيِّتَ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ
۱۸۸۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةَ قَالَتْ
دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حِينَ تَوَفَّيْتُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا
أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتِ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ

وَأَجْعَلَنَّ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْنًا مِنْ كَافُورٍ
فَإِذَا فَرَعْتَنَ فَأَذِنَنِي فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْنَاهُ فَأَعْطَانَا
حَقُّوهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا أَيَّاهُ-

کے غسل میں کچھ کافور ملا دو۔ جس وقت تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو تم
مجھے اطلاع کر دینا۔ جس وقت ہم لوگ فارغ ہو گئے تو ہم نے اطلاع
دی آپ نے اپنا تہہ بند دے دیا اور ارشاد فرمایا: تم یہ تہہ بند ان کے
جسم پر لپیٹ دو (یعنی بطور تبرک کفن کے نیچے تہہ بند رکھ لو۔)

باب: گرم پانی سے غسل سے متعلق

۱۸۸۵: حضرت ام قیسؓ سے روایت ہے کہ میرے لڑکے کی وفات ہو
گئی میں اس پر رونے لگ گئی تو میں نے اس شخص سے کہا کہ جو غسل دیا
کرتا تھا کہ تم میرے لڑکے کو ٹھنڈے پانی سے غسل نہ دو اور تم اس کو نہ
مار ڈالو (مراد ٹھنڈے پانی سے غسل نہ دو) یہ بات سن کر حضرت
عکاشہ بن محسن نبیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے ام قیسؓ
کا قول بیان کیا۔ آپؐ مسکرائے اور فرمایا کہ ام قیسؓ نے کیا کہا اسکی
زندگی دراز ہو پھر ہم کو اس بات کا علم نہیں کہ کسی خاتون کی عمر ام قیسؓ
کی عمر کے برابر ہوئی ہو بوجہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا فرمانے کے۔

بَابُ ۱۰۵۷ غُسْلُ الْمَيِّتِ بِالْحَمِيمِ

۱۸۸۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مَوْلَى أُمِّ قَيْسٍ
بِنْتِ مَحْصَنٍ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ قَالَتْ تَوَفَّيْتُ ابْنِي
فَجَزَّغْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لِلَّذِي يَغْسِلُهُ لَا تَغْسِلْ ابْنِي
بِالْمَاءِ الْبَارِدِ فَتَقَلُّهُ فَانْطَلَقَ عَكَاشَةُ بْنُ مَحْصَنٍ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِهَا
فَقَبَّسَ ثُمَّ قَالَ مَا قَالَتْ طَالَ عُمُرُهَا فَلَا نَعْلَمُ امْرَأَةً
عَمِرَتْ مَا عَمِرَتْ-

باب: میت کا سرد دھونا

۱۸۸۶: حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ ہمارے سے حضرت
ام عطیہؓ نے نقل فرمایا کہ ان خواتین نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
صاحب زادی کے سر کو تین چوٹی پر تقسیم کیا۔ میں نے عرض کیا کہ
بالوں کو کھول کر تین چوٹی کر دیں انہوں نے کہا کہ جی ہاں۔

بَابُ ۱۰۵۷ غُسْلُ رَأْسِ الْمَيِّتِ

۱۸۸۶: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ
عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَيُّوبُ سَمِعْتُ حَفْصَةَ تَقُولُ
حَدَّثَنَا أُمُّ عَطِيَّةَ إِنَّهُنَّ جَعَلْنَ رَأْسَ ابْنَةِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَةَ
قُرُونٍ قُلْتُ نَفْسَهُ وَجَعَلْنَهُ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ قَالَتْ نَعَمْ-

باب: مردے کو دائیں جانب سے غسل شروع کرنا اور

بَابُ ۱۰۵۹ غُسْلِ مَيِّا مِّنِ الْمَيِّتِ

وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ

مقامات وضو کو پہلے دھونا

۱۸۸۷: حضرت ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنی لڑکی کے غسل میں فرمایا کہ پہلے دائیں جانب کے اعضاء سے
اور وضو کے مقامات سے شروع کرو۔

۱۸۸۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
عَنْ خَالِدٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي غُسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأَنَّ بِسَائِمِهَا
وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا-

باب ۱۰۶۰ غُسلُ المَیِّتِ وَتَرًا

۱۸۸۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ مَا تَتَّ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَبَسْطٍ وَاغْسِلْنَهَا وَتَرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا إِنْ رَأَيْتَ ذَلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْأُخْرَةِ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْنِ فَادْنِي فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْنَاهُ فَالْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ وَ قَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ مَسْطِنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ: وَالْقَيْنَا هَامِنَ خَلْفَهَا۔

باب ۱۰۶۱ اغْسلِ المَیِّتِ أَكْثَرَ مِنْ خَمْسٍ

۱۸۸۹: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَبَسْطٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْأُخْرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْنِ فَادْنِي فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْنَاهُ فَالْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ وَ قَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ۔

باب ۱۰۶۱ اغْسلِ المَیِّتِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعَةٍ

۱۸۹۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تَرَفَّيْتُ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ

باب: مردے کو طاق مرتبہ غسل سے متعلق

۱۸۸۸: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کی وفات ہو گئی آپ نے ہم کو بلا کر بھیج دیا اور ارشاد فرمایا کہ ان کو پانی اور پیری سے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ غسل دینا اور اگر تم لوگ مناسب سمجھو اور آخر میں کچھ کافور ملا دو اور جس وقت غسل سے فراغت ہو جائے تو مجھ کو خبر دینا۔ جس وقت ہم فارغ ہو گئے تو آپ کو اطلاع دی گئی آپ نے اپنا تہہ بند ہم لوگوں کی جانب پھینک دیا اور ارشاد فرمایا کہ ان کے جسم پر (یہ تہہ بند) لپیٹ دو اور بال ان کے تین چوٹی کر کے لٹکا دو ان کی پشت کی طرف۔

باب: مردہ کو پانچ مرتبہ سے زیادہ غسل دینے سے متعلق

۱۸۸۹: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کی وفات ہو گئی آپ نے ہم کو بلا بھیجا اور ارشاد فرمایا کہ اس کو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ غسل دو یا اس سے زیادہ مرتبہ اگر تم کو ضرورت معلوم ہو پانی اور پیری سے اور آخر میں کافور شریک کرو جس وقت غسل سے فراغت ہو جائے تو تم مجھ کو اطلاع دو۔ جس وقت ہم لوگ غسل سے فراغت پا گئے تو آپ کو اطلاع دی آپ نے اپنا تہہ بند عطا فرمایا اور ارشاد فرمایا یہ اس کے جسم پر لپیٹ دو۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ: ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ..... یعنی تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ غسل دو یا اس سے زیادہ اگر تم کو مناسب معلوم ہو۔

باب: میت کو سات سے زیادہ مرتبہ غسل دینا

۱۸۹۰: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کی وفات ہوئی آپ نے ان کو غسل دینے کا حکم دیا تو فرمایا: غسل دو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکھو میں نے کہا کہ طاق مرتبہ؟ فرمایا: جی ہاں اور آخر میں

کافور یا کوئی چیز کافور جیسی شریک کرو۔ جس وقت غسل دے چکو تو تم مجھ کو اطلاع دینا۔ جس وقت ہم لوگ غسل نے فارغ ہو گئے تو آپ کو اطلاع دی گئی آپ نے اپنا تہہ بند دے دیا اور فرمایا کہ یہ ان کے جسم پر لپیٹ دو۔

۱۸۹۱: اس حدیث کا ترجمہ مذکورہ حدیث کی طرح ہے۔

۱۸۹۲: اس حدیث کا مفہوم بھی سابقہ حدیث جیسا ہے۔

ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنِ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْتَنَ فَأَذِنْنِي فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْنَاهُ فَالْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ اشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ۔

۱۸۹۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي يُوْبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ نَحْوَ غَيْرِ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَ ذَلِكَ۔

۱۸۹۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ بَعْضِ إِخْوَتِهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تَوَقَّيْتُ ابْنَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرْنَا بِغُسْلِهَا فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَ قُلْتُ وَتَرَا قَالَ نَعَمْ وَاجْعَلْنِ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْتَنَ فَأَذِنْنِي فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْنَاهُ فَأَعْطَانَا حَقْوَهُ وَقَالَ اشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ۔

باب: غسل میت میں کافور کی آمیزش

۱۸۹۳: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم لوگ غسل میں مشغول تھے آپ نے ان کی لڑکی سے فرمایا کہ تم ان کو تین مرتبہ غسل دو یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو اگر مناسب خیال کرو اور تم پانی اور بیری کے پتے سے غسل دو اور آخر میں کچھ کافور شریک کر لو اور تم جس وقت غسل سے فارغ ہو جاؤ تو تم مجھ کو بھی خبر دینا۔ جس وقت ہم لوگ غسل سے فارغ ہو گئے تو آپ کو اطلاع دی آپ نے اپنا تہہ بند پھینک دیا اور فرمایا کہ یہ ان کو اڑھا دو۔ حفصہ نے فرمایا کہ تم ان کو تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ غسل دو یہ فرمایا۔ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہم نے ان کے

باب ۱۰۶۳ الكافور في غسل الميت

۱۸۹۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي يُوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنِ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْتَنَ فَأَذِنْنِي فَلَمَّا فَرَعْنَا أَذْنَاهُ فَالْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ اشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ قَالَ وَقَالَتْ حَفْصَةُ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا قَالَ وَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ مَشَطْنَاهَا

ثَلَاثَةَ قُرُونٍ۔

بالوں کی تین چوٹی کر دیں۔ لیکن روایت میں ہے کہ: وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ یعنی ہم نے ان کے سر کی تین چوٹی کر دیں۔

۱۸۹۳: اس حدیث کا ترجمہ سابقہ حدیث جیسا ہے۔

۱۸۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ۔

۱۸۹۵: اس حدیث کا ترجمہ بھی سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۱۸۹۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَتْ حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ۔

باب: اندر ایک کپڑا ڈالنا کیسا ہے؟

بَابُ ۱۰۶۳ الشُّعَارِ

۱۸۹۶: حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا ایک انصاری خاتون تھیں وہ جلدی میں آئی (شہر بصرہ میں) اپنے لڑکے کو دیکھنے کے لیے۔ لیکن انہوں نے اپنے لڑکے کو نہیں پایا (بوجہ وفات) تو اس خاتون نے ہم سے حدیث بیان کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کی لڑکی کو ہم لوگ غسل دینے میں مشغول تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ان کو تین مرتبہ یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو اگر مناسب خیال کرو اور تم لوگ پانی اور بیری (کے پتوں سے) غسل دو اور آخر میں کچھ کافور شریک کر لو۔ جس وقت غسل سے فراغت ہو جائے تو مجھے اطلاع دو۔ جس وقت ہم لوگ فراغت حاصل کر چکے تو آپ نے اپنا تہ بند پھینک دیا اور ارشاد فرمایا: ان کے جسم پر لپیٹ دو اس سے زیادہ بیان نہیں فرمایا اور فرمایا کہ میں واقف نہیں کہ آپ کی کونسی صاحب زادی تھیں۔ میں نے عرض کیا کہ اشعار سے کیا مراد ہے؟ کیا ازار پہنانا مقصود ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے لپیٹ دینا مقصود ہے یہ کپڑا آپ نے کفن کے اندر بطور تبرک کے لپیٹ دینے کا حکم فرمایا۔

۱۸۹۶: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ بْنُ أَبِي تَمِيمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يَقُولُ كَانَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ أَمْرًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَدِمَتْ تَبَادُرُ ابْنًا لَهَا فَلَمْ تَدْرِ كَمُ حَدَّثَنَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْأَخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَعْتَنَ فَأَذِنَنِي فَلَمَّا فَرَعْنَا الْفَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ وَقَالَ اشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ وَلَمْ يَرِدْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ لَا أَدْرِى أَيْ بَنَاتِهِ قَالَ قُلْتُ مَا قَوْلُهُ اشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ اتَّوَزَّرُ بِهِ قَالَ لَا أَرَاهُ إِلَّا أَنْ يَقُولَ الْفُضْنَهَا فِيهِ۔

۱۸۹۷: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لڑکی کی وفات ہو گئی۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم ان کو تین مرتبہ

۱۸۹۷: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تَوَفَّيَ أَحَدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتَنَ ذَلِكَ وَاغْسِلْنَهَا بِالسِّدْرِ وَالْمَاءِ وَاجْعَلْنَ فِي آخِرِ ذَلِكَ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ فَإِذَا فَرَّغْتَنَ فَإِذْنِي قَالَتْ فَأَذْنَاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَهُ فَقَالَ اشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ.

بَابُ ۱۰۶۵ الْأَمْرُ بِتَحْسِينِ الْكَفْنِ

۱۸۹۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ الرَّقِّيُّ الْقَطَّانُ وَيُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَبَانَا حَبَّاجُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ مَاتَ فَقَبِرَ لَيْلًا وَكَفِّنَ فِي كَفْنٍ غَيْرِ طَائِلٍ فَرَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْبَرَ إِنْسَانٌ لَيْلًا إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى ذَلِكَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَحْسِنْ كَفْنَهُ.

بَابُ ۱۰۶۶ أَيُّ الْكَفْنِ خَيْرٌ

۱۸۹۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَبَانَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبُسُوفُ مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ.

بَابُ ۱۰۶۷ كَفْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ

۱۹۰۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَفِنَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُولِيَّةٍ بَيْضٍ.

یا پانچ مرتبہ یا زیادہ مرتبہ غسل دوا اگر تم مناسب خیال کرو اور تم لوگ اس کو بیری اور پانی سے دھو ڈالو اور آخر میں تم لوگ کچھ کافور شریک کر لو جس وقت غسل سے فراغت ہو جائے تو مجھ کو اطلاع کرنا ہم نے اطلاع دی آپ کو۔ آپ نے اپنا تہہ بند پھینک دیا اور ارشاد فرمایا کہ تم لوگ یہ اس کے جسم پر لپیٹ دو۔

باب: عمدہ کفن دینے کی تاکید

۱۸۹۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو آپ نے اپنے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ فرمایا کی جن کی وفات ہو چکی تھی اور رات کو ان کی تدفین کی گئی تھی ایک ناقص قسم کے کفن میں۔ آپ نے رات میں تدفین سے منع فرمایا لیکن جس وقت ضرورت ہو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کا وارث ہو تو تم اس کو عمدہ قسم کا کفن دو۔

باب: کفن کون سی قسم کا بہتر ہے؟

۱۸۹۹: حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ وہ عمدہ اور پاکیزہ ہوتے ہیں اور تم لوگ ان ہی کپڑوں میں اپنے مردوں کو دفن کیا کرو۔

باب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن کتنے کپڑے میں

دیا گیا؟

۱۹۰۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (ملک یمن کے ایک گاؤں) سحول کے تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا، جن میں پگڑی اور عمامہ نہیں تھا۔

۱۹۰۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ.

۱۹۰۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے (کپڑے کی ایک قسم) تین سفید کپڑے سے کفن دیئے گئے اور اس میں قمیص اور عمامہ نہیں تھا۔

۱۹۰۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ كُفِّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ يَمَانِيَةٍ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ فَذُكِرَ لِعَائِشَةَ قَوْلُهُمْ فِي ثَوْبَيْنِ وَبُرْدٍ مِنْ حَبْرَةٍ فَقَالَتْ قَدْ أَتَى بِالْبُرْدِ وَلَكِنَّهُمْ رَدُّوهُ وَلَمْ يَكْفِنُوهُ فِيهِ.

۱۹۰۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملک یمن کے تین کپڑوں میں جو کہ روئی کے تھے ان میں کفن دیا گیا ان میں نہ گرتا تھا اور نہ عمامہ شامل تھا پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے تذکرہ ہوا کہ دو کپڑے اور ایک چادر تھی ملک یمن کی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ملک یمن کی چادر آئی تھی۔ لیکن لوگوں نے اس کو واپس کر دیا اور اس کو آپ کے کفن میں نہیں شامل کیا۔

مسنون کفن:

کفن دینے سے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ نہ تو کفن میں فضول خرچی سے کام لیا جائے اور نہ کنجوسی کی جائے بلکہ مرنے والا شخص عام طریقہ سے جس طریقہ کا لباس پہنا کرتا تھا اسی طرح کا لباس کفن میں دے یعنی متوسط درجہ کا کفن دیا جائے اور ناقص کفن نہ دیا جائے اور حدیث نمبر ۱۸۹۸ میں عمدہ کفن کا حکم اور رات میں دفن کرنے سے منع فرمایا گیا ہے اس کی وضاحت یہ ہے کہ دراصل رات میں دفن کرنے کی صورت میں لوگ نماز جنازہ میں کم تعداد میں شرکت کریں گے یا وجہ یہ ہے کہ لوگ ناقص کفن دیں گے یا کفن کا عیب چھپائیں گے ورنہ اصل کے اعتبار سے رات میں کفن پہنانا اور وقت ضرورت دفن کرنا درست ہے اور مسائل کفن دفن سے متعلق مکمل وضاحت حضرت مولانا ذاکر عبدالحی رحمہ اللہ کی شہرہ آفاق تصنیف ”احکام میت“ میں مذکور ہیں۔ اس موضوع کی مکمل تفصیل مذکورہ کتاب میں ملاحظہ فرمائی جاسکتی ہے۔

باب: کفن میں قمیص ہونے سے متعلق

بَابُ ۱۰۶۸ الْقَمِيصُ فِي الْكُفْنِ

۱۹۰۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ حَتَّى أَكْفِنَهُ فِيهِ وَصَلِيَ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرَ لَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ ثُمَّ قَالَ إِذَا فَرَعْتُمْ فَأَذِنُونِي أَصَلِّيْ عَلَيْهِ فَجَذَبَهُ عُمَرُ وَقَالَ قَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ أَنَا

۱۹۰۳: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت عبد اللہ بن ابی منافق مر گیا تو اس کا لڑکا خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گرتہ عطا فرمائیں تاکہ میں اپنے والد کو اس کا کفن دوں اور آپ اس پر نماز ادا فرمائیں اور اس کے واسطے مغفرت کی دعا مانگیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قمیص اس کو دے دی پھر فرمایا: جس وقت تم لوگ (غسل اور کفن سے) فارغ ہو جاؤ تو تم مجھے اطلاع کر دینا۔ میں نماز ادا کروں گا اس بات پر عمرؓ نے یہ سن کر آپ کو

بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ قَالَ اسْتَغْفِرُ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ... فَصَلَّى عَلَيْهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ۔

(پیارے) کھینچ لیا اور کہا کہ اللہ عزوجل نے آپ کو منع فرمایا ہے منافقین پر نماز پڑھنے سے۔ آپ نے فرمایا: مجھ کو اختیار دیا گیا ہے کہ میں ان کے واسطے مغفرت طلب کروں یا نہ کروں پھر آپ نے اس پر نماز ادا فرمائی۔ اس پر اللہ عزوجل نے عمر کی تمنا کے مطابق آیت کریمہ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا﴾ نازل فرمائی۔

خلاصہ الباب ☆ اس آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے کہ نہ نماز پڑھ ان میں سے کسی پر کبھی جب وہ مر جائے اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے منافق لوگوں پر نماز پڑھنا چھوڑ دیا۔

۱۹۰۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ قَبْرَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي وَقَدْ وُضِعَ فِي حُفْرَتِهِ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ لَهُ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَالْبَسَهُ قَمِيصَهُ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

۱۹۰۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک مرتبہ عبد اللہ بن ابی کی قبر پر پہنچے۔ وہ قبر میں رکھ دیا گیا تھا آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور حکم فرمایا وہ (قبر سے) نکالا گیا۔ آپ نے اس کو بٹھلایا دو گھٹنوں پر پھر آپ نے اس کو اپنا (مبارک) گرتہ پہنایا اور آپ نے اپنا تھوک سر پر ڈالا۔

۱۹۰۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزَّهْرِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو وَ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ وَكَانَ الْعَبَّاسُ بِالْمَدِينَةِ فَطَلَبَتِ الْأَنْصَارُ ثَوْبًا يَكْسُونَهُ فَلَمْ يَجِدُوا قَمِيصًا يَصْلَحُ عَلَيْهِ إِلَّا قَمِيصَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَكَسَوْهُ إِيَّاهُ۔

۱۹۰۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ میں تھے پس انصار نے ایک گرتہ ان کے پہننے کے واسطے تلاش کیا تو وہ نہیں ملا لیکن عبد اللہ بن ابی کا گرتہ ٹھیک آیا وہی گرتہ ان کو پہنا دیا گیا۔

۱۹۰۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ الْأَعْمَشِ ح وَآخِبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقًا قَالَ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَعِي وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى فَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِمَّا مَنَ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مِصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قَبْلَ يَوْمِ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نَكْفِنُهُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَيْنَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا

۱۹۰۶: حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کے ہمراہ ہجرت اللہ تعالیٰ کیلئے کی (یعنی ہجرت کا مقصد رضاء الہی حاصل کرنا تھا تو اس عمل سے ہمارا اجر اللہ عزوجل کے نزدیک ثابت اور قائم ہو گیا لیکن ہمارے میں سے کوئی شخص چلا گیا اور اس شخص نے اپنے اجر میں سے کچھ نہیں کھویا) بلکہ اس کا تمام کا تمام اجر و ثواب آخرت میں رہا) ان میں سے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے جو کہ غزوہ احد کے دن قتل کیے گئے تھے اور ان کے کفن کے واسطے ہم لوگوں نے کوئی چیز نہیں پائی لیکن ایک کملی جس وقت ہم لوگ اس کو ان کے سر پر رکھتے تو پاؤں باہر نکل آتے اور جس وقت ہم پاؤں پر رکھتے تو سر نکل آتا۔ رسول

غَطَيْنَا بِهَا رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَغْطِيَ بِهَا رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ إِذْ خَرَا وَمِنَّا مَنْ آيَنَتْ لَهُ ثَمَرَتَهُ فَهُوَ يَهْدِي بِهَا وَاللَّفْظُ لِإِسْمَاعِيلَ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم فرمایا کہ ان کا سر چھپا دو اور پاؤں کے اوپر اؤخر (یہ ایک قسم کی گھاس ہے) وہ ڈال دو اور ہمارے میں سے کوئی شخص ایسا نہیں تھا کہ جس کے پھل پک جاتے اور وہ شخص ان پھلوں کو اکٹھا کرتا ہے (مراد یہ ہے کہ کسی کے پاس باغات نہیں تھے یہ اشارہ ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بے سرو سامانی کی زندگی کی طرف)۔

بَابُ ۱۰۶۹ كَيْفَ يَكْفَنُ الْمُحْرِمُ

إِذَا مَاتَ

۱۹۰۷: أَخْبَرَنَا عُثْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَنْ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوا الْمُحْرِمَ فِي ثَوْبَيْهِ الَّذِينَ أَحْرَمَ فِيهِمَا وَاغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُمَسِّسُوهُ بِطَبِّ وَلَا تُحْمِرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُحْرِمًا۔

باب: جس وقت احرام باندھا ہوا شخص فوت ہو جائے تو

اس کو کس طریقہ سے کفن دینا چاہیے؟

۱۹۰۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرنے والے شخص کو اس کے دو کپڑوں میں غسل دو کہ جن کپڑوں میں اس شخص نے احرام باندھا تھا اور تم لوگ اس کو پانی اور بیری (کے پتے) سے غسل دو اور تم اس کو کفن دو اسی دو کپڑوں میں غسل دو اور تم اس کو خوشبو نہ لگاؤ اور تم اس کا سر بھی نہ ڈھانپو وہ شخص قیامت کے دن احرام باندھے ہوئے اٹھے گا۔

بَابُ ۱۰۷۰ الْمِسْكُ

۱۹۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَشَبَابَةُ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَلِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ سَمِعَ أَبَا نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَطِيبُ الطِّيبِ الْمِسْكُ۔

باب: مشک سے متعلق احادیث

۱۹۰۸: حضرت ابو سعید بن النضیر سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں کی بہتر خوشبو مشک ہے۔

۱۹۰۹: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدَّرَهَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أُمِّيَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرِّثَّانِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْرِ طِبِّكُمْ الْمِسْكُ۔

۱۹۰۹: یہ روایت سابقہ روایت جیسی ہے۔

بَابُ ۱۰۷۱ الْإِذْنُ بِالْجَنَازَةِ

۱۹۱۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ

باب: جنازہ کی اطلاع دینے سے متعلق

۱۹۱۰: حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسکین خاتون بیمار ہو گئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع

أَنَّ مَسْكِينَةً مَرَضَتْ فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرَضِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْمَسَاكِينَ وَيَسْأَلُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَتْ فَأَذْنُونِي فَأُخْرِجَ بِجَنَازَتِهَا لَيْلًا وَكَرِهُوا أَنْ يُوقَفُوا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُخْبِرَ بِالَّذِي كَانَ مِنْهَا فَقَالَ أَلَمْ أَمُرْكُمْ أَنْ تُؤْذِنُونِي بِهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَرِهْنَا أَنْ نُوقِفَكَ لَيْلًا فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَفَّ بِالنَّاسِ عَلَى قَبْرِهَا وَتَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ۔

ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مساکین کی عیادت فرمایا کرتے تھے اور ان کے احوال دریافت فرمایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت اس کی وفات ہو جائے تو تم مجھ کو اس کی اطلاع دینا۔ چنانچہ اس کا انتقال ہو گیا اس کا جنازہ رات کے وقت نکلا لوگوں نے رات کو آپ کو بیدار کرنا مناسب نہیں سمجھا اور اس کو دفن کیا۔ جس وقت صبح ہوئی تو رسول کریم ﷺ نے حال دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ میں نے تم کو حکم نہیں دیا تھا کہ تم مجھ کو خبر کرنا۔ لوگوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ! (بلاشبہ آپ نے حکم فرمایا تھا لیکن) ہم کو آپ کو رات کے وقت بیدار کرنا برا معلوم ہوا اور پھر رسول کریم ﷺ نکلے یہاں تک کہ صف قائم فرمائی لوگوں کی اس کی قبر پر اور چار تکبیر پڑھی۔

بَابُ ۱۰۷۲ السَّرْعَةُ بِالْجَنَازَةِ

باب: جنازہ جلدی لے جانے سے متعلق

۱۹۱۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مِهْرَانَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ عَلَى سَرِيرِهِ قَالَ قَدِّمُونِي قَدِّمُونِي وَإِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ يَعْنِي السُّوءَ عَلَى سَرِيرِهِ قَالَ يَا وَيْلَى أَيْنَ تَنْهَبُونَ بَنِي۔

۱۹۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس وقت کوئی نیک بندہ چار پائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ مجھ کو لے چلو اور جس وقت گناہ گار اور برا آدمی رکھا جاتا ہے چار پائی پر تو وہ کہتا ہے کہ خرابی ہو تم مجھ کو کس جگہ لے جاتے ہو؟

۱۹۱۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي قَدِّمُونِي وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا إِلَى أَيْنَ تَنْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ۔

۱۹۱۲: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت جنازہ رکھا جاتا ہے پھر لوگ اس کو اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر وہ شخص نیک ہوتا ہے تو وہ شخص کہتا ہے کہ تم لوگ مجھ کو آگے لے چلو آگے لے چلو اور اگر وہ شخص نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے کہ خرابی ہو کس جگہ تم لوگ مجھ کو لے جاتے ہو؟

۱۹۱۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ

۱۹۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ

عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكَ صَلَاحَةً فَخَيْرٌ تَقْدِمُونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تَكَ غَيْرَ ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ۔

۱۹۱۴: أَخْبَرَنَا سُورِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ كَانَتْ صَلَاحَةً قَدَّمْتُمُوهَا إِلَى الْخَيْرِ وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذَلِكَ كَانَتْ شَرًّا تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ۔

۱۹۱۵: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ أَنَبَاءُ عَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ شَهِدْتُ جَنَازَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ وَخَرَجَ زِيَادٌ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْ السَّرِيرِ فَجَعَلَ رِجَالُ مِنْ أَهْلِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمَوَالِهِمْ يَسْتَقْبِلُونَ السَّرِيرَ وَ يَمْشُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ وَيَقُولُونَ رُويْدًا بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ فَكَانُوا يَدْيُونَ دِييَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بَعْضَ الطَّرِيقِ الْمَرِيدِ لِحَقْنَا أَبُو بَكْرَةَ عَلَى بَغْلَةٍ فَلَمَّا رَأَى الَّذِينَ يَصْنَعُونَ حَمِلَ عَلَيْهِمْ بِنَعْلَتِهِ وَأَهْوَى إِلَيْهِمْ بِالسَّوِطِ وَقَالَ خَلَوْا الَّذِي أَكْرَمَ وَجْهَ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا لَنَكَادُ نَرْمُلُ بِهَا رَمْلًا فَانْبَسَطَ الْقَوْمُ۔

۱۹۱۶: عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّا لَنَكَادُ۔

۱۹۱۷: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَحْيَى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّتْ بِكُمْ جَنَازَةٌ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ جنازہ کو جلدی لے چلو اگر وہ مرنے والا شخص نیک آدمی ہے تو اس کو نیکی کی جانب لے جاتے ہو اور اگر نیک نہیں ہے تو تم لوگ کو برے آدمی کو گردنوں سے اتار دینا چاہیے۔

۱۹۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جلدی جنازہ کو لے چلو اگر وہ مرنے والا نیک آدمی ہے تو تم لوگ اس کو نیکی کی جانب لے جاتے ہو اور اگر مرنے والا شخص نیک نہیں ہے تو برے آدمی کو تم لوگ گردنوں سے جلدی اتار دو۔

۱۹۱۵: حضرت عبدالرحمن بن یونس سے روایت ہے کہ میں حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے ہمراہ تھا اور کافی آگے چل رہے تھے تخت کے سامنے تو چند لوگوں نے عبدالرحمن کے رشتہ داروں اور ان کے غلاموں میں سے تخت کے آگے چلنا شروع کیا اپنی ایڑیوں پر اور آہستہ آہستہ کہنے لگے چلو اللہ عزوجل تم کو برکت عطا فرمائے تو وہ لوگ آہستہ چل رہے تھے یہاں تک کہ جس وقت (مقام) الربد کے راستے میں تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے خچر پر سوار ہو کر چلے جس وقت انہوں نے یہ حالت دیکھی تو خچر کو اس طرف سے لے گئے اور کوزوں سے اشارہ کیا اور کہا ہٹ جاؤ اس ذات کی قسم جس نے عزت بخشی حضرت ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کے منہ کو تم نے دیکھا ہوتا ہم لوگ رسول کریم رضی اللہ عنہ کے نزدیک دوڑتے ہوئے جنازوں کو لے چلتے یہ سن کر لوگ خاموش ہو گئے۔

۱۹۱۶: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کرنے لگتے جنازہ میں۔

۱۹۱۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم لوگوں کے سامنے سے جنازہ گزرے تو تم لوگ کھڑے ہو جاؤ اور اگر جنازہ کے ساتھ جائے تو وہ نہ بیٹھے جس وقت تک کہ جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے۔

تَوَضَّعَ۔

باب: جنازہ کے لیے کھڑے ہونے کا حکم

بَابُ ۱۰۷۳ الْأَمْرُ بِالْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

۱۹۱۸: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص جنازہ دیکھے پھر اس کے ساتھ نہ چلے (بلکہ) کھڑا رہے یہاں تک کہ جنازہ آگے نکل جائے یا زمین پر رکھا جائے آگے جانے سے پہلے۔

۱۹۱۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الْجَنَازَةَ فَلَمْ يَكُنْ مَا شِئًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى تُخَلِّفَهُ أَوْ تَوَضَّعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ۔

۱۹۱۹: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے رہو حتیٰ کہ جنازہ آگے نکل جائے یا زمین پر رکھا جائے۔

۱۹۱۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ ابْنِ رَبِيعَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمُ أَوْ تَوَضَّعَ۔

۱۹۲۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم لوگ جنازہ کو دیکھو تو تم کھڑے رہو جو شخص جائے وہ نہ بیٹھے جس وقت تک کہ جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے۔

۱۹۲۰: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ هِشَامِ بْنِ ح وَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تَوَضَّعَ۔

۱۹۲۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا بیٹھے ہوئے جنازہ میں جس وقت تک وہ زمین پر نہ رکھا جائے۔

۱۹۲۱: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ قَالَا مَا رَأَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهِدَ جَنَازَةً قَطُّ فَجَلَسَ حَتَّى تَوَضَّعَ۔

۱۹۲۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر لوگ ایک جنازہ لے کر آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ نکلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔

۱۹۲۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ذَكْرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ ح وَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرُّوا عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ وَقَالَ

عَمْرُو بْنُ رَسُولٍ اللَّهُ ﷺ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ۔

۱۹۲۳: أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ بْنُ قَابِثٍ عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ قَابِثٍ أَنَّهُمْ كَانُوا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَطَلَعَتْ جَنَازَةٌ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَنْ مَعَهُ فَلَمْ يَزَالُوا قِيَامًا حَتَّى نَفَذَتْ۔

بَابُ ۱۰۷۴ الْقِيَامُ لِجَنَازَةِ الْمُشْرِكِينَ

۱۹۲۴: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ سَهْلُ بْنُ حَنَيفٍ وَ قَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقِيلَ لَهُمَا إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَقَالَ مُرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ أَلَيْسَتْ نَفْسًا۔

۱۹۲۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ هِشَامِ ح وَأَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقُمْنَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا هِيَ جَنَازَةٌ يَهُودِيَّةٌ فَقَالَ إِنَّ لِلْمَوْتِ فِرْعَا فَاذًا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا اللَّفْظُ لِخَالِدٍ۔

بَابُ ۱۰۷۵ الرُّخْصَةُ فِي تَرْكِ الْقِيَامِ

۱۹۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نُجَيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مُعْمَرٍ قَالَ

۱۹۲۳: حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران ایک جنازہ نکلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو گئے پھر کھڑے رہے یہاں تک کہ وہ جنازہ نکل گیا۔

باب: مشرکین کے جنازہ کے واسطے کھڑے رہنا

۱۹۲۴: حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اور قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ قادیسیہ (شہر) میں تھے انکے پاس سے ایک جنازہ گزرا وہ کھڑے ہو گئے لوگوں نے کہا کہ یہ بھی ایک زمین کار بننے والا ہے (پھر کس وجہ سے کھڑے ہوتے ہو؟) انہوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا آپ اس کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے لوگوں نے کہا کہ یہ جنازہ یہودی کا تھا۔ انہوں نے کہا کہ کیا یہ روح نہیں ہے۔ (یعنی کیا یہ انسان نہیں ہے اور موت سب کیلئے قابل احترام اور قابل عبرت ہے)۔

۱۹۲۵: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے سامنے سے ایک جنازہ نکلا رسول کریم ﷺ کھڑے ہو گئے ہم لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو گئے میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ جنازہ ایک یہودی عورت کا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت ایک قسم کی ہیبت ہے جس وقت تم لوگ جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

باب: جنازہ کے واسطے کھڑے نہ ہونے سے متعلق

۱۹۲۶: حضرت ابو عمر سے روایت ہے کہ ہم لوگ علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ اس دوران ایک جنازہ آیا لوگ اس کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ علی

كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ فَمَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامُوا لَهَا فَقَالَ عَلِيُّ
مَا هَذَا قَالُوا أُمْرُ أَبِي مُوسَى فَقَالَ إِنَّمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ
بِجَنَازَةِ يَهُودِيَّةٍ وَلَمْ يَعُدْ بَعْدَ ذَلِكَ۔

۱۹۲۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ
عَنْ مُحَمَّدٍ أَنَّ جَنَازَةَ مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
وَأَبْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمْ ابْنُ عَبَّاسٍ
فَقَالَ الْحَسَنُ أَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَنَازَةِ يَهُودِيٍّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ۔

۱۹۲۸: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا
هُشَيْمٌ قَالَ أَبَانَا مَنْصُورٌ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ مَرَّ
بِجَنَازَةٍ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ
الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمْ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ الْحَسَنُ لِابْنِ
عَبَّاسٍ أَمَا قَامَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَامَ لَهَا ثُمَّ قَعَدَ۔

۱۹۲۹: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ عُلَيَّةَ
عَنْ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَرَّتْ بِهِمَا جَنَازَةٌ فَقَامَ
أَحَدُهُمَا وَقَعَدَ الْآخَرُ فَقَامَ الَّذِي قَامَ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ
عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
قَامَ قَالَ لَهُ الَّذِي جَلَسَ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَسَ۔

۱۹۳۰: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هُرُونَ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
حَاتِمٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ
عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتَّى
جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ إِنَّمَا مَرَّ بِجَنَازَةِ
يَهُودِيٍّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ﷺ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ ایک یہودی خاتون کے جنازہ کو
دیکھ کر کھڑے ہو گئے پھر اس کے بعد کبھی کھڑے نہیں ہوئے تو وہ حکم
موقوف اور ملتوی ہو گیا۔

۱۹۲۷: حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ ایک جنازہ حضرت
حسن بن علی رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے سے نکلا تو حسن
کھڑے ہو گئے اور ابن عباس کھڑے نہیں ہوئے حضرت حسن رضی اللہ عنہ
نے فرمایا کہ کیا رسول اللہ ﷺ ایک یہودی کا جنازہ دیکھ کر کھڑے نہیں
ہوئے تھے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جی ہاں پھر بیٹھنے
لگے تھے پھر اس کے بعد جنازہ کو دیکھ کر کھڑے نہیں ہوئے۔

۱۹۲۸: حضرت ابن سیرین سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت حسن
رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے جنازہ گزرا۔ حضرت حسن
رضی اللہ عنہما کھڑے ہو گئے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کھڑے نہیں ہوئے
حضرت حسن رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا رسول کریم ﷺ جنازہ کے واسطے
کھڑے نہیں ہوئے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاں کھڑے
ہوئے تھے پھر بیٹھنے لگے۔

۱۹۲۹: حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا ایک
کھڑے ہو گئے اور ایک صحابی اسی طرح سے بیٹھے رہے جو صحابی
کھڑے ہوئے تھے تو انہوں نے دوسرے سے کہا اللہ کی قسم! کیا
تم کو معلوم نہیں کہ کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے
تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ کیا تم کو نہیں معلوم کہ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم بیٹھے تھے؟

۱۹۳۰: حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے
والد محمد باقر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیٹھے تھے کہ اس دوران
ایک جنازہ گزرا لوگ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ جنازہ گزر گیا۔
حضرت حسن رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول کریم ﷺ کے سامنے سے ایک
یہودی کا جنازہ گزرا۔ آپ ﷺ راستہ میں بیٹھے ہوئے تھے آپ

عَلَى طَرِيقَهَا جَالِسًا فَكِرَةً أَنْ تَعْلُوَ رَأْسَهُ جَنَازَةً يَهُودِيٍّ فَقَامَ۔

کو بر الگا سر کے اوپر سے یہودی کے جنازہ کا جانا اس وجہ سے آپ کھڑے ہو گئے۔

۱۹۳۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَنَازَةِ يَهُودِيٍّ مَرَّتْ بِهِ حَتَّى تَوَارَتْ۔

۱۹۳۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ کے واسطے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ وہ نگاہ سے غائب ہو گیا دوسری روایت میں اسی طریقہ سے ہے۔

۱۹۳۲: وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَيْضًا أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِحَنَازَةِ يَهُودِيٍّ حَتَّى تَوَارَتْ۔

۱۹۳۲: اس حدیث کا ترجمہ سابقہ حدیث جیسا ہے۔

۱۹۳۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَقِيلَ إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ إِنَّمَا قُمْنَا لِلْمَلَائِكَةِ۔

۱۹۳۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ نکلا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ جنازہ یہودی شخص کا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہم لوگ فرشتوں کے واسطے کھڑے ہوئے۔

بَابُ ۷۶۰ السُّتْرَاحَةُ الْمُؤْمِنِ بِالْمَوْتِ

۱۰۳۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاخٌ مِنْهُ فَقَالُوا مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاخُ مِنْهُ قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالشَّجَرِ وَالذَّوَابِّ۔

باب: مؤمن کے موت سے آرام حاصل کرنے سے متعلق ۱۹۳۴: حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ نکلا۔ آپ نے فرمایا: (یہ جنازہ) آرام والا ہے یا آرام دینے والا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا: اس کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: مسلمان بندہ جب فوت ہوتا ہے تو دنیا کی تکالیف اور صدمات سے وہ چھوٹ کر آرام حاصل کرتا ہے اور جس وقت کافر آدمی مرتا ہے تو اس سے انسان (وجنات) بستیاں اور درخت اور جانور آرام حاصل کرتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ بندوں کو ستایا کرتا تھا اور وہ درختوں کو کاٹتا تھا اور ناحق جانوروں کو مارا کرتا تھا۔

۱۹۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَهُوَ الْحَوَّانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنِي زَيْدٌ عَنْ وَهَبِ ابْنِ كَيْسَانَ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا

۱۹۳۵: حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران ایک جنازہ آیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (یہ مؤمن مردہ) آرام پانے والا ہے یا آرام دینے والا ہے (مطلب یہ ہے کہ نیک

بندہ گناہوں سے پاک ہے) جس وقت وہ مرتا ہے تو دنیا کی تکالیف اور صدقات سے آرام حاصل کرتا ہے اور فاجر گناہ گار ظالم جس وقت مرتا ہے تو اللہ کے بندے اور شہر اور درخت اور جانوروں کو آرام دے دیتا ہے۔

جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ طَلَعَتْ جَنَازَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَا حٌ مِنْهُ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ فَيَسْتَرِيحُ مِنْ أَوْصَابِ الدُّنْيَا وَنَصِيهَا وَأَذَاهَا وَالْفَاجِرُ يَمُوتُ فَيَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالْدَّوَابُّ۔

باب: مردے کی تعریف کرنا

۱۹۳۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ آیا تو لوگوں نے اس کی تعریف نقل کی ہے مرنے والا اچھا آدمی تھا رسول کریم نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ گزرا لوگوں نے اس کی برائی نقل کی آپ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: آپ پر میرے والدین قربان ایک جنازہ نکلا لوگوں نے اس کی تعریف بیان کی آپ نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ آیا لوگوں نے اس کی برائی بیان کی۔ آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ لوگوں نے کہا: اس سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: جس کی تم نے تعریف کی اسکے واسطے جنت واجب ہوگئی اور تم لوگوں نے جس کی برائی بیان کی تو اسکے واسطے دوزخ واجب ہوگئی تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

۱۹۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا لوگوں نے اس کی تعریف بیان کی آپ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ نکلا لوگوں نے اس کی برائی بیان کی آپ نے فرمایا کہ واجب ہوگئی۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے کیا ارشاد فرمایا۔ فرشتے اللہ عزوجل کے گواہ ہیں آسمان میں اور تم لوگ اللہ عزوجل کے گواہ ہو زمین میں اور تم لوگ زمین میں اللہ عزوجل کے گواہ ہو۔

۱۹۳۸: حضرت ابوالاسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک روز مدینہ

بَابُ ۱۰۷۷ الثَّنَاءِ

۱۹۳۶: أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثِنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ وَمَرَّ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَأُثِنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي مَرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثِنِيَ عَلَيْهَا خَيْرًا فَقُلْتُ وَجَبَتْ وَمَرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثِنِيَ فَقَالَ مَنْ مِنْ أَتَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ أَتَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ۔

۱۹۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَسَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَامِرٍ وَجَدَّهُ أُمَيَّةَ بْنَ خَلْفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأُثِنُوا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَأُثِنُوا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَجَبَتْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْلُكَ الْأَوَّلَى وَالْآخِرَى وَجَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَلَائِكَةُ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي السَّمَاءِ وَأَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ۔

۱۹۳۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا

هشامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفَرَاتِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّيْلِيِّ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأَتَيْتُ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبْتُ ثُمَّ مَرًّا بِأُخْرَى فَأَتَيْتُ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبْتُ ثُمَّ مَرًّا بِالثَّالِثِ فَأَتَيْتُ عَلَى صَاحِبِهَا شَرًّا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبْتُ فَقُلْتُ وَمَا وَجَبْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ قَالُوا خَيْرًا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا أَوْ ثَلَاثَةٌ قَالَ أَوْ ثَلَاثَةٌ قُلْنَا أَوْ اثْنَانِ قَالَ أَوْ ثَنَانٍ -

بَابُ ٤٨٠ النَّهْيُ عَنْ ذِكْرِ الْهَلَكِيِّ إِلَّا بِخَيْرٍ ١٩٣٩: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذَكَرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ هَالِكٌ بِسُوءٍ فَقَالَ لَا تَذْكُرُوا هَلَكَاكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ -

بَابُ ٤٨٩ النَّهْيُ عَنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ

١٩٣٠: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بِشْرِ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا -

١٩٣١: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ أَهْلُهُ مَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ أَهْلُهُ وَمَالُهُ

منورہ میں حاضر ہوا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک جنازہ سامنے سے گیا لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب ہو گئی پھر دوسرا جنازہ نکلا۔ لوگوں نے اس کی تعریف بیان کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب ہو گئی پھر تیسرا جنازہ آیا تو لوگوں نے مرنے والے شخص کی برائی کرنا شروع کر دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واجب ہو گئی۔ میں نے کہا: کیا چیز واجب ہو گئی اے امیر المؤمنین؟ آپ نے کہا: میں نے اسی طریقہ سے کہا جس طرح سے رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے واسطے چار شخص اس کی خیر خواہی کی شہادت دیں تو اللہ عز و جل اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ یہ سن کر ہم لوگوں نے عرض کیا: اگر تین شخص گواہی دیں؟ آپ نے فرمایا: تین ہی سہی ہم نے کہا کہ اگر دو شخص گواہی دیں؟ آپ نے فرمایا: چاہے دو ہی سہی۔

باب: مرنے والے کا تذکرہ بہتر طریقہ سے کرنا چاہیے ١٩٣٩: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے سامنے ایک مرنے والے شخص کا برائی سے تذکرہ کیا گیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اپنے مردوں کا تذکرہ نہ کیا کرو لیکن بھلائی سے۔

باب: مردوں کو برا کہنے کی ممانعت سے متعلق

١٩٣٠: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ مرنے والوں کو برا نہ کہو کیونکہ وہ تو اپنے اعمال کو پہنچ گئے ہیں۔

١٩٣١: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرنے والے شخص کے ساتھ تین اشیاء جاتی ہیں ایک اس کے رشتہ دار دوسرے اس کا مال تیسرے اس کے اعمال۔ پھر وہ اشیاء واپس آ جاتی ہیں یعنی عزیز اور رشتہ دار اور مال اور ایک اس کے ساتھ

وَيَبْقَى وَاحِدٌ عَمَلُهُ۔

رہتا ہے یعنی اس کا عمل۔

۱۹۴۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتٌّ خِصَالٍ يَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُسَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ۔

۱۹۴۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے دوسرے مؤمن پر چھ حق ہیں ایک تو وہ جس وقت بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کے واسطے جانا چاہیے دوسرے یہ کہ جس وقت وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ میں شریک ہونا چاہیے تیسرے یہ کہ جس وقت وہ دعوت کرے تو تو قبول کرے چوتھے یہ کہ جس وقت وہ ملاقات کرے تو اس کو سلام کرے پانچویں یہ کہ جس وقت اس کو چھینک آئے تو اس کا جواب دے چھٹی بات یہ ہے کہ اس کے غائب ہونے کی صورت میں اور اس کی موجودگی میں اس کا خیر خواہ رہے۔

بَابُ ۱۰۸۳ الْأَمْرُ بِاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ

۱۹۴۳: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُصُورٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح وَابْنَانَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ هَنَادُ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَتَسْمِيَةِ الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ وَنُصْرَةِ الْمُظْلُومِ وَأَفْشَاءِ السَّلَامِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ وَعَنْ إِنِّهِ الْفِضَّةِ وَعَنْ الْمِيَاثِرِ وَالْقَسِيَّةِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالْحَرِيرِ وَالذِّبَاجِ۔

باب: جنازوں کے پیچھے چلنے کے حکم سے متعلق

۱۹۴۳: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو سات باتوں کا حکم فرمایا ہے اور آپ نے ہم لوگوں کو سات قسم کی باتوں سے منع فرمایا ہے ایک تو بیمار شخص کی مزاج پرسی کا۔ دوسرے چھینک کا جواب دینے کا اور تیسرے قسم کے پورا کرنے کا اور چوتھے مظلوم شخص کی امداد کرنے کا۔ پانچویں سلام کے رواج دینے کا اور چھٹے دعوت قبول کرنے کا اور ساتویں جنازہ کے ساتھ جانے کا اور آپ نے ہم لوگوں کو سونے کی انگلی پہننے سے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے اور آپ نے میاثر، قسی، استبرق اور دیباچ کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

خلاصہ الباب ☆ میاثر، قسی، استبرق، دیباچ وغیرہ..... یہ مختلف قسم کے کپڑوں کے نام ہیں۔ (جامی)

بَابُ ۱۰۸۱ فَضْلُ مَنْ تَبَعَ جَنَازَةً

۱۹۴۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ عَنْ بُرْدِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَبَعَ جَنَازَةً حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ

باب: جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت

۱۹۴۴: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جنازہ کے ساتھ نماز جنازہ ادا کیے جانے کے وقت موجود رہے تو اس شخص کو ایک قیراط کے برابر ثواب ملے گا اور جو شخص جنازہ کے ہمراہ رہے اس کے وزن کیے جانے کے

وقت تو اس شخص کو دو قیراط ثواب ملے گا اور قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا۔

۱۹۳۵: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے اور دفن سے فراغت کے وقت تک ساتھ رہے اس کو دو قیراط برابر ثواب ملے گا اگر اس سے پہلے چلا آئے تو ایک قیراط کے برابر اس کو ثواب ملے گا۔

باب: کسی چیز پر سوار شخص جنازہ کے ساتھ کہاں چلے
۱۹۳۶: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوار شخص جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل شخص جس جگہ چاہے رہے اور نماز (جنازہ) بچہ پر بھی پڑھی جائے۔

باب: پیدل شخص جنازہ کے ساتھ کس جگہ پر چلے؟
۱۹۳۷: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوار آدمی جنازہ کے پیچھے اور پیدل شخص جس جگہ دل چاہے چلے اور بچہ پر بھی نماز پڑھی جائے۔

۱۹۳۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا جنازہ سے آگے چلتے تھے۔

۱۹۳۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو

قِرَاطٌ وَمَنْ مَشَىٰ مَعَ الْجَنَازَةِ حَتَّىٰ تُدْفَنَ كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ قِرَاطَانِ وَالْقِرَاطُ مِثْلُ أُحُدٍ۔

۱۹۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْفَلِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبَعَ جَنَازَةً حَتَّىٰ يَفْرُغَ مِنْهَا فَلَهُ قِرَاطَانِ فَإِنْ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْهَا فَلَهُ قِرَاطٌ۔

بَابُ ۱۰۸۲ مَكَانِ الرَّائِبِ مِنَ الْجَنَازَةِ
۱۹۳۶: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَخُوهُ الْمُغِيرَةُ جَمِيعًا عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّائِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالْطِفْلُ يُصَلِّي عَلَيْهِ۔

بَابُ ۱۰۸۳ مَكَانِ الْمَاشِي مِنَ الْجَنَازَةِ
۱۹۳۷: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ سَعِيدِ الثَّقَفِيِّ عَنْ عَمِّهِ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ ابْنِ حَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّائِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالْطِفْلُ يُصَلِّي عَلَيْهِ۔

۱۹۳۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَفَتِيَّةٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

۱۹۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

دیکھا جنازہ کے آگے چلتے تھے۔

وَمَنْصُورٌ وَ زِيَادٌ وَ بَكْرٌ هُوَ ابْنُ وَائِلٍ كُلُّهُمْ زَكَّرُوا أَنَّهُمْ سَمِعُوا مِنَ الرَّهْرِيِّ يُحَدِّثُ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ يَمْشُونَ بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ بِكُرٍّ وَحْدَهُ لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ مُرْسَلٌ۔

باب: مُردہ پر نماز پڑھنے کا حکم

۱۹۵۰: حضرت عمران بن حِصِّیٰ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے بھائی کا انتقال ہو گیا تم لوگ اٹھو اور اس کی نماز جنازہ ادا کرو۔

بَابُ ۱۰۸۴ الْأَمْرُ بِالصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ ۱۹۵۰: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَ عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَخَاكُمْ قَدِمَاتْ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ۔

باب: بچوں پر نماز پڑھنے سے متعلق

۱۹۵۱: عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ انصار کا ایک بچہ آیا۔ یعنی نماز جنازہ پڑھنے کیلئے اس کا جنازہ آیا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ خوشی ہو اس کے واسطے کہ تو ایک چڑیا ہے جنت کی چیزوں میں سے کہ جس نے کسی قسم کی برائی نہیں کی اور نہ یہ بچہ برائی کی عمر کو پہنچا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! تم اور کچھ کہتی ہو۔ اللہ عزوجل نے جنت کو پیدا فرمایا اور اس کے واسطے لوگ پیدا فرمائے اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے یعنی دنیا میں آنے سے قبل اللہ عزوجل نے مقرر فرمادیا ہے کہ یہ شخص جنت کا مستحق ہے اور یہ شخص دوزخ کا اور پھر دوزخ کو پیدا فرمایا اور اس کے واسطے لوگ پیدا کیے اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے پس کیا معلوم کہ یہ لڑکا جنت والوں میں سے ہے یا دوزخ والوں میں سے ہے؟

بَابُ ۱۰۸۵ الصَّلَاةُ عَلَى الصَّبِيَّانِ ۱۹۵۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ خَالَتِهَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قَالَتْ أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ مِنْ صَبِيَّانِ الْأَنْصَارِ فَصَلَّى عَلَيْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ طُوبَى لِهَذَا عَصْفُورٍ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلْ سُوءًا ۱ وَلَمْ يَذْرُكْهُ قَالَ أَوْ غَيْرُ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَخَلَقَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ النَّارَ وَخَلَقَ لَهَا أَهْلًا وَخَلَقَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ۔

باب: بچوں پر نماز (جنازہ) پڑھنا چاہیے؟

بَابُ ۱۰۸۶ الصَّلَاةُ عَلَى الْأَطْفَالِ

۱۹۵۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الرَّائِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالْطُّفْلُ يُصَلِّي عَلَيْهِ.

۱۹۵۲: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوار شخص جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل شخص جس جگہ دل چاہے چلے اور لڑکے پر نماز پڑھی جائے۔

باب: مشرکین کی اولاد

۱۹۵۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.

۱۹۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے متعلق دریافت کیا گیا کہ وہ جنت میں داخل ہوں گے یا جہنم میں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر طریقہ سے واقف ہے جو وہ عمل کرنے والے تھے۔

خلاصہ الباب ☆ مراد یہ ہے کہ اگر وہ بچے بالغ ہوتے تو وہ کس طرح کے کام کرتے۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ جنت میں بھیجے یا دوزخ میں؟

۱۹۵۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.

۱۹۵۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا مشرکین کی اولاد کے حال کے بارے میں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت اللہ عزوجل نے ان کو پیدا فرمایا وہ خوب واقف تھا کہ وہ کس طرح کے عمل کرنے والے تھے۔

۱۹۵۵: اس حدیث کا مفہوم مندرجہ بالا حدیث کے مطابق ہے۔

۱۹۵۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ خَلَقَهُمُ اللَّهُ حِينَ خَلَقَهُمْ وَهُوَ يَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.

۱۹۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے جس وقت ان کو پیدا فرمایا وہ خوب واقف تھا

۱۹۵۶: أَخْبَرَنِي مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذُرَارِي

الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

بَابُ ۱۰۸۸ الصَّلَاةُ عَلَى الشُّهَدَاءِ

۱۹۵۷: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ ابْنَ أَبِي عَمَّارٍ أَخْبَرَهُ عَنْ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ ثُمَّ قَالَ أَهَاجِرُ مَعَكَ فَأَوْصَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ أَصْحَابِهِ فَلَمَّا كَانَتْ غَزْوَةُ غَنَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيًّا فَقَسَمَ وَقَسَمَ لَهُ فَأَعْطَى أَصْحَابَهُ مَا قَسَمَ لَهُ وَكَانَ يَرْغَى ظَهْرَهُمْ فَلَمَّا جَاءَ دَفْعُوهُ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا قِسْمُ قِسْمَتِكَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآخَذَهُ فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا قَالَ قَسَمْتُهُ لَكَ قَالَ مَا عَلَى هَذَا اتَّبَعْتُكَ وَلَكِنِّي اتَّبَعْتُكَ عَلَى أَنْ أُرْمَى إِلَى هَهْنَا وَأَشَارَ إِلَى حَلْقِهِ بِسَهْمٍ فَأَمُوتَ فَادْخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ إِنْ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِصَدَقَتِكَ فَلَبِثُوا قَلِيلًا ثُمَّ نَهَضُوا فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ فَأَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْمَلُ قَدْ أَصَابَهُ سَهْمٌ حَيْثُ أَشَارَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْوَ هُوَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ فَصَدَقَهُ ثُمَّ كَفَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُبَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدَّمَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَكَانَ فِيْمَا ظَهَرَ مِنْ صَلَواتِهِ اَللّٰهُمَّ هَذَا عَبْدُكَ خَرَجَ مُهَاجِرًا فِي سَبِيلِكَ فَقُتِلَ شَهِيدًا أَنَا شَهِيدٌ عَلَى ذَلِكَ۔

کہ وہ کیا عمل کرنے والے تھے۔

باب: حضرات شہداء کرام پر نماز کا حکم

۱۹۵۷: حضرت شداد بن ہادی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جو کہ جنگل کا باشندہ تھا خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور وہ مشرف باسلام ہوا اور آپ کے ساتھ ہو گیا پھر کہنے لگا کہ میں آپ کے ساتھ ہجرت کروں گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے واسطے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو وصیت کی جس وقت غزوہ ختم ہو گیا یعنی غزوہ میں مسلمانوں کو بکریاں حاصل ہوئیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بکریوں کو تقسیم فرمایا اور اس کا بھی حصہ لگایا۔ آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کا حصہ اس کو دیا۔ وہ ان کے سواری کے جانور چوری کیا کرتا تھا جس وقت اس کا حصہ دینے کے واسطے آئے تو اس سے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ تمہارا حصہ ہے جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو عطا فرمایا ہے اس نے لے لیا اور اس کو لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کیا ہو گیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ یہ تمہارا حصہ میں نے دیا ہے۔ اس نے عرض کیا کہ میں اس وجہ سے آپ کے ہمراہ نہیں ہوا تھا بلکہ میں نے آپ کی پیروی اس وجہ سے کی ہے میری اس جگہ پر (یعنی حلق کی طرف) اشارہ کیا کہ تیرا مارا جائے (یعنی غزوہ میں) پھر میرا انتقال ہو جائے اور میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تو اللہ عزوجل کو سچا کرے گا تو اللہ عزوجل بھی تم کو سچا کرے گا۔ پھر کچھ دیر تک لوگ ٹھہرے رہے اس کے بعد دشمن سے جنگ کرنے کے واسطے اٹھے اور لڑائی شروع ہوئی۔ لوگ اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اس شخص کے تیر لگا ہوا تھا۔ اسی جگہ پر اس شخص نے بتلایا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا یہ وہی شخص ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اس نے سچ کیا۔ یعنی اللہ عزوجل نے مجاہدین کی جو صفات بیان فرمائی ہیں ان تمام کو اس نے

سچ کیا۔ تو اللہ عزوجل نے بھی اس کو سچا کیا یعنی اس شخص کی مراد پوری ہوئی یہ شخص شہید ہوا۔ پھر آپ نے اپنے مبارک جبہ کا کفن اس کو دے دیا اور آگے کی جانب رکھا اور اس پر نماز ادا کی تو جس قدر آپ کی نماز میں سے لوگوں کو سنائی دیا وہ یہ تھا آپ فرماتے تھے کہ یا اللہ یہ تیرا بندہ ہے اور تیرے راستہ میں ہجرت کر کے نکلا اور یہ شخص راہ خدا میں شہید ہو گیا میں اس بات کا گواہ ہوں۔

۱۹۵۸: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مدینہ سے ایک مرتبہ باہر نکلے پھر آپ نے نماز ادا فرمائی اُحد کے شہداء پر پھر منبر کی جانب آئے اور فرمایا: میں تمہارا پیش خیمہ ہوں یعنی قیامت میں تم سے قبل اُٹھ کر تم لوگوں کے واسطے جنت میں داخل ہونے کی تیاری کروں گا اور تم پر گواہ ہوں۔

باب: شہداء پر نماز جنازہ

۱۹۵۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ غزوہ احد کے شہداء میں سے دو شہداء (کے جسم کو) جمع فرماتے پھر فرماتے کہ ان دونوں شہیدوں میں سے کون شخص قرآن کریم زیادہ جانتا ہے؟ جس وقت لوگ ایک جانب اشارہ فرماتے اس کو قبر میں آگے کی جانب کرتے قبر کی جانب اور پھر ارشاد فرماتے میں گواہ ہوں ان لوگوں پر اور حکم فرمایا ان کے دفن کرنے کا خون لگے ہوئے آپ نے ان پر نماز ادا فرمائی اور ان کو غسل دیا۔

باب: جس شخص کو سنگسار کیا گیا ہو اس کی نماز جنازہ نہ

پڑھنا

۱۹۶۰: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی قبیلہ اسلم میں سے (ماعز اسلمی) خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور زنا کا اقرار کیا۔ آپ نے اس کی جانب سے چہرہ انور پھیر لیا پھر زنا کا اقرار کیا۔ آپ نے اس کی جانب سے چہرہ انور پھیر لیا یہاں تک کہ اس نے

۱۹۵۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَوَتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ۔

بَابُ ۱۰۸۹ تَرْكُ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ

۱۹۵۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَ فِي اللَّحْدِ قَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ وَأَمْرٌ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَانِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغْسَلُوا۔

بَابُ ۱۰۹۰ تَرْكُ الصَّلَاةِ

عَلَى الْمَرْجُومِ

۱۹۶۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَنُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَرَفَ بِالزَّيْنَةِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّقَادِرَكَ فَرُجِمَ فَمَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ.

بَابُ ۱۰۹۱ الصَّلَاةِ عَلَى

الْمَرْجُومِ

۱۹۶۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ آتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي زَنَيْتُ وَهِيَ حُبْلَى فَدَفَعَهَا إِلَى وَلِيِّهَا فَقَالَ أَحْسِنُ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ فَأَيْنِسِي بِهَا فَلَمَّا وَضَعَتْ جَاءَ بِهَا فَأَمَرَهَا فَشَكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا ثُمَّ رَجَمَهَا ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَتُصَلِّي عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوِ سَعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتُ تَوْبَةً أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

بَابُ ۱۰۹۲ الصَّلَاةِ عَلَى مَنْ يَحْيِفُ

فِي وَصِيَّتِهِ

چار مرتبہ اپنے اوپر گواہی دی (یعنی چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا) تب رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم کو جنون ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تو محض ہے (تمہارا نکاح ہو چکا ہے؟) انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر رسول کریم ﷺ نے حکم فرمایا: ان کو سنگسار کیا جائے۔ جب ان کو پتھروں کے مارنے کی تکلیف اور اذیت محسوس ہوئی تو وہ بھاگنے لگے۔ لوگوں نے ان کو پکڑ لیا اور سنگسار کیا۔ رسول کریم ﷺ نے ان کے حق میں نیک باتیں کیں اور اس پر نماز (جنازہ) نہیں ادا فرمائی۔

باب: حد زنا میں جو شخص پتھروں سے مارا جائے اس پر

نماز جنازہ پڑھنا

۱۹۶۱: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک خاتون ایک روز آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ وہ خاتون اُس وقت حاملہ تھی۔ نبیؐ نے اسکو وارث (سرپرست) کے سپرد کیا اور فرمایا: اس کو اچھی طرح سے رکھو جب ولادت ہو جائے تو اس کو میرے پاس لے کر آنا۔ جس وقت اس خاتون کے ہاں ولادت ہو گئی تو اسکو خدمت نبویؐ میں حاضر کیا گیا۔ اس خاتون نے اپنے کپڑے اپنے اوپر لپیٹ لیے (کانٹوں سے) تاکہ جب سنگسار کیا جائے تو نہ کھلے۔ آپ نے اس خاتون کو پتھروں سے ہلاک کرادیا۔ پھر نماز پڑھی۔ عمرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں اس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: اس خاتون نے ایسی توبہ کی کہ اگر مدینہ منورہ کے ستر آدمیوں پر وہ توبہ تقسیم کر دی جائے تو البتہ ان سب پر وہ کافی ہو اور کیا (کوئی) اس سے بہتر توبہ ہوگی کہ اس نے اپنی جان کو دے ڈالا اللہ کیلئے۔

باب: جو آدمی وصیت کرنے میں ظلم سے کام لے (یعنی

جائز حق سے زیادہ کی وصیت کرے) اس کی نماز جنازہ

۱۹۶۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنُصُورٍ وَهُوَ ابْنُ زَادَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَغَضِبَ مِنْ ذَلِكَ وَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُصَلِّيَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا مَمْلُوكِيهِ فَجَزَّاهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ أَفْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَارَقَّ أَرْبَعَةً.

۱۹۶۲: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے مرنے کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کر دیا اور ان کے علاوہ اور کچھ مال اس شخص کے پاس نہیں تھا یہ خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ غصہ ہوئے اور فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ اس پر نماز نہ پڑھوں پھر اس کے غلاموں کو لایا اور اس کے تین حصہ کیے پھر قرعہ ڈالا تو غلاموں کو آزاد کیا اور چار کو غلام رہنے دیا۔

وصیت سے متعلق ایک ہدایت:

مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہے کہ وصیت کے ذریعہ کسی کی حق تلفی نہ کی جائے۔ واضح رہے کہ وصیت سے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں ہوتی اور غیر وارث کے حق میں وصیت ترکہ کے تہائی حصہ تک نافذ اور جاری ہوتی ہے اس سے زیادہ میں باطل اور کالعدم ہوتی ہے اور وارث تو صرف اپنے ہی حصہ کا وارث ہوتا ہے۔ تفصیل کیلئے کتب فقہ مطالعہ فرمائیں۔

بَابُ ۱۰۹۳ الصَّلَاةُ

عَلَى مَنْ غَلَّ

۱۹۶۳: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ بِخَيْرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ إِنَّهُ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَشْنَا مَنَاعَهُ فَوَجَدْنَا فِيهِ خَوْزًا مِنْ خَوْزِ يَهُودَ مَا يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ.

باب: جس کسی نے مال غنیمت میں چوری کی ہو اس پر

نماز نہ پڑھنا

۱۹۶۳: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی غزوہ خیبر میں مارا گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس پر نماز ادا کر لو (میں اس پر نماز نہیں پڑھتا) اس شخص نے راہ خدا میں چوری کی ہے جس وقت ہم لوگوں نے اس شخص کا سامان دیکھا تو یہود کے نگینوں میں سے ایک نگینہ پایا جس کی قیمت دو درہم بھی نہیں تھی۔

بَابُ ۱۰۹۴ الصَّلَاةُ عَلَى مَنْ عَلَيْهِ دِينٌ

۱۹۶۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَوْهَبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ

باب: مقروض شخص کی جنازہ کی نماز

۱۹۶۴: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک انصاری شخص کا جنازہ آیا نماز جنازہ کیلئے۔ آپ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ تم لوگ اپنے صاحب پر نماز جنازہ پڑھ لو (میں اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھوں گا) اس لیے کہ یہ شخص

مقروض ہے۔ حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ قرض میرے ذمے ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس اقرار کو مکمل کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہاں پورا کروں گا تب آپ نے اس شخص پر نماز پڑھی۔

۱۹۶۵: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم کی خدمت اقدس میں ایک جنازہ آیا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس پر نماز پڑھ دیں۔ آپ نے دریافت فرمایا: کیا اس شخص کے ذمہ قرض ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا وہ شخص کوئی جائیداد وغیرہ چھوڑ گیا ہے کہ جس سے اس شخص کا قرض ادا کیا جاسکے؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے صاحب پر نماز پڑھ لو اور ایک انصاری شخص کہ جن کو ابوقنادہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے انہوں نے عرض کیا کہ آپ نماز پڑھ لیں وہ قرض میرے ذمہ ہے۔ اس کے بعد آپ نے (مطمئن ہو کر) نماز جنازہ پڑھی۔

۱۹۶۶: حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ پیش ہوا لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی نماز جنازہ آپ پڑھ دیں۔ آپ نے دریافت فرمایا: کیا اس شخص کے ذمہ قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! اس شخص کے ذمہ دو دینار قرض ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ اس کی نماز (جنازہ) پڑھ لو۔ یہ سن کر ابوقنادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں دونوں دینار ادا کروں گا پھر آپ نے اس شخص کی نماز جنازہ پڑھ دی اور جس وقت اللہ نے اپنے رسول کو (حالات میں) وسعت (مال غنیمت) عطا فرما دی تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں ہر ایک مومن پر اس کے نفس سے زیادہ حق رکھتا ہوں اور جو کوئی مقروض ہو کر مر جائے تو وہ قرض میرے ذمہ ہے اور جو شخص مال چھوڑ کر مر جائے تو وہ اس کے ورثہ کا ہے۔

۱۹۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت کوئی مومن وفات کر جاتا اور وہ شخص مقروض ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دریافت فرماتے کہ یہ شخص اپنے قرض کے مطابق جائیداد چھوڑ گیا

بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ فَإِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا قَالَ أَبُو قَنَادَةَ هُوَ عَلَيَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ فَصَلَّى عَلَيْهِ۔

۱۹۶۵: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا قَالُوا نَعَمْ قَالَ هَلْ تَرَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لَا قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو قَنَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَى دَيْنِهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ۔

۱۹۶۶: أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ الْقُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي عَلَى رَجُلٍ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَتَى بَمَيْتٍ فَسَأَلَ أَعْلِيَهُ دَيْنٌ قَالُوا نَعَمْ عَلَيْهِ دِينَارَانِ قَالَ صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ قَالَ أَبُو قَنَادَةَ هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَلَمَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ مَنْ تَرَكَ دَيْنًا فَعَلَى وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ۔

۱۹۶۷: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَ ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تُوفِّيَ الْمُؤْمِنُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ سَأَلَ هَلْ تَرَكَ لِدِينِهِ مِنْ قَضَاءٍ فَإِنْ قَالُوا نَعَمْ صَلَّى عَلَيْهِ وَإِنْ قَالُوا لَا قَالَ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عِزَّوَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَى قَضَاءٍ هُوَ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ۔

ہے؟ اگر لوگ کہتے کہ جی ہاں، کچھ چھوڑ گیا ہے تو آپ اس شخص کی نماز جنازہ پڑھ دیتے۔ اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرماتے کہ مرنے والے کے ذمہ کسی قسم کا قرض ہے تو آپ صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرماتے کہ تم اس پر نماز پڑھ لو۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر (دنیا کو) وسیع کر دیا (یعنی مال غنیمت زیادہ حاصل ہو گیا) تو آپ نے ارشاد فرمایا: مؤمنین پر ان کی جانوں سے زیادہ مہربان ہوں۔ پس جو شخص وفات کر جائے مقروض ہو کر تو اس کا قرضہ میرے ذمہ ہے اور جو شخص مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے ورثہ کا ہے۔

باب ۹۵۰ تَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَى مَنْ

قَتَلَ نَفْسَهُ

۱۹۶۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَبَانَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ عَنْ ابْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا أَنَا فَلَا أُصَلِّي عَلَيْهِ۔

باب: جو شخص خود کو ہلاک کرے اس کی نماز جنازہ سے

متعلق احادیث

۱۹۶۸: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے ہی تیر سے خود کو ہلاک کر لیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اس شخص کی نماز (جنازہ) نہیں پڑھوں گا۔

خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ سے جو انکار فرمایا تو یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بطور وعید اور تنبیہ کے ہے ورنہ نماز جنازہ ہر ایک مسلمان کی خواہ وہ کتنا ہی گناہ گار ہو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی جیسا کہ ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے: ((صلو علی کل بروقا)) یعنی ہر ایک نیک آدمی اور گنہگار کی نماز پڑھو۔

۱۹۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ ذُكْرَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ نَحَشَى سَمًا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَسَمَةٌ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا۔

۱۹۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص خود اپنے کو پہاڑ کے اوپر سے گرا کر ہلاک کر لے تو وہ شخص ہمیشہ جہنم میں اوپر سے نیچے گرتا رہے گا اور وہ شخص ہمیشہ دوزخ میں رہے گا (اور یہی عمل کرتا رہے گا) اور جو شخص زہری کر خود کو ہلاک کر لے تو زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ شخص دوزخ میں ہمیشہ اس کو پیا کرے گا اور جو شخص خود کو کسی لوہے سے قتل کرے (یعنی بندوق، تلوار وغیرہ) تو پھر اس کے بعد مجھ کو یاد نہیں کہ یہ راوی کا قول

وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ ثُمَّ انْقَطَعَ عَلَى شَيْءٍ خَالِدًا يَقُولُ كَانَتْ حَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَابِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا۔
 ہے یعنی تیز چیز سے تو وہ لوہا اس کے ہاتھوں میں ہوگا دوزخ کی آگ میں اور ہمیشہ وہ شخص اس کو پیٹ میں داخل کرتا رہے گا اور وہ شخص ہمیشہ اس میں رہے گا۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ ایک طویل عرصہ تک وہ عذاب میں مبتلا رہے گا یا یہ مطلب ہے کہ وہ شخص جو کہ ان کاموں کو درست سمجھتا ہو وہ تو کافر ہے اور ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔

باب ۹۶۰ الصَّلَاةُ عَلَى الْمُنَافِقِينَ

باب: منافقین پر نماز نہ پڑھنے سے متعلق

۱۹۷۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَنِي سَلُولٍ دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُصَلِّي عَلَى ابْنِ أَبِي وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا أَعِدُّ عَلَيْهِ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ آخِرُ عَيْنِي يَا عُمَرُ فَلَمَّا اكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ إِنِّي قَدْ خَيْرْتُ فَأَخْتَرْتُ فَلَوْ عَلِمْتُ إِنِّي لَوَزِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ غُفْرًا لَهُ لَوَزِدْتُ عَلَيْهَا فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَمُكُّ إِلَّا بِسِيرًا حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَاتَانِ مِنْ بَرَاءَةٍ وَلَا تُصَلِّي عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ إِنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَاتُوا وَهُمْ فَاسِقُونَ فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ۔
 ۱۹۷۰: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت عبد اللہ بن ابی سلول (منافق) مر گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا گیا اس پر نماز پڑھنے کے واسطے جس وقت آپ اس پر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے اور تیار ہو گئے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ابن ابی وقصہ پر نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اس نے فلاں روز ایسی باتیں کہی تھیں (جو کہ کفر اور نفاق کی باتیں تھیں) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا کہ اے عمر! تم جانے دو جب میں نے بہت زیادہ ضد کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: مجھ کو یہ اختیار ہے کہ میں منافقین پر نماز (جنازہ) پڑھوں یا نہ پڑھوں تو میں نے (منافقین پر) نماز پڑھنے کو اختیار کیا اور اگر میں اس بات سے واقف ہوں کہ ستر مرتبہ سے زیادہ مرتبہ مغفرت چاہوں تو اس کی بخشش ہو جائے گی البتہ میں ستر مرتبہ سے زیادہ استغفار کروں۔ (یعنی اللہ عزوجل نے مجھے اختیار دیا اور ”ستر“ اس سے مراد ستر کا عدد نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ منافقین کی کبھی مغفرت نہ ہوگی) پھر آپ نے نماز (جنازہ) پڑھی اور واپس تشریف لائے ابھی کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ سورہ برات کی یہ دو آیات نازل ہوئیں: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ﴾ اور تم ان میں سے کسی پر نماز نہ پڑھو جب وہ مر جائے اور نہ تم اس کی قبر پر کھڑے رہنا کیونکہ ان لوگوں نے خدا اور رسول کا انکار کیا اور وہ گناہگار ہوئے اور گناہگار ہونے کی حالت میں مر گئے۔ (تو حضرت عمر کی رائے گرامی اللہ کے نزدیک منظور اور مقبول ہوئی) پھر میں نے حیرت اور تعجب کا

اظہار کیا اپنی اس قدر بہادری سے اللہ کے رسول پر اس دن اور اللہ اور رسول خوب واقف ہیں (کہ اس میں کیا مصلحت تھی)۔

باب: مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنے کا بیان

۱۹۷۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضاء پر مسجد کے اندر نماز جنازہ ادا کی۔

۱۹۷۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیل بن بیضاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نماز نہیں ادا فرمائی لیکن خاص مسجد کے اندر۔

باب: رات میں نماز جنازہ ادا کرنا

۱۹۷۳: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بن سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون عوالی میں بیمار ہوئی (عوالی ان بستیوں کا نام ہے جو کہ مدینہ منورہ کے مضافات میں ہیں) جو کہ غریب تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے اس کا حال دریافت فرماتے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ مر جائے تو تم اس کی تدفین نہ کرنا۔ جس وقت تک کہ میں اس پر نماز جنازہ نہ پڑھوں۔ وہ خاتون مر گئی تو لوگ اس کو مدینہ منورہ میں نماز عشاء کے بعد لے کر حاضر ہوئے رسول کریم کو دیکھا آپ سو گئے تھے صحابہ نے آپ کو نیند سے بیدار کرنا مناسب نہیں خیال کیا اور اس پر نماز ادا کر کے جنت البقیع میں دفن فرما دیا۔ جس وقت صبح ہو گئی تو صحابہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اس کی حالت دریافت کی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسکی تدفین ہو گئی اور ہم لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے لیکن اس وقت

باب ۱۰۹۷ الصَّلَاةُ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ

۱۹۷۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِيلَ بْنَ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ۔

۱۹۷۲: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمْزَةَ أَنَّ عَبَادَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَهِيلِ بْنِ بَيْضَاءَ إِلَّا فِي جَوْفِ الْمَسْجِدِ۔

باب ۱۰۹۸ الصَّلَاةُ عَلَى الْجَنَازَةِ بِاللَّيْلِ

۱۹۷۳: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَنبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ بْنُ حَنِيفٍ أَنَّهُ قَالَ اشْتَكَيْتُ امْرَأَةً بِالْعَوَالِي مَسْكِينَةً فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُمْ عَنْهَا وَقَالَ إِنْ مَاتَتْ فَلَا تَدْفِنُوهَا حَتَّى أَصْلِيَ عَلَيْهَا فَتَوَفَّيْتُ فَجَاءُوا بِهَا إِلَى الْمَدِينَةِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ فَوَجَدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَامَ فَكَرِهُوا أَنْ يُوقِظُوهُ فَصَلُّوا عَلَيْهَا دَفَنُوهَا بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءُوا فَسَأَلُهُمْ عَنْهَا فَقَالُوا قَدْ دُفِنَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَدْ جِئْنَاكَ فَوَجَدْنَاكَ نَائِمًا فَكَرِهْنَا أَنْ

نُوفِظَكَ قَالَ فَاَنْطَلِقُوا فَاَنْطَلَقَ يَمْشِي وَمَشُوا
مَعَهُ حَتَّى ارَادَهُ قَبْرُهَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفُّوا وَرَأَوْهُ فَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ
أَرْبَعًا۔

آپ سورہے تھے تو ہم لوگوں نے آپ کا بیدار کرنا برا سمجھا یہ بات سن
کر آپ روانہ ہو گئے اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ہمراہ
روانہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اس کی قبر آپ کو دکھلائی۔
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کے پیچھے
صف بنائی۔ آپ نے اس پر نماز ادا فرمائی اور تکبیرات پڑھیں۔

بَابُ ۱۰۹۹ الصُّفُوفِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۱۹۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ عَنْ حَفْصِ بْنِ
غِيَاثٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَاكُمُ
النَّجَاشِيَّ قَدَمَاتٍ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ فَقَامَ فَصَفَّ
بِنَاكِمَا يُصَفُّ عَلَى الْجَنَازَةِ وَصَلَّى عَلَيْهِ۔

باب: جنازہ پر صفیں باندھنے سے متعلق
۱۹۷۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ تمہارے بھائی نجاشی کی وفات ہو گئی تو تم کھڑے ہو جاؤ
اور نماز ادا کرو۔ اس پر پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہماری صفیں
بندھوائیں۔ جس طریقہ سے جنازہ پر صفیں ہوتی ہیں اور اس پر نماز ادا
کی۔

۱۹۷۵: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ
الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ ثُمَّ خَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى
فَصَفَّ بِهِمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ۔

۱۹۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
نجاشی کی وفات کی اطلاع اس روز دی کہ جس دن ان کی وفات ہوئی
حالانکہ وہ ایک طویل فاصلہ پر واقع ملک میں تھا پھر آپ صحابہ
کرام رضی اللہ عنہم کو لے کر مصلیٰ کی جانب نکلے اور ان کی صف بندھوائی اور
ان پر نماز ادا کی اور چار تکبیرات کہیں۔

۱۹۷۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
قَالَ أُنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّجَاشِيَّ
لِلأَصْحَابِ بِالْمَدِينَةِ فَصَفُّوا خَلْفَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ
أَرْبَعًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِنِّي لَمْ أَفْهَمْ
كَمَا أَرَدْتُ۔

۱۹۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مدینہ منورہ میں نجاشی کی
وفات کی اطلاع دی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پیچھے صف باندھی آپ نے اس پر نماز ادا کی اور چار تکبیرات
پڑھیں۔

۱۹۷۷: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزَّبِيرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَاكُمُ قَدَمَاتٍ
فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ فَصَفُّوا عَلَيْهِ صَفِّينَ۔

۱۹۷۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بھائی نجاشی مر گیا تم لوگ
کھڑے ہو اور ان پر نماز ادا کرو چنانچہ ہم لوگوں نے اس پر دو صفیں
باندھیں۔

۱۹۷۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس دن رسول کریم ﷺ نے نجاشی (بادشاہ حبشہ) پر نماز جنازہ ادا فرمائی میں اس دن دوسری صف میں تھا۔

۱۹۷۹: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کے بھائی نجاشی کی وفات ہو گئی تم لوگ اٹھو اور نجاشی پر نماز (جنازہ) ادا کرو۔ چنانچہ ہم لوگ کھڑے ہو گئے اور ان پر صفیں باندھ لیں جس طریقہ سے کہ میت پر صف باندھتے ہیں اور اس پر نماز ادا کی جس طریقہ سے مردہ پر نماز پڑھتے ہیں۔

باب: جنازہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا

۱۹۸۰: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ہمراہ حضرت اُمّ کعب رضی اللہ عنہا پر نماز ادا کی جو کہ زچگی کی حالت میں وفات کر گئی تھی رسول کریم ﷺ اس پر نماز ادا فرمانے کیلئے اس کی کمر کے سامنے کھڑے ہو گئے۔

باب: لڑکے اور عورت کے جنازہ کو ایک ساتھ رکھ کر نماز

جنازہ ادا کرنے کا بیان

۱۹۸۱: حضرت عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک عورت اور ایک لڑکے کا جنازہ آیا تو انہوں نے لڑکے کو نزدیک رکھا اور اس خاتون کو اس کے پیچھے رکھا اور دونوں پر نماز ادا فرمائی اس وقت لوگوں میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوقتاہبہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا یہ ہی سنت ہے۔

۱۹۷۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يَقُولُ السَّاعَةَ يَخْرُجُ السَّاعَةَ يَخْرُجُ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي يَوْمَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّجَاشِيَّ۔

۱۹۷۹: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَخَاكُمْ النَّجَاشِيَّ قَدِمَاتِ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ قَالَ فَقُمْنَا فَصَفَّفْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَفُّ عَلَى الْمَيِّتِ وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا يُصَلَّى عَلَى الْمَيِّتِ۔

بَابُ ۱۱۰۰ الصَّلَاةُ عَلَى الْجَنَازَةِ قَائِمًا

۱۹۸۰: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ ابْنِ يَرِيدَةَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ فِي لِقَاسِهَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فِي وَسْطِهَا۔

بَابُ ۱۱۰۱ اجْتِمَاعُ جَنَازَةِ صَبِيٍّ

وَأَمْرَاةٍ

۱۹۸۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَرِيدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَرِيدُ بْنُ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ حَضَرَتْ جَنَازَةُ صَبِيٍّ وَأَمْرَاةٍ فَقَدِمَ الصَّبِيُّ مِمَّا يَلِي الْقَوْمَ وَوَضَعَتِ الْمَرْأَةُ وَرَاءَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِمَا وَفِي الْقَوْمِ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو قَتَادَةَ وَابُو هُرَيْرَةَ فَسَأَلْتُهُمْ عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا السُّنَّةُ۔

بَابُ ۱۱۰۲ اِجْتِمَاعِ جَنَائِزِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ
 ۱۹۸۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ
 الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا
 يَزْعُمُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى عَلَى بَسْعِ جَنَائِزَ جَمِيعًا
 فَجَعَلَ الرِّجَالُ يَلُونُ الْإِمَامَ وَالنِّسَاءُ يَلِينَ الْقَبْلَةَ
 فَصَفَّهِنَّ صَفًّا وَاحِدًا وَوَضَعَتْ جَنَازَةً إِمَّ كَلْثُومٍ
 بِنْتِ عَلِيٍّ امْرَأَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ لَهَا يُقَالُ
 لَهُ زَيْدٌ وَضَعَ جَمِيعًا وَالْإِمَامُ يَوْمَئِذٍ سَعِيدُ بْنُ
 الْعَاصِ وَفِي النَّاسِ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ هُرَيْرَةَ وَابْنُ
 سَعِيدٍ وَابْنُ قَتَادَةَ فَوَضَعَ الْغُلَامُ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ
 فَقَالَ رَجُلٌ فَانْكَرْتُ ذَلِكَ فَتَنَظَّرْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ
 وَابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ سَعِيدٍ وَابْنِ قَتَادَةَ فَقُلْتُ مَا هَذَا
 قَالُوا هِيَ السُّنَّةُ۔

۱۹۸۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ
 وَالْفَضْلُ بْنُ مُوسَى ح وَآخَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا
 عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حُسَيْنِ الْمُكْتَبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ
 عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَى
 أَمِّ فُلَانٍ مَاتَتْ فِي نَفْسِهَا فَقَامَ فِي وَسْطِهَا۔

بَابُ ۱۱۰۳ عَدَدِ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

۱۹۸۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ
 عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لِلنَّاسِ التَّجَاشِيَّ وَخَرَجَ بِهِمْ
 فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ۔

۱۹۸۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
 الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ مَرَضَتْ
 امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بَاب: خواتین اور مردوں کے جنازہ کو ایک جگہ رکھنا

۱۹۸۲: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نو جنازوں پر ایک ساتھ ادا کی تو مردوں کو امام کے نزدیک کیا اور خواتین کو قبلہ سے پاس کر دیا۔ ان تمام کی ایک صف کی اور حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کا جنازہ اور ان کے ایک لڑکے کا جن کو زید کہتے تھے ایک ساتھ رکھا گیا اور دنوں میں حاکم سعید بن عاص رضی اللہ عنہ تھے اور لوگوں میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ تھے اور لڑکا امام کے نزدیک رکھا گیا۔ ایک آدمی نے کہا کہ میں نے اس کو برا خیال کیا تو میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ کی جانب دیکھا اور کہا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہی مسنون ہے۔

۱۹۸۳: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اُم فلاں (یعنی حضرت اُم کعب رضی اللہ عنہا) پر جو کہ نفاس کی حالت میں وفات کر گئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے (یعنی سینے یا کمر کے سامنے)۔

بَاب: جنازہ پر کس قدر تکبیریں پڑھنا چاہیے

۱۹۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے مرنے کی اطلاع پہنچائی لوگ ان کے ساتھ نکلے مصلیٰ کی جانب پھر صف باندھی اور چار تکبیر پڑھیں۔

۱۹۸۵: حضرت ابوامامہ بن سہل سے روایت ہے کہ ایک خاتون عوالی کے باشندوں میں سے بیمار ہو گئی (عوالی ان گاؤں کو کہا جاتا ہے کہ جو کہ مدینہ منورہ کے اطراف میں ہیں) اور رسول کریم سب سے زیادہ

وَسَلَّمَ أَحْسَنَ شَيْءٍ عِبَادَةَ لِلْمَرِيضِ فَقَالَ إِذَا مَاتَ فَأَذِّنُونِي فَمَاتَتْ لَيْلًا فَدَفَنُوهَا وَلَمْ يَعْلَمُوا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ سَأَلَ عَنْهَا فَقَالُوا كَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! فَأَتَى قَبْرَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ أَرْبَعًا.

مزاج پر سی فرماتے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: جس وقت اس خاتون کی وفات ہو جائے تو تم لوگ مجھ کو اس کی اطلاع کرنا۔ چنانچہ وہ خاتون رات میں وفات کر گئی۔ لوگوں نے اس کی تدفین کر دی اور نبی کو اس کی اطلاع نہیں کی جس وقت صبح ہو گئی تو آپ نے اس کی حالت دریافت فرمائی تو لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم کو برا معلوم ہوا آپ کو رات میں جگانا تو آپ اس خاتون کی قبر پر تشریف لائے نماز ادا کی اور چار تکبیر پڑھیں۔

۱۹۸۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ أَبِي لَيْلَى أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا وَقَالَ كَبَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۱۹۸۶: حضرت ابن لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ایک جنازہ پر نماز ادا فرمائی تو پانچ تکبیرات پڑھیں اور کہا کہ رسول کریم ﷺ نے بھی پانچ تکبیرات پڑھیں۔

بَابُ ۱۱۰۴ الدُّعَاءُ

باب: دُعاء جنازہ کے بیان سے متعلق

۱۹۸۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَرِثِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ وَآكِرْهُ نُزْلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِمَاءٍ وَتَلَجْ وَبَرِّدْ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يَنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَابْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَفِيهِ عَذَابُ الْقَبْرِ وَعَذَابُ النَّارِ قَالَ عَوْفٌ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ لَوْ كُنْتُ الْمَيِّتَ لِدُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدَلِّكَ الْمَيِّتَ.

۱۹۸۷: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو میں نے سنا آپ نے یہ دُعا کی اے خدا اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما اے خدا اس کی مغفرت فرما اور اس پر رحم فرما دے اور اس کو معاف فرما اور اس کو سلامت رکھ اس عذاب سے اور اس کی بہتر طریقہ سے مہمان نوازی فرما اور اس کی جگہ کو (یعنی قبر کو) کشادہ فرما اور اس کو پانی اور اولے اور برف سے دھو دے یعنی اپنی رحمت کی ٹھنڈک سے اس طریقہ سے صاف کر دے کہ جس طریقہ سے کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے اور اس کی جگہ کو بدل دے اور اس کو پانی اور برف اور اولوں سے دھو ڈال اور اس کے گناہوں کی گرمی کو ٹھنڈا کر دے اور اس شخص کو گناہوں سے اس طریقہ سے صاف اور پاک فرما دے کہ جس طریقہ سے سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اور اس کو اس کے گھر سے عمدہ مکان اور ٹھکانہ عطا فرما دے اور اس کو بہترین مقام کی طرف منتقل فرما دے اور اس کو (دنیاوی بیوی سے) عمدہ بیوی عنایت فرما دے اور اس کو عذاب قبر

سے محفوظ فرما۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم کی یہ دعا سن کر میں نے اس بات کی تمنا کی کہ کاش میں اس مرنے والے شخص کی جگہ ہوتا (تو میں اس عمدہ قسم کی دعا سے نفع اور برکت حاصل کرتا)

۱۹۸۸: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میت پر نماز پڑھتے ہوئے یہ دعا فرمائی: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاکْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ زَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَنَجِّهِ مِنَ النَّارِ أَوْ قَالَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۱۹۸۹: حضرت عبداللہ بن ربیعہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے انہوں نے حضرت عبید بن خالد سلمی سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کے درمیان برادرانہ تعلقات قائم فرما دیئے تو ان دونوں میں سے ایک قتل کیا گیا اور دوسرا چند دن کے بعد مر گیا ہم نے اس پر نماز ادا کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے کیا کہا یعنی کیا دعا مانگی؟ ہم نے کہا کہ ہم نے اس کے واسطے دعا مانگی اے خدا اس کو بخش دے اور اے اللہ اس پر رحم فرما دے اے اللہ اس کو اپنے ساتھی سے ملا دے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کی نماز کہاں چلی گئی اور اس کا عمل کہاں چلا گیا۔ البتہ دونوں میں اس قدر فرق ہے کہ جیسے آسمان میں اور زمین میں۔ (یعنی ایک سے دوسرے کا درجہ بہت بلند ہے پھر دونوں ایک جگہ کس طرح سما سکتے ہیں)۔

۱۹۸۸: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ الْكُلَاعِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى مَيِّتٍ فَسَمِعْتُ فِي دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاکْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ زَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَنَجِّهِ مِنَ النَّارِ أَوْ قَالَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۱۹۸۹: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ السُّلَمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَقُتِلَ أَحَدُهُمَا وَمَاتَ الْآخَرُ بَعْدَهُ فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوا دَعَوْنَا لَهُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ اللَّهُمَّ الْحَقُّهُ بِصَاحِبِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَإِنَّ صَلَوَتَهُ بَعْدَ صَلَوَتِهِ وَإِنَّ عَمَلَهُ بَعْدَ عَمَلِهِ فَلَمَّا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی ایک سے دوسرے کا درجہ بہت بلند ہے پھر دونوں ایک جگہ کس طرح رہ سکتے ہیں۔

۱۹۹۰: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْمَيِّتِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكَرِنَا وَأَنْثَانَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا۔

۱۹۹۰: حضرت ابراہیم بن انصاری سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ نماز جنازہ میں ارشاد فرماتے: اے خدا! اس کی مغفرت فرما دے اے خدا ہمارے زندہ اور مردہ اور حاضر اور غائب اور مرد و عورت اور چھوٹے اور بڑے کی مغفرت فرما دے۔

۱۹۹۱: أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةَ وَجَهَرَ حَتَّى أَسْمَعُنَا فَلَمَّا فَرَغَ أَخَذْتُ بِيَدِهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سُنَّةٌ وَحَقٌّ۔

۱۹۹۱: حضرت طلحہ بن عبد اللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں ایک جنازہ کی نماز ادا کی۔ انہوں نے سورہ فاتحہ اور ایک سورت پڑھی۔ بلند آواز سے۔ یہاں تک کہ ہم کو ان کی آواز سنائی دی جس وقت فراغت ہو گئی تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور دریافت کیا کہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ سنت ہے اور حق ہے۔

۱۹۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخَذْتُ بِيَدِهِ فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ تَقْرَأُ قَالَ نَعَمْ إِنَّهُ حَقٌّ سُنَّةٌ۔

۱۹۹۲: حضرت طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں ایک جنازہ کی نماز پڑھی تو ان کو سورہ فاتحہ پڑھتے ہوئے سنا۔ جس وقت وہ فارغ ہو گئے تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور ان سے دریافت کیا کہ تم کیا سورت پڑھ رہے ہو؟ انہوں نے فرمایا کہ جی ہاں یہ لازم اور مسنون ہے۔

۱۹۹۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَنْ يَقْرَأَ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى بِأَمِّ الْقُرْآنِ مُحَافَتَةً ثُمَّ يَكْبِرُ ثَلَاثًا وَالتَّسْلِيمُ عِنْدَ الْآخِرَةِ۔

۱۹۹۳: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مسنون یہ ہے کہ نماز جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ آہستہ پڑھی جائے پھر تین تکبیر کہے اور آخر میں سلام پھیرے۔

۱۹۹۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوَيْدٍ الدَّمَشَقِيِّ الْفَهْرِيِّ عَنِ الصَّحَّاحِ بْنِ قَيْسٍ الدَّمَشَقِيِّ بِنَحْوِ ذَلِكَ۔

۱۹۹۴: اس حدیث کا ترجمہ سابقہ حدیث جیسا ہے۔

باب: جس کسی پر ایک سو آدمی نماز ادا کریں

بَابُ ۱۱۰۵ فَضْلِ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِائَةٌ

۱۹۹۵: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَلَامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ الدَّمَشَقِيِّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُلْغُونَ أَنْ يَكُونُوا مِائَةً يَشْفَعُونَ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ قَالَ سَلَامٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ شُعَيْبُ بْنُ الْحَبَابِ فَقَالَ حَدَّثَنِي بِهِ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۹۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ لِعَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَمُوتُ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ فَيُلْغُوا أَنْ يَكُونُوا مِائَةً فَيُشْفَعُوا إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ۔

۱۹۹۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّاءٍ أَبُو الْخَطَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَكَمُ بْنُ فَرُّوخٍ قَالَ صَلَّى بِنَا أَبُو الْمَلِيحِ عَلَى جَنَازَةٍ فَظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ كَثُرَ فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَلْتَحْسُنْ شَفَاعَتَكُمْ قَالَ أَبُو الْمَلِيحِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ سَلِيطٍ عَنْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَهِيَ مَيْمُونَةُ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ فَسَأَلْتُ أَبَا الْمَلِيحِ عَنِ الْأُمَّةِ فَقَالَ أَرْبَعُونَ۔

بَابُ ۱۱۰۶ ثَوَابُ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ

۱۹۹۸: أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

۱۹۹۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مردہ پر مسلمانوں کا ایک طبقہ نماز پڑھے جو کہ ایک سو تک پہنچ جائے اس کی سفارش کریں (اللہ کے پاس) تو اللہ اس کی سفارش قبول فرمائے گا۔

۱۹۹۶: اس حدیث کا مفہوم گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

۱۹۹۷: حضرت حکم بن فروخ سے روایت ہے کہ حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں کے ساتھ ایک جنازہ کی نماز پڑھائی تو ہم لوگوں کو گمان ہوا کہ وہ تکبیر کہہ چکے پھر وہ ہم لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا تم لوگ اپنی صفوں کو قائم کرو اور تم لوگوں کی (قیامت کے دن) بہترین شفاعت ہوگی۔ حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن سلیط نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میت پر ایک امت نماز (جنازہ) پڑھے تو ان کی سفارش مقبول ہوگی۔ حضرت حکم بن فروخ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوالملیح سے دریافت کیا کہ امت کا اطلاق کتنے افراد پر ہوتا ہے؟ تو انہوں نے کہا: چالیس آدمیوں پر۔

باب: جو کوئی نماز جنازہ ادا کرے تو اس کا کیا ثواب ہے؟

۱۹۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز جنازہ پڑھے اس کو ایک قیراط برابر

سَعِيدُ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ انْتَظَرَهَا حَتَّى تَوْضَعَ فِي اللَّحْدِ فَلَهُ قِيرَاطَانِ وَالْقِيرَاطَانِ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ۔

۱۹۹۹: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ جَنَازَةً حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ۔

۲۰۰۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبَعَ جَنَازَةَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ احْتِسَابًا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدَفَنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ مِنَ الْأَجْرِ۔

۲۰۰۱: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَرَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ قَالَ أَبَانَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبَعَ جَنَازَةً فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَهُ قِيرَاطٌ مِنَ الْأَجْرِ وَمَنْ تَبِعَهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ قَعَدَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ مِنَ الْأَجْرِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَعْظَمُ مِنْ أَحَدٍ۔

بَابُ ۱۱۰۷ الْجُلُوسُ قَبْلَ أَنْ تَوْضَعَ الْجَنَازَةَ ۲۰۰۲: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ

ثواب ہے اور جو شخص انتظار کرے اس کے دفن ہونے تک اس کو دو قیراط کے برابر اجر ہے اور دو قیراط برابر دو بڑے پہاڑوں کے ہیں۔

۱۹۹۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی جنازہ کے ساتھ رہے نماز ہونے تک اس کو ایک قیراط کے برابر اجر ہے اور جو کوئی مرنے والے کے دفن ہونے تک موجود رہے اس کو دو قیراط کے برابر ثواب ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیراط کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ دو قیراط دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں ورنہ دنیا کے قیراط کی طرح جو کہ کئی رتی کا ہوتا ہے۔

۲۰۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مسلمان جنازہ کے ساتھ جائے خدا کیلئے اس پر نماز جنازہ ادا کرے تو اس شخص کو دو قیراط کے برابر اجر و ثواب ملے گا اور جو کوئی نماز ادا کر کے واپس آئے دفن سے قبل تو اس کو ایک قیراط کے برابر ثواب ملے گا۔

۲۰۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے پھر اس پر نماز ادا کرے اور واپس آئے تو اس کو ایک قیراط کے برابر اجر ملے گا اور جو کوئی شخص جنازہ کے ساتھ ساتھ جائے اور پھر اس پر نماز ادا کرے پھر بیٹھا رہے یہاں تک کہ دفن سے فارغ ہو کر اس کو دو قیراط کے برابر ثواب ملے اور ایک قیراط احد پہاڑ سے زیادہ ہے۔

باب: جنازہ رکھنے سے قبل بیٹھنا کیسا ہے؟

۲۰۰۲: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

هَشَامٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا وَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدَنَّ حَتَّى تُوَضَعَ.

ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت تم لوگ جنازہ کو دیکھو تو اٹھ کھڑے ہو اور جو کوئی جنازہ کے ساتھ ساتھ جائے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جس وقت جنازہ قبر میں نہ رکھا جائے۔

بَابُ ۱۱۰۸ الْوُقُوفُ لِلْجَنَازَةِ

۲۰۰۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ وَاقِدٍ عَنْ نَافِعٍ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ ذَكَرَ الْقِيَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ حَتَّى تُوَضَعَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ.

باب: جنازہ کے واسطے کھڑے ہونے سے متعلق
۲۰۰۳: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنازہ کے واسطے کھڑے ہونے کے متعلق انہوں نے فرمایا کہ کھڑے رہو جس وقت تک کہ جنازہ دفن نہ کیا جائے پھر انہوں نے فرمایا کہ پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہتے تھے اس کے بعد بیٹھنے لگے۔

۲۰۰۴: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنَكِّدِرِ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَقُمْنَا وَرَأَيْنَاهُ قَعَدَ فَقَعَدْنَا.

۲۰۰۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم لوگوں نے (جنازہ کے لیے) کھڑے ہوئے دیکھا تو ہم لوگ کھڑے ہوئے اور بیٹھتے ہوئے دیکھا تو ہم لوگ بیٹھنے لگ گئے۔

۲۰۰۵: أَخْبَرَنَا هَرُؤُنُ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَادَانَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمْ يُلْحَدْ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّا عَلَى رُؤُسِنَا الطَّيْرَ.

۲۰۰۵: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ نکلے ایک جنازہ میں کہ جس وقت قبر تک پہنچے تو قبر تیار نہیں ہوئی تھی رسول کریم ﷺ بیٹھ گئے اور ہم لوگ بھی آپ کے قریب بیٹھ گئے (جیسے کہ) ہم لوگوں کے سروں پر پرندے تھے (مطلب یہ ہے کہ ہم لوگ باادب ہو کر خاموش طریقہ سے بیٹھ گئے)۔

بَابُ ۱۱۰۹ مُوَارَاةِ الشَّهِيدِ فِي دَمِهِ

۲۰۰۶: أَخْبَرَنَا هَنَادٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَتْلَى أَحَدٍ زَمَلُوهُمْ بِدِمَائِهِمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ كَلِمٌ وَيَكُلُّمُ فِي اللَّهِ إِلَّا يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَدْمَى لَوْنُهُ لَوْنُ الدَّمِ وَرِيحُهُ رِيحُ

باب: شہید کو خون میں لت پت دفن کرنا
۲۰۰۶: حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ لپیٹ دو ان کے خون میں (یعنی حضرات شہداء کرام کو) زخم لگے ہوئے اور خون آلود کپڑوں میں لپیٹ دو کیونکہ کوئی اس قسم کا زخم نہیں ہے کہ جو راہ خدا میں لگا ہے لیکن وہ قیامت کے دن آئے گا بہتا ہوا رنگ اس کا خون ہوگا اور اس کی خوشبو

الْمُسْكُ

مشک کی ہوگی۔

بَابُ ۱۱۱۰ اَيْنَ تَدْفَنُ الشَّهِيدُ

باب: شہید کو کس جگہ دفن کیا جائے؟

۲۰۰۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مَعِيَةَ قَالَ أُصِيبَ رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الطَّائِفِ فَحَمِلَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ أَنْ يُدْفَنَا حَيْثُ أُصِيبَا وَكَانَ ابْنُ مَعِيَةَ وَلَدَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۰۰۷: حضرت عبداللہ بن قوہمعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو مسلمان غزوہ طائف میں شہید ہو گئے ان کو لوگ اٹھا کر خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لے کر حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دفن کرنے کا حکم فرمایا جس جگہ پر وہ لوگ مارے گئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن سعید راوی حدیث دو نبوی میں پیدا ہوئے تھے۔

۲۰۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَنَزِ بْنِ الْعَتَرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِي أَحَدٍ أَنْ يَرُدُّوهُ إِلَى مَصَارِعِهِمْ وَكَانُوا قَدْ نَقَلُوا إِلَى الْمَدِينَةِ۔

۲۰۰۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کے بارے میں حکم فرمایا ان کے گرنے کی جگہ پر لے جانے کا اور لوگ میرے والد کو مدینہ منورہ میں اٹھا کر لے آئے۔

۲۰۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ نُبَيْحِ بْنِ الْعَتَرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اذْفَنُوا الْقَتْلَى فِي مَصَارِعِهِمْ۔

۲۰۰۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کو دفن کر دو جو کہ جنگ میں شہید کیے جائیں ان کے گرنے کی جگہوں میں۔

بَابُ ۱۱۱۱ مُوَارَاةُ الْمُشْرِكِ

باب: مشرک کی تدفین سے متعلق

۲۰۱۰: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ عَنْ نَاجِيَةَ ابْنِ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ مَاتَ فَمَنْ يُوَارِيهِ قَالَ أَذْهَبُ فَوَارِ أَبَاكَ وَلَا تُحَدِّثَنَّ حَدَّثًا حَتَّى تَأْتِيَنِي فَوَارِيَّتُهُ ثُمَّ جِئْتُ فَأَمَرَنِي فَأَغْتَسَلْتُ وَدَعَا لِي وَذَكَرَ دُعَاءً لَمْ أَحْفَظْهُ۔

۲۰۱۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی سے عرض کیا: آپ کا بوڑھا چچا ابوطالب مر گیا ہے۔ اب ان کو کون آدمی دفن کرے گا؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ جاؤ اور اپنے والد کو دفن کر کے واپس آ جاؤ اور تم لوگ کسی قسم کی کوئی نئی بات نہ کرنا چنانچہ میں گیا اور میں ان کو زمین کے اندر چھپا کر واپس آ گیا پھر میں واپس خدمت نبوی میں حاضر ہوا آپ نے مجھ کو غسل کرنے کا حکم فرمایا۔ آپ نے میرے واسطے دعا فرمائی اور ایک دعا اس قسم کی بیان فرمائی کہ جو مجھ کو یاد نہیں۔

بَابُ ۱۱۱۲ اللَّحْدِ وَالشَّقِ

باب: بغلی اور صندوقی قبر سے متعلق

۲۰۱۱: حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا تم لوگ میرے واسطے بغلی قبر کھودو اور اینٹ کھڑی کرو جیسی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے کی تھی۔

۲۰۱۲: حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جس وقت وفات ہونے لگی تو انہوں نے کہا کہ میرے واسطے تم بغلی قبر کھودو اور اس پر اینٹیں کھڑی کر دو جس طریقہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے کیا تھا۔

۲۰۱۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بغلی قبر ہم لوگوں کے واسطے ہے اور صندوقی قبر دوسرے لوگوں کے واسطے ہے۔

باب: قبر گہری کھودنا بہتر ہے

۲۰۱۴: حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ احد کے دن ہم لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی ہر ایک شخص کے واسطے ہمارے واسطے قبر کھودنا مشکل ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم قبر کھودو اور گہرا کھودو اور اچھی طریقہ سے کھودو اور دو دو تین تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کر دو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ کس کو آگے کریں؟ (یعنی قبلہ کے نزدیک رکھیں) آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن کریم زیادہ یاد رکھتا ہو۔ حضرت ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ میرا والد اس روز تین آدمیوں میں تیسرا تھا جو کہ ایک قبر میں رکھے گئے تھے۔

باب: قبر کو کشادہ رکھنا مستحب ہے

۲۰۱۱: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ الْحِدُّوا لِي لِحْدًا وَانْصِبُوا عَلَيَّ نَصَبًا كَمَا فَعَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۲۰۱۲: أَخْبَرَنَا هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْدًا لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ الْحِدُّوا لِي لِحْدًا وَانْصِبُوا عَلَيَّ نَصَبًا كَمَا فَعَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۰۱۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَذْرَمِيُّ عَنْ حُكَّامِ بْنِ سُلَيْمٍ الرَّازِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِعَيْرِنَا.

باب ۱۱۳ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ إِعْمَاقِ الْقَبْرِ

۲۰۱۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ شَكَّوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْحَقَرُ عَلَيْنَا لِكُلِّ إِنْسَانٍ شَدِيدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْفَرُوا وَاعْمِقُوا وَاحْسِنُوا وَأَدْفِنُوا الْإِنْسَانَ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ قَالُوا فَمَنْ نَقْدِمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرَانًا قَالَ فَكَانَ أَبِي ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ.

باب ۱۱۴ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَوْسِيعِ الْقَبْرِ

۲۰۱۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أَحَدٍ أُصِيبَ مَنْ أُصِيبَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَصَابَ النَّاسَ جَرَاحَاتٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفَرُوا وَأَوْسِعُوا وَأَذْفِنُوا الْإِنْسَانَ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ وَقَلِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا.

۲۰۱۵: حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس روز غزوہ احد ہوا تو متعدد مسلمان شہید ہوئے اور متعدد زخمی ہو گئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ قبر کھود ڈالو اور اس کو کشادہ کرو اور دو دو تین تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کرو اور جو شخص قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا ہو اس کو آگے بڑھاؤ۔

بَابُ ۱۱۱۵ وَضْعِ الثُّوبِ فِي اللَّحْدِ

۲۰۱۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جُمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ تَحْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دُفِنَ قُطِيفَةٌ حُمْرَاءُ.

باب: قبر میں ایک کپڑا بچھانے سے متعلق
۲۰۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں رکھے گئے ایک لال رنگ کی چادر بچھائی گئی (یعنی لال کملی بچھائی گئی)۔

قبر میں چادر بچھانا:

واضح رہے کہ قبر میں میت کے نیچے لال رنگ کی چادر وغیرہ بچھانا مسنون نہیں ہے اور نہ ہی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اتفاق رائے سے مذکورہ عمل اختیار کیا گیا بلکہ آپ کے ایک غلام نے مذکورہ بالا چادر بچھائی اور ان غلام نے اس وجہ سے یہ چادر بچھائی کیونکہ وہ چادر مبارک (یعنی کملی) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اوڑھا کرتے تھے اس وجہ سے یہ بات ان کو اچھی نہیں لگی کہ کوئی دوسرا شخص وہ چادر مبارک استعمال کرے۔

بَابُ ۱۱۱۶ السَّاعَاتِ الَّتِي نُهِيَ عَنْ

إِقْبَارِ الْمَوْتَى فِيهِنَّ

۲۰۱۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانًا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ فَإِنَّهُ الظُّهَيْرَةُ حَتَّى تَزُولَ

باب: جن اوقات میں میت کی تدفین ممنوع ہے

۲۰۱۷: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تین ایسی ساعت (گھڑیاں) ہیں کہ جس میں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو نماز پڑھنے اور مردوں کو گاڑنے سے منع فرماتے تھے ایک تو جس وقت سورج نکل رہا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے اور ایک ٹھیک دوپہر کے وقت یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے اور ایک اس وقت کہ جس وقت سورج غروب ہونے

الشَّمْسُ وَحِينَ تَصِيفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ۔

لگے۔

۲۰۱۸: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ الْقَطَّانُ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ مَاتَ فَقْبِرَ لَيْلًا وَكُفِّنَ فِي كُفْنٍ غَيْرِ طَائِلٍ فَزَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُقْبَرَ الْإِنْسَانُ لَيْلًا إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِلَى ذَلِكَ۔

۲۰۱۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو ایک آدمی کا تذکرہ ہوا حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے ایک شخص جس کی کہ وفات ہو چکی تھی اور اس کو رات ہی رات میں ایک ناقص قسم کا کفن دے کر دفن کر دیا گیا تھا آپ نے منع فرمایا رات میں دفن کرنے سے لیکن جس وقت کہ ایسی ہی مجبوری ہو۔

بَابُ ۱۱۷ دَفْنِ الْجَمَاعَةِ فِي الْقَبْرِ الْوَاحِدِ

باب: چند لوگوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرنا

۲۰۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أَصَابَ النَّاسَ جَهْدٌ شَدِيدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اخْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَأَذِفُوا الْإِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ نَقْدِمُ قَالَ قَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا۔

۲۰۱۹: حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت غزوہ اُحد کا دن ہوا تو لوگوں کو بہت تکلیف ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ (قبر) کھود ڈالو اور اس کو وسیع کرو اور ایک قبر میں دو دو تین تین افراد کی تدفین کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ دفن کرنے میں کس کو مقدم کریں؟ آپ نے فرمایا کہ جو شخص زیادہ قرآن کریم کا علم رکھتا ہو۔

۲۰۲۰: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ أَبَانَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اشْتَدَّ الْجَرَّاحُ يَوْمَ أُحُدٍ فَشَكِيَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ اخْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَأَحْسِنُوا وَأَذِفُوا فِي الْقَبْرِ الْإِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا۔

۲۰۲۰: حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ غزوہ اُحد کے روز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بہت زیادہ زخمی (شہید) ہو گئے تھے لوگوں نے اس بات کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم شکایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبر کھود ڈالو اور قبر وسیع کھود ڈالو اور ایک ایک قبر میں دو دو تین تین حضرات کی تدفین کرو اور جو قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا ہو تم لوگ اس کو تدفین میں مقدم کرو۔

۲۰۲۱: اس حدیث شریف کا ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۲۰۲۱: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي الدَّهْمَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اخْفِرُوا وَأَذِفُوا الْإِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا۔

بَابُ ۱۱۱۸ مَنْ يُقَدَّمُ

باب: قبر میں تدفین کے وقت کس کو آگے کیا جائے؟

۲۰۲۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي الدَّهْمَاءِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قِيلَ لِأَبِي يُوسُفَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَاحْسِنُوا وَادْفِنُوا الْإِنْتَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا فَكَانَ أَبِي ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ وَكَانَ أَكْثَرُهُمْ قُرْآنًا فَقَدِّمَ.

۲۰۲۲: حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد ماجد غزوہ احد کے دن شہید کیے گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ (ان کیلئے قبر) کھودو اور قبر کو اچھی طرح سے صاف کرو اور اس میں دو اور تین کو ایک ہی قبر میں دفن کر دو اور دفن میں اس کو مقدم کرو جو کہ قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتا ہو اور میرے والد ماجد (جو کہ ایک ہی قبر میں دفن کیے گئے تھے) وہ تیسرے تھے اور ان تمام میں وہ ہی قرآن کریم کا زیادہ علم رکھتے تھے۔

بَابُ ۱۱۱۹ اخْرَاجُ الْمَيِّتِ مِنَ اللَّحْدِ

باب: تدفین کے بعد مردہ کو قبر سے باہر نکالنے سے

بَعْدَ أَنْ يُوضَعَ فِيهِ

متعلق

۲۰۲۳: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قَرَأَ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعَ عَمْرُو جَابِرًا يَقُولُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَعْدَ مَا أُدْخِلَ فِي قَبْرِهِ قَوْمَرٌ بِهِ فَأَخْرَجَ فَرَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَالْبَسَهُ قَمِيصَهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۲۰۲۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ابی کے پاس پہنچے جبکہ وہ قبر میں دفن کیا جا چکا تھا۔ آپ نے حکم فرمایا وہ قبر سے نکالا گیا پھر اس کو اپنے گھٹنوں پر بٹھلایا اور اپنا (مبارک) تھوک ڈالا اور اپنا (مبارک) کرتہ اس کو پہنایا اور اللہ عزوجل اچھی طرح واقف ہے کہ اس عمل سے آپ کا کیا مقصد تھا؟

۲۰۲۴: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَأَخْرَجَهُ مِنْ قَبْرِهِ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَتَفَلَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ وَالْبَسَهُ قَمِيصَهُ قَالَ جَابِرٌ وَصَلَّى عَلَيْهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

۲۰۲۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ابی کے واسطے اس کو قبر میں دفن کیے جانے کے بعد قبر سے باہر نکلوا یا اور پھر اس کا سر اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اپنا تھوک اس پر ڈالا اور اس کو اپنا کرتہ پہنایا۔

خلاصہ الباب واضح رہے کہ عبد اللہ بن ابی ایک مشہور منافق شخص تھا اور ایک بدترین قسم کا منافق شخص تھا۔ آپ نے اس کے دفن کرنے کے بعد قبر سے باہر نکلوا کر مذکورہ جو عمل فرمایا اس کی حکمت کا علم اللہ عزوجل ہی کو ہے اس میں بحث کی ضرورت نہیں ہے۔

بَابُ ۱۱۲۰ اخْرَاجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْقَبْرِ

باب: مردہ کو تدفین کے بعد قبر سے نکالنے

بَعْدَ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ

سے متعلق

۲۰۲۵: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دُفِنَ مَعَ أَبِي رَجُلٍ فِي الْقَبْرِ فَلَمْ يَطْبُ قَلْبِي حَتَّى أَخْرَجْتُهُ وَدَفَنْتُهُ عَلَى حِدَةٍ.

۲۰۲۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد اور ایک اور آدمی قبر میں رکھے گئے میرا دل خوش نہ ہوا میں نے اس کو نکال کر اس کو علیحدہ دفن کیا۔

بَابُ ۱۱۲۱ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: قبر پر نماز پڑھنے سے متعلق احادیث

۲۰۲۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَرَأَى قَبْرًا جَدِيدًا فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا هَذِهِ فَلَانَةُ مَوْلَاةٍ بِنْتِ فُلَانٍ فَعَرَفَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَاتَتْ ظُهْرًا وَأَنْتِ صَائِمَةٌ نَائِمَةٌ قَائِلٌ فَلَمْ نَحِبَّ أَنْ نُوقِظَكَ بِهَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَّ النَّاسَ خَلْفَهُ وَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا ثُمَّ قَالَ لَا يَمُوتُ فِيكُمْ مَيِّتٌ مَا دُمْتُ بَيْنَ أَظْهَرِكُمْ إِلَّا أَذْنُمُونِي بِهِ فَإِنْ صَلَوْتِي لَهُ رَحْمَةٌ.

۲۰۲۶: حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے ایک دن آپ نے ایک تازہ قبر دیکھی آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا تھے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ فلاں خاتون ہے فلاں لوگوں کی باندی۔ آپ نے اس کی شناخت فرمائی۔ دوپہر میں اس کی وفات ہو گئی اس وقت آپ نے روزہ رکھ رکھا تھا اور آپ سو رہے تھے۔ ہم نے آپ معلوم کو بیدار کرنا مناسب محسوس نہ کیا۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور لوگوں نے صف باندھ لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ تکبیر فرمائی اور پھر فرمایا کہ تم لوگوں میں سے جس وقت کوئی شخص وفات کرے تو مجھ کو اطلاع کرنا کیونکہ میری نماز اس کے واسطے رحمت ہے۔

۲۰۲۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ السَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرِ مُنَبِّذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفَّ خَلْفَهُ قُلْتُ مَنْ هُوَ يَا أَبَا عَمْرٍو قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ.

۲۰۲۷: حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے اس شخص نے نقل کیا جو کہ ایک قبر پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گیا تھا آپ نے امامت فرمائی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے صف باندھی۔ سلیمان نے کہا کہ میں نے حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ وہ کون آدمی تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما۔

۲۰۲۸: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ الشَّيْبَانِيُّ أَبَانًا عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْرِ مُنَبِّذٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَصَفَّ أَصْحَابَهُ خَلْفَهُ قِيلَ

۲۰۲۸: اس حدیث کا ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ -

۲۰۲۹: أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى قَبْرِ امْرَأَةٍ بَعْدَ مَا دُفِنَتْ -

۲۰۲۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک خاتون کی قبر پر اس کی تدفین کے بعد نماز (جنازہ) پڑھی۔

بَابُ ۱۱۲۲ الرُّكُوبُ بَعْدَ الْفَرَاعِ مِنَ الْجَنَازَةِ ۲۰۳۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى جَنَازَةِ أَبِي الدَّحْدَاحِ فَلَمَّا رَجَعَ أُتِيَ بِفَرَسٍ مَعْرُورٍ فَرَكِبَ وَمَشَى مَعَهُ -

باب: جنازہ سے فراغت کے بعد سوار ہونے سے متعلق

۲۰۳۰: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک دن ابو دحداح کے جنازہ کے ساتھ نکلے جس وقت واپس آنے لگے تو ایک گھوڑا برہنہ پشت (بغیر زین) کا آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوئے اور ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل دیئے۔

بَابُ ۱۱۲۳ الزِّيَادَةُ عَلَى الْقَبْرِ ۲۰۳۱: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى وَابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْنَى عَلَى الْقَبْرِ أَوْ يُزَادَ عَلَيْهِ أَوْ يُحْصَصَ زَادَ سُلَيْمَانَ بْنُ مُوسَى أَوْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ -

باب: قبر کو بلند کرنے سے متعلق

۲۰۳۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر عمارت تعمیر کرنے سے منع فرمایا اور قبر میں زیادتی کرنے سے منع فرمایا اس پر کانچ لگانے سے یا اس پر لکھنے سے منع فرمایا۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب حدیث یہ ہے کہ آپ ﷺ نے گنبد وغیرہ قبر پر تعمیر کرنے کی بھی ممانعت فرمائی اس طرح سے اس کو اونچا کرنے اور اس پر کانچ شیشہ وغیرہ لگانے اور اس پر یادگار تحریر وغیرہ جیسے قبر پر کتبہ وغیرہ لکھنے کی ممانعت فرمائی۔

بَابُ ۱۱۲۴ الْبِنَاءُ عَلَى الْقَبْرِ ۲۰۳۲: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَقْصِصِ الْقُبُورِ أَوْ يُبْنَى عَلَيْهَا أَوْ يُجْلَسَ عَلَيْهَا أَحَدٌ -

باب: قبر پر عمارت تعمیر کرنا

۲۰۳۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر کانچ لگانے سے یا اس پر تعمیر بنانے سے یا اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ ۱۱۲۵ تَجْصِصُ الْقُبُورِ

باب: قبروں پر کانچ لگانے سے متعلق

۲۰۳۲: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَجْصِصِ الْقُبُورِ۔

بَابُ ۱۱۲۰ تَسْوِيَةِ الْقَبْرِ إِذَا رُفِعَتْ

۲۰۳۳: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَرِثِ أَنَّ ثُمَامَةَ بْنَ شَفِيٍّ حَدَّثَهُ قَالَ كُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ بِأَرْضِ الرُّومِ فَتَوَفَّى صَاحِبٌ لَنَا فَأَمَرَ فَضَالَةُ بِقَبْرِهِ فَسَوَّى ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَتِهَا۔

۲۰۳۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعَنَّ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ وَلَا صُورَةً فِي بَيْتٍ إِلَّا طَمَسْتَهَا۔

بَابُ ۱۱۲۱ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

۲۰۳۶: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ عَنْ ابْنِ فَضِيلٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصَاغِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الشَّبِيدِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا۔

۲۰۳۷: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي قُرُوءَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ

۲۰۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر کانچ لگانے سے منع فرمایا۔

باب: اگر قبر اونچی ہو تو اسکو منہدم کر کے برابر کرنا کیسا ہے؟
۲۰۳۳: حضرت ثمامہ بن شفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ روم میں حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے وہاں پر ہمارے ایک ساتھی کی وفات ہو گئی حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا ان کی قبر برابر کی گئی پھر بیان کیا کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے قبروں کے برابر کرنے کا۔

۲۰۳۵: حضرت ابو ہیانج سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: میں تم کو اس کام پر نہ روانہ کروں کہ جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو روانہ فرمایا تھا کہ کوئی بھی قبر اونچی نہ چھوڑوں لیکن اس کو برابر کر دوں۔ کوئی بھی تصویر کسی مکان میں نہ دیکھوں مگر اس کو روند ڈالوں اور منادوں۔

باب: زیارتِ قبور سے متعلق احادیث

۲۰۳۶: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم لوگوں کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت کرنے سے لیکن اب تم لوگ زیارتِ قبور کر سکتے ہو اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کے گوشت کو تین روز سے زیادہ رکھنے سے اب جس جگہ تک دل چاہے رکھ لو اور میں نے تم لوگوں کو کھجور کے رکھنے سے منع کیا تھا کہ کسی برتن میں کھجور نہ بھگونا علاوہ مشک کے اب تم لوگ جس برتن میں دل چاہے اس کو بھگو دو اور تم لوگ پی لو لیکن نشہ لانے والی چیز نہ ہو۔

۲۰۳۷: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک مجلس میں تھے کہ جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تم کو قربانی کا گوشت تین روز کے بعد کھانے سے منع کیا تھا۔ اب تم لوگ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا الْحُمَمَ الْأَصَاغِي إِلَّا ثَلَاثًا فَكُلُوا وَأَطِيعُوا وَأَذْخِرُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَذَكَرْتُ لَكُمْ أَنْ لَا تَتَّبِعُوا فِي الظُّرُوفِ الدُّبَاءَ وَالْمُرْقَتِ وَالنَّقِيرِ وَالْحِجْتِمْ انْبِذُوا فِيمَا رَأَيْتُمْ وَاجْتَنِبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَزُورَ فَلْيَزُرْ وَلَا تَقُولُوا هُجْرًا۔

کھاؤ اور کھلاؤ اور جس قدر دل چاہے تم اس کو جمع کر لو جس قدر تم کو مناسب معلوم ہو اور میں نے تم کو نبیذ بنانے سے منع کیا تھا چند برتنوں میں مرتبان اور کھجور کے توبے میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا اور ہرے رنگ کے روغن والے برتن میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا اب تم لوگ جس برتن میں دل چاہے نبیذ بنا لو لیکن تم لوگ ہر ایک اس شے سے بچو جو کہ نشہ لانے والی ہو اور میں نے تم کو منع کیا تھا زیارت قبور سے کہ جس شخص کا دل چاہے قبروں کی زیارت کرے لیکن زبان سے بُری بات نہ کہے۔

بَابُ ۱۱۲۸ زِيَارَةِ قَبْرِ الْمُشْرِكِ

۲۰۳۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَى وَأَبَكَى مِنْ حَوْلِهِ وَقَالَ اسْتَأْذَنْتُ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ فِي أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَاسْتَأْذَنْتُ فِي أَنْ أَزُورَ قَبْرَهَا فَأُذِنَ لِي فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّمَا تَذَكَّرُكُمْ الْمَوْتُ۔

باب: کافر اور مشرک کی قبر کی زیارت سے متعلق

۲۰۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ محترمہ کی قبر پر تشریف لے گئے تو رونے لگ گئے اور جو لوگ آپ کے ساتھ تھے وہ بھی رونے لگے اور آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے اپنی والدہ کے واسطے دعا کرنے کی اجازت مانگی تو مجھ کو اس کی اجازت نہیں مل سکی (کیونکہ اللہ عزوجل مشرکین کی مغفرت نہیں فرمائے گا) پھر میں نے ان کی قبر پر حاضری کی دعا مانگی تو مجھ کو اس کی اجازت مل گئی تو تم لوگ بھی زیارت قبور کیا کرو کیونکہ زیارت قبور موت کو یاد دلاتی ہے۔

بَابُ ۱۱۲۹ النَّهْيُ عَنِ الْأَسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِينَ

۲۰۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةٍ فَقَالَ أَيْ عَمَّ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةٍ يَا أَبَا طَالِبٍ أَرَعَبُ عَنْ قِلَّةِ

باب: اہل شرک کیلئے دُعا مانگنے کی ممانعت سے متعلق

۲۰۳۹: حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ جس وقت (آپ کے چچا) ابوطالب کی وفات کا وقت آیا تو آپ ان کے پاس تشریف لے گئے وہاں پر ابو جہل اور عبد اللہ بن اُمیہ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: اے میرے چچا! تم ”لا الہ الا اللہ“ کہو اس جملہ کی وجہ سے میں تمہارے واسطے بارگاہ الہی میں حجت کروں گا (سفارش کی کوشش کروں گا) اس پر ابو جہل اور عبد اللہ بن اُمیہ نے کہا: اے ابوطالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین سے نفرت کرتے ہو؟ پھر وہ دونوں ان سے

عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ لَا يُكَلِّمَانِهِ حَتَّى كَانَ آخِرُ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أَنَا عَنْكَ فَتَزَلْتُ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَنَزَلَتْ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ.

گفتگو کرنے لگے۔ یہاں تک کہ ابوطالب کی زبان سے آخری جملہ یہ نکلا کہ میں تو عبدالمطلب کے ہی دین پر قائم ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے واسطے اس وقت تک دُعا مانگوں گا کہ جب تک مجھ کو ممانعت نہ ہوگی اس پر آیت: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا﴾ نازل ہوئی۔ یعنی ”نبیؐ کو اور جو لوگ ایمان لائے انکو مشرکین کے واسطے دُعا نہیں مانگنا چاہیے“ اور یہ آیت نازل ہوئی: ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ﴾ یعنی ”تم جس کو چاہے راہ ہدایت پر نہیں لا سکتے لیکن اللہ ہی جس کو چاہے ہدایت پر لا سکتا ہے۔“

۲۰۴۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو سنا وہ آدمی دُعا مانگا کرتا تھا اپنے والدین کیلئے جو کہ مشرک تھے۔ میں نے کہا: تم کیا دُعا کرتے ہو ان کیلئے حالانکہ وہ مشرک تھے۔ اس نے کہا: ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے واسطے دُعا مانگی ہے یعنی آذر کے واسطے حالانکہ وہ مشرک تھا۔ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے واسطے جو دُعا مانگی تھی وہ ایک وعدہ کی وجہ سے تھی جو کہ ابراہیم علیہ السلام نے کیا تھا اس وجہ سے کہا تھا: ﴿لَا يَسْتَغْفِرُ﴾ میں تمہارے واسطے دُعا مانگوں گا جس وقت ان کو علم ہوا کہ وہ خدا کا دشمن تھا تو وہ اس سے بیزار اور علیحدہ ہو گئے۔

۲۰۴۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكٌ كَانَ فَقُلْتُ اتَّسَغْفِرُ لَهُمَا وَهُمَا مُشْرِكٌ كَانَ فَقَالَ أَوْلَمْ يَسْتَغْفِرْ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ فَآتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَزَلْتُ وَمَا كَانَ اسْتَغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ.

باب: مسلمانوں کے واسطے دُعا مانگنے کا حکم

۲۰۴۱: حضرت محمد بن قیس بن محزمہ سے روایت ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا انہوں نے کہا کہ میں تم سے اپنا اور رسول کریم ﷺ کی حالت عرض کروں ہم نے کہا کہ جی ہاں ضرور بیان کرو۔ انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ میری آپ کی باری والی رات میں رسول کریم ﷺ میرے پاس تھے کہ اس دوران آپ نے میری کمرٹ لی اور دونوں جوتے اپنے پاس رکھ لیے اور آپ نے اپنی مبارک چادر کا بستر بچھایا پھر نہیں ٹھہرے لیکن اس قدم

بَابُ ۱۱۴۰ الْأَمْرُ بِالْإِسْتِغْفَارِ لِلْمُؤْمِنِينَ

۲۰۴۱: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسٍ بْنَ مَخْرَمَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ قَالَتْ إِلَّا أَحَدًا ثَلَاثًا عِنِّي وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا بَلَى قَالَتْ لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي هُوَ عِنْدِي تَعْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقَلَبَ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ

وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاسِهِ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثَمًا ظَنَّ أَنِّي قَدْ رَقَدْتُ ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا وَآخَذَ دَآءَهُ رُوَيْدًا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا وَخَرَجَ رُوَيْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي وَ اخْتَمَرْتُ وَتَقَنَعْتُ إِزَارِي وَانْطَلَقْتُ فِي إِثَرِهِ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَرَفَعَ يَدِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَطَالَ ثُمَّ انْحَرَفَ فَأَنْحَرَفْتُ فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ فَهَرَوَلَّ فَهَرَوَلْتُ فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ وَسَبَقْتُهُ فَدَخَنْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنْ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَالِكُ يَا عَائِشَةُ حَسْبَا رَابِيَةً قَالَتْ لَا قَالَ لَتُخْبِرَنِي أَوْ لَتُخْبِرَنِي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَابِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ قَالَ قَالَتْ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي قَالَتْ نَعَمْ فَلَهَزَنِي فِي صَدْرِي لَهْزَةً أَوْ جَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ أَظُنُّ أَنْ يَحْجِفَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ قُلْتُ مَهْمَا يَكُتُمُ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللَّهُ قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَقَانِي حِينَ رَأَيْتُ وَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ وَقَدْ وَضَعْتَ ثِيَابَكَ فَنَادَانِي فَأَخْفَى مِنْكَ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكَ فَظَنَنْتُ أَنَّكَ قَدَرْتَ قَدْرًا وَكَرِهْتَ أَنْ أُرْقُظَكَ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشَنِي فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الْبَقِيعَ فَاسْتَغْفِرَ لَهُمْ قُلْتُ كَيْفَ أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُولِي السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأَخِرِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْآحِقُونَ.

کہ آپ کو خیال ہوا کہ میں سو گئی پھر آپ نے خاموشی سے جوتے پہن لیے اور خاموشی سے چادر اٹھائی پھر خاموشی سے دروازہ کھولا اور خاموشی سے نکل گئے میں نے بھی یہ حالت دیکھ کر اپنے سر میں کرتہ ڈالا اور سر پر دوپٹہ ڈالا اور تہہ بند باندھا اور آپ کے پیچھے پیچھے چلی یہاں تک کہ آپ قبرستان بقیع پہنچ گئے وہاں پر جا کر آپ نے تین مرتبہ دونوں ہاتھ اٹھائے اور کافی دیر تک کھڑے رہے پھر واپس آئے میں بھی واپس آئی۔ آپ جلدی سے روانہ ہوئے میں بھی جلدی ہی چل پڑی۔ پھر آپ دوڑ پڑے میں بھی دوڑی پھر آپ اور زیادہ زور سے دوڑے۔ چنانچہ میں بھی زور سے دوڑی اور میں آپ سے قبل گھر پہنچ گئی۔ لیکن میں لیٹی ہی رہی تھی کہ اس دوران آپ تشریف لائے اور آپ نے دریافت فرمایا اے عائشہؓ تمہارا سانس پھول گیا ہے اور تمہارا پیٹ اوپر کی جانب اٹھ گیا ہے (جس طریقہ سے کہ کسی دوڑنے والے شخص کی حالت ہوتی ہے) میں نے عرض کیا کہ کوئی بات نہیں ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم مجھ سے کہہ دو ورنہ جو ذات کہ تمام باریک سے باریک بات کا علم رکھتا ہے (یعنی اللہ عزوجل) مجھ سے کہہ دے گا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے والدین آپ پر فدا ہو جائیں یہ سب اور ذریعہ ہے اور میں نے تمام حال بیان کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ کیا تو ہی تھی وہ سیاہی جو میں اپنے سامنے دیکھتا تھا۔ میں نے کہا کہ جی ہاں آپ نے میرے سینہ میں ایک گھونسہ مارا جس سے مجھ کو صدمہ ہوا۔ پھر فرمایا کہ کیا تم یہ سمجھتی ہو کہ خدا اور اس کا رسول ﷺ تم پر ظلم کرے گا یعنی حضرت عائشہ صدیقہؓ نے یہ دل میں یہ خیال کیا کہ آپ خفیہ طریقہ سے کسی دوسری بیوی کے پاس جاتے ہیں اس وجہ سے میں ساتھ ہوئی تھی۔ میں نے عرض کیا کہ لوگ آپ سے کیا بات پوشیدہ رکھیں گے اللہ عزوجل نے آپ کو بتلایا ہے کہ میرے قلب میں یہ تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس تشریف لائے جس وقت تم نے دیکھا لیکن اندر تشریف نہ لائے اس وجہ سے کہ تم کپڑے اتار چکی

تھیں۔ انہوں نے مجھ کو تم سے خفیہ ہو کر مجھ کو آواز دی میں نے بھی ان کو جواب دیا۔ تم سے چھپا کر پھر میں یہ سمجھا کہ تم سو گئی اور مجھ کو تمہارا بیدار کرنا برا محسوس ہوا اور مجھ کو اس بات کا اندیشہ ہوا کہ تم تنہا پریشان نہ ہو۔ بہر حال حضرت جبریلؑ نے مجھ کو قبرستان بقیع میں جانے کا حکم دیا اور وہاں کے لوگوں کے واسطے دُعا مانگنے کا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں کس طریقہ سے کہوں (جس وقت میں (قبرستان) بقیع جاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ تم کہو: السَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الدِّيَارِ۔

۲۰۴۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک رات کھڑے ہوئے اور کپڑے پہنے پھر آپ باہر نکلے میں نے اپنی باندی بریرہ سے کہا کہ تم پیچھے پیچھے جاؤ۔ چنانچہ وہ چلی گئی حتیٰ کہ آپ (قبرستان) بقیع میں پہنچے اور وہاں پر جس قدر اللہ عزوجل کو منظور تھا کھڑے رہے پھر واپس آئے تو وہ باندی بریرہ آگے آئی اور مجھ سے نقل کیا کہ میں نے کچھ نہیں کہا جس وقت صبح کا وقت ہوا تو میں نے آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا کہ میں بقیع والوں کی جانب دُعا کرنے کے واسطے بھیجا گیا تھا۔

۲۰۴۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی باری جس وقت ان کے گھر کی ہوئی تو آپ پچھلی رات کو (قبرستان) بقیع کی جانب نکلتے اور فرماتے: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ”سلام ہے اے گھر مسلمانوں کے اور ہم تم وعدہ دیئے گئے ہیں اور اگر خدا چاہے تو ہم تم سے ملاقات کرنے والے ہیں اے خدا بقیع غرقہ والوں کی مغفرت فرما دے۔“

۲۰۴۴: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جس وقت قبور پر تشریف لے جاتے تو فرماتے: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ آخر تک۔ یعنی اے مؤمن تمہارے اوپر سلام ہے اور

۲۰۴۲: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عُلْقَمَةَ ابْنِ أَبِي عُلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَلَبِسَ ثِيَابَهُ ثُمَّ خَرَجَ قَالَتْ فَأَمَرْتُ جَارِيتِي بَرِيرَةَ تَتَّبِعُهُ فَتَبِعَتْهُ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَوَقَفَ فِي أَذْنَاهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقِفَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَبَقَتْهُ بَرِيرَةُ فَأَخْبَرْتَنِي فَلَمْ أَذْكَرْ لَهُ شَيْئًا حَتَّى أَصَحَبْتُ ثُمَّ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنِّي يُغِيثُ إِلَى أَهْلِ الْبَقِيعِ لِأَصَلِّيَ عَلَيْهِمْ۔

۲۰۴۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي نَمِرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَتْ لَيْلُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ وَأَنَا إِيَّاكُمْ مُتَوَاعِدُونَ غَدًا أَوْ مَوَاكِِلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَا حِقْونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَأَهْلِ بَقِيعِ الْغُرَقِدِ۔

۲۰۴۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عَمَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَتَى عَلَى الْمَقَابِرِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَأَنَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَا حِقُونَ أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ نَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَافِيَةَ لَنَا وَلَكُمْ۔

مسلمانوں تم پر سلام ہے مسلمانوں کے گھر والوں تم پر سلام ہے اللہ چاہے تو ہم تم سے ملاقات کریں گے تم ہم سے آگے گئے ہو اور ہم تمہارے پیچھے ہیں۔ میں اللہ عزوجل سے سلامتی چاہتا ہوں تم لوگوں کے واسطے اور اپنے واسطے۔

۲۰۴۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّجَاشِيُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَغْفِرُوا لَهُ۔

۲۰۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت بادشاہ نجاشی کی وفات ہو گئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ ان کی مغفرت کیلئے دعا مانگو۔

۲۰۴۶: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ۔

۲۰۴۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہ نجاشی کی موت کی اطلاع اس دن دی کہ جس دن اس کی وفات ہوئی تھی اور ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اپنے بھائی کے لیے مغفرت کی دعا کرو۔

بَابُ ۱۱۳۱ التَّغْلِيظُ فِي اتِّخَاذِ السُّرُجِ عَلَى

باب: قبور پر چراغ جلانے کی وعید

سے متعلق

۲۰۴۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُجَّادَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَخَذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ۔

۲۰۴۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خواتین پر لعنت فرمائی جو قبور کی زیارت کریں اور ان لوگوں پر لعنت فرمائی کہ جو کہ کو قبور مساجد بنائیں (یعنی قبور پر سجدہ کریں) اور وہاں پر چراغ روشن کریں۔

بَابُ ۱۱۳۲ التَّشْدِيدُ فِي الْجُلُوسِ عَلَى

باب: قبور پر بیٹھنے کی برائی

سے متعلق

۲۰۴۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنْ يُجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جُمْرَةٍ حَتَّى تَحْرِقَ

۲۰۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارے میں سے کوئی شخص آگ کے شعلہ پر بیٹھ جائے یہاں تک کہ اس کے کپڑے جل جائیں تو اس سے بہتر ہے کہ وہ قبور پر بیٹھے۔

ثِيَابُهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرِ-

۲۰۴۹: حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ قبروں پر نہ بیٹھو۔

۲۰۴۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ ابْنِ أَبِي هَلَالٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّلَمِيِّ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَقْعُدُوا عَلَى الْقُبُورِ-

باب: قبور کو مسجد بنانے سے متعلق

۲۰۵۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس قوم پر اللہ عزوجل نے لعنت فرمائی کہ جس نے اپنے پیغمبروں کی قبور کو مسجد بنا لیا۔

بَابُ ۱۱۳۳ اتِّخَاذُ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ

۲۰۵۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَرْثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ قَوْمًا اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَآءِهِمْ مَسَاجِدَ-

۲۰۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے یہود اور نصاریٰ پر لعنت فرمائی کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبور کو مسجد بنا لیا۔

۲۰۵۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى صَاقِقَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخَزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَآئِهِمْ مَسَاجِدَ-

باب: سبت کے بنے ہوئے جوتے قبرستان پہن کر

جانے کی کراہت

۲۰۵۲: حضرت بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا آپ مسلمانوں کی قبر کے پاس سے گزرے تو فرمایا یہ لوگ بڑی برائی اور شر سے محفوظ ہو گئے اور آگے چلے گئے پھر آپ مشرکین کی قبروں کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ بڑی بھلائی سے محروم رہے اور آگے چلے گئے۔ پھر آپ نے دیکھا کہ ایک آدمی سبتی جوتے پہن کر قبروں کے درمیان

بَابُ ۱۱۳۴ كَرَاهِيَةُ الْمَشْيِ بَيْنَ الْقُبُورِ فِي

النِّعَالِ السَّبْتِيَّةِ

۲۰۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ خَالِدِ بْنِ سَمِيرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيَلٍ أَنَّ بَشِيرَ بْنَ الْخَصَاصِيَّةِ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلَى قُبُورِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هَؤُلَاءِ شَرًّا كَثِيرًا ثُمَّ مَرَّ عَلَى قُبُورِ

المُشْرِكِينَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هَؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيرًا
فَحَانتُ مِنْهُ الْتِفَافَةُ فَرَأَى رَجُلًا يَمْشِي بَيْنَ الْقُبُورِ
فِي نَعْلَيْهِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ السَّبْتَيْنِ الْقَهْمَا۔

جوتہ پہن کر قبرستان جانا:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں سبت سے بنے ہوئے جوتے پہن کر قبرستان جانے کو مکروہ فرمایا ہے واضح رہے کہ سبت (سین کے زیر کے ساتھ) گائے کے چمڑے کو کہا جاتا ہے جو کہ دباغت کے ذریعہ صاف کیا جاتا ہے اور اس کے بال کھال سے صفائی کر کے الگ کر لیے جاتے ہیں اس خیال سے کہ ان میں ناپاکی نہ لگی ہو یا قبور کی حرمت رکھنے کے خیال سے بہر حال مذکورہ قسم کے جوتے پہن کر قبور کے درمیان چلنا ممنوع ہے۔

بَابُ ۱۱۳۵ التَّسْهِيلُ فِي غَيْرِ السَّبْتَيْنِ
۲۰۵۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ الْوَرَّاقُ قَالَ
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى
عَنْ أَصْحَابِهِ أَنَّهُ لَيَسْمَعُ فُرْعَ نِعَالِهِمْ۔

باب: سبتی کے علاوہ دوسری قسم کے جوتوں کی اجازت
۲۰۵۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت بندہ اپنی قبر میں دفن کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس آتے ہیں تو وہ ان کے جوتے کی آواز سنتا ہے۔

بَابُ ۱۱۳۶ الْمُسْئَلَةُ فِي الْقَبْرِ
۲۰۵۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَ
إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَقَ قَالَا حَدَّثَنَا يُونُسُ
ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ
مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْ أَصْحَابِهِ أَنَّهُ
لَيَسْمَعُ فُرْعَ نِعَالِهِمْ قَالَ فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيَقْعِدَانِهِ
فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ قَالَا
الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ فَيَقَالُ
لَهُ انْظُرْ إِلَى مَقْعِدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ بِهِ
مَقْعِدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا۔

باب: قبر کے سوال سے متعلق
۲۰۵۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت بندہ اپنی قبر میں دفن ہوتا ہے اور اس کے ساتھی اس کو دفن کر کے واپس آتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے پھر دو فرشتے (منکر نکیر) اس شخص کے نزدیک آتے ہیں اس کو بٹھلاتے ہیں اور اس سے سوال کرتے ہیں کہ تو اس شخص (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ تو وہ مؤمن کہتا ہے کہ میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ وہ خدا کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں پھر اسے کہا جاتا ہے کہ دیکھو تم اپنا ٹھکانہ دوزخ میں دیکھو۔ پھر اللہ عز و جل نے اس کے عوض جنت میں تجھ کو ٹھکانہ دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر وہ مؤمن دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے۔

بَابُ ۱۱۳۷ مَسْأَلَةُ الْكَافِرِ

۲۰۵۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا
 يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ
 النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا
 وَضَعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ أَنَّهُ لَيَسْمَعُ
 فَرَعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيَقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا
 كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ
 وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ
 أَبْدَلَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا خَيْرًا مِنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا وَأَمَّا الْكَافِرُ
 أَوِ الْمُنَافِقُ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ
 فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ كَمَا يَقُولُ النَّاسُ
 فَيُقَالُ لَهُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَكَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ ضَرْبَةً
 بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرُ
 الثَّقَلَيْنِ.

بَابُ: كَافِرٌ سَے قَبْرِ مِیں سَوَال وَجَوَاب

۲۰۵۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی نے ارشاد فرمایا کہ جس وقت بندہ اپنی قبر میں دفن کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی (اس کو دفن کر کے) واپس آتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس سے دریافت کرتے ہیں کہ تو ان صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا تھا؟ تو جو مؤمن آدمی ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ عزوجل کے بندے اور اس کے بھیجے ہوئے ہیں اس سے یہ کہا جاتا ہے کہ دیکھو تم اپنی جگہ دوزخ میں۔ اللہ عزوجل نے تم کو اس کے عوض وہ ٹھکانہ عطا فرمایا کہ جو کہ اس سے بہتر ہے۔ رسول کریم نے ارشاد فرمایا: پھر وہ اپنے دونوں ٹھکانہ کو دیکھتا ہے۔ لیکن کافر اور منافق شخص جو ہوتا ہے جب اس سے کہا جاتا ہے کہ تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے تھے تو وہ کہتا ہے کہ میں واقف نہیں جیسا کہ لوگ کہتے تھے میں بھی کہا کرتا تھا تو اس سے کہا جاتا ہے کہ تو نے اپنی سمجھ بوجھ سے معلوم کر لیا نہ قرآن کریم کی تلاوت کی پھر اس پر ایک مار لگائی جاتی ہے۔ اسکے بعد دونوں کان کے درمیان میں اور وہ شخص ایک زبردست چیخ مارتا ہے جس کو قریب والے لوگ سنتے ہیں علاوہ انسان اور جن کے۔

بَابُ ۱۱۳۸ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ

۲۰۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ
 عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ
 عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا وَسَلِيمَانُ بْنُ
 صُرْدٍ وَ خَالِدُ بْنُ عَرْقُطَةَ فَذَكَرُوا أَنَّ رَجُلًا تَوَفَّى مَاتَ
 بِبَطْنِهِ فَإِذَا هُمَا يَشْتَهِيَانِ أَنْ يَكُونَا شَهِدَا جَنَازَتَهُ فَقَالَ
 أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يَقْتُلْهُ بَطْنُهُ
 فَلَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهِ فَقَالَ الْآخَرُ بَلَى.

بَابُ: جَوْ شَخْصِ پِیٹ کی تَکْلِیف مِیں فَوْت ہو جائے؟

۲۰۵۶: حضرت عبد اللہ بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن میں سلیمان سرد اور خالد بن عرقطہ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے لوگوں نے کہا کہ فلاں آدمی پِیٹ کی تَکْلِیف میں فوت ہو گیا ہے ان دونوں صحابہ نے اس بات کی تمنا کی کہ کاش اس شخص کے جنازہ میں ہم لوگ شرکت کرتے۔ پھر ایک نے دوسرے سے کہا کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ جس کسی کو اس کا پِیٹ (تَکْلِیف سے) ہلاک کر دے تو اس کو عذابِ قبر نہ ہوگا۔

باب ۱۱۳۹ الشہید

باب: شہید کے متعلق

۲۰۵۷: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ عَمْرٍو وَحَدَّثَهُ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَالُ الْمُؤْمِنِينَ يُفْتَنُونَ فِي قُبُورِهِمْ إِلَّا الشَّهِيدَ قَالَ كَفَى بِبَارِقَةِ السُّيُوفِ عَلَى رَأْسِهِ فِتْنَةً.

۲۰۵۷: حضرت راشد بن سعد سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ کی کیا حالت ہے (یعنی فرمان نبوی ﷺ کا کیا مطلب ہے وہ فرمان یہ ہے کہ) تمام مسلمانوں کی قبر میں آزمائش کی جاتی ہے یعنی ان کو عذاب ہوتا ہے لیکن شہید کی آزمائش نہیں ہوتی۔ آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ ان کے سروں پر تلوار کی چمک کی آزمائش کافی ہے۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ حضرات شہداء کرام کی آزمائش دنیا ہی میں کر لی گئی اس طرح سے کہ انہوں نے سروں پر تلوار وغیرہ کے زخم کھائے اور انہوں نے راہ خدا میں جان تک قربان کر دی پھر اب دوسری مرتبہ ان کی آزمائش کی کیا ضرورت ہے؟

۲۰۵۸: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ الطَّاعُونَ وَالْمَبْطُورُونَ وَالْعَرِيقُ وَالنَّفْسَاءُ شَهَادَةٌ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ مِرَارًا وَرَفَعَهُ مَرَّةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۰۵۸: حضرت صفوان بن اُمیہ نے کہا کہ مرض طاعون (وبا) اور پیٹ کے مرض میں مرجانا اور پانی میں غرق ہو کر مرنا اور کسی خاتون کا بچہ کی ولادت کی تکلیف میں فوت ہونا اس کا شہید ہونا ہے۔ حضرت تیمی جو کہ اس حدیث شریف کے روایت کرنے والے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم سے یہ حدیث حضرت ابو عثمان نے کئی مرتبہ نقل کی اور ایک مرتبہ اس کو رسول کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا۔

باب ۱۱۴۰ ضمة القبر وضغطته

باب: قبر کے میت کو دبانے سے متعلق

۲۰۵۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ هَذَا الَّذِي تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَشَهِدَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِجَ عَنْهُ.

۲۰۵۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کے حق میں) یہ وہ شخص ہے جس کے مرنے سے عرش الہی ہل گیا اور آسمان کے دروازے کھل گئے اور اس کے جنازہ میں ستر ہزار فرشتے حاضر ہوئے لیکن اس کی قبر نے ایک مرتبہ اس کو دبایا اس کے بعد پھر وہ عذاب ختم ہو گیا۔

۲۰۶۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۲۰۶۰: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت

کریمہ: ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا﴾ یعنی اللہ عزوجل مومنین کو دنیا اور آخرت میں ٹھیک بات پر قائم رکھے گا فرمایا گیا ہے یہ آیت کریمہ عذاب قبر سے متعلق نازل ہوئی ہے۔

۲۰۶۱: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: (يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا) آخر تک عذاب قبر سے متعلق نازل ہوئی مرنے والے سے سوال ہوگا کہ تیرا پروردگار کون ہے اور کون تیرا پیغمبر ہے وہ کہے گا کہ میرا پروردگار اللہ عزوجل ہے اور حضرت محمد ﷺ میرے پیغمبر سے ہی مراد ہے۔ اس آیت کریمہ سے اللہ عزوجل مومنین کو ٹھیک بات پر دنیا اور آخرت میں ثابت رکھے گا اللہ عزوجل ان کے قلوب کو مضبوط کر دے گا (اور کفار گھبرا جائیں گے)

۲۰۶۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی نے قبر سے ایک آواز سنی تو پوچھا: اس شخص کا کب انتقال ہوا ہے؟ لوگوں نے کہا: دور جاہلیت میں اس شخص کا انتقال ہوا ہے آپ خوش ہوئے یہ بات سن کر (مرنے والا مسلمان نہیں ہے) پھر آپ نے فرمایا: اگر تم نہ گھبراتے تو میں اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتا ہوں کہ تم کو عذاب قبر سنا دے۔

۲۰۶۳: حضرت ابویوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سورج غروب ہونے کے بعد نکلے کہ ایک آواز سنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود کو عذاب ہوتا ہے ان کی قبروں میں۔ (نعوذ باللہ)

باب: عذاب قبر سے پناہ سے متعلق

۲۰۶۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ارشاد فرماتے تھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ یعنی اے خدا میں پناہ مانگتا ہوں تیری عذاب قبر سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب دوزخ سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری مسیح دجال کے فتنہ

الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَيْثَمَةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۲۰۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ وَدِينِي دِينُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ۔

۲۰۶۲: أَخْبَرَنَا سُويْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ صَوْتًا مِنْ قَبْرِ فَقَالَ مَتَى مَاتَ هَذَا قَالُوا مَاتَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَسَرَّ بِذَلِكَ وَقَالَ لَوْلَا أَن لَّا تَدَافِقُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسَمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ۔

۲۰۶۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودٌ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا۔

بَابُ ۱۱۴۱ التَّعَوُّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۲۰۶۴: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُوسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ الّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ

مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

۲۰۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم عذاب قبر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

۲۰۶۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ بْنُ الْأَسْوَدِ ابْنِ
عَمْرِو وَعَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ يَسْتَعِذُّ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۲۰۶۶: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے اس فتنہ کے بارے میں بیان فرمایا جو کہ انسان کو قبر میں ہوتا ہے آپ نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا تو اہل اسلام نے عذاب قبر کے بارے میں سن کر ایک چیخ ماری جس کی وجہ سے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا مفہوم نہ سمجھ سکی جس وقت ان کی چیخ میں افادہ ہوا تو میں نے ایک صاحب سے عرض کیا جو کہ میرے پاس ہی موجود تھا کہ اللہ عزوجل تم کو برکت عطا فرمائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر میں کیا ارشاد فرمایا اس نے کہا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میرے اوپر وحی نازل ہوئی ہے کہ تم لوگ قبر میں آزمائش کئے جاؤ گے قریب قریب اُس آزمائش کے جو کہ دجال کے سامنے ہوگی۔

۲۰۶۶: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ
قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ
أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي
بَكْرٍ تَقُولُ قَالَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَ الْفِتْنَةَ الَّتِي يُفْتَنُ بِهَا الْمَرْءُ فِي قَبْرِهِ فَلَمَّا
ذَكَرَ ذَلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُونَ ضَجَّةً حَالَتْ بَيْنِي وَ
بَيْنَ أَنْ أَفْهَمَ كَلَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَكَتَ ضَجَّتْهُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِيبٍ
مِنِّي أَيْ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ قَوْلِهِ قَالَ قَدْ أُوحِيَ إِلَيَّ
أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ۔

۲۰۶۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ دعا اس طریقہ سے سکھایا کرتے تھے کہ جس طریقہ سے قرآن کریم کی کوئی سورت سکھلاتے ہیں۔ جس کا مطلب و ترجمہ اس طرح ہے کہ اے اللہ عزوجل ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں عذاب دوزخ سے اور عذاب قبر سے اور مسیح دجال کے فتنہ سے اور ہم پناہ مانگتے ہیں زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

۲۰۶۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ
طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ
يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ
قُولُوا اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۲۰۶۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت ایک یہودی عورت میرے پاس تھی وہ عورت کہنے لگی کہ قبر میں تمہارا امتحان لیا جائے گا

۲۰۶۸: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ
عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ مِنَ الْيَهُودِ وَهِيَ تَقُولُ إِنَّكُمْ تَفْتُنُونَ فِي الْقُبُورِ فَأَرْتَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ إِنَّمَا تَفْتَنُ يَهُودَ وَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَبِثْنَا لَيْلًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تَفْتُنُونَ فِي الْقُبُورِ قَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ يَسْتَعِيدُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۲۰۶۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَعِينُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَقَالَ إِنَّكُمْ تَفْتُنُونَ فِي قُبُورِكُمْ۔

۲۰۷۰: أَخْبَرَنَا هَنَادٌ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَتْ يَهُودِيَّةٌ عَلَيْهَا فَاسْتَوْهَبَتْهَا شَيْئًا فَوَهَبَتْ لَهَا عَائِشَةُ فَقَالَتْ أَجَارَكَ اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَرَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ۔

۲۰۷۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى عَجُوزَتَانِ مِنْ عَجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتْ إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أَنْعَمْ أَنْ أَصَدِّقَهُمَا فَخَرَجْنَا وَدَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَجُوزَتَيْنِ مِنْ عَجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ قَالَتَا إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ قَالَ صَدَقَتَا إِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ عَذَابًا

یعنی تم لوگ قبر میں آزمائے جاؤ گے یہ بات سن کر آپ گھبرا گئے اور ارشاد فرمایا کہ یہودی کی آزمائش ہوگی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ پھر ہم کئی رات تک کھڑے رہے اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے کہ تم لوگوں کی قبر میں آزمائش کی جائے گی پھر میں نے سنا کہ آپ پناہ مانگا کرتے تھے عذاب قبر سے۔

۲۰۶۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عذاب قبر سے پناہ مانگا کرتے تھے (عذاب قبر سے پناہ کے ساتھ ساتھ) مسیح دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے اور آپ نے فرمایا: قبر میں تمہاری آزمائش ہوگی۔

۲۰۷۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز ایک یہودی عورت ان کے پاس حاضر ہوئی اور ان سے کچھ سوال کیا۔ انہوں نے اس یہودی عورت کو کچھ دے دیا۔ اس پر اس یہودی عورت نے کہا کہ خدا تعالیٰ تم کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ یہ بات سن کر میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا یہاں تک کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے آپ سے عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان لوگوں کو قبر میں عذاب ہوتا ہے کہ جس کو جانور سنتے ہیں۔

۲۰۷۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس مدینہ منورہ کی دو بوڑھی خواتین آئیں اور انہوں نے کہا کہ اہل قبور عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں تو میں نے ان کو جھٹلایا اور مجھ کو اچھا نہیں معلوم ہوا ان کو سچا کرنا پھر وہ دونوں چلی گئیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو بوڑھی خواتین آئی تھیں وہ کہتی تھیں کہ قبر والوں کو قبروں میں عذاب ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ انہوں نے سچ کہا بے شک ان کو عذاب ہوتا ہے اس طرح کا کہ تمام جانور اس کو سنتے ہیں پھر میں نے دیکھا کہ آپ ہر ایک نماز کے بعد عذاب قبر سے پناہ مانگا

تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا فَمَا رَأَيْتُهُ عَلَى صَلَوةٍ إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

باب: قبر پر درخت کی شاخ لگانے سے متعلق احادیث

۲۰۷۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ کے ایک باغ کے پاس سے گزرے۔ وہاں پر دو آدمیوں کی گفتگو سنی کہ جن کو قبر میں عذاب ہو رہا تھا۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان کو عذاب ہوتا ہے اور کچھ بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ ایک تو اپنے پیشاب کے قطرات سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا وہ شخص تھا جو کہ چغل خوری کرتا تھا۔ پھر آپ نے ایک شاخ منگائی اور ان کے دو ٹکڑے کیے اور ہر ایک قبر پر ایک ٹکڑا لگایا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اس طریقہ سے کیوں کیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا شاید ان کے عذاب میں کمی واقع ہو جائے جس وقت تک کہ یہ شاخیں خشک نہ ہوں۔

۲۰۷۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ دو قبور کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ ان کو عذاب ہوتا ہے (لوگوں کے اعتبار سے) اور کچھ کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہوتا ایک تو پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا دوسرا شخص چغل خوری کرتا تھا پھر آپ نے ایک تازہ شاخ حاصل فرمائی اور اس کے دو ٹکڑے فرمائے پھر ہر ایک قبر پر ایک ٹکڑا لگایا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اس طریقہ سے کس وجہ سے کیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہو سکتا ہے کہ (دو شاخ کو قبر پر لگانے کی وجہ سے) ان قبر والوں کے عذاب میں کمی واقع ہو جائے۔

۲۰۷۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کسی شخص کی وفات ہو جاتی ہے تو صبح و شام اس کا ٹھکانہ اس کو دکھلایا جاتا ہے اگر

بَابُ ۱۱۴۲ وَضْعُ الْجَرِيدَةِ عَلَى الْقَبْرِ
۲۰۷۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِّنْ حِيطَانِ مَكَّةَ أَوِ الْمَدِينَةِ سَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذِّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَذِّبَانِ وَمَا يُعَذِّبَانِ فِي كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ بَلَى كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَبْرِئُ مِنْ بَوْلِهِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا كَسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كَسْرَةً فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَبْسَأْ أَوْ إِلَى أَنْ يَبْسَأَ۔

۲۰۷۳: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ قَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَبْرِئُ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا فَقَالَ لَعَلَّهُمَا أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَبْسَأَ۔

۲۰۷۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِلَّا إِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعِشِيِّ إِنْ كَانَ

مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

وہ شخص جنتی ہوتا ہے تو جنت میں سے اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ میں سے۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل اس کو قیامت کے روز اٹھا لے۔

۲۰۷۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْرَضُ عَلَى أَحَدِكُمْ إِذَا مَاتَ مَقْعَدُهُ مِنَ الْعُدَاةِ وَالْعِشْيِ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ قِيلَ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۲۰۷۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے میں سے جب کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اس کو صبح و شام اس کا ٹھکانہ دکھلایا جاتا ہے پس اگر وہ شخص اہل جنت میں سے ہے تو جنت میں ہے اور اگر وہ شخص دوزخی ہے تو وہ شخص دوزخ والوں میں سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل اس کو قیامت کے دن اٹھا لے گا۔

۲۰۷۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَى مَقْعَدِهِ بِالْعُدَاةِ وَالْعِشْيِ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيَقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۲۰۷۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے جس وقت کسی کا انتقال ہوتا ہے تو اس کو اس کا صبح و شام ٹھکانہ دکھلایا جاتا ہے اگر وہ شخص جنت والوں میں سے ہے تو جنت میں اور اگر وہ شخص دوزخی ہے تو دوزخ والوں میں سے۔ وہ شخص کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل اس کو قیامت کے دن اٹھا لے گا۔

بَابُ ۱۱۴۳ أَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِينَ

باب: اہل ایمان کی رُوحوں سے متعلق احادیث

۲۰۷۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَى جَسَدِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۲۰۷۷: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مؤمن کی جان جنت کے درختوں پر پرواز کرتی رہے گی یہاں تک کہ اللہ عزوجل اس کو قیامت کے دن اس کے جسم کی طرف بھیج دے گا۔

۲۰۷۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا

۲۰۷۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ اور مدینہ منورہ کے درمیان میں تھے وہ حضرات اہل بدر کا

ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بْنِ مَخْجَةَ
وَالْمَدِينَةِ أَخَذَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرِينَا
مَصَارِعَهُمْ بِالْأَمْسِ قَالَ هَذَا مُصْرَعُ فُلَانٍ إِنْ شَاءَ
اللَّهُ عَدَا قَالَ عُمَرُ وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا
أَخْطَوُا إِلَيْكَ فَجْعَلُوا فِي بَنِي قَاتَانِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَادَى يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ يَا فُلَانُ
بُنْ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَإِنِّي
وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ تَكَلَّمُوا
أَجْسَادًا لَا أَرْوَاهُ فِيهَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا
أَقُولُ مِنْهُمْ۔

۲۰۷۹ أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعَ الْمُسْلِمُونَ مِنَ
الَّيْلِ بَيْنَ بَدْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَانِمٌ يُنَادِي يَا أَبَا جَهْلٍ بْنُ هِشَامٍ وَيَا شَيْبَةَ
بُنْ رَبِيعَةَ وَيَا عُبَيْدَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَيَا أُمَيَّةَ بْنَ خَلْفٍ هَلْ
وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَإِنِّي وَجَدْتُ مَا
وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْتَادِي قَوْمًا
قَدْ جَافُوا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ
وَلَكِنَّكُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يُجِيبُوا۔

۲۰۸۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُهُ عَنْ
هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى قَلْبِ بَدْرٍ فَقَالَ هَلْ
وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا قَالَ إِنَّهُمْ لَيَسْمَعُونَ
لَا أَنْ مَا أَقُولُ لَهُمْ فَذِكْرَ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ وَهَلْ
بُنْ عُمَرَ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

تذکرہ فرمانے لگے تو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم کو کفار کے
قتل کیے جانے کی جگہ دکھائی اور فرمایا کہ یہ فلاں کے (قتل ہو کر)
گرنے کی جگہ ہے اور یہ فلاں شخص کے (قتل ہو کر) گرنے کی جگہ ہے
اگر خدا چاہے کل۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر اس ذات کی قسم کہ
جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ان جگہوں میں فرق نہیں ہوا (یعنی
ہر ایک کافر و مشرک اپنی مقررہ جگہ پر قتل کیا گیا) ان تمام کو ایک کنوئیں
میں ڈالا اسکے بعد نبی تشریف لائے اور پکارا اے فلاں کے بیٹے اے
فلاں کے بیٹے! تمہارے پروردگار نے جو تم سے وعدہ کیا تھا اس کو تم
نے حاصل کر لیا (یعنی تم کو عذاب ہو رہا ہے یا نہیں؟) اور میں نے تو
اپنے پروردگار کا وعدہ حاصل کر لیا ہے (یعنی ہم کو تو کامیابی اور کامرانی
حاصل ہو گئی ہے) حضرت عمر نے کہا آپ ان لوگوں سے کلام کر رہے
ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میری بات ان سے زیادہ نہیں سنتے۔

۲۰۷۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمانوں نے رات
میں غزوہ بدر کے کنوئیں پر سنا کہ رسول کریم ﷺ کھڑے ہوئے آواز
دے رہے تھے اے ابو جہل بن ہشام اور اے شیبہ بن ربیعہ اور اے
عتبہ بن ربیعہ اور اُمیہ بن خلف کیا تم نے وہ پالیا جو تمہارے پروردگار
نے وعدہ کیا کیونکہ میں نے وہ حاصل کر لیا جو میرے پروردگار نے
وعدہ کیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ ان لوگوں کو
پکارتے ہیں جو کہ مرنے کے بعد بوسیدہ ہو گئے اور سڑ گئے۔ آپ نے
ارشاد فرمایا کہ تم لوگ ان لوگوں سے زیادہ میری گفتگو نہیں سن سکتے
لیکن یہ لوگ جواب دینے کی قوت نہیں رکھتے۔

۲۰۸۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ
بدر کے کنوئیں پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: تم نے وہ سچ اور واقعہ کے
مطابق حاصل کیا کہ جس کا تمہارے پروردگار نے وعدہ فرمایا تھا فرمایا
کہ یہ اس وقت سنتے ہیں جو میں کہتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
اس کا تذکرہ ہوا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بھول ہو
گئی۔ رسول کریم ﷺ نے اس طریقہ سے فرمایا تھا وہ اب واقف ہیں

وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ الْآنَ يَعْلَمُونَ أَنَّ الدِّي كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ هُوَ الْحَقُّ ثُمَّ قَرَأَتْ قَوْلَهُ إِنَّكَ تَسْمِعُ الْمَوْتَى حَتَّى قَرَأَتْ الْآيَةَ۔

کہ جو میں نے ان سے بیان کیا تھا وہ سچ تھا پھر اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی: ﴿إِنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتَى﴾

۲۰۸۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ وَمُعِيْرَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ بَنِي آدَمَ وَفِي حَدِيثٍ مُغْيِرَةَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَجَبَ الذَّنْبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرْتَكَبُ۔

۲۰۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمام انسانوں کے جسم کو زمین کھا جاتی ہے علاوہ انسان کی ریڑھ کی ہڈی کے کہ انسان اسی سے پیدا کیا گیا اور پھر اس میں جوڑا جائے گا۔

۲۰۸۲: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُكَذِّبَنِي وَشَتَمَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَشْتَمَنِي أَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ إِنِّي لَا أُعِيدُهُ كَمَا بَدَأْتُهُ وَلَيْسَ آخِرُ الْخَلْقِ بِأَعَزَّ عَلَيَّ مِنْ أَوَّلِهِ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا وَأَنَا اللَّهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُوَلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ۔

۲۰۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ انسان نے مجھ کو جھٹلایا اور اس کو اس طریقہ سے کرنا لازم (اور مناسب نہ تھا) اور انسان نے مجھ کو گالی دی اور اس کو اس طرح سے کرنا لازم نہیں تھا تو انسان کا مجھ کو جھوٹا قرار دینا تو یہ ہے کہ وہ یہ بات کہتا ہے کہ میں اس کو دوسری مرتبہ زندہ نہیں کروں گا جس طریقہ سے کہ اس کو پہلی مرتبہ پیدا کیا اور دوسری مرتبہ کی پیدائش پہلی مرتبہ کی پیدائش سے میرے واسطے مشکل نہیں ہے اور انسان کا مجھ کو گالی دینا یہ ہے کہ وہ (عیسائی) کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا ایک بیٹا ہے حالانکہ میں تنہا ہوں کسی کا محتاج نہیں ہوں نہ مجھ سے کسی کی ولادت ہوئی اور نہ میری کسی سے ولادت ہوئی اور میری برابری کا کوئی نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ رب واحد ویکتا ہے وہ طاقتور ہے۔ اس کا کوئی بیٹا نہیں اور نہ ہی اس کو کوئی کمزوری لاحق ہے کہ وہ بیٹے کا محتاج ہو جائے۔ (جامی)

۲۰۸۳: أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُيَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَسُوفَ عَبْدٌ عَلَى نَفْسِهِ حَتَّى حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ لِأَهْلِهِ إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ اذْرُونِي

۲۰۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ایک آدمی نے بہت زیادہ گناہ کا ارتکاب کیا تھا جس وقت وہ شخص مرنے لگ گیا تو اس نے اپنے لوگوں سے کہا کہ جس وقت میرا انتقال ہو جائے تو تم لوگ مجھ کو پہلے تو آگ میں جلانا اور پھر مجھ کو پیس دینا۔ پھر میری مٹی کو کچھ تو ہوا میں اڑا دینا اور کچھ دریا میں ڈال دینا کیونکہ اللہ مجھ پر قدرت والا ہوگا تو اس طرح سے

فِي الرِّيحِ فِي السَّحَرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَّرَ اللَّهُ عَلَيَّ لَيُعَذِّبَنِي عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِهِ قَالَ فَفَعَلَ أَهْلُهُ ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِكُلِّ شَيْءٍ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا إِذَا مَا أَخَذْتَ فَإِذَا هُوَ قَانِمٌ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ خَشْيَتُكَ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ۔

مجھ کو عذاب میں مبتلا کریگا۔ ویسا کسی مخلوق کو نہیں کرے گا۔ لوگوں نے اس شخص کے مرنے کے بعد اسی طرح سے کیا۔ اللہ نے ہر ایک چیز کو جس نے کہ اس کا کچھ حصہ لیا تھا یعنی پانی اور زمین اور ہوا کو حکم فرمایا جو تم نے لیا ہے تم اس کو حاضر کرو یہاں تک کہ وہ شخص مکمل ہو کر (جسمانی اعتبار سے) اللہ کے سامنے کھڑا ہو گیا اس وقت اس سے اللہ عزوجل نے باز پرس کی تو نے کس وجہ سے یہ حرکت کی؟ اس نے عرض کیا کہ تیرے خوف سے۔ چنانچہ اللہ نے اس شخص کی مغفرت فرمادی۔

۲۰۸۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسِيءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهِ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ لِأَهْلِهِ إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اطْحَنُونِي ثُمَّ اذْرُونِي فِي الْبَحْرِ فَإِنَّ اللَّهَ إِنْ يَقْدِرُ عَلَيَّ لَمْ يَغْفِرْ لِي قَالَ فَأَمَرَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ الْمَلَائِكَةَ فَتَلَقَّتْ رُوحَهُ قَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا رَبِّ مَا فَعَلْتُ إِلَّا مِنْ مَخَافَتِكَ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ۔

۲۰۸۴: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں میں سے پہلے ایک آدمی اپنے کاموں کو برا سمجھتا تھا جس وقت اس شخص کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے رشتہ داروں سے کہا (وصیت کی) کہ جس وقت میری وفات ہو جائے تو تم لوگ مجھ کو آگ میں جلادینا پھر مجھ کو (میرے جسم کو) خوب پیس کر آٹا بنا دینا۔ اس کے بعد دریا میں پھینک دینا کیونکہ اگر اللہ عزوجل نے (گناہوں کی وجہ سے) میری گرفت کر لی تو وہ کبھی میری مغفرت نہیں کرے گا (اس کے بعد اس شخص کا انتقال ہو گیا) اس کے متعلقین نے اسی طرح سے کیا۔ اللہ عزوجل نے فرشتوں کو حکم فرمایا کہ اس شخص کی روح کو پکڑ لو پھر اللہ عزوجل نے اس شخص سے دریافت کیا: تو نے کس وجہ سے یہ حرکت کی؟ اس نے عرض کیا: تیرے خوف کی وجہ سے اے میرے مولیٰ میں نے یہ عمل کیا ہے۔ بہر حال اللہ عزوجل نے اس شخص کی مغفرت فرمادی۔

خلاصہ الباب ☆ المؤمن بین الخوف والرجاء۔ یعنی مؤمن تو خوف اور امید کے درمیان ہوتا ہے کہ اپنے رب سے نہ تو مایوس ہوتا ہے اور نہ رب کی رحیمیت کو اپنی بے عملی کا ذریعہ بنا ڈالتا ہے بلکہ جس قدر استطاعت رب نے دی ہوئی ہے اپنے رب کی راہ میں جان و مال کھپا دیتا ہے اور اسی راہ پر جان اپنے رب کے حضور پیش کر ڈالتا ہے۔

بَابُ ۱۱۴۴ الْبُعْثُ

باب: قیامت کے دن دوسری مرتبہ زندہ ہونے سے متعلق

۲۰۸۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے فرماتے تھے کہ

۲۰۸۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حُفَاةَ عُرَاةٍ غُرُلًا۔

تم لوگ اللہ عزوجل سے ننگے پاؤں ننگے جسم اور بغیر ختنہ کی حالت میں ملاقات کرو گے۔

۲۰۸۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ ابْنُ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُرَاةً غُرُلًا وَأَوَّلُ الْخَلَائِقِ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعِيدُهُ۔

۲۰۸۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگ برہنہ جسم بغیر ختنہ اٹھائے جائیں گے اور تمام مخلوقات سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعِيدُهُ﴾ جیسے پہلے ہم نے پیدا کیا اسی طرح سے دوسری مرتبہ پیدا کریں گے۔

۲۰۸۷: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّبَيْدِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَبْعَثُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةَ عُرَاةٍ غُرُلًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَكَيْفَ بِالْعَوْرَاتِ قَالَ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ۔

۲۰۸۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ انھیں گے ننگے پاؤں ننگے جسم اور بغیر ختنہ کے اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت فرمایا کہ یا رسول کریم ﷺ! لوگوں کی شرم گاہوں کی کیا حالت ہوگی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ہر شخص اپنی فکر میں ہوگا (یعنی نفسا نفسی کا عالم ہو گا) تو کوئی شخص کسی دوسرے کی شرم گاہ نہ دیکھے گا۔

۲۰۸۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ الْقَشِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ حُفَاةَ عُرَاةٍ قُلْتُ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ إِنَّ الْأَمْرَ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهْمَّهُمْ ذَلِكَ۔

۲۰۸۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ (قیامت کے دن) جمع کیے جاؤ گے ننگے پاؤں ننگے جسم اس پر میں نے عرض کیا کہ کیا مرد اور عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بات کا خیال کہاں ہو گا میدانِ حشر کی پریشانیاں زبردست ہوں گی۔

۲۰۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ أَبُو بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ اِثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَآرَبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَتُحْشَرُ بِقِيَّتِهِمُ النَّارُ تَقِيلُ

۲۰۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین قسم کے لوگ ہوں گے۔ ان میں سے بعض لوگ تو شوق میں بھرے ہوں گے (یعنی ان میں جنت کا شوق غالب ہوگا اور بعض لوگ دوزخ سے) ڈرتے ہوں گے وہ لوگ ایک اونٹ پر ہوں گے اور تین ایک اونٹ پر ہوں گے اور چار ایک اونٹ پر ہوں گے اور دس ایک اونٹ پر ہوں گے اور باقی لوگوں کو آگ جمع کر لے گی جہاں پر وہ دن میں ٹھہریں گے ان لوگوں کے ساتھ ٹھہر جائے

گی اور جس جگہ وہ رات میں ٹھہریں گے ان کے ساتھ آگ بھی ٹھہر جائیگی اور جس جگہ وہ صبح کو ٹھہرے گی تو ان کے ساتھ آگ بھی ٹھہر جائیگی اور جس جگہ وہ شام کو ٹھہرے گی آگ بھی ان کے ساتھ شام کرے گی۔

۲۰۹۰: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سچے اور سچے کہے گئے (رسول ﷺ) نے اللہ عزوجل ان پر رحمت نازل فرمائے اور سلام نازل فرمائے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ (قیامت کے دن) لوگ تین قسم کے ہوں گے ایک طبقہ تو سوار ہوگا جو کہ کھاتے اور لباس (پہنتے) جائیں گے (اور دوسرے طبقہ کو فرشتے ان کے چہروں کو اُلٹا کر کے ان کو دوزخ کی جانب گھسیٹ لیں گے اور ان کو دوزخ کی جانب لے کر جائیں گے اور تیسرا طبقہ وہ ہوگا جو کہ پاؤں سے چلے گا اور دوڑے گا اللہ عزوجل سوار یوں پر آفت ڈال دے گا ان کو سواری نہ مل سکے گی۔ یہاں تک کہ ایک آدمی کے پاس باغ ہوگا وہ ایک اونٹ کے عوض میں دے دے گا لیکن ان کو اونٹ نہیں ملے گا۔

باب: سب سے پہلے کسے کپڑے پہنائے جائیں گے؟

۲۰۹۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نصیحت فرمانے کے واسطے کھڑے ہوئے تو ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! تم سب کے سب اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ننگے جسم ننگے پاؤں اور بغیر ختنہ کے حاضر ہو گے اس کے بعد آپ نے ایک آیت کریمہ: ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ﴾ تلاوت فرمائی۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے لوگو! ہم نے جس طریقہ سے پیدائش کو شروع کیا اس طرح سے ہم دوسری مرتبہ کریں گے اور قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے اور میری امت کے کچھ لوگ حاضر کیے جائیں گے میں عرض کروں گا کہ اے میرے مولیٰ یہ میرے ساتھی ہیں فرمایا جائے گا کہ تم کو اس کا علم نہیں ہے کہ جو ان لوگوں نے تمہارے (دنیا سے جانے کے) بعد نئی نئی

مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَ تَبَيَّتْ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَ تَصَبَّحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَ تَمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسُوا۔

۲۰۹۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاقِلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ الصَّادِقَ الْمُصْطَوِّقَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ ثَلَاثَةَ أَفْوَاجٍ فَوْجٌ رَاكِبِينَ طَاعِمِينَ كَاسِينَ وَفَوْجٌ حَبَّهْمُ الْمَلْحِكَةُ عَلَى رُجُوهِهِمْ وَتَحْشَرُهُمُ النَّارُ وَفَوْجٌ يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ يُلْقِي اللَّهُ الْآفَاقَةَ عَلَى الظَّهْرِ فَلَا يَقْضِي حَتَّى أَنْ الرَّجُلَ لَتَكُونُ لَهُ الْحَدِيقَةُ يُعْطِيهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا۔

بَابُ ۱۱۳۵ ذِكْرِ أَوَّلِ مَنْ يُكْسَى

۲۰۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ وَ وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عُرَاةً قَالَ أَبُو دَاوُدَ حُفَاةً غُرْلًا وَقَالَ وَكِيعٌ وَ وَهْبُ عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ قَالَ أَوَّلَ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ إِنَّهُ سَيُوتَى قَالَ أَبُو دَاوُدَ يُجَاءُ وَقَالَ وَهْبٌ وَ وَكِيعٌ سَيُوتَى بِرِجَالٍ مِّنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتُ الشِّمَالِ فَأَقُولُ رَبِّ

باتیں پیدا کی تھیں میں اس طریقہ سے کہوں گا جس طرح سے نیک قسمت والے بندے (مراد مسیحی عیسیٰ ہیں) میں ان پر گواہ تھا۔ جس وقت تک میں ان میں موجود تھا۔ پھر جس وقت تو نے مجھ کو اٹھالیا تو تو انکا نگہبان اور محافظ تھا۔ اگر تو انکو عذاب میں مبتلا کرے گا تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کی مغفرت کر دے گا تو تو غالب اور حکمت والا ہے اس پر فرمایا جائے گا (یعنی حق سبحانہ تعالیٰ فرمائیں گے) تو غالب اور حکمت والا ہے پھر کیا جانے گا یہ (وہ لوگ ہیں جو کہ) دین سے منحرف ہو گئے ہیں جس وقت تم ان لوگوں سے جدا ہونے۔

أَصْحَابِي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَذَرُنِي مَا أَخَذْتُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَقَّيْتُ إِلَى قَوْلِهِ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ الْآيَةَ فَيَقَالُ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُذِيرِينَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ۔

خلاصہ الباب ☆ سنت پر مضبوطی سے جمے رہنے کی ہدایت ہے۔ بدعات سے گریز کرنا چاہیے کیونکہ سنت نبوی (ﷺ) پر عمل ایک مضبوط سہارا ہے کہ ہمیں نبی کریم ﷺ سے آپ ﷺ کے حوض مبارک پر ملاقات نصیب ہوئی۔ سنت سے اعراض کا نتیجہ دنیا و آخرت میں خسارے کا باعث ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اقوام پر دعائی بنا کر بھیجے جاتے ہیں اور یہ آیت تو شخص باری تعالیٰ کا کرم ہے لہذا سنت اور ہدایت دونوں پر استقامت مطلوب ہے۔ (جائی)

باب: مرنے والے پر اظہارِ غم سے متعلق

بَابُ ۱۱۴۷ فِي التَّعْزِيَةِ

۲۰۹۲: حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا نبی جس وقت بیٹھے آپ کے پاس چند حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تشریف رکھتے تھے ان میں ایک شخص تھا کہ جس کا ایک چھوٹا بچہ اس کی پشت کی جانب سے آتا تھا اور وہ اس کو اپنے سامنے بٹھلایا کرتا تھا۔ اتفاق سے وہ بچہ مر گیا اس شخص نے جلسہ میں حاضری چھوڑ دی اس خیال سے کہ بچہ یاد آئے گا نبی نے اس کو نہیں دیکھا آپ نے دریافت فرمایا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ میں فلاں آدمی کو نہیں دیکھ رہا ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا نبی اس شخص کا چھوٹا بچہ جس کو کہ آپ نے دیکھا تھا اس کا انتقال ہو گیا ہے آنحضرت نے یہ بات سن کر اس شخص سے ملاقات کی اور اس کے بچہ کی خیریت دریافت فرمائی اس شخص نے جواب دیا کہ وہ بچہ تو مر چکا ہے۔ آپ نے اس کی تعزیت فرمائی اور اس کی وفات پر اظہارِ افسوس فرمایا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے شخص تجھ کو کونسی بات پسند ہے کہ تو تمام زندگی اس سے

۲۰۹۲: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ زَيْدٍ وَ هُوَ ابْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ يَجْلِسُ إِلَيْهِ تَفَرُّقًا مِنْ أَصْحَابِهِ وَفِيهِمْ رَجُلٌ لَهُ ابْنٌ صَغِيرٌ يَأْتِيهِ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِهِ فَيَقْعِدُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَهَلْكَ فَاثْتَمَعَ الرَّجُلُ أَنْ يُحْضَرَ الْحَلَقَةُ لِذِكْرِ ابْنِهِ فَحَزِنَ عَلَيْهِ فَقَعَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِي لَا أَرَى فَلَانًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ بَنِيهِ الَّذِي رَأَيْتَهُ هَلْكَ فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ بَنِيهِ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ هَلْكَ فَعَزَّاهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا فَلَانُ أَيُّمَا كَانَ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ تَمَتَّعَ بِهِ عُمْرَكَ أَوْ لَا تَأْتِي عَدَا إِلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ

إِلَّا وَجَدْتَهُ قَدْ سَبَقَكَ إِلَيْهِ يَفْتَحُهُ لَكَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ
بَلْ يَسْبِقُنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُهَا لِي لَهْوٌ أَحَبُّ
إِلَيَّ قَالَ قَدْ آتَاكَ لَكَ۔

نفع حاصل کرتا یا یہ کہ تو جس وقت تک قیامت کے دن جنت کے کسی
دروازہ پر جائے گا اس کو اپنے سے پہلے وہاں پائے گا اور وہ تیرے
واسطے دروازہ کھولے گا۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ
بات کہ وہ شخص جنت کے دروازہ پر مجھ سے پہلے ہی پہنچ جائے اور
میرے واسطے دروازہ کھولے۔ مجھ کو زیادہ محبوب ہے اس کے زیادہ
رہنے سے۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے واسطے یہی ہوگا۔

بَابُ ۱۱۳۷ نَوْءُ آخَرُ

باب: ایک دوسری قسم کی تعزیت

۲۰۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ
قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ
السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهُ صَغُهُ فَقَفَا عَيْنُهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ
فَقَالَ أُرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ فَرَدَّ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِ وَقُلْ لَهُ يَضَعُ
يَدَهُ عَلَى مَنْ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ
شَعْرَةٍ سَنَةً قَالَ أَيْ رَبِّ نَمَّ مَهْ قَالَ الْمَوْتُ قَالَ
قَالَ لَنْ فَسَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ
الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَّةَ الْحَجَرِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ كُنْتُ ثُمَّ لَأُرِيَنَّكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ
الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكُثَيْبِ الْأَحْمَرِ۔

۲۰۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ملک الموت
(عزرائیل علیہ السلام) موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجے گئے جس وقت وہ ان کے
پاس پہنچا تو موسیٰ علیہ السلام نے ان کے ایک طمانچہ رسید کیا جس سے فرشتہ
کی آنکھ پھوٹ گئی اور وہ پروردگار کے پاس گئے اور عرض کیا: اے
میرے پروردگار! تو نے مجھ کو ایک ایسے بندہ کے پاس بھیجا جو کہ مرنا
نہیں چاہتا تھا۔ اللہ عز و جل نے فرشتہ کی آنکھ درست فرمادی اور فرمایا
اس بندہ کے پاس دوبارہ جاؤ اور کہو کہ اپنا ہاتھ ایک تیل کی پشت پر
رکھے کہ جس قدر بال اس کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے انہیں ہر سال
کے بدلے ایک سال کی عمر عطا کردی جائے گی۔ چنانچہ موت کا فرشتہ
حاضر ہوا اور اس نے اس طرح سے کہا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا
کہ پھر تو مجھ کو موت آنا اور مجھے مرجانا بہتر ہے اور عاف فرمائی: اے اللہ!
مجھ کو پاک زمین (بیت المقدس) سے نزدیک کر دے پھر کی مار کے
برابر۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں اس جگہ ہوتا تو ان کی
قبر کی نشاندہی (راہبری) کرتا جو کہ لال رنگ کے ٹیلے کے نیچے ہے۔